اذکارِ تاج الاولیاءؒ

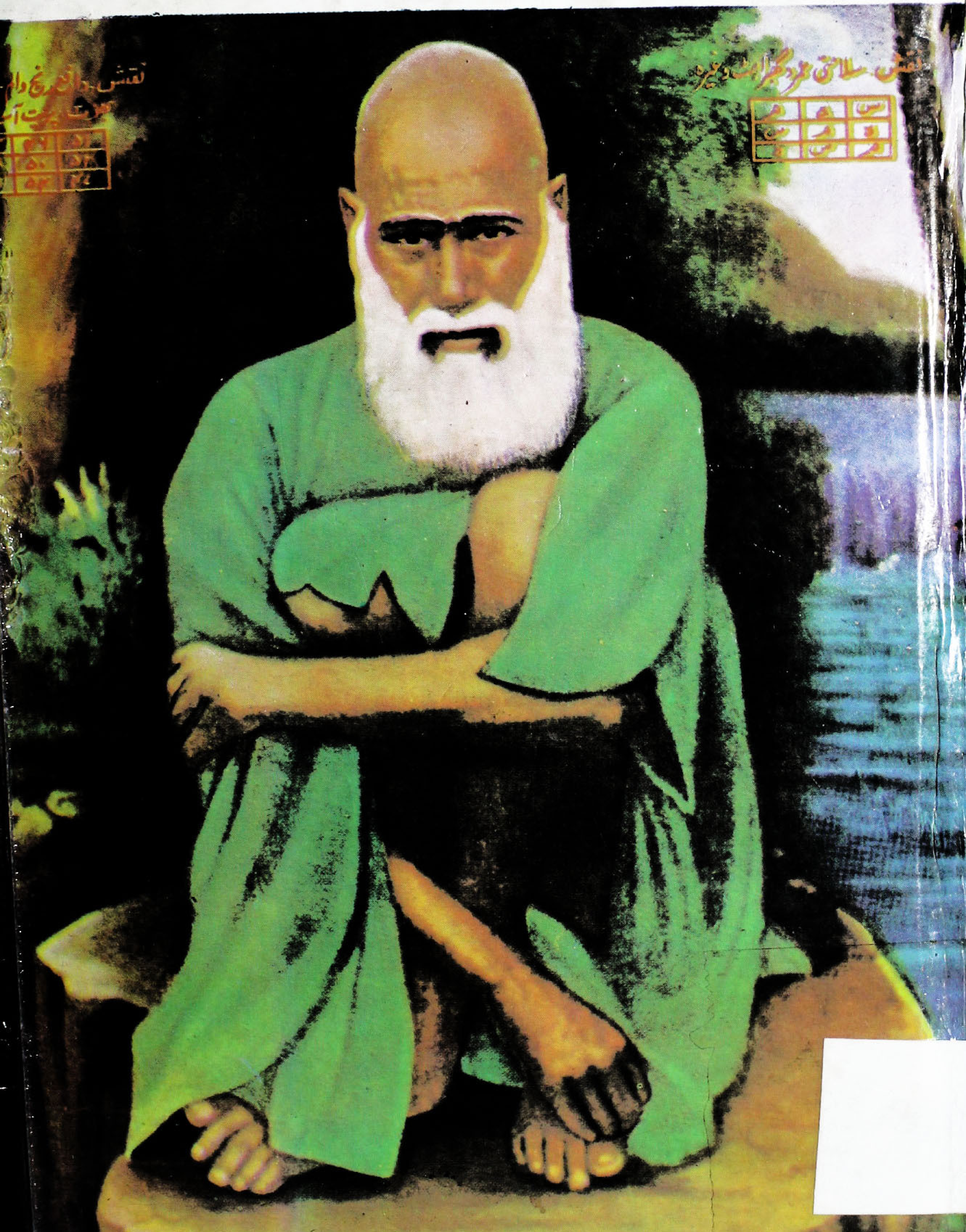

Marfat.com

اخرج بصفاتی الی الخلق من رآک فقد رانی ومن قصدک قصدنی ومن احبک احبنی (حدیث قدسی)

میری صفات سے مخلوق پر ظاہر ہو (اور اُن کو میری طرف بلا) جو تجھے دیکھے گا وہ مجھے دیکھے گا اور جو تیرا قصد کرے گا۔ وہ میرا قصد کرے گا اور جو تجھ سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا

اذکار

تاج الاولیاءؒ

سوانح حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ (ناگپوری)

مؤلفین

قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجی ● فریدالدین شاہ المعروف کریم بابا تاجی

ناشر

میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

Marfat.com

۲۹۷،۹۹۲
ت 1121
۹۷۷۷۳

جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

طبع چہارم شعبان ۱۴۱۶ھ جنوری ۱۹۹۶ء

تعداد :دو ہزار

مؤلفین :قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجی و
فرید الدین شاہ المعروف کریم بابا تاجی

ناشر :میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

کمپوزنگ :امانت اللہ انصاری (جدت طراز)

پروف ریڈنگ :سید مختار احمد جعفری۔ ظفر علی تاجی

پیسٹنگ :جاوید اختر

مطبوعہ : احمد برادرس پرنٹرز، ناظم آباد، کراچی

قیمت :

اذکار تاج الاولیاء

مندرجہ جگہوں سے حاصل کی جاسکتی ہے

۱۔ اشرف بک ایجنسیز کمپنی

چوک اقبال روڈ راولپنڈی ٗفون نمبر 531610-557673

۲۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی

ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7726767

۳۔ میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

فون نمبر 6653585 قصبہ کالونی کراچی

۴۔ الحاج سید فیاض ہاشمی یوسفی تاجی

A-261 سیکٹر 14 شادمان ٹاؤن کراچی فون 640372

۵۔ علامہ ڈاکٹر محمد خالد صدیقی القادری

حلقہ قادریہ امتیازیہ L.S-910 اورنگی ٹاؤن فون نمبر 6666197

Marfat.com

۱	حمد	۱۰
۲	سلام بحضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت نظام الدین محبوب الہیؒ	۱۱
۳	نعت شریف، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ	۱۲
۴	منقبت در شان خلفاء راشدین، سید مختار احمد جعفری	۱۳
۵	منقبت در شان حضرت باباسید محمد تاج الدینؒ، حضرت کلام	۱۳
۶	عرض ناشر، میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی	۱۴
۷	دیباچہ۔ حضرت قاضی سید امجد علی شاہ تاجیؒ	۱۷
۸	مقدمہ۔ حضرت ڈاکٹر عبدالرشید صاحبؒ	۲۱
۹	تاج الاولیاء کا ظہور۔ پروفیسر احمد علی سید تاجیؒ	۲۳
۱۰	ایمانی و روحانی مرقع (اذکار تاج الاولیاء= حضرت شاہ انصار الہ آبادی	۲۸
۱۱	فقر تاج دینی۔ حضرت ولی الدین تاجیؒ	۳۳
۱۲	ولی کامل۔ حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب	۴۵
۱۳	گلہائے عقیدت۔ پروفیسر امان اللہ رند تاجی	۴۹
۱۴	مرشد کامل۔ حضرت قاضی باباسید امجد علی شاہ تاجیؒ	۵۴
۱۵	باباتاج الدینؒ سے علامہ اقبال کی عقیدت۔ ڈاکٹر محی الدین زور	۵۸
۱۶	سرکشن پرشاد وزیر اعظم دکن کا سفرنامہ ناگپور۔ ڈاکٹر محی الدین زور	۶۵
۱۷	تبصرہ روزنامہ نوائے وقت، لاہور	۷۶
۱۸	تبصرہ روزنامہ جنگ، کراچی	۷۷
۱۹	تبصرہ روحانی ڈائجسٹ، کراچی	۷۸
۲۰	نذرانہ عقیدت۔ علامہ غلام دستگیر تاجی ناگپور	۸۰
۲۱	تذکار کے مطالعے کی اہمیت و افادیت۔ علامہ ڈاکٹر محمد حامد صدیقی القادری تاجی	۸۲
۲۲	زیارت روحانی میں باباصاحب کی عطا (فاروق حسینی کاشمیری تاجی، مظفر آباد)	۸۸
۲۳	اذکار تاج الاولیاء کے مطالعے کے بعد زیارت روحانی غلام رسول چوہان	۹۲
۲۴	منقبت۔ اقبال نشتر وارثی	۹۳
۲۵	آداب طریقت میں ادب کو خاص مقام حاصل ہے (ناشر)	۹۴
۲۶	منقبت۔ سید معراج جامی	۹۶
۲۷	ولی اللہ کے مدارج و کرامات (ناشر)	۹۷
۲۸	تاج الاولیاء کی ولادت کی بشارت	۱۲۱

Marfat.com

۲۹	ولادت سرکار تاج الاولیاء	۱۲۱
۳۰	نسب نامہ سرکار تاج الاولیاء	۱۲۳
۳۱	تعلیم و تربیت باباصاحبؒ	۱۲۷
۳۲	علم باطن، ریاضت، ملازمت، مجاہدات، عالم جذب	۱۲۹
۳۳	مہاراجہ رگھوجی راؤ بھونسلے	۱۳۱
۳۴	باباصاحب کے تعلیمی، تبلیغی اور رفاہی مراکز	۱۴۳
۳۵	منقبت۔ ولی الدین تاجیؔ	۱۴۷
۳۶	کاشی ناتھ راؤ پٹیل (زمیندار واکی شریف) الحاج محمد صادق فاروقی تاجی	۱۴۸
۳۷	فیضان نسبت قادری نسبت معہ شجرہ قادریہ نوشاہیہ، تاجیہ مبارکہ	۱۵۰
۳۸	چشتی نظامی نسبت، تصدیق شدہ بارگاہ نظامی و شجرہ چشتیہ، نظامیہ تاجیہ مبارکہ	۱۵۴
۳۹	اویسی نسبت معہ شجرہ چشتیہ، صابریہ، تاجیہ، اویسیہ مبارکہ	۱۶۰
۴۰	سراپا تاج الاولیاء، پسینہ کی خوشبو تک	۱۶۵
۴۱	زیارت روحانی کی خوشبو کے اثرات	۱۶۸
۴۲	زیارت روحانی کی خوشبو	۱۷۱
۴۳	ذوق سماع عشق رسول تک	۱۷۳
۴۴	اخلاق حمیدہ و حضور کے معمولات و مرغوب غذائیں	۱۸۱
۴۵	سرکار تاج الاولیاء کی طرز تعلیم	۱۸۹

طمانچہ اور تعلیم، حضرت قاضی باباؒ کی تربیت، وظائف کی تعلیم، سلام قول میں رب الرحیم کا جواب، یاد خدا سے غفلت، تاج الدین سمندر ہے، ہندو گیا دین کو کمال دین بنا دیا، رزق کے ادب کی تعلیم، ایثار کی تعلیم، قرآنی آیات کی تعلیم، نماز کا حکم، ناناخواندہ نانامیاں بغیر استاد کے سرکار کے حکم سے قرآن پڑھنے اور پڑھاتے تھے، شیخ طریقت کو نفس کشی کی تعلیم، ہر لمحہ نور کی تجلی، مولانا کو مغز شریعت سمجھا دی، مولانا کو اصل حقیقت کا مشاہدہ کرا دیا، رزق حلال کی تلقین، قول سہیل تستری، دست سوال دراز کرنے کی سختی سے ممانعت، گداگری کی بھی سختی سے ممانعت، وسوسہ دور کرنے کی تعلیم کیمیاء گر کی اصلاح، نسخہ کیمیا، امانت کی تعلیم، حقوق العباد ادا کرنے کی تعلیم، ناجائز رقم کی نظر قبول نہیں کی، شاہ حیات رود ولی شریف کے سجادہ نشین، حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے خط کا اقتباس، چچا سعدی اچھے آدمی ہیں، احساس برتری کی

Marfat.com

ممانعت، نہ کوئی مرد دیکھنا نہ کوئی عورت، ایفائے عہد کی تلقین، وعدے کی یاد دہانی، وعدہ خلافی کی سزا، وعدہ کر کے بھول جاتے، یک در گیر، یہ کام فقیر کا کام نہیں۔

۴۶ حضرت باباصاحبؒ کا طریقت بیعت و مرید بنانے کے چند واقعات ۲۲۷
حضرت بدرالدین تاجی کو بیعت کر کے خلافت نامہ عطا کیا، حضرت عبدالعزیز تاجی کی بیعت، اماں صاحبہ کے سجادہ نشیں کی بیعت، حسام الدین تاجی کی بیعت، چلتے پھرتوں کو آج بھی ولی بناتا ہوں، ناشر کو بیعت کر کے خلافت عطا کی، عبدالمجید صاحب تاجی کی بیعت مقبول احمد تاجی کو غلامی عطا کی، اہلیہ محمد علی تاجی کی بیعت، شمیم منور جان تاجی کی بیعت، پلٹن میں نام نعیمہ شہناز کی بیعت۔

۴۷ طے الارض ۲۴۲
ہیرالال کوچوان، باباصاحبؒ حج میں، باباصاحبؒ مکہ معظمہ میں ۱۲روز، حضرت فرید خان صاحبؒ جنگ بلقان کی کمان، باباصاحبؒ کے جنگ بلقان میں شرکت کی تصدیق، باباصاحبؒ رہتک میں، آپ کے ہندو غلام کا واقعہ، بیک وقت دو جگہ حاضر، باباصاحبؒ کراچی میں، باباصاحبؒ داتا دربار میں، زمین کا مسخر ہونا۔

۴۸ بزرگوں کے اقوال صراط مستقیم، آنسو ۲۵۶

۴۹ انیک روپ میں ایک باباصاحبؒ بیرسٹر کے روپ میں، باباصاحبؒ محبوب کے روپ میں، باباصاحبؒ بو علی شاہ قلندر کے روپ میں۔ ۲۵۷

۵۰ نظر تاج الاولیاء ۱۶۳
لاکھوں کوس دیکھتا ہوں، پانچ پیسے، مرتبہ، ہم اپنے وقت کے شہنشاہ ہیں، ہمارا دربار دعا کا ہے، تارے گن لے، شمس و قمر پیروں تلے، تم کس کے حکم سے یہ کام کر رہے ہو، دیوانہ نہیں ہوتے، تاج الدین کے معاملہ میں، ہم دخل نہیں دے سکتے، کہاں لے کر پھر رہا ہے رے اپنے گھر جا، یہ کوٹ اتار دے اور کالے پانی جا، آپ کی نظر فیض اثر نے دنیا بدل ڈالی، سرکار کی توجہ، ضدی بچہ، پیروں کے لئے سبق۔

۵۱ باباصاحبؒ کی عالمی حکومت ۲۷۴
تقسیم ہند کی ایک اور نشاندہی، پاکستان کی پیشن گوئی، کاغذ کے گھوڑے، ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم، جنگ ترکی، تخت و تاج کی تبدیلی تقسیم ہند کی ایک اور نشاندہی۔

۵۲ شہنشاہ ہفت اقلیم کی خدمت میں ریاستی حکمراں اور سیاستدان ۲۸۰
بیگم صاحبہ جاورہ، بیگم صاحبہ بھوپال، مہاراجہ اندور کا نمائندہ نظام دکن، والی بھوپال کے عزیز، مہاراجہ قرولی کے گروہ، مہاراجہ جے پور کے لئے حکم، گاندھی جی باباصاحبؒ

Marfat.com

کے حضور، مولانا محمد علی جوہرؒ و مولانا شوکت علیؒ تاج الاولیاء کے حضور اجتماعی خدمت کرنے والوں پر خصوصی توجہ۔

۵۳ حیوانات پر تاج الاولیاء کی حکومت ۲۹۵

سانپ کو آپ کے دیدار کا انتظار شیرو کتا، بہادر گھوڑا، شیر کی باباصاحبؒ سے عقیدت، زہریلے جانور، شیر کی حجامت، شیر کی دعا۔

۵۴ زندگی عطا کرنا اور مرض سلب کرنا اور اعادہ حیات (زندگی عطا کرنا) ۳۰۱

مردہ کتا زندہ، مردہ کتی زندہ، گرجی کو نئی زندگی عطا کی، گلاب چائے والے کو نئی زندگی عطا کی، چیف کمشنر کا کتا، مردہ تتلی زندہ، بھنی مچھلیاں زندہ ہو گئیں، عمر بڑھادی اللہ کے حکم سے، غلام عبدالستار کو پھانسی کے حکم کو رہائی کے حکم میں تبدیل کر دیا، قاتل کی پھانسی سے رہائی، بھینس کا بچہ زندہ ہو گیا پھانسی کا حکم رہائی میں تبدیل کر دیا،، ابھی نہیں مرتے، سید حسین صاحب لوٹ آئے، یہودی بچے کو نئی زندگی و ولایت عطا کی، زندگی کے دس برس بڑھ گئے، بدعقیدہ شخص کو نئی زندگی عطا کی، چٹنی روٹی کھلا کر نئی زندگی عطا کی، اہلیہ محمد علی کو نئی زندگی عطا کی، مردہ لڑکا زندہ، رشید الرحمن کو نئی زندگی عطا کی، مردہ لڑکی زندہ، پھانسی اور کالے پانی کی سزا کو باعزت رہائی میں تبدیل کروایا، مردہ تتلی زندہ، مردہ کوہلی زندہ، (ہندو عورت) کو نئی زندگی عطا کی، میرے والد کو درازی عمر عطا کی۔

۵۵ اولاد عطا کرنا۔ ۳۲۸

کون سی چکی کا آٹا کھاتے جی، اولاد کے قابل نہ ہونے کے باوجود اولاد عطا کی، راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کی حاضری، پوتے کی ولادت کی خوشخبری، سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ کو نرینہ اولاد عطا کی، دو لڈو، لکھ دے مراد پوری ہوگی۔

۵۶ امراض کا سلب کرنا۔ ۳۳۶

ناشر کو شفا عطا کی، بمبئی واپس جاؤ والد اچھے ہو گئے، ام الصبیان کا مرض آپ کی نظر سے غائب، موذی مرض سے نجات، جذام کے مریض کو صحت کاملہ عطا کی، دال کھانا کھلاتے اچھے ہو جاتے، پاگل تندرست ہو گیا، ہاتھ پیر سے معذور تندرست ہو گئی، رتوندی کے مریض کو شفاء کاملہ عطا کی، بارہ سال کا مرض غائب، نعلین کی تاثیر، لاعلاج مریض صحت یاب، جاکو آباباجی اچھی ہو گئی، معذور لڑکی تندرست ہو گئی، چائے پلا کر مرض سلب کر لیا، صندل اور پانی سے شفاء، کان پکڑ کر آسیب کو بھگا دیا، عصائے کلیمی، جادو اور آسیب

Marfat.com

ایک نظر میں غائب، کینسر سے صحت یابی، مرض غائب آپریشن کامیاب۔

۵۷ شبیہہ مبارک کے جلوے۔ ۳۵۲

پرشوتم بابو اور باباصاحبؒ۔ گلے میں شبیہہ مبارک کالاکٹ، خورشید احمد سرہندی اور باباصاحبؒ، تم اس کو فوٹو سمجھتے ہو، وقت آخر دیدار سے نوازا، شبیہہ مبارک سے فیض، تاج الدین اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے، شبیہہ مبارک سے عقیدت کے فوائد، شبیہہ مبارک نے اثرات غائب کر دیئے۔

۵۸ تاج الاولیاء کی محبت و شفقت۔ ۳۶۰

قاضی باباسید امجد علی شاہ تاجی کی بیاض سے، ہمارے بچوں کو بری نظر سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال دیتا ہوں، طوفان میں گھری کشتی پار لگادی، یا باباتاج الدین المدد۔

۵۹ اعتراف ولایت اور اللہ کے بہت بڑے ولی کیا باباسرکار کو کوئی سلسلہ ہے؟ ۳۶۷

۶۰ کرامات اولیاء کی تشریح و باباصاحبؒ کی مختصر کرامات ۳۷۵

ترقی ہی ترقی، اکرام اللہ صاحب کے لئے حکم، نالہ لانگ کو آجا، مسٹر جمشید پارسی، صوبہ پرستی کی باباصاحبؒ سے شکایت، سیٹھ عطاکر کے مفلسی دور کر دی، غیر حاضری کی سزا سے بچ گئے، کرم خوردہ سیٹھ، سیٹھ عطاکر کے موذی مرض سے نجات، سپاہی کی بھی ترقی ہو گئی، شمس و قمر پیروں تلے، ملازمت پر بحال ہو گئے، ساری زندگی کے لئے چھوڑ دیا، انشاء اللہ کامیابی ہو گی، اجمیر کی سیر، حج بیت اللہ، خراب سنگترے اچھے ہو گئے، ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب ایکسیڈنٹ سے بچ گئے، بغیر معائنہ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ مل گیا، بیوی کے انتقال کی خبر، لباس کا رنگ تبدیل ہو گیا، دوست سے ملاقات، ملازمت میں ترقی، بارش ہو گئی، میڈیکل بورڈ نے پاس کر دیا، شیخ محبوب الزام سے بری، جہاز کو طوفان سے نکال دیا، بچے کو سیلاب میں ڈوبنے سے بچالیا، خواجہ غریب نواز نے باباصاحبؒ کی طرف رجوع کیا، تمام عالم کے حکمران، سیٹھ گوبردھن داس باعزت بری نفرت کی سزا، حادی منزل ناگپور محمد سلیمان شمسی تاجی، کنکر پتھر کی بریانی۔

۶۱ وصال کی پیشن گوئیاں۔ ۴۱۱

ایک چاند کے بعد چاند نہ ہوگا، ماں کی خدمت کی تعلیم اور وصال کی پیشن گوئی، یہ مٹی بہت اچھی ہے، ہزاروں کنکریاں کھا گئے۔

۶۲ علالت حضور، وصال اور سلام بحضور تاج الاولیاء (قاضی باباؒ) ۴۱۳

۶۳ اخبارات کے تبصرے

Marfat.com

اخبار مدینہ بجنور، رام کا دوسرا جنم، ناگپور کے بزرگ

۶۴ سرکار تاج الاولیاء کی خصوصیات اور خاص خاص اقوال ۴۲۱

زندہ پر چادر چڑھانا، اقوال باباؒ (قاضی باباؒ کی بیاض سے)، دعا کا دفتر، دعا، سینہ نور سے معمور ہو گیا، رجسٹر میں نام، عبدالحق صدیقی سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں، فریدی فیض۔

۶۵ سلسلہ فیض آج بھی جاری ہے۔ ۴۲۹

وصال کے بعد لحد میں کلام، وصال کے بعد دودھ والی کو نوازا، دعائے جنازہ کے وقت زیارت بابا صاحبؒ بمبئی میں، حضور کی جھلک بعد وصال۔

۶۶ حاجی عثمان پر کرم، زہر بھی امرت بن گیا، کرم کی بارش ۴۳۷

۶۷ تاج نگر، چودھری محمد یسین تاجی (معشوق تاج الاولیاء) ۴۳۸

ناگپور سے ہجرت کرا کے پاکستان پہنچایا، نوجوان کی بینائی لوٹادی، بغیر آپریشن پتھری نکل گئی، ایکسیڈنٹ سے بچا کر نئی زندگی عطا کی، تاجیہ فیض آج بھی جاری ہے، قاتل خود گھر آگیا، بٹوہ مل گیا، ہم تو پرلاد کا بھی خیال رکھتے ہیں، ایکسیڈنٹ سے بال بال بچ گیا، کل نفس ائقتہ الاسلام، بخار سے آرام فرزند نرینہ عطا کیا۔

۶۸ فاتحہ کا طریقہ، طریقہ حاضری، عرس شریف بابا صاحب ۴۶۲

۶۹ عرس بدعت نہیں ۴۶۴

۷۰ سرکار تاج الاولیاء کے فیض یافتہ حضرات و خواتین جن میں بعض حضرات نے مرید بنائے، بعض نے ویسے ہی مخلوق کو فیض پہنچایا۔ ۴۶۴

۱- اسماء گرامی مادر زاد ولی - ۲- براہ راست فیض یافتہ حضرات و خواتین - ۳- دیگر سلاسل کے حضرات کو سرکار نے خوب نوازا۔ ان حضرات نے سرکار کے کرم سے تاجی سلسلہ تاجیہ کو خوب خوب فروغ دیا۔ ۴- فیض یافتہ مستورات۔ ۵- فیض یافتہ غیر مسلم حضرات۔ ۵۸۱

۷۱ رحمۃ اللعالمین کے پرتو کا انسانیت پر کرم ۵۸۳

کرشن روپ میں درشن، بہادر پرشاد، سادھوؤں کی ملاقات، دیوتاؤں کے درشن، سوکھا پھول، مریضہ اور خیرات۔

۷۲ اظہار تشکر ۶۰۵

۷۳ روحانی محفلوں کی روحانی تصاویر = شعراء کی منقبتیں بحضور بابا صاحبؒ

Marfat.com

قارئین کی خصوصی توجّہ کے لئے

اذکار کے مطالعہ کے بعد "زیارت روحانی" کے عنوان سے غلام سرور چوہان صاحب کا خط شائع کیا ہے۔ (صفحہ نمبر ۹۲) اس خط سے قبل چوہان صاحب نے ایک خط مجھ ناشر کو لکھا تھا اس خط میں چوہان صاحب نے سرکارِ تاج الاولیاء سے جس عقیدت کا اظہار کیا اس کا اقتباس پیش کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ سچی عقیدت رکھنے والے کو سرکار بابا نے کس طرح نوازا وہ لکھتے ہیں۔

"یا حضرت ' آپ تو بہت نصیب والے ہیں کہ آپ کے پاس حضرت باباجی" کے تبرکات ہیں۔ جن میں نعلین شریفین ' کرتہ مبارک۔ اگر ہو سکے تو باباجی کی نعلین مبارک کا ایک ٹکڑا مبارک اس حقیر فقیر کو عنایت کردیں اور اس فقیر کی تمام جائیداد لے لیں۔ آپ دریافت کریں گے کہ اس کا کیا کرو گے تو حضرت سن لیں ' یہ کتا باباجی کی نعلین شریفین کے ٹکڑے کو اپنے منہ میں رکھ کر جائے گا۔ خداوند کریم جب پوچھے گا تو عرض کروں گا کہ یہ کتا اپنے منہ میں حضرت کے جوتے کا ٹکڑا لے کر آیا ہے۔ اس کے سوا میرے پاس عمل کچھ بھی نہیں۔ قارئین! اسی سچی عقیدت اور محبت نے غلام سرور کو سرور کائنات کے روضہ اطہر تک پہنچادیا۔

(محمد علی تاجی)

مرشد ایسا کیجئے جو صیقل گر سا ہوئے
جنم جنم کے مورچے پل میں دیوے کھوئے

Marfat.com

مالکُ الملک لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الٰہ الاّ ھُو

عاشقانِ جان و دل نثار کنند
برور لاالٰہ الاّ ھُو

مصطفٰے یافت درشبِ معراج
خلعت لاالٰہ الاّ ھُو

صوفیاء گر بہشت می طلبند
ذکر شان لا الہٰ الاّ ھُو

باغبانِ قدیمؔ لم یزلی
منقش لاالٰہ الاّ ھُو

طوق لعنت فگند بر ابلیس
خیرتش لا الہٰ الاّ ھُو

مومناں را نعیم شُد روزی
برکش لا الہٰ الاّ ھُو

خوش درختی است درمیان جناں
میوہ اش لا الہٰ الاّ ھُو

شمس تبریز گر خدا طلبی
خوش بخواں لا الہٰ الاّ ھُو

Marfat.com

سلام بحضور سرور کائنات، فخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ المتوفی ۷۲۵ھ - ۱۳۲۵ء

صبا بسوئے مدینہ روکن، ازیں دعاگو سلام برخواں
بگردِ شاہِ مدینہ گردَو، بصد تضرُّع پیام برخواں

بہ پنداریں ادب طرازی، بسر ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانامؐ برخواں

بہ باب رحمت گہے گزر کن، بہ باب جبریلؑ گہہ جبیں سا
صَلوٰۃٌ رَبّی عَلٰی نَبِیٍّ گہے بہ باب السلام برخواں

بہ لحن داؤد ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزم پیغمبرؐ ازیں غزل را، زعبد عاجز نظام برخواں

Marfat.com

نعت شریف

از خواجہ خواجگاں حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ

درجاں چوکرد منزل ، جاناں ما محمدؐ
صد در کشادہ ورد دل ، از جان ما محمدؐ
ما بلبلیم نالاں در گلستان احمدؐ
مالو لوئیم و مرجاں ، عمّان ما محمدؐ
مستغرق گناہیم ہر چند عذر خواہیم ،
پژ مردہ چوں گیاہیم ، بارانِ ما محمدؐ
از درد زخم عصیاں ماراچہ غم چو سازو
از مرہم شفاعت ، درمانِ ما محمدؐ
امروز خون عاشق در عشق اگر بدر شد
فرد از دوست خواہد تاوانِ ما محمدؐ
ما طالب خدائیم ، بردین مصطفائیم
بردر گہش گدائیم ، سلطانِ ما محمدؐ
از امتانِ دیگر ما آمدیم برسر
واں راکہ نیست باور برہانِ ما محمدؐ
ای آب و گل سرودی وی جان و دل ورد دے
تا بشنود بہ یثرب افغان ما محمدؐ
در باغ و بوستانم دیگر مخواں معینی
باغم بست قرآں بستانِ ما محمدؐ

Marfat.com

منقبت در شان خلفائے راشدینؓ و آل محمدؐ

از سید مختار احمد جعفری

صدیقؓ عکس حسن جمال محمدؐ است ― فاروقؓ ظل جاہ و جلال محمدؐ است
عثمانؓ شمع بزم حیائے محمدؐ است ― حیدرؓ بہار باغ خصال محمدؐ است
اسلام ما اطاعت خلفائے راشدین ― ایمان ما محبت آل محمدؐ است

منقبت در شان حضرت سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ

تاج دیں ، نور مبیں ، عظمت والے بابا
واکی والے، مرے دنیا سے نرالے بابا

کشتی عمر فنا بحر خطا میں ڈوبی
بادباں ٹوٹ گئے کون سنبھالے بابا

شمع عرفاں سے مرا صدر منور کردو
نور کے سانچے میں اللہ کے ڈھالے بابا

جادہ راہ طریقت میں ہوں آبلہ پا
دور منزل ہے مجھے کون سنبھالے بابا

عرصہ محشر ہے اور مجھ سا گنہگار کلام
سایہ دامن رحمت میں چھپالے بابا

Marfat.com

عرض ناشر

دعا ہے سرور کی یارب بروز قیامت نگہباں محمد علی کے محمدؐ علیؓ ہوں

تاج الاولیاء حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ کے حالات زندگی پر یہ چوتھا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن بے شمار نئے واقعات کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ ہر ایڈیشن میں ہم نے قارئین سے باباصاحبؒ کے نئے واقعات لکھ کر روانہ کرنے کی درخواست کی اور جو بھی واقعات ہم تک پہنچے اسے شائع کرتے رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی شائع کریں گے۔ تیسرا ایڈیشن ۱۵ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ کو شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں ہم سے کافی غلطیاں ہوئی ہیں جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ یہ سرکار تاج الاولیاء کی مجھ عاجز پر بے پایاں عنایت ہے اور میرے آقا کی مقبولیت کہ باوجود اغلاط کے یہ ایڈیشن بھی ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت باباصاحبؒ پر بہت کم لکھا گیا۔ جہاں تک " اذکار تاج الاولیاء" کا تعلق ہے میں عرض کرچکا ہوں کہ میرے آقا و مولا نے مجھ بے پڑھے لکھے غلام کے ہاتھ میں قلم دے کر واضح کرادیا کہ اس دور کے امام وقت 'قطب مدار عالم حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ ہی ہیں اور بانی جملہ سلاسل بھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی اس مادی رفعت علم کے دور میں لوگ جذب کو جنون 'استغراق کو جذب اور سکر کو کفر کہیں تو تعجب نہیں۔ اس لئے کہ یہ وہ دور ہے کہ اسلام اور بانی اسلام سے لوگ دور ہوتے جارہے ہیں تو پھر ولی کو کیا سمجھیں۔ سرکار تاج الاولیاء ایک صاحب سلسلہ بزرگ ہیں۔ بعض لوگوں نے مجذوب سمجھ رکھا تھا بلکہ کہیں سے سن سنا کر بھی مجذوب کہنے لگے تھے یہ لوگ استغراق کو کیا سمجھیں۔

الحمد کے الف لام کے نحوی استغراق کو آج تک حل نہ کرسکے وہ باطنی استغراق کو کیا

الحمد للہ تمام حمد صرف خدا ہی کے لئے ہے تو رسول پاکؐ کو محمدؐ کہنا معاذ اللہ شرک عظیم اور نہایت گستاخی ہے۔

Marfat.com

سمجھیں! آگے سکر کا مسئلہ تو بہت ٹیڑھا ہے۔ محفل رنداں سے دور رہنے والا سکر کی کرامات کیا جانے۔

نادر بینائی=دور بینائی

کتاب و سنت کی روشنی سے ثابت ہے کہ جس کو بالائے عرش مقبول بنالیا جاتا ہے وہی اہل زمین میں مقبول ہوتا ہے۔ اب یہ لوگ اللہ سے پوچھیں کہ ان دیوانوں اور پاگلوں (بقول ناسمجھوں کے) مقبول و محبوب کیوں بنایا۔ (معاذ اللہ) یہ عاجز جب بھی یہ سنتا کہ کچھ لوگ میرے آقا کو مجذوب سمجھتے ہیں تو تڑپ جاتا اور آقا ہی سے عرض کرتا کہ ان کو سمجھ عطا کیجئے۔ چنانچہ میرے آقا نے میری اس تڑپ پر میری عرض سن لی اور قرآن و سنت کی روشنی میں مجھ سے ثابت کروادیا کہ میرے آقا ایک صاحب سلسلہ بزرگ بلکہ بانیٔ جملہ سلاسل ہیں اور اس دور کے قطب مدار عالم حیات ظاہری سے لے کر آج تک کروڑوں بندگان خدا کے دلوں میں ان کی مقبولیت موجود ہے۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ آج بھی حاضر ہوتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ جہاں بھی سرکار کے فیض یافتہ بچے (ولی) موجود ہیں یہی فیض وہاں بھی سرکار ہی کے تصرف سے جاری و ساری ہے یہ دیکھنے کے باوجود کوتاہ نظر میرے آقا کو مجذوب سمجھیں تو یہ ناانصافی ہے۔ مجذوب سے سلسلہ جاری نہیں رہتا۔ آج بھی عینی شاہدین اور واقعات کے راوی حضرات موجود ہیں جن کے بیانات سے ظاہر ہے کہ بابا صاحبؒ سے زیادہ صاحب ہوش اور باخبر انسان اس زمانہ میں تصور میں نہیں آتا۔ میرے آقا جذب سے گزر کر استغراق میں طے کرتے رہے۔ سکر سے سحو میں ' تحیر سے ہوش میں قیام فرما تھے۔ لوگوں سے حسب حال گفتگو فرماتے ' اہل فہم کو سب کچھ مل جاتا ' کم فہم بھی مطلب کی بات سمجھ لیتے بالکل نافہم دوسروں کے جوابات اور سلسلہ کلام کو غیر مربوط سمجھ کر مجذوب کی بڑھ کہہ دیتے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اذکار کے پہلے ایڈیشن سے لے کر اس چوتھے ایڈیشن تک مخلوق پر یہی واضح کیا گیا کہ سرکار تاج الاولیاء ہی اس دور کے قطب

Marfat.com

مدار عالم ہیں۔ آج بھی آپ کے دربار میں مادرزاد ولی موجود ہوتے ہیں اور میرے آقا دنیا کے گوشہ گوشہ میں اپنی پلٹن کے فیض یافتہ سوا لاکھ ولیوں کی تربیت فرما رہے ہیں اور ان کے ذریعے مخلوق کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجی فرمایا کرتے تھے۔ میرا مقصد حیات یہ ہے کہ پاکستان کے بچہ بچہ کی زبان پر بابا' بابا ہو جائے۔ آج اہل پاکستان دیکھ رہے ہیں کہ قاضی باباؒ کا مشن کامیاب ہو گیا ہے اور ہر طرف بابا کے فیض کی دھوم مچی ہوئی ہے۔

قارئین کو یہ پڑھ کر افسوس ہوگا کہ سرکار کے فیض یافتہ ولی الدین تاجی (ولی تاج الاولیاء) جن کا مضمون اذکار مین فقر تاج دینی کے نام سے موجود ہے جو ساری زندگی سرکار بابا صاحبؒ کے مشن کی تبلیغ کرتے رہے۔ تصوف پر بے شمار کتابیں لکھیں ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ کو عین قاضی باباؒ کے عرس مبارک کے روز اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ سرکار ان کے مراتب بلند فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

کتاب کی کمپوزنگ کے دوران سلسلہ تاجیہ کے خلیفہ پروفیسر احمد علی سید تاجیؒ جن کا تعرف ان کے مضمون حضرت تاج الاولیاء کے ظہور میں موجود ہے ۱۴ جمادی الاول ۱۴۱۷ھ کو مختصر علالت کے بعد انتقال فرماگئے۔ سرکار تاج الاولیاء کے صدقے میں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں درخواست ہے کہ اذکار کی غلطیوں کی نشاندہی اور سرکار بابا صاحبؒ کے نئے واقعات سے مطلع فرمائیں اور مجھ عاجز کو اپنی خصوصی دعاؤں مین یاد رکھیں۔

من ہیچم و کم ہیچ ہم بسیارے — از ہیچ و کم از ہیچ نیاید کارے
ہر سرے کہ از اسرار حقیقت گویم — زانم نبود بحرہ بجز گفتارے

غلام غلامانِ تاج الاولیاء
میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کراچی
فون نمبر: 6653585

Marfat.com

دیباچہ

از

قاضی سید امجد علی شاہ تاجی

خلیفہ طریقت حضور تاج الاولیاء

ہزار بار بشویم دہن زمشک گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

اس ذات باری تعالے کا کس زبان سے شکر ادا کیا جائے کہ اس نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سکہ ہمارے زمانہ میں بھی بشکل و اسم بابا تاج الدین کامٹی ناگپور (سی۔پی) ہی میں نہیں بلکہ چار دانگ عالم میں جاری کیا۔ جسے ہر زمانہ میں کل یوم ھو فی شان علیحدہ علیحدہ شکل و شباہت میں جاری کرتا رہا ہے۔ ہمیں اپنی قسمت پر ناز ہے کہ ہم کو اس ہستی نے اپنی آغوش رحمت میں لیا ہے جس نے دین کی حقیقی و عملی خدمت انجام دی ایسی ہستی کی تعریف توصیف یا ان کے ارشادات گرامی کا مفہوم و مطلب بغیر ان کی تائید کے سمجھنا یا سمجھانا کسی بشر کا کام نہیں ہے۔

من آنم کہ من دانم

مجھے اپنی ناقص معلومات و علمی بے اعتنائی کا احساس ہے اس ذات گرامی کے مختصر حالات بھی لکھنا کوزے میں سمندر کو بند کرنے کے مترادف ہے حضور کے مقامات اعلیٰ اور مراتب کا تعین میرے بس کی بات نہیں لیکن اس ذات ستودہ صفات نے خود کے لئے جو وقتاً فوقتاً فرمایا وہ ذیل میں درج کرتا ہوں اس سے سرکار کے مراتب کا کسی حد تک اندازہ اہل بصیرت کو ہو جائے گا یہ بات یقین کے ساتھ کہوں گا کہ میرے سرکار کی ذات بابرکات پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

فنا فی اللہ جب ہم ہو چکے تو پھر ہم ہی ہم تھے
کبھی بندے بنے اپنے کبھی اپنے خدا ٹھہرے

Marfat.com

قربان اس رحمت اللعالمین کی ذات والا صفات کے کہ ان کی امت میں ایسی برگزیدہ ہستیاں بھی ہوئیں جنہوں نے سبحانی ما اعظمی شانی بھی کہا ان ہی میں سے صدیوں بعد میرے سرکار کا ظہور ہوا۔

اس بوریہ نشین کا دلا میں مرید ہوں
=جس کے ریاض و زہد میں بوئے ریا نہیں

میرے اخئی محترم حضرت شاہ فریدالدین عرف کریم بابا تاجی نے ایک مدت سے تالیف و تصنیف کا بار گراں اپنے مضبوط کاندھوں پر لے رکھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک کتاب بنام تاج مراری طبع ہو چکی ہے اور بفضلہ دوسرے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے اس کے علاوہ مختصر کتابچے بھی لکھے ہیں اس لئے صاحب موصوف نے مجھے بھی حکم دیا کہ تم بھی اس کار خیر میں شریک ہو کر سعادت دارین حاصل کرو میں اس مبارک حکم کو بارگاہ تاجی کا حکم سمجھ کر تعمیل کرنے پر آمادہ ہوا اور یہ بھی سمجھا کہ علاوہ اپنے فائدہ کے آج کی اور آئندہ دنیا بھی اس تحریری صوت تاجی سے مستفیض ہوتی رہے گی۔

چونکہ یہ سلسلہ معتقدین نے رائج ہے کہ ہر سلسلہ عالیہ کے پیشوا کی حیات طیبہ حلقہ بگوشان سلسلہ میں سے کسی ایک نے بھی تو طبع کر کے آئندہ نسلوں کے لئے بطور یادگار چھوڑی ہے۔ اس لئے ہم غلامان سلسلہ عالیہ تاجیہ کا بھی فرض منصبی ہے کہ اپنے پیشوائے برحق کے حالات زندگی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ فراہم کریں جن کے جاننے کے لئے بلا تفریق مذہب و ملت پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ افراد و دل مغرب تک مضطرب ہیں دنیا نے دیکھا ہے کہ اس محسن حقیقی نے تمازت آفتاب تاریکئ شب ' ضعف پیری بھوک ' پیاس ' خاردار ' صحرانوردی کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود

خاک ڈالو رخ محبوب پر اکسیر ہے یہ

سمجھ کر ہمارے لئے سب مصیبتیں و تکلیفیں گوارا کیں اور اپنی خدمت میں رکھ کر ہم کو

Marfat.com

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کی عملاً" تعلیم دی اس لئی بقول مولانا روم علیہ رحمت۔

ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

اگر ہم اتنے قالب بھی بدلیں تو ان کے احسانات سے سبکدوش نہیں ہو سکتے اس پر بھی ماہر فن تصنیف و تالیف وابستگان سلسلہ عالیہ تاجیہ نے جواب چراغ سحری ہو رہے ہیں غفلت برتی تو ہماری جان نثاری کی حقیقت بالکل سراب سمجھی جائے گی اس لئے سرکار والا کے نادر حالات طیبات فراہم کرنے میں جہاں تک ممکن ہو عجلت کی جائے کیونکہ یہ معمولی بات نہیں ہے بلکہ اپنے ہم عصروں کی خدمت اور آئندہ نسلوں کے لئے خدا شناسی کا وسیلہ مہیا کرنا ہے ورنہ آج ہم جس کو مشکل سمجھتے ہیں کل اس کا نام مجبوری ہوگا اور آج جو کام نہایت دشوار معلوم ہو رہا ہے کل یہ بھی ناممکن ہو جائے گا بقول شخصے

خیمے مسافران عدم نے لگائے ہیں

جس قافلہ میں ہم ہیں وہ سب جانے والے ہیں ممکن ہے میرے آقا اپنے باقی ماندہ صاحب علم و ماہر فن تصنیف و تالیف غلاموں سے باز پرس فرمائیں کہ تم نے اپنے علم سے ہماری مشن کی کیا تبلیغ کی؟

مندرجہ بالاء فقرہ اس لیے لکھا ہے کہ ہمارے ایک بھائی افضل خان صاحب مرحوم سے ان کے انتقال سے کچھ روز پہلی تاج آباد شریف میں حضور باز پرس کر چکے ہیں اور وہ بستر علالت پر کف افسوس مل کر بحالت گریہ و زاری راہی ملک بقا ہوئے اس لئے بھی اپنے سرکار کے مختصر حالات طیبات بغرض تعلیم و تربیت ناظرین و حلقہ بگوشان سرکار جو میری ذاتی معلومات میں ہیں وہ اور جو میرے بھائیوں سے ملے ہیں اس استدعا کے ساتھ درج کروں گا کہ کوئی عبارتی یا واقعاتی غلطی ہو تو ناظرین اپنی صحیح نظر سے دیکھ کر مجھے مطلع فرمائیں اور دعا فرمائیں۔ کہ مولا میری اصلاح فرماتے رہیں۔

آمین

Marfat.com

گر قبول افتد زہے عزو شرف

غلام غلامان تاج الاولیاء
قاضی امجد علی عفی عنہ

۱۹۵۶ء

چادر شریف کے سامنے شبیہہ مبارک حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ۔ چادر مبارک جو ۱۹۵۶ء میں کراچی سے ناگپور شریف لے جائی گئی۔ (ایستادہ داہنی طرف سے بائیں جانب) عبدالرحمٰن، قاضی اکبر، بابا عبدالرحمٰن خان، سید فتح علی حیدری، خان بہادر عبداللطیف خان، قاضی سید امجد علی شاہ شبیہہ مبارک تھامے ہوئے۔ صوفی رفیع الدین، شیخ صاحب بی اے خان بہادر، قاضی محمد علی تاجی چادر تھامے، مقبول احمد، بابو محمد اسحٰق۔ (نشست) مرزا جی ملیر۔ کرامت علی خان۔ مدینہ علی۔ پٹیل عبدالغفار خان۔ امانت علی خان۔ عبداللہ میاں۔ قطب الدین۔ فرید خان فضا۔ ارشاد علی قوال دہلوی۔ ڈاکٹر بشیر صاحب اور دیگر معتقدین۔

Marfat.com

مقدمہ

از

ڈاکٹر عبدالرشید صاحب پی۔ایچ۔ڈی (مرحوم و مغفور)

ڈاکٹر صاحب کراچی یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے اور اپنے سلسلہ کے صاحب اجازت بزرگ تھے۔ یونیورسٹی میں دینی تعلیم کے علاوہ مخلوق کو روحانی درس سے بھی مستفیض فرماتے رہے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں تاج مراری اردو کا مسودہ برائے اصلاح پیش کیا تھا اور آپ کے پاس حضرت قبلہ قاضی بابا صاحب کا قلمی نسخہ اصلاح شدہ بھی موجود تھا۔ جو ڈاکٹر صاحب نے مجھے عطا کیا۔ اور موجودہ مسودہ کو بھی اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود کافی وقت دے کر اس کی تصحیح فرمائی۔

ہمارے ڈاکٹر صاحب الحمد للہ سرکار بابا صاحب کے ان عقیدت مندوں میں تھے جو حقیقت آشنا و واقف اسرار تاج الاولیاء تھے۔ آپ نے اپنی عقیدت کا اظہار اس تصنیف کے مقدمہ کی شکل میں عطا کیا۔ اسی مقدمہ کو چوتھی مرتبہ شائع کر رہے ہیں۔

قاضی محمد علی تاجی

حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنی والحسینی ناگپوریؒ اواخر بارھویں صدی ہجری میں منصبہ شہود پر آئے۔ کس کی مجال ہے کہ ان کے درون مستغرق بہ یافت اور مشتاق بشہود رہتی ہو کسی کا قلم کیونکر اس کے اوصاف بیان کرسکتا ہے۔ سُکر و صحو جذب و سلوک کی کیفیات آپ پر یکساں طاری رہتی تھیں۔ اس لئے جمع کردہ حالات میں بعض حضرات نے اپنے تجربات اس طرح بیاں کئے گویا آپ حالت سکر میں ہیں حضرت بایزید بسطامی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرح آپ بھی متصرف فی الوجود ہیں۔ جیسے کہ جمع کردہ شواہد سے معلوم ہوتا ہے۔ جس پر حقیقت کھلی اس نے دور رہکر بھی بابا صاحب

Marfat.com

سے فیض حاصل کیا۔ اور جو محجوب رہا وہ نزدیک رہکر بھی محروم رہا۔ جیسے بہت سے حضرات آج بھی آپکو مجذوب سمجھتے ہیں وہ محروم رہتے ہیں۔ حالانکہ آپ جس بیخودی کے مقام پر فائز تھے۔ اس بے خودی کا حال مولانا روم نے کچھ اس طرح بیان فرمایا ہے۔

من - شدم عریاں زتن اُواز خیال
می خرا مم تا نہایات وصال

سلامٌ قولاً مِن ربِّ الرّحیم کو سنکر وعلیکم السلام فرمانے والی ہستی کیسی ہوگی آپ خود سوچ لیں۔ اژدھا اپنا سر آپ کے قدم مبارک پر رکھکر سکون پاتا ہو۔ قارئین خود فیصلہ کریں کہ وہ کیسی ہستی ہوگی۔ جن کا معدہ حلق اور لعاب دھن کنکریوں کو بھی شکر کی ڈلی بنالیتے ہوں بتاؤ وہ کیسی اعلیٰ شخصیت ہوگی۔ جو مقفل کمروں سے بسہولت نکل کر باہر ٹہلتے ہوں۔ ناگپور شریف میں ایک ہندو کوچوان کے ساتھ مہاراج باغ کی سیر تانگہ میں کرتے ہوئے صرف یہ حکم دے کر بڑھا رے گاڑی کابل قندھار کو اپنے مریدون کی خبرگیری کیلئے کابل پہنچ جاتے ہون۔ اور جن کے صدہا واقعات یہ بھی ہوں کہ ٹھوکروں سے مردے جلائے ہوں جن کی خدمت میں پیدائشی ولی اللہ (مادرزادولی) ہوں جو ناگپور شریف میں رہکر جنگ بلقان کی کمان کرتے ہوں وہ کیسے بلند واز بلبا ہوں گے اس آسمان نے ایسے صاحب کمال کو بھی دیکھا ہے جو حج کے دوران ایک حاجی صاحب کے ہمراہ اکیس روز مکہ شریف رہ کر انہیں دنوں ناگپور کے پاگل خانہ میں صدہا حضرات کو فیض پہنچارہے ہوں۔

وصلی اللہ علیٰ نور کزو شد نورھا پیدا است

حضرت کے سوانحی حالات لکھنے سے نہ یہ غرض ہے کہ کسی کو منکر بنوائیں نہ یہ غرض ہے کہ اشتہار بازی کریں بلکہ صرف یہ جتانا مقصود ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے پامال ہوجاتا ہے کیونکہ مخلوقات اس کی ٹھوکروں میں ہوتی ہے۔

۹۲۷۲۳

Marfat.com

حضرت تاج الاولیاءؒ کا ظہور

ازـ احمد علی سید تاجی

آپ کا تعلق سادات رام پور سے ہے۔ آپ نے مدرسہ عالیہ رام پور سے درس نظامی کی تکمیل کی۔ لکھنؤ یونی ورسٹی سے ادبیات عربی میں فاضل ادب کیا' جامعہ کراچی سے آپ نے ایم اے (اردو) اور ایم اے (معارف اسلامیہ) کی اسناد حاصل کیں۔ ادب اور مابعد الطبیعات کے مطالعہ سے آپ کو خاص شغف ہے۔ اردو ادب کے متعلق آپ نے مضامین لکھے ہیں' کچھ درسی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ دور جدید کی مادیت کے سخت مخالف ہیں۔ اولیاء اللہ سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں اور روحانی اقدار کے فروغ کے لیئے کوشاں ہیں۔ زیر نظر مضمون حضرت تاج الاولیاء کا ظہور آپ کی عقیدت اور روحانی اقدار سے آپ کی وابستگی کا مظہر ہے۔ آپ کی اس عقیدت کا یہ نتیجہ نکلا کہ سرکار تاج الاولیاء کے ایما سے ان کا نام پلٹن کے رجسٹر میں بحیثیت تاجی لکھ کر مجھ عاجز نے انہیں سلسلہ تاجیہ کی اجازت خلافت بھی عطا کردی۔ میری دعا ہے کہ سید صاحب تاجی اپنے مشن میں کامیاب ہوں۔

(محمد علی تاجی)

انیسویں صدی کے نصف آخر کا زمانہ برصغیر میں اہم تبدیلیوں کا زمانہ تھا' ہماری تاریخ میں اس کو مغرب کے مادی نظریات کے نفوذ کا زمانہ قرار دیا جاتا ہے لیکن یہی زمانہ روحانیت کے قطب مدار حضرت بابا تاج الدین چشتی و قادریؒ کے ظہور کا زمانہ بھی ہے' اس دنیا میں آپ کا ورود مسعود ۱۸۶۱ء میں ہوا تھا اور آپ کی ولادت باسعادت سے چند سال قبل ۱۸۵۷ء کا المناک سانحہ رونما ہوچکا تھا اس سانحے کے نتیجے میں مغرب کی مادیت کو بالادستی حاصل ہوگئی تھی اور ہماری روائتی روحانیت جس کا اثر پہلے خانقاہ سے خانوادہ شاہی تک ہوا کرتا تھا اب صرف مہمان سرائے فقراء بن کر رہ گئی تھی۔ مادیت کی بالادستی کے سبب مادی افکار کی یلغار مغرب کی جانب سے ہورہی تھی اور لوگوں میں پیروی مغرب کا رجحان بڑھتا جارہا تھا اس نازک صورتحال میں حضرت تاج الاولیاء کے ظہور کی حقیقت معنویت کیا ہے؟ کیا تاریخ کے اس اہم موڑ پر آپ کا ظہور محض ایک امر اتفاقی تھا یا اس ظہور کے پس پردہ کوئی الوہی حکمت کارفرما تھی؟ بالفاظ دیگر مادیت کی یلغار کے دور میں روحانیت کے اس چراغ مصطفویؐ کا ظہور کیوں ہوا؟ یہ ایک اہم سوال ہے اس سوال کا صحیح جواب معلوم کرکے ہی ہم حضرت تاج الاولیاء کے ظہور کی حقیقی

Marfat.com

معنویت کا سراغ لگا سکتے ہیں لیکن ایک مورخ کی عقل اس سوال کا کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکتی۔ مورخ کی عقل تو محض خارجی واقعات کی کڑیوں کو جوڑتی ہے اور ان کڑیوں کو جوڑنے میں مادی نقطہ نظر سے کام لیتی ہے وہ حکمت الٰہیہ کے ان اسرار تک رسائی حاصل نہیں کر سکتی جو تمام خارجی واقعات کے عقبی منظر میں موجود ہوتے ہیں۔ مورخ کی عقل جب کبھی پر اسرار واقعات کا سامنا کرتی ہے تو سراپا حیرت بن جاتی ہے کہ عقل کی انتہا حیرت ہے۔ البتہ ایمانی بصیرت اس راز سے واقف ہے فطرت الٰہیہ نار نمرود کے مقابل گلزار ابراہیم کو سر سبز و شاداب کرتی ہے فرعون کی تمکنت کے مقابل ضرب کلیمی کی سطوت لاتی ہے اور شرار بولہبی کے مقابل شمع رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو روشن کرتی ہے۔ فطرت الٰہیہ ہمیشہ باطل کے مقابلے پر حق کو لاتی ہے اور حق کا بول بالا کرتی ہے۔ ایمانی بصیرت اس راز سے بھی واقف ہے کہ نمرود، فرعون اور ابولہب جیسے باطل پرست لوگوں کے پاس وسائل کی فراوانی ہوتی ہے اور وہ ظاہری قوت و شوکت بھی رکھتے ہیں لیکن ان کے مقابل جو حق نما اور حق افروز ہستیاں ہوتی ہیں ان کے پاس نہ مادی وسائل کی فراوانی ہوتی ہے اور نہ ظاہری قوت و شوکت البتہ ان کے پاس ایک ایسی مخفی اور پر اسرار قوت ضرور ہوتی ہے جس کے سبب ان کو باطل کے مقابلے میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ آیئے اس ایمانی بصیرت کے وسیلے سے ہم تاریخ کے ایک نازک مرحلے پر حضرت تاج الاولیاء کے ظہور کی معنویت دریافت کریں ہم اس وسیلے سے آپ کے ظہور کی معنویت دریافت کرنے میں اس لئے حق بجانب ہیں کہ ہماری تاریخ میں زوال بغداد کے بعد بھی ایک نازک مرحلہ آیا تھا اور اس نازک مرحلے پر بھی بڑے بڑے صوفیاء نے ظہور کیا تھا اور گرداب میں پھنسی ہوئی امت کی کشتی کو سہارا دیا تھا اس لئے آیئے دیکھتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی رستاخیز کے بعد برصغیر میں حضرت تاج الاولیاء کے ظہور کی کیا معنویت ہے۔

برصغیر کی تاریخ میں فہم رکھنے والے جانتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء میں مغرب نے ہمارے اوپر

Marfat.com

صرف سیاسی غلبہ حاصل نہیں کیا تھا بلکہ یہ ایک ہمہ گیر غلبہ تھا جس کی گرفت میں ہماری تہذیب علوم و فنون ' ادب اور افکار و عقائد سب آ گئے تھے ہماری روایتی اقدار حیات پائمال ہو رہی تھیں ان اقدار پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھتا جا رہا تھا اور مادی افادیت پرستی کا رجحان معاشرے میں عام ہوتا جا رہا تھا۔ مغرب زدہ لوگ خدا پرستی کے بجائے فطرت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تھے ہمارے روایتی علوم و فنون کی اہمیت و وقعت ختم کی جا رہی تھی۔ تعلیم کے میدان میں لارڈ میکالے کی حکمت عملی گل کھلا رہی تھی اور ادب میں کرنل ہالرائیڈ حالی کو نیچرل شاعری اور افادی ادب کا درس دے رہے تھے۔ حالی نے تو صاف کہہ دیا تھا کہ "حالی اب آؤ پیروی مغرب کریں"۔ مگر بعض مقتدر حضرات خفیہ طور پر مغرب کے گرویدہ ہو گئے تھے اور علانیہ طور پر یہ کہتے تھے کہ وہ اہل مشرق کی فلاح کے لئے کام کر رہے ہیں۔ حد یہ ہے کہ مذہب میں عقلیت پرستی کا رویہ رونما ہو گیا تھا اور خدا کے عطا کردہ مذہب کی ایسی تشریح کی جا رہی تھی جو اس وقت کے مغربی انسان کے سائنسی نظریات کے عین مطابق ہو۔ مختصر یہ کہ مغرب کی پیروی کرنے والوں نے صرف مغرب کو ہدایت کا سرچشمہ تصور کر لیا تھا اس بناء پر ہمارا اپنا جو کچھ تھا اس کو یا تو مغرب کے مادی نظریات کی مطابقت میں لایا جا رہا تھا یا فضول سمجھ کر رد کیا جا رہا تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ روحانیت کے حقیقی سرچشمہ سے ہمارا تعلق منقطع کر کے مغربی مادیت سے ہمارے رشتہ استوار کرنے کی کارروائی بھی کی جا رہی تھی چنانچہ مغرب نے اپنی برتری کے زعم میں ہم کو یہ سبق پڑھایا تھا کہ حقیقت صرف ہمارے حواس کی مادی اور مرئی دنیا تک محدود ہے اس مرئی و مادی دنیا سے اوپر کوئی حقیقت نہیں بالفرض کوئی غیر مادی اور غیر مرئی حقیقت کہیں اوپر ہو بھی تو اس کی تصدیق کے سائنسی ذرائع ہمارے پاس نہیں اس لئے اس اوپر والی حقیقت کو نظر انداز کرنا ہی بہتر ہے اس سبق کو پیروی مغرب والوں نے ذہن نشین بلکہ دل نشین کر لیا تھا۔ اس طرح حقیقت لامنتہٰی سے ہمارا ناطہ توڑنے کا کام شروع ہو چکا تھا کہ حضرت تاج الاولیاء کا ظہور ہوا اور آپ کے روحانی

Marfat.com

کمالات کا شہرہ تھوڑے ہی عرصے میں برصغیر کے گوشے گوشے میں ہوگیا۔ ایمانی بصیرت کے نقطہ نظر سے اس مرحلے پر آپ کا ظہور ہرگز ایک اتفاقی امر نہیں تھا بلکہ ایمانی بصیرت یہ گواہی دیتی ہے کہ آپ مادیت کے فروغ کے اس دور میں روحانیت کی بالادستی بحال کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ مورخ کی عقل بھی خارجی واقعات کی شہادت کی بناء پر حتمی طور پر یہ نتیجہ اخذ کرسکتی کہ آپ کا ظہور مادیت کے طوفان کو روکنے کے لئے تھا مستند اور معتبر شواہد اس بات کے موجود ہیں کہ آپ کی قدسی الاصل ذات سے وہ روحانی کمالات ظاہر ہوئے جو بے بصیرت مادیت کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتے تھے مادیت اپنی ڈاکٹری اور سرجری پر نازاں تھی اور آپ چشم زدن میں مردے کو زندہ کردیتے تھے آپ کی کرامات کی مستند اور چشم دید واقعات "اذکار تاج الاولیاء" میں قدرے تفصیل سے درج کئے گئے ہیں ان واقعات کی روشنی میں مورخ آپ کے ظہور کی معنویت کو اپنی بساط کے مطابق دریافت کرسکتا ہے۔

حضرت تاج الاولیاء نے مادیت کے خلاف علمی موشگافیاں نہیں فرمائیں اور نہ مناظرہ بازی سے کام لیا کیونکہ علمی موشگافیوں اور مناظرانہ حجتوں میں مزید گفتگو کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ بلکہ آپ نے روحانی حقیقت کو برسرعام آشکارا کردیا کہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" آپ کی خوارق عادت کرامات کی بناء پر پیروی مغربی والوں کو خیال آیا کہ روحانی حقیقت بھی کوئی شے ہے۔ کوئی بڑی شے اور عوام میں مغربی پیروی کا جو طوفان اٹھا تھا وہ دب کر رہ گیا۔ حد یہ ہے کہ مادیت پرست انگریز افسران بھی آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے اور آپ کے روحانی تصرف سے انہوں نے فائدہ اٹھایا۔ اس طرح مادیت کی سرفرازی کے مقابل آپ نے روحانیت کی بالادستی کو بحال فرمادیا اور یہی وہ الوہی مشن تھا جس کی تکمیل کے لئے آپ تشریف لائے تھے۔

بعض لوگوں نے روحانیت دشمنی میں اور بعض نے اپنی کوتاہ فہمی کی باعث آپ کے بارے میں یہ بات مشہور کردی کہ آپ محض ایک مجذوب تھے اس بات کو مشہور کرنے

Marfat.com

سے روحانیت کے دشمنوں کا تو یہ مقصد تھا کہ آپ کی روحانیت کا سلسلہ آگے نہ چلے کیونکہ مجذوب کے پیچھے کوئی سالک نہیں چلتا۔ لیکن کوتاہ فہمی کی بناء پر جن حضرات نے آپ کو مجذوب سمجھا وہ ایک طرح سے دور کے تماشائی تھے انہوں نے محض حالت جذب میں آپ کو دیکھ کر یا محض سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے یہ قیاس کرلیا کہ آپ مجذوب ہی ہوں گے حالانکہ یہ ایک قطعاً "نامناسب رویہ ہے اگر وہ اس بات کی طرف ذرا بھی توجہ دیتے کہ آپ کے روحانی فیض سے کتنے ہی ناقص ' ولی کامل بن گئے تو ان کی غلط فہمی دور ہو جاتی۔ بہر حال روحانیت کے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں اور کوتاہ فہموں کی کوتاہ فہمی کے باوجود روحانیت کا وہ چراغ مصطفویؐ بڑی آب و تاب کے ساتھ روشن ہوا اور اس چراغ سے سینکڑوں چراغ روشن ہوئے جن کی بدولت سلسلہ تاجیہ کا نور ہدایت دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ رہا ہے خدائے برتر معمور کا ہستی چھائی ہوئی مادیت کی آندھی میں روحانیت کے ان چراغوں کو سدا روشن رکھے۔ آمین۔

احمد علی سید تاجی

سید محمد حسی نسبتی عشرت زہرا تاج الدینؒ

حسن حسینی سہرا نکھرا دولہا آیا تاج الدینؒ

تاج ولایت سر پہ اس کے ان فتحنا تاج الدینؒ

روپ انوکھا' جسم اچھوتا' بانکا چھیلا تاج الدینؒ

جگمگ جگمگ جگ اجیالا نور کا ٹکڑا تاج الدینؒ

اندھیرے ہوگئے ' روشن ولی کاملین تاج الدینؒ

بانہہ گہے کالاج رکھیا دل کا بسیا تاج الدینؒ

تیرا ولی بل بل جائے تو ہے بابا تاجا الدینؒ

Marfat.com

ایمانی و روحانی مرقع (اذکار تاج الاولیاء)

حضرت قبلہ شاہ انصار اللہ آبادی سجادہ شیخ العالم حضرت سیدنا شاہ میر سکندر علی رحمانی قدس سرہ العزیز ہیں۔ شاہ صاحب کا مزار مبارک الٰہ آباد (ہندوستان) میں مرجع خلائق ہے۔ حضرت قبلہ شاہ انصار صاحب میرے بے حد کرم فرما بزرگ ہیں۔ میں جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں مجھے پدری شفقت کا لطف ملتا ہے۔ میں آپ کو آج کے دور کا ولی کامل سمجھتا ہوں۔ آپ نے اذکار تاج الاولیا کے لئے اپنے تاثرات عطا کرکے میری بے حد ہمت افزائی کی۔ تیسری بار اذکار کے شائع ہونے پر آپ کو بے حد مسرت ہوئی۔ آپ ہی نے اپنے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس کی رونمائی فرمائی۔

(میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

حضرات قارئین کرام! فی الوقت جو ایمانی و روحانی مرقع و آئینہ پیش نظر ہے اس کی آغوش رحمت و معرفت میں برکوچک کے عظیم درویش وولی اللہ حضرت مولانا بابا سید محمد تاج الدین ناگپوری قدس سرہ العزیز کے خرقہ عادات و کمالات کا اقتباس ' معنوی صورت و حیثیت سے درج و ضبط ہے جسے مکرم و محترم بابا قاضی محمد علی تاجی ' امجدی مدظلہ العالی نے بہ کمال احتیاط ' تالیف قلوب کے لئے تالیف فرمایا۔ جناب محمد علی زید لطفکم بوقت وصال بابا صاحبؒ صرف ۳۱ ماہ کے تھے ایسی صورت میں کیسے زیارت سے شرف یاب ہوتے۔ یعنی انہوں نے زندگی میں بابا صاحبؒ کو نہیں دیکھا البتہ بعد وصال انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی چشم مبارک سے دیکھا اور ایسا دیکھا کہ اب تمام زندگی دیکھتے ہی رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ جناب موصوف نے اپنی زندگی کا ایک ایک دقیقہ ' عملی طور پر "بیاد بابا" وقف و مختص فرمادیا ہے اور آج ان کے ہر نفس کی ' آواز آمد و شد بھی بابا ' بابا رچا اور بسا ہوا ہے۔

انہی فیوض و برکات کا مبارک نتیجہ آج آپ کے دست مبارک میں ' بہارستان رنگ و بو

Marfat.com

دکھارہا ہے۔ تاکہ آپ کا دل بھی آئینہ قدرت و فطرت اور مخزن عقیدت بن جائے۔
لاریب جو بصدق دل خدا و خدا والوں کا ہو جاتا ہے تو وہ صرف ریب ہی سے پاک نہیں ہوتا بلکہ خدا و خدا والے بھی اس کے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات تو مشہور عوام و خواص ہے کہ بندہ ایک بار ان کا ہو تو وہ سو بار اس کے ہو جاتے ہیں وہ کسی کا احسان پسند نہیں فرماتے وہ تو احسانات فرمانے کے بہانے تلاش فرماتے ہیں اور یہاں تک کہ زندگی کو بندگی کے سانچے میں ڈھال کر ماسوا اللہ سے بے نیاز فرما دیتے ہیں بے شک جناب قاضی صاحب اس انعام و اکرام کے مستحق و سزاوار آئینہ دار ہیں یہاں یہ حقیقت حال خالی از لطف کیا باعث صد لطف ہوگی کہ قاضی صاحب کے پدر بزرگوار حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحب تاجی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی بے نیاز' ناز و نیاز ہو کر اپنی زندگی کی ہر سانس کو نیاز مند حضرت بابا تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ بنا دیا تھا جب ہی تو وہ کلید بردار تاج الاولیاء کے اعزاز و افتخار سے مستفیض و مستنیر ہوئے اور عقیدت و محبت نے جناب والا کو ایسا سجا دیا کہ انہیں دیکھنے والا بھی عقیدت و محبت میں کھو جاتا تھا۔
بقول ارباب کرم و اہل اللہ جب روحانی شمعیں روشن ہو جاتی ہیں تو گرد و پیش کے تمام ماحول سے تاریکیاں از خود چھٹ جاتی ہیں تا آنکہ **نسلاً" بعد نسلاً**" اس کی شعائیں چھن چھن کر فیوض و برکات لٹاتی رہتی ہیں **لہٰذا** قاضی محمد علی تاجی کو جو سعادت نصیب ہوئی ہے وہ ان کے خاندانی وراثت کی رہین منت ہے۔ نیز ان کے حضرت والد صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کی زیر نظر دعائیں بھی اپنی جگہ ہیں وہ فرماتے ہیں۔

الٰہی امجد ناچیز کے نخل تمنا کو ۔۔۔ برائے شاہ تاج الدین با برگ و ثمر کر دے

چنانچہ اس دعائے قلبی نے قبولیت کا شرف حاصل کیا اور فرزند ارجمند با برگ و ثمر ہو گئے پھر کیسے حضرت بابا سید محمد تاج الدین کی تاجیت کا تاج محمد علی کے فرق مبارک پر زیب نہ دے جبکہ ان کے نام نامی ہی میں محمد بھی ہے اور علی بھی انہی فیوض و برکات کی زریں زنجیر کی روشن ترین کڑی "اذکار تاج الاولیاء" ہے جس کا ہر فقرہ کیا' ہر سکون و حرکت

Marfat.com

اہل معرفت کے لئے مشیت تعمیری فضائل کا حکم رکھتا ہے ملفوظ شریف کا پہلا ایڈیشن تبرک بن گیا۔ ہر طرف تشنہ کان عقیدت تڑپ اٹھے تا آنکہ بہ مقتضائے احباب و انصار مکرر طباعت و اشاعت کا ممنون و منت پذیر ہونا پڑا۔

حضرات! غیر منقسم ہندوستان کا کون سا ایسا اہل دل و اہل نظر ہے جو حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ کے نام نامی سے مع کمالات واقف نہیں۔ اس مرد کامل نے صرف سی پی ہی کو اپنے گوہر یکدانہ سے تابانی و آب و تاب نہیں بخشی بلکہ سی پی کے اس موتی نے ہر خطہ کو اپنے خطوط روحانی سے مرکز نور و معرفت بنادیا۔ یہ ولی برحق محض مسلمانوں ہی کا رہنما و پیش رو نہ تھا، تمام ادیان و مذاہب کے صاحبان طلب و فکر، حاضر دربار ہو کر بقدر ظرف و استعداد استفادہ کرتے تھے اور یہ سلسلہ فیض ہنوز کیا تا قیامت قائم و دائم رہے گا انشاء اللہ۔

قارئین! حضرات اولیاء کرام کی وفات حسرت آیات ما و شما سے قطعی مختلف ہوتی ہے۔ وہ حضرات زمان و مکان سے اپنی حقیقت اصلیہ و دوامیہ کی جانب منتقل ہوتے ہیں مشاہداتی زندگی میں وہ بصورت قطرہ ہوتے ہیں، لیکن وصل الی الحق کے بعد وہ بحر ناپید اکنار بن جاتے ہیں۔ افعال اجسام منقطع ہوجاتے ہیں امور روحانیات کی داد و دہش باقی رہتی ہے جسمانی حرکات و سکنات میں فروگذاشت کا امکان و تصور بعید از قیاس نہیں ہے۔ روحانی آداب، کوتاہیوں، انسانی غلطیوں سے بالکل مبرا و منزہ ہوتے ہیں پس نتیجہ یہ نکلا کہ حضرات اولیاء کرام قید حیات سے چھوٹ کر نہایت آزادانہ جلوہ حق بکھیرنے پر قادر ہوتے ہیں تا آنکہ فیوض و برکات کے وہ دروازے جو قید زندگی میں بند ہوتے ہیں وہ بھی محل زندگی کے بعد کھل جاتے ہیں یعنی وہ زندہ بھی رہتے ہیں تو دوسروں کی زندگی کو زندہ بنانے کے لئے اور جب کُلّ مَن علیھا فان کے قانون مطلق پر عمل پیرا ہوتے ہیں تو بھی بندگان خدا کو، خدا سے ملانے کے لئے اور اس لئے کہ شہنشاہ انبیاء حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ اولیاء حضور مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا وہ مشن معنوی

Marfat.com

حیثیت سے تشنہ تکمیل نہ رہے جس کے لئے ذات احدیت نے اٹھارہ ہزار عالمین کو معرض وجود میں لانے کا شرف بخشا بقول عزیز لطفی۔

تاج دین تاج بھی ہیں تاج کے سر تاج بھی ہیں

جس طرح زندہ تھے کل ویسے ہی آج بھی ہیں

تمام آل کبار و اصحاب ذی وقار و اولیائے کرام، شمع توحید و معرفت کی وہ کرنیں ہیں جب یہ کرنیں آفتاب نبوت و ماہتاب ولایت میں مدغم ہو جاتی ہیں تو کرنیں نہیں رہتیں، کچھ اور ہو جاتی ہیں جس طرح قطرہ دریائے وحدت میں گم ہونے کے بعد دریا ہی تصور کیا جاتا ہے فی الواقع حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد اولیاء حضرات کرام ہی نے تبلیغ و ترویج اسلام و صاحب اسلام کا حق ادا فرمایا۔ چنانچہ انہی اہل کمال حضرات میں حضرت بابا سید محمد تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ بھی شمار ہوتے ہیں کوئی بزرگ کسی علاقے کے لئے کوئی کسی خطے کے لئے مگر اس زریں تاج والے نے سی پی، میں رہ کر دنیا کے ہر خطے کو اپنے در ناسفتہ سے جلا بخشی۔ تاج الاولیاء حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوری دنیا میں رہ کر اہل دنیا کو نواز کر بھی تارک الدنیا رہے یعنی وہ بلندی ذات احدیت کے لئے خود کو ہیچ سمجھنے میں فخر و مباہات محسوس کرتے تھے تاکہ وہی باقی رہے جسے باقی رہنے کا حق ہے ہم تو اپنا فریضہ انجام دے رہے ہیں یہی جاذبیت و فنائیت بابا صاحبؒ کی زندگی جاوید کی ضامن و مامن ہے۔

وہ صرف ولی کامل نہ تھے بلکہ ولی ساز بھی تھے جس پر نگاہ پڑ گئی دیوانہ کر دیا آپ کا فرمان ہے کہ آج بھی چلتے پھرتوں کو ولی بناتا ہوں۔

پیش نظر سوانح حیات "اذکار تاج الاولیاء" جو معارف حقائق، شمع ہدایت کی روشنی میں رقم فرمائے گئے اس سے کوئی بھی بالغ نظر بغیر استفادہ کئے نہیں رہ سکتا۔ جہاں جسے غلو محسوس ہو وہ بصدق دل منزلت فنافی الرسول و فنافی اللہ کے تقاضوں کا جائزہ لے از خود مبالغے کی نفی ہو جائے گی۔

Marfat.com

ان مختصر صفحات میں ایک بات کو بار بار دھرانا، مذاق و علمی سلیقہ قلمی کے خلاف ہے البتہ صرف ایک گوشہ جو سوانح میں تشنہ ہے نہایت اختصار سے قارئین کی نذر ہے۔ ۱۹۲۵ء میں میرے والد مرحوم و پیرو مرشد حضرت سیدنا شاہ میر مشرف حسین علیہ الرحمتہ خلف و سجادہ شیخ العالم حضرت سیدنا شاہ میر سکندر علی الرحمانی المعروف سید صاحب درگاہ سید صاحب الہٰ آبادی نے معتقدین و متوسلین کے مجمع میں ارشاد فرماتے تھے کہ بوقت وصال حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوری موسم نہایت شدید و تپش آلود تھا لوگوں کو فکر ہوئی کیسے تجہیز و تکفین ہوگی۔ بس کچھ وقفہ کے بعد بادل گھر آئے اندھیرا چھا گیا موسلا دھار بارش ہونے لگی اب مزید فکر دامن گیر ہوئی۔ لیکن جنازہ پاک اٹھتے وقت بارش کا نام بھی نہ تھا مگر اس کا نشان ضرور تھا وہ بھی جنتی ہواؤں کی صورت میں، چنانچہ عظیم الشان مجمع نے نہایت سکون و فرحت کے ساتھ تدفین میں شرکت کی جسے حضور پیرو مرشد نے حضرت بابا صاحب کی کرامت سے تعبیر فرمایا۔ لیکن یہ بات ان کی سنی ہوئی تھی اب دیکھے ہوئے کی سنئے۔

حضرت عبد الجبار صاحب اشرفی مدظلہ مقیم حال شمالی ناظم آباد نے جو شریک میت تھے۔ ۱۹۸۳ء میں عینی و شاندار تصدیق فرمائی۔ چنانچہ اس نتیجے پر پہنچنا مشکل نہیں کہ خدا بھی خدا والوں کی ناز برداری فرماتا ہے۔

علاوہ ازیں حقیر اس ملفوظ شریف کے لئے اور کچھ عرض نہیں کر سکتا، اس ملفوظ کا مطالعہ ہی دل کی آنکھیں کھول کر روح کو بیدار کرنے کے لئے کافی سے زیادہ کافی ہے۔

آخر میں بزبان دل و قلم، دعاگو ہوں کہ پروردگار عالم عزاسمہٗ بصدقہ حضور علیہ الصلوٰۃ و تسلیم جناب قاضی محمد علی تاجی دام برکاتہٗ کی مساعی جمیلہ و جلیلہ کو اجر عظیم کے ساتھ شرف قبولیت اور مزید حوصلہ دے۔ آمین۔

طالب دعا   شاہ انصار الہٰ آباد

Marfat.com

فقر تاج دینی

ولی الدین صاحب تاجیؒ سلسلہ کے حضرات میں ولی بھائی کے نام سے مشہور تھے۔ مجھ عاجز سے ایک عرصہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ پشاور کے دورہ میں ملاقات ہوئی میں نے باباصاحبؒ کے اس بچے میں باباصاحبؒ کی ایک نرالی شان پائی۔ چونکہ سب ہی ان کو ولی بھائی کہتے تھے میں بھی خط و کتابت میں ولی بھائی لکھتا رہا۔ ۱۹۹۱ء میں ان کے ایک خط کا جواب باباصاحبؒ کے مخصوص کمرے میں بیٹھ کر لکھ رہا تھا۔ تو ولی بھائی کی بجائے ولی تاج الاولیاء لکھ گیا دوبارہ خط پڑھا ایک عجیب سی کیفیت ہوئی۔ اس میں سرکار کا قول یاد آیا "سوا لاکھ ولی بناؤں گا" اور دل نے ہی یہ گواہی دی کہ تو نے جو جھلک دیکھی تھی یہ اس کی تصدیق ہے۔

میرے خط کے جواب میں جس میں، میں نے ان کو باباصاحبؒ پر کچھ لکھنے کے لئے کہا تھا۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل مضمون معہ خط جو انہوں نے روانہ کیا شائع کیا جارہا ہے۔

اس زمیں پر وہ یقیناً" آسماں بن کر رہا
جس کو حاصل ہوگیا عرفان تاج الاولیاء

(میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

بسم اللہ۔ سید محترم قاضی محمد علی صاحب تاجی
السلام و علیکم

میں حقیقت میں اس ستائش کے لائق نہیں ہوں جو آپ نے فرمائی ہے البتہ آپ کی محبت اور خلوص نے کچھ کوشش کروا ہی ڈالی وگرنہ لکھنا لکھانا اب کم ہی ہوتا ہے۔

اذکار تاج الاولیاء کو آپ کی یہ مزید تحریریں اور وسعتیں بخشیں گی البتہ خلقت کے لئے تمام حیات مبارکہ کے انوار جذب کرنا، آپ کی شدت شوق کے سہارے باباؒ کی نظر کرم پاجانے کی بات ہوگی اس نظر کرم پاجانے کی امید میں چند صفحات پیش خدمت ہیں۔

Marfat.com

محرک آپ ہیں، اس لئے کسی لائق ہوں تو آپ کے نام سی ہی چھپ جائیں۔ اصلاح کرنا ذریعہ سعادت ہو گا۔

خادم ولی الدین

اسلامی فخر کی دستان طولانی ہے۔ فرد و ملت دونوں کے عروج و زوال کے پس پشت، باطنی صلاحیتوں کی استواری کے بغیر کام نہیں بنا کرتا۔ شرعی تقاضوں کے تحت تزکیہ باطن کے بعد ہی ظاہر کا حسن و سنوار زیب دیتا ہے۔ ظاہر و باطن کی میزان قائم رکھنا فقراء صاحبان امر کا کام ہو رہا ہے۔ شریعت کا تعلق تزکیہ نفس، رشد و ہدایت، پابندی احکام کے ذریعے پہلے باطن کی اصلاح ہے پھر ظاہر کی طرف رجوع ہونا ہے اور طریقت کے چاروں مستند طریقہ اور ان سے منسلک سلسلہ تو ہیں۔ یہی مقام قلب و روح کی باتیں، مقام عشق و امر سے کار فرمائی۔ اس لئے صاحبان طریقت نے اول افراد و ملت کے باطن کی اصلاح کی جانب توجہ دی۔ یہ کام صرف صاحبان امر کے ہاتھوں تکمیل پاتا ہے کیونکہ قلب اور روح کی دنیا ہے ہی امر کی دنیا۔ جب یہ برکت بسم اللہ قلب و روح کی دنیا میں قم باذنی کر دیا جائے تو ہر طالب حق رجوع الی اللہ ہو جائے اور اپنی منزل الیہ راجعون پر گامزن ہو جائے کیونکہ۔

قم باذن اللہ ہر دم می شود قم باذنی را مقام دیگر است

ملت کی زندگی میں یہ قم باذنی اکثر ہوا کیا ہے۔ اس برصغیر میں بابا فریدؒ نے باطن کی جانب رجوع ہونے کی راہ کشادہ کی نخل اسلام کا باطن میں بیج بونے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ ماوراء الہند عالم اسلام کی ملی زندگی کا تہذیب و ترقی، علم دانش و فلسفہ کتابی، دفتروں کے دفتر موجود ہوتے ہوئے ظاہر کا خول ہی رہ گیا تھا۔ دین اپنے باطنی انوار اپنے عشق و محبت کی خوشبو سے معرا ہو چکا تھا۔ اس تازہ سرزمین میں گنجائش تھی کہ پھر سے نخل امت کی آبیاری ہو سکے۔ تب ہی اگلے زمانے کے فقراء نے باطن و ظاہر کو توازن میں لا کر کئی صدیوں تک امرِ الٰہی کا اجراء اس سرزمین میں فرمایا اور ہر اسلامی حکومت کی راہ

Marfat.com

باطن سے پشت پناہی کی۔ بزرگان دین کی وہ تمام داستانیں جن کا ظہور سرزمین ہند پر ہوا آج بھی زبان زد خاص و عام ہیں۔

بابا تاج الدینؒ کے زمانے تک پھر افتاد زمانہ سے ملت کی باطنی راہ دھندلی ہوتی چلی گئی اور کسی نہ کسی طرح اس شکستہ بوسیدہ عمارت کو سنبھالے رکھنے کے لئے عدیم المثال ظاہری کوششیں ہوتی رہیں اور مشاہرو صاحبان رشد و ہدایت اپنی بے لوث خدمت کرنے میں لگے رہے۔ قلب کی دنیا عشق و محبت کو جنون گردانا جانے لگا۔ اس سے اوپر روح امر ربی کی سطح سے عمل پیرائی کیجانب خواص تک کی بھی نظر نہ گئی نور باطن سے مبرا ملت من حیث القوم المعدودے چند علماء و خواص ارکان کو ہی بنیاد دین و مذہب' خدا شناسی' عرفان تقرب حق کا ذریعہ سمجھتی رہی اور بات بس پند و نصیحت وعظ و ہدایت ظاہری علم و تدریس اور کتب بینی تک ہی محدود ہو کر رہ گئی۔ گویا امت مرحومہ جیسے علم و دانش کی وہ ساری خوابیدہ باطنی صلاحیتیں جن کو فقرائے باطن' اپنے اپنے زمانوں میں بیدار کر کر کے اونچی سطح تک لاتے رہے۔ وہ ظاہری رسم و رواج سے دب دب کر بے معنی سی ہو کر رہ گئیں۔ جب باطنی صلاحیتوں کے اس دفینہ کو برآمد کئے بغیر قوم کو راہ فروغ پر ڈالنے کے لئے کوئی صورت نہ رہ گئی تو حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم رحمت اللعالمین کی شدت کے تحت بابا تاج الدینؒ کا ظہور ہوا۔ اب انقلابی طریقہ سے ہی آتش فشانی قوت کی طرح امت کے باطنی حُب و عشق کے خزانوں کو باہر لایا گیا۔ باطن انسانیت جو خود حق ہے مومنین کے شانہ بشانہ کھڑی کر دی گئی۔ مسلمان' ہندو' سکھ' عیسائی سب ہی نور حق نور تاج دینی کی تجلی دیدار حق سے مشرف ہوئے۔ اللہ بابا کہہ اٹھے العشق جزبتہ من جذبات الحق۔ حق کے اولین جذبے حب کی جس سے خلقت پیدا کی تصویر پیش نظر تھی۔ میں کی جھوٹی تجلی عقل و دانش کے فریب سے نکل کر تو ہی تو اللہ ھو سے باطن بیدار ہوا۔ یہاں محبت کے خزانوں کے علاوہ اور کیا تھا۔ الخلق عیال اللہ کی معیت میں خلوص و وفا محبت و خدمت خلق قرب حق کا ذریعہ بن گیا۔

Marfat.com

ناگپور کے باطنی ماحول کی جلالی شان کی داستانیں ہزاروں ہیں۔ یہ ظاہرداری سے بغاوت کو کلیتہ نظرانداز کردینا ایک قلندر باہوش ہی کا کام ہو سکتا تھا۔ باطن اور صرف باطن کی جانب رجوع کی راہ کشادہ کردینا' ایک خاتم اولیاء ہی کر سکتا تھا۔ باطن میں سوائے عشق و محبت' حق کے کیا ہے اور رجوع الی اللہ کیا ہے کہ انسان اپنے ہی خزانہ غیب کو پاکر فتح غیب کرے۔ یہ اپنے اندر ڈوب جانا حق میں محویت و استغراق ہے سیر النفس ہے خود میں ڈوب جانے والا لاکھوں میں ایک ہوتا ہے اور وہ بھی اللہ کے فضل سے ایسے کو مجذوب کہہ کر ٹال دینا سراسر جہالت و نادانی ہے۔ بغیر بحر حق میں غوطہ لگائے کون ہے جو منازل اعلیٰ کی جانب رسائی کرسکا ہے۔ جذب و انہماک تو انبیاء اور اولیاء کی سنت رہا ہے۔ چلہ کشی' اعتکاف' گوشہ نشینی' درجہ بدرجہ کوہ طور' غار حرا کی سنتیں اپنے اپنے مقام کی باتیں ہیں وہ حضرتؑ ابراہیمؑ کا استغراق یہ بھی خدا نہیں وہ بھی خدا نہیں مین چھپ جانے والوں کو خدا نہیں ملتا۔ وہ حضرت عیسیٰ کے قلندرانہ ننگے سر پیر قریہ بہ قریہ گھومنا وہ میرا باپ آسمانوں میں وہ حضور پاکؐ کا مدینہ کی گلیوں میں کملی میں پھرنا وہ قرآن کا نشان وہی کہنا کہ تمہارا صاحب مجنوں نہیں آخر کس کس مقام کی باتیں ہیں۔ بغیر جذب حق بغیر عشق کی منازل طے کئے روح اور مقامات امر کی باتیں کرنا' عرفان ذات اور قرب حق کی باتیں کرنا سوائے خود فریبی کے دعووں کے اور کیا ہے۔ یہ عشق و امر الٰہی قلندروں کی میراث ہے۔ انبیاء کی طرح یہ بھی زمانہ کے لحاظ سے بھیجے جاتے ہیں۔ شکر کرو کہ بابا تاج الدینؒ کی ذات میں رحمتوں کے انوار زمانے میں بکھیر دیئے گئے ہیں۔ بابا تاج الدینؒ کی چادر آسمانوں میں اور آسمان باطنی میں پھیلی ہے امت کو اپنے سائے تلے کئے ہیں۔ آفات سے بچائے ہے وہ وقت بھی آئے گا جب ابو الحسن خرقانیؒ کی چادر کی طرح' بابا تاج الدینؒ کی وہ چادر جو کسی صاحب دل' صاحب امر کے پاس اس زمانہ میں ہوگی امت کی کامیابی کا وسیلہ بن جائے گی۔

بابا تاج الدینؒ کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنی ناقص عقل و دانش کی سمجھ کو آگ لگا دینا

Marfat.com

ہوگی۔ ہم بابا کو کیا سمجھ سکتے ہیں، آگ کو آگ سمجھ سکتی ہے پانی کو پانی اور ذات حق کو ذات حق۔ بابا حضور نے بھی فرمایا تھا۔ "جس نے ہم کو جیسا سمجھا ہم اس کے لئے ویسے ہی ہیں۔"

"اس کالے تاج الدین" کو کسی نے نہیں پہچانا۔ حشر کے دن جب حساب لینے بیٹھوں گا تب پتہ چلے گا کہ تاج الدین "کون تھا" سبحان اللہ کالا رنگ ذات کا بھی اسودنی نور ہے ذات حق میں اس قدر کامل ضم ہو جانے کو اور اس سے زیادہ شدت سے کیا بیان کیا جاسکتا تھا۔

مرد حق از کس نگیرو رنگ و بو
مرد حق از حق بگیرو رنگ و بو
ہر زماں اندر نقش جانے دگر
ہر زماں اور اچو حق شانے دگر
معنی جبرئیلؑ و قرآن است او
فطرۃ اللہ را نگہبان است او

(مولانا رومؒ)

جو فقیر وحدت ذات میں ہو کر یوم حساب کی بات کرے، اسے کون ہوش گم مجذوب کہہ سکتا ہے۔ زمان و مکان کے بند توڑ کر نمود ذات کی محویت میں غوطہ زن ہو کر دیکھیں یہ تو وہ شعور بیدار ہے وہ جذب مسعود ہے، وہ مبارک نمود ذات ہے جو ازل اور ابد کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس عالم میں، میں اور تو کا فرق کیسا۔ ذات حق ہی سے سب کا ظہور ہوا اور ذات حق ہی میں سب الیہ راجعون، رجوع ذاتی ہے لہٰذا وہ شعور بیدار جو ازل کے معاملات ذاتی میں نہ بھولے وہ اپنی شان یکتائی میں ابد میں بھی توحید ذاتی سے باہر کب ہو سکتا ہے۔ یہ بڑے مقام اور بڑے خاص وقتوں کی بات ہے۔ ایسا فقیر صرف کلمہ پڑھتا نہیں بلکہ کلمۃ الحق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صرف مالک یوم الدین پڑھتا نہیں بلکہ کلمۃ

Marfat.com

الحق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح صرف مالک یوم الدین پڑھتا نہیں بلکہ کلمتہ الحق اللہ کی زبان بن کر اس مقام سے بولتا ہے۔

اپنی حقیقت کی رونمائی کرتا ہے۔ عقل کور بین کو سوائے اس کے کیا کہا جائے۔

کم نظر بے تابی جانم نہ دید

آشکارم دید و پنہانم نہ دید

(اقبالؒ)

پیر کامل چونکہ توحید کا شہسوار ہوتا ہے یعنی صورت، روح اور حقیقت کی اس میں توحید ہوتی ہے اس لئے اس کی صورت میں ہی حقیقت کی رونمائی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا آسان ذریعہ بھی نہیں۔ وجہ ربی کی جھلک اور لقائے حقیقت کا ظہور ایسے ہی آئینوں میں ہوتا ہے جیسے کہ حضور بابا تاج الدینؒ مگر وائے تقدیر کی کوتاہی کہ کچھ تو اپنی کثافتوں، اپنی عقل و دانش کی شیطنت میں بابا صاحبؒ کے ظاہری شکل و صورت انداز تک ہی رہ گئے انہیں مجذوب گردانتے رہے، اور کچھ حق اور مظہر حق میں اپنے ہی وہم و گمان کی دوئی کی وجہ سے، اس دولت سرمدی اس نور محمدی تک رسائی سے محروم رہ گئے۔ جو اس زمانہ میں آسمان ولایت کے باطن پر بدر کامل بن کر آیا تھا۔ مگر ظاہر بینوں کی نگاہ سے عمداً پردہ یوں رکھا کہ دائرہ عمل کا تعلق باطن سے تھا۔ ایسے فقراء کا باطن نرالا ان کا کلام، ان کا سراپا ایک آیت، ایک نشانی، علم و عقل کی فریب خوردہ انسانیت میں بیٹھ کر بابا تاج الدینؒ نے جنون عقل کا وہ بہروپ لیا کہ اس نے عقل ظاہر بین کو حیران کر دیا۔ یہ انقلابی طریقہ تھا۔ ظاہر میں عقل میں انقلاب ساتھ ہی پردہ داری بھی کہ معلم الملکوت کے چیلے دور رہیں یہ جذب و جنون کا جان بوجھ کر پردہ اختیار کرنا کتنا شدید تھا کہ آج تک کم ہی لوگ اس پردہ کے پیچھے حسن نور ازلی کا دیدار کر سکے ہیں۔ بابا تاج الدینؒ کے روحانی آتش فشاں نے باطن انسانیت میں، مٹی کے ڈھیر میں صدیوں سے دبے جذبات کو پھاڑ کر روحانی قوت بخشی۔ روح کو جلایا بھی اور جلا یا بھی۔ آپ کی ہستی رشد و

Marfat.com

ہدایت کے لئے نہ تھی بلکہ روحانی ذوالفقار علیؓ ہاتھ میں لے کر ساری الحادی قوتوں' مادہ پرستی اور ظاہرداری سے اداکردہ رسوم کے خلاف حق کی آواز تھی اور حق کی آواز ہے تم مجھ میں سماجاؤ اور میرا بول بالا کرو۔ اسی لئے ہر جانب بابا' بابا کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

ادھر' ذرہ ذرہ کے قلب میں بھی حق بے چین ہے کہ میں کا حجاب اٹھے اور وہ آشکار ہو۔ میں کا حجاب اٹھنے کا طریقہ نفس سے جہاد نہیں بلکہ فرد کو کسی طرح اپنی میں سے باہر نکالنا ہے جب شمس حقیقت سامنے ہو' شمس تبریز سامنے ہو تو اور کوئی کیا نظر آئے۔ کیسی میں' کیسا نفس سے جہاد جب وہ حق سما گیا تو یہ وجود ہی کہاں رہا اس کی تو لا ہو گئی اس طرح قلوب کو کھول دینا صاحب وقت کا کام ہے۔ جاننا ہے کہ یہ باطن کی تبدیلی ظاہری اعمال وعظ و نصیحت رشد و ہدایت سے نہیں ہوا کرتی۔ اس کا تعلق عقل سے نہیں قلب و روح سے ہے۔ وہ پچھلا زمانہ تھا جب عقل کی طرف رجوع تھے جیسے امام غزالیؒ وغیرہ۔ اس وقت باطن کی طرف لے جاتے تو مذہب ختم ہو جاتا مگر اب باطن کی قوت بھی بڑھتے بڑھتے برابر کی سطح پر آئی ہے اس لئے باطن کا راستہ بتانے والے کی اس انحطاط کے زمانے میں سخت ضرورت تھی۔ بابا تاج الدینؒ نے یہی کیا کہ عشق کے ذریعہ باطن کو روشن کیا اور وصل کا راستہ کھول دیا۔ وصل کا راستہ یہی ہے کہ کسی کے عشق میں اپنے آپ کو فنا کردو۔ اپنی میں کی دیئے میں ڈال دو۔ میں تو تو میں پھر میں غائب تو ہی تو بابا ہی بابا۔

یہ عشق محبوب کو سمو لینے والی بات ہے وصل کا مقام ہی ولایت کا مقام ہے۔ اس قرب کے بعد کہیں محبوب کے کلام اور پیروی کی تبلیغ کا مقام آسکتا ہے۔ اس تعلق ذاتی تعلق حبیبؐ سے اب واصل باللہ فنافی الرسول 'فقیر' بابا تاج الدین کے مقام کا خود اندازہ نکالیں اور اس کو سمجھیں کہ ولایت و نبوت وصل کے بعد کی حیات کی تفسیر ہے ورنہ اپنی میں 'میں گرفتار رہ کر یوں کہنے سے کیا فائدہ کہ اتباع سنت کرو' اسلام کو سمجھو' یا فقیر

Marfat.com

کو سمجھو اوران کی تبلیغ کرو سوچو کہ ادھر سے تعلق پیدا ہو۔ وصل کا راستہ بنے تو نقشے ہی بدل جائیں۔ بابا تاج الدینؒ نے بھی تو یہی کچھ کیا ہے کہ وصل کا راستہ کھولا ہے کہ بندہ کا ناطہ حق سے جوڑا ہے اور اس سبق کی شدت سے تجدید کی ہے کہ جب ہمارا ظاہر اس سرائے خانہ میں چار دن کا مہمان ہے تو اس کی خاطر کیوں اپنی توجہ صرف کریں' باطن جو ابدی ہے' اس کے لئے کیوں نہ ہمہ تن وقف ہو جائیں۔ قلب کی دنیا اور روح کی سلطنت میں قدم رکھ کر کیوں نہ ذات تک رسائی حاصل کر لیں کیونکہ جب ظاہر سے انسان بالکل کٹ جاتا ہے تو پھر ہوتے ہوتے منبع ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پیران پیرؒ نے بھی فرمایا ہے کہ "مخلوقات سے فنا ہو جاؤ' خواہشات کو مردہ کر لو' تمام ارادوں اور تمناؤں سے فنا ہو جاؤ تو خدا کی رحمتیں نازل ہوں گی اور دائمی حیات مین آجاؤ گے جس کے بعد موت کا وجود ختم ہو جائے گا۔" گویا اب ایسے کے لئے قبر نہیں۔ اصحاب کہف کی طرح وہ اپنے جسم کی قبر سے نکل کر گھومتا پھرتا ہے۔ آخر پیدا ہو کر دوبارہ ماں کے پیٹ میں کون جاتا ہے تب ہی تو دیکھنے میں آتا تھا اور اب بھی ہے کہ بابا تاج الدینؒ زمان و مکان کی قید سے آزاد' خوش نصیبوں کے لئے یہاں بھی ہیں اور وہاں بھی۔

"ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد العشق"

اور طالبین کے لئے بھی بابا تاج الدینؒ نے یہ کہا کہ قلوب پر اسرافیلی نسبت سے' دم عشق سے' وہ صور پھونکا کہ ان کی سوئی ہوئی روح اٹھ کھڑی ہوئی یہ صور پھونکنا یوں بھی کیا ہے کہ یہ امر بی ایک توجہ کی نظر حضورؒ نے چلادی جیسے ایک چھلکتی تلوار اور کبھی یوں بھی کیا کہ کشتہ عشق کو دم دیا کیمیا بن گیا نیست سے ہست میں لائے اور طالب کے مردہ روح مردہ جسم کو اپنے الہیات کے خزانے سے کچھ عطا کر دیا۔

گو بظاہر بابا تاج الدینؒ نے جذب میں پردہ کر رکھا تھا مگر بہ باطن اپنی ہی وجود کی مثال پیش کر کے بہت ٹھوس طریقہ سے ثابت کیا کہ جب روح قدوسیت کے مقام تک پہنچ جاتی ہے مٹی کا یہ جسم جو اس کا قالب ہے اس روح کے ساتھ لطافت اختیار کر لیتا ہے۔ خود

Marfat.com

الحیات میں قائم ودائم رہ کر دوسروں کو بھی الحیات۔ سے وابستہ کردیتا ہے گویا حضور کے سراپا میں لوگوں کو وحدت الوجود بالشہود کی تصویر جان من جان عالم کا سراپا دیکھنے میں آتا تھا۔ وہ نشست جسم قدوسی سراپا رحل و قرآن وہ پیشانی کی چمک، نور علی نور وہ جلال کا جمال بن کر آنکھوں میں سماناوہ قدوسیت کے انوار وہ فیضان رحمت کہ جدھر بابا تاج الدین ؒ نے نظر ڈالی اندھیرے اجالے ہوگئے۔ جس خوش نصیب کو یہ نظر مل گئی آن واحد میں اس کی لا ہوگئی نظر کیا تھی ایک ننگی تلوار ایک برق رعد اں اس نظر کا ذکر آج تک کلی طور پر کوئی بیان نہ کرسکا۔

یہ نظر کیا تھی ایک شعاع نور مستور کہ جس پر یہ نگاہ پڑ گئی، ان کا الم نشرح ہوگیا۔ وہ یا تو تن من کا ہوش کھو کر جذب ذات ہوگئے۔ یا ہوش میں واپس آئے تو اسم ذات خود بہ خود ان کے روئیں روئیں سے جاری ہوگیا۔ ان کے لئے کیسے مجاہدے کیسی ریاضتیں اس طرح کی ذات کو سمو کر جب کوئی شہید اکبر ہوجائے تو وصال کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ جس نے ذات کو اپنالیا یا ذات نے جسے اپنالیا اس کا ذکر بھی نسلاً "بعد نسلاً" چلتا ہے۔ یہ ہے احسان بابا تاج الدین ؒ کی ولایت کا فقر تاج دینی کا آج بھی بابا صاحب ؒ کی یہ نظر بہ نور اللہ والی بات کا احسان ہے کہ خلقت کو مادیت اور بت پرستی انانیت و خود پرستی بے کیفی و غفلت کی ظلمات سے نکال کر کر حق کے زندہ ساتھ، رجوع الی الحق سے منسلک کرا کے فنا فی الذات کرادیا ہے۔

خداوند تجلی آن محمد صاحب تاج
مکن جز ذات سوئے غیر محتاج

اس طرح نور اتم نور محمدی کی تجلی میں مقام امر پر ٹھہرالیا جانا دربار تاجی کا جاری فیضان ہے۔

عشق کا جراء

زمانہ شاہد ہے کہ اسی نور اتم میں بہت سے چراغ روشن ہوئے اور اب اگلے زمانوں میں ان

Marfat.com

کے ذریعے دوسری چراغ روشن ہوتے چلے جائیں گے۔ یوں بھی جب نور حق نور حسی کی زینت بن جاتا ہے تو پھر کوئی غیریت کوئی وہم و گمان ادب بے ادبی، سفلی و نوری کی حد بندی نہیں ہوا کرتی۔ ایسے میں بابا تاج الدین" کا اپنا اکل کامل وجود نوری ہو جانے کی شہادت خود اپنے اندر روالا حق ہی دے رہا ہوتا ہے۔ تو پھر بابا تاج الدین" کا ان ظاہر بین نگاہوں سے پردہ کس لئے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حق پردے میں ہے اور اس نے ہمیں آشکارا کیا ہے اب اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ ہم خود پردے میں رہ کر خود صفر ہو کر، اسے آشکارا کریں اور اس انداز میں کہ حق (نور تاج دینی) ہمارے وجود سے خود بخود نشر ہو رہا ہو مثلاً مثلاً شیانِ حق خود بخود اس جانب رجوع ہوں اور اس مٹی کے جسم سے ماوراء نور حق کی کار فرمائی کی تجلی دیکھیں۔

اگلے زمانوں میں بابا تاج الدین" کے مشن کو پروان چڑھانے کی یہی صورت تو ہوگی کہ بابا تاج الدین" کے زندہ ساتھ میں 'خود صفر ہو کر امر الٰہی کو عملی صورت میں بروئے کار لائیں۔ وگرنہ اس باطنی علم کو صرف حیران نگاہوں یا نارسا عقلوں سے سمجھ کر ناکارہ بنا دینے سے کیا بنتا ہے جاننا تو ہو جاتا ہے۔ بابا تاج الدین" نے جو یہ اعجاز خلقت کے آگے پیش کئے آخر ان کے پیچھے حق کی کیا رضا تھی لمحہ فکریہ ہے کہ فقر تاج دینی میں کون سا مقصد فطرت پوشیدہ ہے۔ آخر بابا تاج الدین" ظاہری کرامتوں کے پردوں میں چھپ کر ظاہرداری والی جذب کی زندگی کے احوال میں حجاب لے کر، کون سی ولایتوں کی حفاظت کرتے رہے تھے۔ آخر ان ولایتوں کی عصمت آمران حق تک کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنے کی کیوں ضرورت تھی۔ آخر خدا کی ترجمانی میں خودی کی رازداری کس لئے ضروری تھی۔

قصہ مختصر مشیت ایزدی کے تحت فقیر کا ظہور یوں ہوتا ہے کہ خلقت کو حق کی جانب رجوع کرے اور ساتھ ہی خالق کو خلقت میں پا جانے سے آشنا کر دے۔ اب ہمارے لئے بابا تاج الدین" کے مشن کو پا جانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے خود ذات مظہر حق (بابا

Marfat.com

صاحبؒ) سے لگاؤ اور لگن کے جذبہ کو وہ شدت دی جائے کہ اپنی "میں" سے نجات ملے اپنی لا ہو جائے۔ میں کی جگہ تو ہی تو بس جائے کہ تو ہی تو اللہ ھو کی راہ کشادہ نظر آنے لگے۔ پھر اس فقیر تاج دینی کی زکوۃ اس طرح ادا کرنی ہوگی کہ بے سہارا' بے آسرا' مسکینوں کو دنیاوی زندگی میں بھی اور راہ حق میں بھی فیض پہنچایا جائے۔ ربوبیت کا یہی تقاضا ہے لہٰذا ہر قسم کے صاحب اقتدار پر خلقت کی دیکھ بھال فرض ہوگی اور آمرین حق کو یہ خلوص' وفا' محبت' بے لوث خدمت وغیرہ کا اجراء آمر کی سطح سے کرنا ہوگا۔ چور دروازوں سے تنہائیوں اور استغراق در استغراق کے عالم میں ایک فکرو نظر کی توحید میں کیونکہ یہ صاحبان امر ہی ہیں جن کو جمیع امت کے لئے جو کام کرنا ہوتا ہے وہ عالم مثال سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے لئے فقراء میں بھی ایک توحید فکر کی ضرورت ہے اور یوں بھی ہے کہ باطن انسانیت جو صدیوں کی زنگ آلودگی کے سبب خراب ہو چکا ہوتا ہے اسے جس کوشش سے نور باطن کی برق تجلی سے پھونک کر کندن بنایا جا سکتا ہے۔ یہ کام محویت در محویت کے عالم میں شدت ذکر یا شدت انوار کی لطافتوں میں ہی ممکن ہوا کرتا ہے تاکہ اس حالت یکتائی میں ایک ہی مرکز کائنات ہو کر وجودی زندگی کو حیات نو بخشنے کی راہ کھل جائے۔ اب پیرویاں سلسلہ تاجیہ کے آمرین کو قومی زندگی کے خصوصی موقعوں پر اس برق تجلی سے تاریکیوں کے سینے چیرنے ہیں تاکہ امر ربانی اور نور حق کے اجراء کی ضمانت ہو جائے یعنی وہ اک نظر کہ جدھر اٹھ گئی برق بن کر گری اور خانہ دل بہ رابطہ "حسن ازلی کے چراغ روشن کر گئی یا پھر وہ بات جو شدت کیف میں خود صفر ہو کر نکلی تو ہو کر رہی۔

گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کی صحیح چاشنی کو کسی نے بیان نہیں کیا۔ تبلیغ کے پیچھے تو لگ گئے یا رسم و رواج خانقاہی کو زینت بخشتے رہے مگر وصل کی بات نہ ملانے چھوئی نہ صوفی نے خود سوچیں کہ جب تعلق ہی نہ ہوا تو کیا بسم اللہ یا الحمد للہ نبی کریمؐ کے جو مقرر کردہ نقشے تھے ان کے صدیوں بہ صدیوں مجددین آکر ورق پلٹتے گئے اگلے تین چار

Marfat.com

صدیوں کے نقشے آمرین حق نے بتائے ہیں کہ پچھلا سب اٹھ گیا اب چشمہ ہی پھوٹنا ہے فقر کے باطنی نظام کا جس کا تعلق عالم ولایت سے ہے جس کی باطنی بنیاد بابا فرید ؒ نے رکھی تھی اور جس کی شاہراہ اس صدی میں حضرت بابا تاج الدین ؒ نے کھول دی ہے وہ پھل دے چکا ہے اب وقت آگیا ہے فتح مبین کا عالم امر مین اب انقلاب ہے اب نئی دنیا ہی بنی ہے پرانی ضعیف ہو چکی ہے علاج کی کوشش بے کار ہے اس نئی دنیا کے بنانے میں البتہ روپیہ میں پورا روپیہ ادا کرنا ہو گا۔

کل کا کل

اب امر بسم اللہ سے رفتار زمانہ کو بدلنا ہے۔ فقیر کا اذن بڑی چیز ہے یہی تو امر ہے "کن فیکون والی بات جب اجتماعیت میں بسم اللہ کی روح پھونک دی جائے اذن اپنا لیا جائے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہی تو وہ حالت ہے کہ جس میں کن فیکون کار فرما ہو سکتا ہے اور زمانے کو ایک نیا رخ دیا جا سکتا ہے۔ بابا تاج الدین ؒ کا احسان ہے کہ انہوں نے موجودہ اور اگلے زمانے کے آمرین کے لئے یہ راہ کھول دی ہے کہ فرد 'جمعیت ' انسانیت ' خدائی کو اپنے باطن وجود میں سمیٹنے کے بعد حیات کو ایک نیا رخ دیا جائے۔ وقت کا دھارا احیائے زندگی میں ہے شدت عمل میں ہے۔ یہ نفس قلب روح گویا ہر سطح پر عمل ہے یہ امر با اللہ کا عمل ہے۔ اس امر سے بڑے بڑے کام فرد ' امت ' انسانیت کے لئے کئے جا سکتے ہیں اور جب جمعیت میں یہ بات ہونے لگ جائے ' آمرین کی توحید فکر قائم ہو جائے تو اس کی حیات طیبہ کے کیا کہنے جس ع[illegible] کی رونمائی کا انتظار عرصے سے زمانہ کو ہے وہ بام پر آیا چاہتی ہے۔

جس کو چاہا جیسا چاہا جب بھی چاہا کردیا
اے ولی کے دین و ایماں سناہا تاج الاولیاء
ولی الدین

Marfat.com

ولی کامل

حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ ناگپوری

از حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب پی ایچ ڈی (حیدر آباد سندھ)

آپ سندھ یونیورسٹی حیدر آباد میں صدر شعبہ اردو کے عہدہ پر فائز رہے ہیں آپ کا تعلق بھی جبلپور (سی پی) ہی سے ہے حضرت بابا صاحبؒ سے آپ کو بے حد عقیدت ہے آپ نقشبندی سلسلہ کے صاحب مجاز بزرگ ہیں سندھ یونیورسٹی میں ظاہری تعلیم کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ کے بے شمار حضرات کو روحانی تعلیم سے مستفیض فرما رہے ہیں. سرکار تاج الاولیاء کے سالانہ عرس ۱۹۶۵ء کے موقعہ پر بزم تاج الاولیاء کی جانب سے ہدیہ عقیدت شائع ہوا تھا اس میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے بابا صاحبؒ پر ایک مضمون عنایت کیا اس مضمون کے اقتباسات پیش کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں حضرت بابا صاحبؒ نہایت روشن ضمیر با کرامت بزرگ تھے اس مختصر مضمون میں چند کرامتیں ہی پیش کی جا سکتی ہیں۔ بابا صاحبؒ کا فیض عام تھا اور حلقہ ارادت میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی کثرت سے تھے سکر کی حالت سے صحو کی حالت میں آجاتے تو شریعت کی پابندی فرماتے۔ اخلاق مثالی تھا۔

حضرت بابا صاحبؒ مہاراجہ کے محل کے شیر اور خونخوار درندوں کے پنجروں میں داخل ہو کر ان کو کھلاتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر واپس باہر تشریف لاتے۔

1. تحصیلدار عبد الغفار صاحب سے معلوم ہوا کہ حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں ایک بد عقیدہ شخص آزمائش کے طور پر توجہ کا طلب گار ہوا۔ بابا صاحبؒ نے

Marfat.com

اسے منع فرمایا جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو حضرت بابا صاحب نے فرمایا تاج الدین کی توجہ سے تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا ہے۔ آپ کے یہ فرمانے کے ساتھ ہی اس کا خون بہہ نکلا اور وہ ختم ہو گیا۔ بابا صاحب نے فرمایا۔

"مٹی تھا مٹی میں ملا دو"

2. جناب قطب الدین صاحب قادری اور بدر الدین صاحب اپنے عہد شباب میں حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے جوانی میں جس طرح عام آدمی کا حال ہوتا ہے وہی ان حضرات کا حال تھا ایک روز تہجد کے وقت حضرت بابا صاحبؒ نے بہت دور سے ایسی توجہ فرمائی کہ ان ہر دو حضرات کی دنیا ہی بدل گئی شریعت کے پابند ہو گئے قطب الدین صاحب قادری سلسلہ میں بیعت ہوئے اور خلافت بھی پائی۔

3. ایک خستہ حال بیل گاڑی والا اپنی بیل گاڑی میں جا رہا تھا اتفاقاً "اس کا گذر بابا صاحبؒ کے سامنے سے ہوا۔ دور سے ہی بابا صاحبؒ کو دیکھ کر دل میں خیال کر رہا تھا کہ بابا جی توجہ فرمادیں تو میرے حالات بہتر ہو جائیں۔ جیسے ہی وہ قریب آیا سرکار نے ایک مردہ کتے کی طرف اشارہ کر کے اٹھانے کے لئے حکم دیا۔ تعمیل حکم میں گاڑی میں کتے کو ڈال لیا تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسے خیال ہوا۔ کتے کو پھینک دوں جیسے ہی اس نے کتے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے ہاتھ میں بجائے مرے ہوئے کتے کے ایک رقم سے بھری ہوئی تھیلی ہے۔

حضرت بابا صاحب کے سامنے کبھی کسی کو عرض معروض کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی تھی۔ اور نہ آپ کسی کو خصوصی طور پر مخاطب فرماتے۔

بلکہ حاضرین کے جوابات اجتماعی طور پر اپنی روشن ضمیری سے عنایت فرمایا کرتے۔ سائل اپنے اپنے جوابات پا کر مطمئن واپس ہوتے۔

آپ سے بے شمار کرامات ظہور میں آئیں ہزاروں غیر مسلم صاحب ایمان ہوئے آپ کی خدمت میں دنیا کے گوشہ گوشہ سے حاجت مند حاضر ہوتے

Marfat.com

اور مراد لوٹتے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

بزرگان دین اور اولیاء اللہ کی کرامات کو منطقی استدلال یا اشیاء کے خواص وافعال کے تحت پرکھنا اور سمجھنا محال ہے یہ ایک مخصوص قوت ہے جو بارگاہ الٰہی سے اس کے مقبول اور پسندیدہ بندہ کو عطا کی جاتی ہے اور یہ بندے اس عطیہ الٰہی سے ایسے وقت کام لیتے ہیں جب اس کے اظہار کے سوا چارہ کار باقی نہیں رہتا اولیاء کرام سے ہمیشہ کرامات کا صدور اعلاء کلمتہ الحق' احکام الٰہی کی سربلندی اور اشاعت اسلام ہی کے سلسلہ میں ہوا ہے اپنی ذات کے لئے اپنی کرامات کے زور سے اعلیٰ ملبوسات عالی شان محلات اور لذیذ مطعومات ان بزرگوں نے کبھی تیار نہیں کئے وہ اس عطیہ الٰہی کو حرص و ہوا کی تکمیل میں صرف کرنا گناہ عظیم سمجھتے تھے انہوں نے لذیذ کھانوں کی بجائے جنگل کے پھلوں اور پتوں پر گزارہ کیا۔ محلات وایوان کے بجائے جھونپڑیوں اور پیڑوں کے سائے میں زندگی گذاری خلعت شاہی کے بجائے مرقع اور گذری سے ستر پوشی کی اس لئے کہ انکا نصب العین صرف یہی تھا کہ اللہ تعالے کی اس ودیعت کو اس کی راہ میں نمایاں کیا جائے اور اس راہ میں اس سے کام لیا جائے۔

پروفیسر امان اللہ رند تاجی گورنمنٹ ڈگری سائنس کالج (کوئٹہ) کے پرنسپل ہیں۔ ان کی اہلیہ بٹیا سیدہ پروین تاجی بھی وہیں لڑکیوں کے کالج میں پرنسپل ہیں۔ امان اللہ رند صاحب کو حضرت لعل شہباز قلندرؒ کے مزار پر حاضری دینے کے بعد (ستمبر 94) میں شوکت علی عظیمی انچارج مراقبہ ہال سانگھڑ سے اذکار تاج الاولیاء کا تیسرا ایڈیشن ملا۔ ان پر سرکار تاج الاولیاء کا کرم ہونا شروع ہوگیا۔ رند صاحب نے

Marfat.com

مجھ ناچیز کو خط کے ذریعے اپنے خواب و مشاہدات لکھ کر روانہ کیے جو میں نے سرکار میں پیش کر دیئے۔ غالباً" دوسرے خط کے بعد ہی جبکہ ان پر کرم کی بارشہو رہی تھی۔ مجھے یہ اشارہ بلکہ حکم ملا کہ انکا اور سیدہ پروین تاجی کا نام ہماری پلٹن کے بچوں کے رجسٹر میں لکھ لو۔

ویسے تو سرکار اپنے کرم سے بے شمار حضرات کو رجوع کر کے مجھ عاجز سے اپنا دامن تھماتے ہیں۔ لیکن اس قسم کا تیسرا معاملہ میرے ساتھ ہوا ہیکہ دور دراز کے حضرات و خواتین جن کو میں نے بظاہر دیکھا بھی نہیں حکم ہو کہ ان کا نام رجسٹر میں لکھ لو اس سے قبل لاہور کی بچی نشاط منصور تاجی کا دوسرا ہندوستان کے ایک بچہ کا اور تیسرا امان اللہ رند تاجی کو مبارکباد کا خط لکھا کہ سرکار کا بے حد کرم ہو گیا ہے آپ دونوں کا نام رجسٹر میں لکھوایا گیا ہے۔ ساتھ ہی میں نے کتاب و صاحب کتاب پر کچھ تبصرہ لکھنے کے لئے بھی لکھا اور سلسلہ تاجیہ کا شجرہ اپنے ان تاثرات کے ساتھ کہ سرکار اپنے مشن کی تبلیغ بلوچستان میں آپ سے لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رند صاحب نے اپنے تاثرات جو لکھ کر بھیجے ہیں پیش قارئین ہیں۔ میری دعا ہے کہ سرکار انہیں خوب خوب نوازیں اور بلوچستان میں اپنے مشن کی تبلیغ کا کام ان سے لیں۔

کسی نے رند کے تعلق سے کیا خوب کہا ہے۔

دے دے ساقی مجھے پیمانہ اٹھا کر دے دے
اپنی نظروں کا یہ نذرانہ اٹھا کر دے دے
ایک دو بوند سے رندوں کا بھلا کیا ہوگا
ان کو دینا ہے تو میخانہ اٹھا کر دے دے

(میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

Marfat.com

"گلہائے عقیدت" از پروفیسر امان اللہ رند تاجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اولاد پر درود و سلام۔ اس بندہ ناچیز کا حضرت بابا سید محمد تاج الدین ؒ کی خدمت اقدس میں ان الفاظ کے ساتھ عقیدتاً عرض ہے۔

ترس رہی ہیں تیری دید کو جو مدت سے
وہ بے قرار نگاہیں سلام کہتی ہیں

قصہ کچھ یوں ہے کہ ماہ ستمبر کے آخری عشرہ میں ہم نے حضرت لعل شہباز قلندر کی درگاہ پر حاضری دی۔ وہاں سے فیضیاب ہونے کے بعد میں سانگھڑ (سندھ) گیا۔ وہاں میں نے صبح صادق کے وقت ایک خواب دیکھا کہ۔

میں اور میری اہلیہ پروفیسر سیدہ پروین ایک خیمہ میں کسی اہم شخصیت کے پاس بیٹھے ہیں اور وہ کچھ لکھ رہے ہیں میری اہلیہ اس بزرگ ہستی سے عرض کرتی ہیں کہ نام حسن امام لکھ لینا۔ جب وہ لکھ چکے تو میری اہلیہ نے دریافت کیا کہ آپ نے کیا لکھا۔ اس پر ان بزرگ نے فرمایا۔ "امام حسین لکھا ہے جسے سن کر میری اہلیہ نے عرض کیا میں نے تو حسن امام کہا تھا۔ اس پر ان بزرگ کے کچھ کہنے سے قبل میں نے اپنی اہلیہ سے کہا "امام حسین لکھا جا چکا ہے اسے نہیں بدلیں گے" دوسرے دن پھر میں نے صبح صادق کے وقت خواب میں دیکھا کہ "کوئی ہستی ہاتھ میں ایک رجسٹر نما لسٹ لئے ہوئے ہے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں۔

کہ آپ کا نام سن کر ہم نے اس سلسلہ میں شامل کر لیا ہے۔ پہلے آپ کا نام اس میں شامل نہ تھا اسی دن جناب محترم گرامی قدر شمس الدین عظیمی صاحب سانگھڑ کے سانگھڑ کے مراقبہ ہال کے انچارج جناب شوکت علی عظیمی صاحب سے ملنے گیا تو تصوف پر گفتگو ہو رہی تھی۔ اسی دوران حضرت بابا سید محمد تاج الدین ؒ ناگپوری کا ذکر خیر ہوا۔

Marfat.com

شوکت علی عظیمی صاحب نے فرمایا کہ مجھے سائیں باباؒ کا دیدار نصیب ہو گیا ہے۔ یہ سن کر میں نے دل میں کہا کہ کاش یہ سعادت مجھے بھی نصیب ہو جائے اس گفتگو کے دوران ہی انہوں نے مجھے ایک کتاب بعنوان اذکار تاج الاولیاء تحفہ دی جسے پا کر میں بے حد خوش ہوا۔ سانگھڑ سے کوئٹہ آ کر میں نے پھر ایک خواب دیکھا کہ میں ایک کوسٹر میں بیٹھا ہوا کہیں جا رہا ہوں کوسٹر ڈرائیور چلا رہا ہے۔ اچانک کوسٹر ایک جوہڑ نما گہرے پانی میں چلی گئی پانی کوسٹر کے شیشوں تک آ جاتا ہے۔ میں دل ہی دل میں کہتا ہوں کہ اب اس دلدل نما پانی سے نکلنا محال ہے۔ اگر کوسٹر سے اترتے ہیں تو ہماری حالت مزید خراب ہو جائے گی۔ یہ خیال آتے ہی کوسٹر خود بخود چلنا شروع ہو جاتی ہے اور اس جوہڑ اور گندے پانی سے نکل کر کنارہ بلندی پر چڑھ جاتی ہے اور سبزہ پر چلنا شروع کر دیتی ہے۔

ان خوابوں کے دیکھنے کے بعد میں نے اذکار تاج الاولیاء پڑھنا شروع کیا۔ دلچسپی اور محویت کا یہ عالم تھا کہ سوائے نماز اور معمول کے وضائف کے لئے جو اٹھنا پڑتا تھا باقی کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ باباجی میرے سامنے ہیں اور تمام واقعات اور کرامات میں اپنی آنکھوں سے ایک فلم کی طرح دیکھ رہا ہوں ابھی آدھی کتاب بھی نہیں پڑھی تھی کہ تن بدن میں ایک خاص کیفیت پیدا ہو گئی جن کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ اسی کیفیت میں 'میں نے جناب گرامی قدر میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی صاحب کو کراچی خط لکھا۔ بلکہ میں یوں کہوں گا کہ مجھ سے متواتر تین خطوط باباجی نے تاجی صاحب کو لکھوائے۔ پہلے خط میں 'میں نے جناب محترم محمد علی تاجی صاحب سے حضرت بابا سید محمد تاج الدین" ناگپوری کی شبیہہ کے لئے درخواست کی اس کے بعد دوبارہ باقی ماندہ کتاب اذکار تاج الاولیاء پڑھنا شروع کیا اور مکمل کتاب پڑھ لی۔ کتاب کے پڑھنے سے ایسا مزا سرور و چاشنی آئی جو ناقابل بیان ہے چونکہ باباجی کے بارے میں اسی کتاب میں درج ہے کہ جب باباجی کسی کو اپنا بچہ بناتے ہیں تو اس کا نام رجسٹر میں درج کروا لیتے ہیں اس پر مجھے اپنے تینوں خواب یاد آئے اور میں نے پھر ایک

Marfat.com

خط جناب محمد علی تاجی صاحب کی خدمت میں تحریر کرکے روانہ کیا جس کے جواب میں گرامی قدر محمد علی تاجی صاحب نے مجھے تحریر فرمایا۔ روحانی کنکشن کا یہ واضح ثبوت ہے...... اسی روز میں نے دیکھا کہ آپ کا نام معہ پروین بٹیا کے رجسٹر میں لکھوایا گیا ہے آپ مزید تحریر فرماتے ہیں کہ میری زندگی کا یہ دوسرا اہم موقع ہے کہ آپ کا نام لکھوایا گیا ہے۔ سرکار بابا صاحب امام حسن عسکری کی اولاد میں سے ہیں اور شاہ ہست حسین کا ورد اکثر سرکار کرتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے۔ چھوٹے نانا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضری کے لئے اسی سواری پر جاتا ہوں۔ ہمارے بچے کسی میدان میں نہیں ہارتے غرض آپ کے تینوں خواب بہت واضح اور مبارک ہیں۔ میں آپ کو قلبی مبارکباد دے رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ سرکار بلوچستان میں اپنی مشن کی تبلیغ کا کام آپ سے لیں۔

محترم گرامی قدر جناب محمد تاجی کا خط پاکر مجھے دلی خوشی حاصل رب العزت کا شکر ادا کیا کہ مجھ جیسی ناچیز ہستی (خاک ہم سگ ہم خر ہم) کو اتنے اہم کام کے لئے سرکار بابا نے چن لیا ہے۔

تو یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ بابا سائیں انچارج ہفت اقلیم کے سائے میں خدمت خلق کر سکوں۔ بابا سائیں نے خود ہی مجھ ناچیز کو اپنا لیا ہے اور جناب محمد علی تاجی صاحب کو بھی ہدایت دی کہ وہ میرے نام کا اندراج رجسٹر میں کردیں۔ اس بارے میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بابا سائیں کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ جیسے حقیر پر اپنا نظر کرم کیا اور نوازا تو اس سلسلہ میں صاحب کتاب حضرت بابا سید تاج الدین ناگپوریؒ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار اس شعر سے کرتا ہوں کہ۔

Marfat.com

یہ جو تیرے فقیر ہوتے ہیں آدمی بے نظیر ہوتے ہیں
تیری محفل میں بیٹھنے والے بڑی روشن ضمیر ہوتے ہیں

اس واقعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ زمان و مکان کی قید ان جیسی عظیم ہستیوں کے لئے نہیں ہے۔ جسے چاہیں جب نوازدیں۔

اذکار تاج الاولیاء پڑھنے سے طلب کچھ اس قدر زیادہ بڑھی کہ میں نے اذکار تاج الاولیاء دوبارہ پڑھنی شروع کی اور ختم بھی کرلی پھر بھی تشنگی اور طلب باقی رہی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے اور ہر بار پڑھنے سے مزید حقیقتیں کھلی چلی جارہی ہیں اور قرب الٰہی کا شوق اور لگن بڑھتا چلا جارہا ہے اس کتاب کا ہر گھر میں موجود ہونا باعث خیر و برکت ہے۔ اپنی طلب کی مزید تسکین کے لئے میں نے جناب شمس الدین عظیمی صاحب کی کتاب تذکرہ تاج الدین اولیاء پڑھی اور اب پھر ارادہ ہے کہ اذکار تاج الاولیاء تیسری بار پڑھوں اور پڑھتا چلا جاؤں کیونکہ اس سے جی نہیں بھرتا۔ انشاء اللہ تاحیات اسے بار بار پڑھوں گا کیونکہ اس میں ہمارے مرشد بابا جی کا ذکر ہے اس کے پڑھنے سے دلی سکون حاصل ہوجاتا ہے مذکورہ کتاب پڑھنے سے تن بدن میں ایسی آگ لگی ہوئی ہے کہ الفاظ ان کا احاطہ نہیں کرسکتے شروع دن سے ہی والہانہ طور پر اذکار کے اندر اور باہر جو شبیہہ مبارک شائع ہوئی ہے ان شبیہہ مبارک کے قدم چوم لیتا ہوں اور سینہ سے لگاتا ہوں جس سے دن بدن تڑپ اور تشنگی میں مزید اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہوگیا ہوں کہ۔

نہ تخت و تاج میں ہے نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مست قلندر کی بارگاہ میں ہے

میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اذکار تاج الاولیاء اور صاحب کتاب کا کوئی مثل نہیں۔ یہ کتاب ایک ایسا شاہکار ہے جس سے تڑپ رکھنے والوں کو راستہ ملتا ہے اور صاحب کتاب براہ راست نوازتے ہیں۔ جب سے یہ عظیم رابطہ قائم ہوگیا ہے مجھے رب

Marfat.com

العزت کے فضل و کرم سے ذہنی سکون مکمل طور پر حاصل ہو گیا ہے اور ہر دنیاوی و دینوی کام غیب سے ہوتے چلے جا رہے ہیں اور مجھے یقین محکم ہے کہ انشاء اللہ العزیز بابا سائیں کے طفیل مجھے دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہو گی۔

میرا عقیدہ ہے کہ ہم تو محض لوہے کے بے جان ٹکڑے ہیں۔ یہ عظیم اولیاء اللہ جو ہفت اقلیم کے انچارج ہیں یہ ان کی مقناطیسی قوت ہے جو ہم جیسے بے جان افراد کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور ہم جیسے گنہگاروں کو نوازتے ہیں اب آخر میں اپنے عقیدہ کا اظہار بابا سائیں کے حضور ان الفاظ میں کرتا ہوں۔ اس شرط پہ کھیلوں گی پیا پیار کی بازی
جیتوں تو تجھے پاؤں ہاروں تو پیا تیری

منقبت

از سرور شاہ تاجیؒ

ست دیدار خدا دیدار تاج الاولیاء
ہست دربار خدا دربار تاج الاولیاء

احب لطف و کرم سرکار تاج الاولیاء
درس گاہ اولیاء سرکار تاج الاولیاء

انشین احمد مختار تاج الاولیاء
ہم شبیہہ حیدر کرار تاج الاولیاء

گوہر درج حسن شمع شبستان حسینؓ
نور چشم فاطمہؓ سرکار تاج الاولیاء

و خر۔۔ جہاں تھے آپ کی سرکار میں
بن کے وہ نکلے در شہسوار تاج الاولیاء

شعل راہ حقیقت آفتاب معرفت
رازدار پردہ اسرار تاج الاولیاء

ہر بلائے ناگہانی سر سے سرور ٹل گئی
جب کہا میں نے کہ یا سرکار تاج الاولیاء

Marfat.com

مرشد کامل

قاضی بابا کی بیاض سے:۔

اس کے فرق پاک پہ رکھا ہے تاج معرفت
بن گیا ہے جو سگ دربار تاج الاولیاء

قاضی بابا صاحبؒ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ حضور کے غلاموں میں 'میں سب سے زیادہ اڑیل تھا۔ غلطیاں بہت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ سرکار نے مجھ غلام کے سر پر پانچ عدد نعلین مبارک رسید کی ہیں اس پر مجھے ناز ہے کہ میں اپنے آقا کا جوتے خور بھی ہوں۔ اور کفش بردار بھی۔ سرکار نے واکی شریف میں اپنی نعلین مبارک عطا فرمائی تھیں وہ مجھ سے بچھڑ گئی تھیں جس کا مجھے بے حد صدمہ تھا۔ میرے رحم دل آقا نے ۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو بتوسط کریم بابا صاحبؒ قاضی امین الدین صاحب کے انتقال کے بعد ان کے پاس سرکار کی جو نعلین مبارک تھیں۔ وہ مجھے عنایت فرمادیں۔

تمہیں دیتے نہیں دیکھا = مگر جھولی بھری دیکھی

آپ فرماتے ہیں میرے حضور تربیت میں مروت نہیں برتتے تھے۔ شیخ جی بھائی خادم دربار آگرہ والوں کو ۱۹ روز صرف پانی پلا کر رکھا اور تلاوت قرآن پاک کراتے رہے ننگے بابا عبدالرحمن صاحبؒ کو عیسائیوں کے قبرستان میں بٹھا کر تعلیم دی۔ وہاں شروع میں تو انگریز پادریوں نے مخالفت کی لیکن بعد میں ان کے مطیع ہو گئے بابا محمد حسین صاحب دربار میں آکر اپنے گھر میں گڑھا کھود کر نماز معکوس ادا کیا کرتے تھے۔ ایک روز سرکار اس گڑھے پر پہنچے اور فرمایا "محمد حسین کیا کر رہا ہے رے نکل ہم نے سب کچھ

Marfat.com

کرلیا ہے اس کے برعکس مولانا عبدالکریم صاحبؒ سے نماز معکوس کا چلاہ پورا کرایا اسی طرح پٹیل بابا صاحبؒ ساتھ بھی ہوا کریم بابا صاحب کو اپنے مادر زاد ولی بچوں کی خدمت میں رکھکر اور دورے کروا کر تعلیم دی۔ قاضی باباؒ کو اپنی خدمت میں رکھکر ۹۰ دن صرف چائے پلا کر مجاہد کرایا۔

قاضی باباؒ فرماتے ہیں حضور کا عام تعلیمی فرمان تھا مٹی کھاتے مٹی میں رہتے اچھی رہتے چونکہ حضور کے جدامجد مولائے کل کا خطاب ابو تراب بھی ہے۔ اس لئے میرے خیال سے حضور بشان بندگی اپنے ہر غلام کو اپنے مولا کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کل شیئی یرجع الی اصلہ (ہر چیز مٹی سے بنی ہے) اس لئے ہر شخص کو اپنی حقیقت کی طرف رجوع کرتے ہوں لیکن عام طور سے یہ سمجھا گیا کہ حضور صبر و شکر کی تعلیم کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

محمد حسین باباؒ سے بھی فرمایا تھا مٹی کھانا مٹی میں رہنا چپ گزران رے۔ دال کھانا کھاتے اللہ اللہ کرتے' اچھے رہتے یہ تینوں جملہ قریب قریب ایک ہی معنیٰ رکھتے ہیں ان جملوں کے عامل ضروریات زندگی کو بالکل محدود رکھتے تھے صرف زندہ رہنے کے لئے تن پروری کرتے تھی اس لئے وہ کہیں سوالی نہیں ہوتے تھے۔ ان کی نظر اور یقین صرف اپنے مالک کی طرف رہتی۔ جب وہ یہاں جم جاتے تو مخلوق ان کی خادم ہو جاتی اس مقام پر جماتے کے لئے حضور خود ان کے پاس تشریف لے جاتے یا کیسی کو بھیج کر ان کی ضرورت پوری فرمادیتے تھے۔ اگر اس کے خلاف کسی زیر تعلیم غلام نے دربار میں حرکت کی تو فرماتے "کمر کی ہڈی توڑدوں گا" ایسے غلام کی ڈوری ٹائٹ کردی جاتی تھی مثال کے طور پر ایک تحصیلدار صاحب جن کی تعلیم ہو رہی تھی کچھ گڑبڑ کردی تو ان کے

Marfat.com

تمام منی آرڈر، خطوط جو ان کے گھر سے آتے تھے چھ ماہ کے لئے روک دیئے گئے جب وہ بہت پریشان ہوئے تو سرکار سے گڑ گڑا کر معافی چاہی اسوقت سرکار ایک نیم کے درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے حضور کو رحم آگیا اوپر جو نظر کی تو تمام خطوط، منی آرڈر کی رقم ایک ایک کر کے نیچے گری تحصیلدار صاحب نے اٹھالی۔ اس پر سرکار نے فرمایا ڈاک کا نظام ہم ہی کرتے ہیں"۔

اسی طرح مجھ غلام (قاضی امجد علی تاجی) کے ساتھ بھی ہو چھ ماہ تک تنخواہ تخفیف سے ملتی رہی معافی تلافی کے بعد ایک روز سرکار بڑے اسٹیشن سے تانگہ میں شکردرہ تشریف لے جا رہے تھے میرے ایک ساتھی شیخ محبوب صاحب اف میرے ہمراہ تھے میں تانگہ پکڑ کر دوڑنے لگا تو حضور نے پانچ ڈبل روٹیاں عنایت کر کے فرمایا "اتنا دیئے تو بس ہے" اس کے ایک ہفتہ بعد تمام بقایا جات مل گئے اور پوری تنخواہ بھی ملنے لگی مجھے اڑیل ہونے کے باوجود سرکار نے بہت نوازا۔ اور ان حضرات نے بھی جو پیدائشی ولی سرکار کی خدمت میں تھے خصوصی نظر رکھی میں کملی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں بھی اکثر حاضر ہوتا رہا ہوں ایک روز حضرت کملی شاہ صاحب نے فرمایا دربار میں صبح شام حاضری دیا کرو اس کو میں نے اپنے آقا کا حکم سمجھتے ہوئے مندرجہ قطعہ کہا۔

ہو کر در جاناں پر ہم دست نگر آئے
اب بھیک ملے ایسی کہ ہم کو صبر آئے
گو حال میرا ان پر روشن ہے مگر پھر بھی
یوں پوچھتے ہیں مجھ سے کیوں آپ کدھر آئے
واللیل و مزمل اور والشمس مدثر کے
جلوے ہیں عیاں رخ پر یہ سن کر ادھر آئے

Marfat.com

دیدار کے ہوتے ہیں اوصاف حمیدہ سب
کانوں سے سنے تھے جو آنکھوں سے نظر آئے
امجد تیری عرضی پر یہ حکم ہوا صادر
دربار میں دیوانہ ہر شام و سحر آئے

کملی شہ صاحب نے بھی وصال کے بعد مجھ غلام کو ایک گلاس شربت پلایا۔

یہ عرض کیا جاچکا ہے کہ سرکار نے فرمایا ہے کہ "وہ مرشد، مرشد کامل نہیں ہو سکتا جو اپنے مرید کی خواہش کے مطابق اسے تعلیم نہ دے" اور مرید کی جس دن بیعت ہو اس کے تین دن کے اندر بارگاہ رسالت میں نہ پہنچے تو سمجھنا کہ مرید نہیں سرکار بابا صاحب نے ہر بچے کی بقدر ظرف اخلاقی و روحانی تعلیم و تربیت فرمائی۔

زمانہ حال کے مجدد حضور سیدنا بابا تاج الدینؒ نے روحانیت کی منزلوں پر عبور حاصل کر کے منزل جاناں تک پہنچنے کا آسان اور عام فہم راستہ بتایا ہے۔ آپ جب تک حیات ظاہری میں رہے روحانیت کی تبلیغ کرتے رہے جس نے اپنے آپ کو جانا اس نے اپنے رب کو پہچانا یعنی خدا کی ذات و صفات اور تجلیات کی تلاش مقصود ہے تو انسان کی صورت دیکھ سچ ہے حضور بابا صاحبؒ دنیا میں ایسے عجیب انداز سے تشریف لائے کہ اللہ تعالے اپنے بندوں کو ہر چہار جانب سے بے پردہ نظر آرہا ہے حضرت بابا صاحب نے ہر ایک کو مرد جانباز بننے کی تعلیم دی اور جس کو جو تعلیم دی اس پر اس سے عمل بھی کرایا۔

قسم ہے مست ہو جاتا ہے ہر تار نفس
اپنا کبھی گر یاد آجاتی ہے مستی تاج والے کی
ہزاروں کشتیاں سرو رواں تھیں بحر وحدت میں
مگر اک شان دکھلاتی تھی کشتی تاج والے کی

Marfat.com

سرکار بابا صاحبؒ نے فاتحہ کا حکم طریقۂ شاذلی کے مطابق دیا اور آپ کا یہ فرمان کہ میں طالب کو اس کی طلب کے مطابق تعلیم دیتا ہوں یہ طریقہ کار بھی حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی جو سلسلۂ شاذلیہ کے امام ہیں انکا رہا ہے آپ فرماتے ہیں طالب یا مرید کی ہدایت و تربیت اس کی طبیعت کے مطابق اس کی آسانی اور راحت کا خیال رکھکر کریں مشائخ شاذلیہ فرماتے ہین جس کا سلوک الی اللہ اس کی طبیعت و شاکلہ کے موافق ہوتا ہے اس کے لئے وصول الی اللہ بھی سہل ہوتا ہے اور جو شخص حرکت طبعی کے خلاف چلتا ہے تو حیز طبعی سے اس کا بعد جتنا زیادہ ہوگا اس کی سیر الی اللہ اتنی ہی ست ہوگی اور وصول میں اتنی ہی دیر ہوگی اور یہ پیروی ہے اس ارشاد نبویؐ کی ان الدین یسرا اور اس حدیث کی یسروا ولا عسروا نرمی اختیار کرو سختی نہ برتو۔

سچ تو یہی ہے کہ پیر یا مرشد وہی شخص ہو سکتا ہے جس کے ہاتھ میں وہ اعجاز ہو کہ دنیا والوں کے نفوس کو جو حقیقت کو لہو لعب سمجھتے اور ہزل اور بیہودگی کو جد و سعی سے ملادیتے ہیں اپنی قوت تصرف سے توڑ کر رکھدے یہی میرے آقا نے کر کے دکھایا۔

تاج الاولیاء حضرت بابا سید محمد تاج الدین
سے
علامہ اقبال کی عقیدت

حضرت بابا سید محمد تاج الدین سے علامہ اقبال کو کس قدر عقیدت تھی۔ اس کا اندازہ ان کے خطوط سے ہوتا ہے جو "شاد و اقبال" کے نام سے ڈاکٹر محی الدین زور

Marfat.com

مرحوم نے مرتب کیے تھے علامہ اقبال اور سرکشن پرشاد وزیر اعظم حیدر آباد دکن میں بے حد محبت تھی یہ محبت ہر غرض سے بالا تر تھی۔ جیسا کہ خطوط سے ظاہر ہوتا ہے۔ علامہ اقبال کو سلسلہ قادریہ عالیہ سے نسبت حاصل تھی۔ آپ جب بھی کسی اہل دل کا ذکر سنتے ان سے شرف نیاز حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوتے آپ نے سرکار تاج الاولیاء ناگپوری کے فرمان فیوض و برکات کا تذکرہ سن کر ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو مہاراجہ شاد کو اپنے بے پایاں اشتیاق ملاقات کا ذکر اپنے خط میں کچھ اس طرح کیا۔

ناگپور میں ایک بزرگ مولانا تاج الدین ہیں۔ کیا سرکار نے کبھی ان کا نام سنا یا زیارت کی؟

حکیم اجمل خان صاحب دہلوی سے ان کی تعریف سنی ہے۔ اور لاہور کے ایک دوست بھی ان کی تعریف میں (رطب اللسان ہیں) ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا قصد ہے۔ دیکھئے کب لاہور کی زنجیروں سے خلاصی ملتی ہے چشتی سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں چوبیس گھنٹے میں بیشتر حصہ مجذوبانہ حالت میں رہتے ہیں مگر سنا ہے کہ رات کے دو بجے کے بعد صبح تک ان کے فیضان کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ حیدر آباد میں کوئی محمد اسمٰعیل صاحب ان کے پیر بھائی ہیں۔ شاید سرکار کو معلوم ہو۔ غرض جن ذرائع سے معلوم ہوا۔ آدمی قابل زیارت ہیں۔

۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو ایک اور خط میں جو جناب شاد ہی کو لکھا ہے اپنی بھرپور عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

Marfat.com

سرکار والاتبار تسلیم۔

"نوازش نامہ معہ سفرنامۂ ناگپور ملا۔ جس کے لیے سراپا سپاس ہوں میں نے اس چھوٹی سی کتاب کو بڑی مسرت سے پڑھا اور سرکار کی عقیدت سے دل کو ایک قسم کی روحانی بالیدگی ہوئی۔ میرا قصد بھی ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا ہے۔ بعض وجوہ کی بنا پر تجدید بیعت کی ضرورت پیش آئی ہے۔ سنتا ہوں کہ وہ مجذوب ہیں۔ مگر آج کل زمانہ بھی مجاذیب کا ہے۔ بحرحال اگر مقدر میں ہے تو انشاء اللہ ان سے مشکل کا حل ہو گا

علامہ اقبال کی نظر میں سرکار تاج الاولیا کا کیا مقام تھا۔ مندرجہ بالا خطوط اور ذیل کے خطوط سے اندازہ ہوتا ہے۔ علاما اقبال لکھتے ہیں "آپ کی طرف سے درخواست حضرت بابا صاحبؒ میں گزاری اس کا جواب آپ کو براہ راست ملے گا"۔

مہاراجہ نے جو جواب لکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے عہدہ پر کامرانی سے بحال ہونا چاہتے ہیں اور دشمنوں کے شر سے بھی محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔

یہ حضرت علامہ اقبال کی خیر خواہی تھی کہ مہاراجہ کو سرکار بابا صاحبؒ کی طرف رجوع کیا اس سے علامہ اقبال کی روحانی منزلت اور عقیدت کا پتہ بھی چلتا ہے چنانچہ مہاراجہ بابا صاحبؒ کی طرف رجوع ہوئے اور اپنے عہدہ پر بحال ہو گئے۔ اور سرکار کے بے حد عقیدتمند ہو گئے۔

اب ان مکتوبات کی تلخیص ملاحظہ کیجئے۔

اپنے پہلے مکتوب مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مہاراجہ کشن پرشاد کو لکھتے ہیں کہ خاکسار نے جو پیغام مولانا شاہ تاج الدین صاحبؒ کی خدمت میں بھیجا تھا اس کا جواب سرکار والا کی خدمت میں پہلے پہنچے گا۔ (مخلص محمد اقبال؛ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور

Marfat.com

حوالہ کتاب۔

(شادو اقبال) صفحہ نمبر ۱۱۷

جس کے جواب میں مہاراجہ سرکشن پرشاد نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء علامہ کو تحریر فرمایا:۔

"آپ لکھتے ہیں کہ جو پیغام حضرت شاہ تاج الدین صاحبؒ کی خدمت میں بھیجا تھا اس کا جواب فقیر شاد کو پہنچے گا مگر کب تک پہنچتا ہے۔ اس کا انتظار ہے اسی خط میں آگے لکھتے ہیں کہ۔

"تاج الدین باباؒ کا حکم اور پیشنگوئی کیا ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جس کا ظہور نہ ہو" صفحہ نمبر ۲۰-۱۱۹ فقیر شاد۔

علامہ اقبال صاحبؒ اپنے دوسرے مکتوب ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں حضرت شاد کو تحریر فرماتے ہیں۔

"رات پھر ایک پیغام حضرت تاج الدینؒ کی خدمت بابرکت میں بھیجا گیا ہے" (اقبال)

اس کے جواب میں مہاراجہ شاد اپنے مکتوب یکم نومبر ۱۹۲۲ء میں رقم طراز ہیں کہ:۔

آج ایک خط بابا جمال الدین صاحبؒ کا (یہ صاحب بابا تاج الدینؒ کے مرید خاص سنے جاتے ہیں) دربار تاج الاولیاء سے فقیر کو وصول ہوا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو بلاؤ لہٰذا تم بدیدن خط ہذا حاضر دربار ہونے کی تیاری

Marfat.com

کرو۔ صفحہ نمبر ۱۲۲

علامہ اقبال کا تیسرا مکتوب مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۲۲ سر کشن پرشاد کو لکھتے ہیں۔ بابا تاج الدینؒ کے پیغام سے میری مراد معشوق کا مرانی کا خیال ہے جب سرکار کو یہ پیغام موصول ہو تو دربار تاج میں تشریف لے جایئے فی الحال سرکار والا کا تامل بالکل بجا ہے۔ اور جو کچھ سرکار نے جمال صاحب کو لکھا ہے مناسب ہے۔ میں نے نے جو عرض کیا تھا کہ بابا تاجؒ کا پیغام مجھ سے پہلے سرکار کی خدمت میں پہنچے گا۔ اس سے مراد ہے۔
مخلص (محمد اقبال صفحہ نمبر ۱۲۳)

حضرت شاد ۱۹ نومبر کو علامہ اقبال کو لکھتے ہیں کہ جس روز تاج الملت والدین کے حکم کے مطابق آپ کو خط لکھا اس روز یا شاید اس کے دوسرے روز بابا جمال الدین صاحب ناگپور سے یہاں آئے انہوں نے بھی وہی کہا جو آپ کو خط میں لکھا ہے اور وہی جواب دیا گیا ہے۔ اگر حضرت کو فقیر شاد کے لئے حکم حضوری ہے تو باطنی کشش کی ضرورت ہے۔ ورنہ ظاہری احکام پر پیش گاہ خسروی میں رخصت کی درخواست پیش کرنا اور وہاں سے رخصت کی منظوری ہونا نہ ہونا اور پھر اس رخصت طلبی پر خیالات کا طوفان اٹھنا۔ یہ ایک محال اور خلاف مصلحت ہے۔ دو تین روز بابا جمال الدین صاحب یہاں مہمان رہ کر واپس گئے اور یہ کہہ کر گئے ہیں کہ وہاں پہنچتے ہی احکام حاضری جاری کردوں گا۔

یہ تبسم کرنا کردگار جہاں = دریں آشکار راچہ وارد نہاں

پیارے اقبال حضرت تاج الملت والدین تو جب باطنی جذبات سے کام لیں گے۔ اسی وقت، ان کی قدم بوسی حاصل ہو سکتی ہے مگر میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ آپ کی

Marfat.com

ملاقات تو ظاہری کشش پر منحصر ہے جب آپ اپنے جذبات ظاہر سے کام نہیں لیتے یعنی نہ یہاں آتے ہو نہ مجھے بلاتے ہو تو حضرت بابا صاحبؒ بے نیاز حاکم باطن ہیں۔ پہلے آپ تو ظاہری کشش صادق سے کام لیں۔ (فقیر شاد صفحہ نمبر ۲۴۳)

مہاراجہ اپنے ایک خط میں مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۳ء علامہ اقبال کو تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ تو حضرت تاج الاولیاء بابا تاج الدینؒ کی خدمت میں ٹیلی فون بھیجتے ہی رہے۔ اس کے جواب باصواب کا آغاز کرتے ہی رہے۔ یہاں تک کہ اس کے نتیجے کا بھی مجھے بے چینی کے ساتھ انتظار رہا۔ اور ہے مگر نہیں میں نے غلطی کی ٹیلی فون کا جواب "خطاب سر" دربار تاج الاولیاء سے ملا اور جب سر کا خطاب ملا ہے تو تاج بھی ملے گا۔ انشاء اللہ تعالے

میرے منتظم پیشی سید صادق حسین غبار جو رخصت لے کر اس طرف گئے تھے۔ چونکہ ناگپور راستے میں تھا وہاں بھی گئے۔ اور پندرہ سولہ روز تک وہاں رہے۔ بابا صاحبؒ کے دربار کے جو واقعات انہوں نے بیان کئے وہ حیرت افزاء ہیں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک منٹ کے لئے بھی ایسا نہیں جس میں بابا صاحبؒ تنہا ہوں۔ سواری کے وقت سینکڑوں مرد و عورتوں کا ہجوم رہتا ہے۔

غبار صاحب نے وہاں پہنچنے کا مجھے ایک تار دیا جس کا جواب ان کو دیا گیا۔ اس میں بابا صاحبؒ کو آداب عرض کیا تھا۔ انہوں نے وہ تار بابا صاحبؒ کو دیا۔ جواب میں فرمایا کہ بارہ بجے ایک صحرا میں وہی تار ایک آم کے ہرے بھرے درخت پر تین بار لگا کر ایک تنکے سے اس پر کچھ لکھا اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا۔ اس کے بعد لال ٹوپی پہن

Marfat.com

کر آؤ کئی روز تک کہا بہرحال مثل اس کے اور بھی واقعات ہیں جن کو وہی سمجھ سکتے ہیں جو انوار و اسرار بزرگوں سے واقف ہیں۔ غبار صاحب کہتے تھے کہ پہلے دن پہلی دفعہ جب سامنا ہوا تو اول تو دور ہی سے ڈانٹ بتائی۔ یہ وہاں سے ہٹ کر دوسری طرف آئے۔ تو دیکھتے ہی ان کی طرف دیکھ کر کہا۔ پہلے تو گدی پر بیٹھا دیا۔ اب چیختا ہے چلاتا ہے بکتا ہے (مخلص شاد صفحہ نمبر ۱۳۷)

شاد صاحب اپنے محبت نامہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۳ء میں علامہ اقبال کو لکھتے ہیں۔
پچھلے خط میں میں نے غبار صاحب منتظم پیشی کے ناگپور جانے اور بابا تاج الدینؒ سے ملنے کی کیفیت درج کی تھی۔ وہ خط آپ کو ملا ہو گا۔ فقیر شاد کے لئے باعث شاد کامی ہو گا۔ اگر اس خط کے رموز و نکات و اسرار کا آپ انکشاف فرمائیں گے۔ رمضان کے بعد تاج الاولیاء نے فقیر کو اپنی حضوری میں بلانے کا اشارہ کیا ہے واللہ عالم کیا ظہور میں آنے والا ہے بعد رمضان انشاء اللہ سفر وسیلۃ الظفر کا مصمم ارادہ ہے پروگرام میں پہلا مقام ناگپور اس کے بعد کہیں اور کا ارادہ ہے صفحہ ۱۴۰

اس بارے میں وہ علامہ اقبال صاحب کو مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۲۳ء میں لکھتے ہیں۔
میرے منتظم پیشی سید صادق حسین گبار ناگپور گئے تھے۔ حضرت تاج الاولیاء بابا تاج الدینؒ سے خواہش دعا کی تو فرماتے ہیں۔ آنکھ اچھی ہے خواجہ پرشاد دھرم راجہ ہیں میں اس کے ساتھ ہوں۔ وہ میرے ساتھ ہیں وغیرہ۔ (صفحہ نمبر ۱۴۶)

راجہ کرشن کے صاحبزادے خواجہ پرشاد کی آنکھ میں چوٹ آگئی تھی یعنی بصارت آپ کی کام نہیں کرتی تھی اور نہ ہی کوئی چیز نظر آتی تھی۔ علاج معالجہ میں ہر ممکن کوشش کی گئی مگر آنکھ کی وہی کیفیت تھی بابا تاج الدینؒ ناگپور کی طرف رجوع ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل فرمایا۔

اس کے فرق تاک پہ رکھا ہے تاج معرفت
بن گیا ہے جو سگ دربار تاج الاولیاء سرور

Marfat.com

سرکشن پرشاد بہادر وزیر اعظم حیدر آباد دکن کی

سرکار تاج الاولیاء میں حاضری

مہاراجہ شاد بہادر صاحب علم و فن کی حیثیت سے ایک نمایاں شخصیت کے حامل تھے۔ نظم و نثر کی تمام اصناف پر قادر تھے۔ ایک عرصہ تک حیدر آباد دکن کے ویزاعظم رہے علم فن کے ساتھ ساتھ بزرگوں سے بھی بے حد عقیدت رہی جناب شاد حضرت خواجہ غریب نواز کے آستانے پر بھی بے حد عقیدت سے حاضری دیتے رہے۔ حاضری دے کر واپس آتے پھر شوق ہوتا جلدی حاضری دوں عقیدت کو غرض مندی سے پاک ہونا چاہیے مگر اس کے باوجود انسان جس سے محبت کرتا ہے اس سے اپنا حال بھی کہتا ہے مصیبت بھی بیان کرتا ہے مدد طلب کرتا ہے۔ یہی حال حضرت شاد کا بھی تھا خواجہ کی چوکھٹ پر جبیں سائی الحاج وزاری مدعا طلبی جاری رہتی۔

فرماتے ہیں

خواجہ معین الدین میں تورے واری
کوئی کسی کا ہے کوئی کسی کا
میں تو کہاتی ہوں خواجہ تماری
شاد کو تم ہی جتاؤ تو جیتے
جتن کر کے سب میں ہاری

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ علامہ اقبال کو حضرت شاد سے بے حد محبت تھی۔ وہ اپنے دوست مہاراجہ کی کیفیت سے واقف تھے۔ ان کو مایوسی سے بچانا

Marfat.com

چاہتے تھے۔ خیر خواہی اور ہمدردی کا تقاضا تھا کہ حضرت شاد ناکامی کی منزل سے نکلیں اور کامرانی سے ہمکنار ہوں۔ اس لئے علامہ اقبال نے حضرت شاد کو سرکار تاج الاولیاء کی طرف رجوع کیا جو خط و کتابت ہوئی وہ حضرت علامہ اقبال کے واقعات میں شامل ہے۔

حضرت شاد نے سفرنامے بھی لکھے ہیں جو اردو سفرناموں میں معیاری درجہ رکھتے ہیں ان میں ایک مختصر سا سفرنامہ سیر ناگپور ہے۔ اس سفر کی غرض و غایت خود مہاراجہ کی تمہیدی عبادت میں موجود ہے۔

تین مہینے ہوئے میرے عزیز باتمیز سید معین الدین خان نبیرہ سردار عبدالحق دبیر الملک مرحوم نے مجھ سے بر سبیل تذکرہ کہا تھا کہ ناگپور کے پرے واکی اسٹیشن کے قریب ایک بزرگ تاج الدین شاہ ولی کے نام سے مشہور ہیں۔ نہایت کامل اور مستجاب الدعوات ہیں ان کی رطب اللسانی کا تخم میرے دل میں بویا گیا اور شوق و ذوق دید درشن کی آبیاری سے اس کی پرورش شروع ہوئی کم سنی سے مجھے بزرگوں کے ساتھ بلا قید ملت و مذہب ایک خاص قسم کی عقیدت ہے یہ سمجھنا چاہیے کی میری گھٹی میں عقیدت کا پٹ پڑا ہے مگر ان ہی دنوں میں طائر ارادہ کو تحریک ہوئی کہ چل کر درشن کر لوں۔ لیکن کل سدھون باو فاتھا کے سبب پر پرواز شکستہ تھے۔ اس لئے یہ بات اور ارادہ رفت و گذشت ہو گیا دنیا عالم اسباب ہے کسی سبب کا پیدا ہونا ضروری تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا تیسرا لڑکا عثمان پرشاد کے عدم بروز دندان کے باعث علیل ہو گئے۔ اس میں طوالت پیدا ہوئی اور بخار لازمی ہو گیا۔ ایک سو ایک ایک سو دو کے درمیان اس کا اتار چڑھاؤ ہوتا تھا۔ ڈاکٹر اور یونانی اطباء نے عدم بروز دندان اس بخار کا باعث بتلایا اور وید نے صفرا اور بلغم کا اجتماع اس کا سبب ٹھہرایا الغرض ایک مہینہ تک ڈاکٹر ارسطو یار جنگ عبدالتحسین جو افضل گنج ہسپتال کے سرجن اور نہایت مشہور اور ذی لیاقت ڈاکٹر ہیں۔ بشرکت ڈاکٹر محمد حسین معالج رہے اگرچہ اس حال میں افاقہ ہوا لیکن بخار نے بدستور اپنی عملداری کو قائم رکھا۔ مجبوراً" حکیم میر احمد علی صاحب کا علاج شروع کرایا۔۔ اسی

Marfat.com

اثناء میں میری دوست حاذق الملک بہادر حکیم اجمل خان صاحب دہلوی راجہ رائے رایاں متوفی جو اس وقت عارضۂ دق کے فریش تھے۔ ان کے معالجے کے لئے آئے تھے۔ میں نے بھی اپنے لڑکے کو دکھایا بشرکت حکیم میر احمد علی صاحب نسخہ تجویز کیا اور روزانہ ایک وقت آکر دیکھتے رہے یہ سلسلہ تقریباً ہفتہ عشرہ رہا۔ جب کہ یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا تو بالاتفاق سب کی رائے ہوئی کہ تبدیل مقام کیا جائے۔ اگر میں نے بھی اس کو ضروری خیال کیا مگر مشکل یہ تھی کہ میری تیسری دختر کی شادی مہاراجہ کشمیر کے معتمد لالہ مہرچند کے فرزند سے قرار پائی تھی۔ اور مہینہ جمادی الاخر (مطابق مئی) مقرر ہو گیا تھا۔ اس لئے زیادہ تشویش ہوئی کہ اس کو کس طرح پورا کروں۔ بالاخر بعد میں مشورہ قرار پایا کہ فی الحال وقار آباد جہاں کی آب و ہوا اچھی سمجھی جاتی ہے اور حیدر آباد سے ریل میں صرف دو گھنٹہ کا راستہ ہے وہاں چلا جاؤں چنانچہ میں فوراً" حضور سے دو ہفتہ کی رخصت حاصل کر کے صرف بچہ اور اس کی ہمشیرہ جو دو سال کی ہے اور اس کی والدہ کو لے کر وقار آباد آگیا۔ آگے چل کر لکھتے ہیں وقار آباد میں دو روز تک بچے کا مزاج کسی قدر درست رہا۔ اور بخار میں بھی کمی ہوئی لیکن اتفاق سے ایک شب سرد ہوا چلی اور بارش بھی ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن بچے کو نزلہ کا انصباب ہوا اور کھانسی شروع ہو گئی اور بخار بھی بڑھ گیا چار و ناچار حیدر آباد واپس ہو کر رمن گھٹ کے قریب اپنے باغ عثمان منزل میں فرد کش ہوئے۔ لیکن عثمان پرشاد رو بصحت نہ ہوئے اس عرصہ میں لاہور سے دولہا کی بارات آگئی لہذا مہاراجہ عثمان منزل سے اپنے گھر آنا پڑا۔ یہاں آنے کے بعد بچے کے مرض میں شدت ہوئی اس پریشانی کے عالم میں ۷ تاریخ کو منگنی کی رسم ادا کر کے نہایت اضطراب اور بے چینی میں حضرت شاد نے یہ مناجات کہی۔

مبتلائے رنج ہسم یا خدا فریاد رس
عبد ناشاد تو ام رحمے نما فریاد رس

Marfat.com

آب غم از سر گزشت و تاب صبر اصلا نماند
ازبرائے مصطفٰے و مرتضٰی فریاد رس
نورچشم را بحفظ خود بدار ازچشم زخم
ہست درتپ مبتلا اے کبریا فریاد رس
نعمت صحت عطا فرماش یا عمر طویل
ایہا الشافی بدہ اوراشفا فریاد رس
از طفیل چار دہ معصوم و اسم اعظمت
شادرا دل شاد کن اے کبریا فریاد رس

لیکن اسی شب دو بجے بچے کا مزاج اعتدال سے تجاوز کر گیا۔ دوسرے دن صبح کو اور بھی حالت بگڑ گئی۔ جس کے باعث مہاراجہ بہت پریشان ہو گئے۔ وہ لکھتے ہیں۔ طبعیت نے گوارا نہ کیا کہ اپنے پیارے کی حالت یہاں رہ کر دیکھوں فورا" ریل کے سیلون کا انتظام کر کے میں نے اپنے والدماجد کو لکھ دیا کی فی الحال شادی ملتوی کر دی جائے ہفتہ عشرہ کے لئے میں بغرض تبدیل آب و ہوا جاتا ہوں ورنہ میری صحت پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ ۸ تاریخ بروز پنج شنبہ وقت مغرب سب کو خدا حافظ کہہ کر گھر سے بحالت اضطراب روانہ ہوا اور برخودار کی والدہ سے کہہ دیا کہ خدا پر نظر رکھ کر دعا کرتی رہیں انشاء اللہ بخار میں کمی شروع ہو گی اسوقت واپس ہو نگا۔ اپنے ساتھ دو مصاحب ایک منصبدار مراز احمد بیگ دوسرے را مچندر پرشاد اور چند خدمت گاروں کو لے کر ریل میں سوا ہوا۔ چلتے وقت بعض احباب کا مشورہ ہوا جب سفر پر روانہ ہو ہی رہے ہیں تو بہتر ہے کہ بیک کرشمہ دو کار ناگپور کی طرف جا کر حضرت تاج الدین بابا کے بھی درشن کر لیں۔ یہ بات مہاراجہ کے دل کو لگی اور وہ ناگپور کی سمت روانہ ہوئے اور تمام رات بیداری اور اختر شماری میں گزاری اس موقعہ پر حضرت شاد ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ جس

Marfat.com

وقت وہ وقار آباد سے واپس ہوئے تھے انہوں نے مرزا احمد بیگ منصبدار کو اس وقت کی ایک مشہور مجذوبہ زہرہ بی صاحبہ کے پاس بھیجا تھا اور تاکید کی کہ جا کر وہ صرف سلام پہنچا دیں اور نذر پیش کریں اور جو جواب دیں اس سے آگاہ کریں چنانچہ مرزا احمد بیگ گئے نذر پیش کر کے مہاراجہ کا سلام پہنچایا جس کا جواب مجذوبہ نے یہ دیا کہ وہاں جا کر آؤ سب کچھ ہو گا اس وقت اس فقرے کی تاویل و تعبیر کسی کے ذہن میں نہ آئی اور یہ بات رفت و گذشت ہو گئی جب ریل میں بر سبیل تذکرہ اس جملہ کی طرف مرزا احمد بیگ نے توجہ دلائی تو یہ عقدہ کھلا کہ زہرہ بی صاحبہ نے دراصل حضرت تاج الدین بابا کی خدمت میں حاضر ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ اس خصوص میں کشن پرشاد اپنے خاص صوفیانہ انداز میں تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالے کی یکتائی اور اس کی وحدت کا ثبوت ہم کو ہر وقت اور ہر آن ملتا ہے مگر غفلت کا پردہ عقل پر ایسا پڑا ہوا ہے کہ ہم محسوس نہیں کرتے دنیوی تعلقات اور اس کی نیرنگیوں کے تماشوں کو ماسوا اللہ کی شان میں دیکھ دیکھ کر اپنی اوقات کو خراب کرتے ہیں۔ ورنہ اگر بغور تمام اور بنظر تعمق دیکھا جائے تو اس کی وحدت ہی کا یہ سارا تماشہ ہے کہ ادھر زہرہ بی نے جانے کی خبر دی اور اس کے اسباب بظاہر ایسے جمع ہوئے کہ ناگزیر سیر و تفریح کا قصد مصمم ہوا اور یار و احباب کے مشورے سے تاج الدین شاہؒ کی ملاقات کا عزم بالجزم ہو گیا کیا خوب بابا نانک شاہ صاحب توحید کے ثبوت میں فرماتے ہیں۔

آپے کیا کرایا آپے کرنے جوگ
نانک ایکو رم رہیا دوجا ہوا نہ ہو گا

اور یہی ایمان کا چراغ ہے جس کو روشن ضمیر گور میں بھی چراغ تہہ داماں کی طرح محفوظ لے جاتے ہیں۔ اور نجات ابدی اور سرور دائمی حاصل کرتے ہیں خدائے تعالے شاد کو بھی بامراد کرے۔ آمین اور ان برگزیدگان رب العزت کے طفیل سے

Marfat.com

دربار حقیقی کے درباریوں کا کفش بردار بنا دے کہ اسی حیلے سے دربار گہربار وحدت تک رسائی ہو جائے۔ تمام شب کچھ باتوں میں اور کچھ نیند میں گزری ادھر شمع کو کوچ کا پروانہ ملا۔ ادھر خورشید خاور نے تمام عالم پر نور کا کافود بکھیر دیا اور ساری دنیا اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوئی میں نے اپنے افکار و توہمات اور تخیلات کو اس سفر کا زاد راہ بنایا تھا۔ بستر سے اٹھتے ہی دریافت کیا کوئی تار گھر سے آیا کہ نہیں جواب نفی میں ملا طبیعت اور زیادہ بے چین ہوئی الغرض قریب بارہ بجے ممماڑ اسٹیشن پہنچا جس وقت نظام اسٹیٹ ریلوے کی گاڑی ممماڑ پہنچی مہاراجہ شاد نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ ہمارا سیلون بھساول جانے والی ریل کے سات لگا دیا جائے۔

غرض پون گھنٹہ گزارنے کے بعد گاڑی بھساول کی طرف روانہ ہوئی دوسرے دن دس تاریخ روز شنبہ پانچ بجے شام ناگپور پہنچے۔ پہنچنے سے قبل گاڑی میں مہاراجہ کے مصاحب رام چندر پرشاد نے حقائق و معرفت کے متعلق بابا نانک صاحب اور کبیر داس جی کے کچھ اشلوک پڑھے اور مہاراجہ سے اعشارہ چاہا۔ اور یہ سوال بھی کیا کہ توحید کے معنی تو ایک ہی ہیں مگر بعض نے پوشیدہ رکھا ہے اور بعض محققین نے بصراحت بیان کیا ہے۔ اور اکثر کنایتہ" بمصداق گفتہ آید درحدیث دیگراں کے پابند رہے اس کی کیا وجہ ہے اس وقت مہاراجہ شاد کو مولانا غوث علی شاہ قلندرؒ کا ایک مقولہ یاد آیا مقولے کو نقل کرنے کے بعد حضرت شاد فرماتے ہیں ہر کس و ناکس معرفت و توحید کے مسائل میں گفتگو نہیں کر سکتا اور نہ ہر شخص اسکے سننے کے قابل ہو سکتا ہے اس لئے۔ **تکمو النلس علی قلد رعتو لھم** کو کام میں لانا مناسب ہے۔

ناگپور پہنچنے پر معلوم ہوا کہ حضرت تاج الدین بابا راجہ گھوجی بھونسلے کے مکان میں دو مہینے سے فرد کش ہیں اور راجہ صاحب نے نہایت عقیدت سے ان کو اپنے گھر کی دولت بنا رکھا ہے مغرب کا وقت قریب تھا اور راجہ صاحب کے مکان پر بے

Marfat.com

تعارف جانا مناسب بھی نہیں تھا اس لئے مہاراجہ کشن پرشاد نے مرزا احمد بیگ کو شاہ صاحب کی خدمت میں روانہ کیا اور کہا کہ ان کی خدمت میں میرا سلام پہنچا دینا اور حالات سے واقفیت حاصل کر کے آنا' چنانچہ مرزا احمد بیگ گئے بابا صاحبؒ اس وقت لیٹے ہوئے تھے۔ موقع دیکھ کر مرزا صاحب نے مہاراجہ کا سلام پہنچایا جس کا تاج الدین بابا نے جواب دیا۔

"چراغ رکھ کر چراغ کی فکر کرتا ہے کہہ دے گھر چلا جائے۔"

مہاراجہ بہادر نے یہ روداد سن کر اپنے حق میں نیک تفاول سمجھا پھر اس بات سے انہیں کچھ فکر بھی ہوئی کہ شاہ صاحب مجذوب اور طبعیت کے تیز ہیں۔ نہیں معلوم ان کے اس جملے کا کیا مطلب ہے مہاراجہ نے حضور نظام کو اس مضمون کا تار دیا کہ حضرت تاج الدین بابا کی زیارت کو ناگپور آیا ہوں۔ وہ چند ماہ سے راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کے مہمان ہیں چونکہ مجھے ان سے ملاقات کرنی ضروری ہے۔ اور آپ کی ایما کے بغیر راجہ کے مکان کو نہیں جا سکتا اسلیے اطلاعاء عرض ہے کہ ایک بار مجھے راجہ کے مکان پر جانا پڑے گا۔

اس دوران میں رام چندر پرشاد نے اطلاع دی کہ ناگپور کے باشندے ڈاکٹر گورے کی خواہش ہے کہ جب تک آپ کا قیام ناگپور میں ہے۔ ان کی میزبانی قبول کریں۔

مہاراجہ نے ان کا شکریہ ادا کر کے معذرت چاہی اس لئے کہ انہیں ناگپور میں صرف ایک دن قیام کرنا تھا۔ اس کے علاوہ وہ یکایک حیدر آباد سے چل پڑے تھے۔ حضور نظام کو بھی اطلاع نہ دے سکے تھے اور ان کی اجازت کے بغیر بیرون ملک کے کسی بھی شخص کی میزبانی قبول نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسٹیشن پر اپنے سیلون ہی میں رات گزاری دوسرے دن صبح گھر سے تار آیا کہ شب کو بچے کی حالت زیادہ خراب تھی۔ اسی دوران میں ایک شخص عبدالعزیز نامی

Marfat.com

مہاراجہ سے ملنے آیا۔ انہوں نے کہا کہ راجہ بھونسلے کو آپ سے ملنے کا اشتیاق ہے اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ شاہ صاحبؒ سے ملاقات کے لئے ان کے توسط سے کام لیا جائے۔ اس پر مہاراجہ شاد نے غور کیا تو خیال ہوا کہ ایسی بے تکی بات شاید راجہ نے نہ کہی ہوگی۔ اس لئے کہ یہ نوجوان اور تعلیم یافتہ ہے اگر راجہ نے یہ بات فی الواقع کہی ہوگی تو اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

میں تو فقیر کی ملاقات کے لئے ناگپور آیا نہ کہ راجہ صاحب کی ملاقات کے لئے اگر اتفاق سے فقیر راجہ کے مکان میں ہے بھی تو وہ مکان اس درویش یا مہاتما کے رہتے تک دربار عام سمجھا جائے گا۔ درویش کے لئے خاص مکین کے ذریعہ یا استصواب شاید کہیں کا دستور ہو۔ مگر ہمارے دکن کی ریاست کا دستور نہیں چنانچہ اکثر میرے گھر میں ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بعض درویش اور مہاتماؤں نے دنوں تک آسن جمایا صدہا چھوٹے بڑے جاگیردار اور امراء آتے تھے مگر کبھی میں نے اس امر کی خواہش نہیں کی کہ شاہ صاحب میری مہمان ہیں اس لئے درشنی اور طالب دیدار آئیں تو پہلے میرے پاس درشنی ہنڈی چکا کر پھر شاہ صاحب کے درشن سے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور بخشیں اگر راجہ کا یہ خیال ہو کہ شاہ صاحب کے حیلے سے میں ان کا مہمان ہوں تو تہذیب اور اخلاق کا قانون مجبور کرتا ہے کہ پہلے مہمان کی دید کریں بعد مہمان ان کی باز دید ادا کرے اس کے بعد لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو صرف یہ جواب دیا کہ میں شاہ صاحب سے ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ چونکہ راجہ صاحب سے تعارف نہیں اس لئے میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں سواری اور گاڑی کے لئے انہیں تکلیف دوں جس وقت مجھے فرصت ہوگی میں عام زائرین کے ساتھ شاہ صاحب کے دید سے مستفیض ہوں گا۔

اس کے بعد تار برقی کے جواب لکھے اور مطالعہ میں مشغول ہو گئے۔

رام چندر پرشاد کو حکم دیا کہ وہ میر صاحب کے ساتھ جا کر راجہ سے مل لیں۔

Marfat.com

تھوڑی دیر بعد رام چندر پرشاد واپس آئے اور کہا کہ راجہ صاحب پوجا پاٹ میں مصروف تھے اس لئے ان سے ملاقات نہ ہو سکی البتہ انہوں نے کہلوایا ہے کہ چھ بجے کے قریب شاہ صاحب سے ملنے کا وقت مناسب ہے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد پلیٹ فارم کے روبرو کا خوشنا منظر واٹر کلر میں پینٹ کرنے بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان کا سیلون کے سامنے گذر ہوا وہ مہاراجہ کو مصوری میں مشغول دیکھ کر سیلون کے قریب آنے لگا۔ جس پر گارڈ نے روکا لیکن مہاراجہ نے اس کو قریب بلایا اس کا نام پوچھ کر دریافت کیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے اس نے کہا کہ حضور نظام مرحوم کے اپ مدار المہام چندولال کے نواسے ہیں یہ سن کر درشن کے لئے آیا ہوں۔ مہاراجہ نے اس نوجوان کا شکریہ ادا کیا پھر اس نے درخواست کی کہ میں پینٹنگ جانتا ہوں اگر کوئی جگہ ہو تو مجھے ملازم رکھ لیا جائے مہاراجہ نے جواب دیا اس وقت کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور آئندہ کے لئے بھی وعدہ نہیں کر سکتا۔ یہ جواب پاکر نوجوان رخصت ہو گیا اس کے بعد دو افغانی آئے انہوں نے سلام کے بعد ملازمت کی درخواست کی ان کے جانے کے بعد مہاراجہ نے رام چندر پرشاد سے کہا کہ آج کسی طرح تاج الدین باباؒ کے درشن سے فیض حاصل کرنا چاہیئے لہٰذا کوئی موٹر خواہ کرایہ کی ہو تلاش کرو۔

تھوڑی کوشش کے بعد موٹر مل گئی چار بجے لباس تبدیل کر کے اپنے دو مصاحبوں کو ساتھ لے کر ہوا خوری کے لئے نکلے مہاراجہ لکھتے ہیں کہ جہاں تک گیا اور دیکھا ناگپور کی بستی کو خوشنما پایا سڑکیں سینہ بے کینہ کی طرح صاف اس کے دو رویہ گھنے درخت' مسافر اور راہ گزر پر سایہ ڈالتے ہیں' مکانات کی تجمل باقاعدہ قطار راستے وسیع چلتے چلتے راجہ کے اس باغ تک پہنچے جہاں شاہ صاحبؒ مقیم تھے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ شاہ صاحبؒ موجود ہیں مہاراجہ شاد فوراً موٹر سے اتر کر اندر داخل ہوئے مہاراجہ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

دیکھتا کیا ہوں کہ زائرین کا تانتا بندھا ہوا ہے اور منتظر فضل باری ہیں اور بابا کے مظہر کو اپنا قاضی الحاجات سمجھ کر امید کا دامن پھیلائے ہوئے ہیں اور مظہر ذات لامتناہی عبودیت کے خلعت سے مزین ہو کر مجذوب کی تصویر بن کر ہر ایک کے درد کے دوا کرنے میں اپنی مسیحائی دکھا رہا ہے جل جلال جعل شانہ اس وقت شاہ صاحب دوسری طرف متوجہ تھے میرے پس پشت جا کر کھڑے ہوتے ہی چونک کر فوراً" میری طرف دیکھ کر نظر ملائی۔

بقول شخصے

نین چھپائے نہ چھپیں پٹ گھونگھٹ کے اوٹ
چتر نار اور سورما کریں لاکھ میں چوٹ

نظر کا ملنا تھا کہ میرے قلب پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جس کا اظہار قلم سے ممکن نہیں درحقیقت ان کی نسبت نہایت قوی اور نظر میں برقی قوت تھی۔ میں بنے بھی ان کی دید سے آنکھ نہیں چرائی دس منٹ یا اس سے زائد عرصہ گزرا ہو گا بقول شخصے

دید تو مغز است باقی پوست است
دید آں باشد کہ دید دوست است

اس دید بازی کے مزے خوب ملے اس کے بعد شاہ نے کہا کہ شرارتیں میں کرتے ہو۔ جاؤ سیدھے گھر جاؤ۔ میں سلام کر کے واپس ہوا اگرچہ بعض کا خیال ہوا کہ میں ان سے کچھ کہوں مگر آپ کی زبردست نسبت نے مجھے ہر طرح مطمئن کر دیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ

آئینہ کی مثال میرا سارا حال ہے
پنہاں ہے بات کون سی روشن ضمیر سے

جب تھوڑی دور تک میں چلا تو میرے پیچھے ہی آئے اور ایک مائی صاحبہ

Marfat.com

بیٹھی تھیں ان سے چوڑی لی اور مجھے دے کر کہا لو۔ بس اب جاؤ گے۔ میں نے چوڑی لی اور اس کا تفاول میں بھی نیک خیال میں آیا۔ میں سلام کر کے واپس ہوا میرے ساتھ اۓ میں کھڑا ہو گیا وہاں کبوتر اڑ رہے تھے ان کی طرف مخاطب ہو کر درختوں کے گملوں میں سے کچھ مٹی اٹھائی اور کبوتروں کی طرف ڈال کر اور خدا جانے کیا فرماتے رہے میں تو ان کی دید میں محو تھا۔

گرم رکھتے ہیں ملاقات بد و نیک سے ہم
تیری ملنے کے لئے ملتے ہیں ہر ایک سے ہم

اللہ اللہ اس کی یک رنگی کے کیا کیا تماشے ہیں۔ انسان جو اپنی طرف ہر ایک چیز کو منسوب کر کے ما و شما کے پھیر میں پڑا ہوا ہے واللہ غلط تم باللہ غلط ہے سچ تو یہ ہے۔

نکس کہ خاک مارا گل کرد و خانہ ساخت
خود درمیاں در آمد و مارا بہانہ ساخت

اس اثنا میں ایک معتقد سگریٹ روشن کر کے شاہ صاحبؒ کی طرف متوجہ ہوا آپ نے فوراً میری طرف دکھا کر اس سے کہا کہ یہ تو ان کو دو یہ پیئں گے۔ ان کے واسطے اور وہ سگریٹ مجھ کو عنایت فرمایا میں نے اس کو بھی لے لیا جب میں جانے لگا تو جیسے فوجی سلام کرتے ہیں اس طرح سلام کر کے یہ الفاظ کہے۔

ALL RIGHT AND GOOD MORNING

یعنی سب کچھ بہتر ہے صبحک اللہ اس سے بہتر اور تفاول نیک اور جامع کیا ہو سکتا تھا۔ میں پھر سلام کر کے رخصت ہوا پھر میرے ساتھ وہاں تک آئے جہاں میں موٹر سے اترا تھا۔ وہاں سے وہ دوسری طرف چلے گئے۔ اور میں خدا حافظ کہہ کر اپنے فرودگاہ کی طرف روانہ ہوا۔

آخر میں مہاراجہ شاد نے اپنا سفرنامہ ناگپور اس بیان پر ختم کر دیا۔

Marfat.com

ادھر زلف یار نے کمر تک رسائی کی اور ادھر نصف سب نے سیاہ چادر کمر تک تان لی۔ جعلنا اللیل معاشا کے حکم کے مطابق بستر پر دراز ہوا۔ دوسرے روز مماڑ پہنچا۔ وہاں بذریعہ تار اطلاع ہوئی کہ برخودار کا مزاج روبہ اصلاح ہے ڈاکٹر ہسٹ نے کہہ دیا ہے کہ اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ ٹمپریچر ایک سو ایک سے زیادہ نہیں ہے الحمد اللہ المعنہ اس نوید مسرت آمیز کے سننے سے دل شاد باغ باغ ہوا وہاں سے سیلون بدل دیا گیا۔ میٹر گیج لین کا ایک سیلون لے کر اورنگ آباد کے راستہ سے چہار شنبہ کے روز چار بجے کی ٹرین میں الوال میں داخل ہوا اور وہاں سے بذریعہ موٹر مکان میں آیا اور سب کو خیر و عافیت کے ساتھ پایا۔ سجدہ شکر بجالایا اور شادی کے آغاز کے لئے حکم دے دیا خدائے تعالے ہمیشہ ہر بات کا انجام بخیر کرے۔

اس سفرنامہ میں جو تاریخ ملتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سفر ایک ہفتہ کا تھا یعنی ۸ جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء روز پنجشنہ کو آغاز سفر کیا اور ساتویں روز ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ ۲۱ مئی ۱۹۱۳ء کو حیدر آباد واپس آئے۔

تبصرہ نوائے وقت ۱۸ مارچ ۱۹۹۴ء

اذکار تاج الاولیاء

سوانح حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ

مولف: فرید الدین شاہ تاجی

ناشر: قاضی محمد علی تاجی

ہدیہ: ۵۰ روپیہ

ملنے کا پتہ: حکیم نسیم اصلاحی تاجی، مسجد نیاز کمال گنج لاہور۔

آقا و مولا خاتم النبیین، ختم الرسل آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام کردینے کے بعد خدائے بزرگ و برتر نے اصلاح احوال اور رشد و ہدایت کی ذمہ داری اپنے نیک اور متقی بندوں کو تفویض کردی۔ قرن ہا قرن سے نیکی کی بدی اور اسلام

Marfat.com

کی کفر کے ساتھ جنگ جاری ہے اللہ کے پسندیدہ اور برگزیدہ بندے اپنی زندگیاں اسلام کی سربلندی' قرآن و حدیث کی ترویج اور احکامات الٰہی کی تشہیر کے لئے وقف کر کے تاابد امر ہو گئے' سانسیں ختم ہو گئیں لیکن فیض جاری و ساری رہا۔

حضرت بابا تاج الدینؒ کی سوانح میں ان کی ولادت سے رحلت تک کے واقعات معجزات اور کرامات کا بیان اس قدر دلکش دلربا اور موثر طور پر کیا گیا ہے کہ ایمان تازہ' روح سرشار' آنکھیں منور' دل روشن ہو کر اللہ' اس کے رسولؐ اور اس کی تعلیمات پر اعتقاد راسخ ہو جاتا ہے۔ کتاب کے مولف فرید الدین شاہ تاجیؒ باباجی نے اپنی عقیدت اور تحریر کا حق ادا کر دیا۔ 512 صفحات کی اس ضخیم کتاب کا 50 روپے ہدیہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

اذکار تاج الاولیاء

تالیف: فرید الدین شاہ تاجی و قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجی

ملنے کا پتہ: میاں قاضی محمد علی تاجی' دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کراچی

صفحات: 512

قیمت: پچاس روپے

تبصرہ: روزنامہ جنگ کراچی

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ بزرگان دین اور اولیائے کرام نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت اور تبلیغ اسلام کے لئے وقف کی ہیں۔ خاص طور پر اگر جنوبی ایشیا اور اس خطے کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے جہاں اب پاکستان قائم ہے تو پتہ چلے گا کہ یہاں اسلام لانے اور اسے پھیلانے میں اولیائے کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جو قلوب بادشاہوں کی تلواروں سے فتح نہ ہو سکے وہ ان بزرگان دین کی تبلیغ سے مسخر ہو گئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے آج کے جدید دور میں بعض ایسی ہستیاں موجود ہیں جو اس مادی عہد میں بھی اللہ کا پیغام عام کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں اور اپنے اپنے حلقے

Marfat.com

میں رہتے ہوئے عام لوگوں کو سچ اور حق کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کررہی ہیں۔
حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ ناگپوری بھی ایک خدا رسیدہ بزرگ تھے جنہوں نے زندگی بھر عام لوگوں کی رشد و ہدایات کا فریضہ انجام دیا اور ان گنت دلوں کو حقانیت کی روشنی سے منور کیا زیر نظر کتاب "اذکار تاج الاولیاء" آپ ہی کی سوانح حیات ہے اس میں حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ کی زندگی کے حالات و واقعات ' آپ کے مجاہدات ' آپ کے افکار و اذکار ' آپکا رشد و ہدایت ' آپ کی تعلیمات اور معمولات ' غرض پیدائش سے لے کر وصال تک کے حالات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں آپ کے عقیدت مند ان گنت ہیں جو پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ بعض دیگر ممالک میں بھی پھیلے ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب کا تیسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے ضخامت کو دیکھتے ہوئے قیمت بہت کم ہے لیکن کیا ہی اچھا ہوتا جو یہ کتاب مجلد شائع کی جاتی۔ بہرصورت مولف کی کاوش قابل تعریف ہے کہ انہوں نے باباجیؒ کے حالات و واقعات جمع کرنے میں بڑی محنت کی ہے اور اس طرح ایک صاحب عرفان بزرگ کی تفصیلی سوانح حیات مرتب کردی ہے۔

تبصرہ روحانی ڈائجسٹ

اذکار تاج الاولیاء کے پہلے ایڈیشن پر کراچی کے تمام اخبارات اور رسالوں نے تبصرے لکھے موجودہ کتاب میں روحانی ڈائجسٹ کا خصوصی تبصرہ شائع کیا جارہا ہے۔

روحانی ڈائجسٹ شمارہ دسمبر ۱۹۸۴ء

اولیاء کرام اور بزرگان دین وہ نفوس قدسیہ ہیں جو اپنے نفس کو عقل میں تحویل کرکے اس کے کمال کے طالب ہوجاتے ہیں اور جذبہ و خیال سے اس طلب کی آبیاری کرکے فکر و نظر' ذوق و شوق اور رجحان و عمل کی اس طرح تربیت کرتے ہیں کہ زمان و مکان کی تعینات ' نفوس کی کثرت و تفریق اور دیگر امتیازات سے ان کی نظر مرتفع ہوجاتی ہے اور وہ

Marfat.com

حقیقت تک پہنچ جاتے ہیں اولیاء کرام کے فیوض روحانی اور خوارق عادات 'اسی حصول و وصول کا نتیجہ ہوتے ہیں ایسے ہی بزرگوں کے احوال ہمیشہ موجب ہدایت و ایقان ہوتے ہیں۔

"اذکار تاج الاولیاء" سے پہلے بھی حسن و عقیدت کے ساتھ حضرت بابا تاج الدین اولیاءؒ کے متعدد تذکرے لکھے جا چکے ہیں اور یہ تمام تذکرے حضرت بابا صاحبؒ سے متعلق اپنی اپنی جگہ دستاویز ہیں اس کے باوجود حضرت بابا تاج الدین اولیاء سے وابستگی اور دلبستگی رکھنے والوں اور بزرگان دین سے عقیدت اور محبت رکھنے والوں اور حضرت بابا صاحبؒ کے فیض یافتہ لوگوں سے متعارف ہونے کے لئے تاج الدین بابا صاحبؒ کی تعلیمات اور مستند حالات پر مبنی ایک جامع تذکرہ کی ضرورت تھی اس کمی کو قاضی محمد علی تاجی نے "اذکار تاج الاولیاء" کی صورت میں بخوبی پورا کردیا ہے اور جس تحقیق اور ذوق و عرفان کے ساتھ یہ تذکرہ لکھا گیا ہے اس کے لئے قاضی صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ حالات و واقعات کشف و کرامات اور بابا صاحبؒ سے فیض یافتہ حضرات کا تذکرہ نہایت خوبصورت پیرائے میں کیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر یہ کتاب ریفرنس بک REFERENCE BOOK بن گئی ہے۔

حضرت بابا صاحبؒ کے اوپر اب تک جتنی کتابیں شائع ہو چکی ہیں "اذکار تاج الاولیاء ان سب کا خلاصہ ہے۔ حضرت بابا تاج الدین ناگپوریؒ کے علوم رقیت کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے لیکن آپ کی کیمیا اثر نگاہ روحانی فیوض اور کشف و کرامات کی روایتیں اتنی عام اور اس قدر محیر العقول ہیں کہ ان کے سننے کے بعد دانا آدمی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس مادہ پرست اور دہریت کی دور میں آپ ایک اعجاز خداوندی ہیں۔ حضرت بابا صاحبؒ کو دیکھنے والے خوش نصیب لوگ اب بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ اس لئے اس تذکرے میں پیش کردہ اکثر روائتیں چشم دید اور آپ بیتی پر مبنی ہیں اور باقی روائتیں بھی معتبر راویوں سے پہنچی ہیں الغرض "اذکار تاج الاولیاء" ایسے بزرگوں کے رشحات قلم کا

Marfat.com

نتیجہ ہے، جنھوں نے حضرت بابا صاحب ؒ کے حالات و واقعات کو بہت ہی بہتر اور موزوں طریقے سے پیش کیا ہے۔

حضرت تاج الدین اولیاء کے جذب و سلوک کا آج تک کوئی اندازہ نہیں لگاسکا۔ اس لئے کہ آپ ہر آن ایک نئی شان میں ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اہل ظاہر آپ کو سمجھنے سے قاصر رہے اور آئندہ بھی قاصر رہیں گے یہ کتاب بلاشبہ ان لوگوں کے لئے بھی مشعل راہ ہے جو حضرت بابا تاج الدین ناگپوری ؒ کو مجذوب سمجھتے ہیں۔

قاضی محمد علی تاجی صاحب کی یہ خوش نصیبی ہے کہ سرکار تاج الاولیاء نے ان سے یہ مستند اور جامع کتاب مرتب کرالی ہے مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے اور طفیل قاضی محمد علی تاجی کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اس تالیف کے ناشر اور طابع اور اس خدمت مین حصہ لینے والے دیگر حضرات کو اجر و انعامات عطا ہوں۔ اس تذکرے کے مطالعہ سے انشاء اللہ سالکان طریقت کے لئے بصیرت دل کا سامان فراہم ہو گا۔

نذرانہ عقیدت

تاج آباد شریف ناگپور میں ایک نوجوان عاشق بابا ؒ علامہ غلام دستگیر تاجی کا قیام ہے۔ آپ کا غائبانہ تعارف حاجی محمد عثمان صاحب کے ذریعہ یوں ہوا کہ حاجی صاحب ناگپور شریف حاضری کے لئے جارہے تھے تو میں نے چند کتابیں (اذکار تاج الاولیاء) دربار میں پیش کرنے کے لئے دیں تھیں ان میں سے ایک کتاب حاجی صاحب نے غلام دستگیر صاحب کو ان کا شوق دیکھ کر عطا کی واپس کراچی آئے تو علامہ کی بے حد تعریف کی اور ان کا ایک خط مجھ عاجز کے نام لا کر دیا۔ خط کیا تھا سرکار کی مجھ جیسے ادنیٰ غلام سے بھرپور محبت کا پروانہ تھا۔ چنانچہ میں نے غلام دستگیر صاحب کو خطوط لکھے کہ وہ ناگپور شریف کے حضرات پر جو فیض عام ہو رہا ہے اس فیض کے تازہ واقعات لکھ کر روانہ کریں تو میں چوتھے ایڈیشن میں شامل کرلوں گا۔ میرے ان خطوط کے جواب میں علامہ نے یکم اکتوبر ۱۹۹۴ء کو اپنے خط میں اذکار کے لئے اپنے جذبات اور نئے واقعات لکھ کر روانہ کرنے کا

Marfat.com

وعدہ فرمایا۔ اس خط سے علاء۔ کی بھرپور عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ خصوصی طور پر ان کا خط پیش کر رہا ہوں واقعات، جیسے ہی ملیں گے انشاء اللہ تعالیٰ شامل کرلوں گا۔

میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

محترم قابل صد احترام حضور مخدوم
قبلہ و کعبہ اعلیٰ حضرت
(شیدائے تاج الاولیاء)

السلام و علیکم

قدم بوسی عرض امید کہ بفضل تعالیٰ و رسول پاکؐ کے صدقہ میں بابا حضور تاج الاولیاء کے طفیل میں معہ اہل و عیال خیریت و عافیت سے ہوں گے۔ دیگر احوال عرض کرنے سے قبل معذرت کا خواہاں و معافی کا خواستگار ہوں۔ میں اپنے غیر معمولی اور ہنگامی حالات کی وجہ سے بیرون ناگپور و دیگر مقامات پر گیا ہوا تھا۔ آپ کے مرسلہ دو خطوط پاکر بے حد مسرت ہوئی۔ بروقت جواب نہ دے سکا جس کا مجھے شدید احساس ہے اور شرمندہ ہوں۔ امید ہے کہ ازراہ نوازش درگزر فرمائیں گے۔

حضور پر نور شہنشاہ ہفت اقلیم کا کتنا بڑا کرم ہے کہ تاج الاولیاء نے اپنی معرفت تبلیغ کے لئے آپ کو انتخاب فرمایا۔ آپ کا وہ عظیم شاہکار جو کہ بنام اذکار تاج الاولیاء شائع کیا گیا آپ کا ایک خاص حصہ ہے جس میں عقیدت مندوں کے جذبات ایک سمندر کی طرح موجزن ہیں۔ تحریر کی ہر ہر سطر پر آپ کو سرکار کی بھرپور تائید حاصل ہے اور اس کارنامہ سے حضور تاج الاولیاء آپ سے بے حد راضی ہیں اذکار تاج الاولیاء' ایک فیضان عام کے انداز سے ہندو پاک میں نور کی کرنیں بکھیر رہا ہے جو آپ کے حق میں پروانہ نجات کا باعث ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق حضور باوا جان کے مختلف واقعات قلم بند کرنے کی سعی جاری ہے اور عنقریب ہی روانہ خدمت کردیئے جائیں گے تاکہ اپنے جدید ایڈیشن میں شائع ہوسکے۔ اس سلسلہ میں دور دراز کے مقامات پہنچ کر

Marfat.com

بہت ہی محتاط انداز میں حضور کے حالات قلم بند کر رہا ہوں تاکہ کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو سکے۔ ویسے تو فضیلت کے اعتبار سے سرکار تاج الاولیاء اس عالم کائنات میں ایک روشن آفتاب کے مثل ہیں دوسرے یہ کہ حضور کے واقعات احاطہ تحریر سے ماوریٰ ہیں۔

محمد غلام دستگیر تاجی
درگاہ بابا سرور شاہ صاحبؒ تاجی
تاج آباد شریف ناگپور

تذکار الاولیاء کے مطالعہ کی اہمیت و افادیت

عزیزم ڈاکٹر علامہ محمد خالد صدیقی القادری ایم اے (اسلامیات) فاضل علوم شرقیہ ڈی ایچ ایم ایس 'اذکار تاج الاولیاء کے تیسرے ایڈیشن کے مطالعے کے بعد دربار تاج الاولیاء تشریف لائے۔ علامہ خالد صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی پہلی ہی ملاقات میں اپنے ان مٹ تاثرات چھوڑ جاتے ہیں چنانچہ اس عاجز نے بھی ان پر بابا صاحبؒ کی نسبت غالب دیکھی جس کی وجہ سے ان سے خاص لگاؤ پیدا ہو گیا ہے اور یہی خواہش رہتی ہے کہ وہ بابا صاحبؒ کی ہر محفل میں معہ احباب شرکت فرماتے رہیں۔ خالد صاحب کا ایک خاص حلقہ ہے۔ خالد صاحب ہومیو ڈاکٹر کی حیثیت سے مخلوق خدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ دینی مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ روحانی اسکالر کی حیثیت سے بھی تعلیم دے رہے ہیں۔

میں نے علامہ صاحب سے ان کی عقیدت محبت دیکھ کر اذکار تاج الاولیاء کے لئے ان کے تاثرات لکھنے کی درخواست کی۔ آپ نے مندرجہ بالا کا ثبوت دیتے ہوئے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے قارئین کے لئے تذکار تاج الاولیاء کے مطالعہ کی اہمیت و افادیت پر ایک جامع مضمون لکھ کر دیا جو میں اس ایڈیشن میں شامل کر رہا ہوں میری دعا ہے کہ سرکار تاج الاولیاء عزیزم علامہ ڈاکٹر محمد خالد صدیقی صاحب کو خوب

Marfat.com

نوازیں۔ آمین۔ (میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ رب العزت قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۰

ترجمہ: اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو (تقویٰ) اختیار کرو) اور صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔ یہاں صادق سے مراد وہ سچے ہیں جن کے قول و فعل میں مماثلت ہے جو یقین کے آخری درجے "حق الیقین" تک پہنچے ہوئے ہیں جو حدیث مبارکہ"بی یسمع وبی یبصر" کے مطابق اللہ کے کانوں سے سنتے اور اللہ کی آنکھوں سے دیکھتے ہوں اور یہ کون لوگ ہیں یقیناً" یہ اولیاء اللہ ہیں جن کی صحبت اختیار کرنے کا حکم اللہ ایمان والوں کو فرمارہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اہل عقل وبصیرت اور باشعور حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ افضل ترین عبادت اہل کمال حضرات کی رفاقت اور مقربان دربار الٰہی کی صحبت ہے کیونکہ اہل اللہ اور عرفاء جو وجود کی لذت اور کمال مخصوص رکھتے ہیں اپنی صحبت میں آنے والے نا اہلوں کو بھی نعمت خداوندی سے نوازتے رہتے ہیں۔ لیکن جب انسان اہل اللہ کی صحبت اور عارفوں کے دیدار جمال سے دور ہو اور اسے ان کی صحبت میسر نہ ہو تو اس وقت اسے ان بزرگوں کے حالات سے باخبر رہنا بھی اس کے دل کی تاریکیوں کو دور کرنے اور اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ان کے حالات سے واقف ہونے میں بھی وہی اثر ہوتا ہے جو ان کی صحبت سے کیونکہ درحقیقت یہ بھی ان کی صحبت میں رہنے کے مترادف ہے۔ اگر حسن عقیدت ہو تو ہر چیز مشاہدہ بن جاتی ہے اس وجہ سے ہر زمانے میں بزرگوں کے حالات و واقعات کو ضبط تحریر میں لاکر محفوظ کرلیا جاتا ہے تاکہ عام لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اولیاء اللہ کا وجود ایک ہمہ گیر رحمت اور بیش بہا نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ

...تا ہے۔

Marfat.com

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ

اپنے رب کی نعمتوں کا خوب خوب چرچا کرو۔

تو یوں بھی ان بزرگوں کے حالات بیان کرنا ضروری ہیں اور پھر یہ بھی کہ اللہ کے ان نیک بندوں کا ذکر باعث رحمت و قربت ہے اس لئے کہ عاشق کو اپنے محبوب کا تذکرہ اچھا لگتا ہے اور محبوب بھی عاشق کا ذکر پسند کرتا ہے غرض یہ کہ ان بزرگوں کا تذکرہ ایسی عبادت ہے جسے ہر آدمی محنت و مشقت کے بغیر ہر حال میں ادا کر سکتا ہے اور اس طرح اسے اللہ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ اپنی مشہور کتاب "تذکرۃ الاولیاء" کے دیباچے میں تحریر فرماتے ہیں۔ اس تذکرے کو میں نے کئی وجوہ سے تصنیف کیا ہے۔ ایک یہ کہ میری یادگار رہے۔ لوگ اس سے فائدہ اٹھا کر مجھے دعائے خیر میں مجھے یاد رکھیں اور اللہ کے وہ دوست جن کا میں نے اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ہے میری اس کوشش سے خوش ہوں تو ان کی یہ خوشی مجھے آخرت میں فائدہ پہنچائے گی جس طرح کہ یحیٰی عمارؒ کو جو امام ہرویؒ اور حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کے استاد تھے بعد وفات لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ آپ پر کیا گزری تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ارشاد ہوا کہ اے یحیٰی میں تجھ سے سخت بازپرس کرتا لیکن چونکہ تو ایک مجلس میں میرا ذکر کر رہا تھا اور میرا ایک دوست اسے سن کر خوش ہوا تھا اس لئے میں نے تجھے بخش دیا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے حضرت شیخ بو علی وفاقؒ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ کے حالات سنے اور ان پر عمل نہ کر سکے تو حالات سننے والے کو کچھ فائدہ ہوتا ہے یا نہیں تو آپؒ نے فرمایا کہ دو فائدے ہوتے ہیں ایک یہ کہ سننے والا اگر طالب ہو گا تو اس کی طلب بڑھ جائے گی اور ہمت قوی ہو گی دوسرے یہ کہ وہ اگر متکبر ہو گا تو اس کا تکبر کم ہو جائے گا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ سے سوال کیا کہ مریدوں کو پیروں

Marfat.com

کے ذکر سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ مردان خدا کا ذکر اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے کہ مرید اس لشکر سے شیطان پر قابو پاتا ہے اور اس مرید کا ٹوٹا ہوا دل مضبوط ہو جاتا ہے اور دلیل اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ "وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ" ترجمہ: اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم اگلے پیغمبروں کا قصہ آپ سے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ آپ اس سے آرام پکڑیں اور آپ کا دل قوی ہو جائے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "عِنْدَ ذِكْرِ الصّٰلِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ" یعنی ذاکرین کا (اللہ والوں کا) ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ پانچویں وجہ یہ ہے کہ ان بزرگوں کی ارواح سے اس پریشان حال زمانے کو فیض پہنچے اور اس فیض کی برکت سے لوگوں کو قبل از مرگ دولت سعادت نصیب ہو۔

چھٹی وجہ یہ ہے کہ میں (عطارؒ) نے اولیاء اللہ کے کام کو قرآن و حدیث کے بعد تمام کلاموں سے بہتر اور قرآن و حدیث کے مطابق پایا۔ اس لئے میں نے یہ کام شروع کیا گو میں ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں مگر کیا خبر کہ اللہ ان کے ذکر کی بدولت مجھے بھی کسی قابل کر دے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" یعنی جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ دعویٰ کرنے والوں (اہل اللہ) کو اچھا سمجھو کیوں کہ وہ محقق ہوتے ہیں اور ان کے قدم چومو کیوں کہ وہ اگر بلند ہمت نہ ہوتے تو یہ دعویٰ نہ کرتے۔

ساتویں وجہ یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے عربی کی استعداد ضروری ہے۔ میں (عطارؒ) نے اولیاء اللہ کے حالات فارسی میں لکھے ہیں جو عوام کی زبان ہے (اس زمانہ میں تھی)۔

آٹھویں وجہ یہ ہے کہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ناگوار خاطر بات کہے تو انسان

Marfat.com

اس کے قتل تک کے درپے ہو جاتا ہے جب مخالفت کی بات اتنا اثر کرتی ہے تو موافقت کی بات کیا ذرا بھی اثر نہ کرے گی؟ حضرت شیخ عبد الرحمٰنؒ اسکاف سے لوگوں نے پوچھا کہ قرآن و حدیث کا پڑھنے والا اگر مطالب و معانی نہ سمجھے تو بھی فائدہ اٹھائے گا یا نہیں ر آپؒ نے فرمایا کہ ضرور فائدہ اٹھائے گا جس طرح کہ دوا پینے والا دوا پینے سے فائدہ اٹھاتا ہے اگرچہ وہ اس کے اجزاء سے واقف نہیں۔

نویں وجہ یہ ہے کہ میں (عطارؒ) چاہتا تھا کہ جہاں تک ممکن ہو سوائے اولیاء اللہ کے میں کسی کا ذکر نہ کروں نہ سنوں اس لئے میں نے یہ کتاب تصنیف کی۔

دسویں وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے حضرت امام یوسف ہمدانیؒ سے سوال کیا کہ جب اولیاء اللہ دنیا میں باقی نہ رہیں تو ہم کیا کریں کہ جس کی وجہ سے دنیا کی مکروہات سے الگ رہیں تو آپؒ نے فرمایا کہ ایک جزو روزانہ ان کے حالات کا پڑھا کرو۔

گیارہویں وجہ یہ ہے کہ زمانے میں بدکاریاں اور برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور نیک لوگوں کو دنیا نے بھلا دیا ہے میں نے چاہا کہ اس کتاب سے نیک لوگوں کی یاد تازہ رہے اور لوگوں کو ان سے محبت پیدا ہو۔ لوگ انہیں تلاش کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں اور سعادت ابدی حاصل کریں اسی طرح سولہ فوائد بیان فرمائے۔

صاحب مراۃ الاسرار حضرت شیخ عبد الرحمٰن چشتی تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰۳۰ھ کے وسط میں اولیاء اللہ کے احوال میں سے ایک حالت دریافت کرنے کی غرض سے میں نے کئی چلے کئے لیکن مطلوبہ حالت پیدا نہ ہوئی ایک روز کتاب تذکرۃ الاولیاء کا ابتدا سے ترتیب و شرائط کے ساتھ مطالعہ شروع کر دیا اور اختتام تک کی نیت کرلی جس وقت کہ سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی کے معراج کے ذکر پر پہنچا وہ حالت جس کی کہ عرصے سے تمنا تھی بے تکلف منکشف ہوگئی یقین ہو گیا کہ احوال اولیاء اللہ مفید نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ہرگز انبیاء کے واقعات قرآن کے ذریعے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچاتا۔

Marfat.com

یہ تو تھیں تذکار اور ملفوظات اولیاء اللہ کی اہمیت اور افادیت سے متعلق باتیں۔

بزرگان دین نے اولیاء اللہ کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بھی آداب بیان فرمائے ہیں وہ آداب کیا ہیں۔

اول۔ یہ کہ تذکار اولیاء پڑھتے وقت باوضو ہو اور مودب ہو کر بیٹھے۔

دوم۔ یہ کہ توجہ صاحب تذکرہ کی روح کی جانب ہو۔ اس سے وہ بھی متوجہ ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والوں کا تزکیہ نفس کرتے ہیں کیونکہ روح مکان و زمان اور موت و حیات کی قیود سے آزاد ہے۔

سوم۔ صاحب تذکرہ کی کسی بات پر اعتراض نہ کرے اگر کوئی بات سمجھ ہی میں نہ آئے تو کسی صاحب حال سے دریافت کر لے۔ ظاہربین لوگوں سے دریافت کرکے پریشان نہ ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی صاحب حال سے دریافت کرنے کی تاکید فرمائی۔ "فَاسْئَلُوْا اهل الذکر" اہل ذکر سے دریافت کرو۔

آخر میں میں مکرم و محترم قبلہ بابا قاضی محمد علی تاجی امجدی مدظلہ العالی کا نہایت شکرگزار ہوں کہ انہوں نے عشاق کی تشنگی اور عوام کے دل کی تیرگی دور کرنے اور راہ سے بھٹکے ہوؤں کی رہنمائی کرنے کے لئے جام معرفت روشن چراغ اور خضر راہ کا انتظام و انصرام باباصاحب کی سوانح کی شکل میں کیا اور پھر اس فقیر خاک پائے اولیاء العبد محمد خالد صدیقی القادری کو اذکار تاج الاولیاء میں اذکار کی اہمیت اور افادیت پر لکھنے کا حکم صادر فرما کر وہ عزت عطا فرمائی جس کا یہ گناہ گار کسی طرح بھی قابل نہ تھا۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اولیاء کرام کے دامن سے وابستہ رکھے اور آخرت میں اس وابستگی کو ہماری مغفرت کا سبب بنادے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ؐ

دستخط

ڈاکٹر علامہ محمد خالد صدیقی القادری

Marfat.com

فاروق حسین کاشمیری تاجی

عالم فاضل، وکیل ہائی کورٹ، پروفیسر لاء کالج مظفر آباد، بہترین مقرر، مہمان نواز، سب خوبیوں کے ساتھ پنجتن پاک و بزرگان دین بالخصوص حضرت بابا صاحبؒ کے عشق و مستی سے سرشار نوجوان فاروق حسین کاشمیری تاجی کے متعلق کہ وہ میرے معشوق ہیں یہ حضرت بابا صاحبؒ نے کہلوادیا ہے ورنہ بندہ ناچیز تو فقر کے جہاں میں گمنام اور عشق کے ملک میں بے زبان ہی رہنا چاہتا ہے۔ سرکار نے ان کا نام رجسٹر مین مجھ عاجز سے لکھوایا ہے۔

(میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

زیارت روحانی میں بابا صاحبؒ کی عطا

راوی: فاروق حسین کاشمیری تاجی

اپنے اعمال پر ایک تجزیاتی نظر انسان کو درست سمت میں محو سفر ہونے میں معاون ہوتی ہے جب کہ حصول منزل مقدر کی بات ہے۔ میں اپنی داستان ضبط تحریر میں نہ لاتا مگر قبلہ تاجی صاحب کے ساتھ تعلق ہی کچھ اس طرح استوار ہوا ہے کہ ان کے اولین حکم کی تعمیل کئے بناء چارہ نہ ہے۔

کیپٹن عبد المنان صاحب نقش بندی قادری سلسلہ کے وہ پہلے مرد ہیں جن کے ساتھ ہم نفسی نے مجھے جادہ حقیقت کی راہوں سے آشنا کیا اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بحالت بیداری زیارت نصیب ہوئی۔ راقم نے بوقت انتخاب یہ شرط منوائی کہ تمام تر مراحل اپنے شعور کے ساتھ طے کروں گا۔ اس شرط نے میرے سفر کو جس قدر دشوار گذار بنایا اسے کچھ میں ہی جانتا ہوں مگر الحمد للہ تاحال میری مرضی کے مطابق سفر کروایا جارہا ہے۔

تشتیک کی وادی سے گزرنے کے بعد ابھی کوئی قدم نہ اٹھایا تھا کہ قدرت نے میرے پاس قبلہ محمد علی تاجی صاحب کے بچوں کو بصورت مہمان بھیج دیا اور میں نے اپنی طرف

Marfat.com

سے سنت ابراہیمی پوری کرنے کی سعی کی۔ یوں بابا تاج الدین کے عرس میں شرکت کی دعوت ملی میں نہیں کہہ سکتا کہ عرس میں میری اولین شرکت کے اسباب کیوں کر ترتیب پائے۔ تاہم یہ ۱۹۸۷ء کا سال تھا کہ میں نے بابا سرکار کے عرس میں شرکت کی۔ سال ۱۹۸۸ء میں منعقد ہونے والے عرس کی شرکت سے راقم نے تحریری انکار کردیا حالانکہ اس ایک سال کے عرصہ میں راقم نے اپنی مرضی کے ساتھ اور بحالت شعور متعدد مرحلے طے کیے۔

جب میں نے قبلہ تاجی صاحب کو عرس میں شریک نہ ہونے کی نسبت لکھ بھیجا تو ایک رات میں نے ایک ایسا خواب دیکھا جس میں میری ضد کو ایک نرالی سمت دے دی۔ خواب اور اس کے بعد کی کیفیات میں سے چند باتیں اپنی ذات تک محدود رکھنے کے علاوہ میں صرف اپنے خواب کو بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔

میں نے دیکھا کہ سید امجد علی تاجی کے مزار پر بابا تاج الدین سرکار کے عرس کی تقریبات شروع ہیں اور میں حاضرین کو لنگر تقسیم کرنے کا فرض انجام دے رہا ہوں جبکہ قبلہ محمد علی تاجی بھی تشریف فرما ہیں۔ ہر سو ہلکے زرد رنگ کی روشنی پھیلی ہوئی ہے اتنے میں ایک تخت ہوا میں اڑتا ہوا نمودار ہوا جس کی شکل بابا تاج الدین سرکار کے مزار مقدس جیسی ہے اور اس تخت پر بابا تاج الدین سرکار تشریف فرما ہیں۔ یہ تخت لنگر خانے میں اترا اور قبلہ تاجی صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے بابا سرکار کو سلام کیا اور بابا سرکار نے قبلہ تاجی صاحب کو معانقہ کے بعد اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا۔ بابا سرکار نے میری طرف اشارہ کیا تو قبلہ تاجی صاحب نے مجھے بلایا میں نے بابا سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سلام پیش کیا پھر بابا سرکار نے قبلہ تاجی صاحب سے پوچھا کہ جو یہ مانگتا ہے اسے دے دوں اس پر قبلہ تاجی صاحب نے فرمایا کہ سرکار بچہ ہے آپ کا۔ اس پر بابا سرکار نے فرمایا کہ یہ ۷۰ مرتبہ کہے بابا جی دے دو تو پھر ہم دیں گے۔

متذکرہ بالا خواب کے بعد میں نے عرس مبارک میں شرکت کا فیصلہ کیا اور اس سال بابا

Marfat.com

سرکار نے کمال شفقت و مہربانی سے مجھے اپنا سقہ مقرر کیا اور مجھے آج بھی اس پر ناز ہے۔ لوگ عام طور پر کسی سے اپنا تعلق جوڑتے وقت یا لاشعوری طور پر بدلے میں کچھ ملنے کے خواہاں ہوتے ہیں جب کہ میں نے استواری تعلق پر عرض کیا کہ مجھے بدلے میں کچھ نہیں چاہئے۔ اس لئے کہ بدلے کی خواہش میرے نزدیک بنیا پن ہے اور ایک لحاظ سے کاروبار ہے۔ کاروبار میں نفع و نقصان دونوں کا امکان رہتا ہے میں نے بابا سرکار سے یہ عرض کردی تھی کہ سرکار مجھے کسی لائق گردانے یا نہ اور مجھے کوئی معاوضہ دیں یا نہ دیں تو ان سے اس بات کا کبھی طلب گار نہیں رہوں گا کہ وہ میری طرف سے قائم کئے جانے والے تعلق کو شرف قبولیت بخشنے کا موقع دیں۔ مگر اس کے باوصف سال ۱۹۹۳ء میں ایک ایسا واقعہ درپیش آیا جس پر میں آج بھی نازاں ہوں۔

ہوا یوں کہ ہمارے دوست حنیف خان ایڈووکیٹ نے ایک دن دوستوں کی محفل میں غلط فہمی کی بناء پر مجھے ناقابل بیان حد تک سخت سست کہا اور انتہائی نازیبا الفاظ اور لہجے میں گفتگو کی میں نے حوصلہ سے کام لیتے ہوئے جواب میں ایک لفظ تک نہ کہا اور نہ ہی اپنی صفائی پیش کی دوسرے دن ہم چند دوست ہائی کورٹ کی بلڈنگ کے احاطہ میں دھوپ میں کھڑے تھے کہ راجہ حنیف صاحب تشریف لائے اور دور سے ہی ہاتھ باندھ کر معافی مانگنا شروع کردی۔ مجھے اور وہاں پر موجود باقی دوستوں کو بھی اس پر بڑی حیرانی ہوئی کہ وہ بادیدہ نم تھے اور ان کے چہرے سے بھی تاسف و پشیمانی عیاں تھی راقم نے انہیں گلے لگایا اور معافی تلافی کے بعد دیگر دوستوں کے دریافت احوال پر انہوں نے کہا کہ گذشتہ شب معمولات سے فراغت کے بعد جب وہ سوئے تو ایک بزرگ نے ان کی چارپائی یہ کہتے ہوئے الٹ دی کہ تو اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے تو نے فاروق کاشمیری کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ تجھے علم نہیں وہ ہمارا بچہ ہے ان کا کہنا ہے کہ ساری رات جب بھی انہوں نے سونے کی کوشش کی ان کی چارپائی الٹ دی گئی۔

متذکرہ بالا واقعے کا علم ہونے پر مجھے جہاں اس بات کی خوشی ہوئی مجھ سے سیاہ کار

Marfat.com

پر بابا سرکار کی نظر کرم ہے وہاں اس بات کا افسوس بھی ہوا کہ میرا راز عیاں ہو گیا۔
بابا سرکار نے مجھ پر اپنے کرم کا سلسلہ کچھ عجیب طرح سے جاری رکھا ہوا ہے کہ میری شعور والی ضد کو باکمال شفقت و مہربانی پذیرائی بخش رہے ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ میرے ذہن میں ایک سوال لاتے ہیں اور پھر مطالیاتی خاک چھونانے کے بعد کسی نہ کسی طریقے سے مجھے اس کا جامع اور تسلی بخش جواب بھی عنایت فرمادیتے ہیں یوں مرحلے طے ہو رہے ہیں۔ نفی ذات کا مسئلہ ہو یا مکاشفہ کی تفہیم ادراک ذات کا مسئلہ ہو یا زمان و مکان کا فلسفہ انسانی عملی دونوں کا معاملہ ہو یا کوئی بھی نفسیاتی نقطہ کوئی بھی تو ایسی منزل نہیں جہاں سرکار کا کرم مجھ پر نہ ہو۔ حتیٰ کہ میری ذاتی زندگی کے تمام تر معاملات بھی انہوں نے اپنے دست کرم میں لئے ہوئے ہیں اور اپنے ساتھ تعلق قائم کروانے سے لے کر اس وقت تک سرکار نے مجھے کبھی بھی کسی معمولی معاملہ میں بھی پریشان نہ ہونے دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ کے لطف و کرم کو الفاظ میں بیان کرنا میرے لئے ناممکن ہے اور ویسے بھی میرے نزدیک تعلقات بیان کرنے کی نہیں بلکہ برتاوے کی چیز ہے۔ سب سے بڑا کرم مجھ سیاہ کار کو قبلہ محمد علی تاجی صاحب کا معشوق گردانا جاتا ہے جس کی تفصیل قبلہ محمد علی تاجی صاحب اگر خود کسی وقت ضبط تحریر میں لائیں تو لائیں میں اس سلسلہ میں خاموش رہوں گا۔

فاروق حسین کاشمیری تاجی

اذکار تاج الاولیاء کے مطالعہ کے بعد زیارت روحانی

اذکار تاج الاولیاء کے تیسرے ایڈیشن کا مطالعہ کیا لیکن تشنگی باقی ہے دل ہل من مزید کی طلب کرتا ہے جی چاہتا ہے کہ بابا جان کے بارے میں زیادہ جان سکوں۔ ان کی ایک ایک بات' ایک ایک فقرہ ان کی اپنی مخصوص بولی جو نہ کبھی اس سے پیشتر سنی اور نہ پڑھی' سنتا جاؤں اور جھومتا جاؤں کہ یہ الفاظ و لہجہ کتنا پیارا دل کو لبھانے والا ہے ان کی زبان مبارک سے ادا کئے ہوئے یہی جملہ زیادہ سے زیادہ آئندہ اشاعت میں دیئے جائیں اور

Marfat.com

باباجان کی مختلف شبیہہ مبارک بھی شامل کی جائیں۔ میری دلی دعا ہے کہ کتاب مقبول خاص و عام ہو اور ہر قاری کو باباجان مجھ عاجز کی طرح اپنے دیدار سے بھی نوازیں میں تو باباجان کی ذات گرامی سے متعارف ہی اذکار تاج الاولیاء کے ذریعے ہوا لیکن باباجان کا یہ بے حد کرم ہے کہ انہوں نے دوبار اپنی زیارت سے نوازا۔

ایک شب دیکھا کہ میں ایک تاریک کنوئیں میں گرتا چلا جارہا ہوں جس کی گہرائی کا کوئی اندازہ نہیں۔ خوف و دہشت سے دل گھٹتا جارہا ہے اسی اثناء میں بابا حضورؒ نے مجھے بازو سے پکڑا اور کنوئیں سے باہر کھینچ لیا۔ نیند ٹوٹ گئی۔ چند دن گزرے تھے حالات کی شدت میں واضح کمی محسوس کی جیسے زندگی قدرے سہل ہو گئی ہو۔ اپنی ذات پر اعتماد بحال ہوا اور بابا حضور سے عقیدت اور بڑھ گئی۔

دوسری بار زیارت اسی شب برات کی رات عجیب انداز سے ہوئی۔ جنوری ۹۵ء کو گھر کے سبھی افراد نے ساری رات جاگ کر عبادت میں گزاری میں بے عمل و سیاہ کار بستر پر پڑا رہا۔ رات کے کسی حصے میں آنکھ لگی دیکھا کہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبز گنبد پر رنگ برنگے بلبلوں کی لڑیاں (مرچیں) ٹانک رہا ہوں۔ پورا ماحول نورانی ہے نورانی روشنی سے جگ مگا رہا ہے اور میں پھر بھی لڑیاں ٹانک رہا ہوں اور خود سے کہتا جارہا ہوں کہ یہاں تو پہلے ہی سے اتنا نور اور روشنی ہے پھر تیری ان لڑیوں کی بھلا کیا حیثیت؟ اسی خود کلامی میں اچانک ایک خیال ذہن میں آیا کہ میں جو اتنی اونچی جگہ موجود ہوں تو آخر کھڑا کس چیز پر ہوں اس خیال سے نیچے نظر کی تو دیکھا کہ بابا حضور اس فقیر حقیر کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اللہ اللہ حیرت اور استعجاب کی شدید جھٹکے کے ساتھ بیدار ہو گیا۔ عجیب کیفیت تھی کہ بابا کے صدقے اپنا ناناجان کے روضہ پر روشنی کرنے والے اس حقیر کو اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔ یہ دونوں خواب میری متاع ہیں بابا حضور سے صرف اور صرف یہی التجا ہے۔

یک نگاہے گاہے گاہے از طفیل پنجتن

Marfat.com

سگ بابا تاج الدین
غلام رسول چوہان بلاک ۴۷
معرفت فرید کتاب گھر
ڈیرہ غازی خان پنجاب

منقبت

(از اقبال نشتر وارثی)

یہاں پہ دور مسلسل شراب تاج کا ہے
یہ مے کدہ ہے یا دریا جناب تاجؒ کا ہے
کہوں میں کیسے نگاہوں کو کیا نظر آیا؟
ہٹا جو گوشہ یکایک نقاب تاجؒ کا ہے
تجلیات ہیں ہر سو مری تلاوت سے
صحیفہ خواں جو مرا دل کتاب تاجؒ کا ہے
گل مراد سے خالی نہیں کوئی دامن!
کرم یہاں پہ ہمیشہ جناب تاجؒ کا ہے
ہم آنکھ کھول کے تعبیر خواب دیکھیں گے
ابھی اثر تو نگاہوں پہ خواب تاجؒ کا ہے
سوال کرکے سب امیدوار بیٹھے ہیں
کہ انتظار مجھے بھی جواب تاجؒ کا ہے
یہ بزم تاجؒ ہے نشتر یہاں محمد علی
بہت عزیز پیامی جناب تاجؒ کا ہے

Marfat.com

آداب طریقت میں ادب کو خاص مقام حاصل ہے

از میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی

طریقت کی منازل پر پہنچنے کے لئے ادب کا ایک خاص مقام ہے۔ بابا صاحبؒ نے ادب کی خصوصی تعلیم دی۔ ادب سے ہی تمام مراحل کی تکمیل ہوتی ہے۔ ادب سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں پیر کا تصور عرفان کی ابتدا ہے۔ جب تک پیر کا تصور مکمل نہیں ہوتا اور ہر جہت میں پیر ہی پیر نظر نہیں آتا فنافی الشیخ کا مرتبہ نصیب نہیں ہوتا اور جب تک مرید فنافی الشیخ نہین ہوتا۔ فنافی الرسول کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک فنافی الرسول نہیں ہوتا۔ فنافی اللہ کے مرتبہ سے سرفراز نہیں ہوتا۔

شروع میں مرید پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خداوند تعالے کی دستگیری کا حامل ہوتا ہے۔ جو تجلیات جمال پیر کے قلب میں بیعت کے وقت ہجوم کرتی ہیں وہ دست بدست مرید کے قلب و قالب کو بھی منور کردیتی ہیں۔ یہیں سے ادب رونما ہوتا ہے۔ اگر مرید مودب نہ ہو تو تصور میں فتور پیدا ہوتا ہے اور نفس و جہل کا غلبہ ہونے لگتا ہے۔ اس کے برعکس ادب کی وجہ سے تصور مکمل ہوجاتا ہے اور نفس سرکشی سے باز رہتا ہے۔ مرید مودب ہونے کے بعد منکسر المزاج ہوجاتا ہے۔ اپنے آپ کو بے حقیقت اور کم مایہ تصور کرتا ہے۔ پیر کو اپنا ملجا و ماویٰ سمجھتا ہے۔ یہی ترقی کا زینہ ہے۔ جب تک اعضاء مودب نہ ہوں، نگاہیں مودب نہ ہوں، زبان مودب نہ ہو باطنی ادب میسر نہیں آسکتا۔ ادب کی ابتدا پیر سے ہوتی ہے اور انتہا اللہ سبحانہ تعالے کے حضور ہوتی ہے۔

ادب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ادب قولی دوسرا ادب فعلی۔ کلام میں ادب قلب کے ساتھ ہو تو اسی سے فعل میں ادب نمایاں ہوجاتا ہے۔

ایک سائل نے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ سے دریافت کیا؟ حضرت جنیدؒ افضل تھے یا بایزیدؒ؟ آپ نے جواب میں فرمایا "میرا پیر ایک ہے، میرا رسولؐ ایک ہے، میرا اللہ ایک ہے۔ میں اپنے پیر میں سب کچھ پالیتا ہوں پھر مجھے دوسرے سے کیا سروکار" حضرت

Marfat.com

ذوالنون مصریؒ کا قول ہے کہ "جو مرید جادہ ادب سے باہر ہو جاتا ہے وہ جہاں تک ترقی کر چکا ہوتا ہے وہاں سے لوٹا دیا جاتا ہے"

حضرت ابو الحسن نوریؒ فرماتے ہیں کہ "جو اپنے وقت میں مودب نہیں ہوتا اس کی عمر ضائع ہو جاتی ہے۔" جب اپنے وقت میں مودب نہ ہونے والی کی عمر برباد ہو جاتی ہے تو طریقت کا بے ادب کب فلاح کو پہنچ سکتا ہے۔

حضرت امام شافعیؒ ایک روز درس دیتے ہوئے دس بار کھڑے ہوئے۔ تلامذہ نے دریافت کیا حضرت کیا معاملہ تھا۔ آپ خلاف عادت دس بار کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا ایک سید زادہ باہر کھیل رہا تھا۔ جب وہ کھیلتے کھیلتے میرے سامنے آتا تھا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا۔ یہ بات ادب و تعظیم کے خلاف تھی کہ فرزند رسولؐ میرے سامنے آئے اور میں ان کی تعظیم کے لئے نہ اٹھوں۔

حضرت ابو نصرؒ کا قول ہے کہ "اہل خصوصیت جو اہل دین سے ہیں ان میں ادب طہارت قلب سے ہوتا ہے۔ ان کے ادب میں اسرار کی رعایتیں ہوتی ہیں۔ ان کے ادب میں عہد کی پابندی ہوتی ہے۔ جو وساوس ان کے دل میں آتے ہیں انہیں ادب سے دور کر دیتے ہیں۔ جب عالم راز میں رہتے ہیں تو ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں اور جب اعلانیہ مجلس میں بیٹھتے ہیں تب بھی ادب سے بیٹھتے ہیں۔ ان کے حسن و ادب کو دیکھ کر اللہ جل شانہ انہیں مقامات عالیہ سے سرفراز فرماتا ہے۔ ان کی طلب صادق بھی کام آتی ہے۔ ان کے حضوری کے اوقات بھی مقرر ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمام آداب طریقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وساطت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ تاکہ اللہ جل شانہ کے پرستار اپنے مولا کے قدم بقدم چل کر مقام قرب پر فائز ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمام آداب ظاہری و باطنی کے مجموعہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل سے ادب کی انتہا معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے معراج میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔

Marfat.com

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۝

یعنی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں نہ جھپکیں نہ کسی اور طرف متوجہ ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلوہ ذات کو دیکھا تو صفات کی رنگارنگی افعال کے طلسم جو قلب حضور کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکے۔ مرکز نگاہ ذات تھی اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ تمام آداب میں انتہائی ادب ہے اور گہرا ادب ہے۔

منقبت حضرت تاج الاولیاء محمد تاج الدین ناگپوریؒ (از سید معراج جامی)

دلدادگان شوق کو کیا فکر ، کیا کریں
سر تاج الاولیاء کا وظیفہ پڑھا کریں
اس نامراد زیست کے کھوئے ہیں سارے حرف
لفظوں کی حرمتوں سے اسے آشنا کریں
کب سے نظر ہے آپ کے در پر لگی ہوئی
کچھ اعتبار ذات کا صدقہ عطا کریں
جن کو فراز عرش کی رہتی ہے جستجو
وہ نقش پائے تاج پر سجدہ ادا کریں
اشکوں کی معرفت ہو بیاں قصہ وفا
قلب حزیں سے آپ کی مالا جپا کریں
اہل جنوں کے ہاتھ میں ہے نظم کائنات
اہل خرد اگر ہیں ہراساں ، ہوا کریں
ملتی ہے ان کے در سے ہر چیز بے طلب
کیا فائدہ ہیں جو بیان مدعا کریں
جامی یہ آرزو ہے کہ سر تاج الاولیاء
میرے تصورات میں پیہم رہا کریں

Marfat.com

ولی اللہ کے مدارج و کرامات

اس مضمون کو حضرت جنید بغدادیؒ کے تصوف کی تشریح سے شروع کرتا ہوں۔ حضرت فرماتے ہیں۔ "تصوف دراصل خبر کو معلوم کرنے کو ترک کرنے کا نام ہے۔" کیا عمدہ تشریح ہے۔ خبر کی جستجو ہی جب ختم ہو جائے گی تو پھر وہ توکل کی منزل حاصل کر لے گا۔ اور یہ منزل اسے قرب خداوند کریم و قدوس کی منزل تک پہنچا دے گی۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک جملہ میں تصوف کی جامع تشریح فرمادی۔

ولایت کی تشریح لفظ ولی کی لغوی تحقیق

اس کی دو صورتیں ہیں، پہلی یہ کہ علیم اور قدیر کی طرح فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے۔ "ایسی ذات جس کی طاعات مسلسل رہیں۔ اور معصیت و گناہ ان طاعات میں خلل نہ ڈالیں۔" دوسری صورت یہ ہے کہ قتیل اور جریح کی طرح فعیل کے وزن پر ہو مگر معنی مفعول کے دے۔ جس طرح کے قتیل و جریح بمعنی مقتول و مجروح ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ جس کی ذات کی حفاظت و نگرانی ہر قسم کے معاصی سے مسلسل اللہ تعالیٰ فرمائے اور اسے ہمیشہ طاعات کی توفیق سی نوازے۔ امام رازیؒ قرآن پاک سے لفظ ولی کے ماخذ کو نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ یہ لفظ ان ارشادات قرآنی سے ماخوذ ہے(۱) اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ترجمہ: اللہ ایمانداروں کا ولی ہے۔ (۲) وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (وہ نیک لوگوں کا دوست اور والی ہے۔ (۳) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ ہے۔

حضرت امام یوسف نبہانی فرماتے ہیں ولی لغت مین قریب کو کہتے ہیں۔ جب بندہ کثرت طاعات اور زیادتی اخلاص کی وجہ سے خداوند قدوس کے قریب ہوتا ہے اور اللہ کریم اپنی رحمت، فضل اور احسان سے اپنے بندے کے قریب آجاتا ہے تو یہ دونوں قرب مل

Marfat.com

کرواتے کا خمیر اٹھاتے ہیں۔

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانیؒ نے اپنی کتاب شرح العقائد میں تحریر فرمایا ہے کہ ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ذات و صفات کا عارف ہو وہ تا حد امکان طاعات پر مواظبت کرتا ہو اور معاصی سے بچتا ہو۔ وہ لذات و شہوات سے بھی روگردانی کرتا ہو اب اس تعریف کی غور ملاحظہ فرمائیں۔ لذات و شہوات انہماک کے بغیر ہوں تو وہ اس تعریف سے خارج ہوں کیونکہ اگر وہ بلا تکلف میسر ہوئی ہیں اور اس نے اپنی جان کو ان سے روکا نہیں تو اس کے لئے اس حد تک جب تک انہماک نہ ہو تو حلال ہیں حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے ایسے ہی اطاعت گزار بندوں کے لئے فرماتا ہے۔ مَا تَقَرَّبَ عَبْدٌ اِلَیَّ بِمِثْلِ اَدَاءِ مَا فْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبُّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّلِسَانًا وَّقَلْبًا وَّیَدًا وَّرِجْلًا بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یَنْطِقُ وَبِیْ یَمْشِیْ۔

"کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی سے بڑھ کر کسی اور چیز سے میرا تقرب حاصل نہیں کر سکتا (فرائض کے بعد پھر وہ) نوافل سے مزید میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ جب وہ میرے مقام محبت تک پہنچ جاتا ہے تو میں اس کے کان، آنکھ، زبان، دل ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ وہ میرے ذریعہ سے سنتا، دیکھتا، بولتا اور چلتا ہے۔"

حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ ان کے کانوں، آنکھوں اور تمام اعضاء میں غیر اللہ کا حصہ نہیں رہا۔ جب یہ ثابت ہو گیا تو ہمیں یہ کہنے دیجئے کہ یہ مقام عظیم ہے اس کا مقابلہ درندوں کی تسخیر، مردوں کو جلانا غرض جمادات و نباتات کا تابع ہونا کیا حیثیت رکھتا ہے۔ پھر انہی کے لئے حکم ہوتا ہے کہ۔ اُخْرُجْ بِصِفَاتِیْ اِلٰی خَلْقِیْ مَنْ رَاٰكَ فَقَدْ رَاٰنِیْ وَمَنْ قَصَدَكَ قَصَدَنِیْ وَمَنْ حَبَّكَ اَحَبَّنِیْ (حدیث قدسی)

میری ہی صفات سے مخلوق پر ظاہر ہو اور ان کو میری طرف بلا جو تجھے دیکھے گا وہ مجھے دیکھے

Marfat.com

گا جو تیرا قصد کرے گا وہ میرا قصد کریگا جو تجھ سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا

ایک اور جگہ یہ پھر ارشاد ہوا ہے۔

میں ایسے بندوں کو تین چیزیں عطا کرتا ہوں (مکاشفتہ القلوب) (1) ان کے دلوں میں اپنا نور ڈال دیتا ہوں' وہ مجھ سے (علوم و فنون) بتاتے ہیں جو میں ان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ (2) ان کے میزان میں زمین و آسمان اور ان کی ہر چیز ہو تو بھی میں ان کی خاطر کم سمجھتا ہوں (یعنی زیادہ عطا کرنا چاہتا ہوں)

(3) میں ان کی طرف اپنا رخ کرتا ہوں (ظاہر ہے اللہ تعالیٰ جن کی طرف اپنا رخ کرے۔ پھر اس بشر کو اپنے جیسا سمجھنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔)

ان ہی اولیاء اللہ کے لئے قرآن میں ارشاد فرمایا۔ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ط لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ط ذَالِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ط

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم ہے وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ انہیں خوشخبری ہے۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوا۔

مَنْ آذٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَۃِ

ترجمہ: (جس نے میری وجہ سے کسی ولی کو ایذا پہنچائی تو اس نے میدان جنگ میں مجھے دعوت مبارزت دی ہے۔) (یعنی مجھ سے جنگ شروع کر دی)

انہی اولیاء اللہ کے لئے ایک حدیث شریف میں آیا ہے۔ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَایُوْبَالَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ۝

(کئی پراگندہ منہ' غبار سے اٹے اور پھٹے کپڑوں والے ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی انسان

Marfat.com

پرواہ تک نہیں کرتا۔ لیکن وہ خدا کی قسم کسی بات پر کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرتا ہے) حضور علیہ السلام نے ان کی قسم کو کسی خاص چیز سے وابستہ نہیں کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ جو بھی قسم کھائیں اللہ تعالیٰ اسے پورا فرمادیتے ہیں۔

جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس بندہ کے کان' آنکھ' زبان' دل' ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔

حضرت شیخ ابن عربیؒ نے اپنی کتاب (مواقع النجوم) میں ان آٹھ اعضاء سے صادر ہونے والی کرامات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ ان ہی اعضاء سے وہ طاعات صادر ہوتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ ان اعضاء میں سے ہر ایک عضو کے ساتھ کچھ احکام شرع کی تکلیف وابستہ ہے جب احکام شرع کا مکلف انسان ان تکالیف شرعیہ کا پیرو ہو کر ان اعضاء سے وہ کام کراتا ہے تو پھر ان اعضاء سے کرامات کا صدور ہوتا ہے۔ اعضاء کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

آنکھ

آنکھ اگر طاعات میں مشغول رہے اور اس کے لئے جو شرعاً نامناسب مواقع ہیں ان سے بچے تو اسے یہ کرامات ملتی ہیں کہ وہ آنے والے کو آنے سے پہلے دور سے ملاحظہ کرلیتی ہیں اور اسی طرح کثیف حجابات کے پیچھے بھی دیکھ لیتی ہیں اور نماز کے وقت کعبہ کو اپنے سامنے پاتی ہیں تاکہ اسی طرف منہ ہوسکے وغیرہ پھر آنکھ کو یہ کرامت بھی ملتی ہے کہ وہ ملائکہ' ملاء اعلیٰ اور جنات کے عالم ملکوتی اور عالم روحانی دیکھنے لگتی ہے۔ اسے خضر علیہ السلام اور ابدال بھی نظر آتے ہیں۔ یہ سب حضور علیہ السلام کی نگاہ ناز آفرینیوں کے صدقے میں بطور اقتداء و اتباع کے ملتی ہے۔

کان

اگر کان طاعت کیش ہو اور نا ملائم باتوں سے بچے تو اسے بشارت کی سماعت سے نوازا جاتا ہے کہ وہ عند اللہ و عقل کا موصوف ہے۔ یہ سماع بہت بڑی کرامت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

ارشاد ہے۔

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَلْاٰيَه ۔

(تو خوشی سناؤ میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر بات سنیں پھر اس کے بہتر پر چلیں) کان کو یہ کرامت بھی عطا ہوتی ہے کہ وہ جمادات کے بول سننے لگتا ہے جب یہ سماعی حالت دوام پاتی ہے تو وجود کی ہر چیز بولنے والی زبان سے یوں تسبیح سنائی دیتی ہے پڑھتے سنائی دیتی ہے جس طرح زید و عمر باہم باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

زبان

اگر یہ احکام خداوندی ہو کر طاعت شعاری کا ثبوت دے تو یہ عالَم اعلیٰ سے ہم کلام ہوتی ہے اور ان سے باتیں کرتی ہے جب آدمی مقام سماع کے درجہ میں متحقق ہو جائے تو اس سے خطاب بھی ہوتا ہے اور ہاتف بھی اسے آواز دیتا ہے جب وہ بولتا ہے تو اس کی بات رد نہیں کی جاتی۔ جب ولی اور عالم بالا میں مکالمہ چل پڑتا ہے اور باہم گفتگو کا آغاز ہوتا ہے تو اس کا یہ انداز ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے زبان سے کہتا ہے اور وہ جو کہتے ہیں وہ اس تک کانوں کے مقام تحقق پر پہنچنے کی وجہ سے آتا ہے اور اگر یہ ان کا مشاہدہ کرتا ہے تو یہ آنکھوں کے مقام تحقق کی وجہ سے ہوتا ہے زبان سے یہ کرامات بھی صادر ہوتی ہیں کہ وہ کسی چیز کے ہونے سے پہلے اپنے نطق سے منکشف کر دیتی ہے۔

ہاتھ

اگر تابع فرمان خدا ہو کر نامناسب معاملات سے بچ کر رہے تو اسے یہ کرامت عطا ہوتی ہے کہ وہ اپنے دامن سے نکلے تو چمکتا دمکتا نکلتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ مرتبہ عطا ہوا تھا۔ پھر اسی ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں حضور علیہ السلام کے دست حق کو ملاحظہ کر لیں جب یہ ہاتھ دشمنوں کی طرف کنکریاں پھینکتا ہے تو وہ شکست سے دوچار ہوتے ہیں ولی حق ہوا میں کچھ پکڑتا دکھائی دیتا ہے جب وہ اپنی مٹھی

Marfat.com

کھولتا ہے تو سائل کے لئے اس میں سونا اور چاندی نکلتے ہیں۔

پیٹ

اسی طرح پیٹ بھی نامناسب معاملات سے بچے اور اطاعت شعار بن جائے۔ تو اس کی ایسی کرامات میں سے جن میں مکر و استدراج کا دخل نہیں یہ کرامت بھی ہے کہ اس کے طعام و لباس کا تحفظ ہوتا ہے۔ پھر اس کے سامنے تھوڑا سا کھانا لایا جائے تو بہت سے لوگوں کے لئے کافی ہوتا ہے یہ میراث نبویؐ ہے۔

اس مقام کی تحقیق یہ ہے کہ جو شخص غذائے حلال کے اس مقام پر تحقق ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ "کسبا" حلال کھائے یہ توحید کے ورع و زہد سے اسے یہ مقام حاصل ہو جائے جس کے متعلق اولیاء اللہ کا ارشاد ہے کہ عارف وہ ہے جس کا نور معارفت اس کے نور ورع کو نہ بجھا سکے۔

فرج

جب یہ موصوف طاعات ہو کر نالائق خواہشات سے پاک ہو جاتا ہے تو اللہ کریم اسے مردوں کو زندہ کرنے، کوڑھی اور برص زدہ کو شفاء دینے اور اللہ تعالیٰ سے روگردانی کرنے والی ہر چیز کو چھوڑ دینے کی کرامت سے نوازتا ہے۔

قدم

جب نامناسب مقالات کو چھوڑ کر طاعات کا راستہ قدم چلنے لگتا ہے تو مولا کریم اسے پانی پر چلنے، زمین کے لپٹ جانے اور فضا میں اڑنے کی کرامات سے نوازتا ہے۔

دل

جب یہ طاعت شعار ہو کر اور ہوا ہوس کو چھوڑ کر چلتا ہے تو اسے کوا،ک، معرفت ہونے سے قبل ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق کو آپ کا رفیق بنائے اور آپ کے دل کو منور فرمائے۔ آپ کے سینے کو کھول دے، آپ کے کپڑوں کو پاک رکھے اور آپ کے بھید کو پاکیزگی عطا کرے۔ آمین۔

Marfat.com

اعضاء کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ سب دل کی طرف راجع ہیں اگر دل نہ ہو تو ان اعضاء سے کچھ بھی کرامات صدور پذیر نہ ہوں۔ اس میں خلوص کی چاشنی نہ ہو جو [illegible] کا عمل ہے تو اعضاء کا عمل اڑتے ہوئے غبار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور وہ [illegible] سے بے بہرہ رہتا ہے پھر اس کے حصہ میں سعادت نہیں آئی۔

معجزہ اور کرامات

مندرجہ مضمون سے قارئین پر واضح کیا گیا کہ جب انسان کے تمام اعضاء اللہ تعالیٰ کے فرمان کے تابع ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے ہر عضو سے کرامات کا صدور ہوتا ہے۔ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں ایک بات اور سمجھ لیں جس قسم کا معجزہ نبیؑ سے ظہور پذیر ہوتا ہے ویسی ہی کرامت ولی کامل سے صدور پذیر ہوتی ہے یہ معرفت نبیؑ کی رحمت و رافت کا معجزہ ہوتا ہے یہ اس کی صداقت اور مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

قارئین کے علم میں اولیاء اللہ کی کرامات میں زمین کا لپٹ جانا پانی پر چلنا ہوا میں اڑنا وغیرہ یقیناً ہوگا۔ ان کرامات کی مختصر تشریح بھی کرتا چلوں اولیاء اللہ کی کرامات میں یہ بات ثابت ہے کہ وہ ابھی کراچی میں ہیں اور اسی وقت کعبہ شریف میں بھی ولی اللہ اپنے مجاہدات اور مختلف عبادات کے ذریعے اپنے جسم کی زمین کو لپیٹ لیتے ہیں۔ کئی کئی دنوں اور کئی کئی راتوں طوی (بھوک) روکتے ہیں۔ تو انہیں طی (زمین کا لپٹ کا مختصر ہونا) پر تسلط حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح پانی پر چلنے کے لئے آدمی جب کسی کو کھانا کھلاتا ہے یا ننگوں کو کپڑے پہناتا ہے کسی جاہل کو علم اور کسی طالب کو راہ راست دکھاتا ہے اور یہ سب صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہو تو اسے پانی پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں صفات حسی و علمی زندگی کا راز ہیں۔ اسی طرح ہوا میں اڑنا۔ ہوا میں وہی اڑتا ہے جس نے اپنی ہوا (خواہش) کو چھوڑ دیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ مراد ہوتا ہے مرید نہیں۔

ایک اڑنے والے شخص سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کرامت کیسے ملی؟ انہوں

Marfat.com

نے جواب دیا کہ میں نے اپنی ہوا (خواہش) کو چھوڑ دیا اللہ کی مرضی کے لئے تو اس نے اپنی ہوا میرے لئے مسخر فرما دی۔

ولی کیا ہوتا ہے یا ولی کامل کسے کہتے ہیں۔ ان کے جسمانی اعضاء کی تشریح کرامات کی مختصر تشریح قرآنی آیات احادیث نبوی اور ۴ کامل بزرگان دین کے اقوال سے کی گئی اس سے ظاہر ہوا کہ کامل ولی کو اللہ تعالیٰ سے کتنا قرب حاصل ہوتا ہے ایسے حضرات پھر وہی سنتے ہیں جو وہ بولتا ہے وہی بولتے ہیں جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسی کو دیکھتے ہیں اور مخلوق کو اسی (اللہ) کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تصوف میں اسی منزل کو فنا فی اللہ کی منزل کہتے ہیں۔

ان کی نظر میں حق کے سوا ہر چیز فانی ہے انہی فنا فی اللہ حضرات میں حضرت منصورؒ کا ایک اشارہ ملاحظہ ہو۔ حضرت منصورؒ نے جب یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز فانی ہے تو اسم حق کے متحقق ہونے کے باعث اپنا نام فراموش کر دیا ان سے جب دریافت کیا جاتا کہ تو کون ہے؟ تو فرماتے میں حق ہوں۔ (یعنی خود فنا ہو گئے تو باقی حق ہی حق رہا)

سچی محبت کا مقام

ایک خاص بات اور عرض کر دوں کہ یہ سارے معاملات سچی محبت سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور سچی محبت کی تین علامتیں ہیں۔

(1) دوسروں کی بجائے محبوب کی زبان اختیار کرے۔

(2) دوسروں کی ہم نشینی کی بجائے محبوب کی ہم نشینی اختیار کرے۔

(3) دوسروں کی رضامندی کی بجائے محبوب کی رضامندی حاصل کرے۔

اب آپ ان اولیاء اللہ کے مراتب اور قسموں کا مختصر تذکرہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

اولیاء اللہ کے مراتب

(1) اقطاب: یہ حضرات اصالتاً "یا نیابتاً" سب احوال و مقامات کے جامع ہوتے ہیں۔ بعض صوفیائے کرام نے اس میں وسعت پیدا کر دی ہے۔ اور ایسے شخص کو بھی قطب کہہ دیتے ہیں جس پر مقامات میں سے کوئی مقام ظاہر ہو گیا ہو۔ یا وہ اپنے دور میں اپنے

Marfat.com

ہم جنسوں میں انفرادی مقام پیدا کر چکا ہو۔ اسی بناء پر اسے شہر کا قطب کہہ دیا یا کسی جماعت کے شیخ کو اس جماعت کا قطب کہہ دیتے ہیں لیکن یہ سب مجازی معنی ہیں۔ مشائخ کی اصطلاح میں جب یہ لفظ بغیر اضافت کے استعمال ہو تو ایسے عظیم انسان پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جو زمانہ بھر میں صرف ایک ہوتا ہے اس کو غوث بھی کہتے ہیں۔ یہ مقربین خدا ہوتے ہیں اور اپنے زمانہ میں گروہ اولیاء کے آقا ہوتے ہیں۔

قطب آں باشد کہ گرو خوانند
گردش افلاک گرداو رود

(مولانا رومؒ)

قطب وہ ہوتا ہے جو اپنے اندر کیل کی طرح تنا ہوتا ہے اور افلاک کی گردش اس کے گرد حکماً" ہو رہی ہوتی ہے۔

(3) آئمہ

یہ ہر دور میں دو ہوتے ہیں ان کے صفاتی نام بھی ہوتے ہیں۔ (قطب عبد اللہ) آئمہ عبد الرب اور عبد المالک ذاتی نام جو بھی ہوں۔

(4) اوتاد

یہ چار ہوتے ہیں ان میں سے ایک مشرق میں ایک مغرب میں' ایک شمال میں اور ایک جنوب میں ہوتا ہے۔ ان کے معاملات کی تقسیم کعبہ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں کے القاب اور صفاتی نام یہ ہیں۔ عبد الحیٔ۔ عبد العلیم۔ عبد القادر۔ اور عبد المرید

(5) ابدال

یہ سات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اقلیم سبعہ کی حفاظت فرماتے ہیں۔ ہر بدل کی ایک اقلیم ہوتی ہے۔ جہاں ان کی ولایت کا سکہ چلتا ہے۔ پہلا نقش پائے خلیل علیہ السلام پر چلتا ہے اور اقلیم اول اس کی تولیت ہوتی ہے۔ دوسرا قدم موسیٰ علیہ السلام پر تیسرا قدم ہارون علیہ السلام پر چوتھا قدم ادریس علیہ السلام پر پانچواں قدم یوسف علیہ

Marfat.com

السلام پر چھٹا قدم عیسیٰ علیہ السلام پر ساتواں قدم آدم علیہ السلام پر چلتا ہے۔ حضرت یوسف نبہانی فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دوست نے کسی ابدال سے دریافت کیا یہ مرتبہ کس عمل کے ذریعے حاصل ہوتا ہے؟

ان ابدال نے جواب دیا چار مجاہدات کے ذریعے (1) بھوک (2) بیداری (3) خاموشی اور (4) تنہائی

نقباء: ہر دور میں بارہ نقیب ہوتے ہیں۔ آسمانوں کے بارہ برج ہیں اور ہر نقیب ایک ایک برج کی خاصیتوں کا عالم ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے ان نقباء کرام کے ہاتھوں میں شریعتوں کے نازل کئے ہوئے علوم دے دیئے ہیں۔ نفوس میں چھپی ہوئی اشیاء اور آفات نفوس کا انہیں علم ہوتا ہے۔ نفوس کے مکروہ کداع کے استخراج پر یہ قادر ہوتے ہیں۔ ابلیس ان کے سامنے یوں منکشف ہوتا ہے کہ اس کی ان مخفی قوتوں کو بھی یہ جانتے ہیں۔

جنہیں وہ خود نہیں جانتا ان کے علم کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر کسی کا نقش پا زمین پر لگا دیکھ لیں تو انہیں اس کے شقی و سعید ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔

نجبا: ہر دور میں آٹھ ہوتے ہیں ان حضرات کے احوال سے ہی قبولیت کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ حالانکہ ان علامات پر ضروری نہیں کہ انہیں اختیار بھی ہو بس حال کا ان پر غلبہ ہوتا ہے اس حال کے غلبہ کو صرف وہ حضرات پہچان سکتے ہیں جو رتبہ میں ان سے اوپر ہوتے ہیں۔

حواری حضرات: یہ ہر دور میں صرف ایک ہوتا ہے۔ یہ سیف و حجت دونوں ذریعوں سے دین کی خدمت کرتا ہے۔ اسے علم، عبادت اور دلیل عطا ہوتی ہے۔

رجبی حضرات: یہ ہر دور میں چالیس ہوتے ہیں یہ ایسے لوگ ہیں جن پر عظمت الٰہی کی عظمت کا حال طاری رہتا ہے۔

ختم: ساری دنیا میں صرف ایک ہوتے ہیں۔ اولیاء محمدی میں ان سے بڑی کوئی ہستی

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ ایسی ہی ایک ہستی پر اللہ تعالیٰ ولایت محمدیؐ کا خاتمہ فرمائے گا۔ یہ ختم آخر ہوں گے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ختم آخر کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ یہ خاتم اولیاء بھی ہوں گے (جامعہ کرامات اولیاء (امام یوسف نبہانیؒ)) فتوحات مکیہ۔ حضرت امام یوسف نبہانیؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ جامع کرامات اولیاء مین پہلی قسم کے اولیاء اللہ کو 37 درجات میں بتایا گیا ہے۔ دوسری قسم کے اولیاء جن کی تعداد متعین نہیں 15 قسم کے بتائے ہیں اور تیسری قسم کے اولیاء اللہ کو 38 درجات میں بتایا ہے۔ حضرت امام نبہانیؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان ہی اولیاء اللہ کے ذریعے تمام کائنات چلاتا ہے۔

اور ان ہی اولیاء اللہ جن کو اللہ تعالیٰ اپنی جورکی ولایت عطا فرماتا ہے وہ دوسروں کے لئے سراپا وجود بن جاتے ہیں اور جن معاملات میں خلق محتاج خدا ہے ان معاملات میں وہ نمائندگان خدا بن کر ان کی دستگیری کرتے ہیں کیونکہ وہ غناء خداوندی کے موصوف ہیں۔ لہٰذا خلق خدا اللہ کریم کے حکم سے ان کی طرف رجوع ہوتی ہے۔

ایسے بزرگ صفت علم سے متصف ہوتے ہیں اس میں بہت سے اسرار ہوتے ہیں جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں جسے عام لوگ سمجھ نہیں پاتے۔ اور ان کے مخالف ہو جاتے ہیں اگر یہ بزرگ اپنے علم کا ظاہر نہ کریں تو سد باب علم ہوتا ہے مرتبہ خلافت حضرت آدم علیہ السلام سے آج تک علم ہی پر منحصر ہے۔ علم السماء یہی امانت ہے جو سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہے۔ مدینۃ العلم باب العلم سے جن کو نسبت نہیں ان کی عقل پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے کاملین کی باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں وہ ان لوگوں کو بھی اپنی ذات پر قیاس کرتے ہیں اس سلسلہ میں حضرت مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کار پاکاں قیاس از خود مگیر: گرچہ باشد نوشتن شیر و شیر

پاک لوگوں کو اپنے آپ پر قیاس نہ کرو۔ گرچہ شیر و شیر ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں اور دیکھنے میں بھی یکساں ہیں۔) مگر شیر انسان کو کھاجاتا ہے اور شیر یعنی دودھ انسان کھاتے

Marfat.com

ہیں ایک اور جگہ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں۔

آں یکے شیر است مردم را خورد

واں دگر شیر است مردم می خورد

ایک شیر ہے جو آدمی کو کھاتا ہے دوسرا شیر (دودھ) ہے جسے آدمی کھاتا ہے

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شدند: انبیاء را ہمچو خود پنداشتند

بہت لوگ محض اس لئے گمراہ ہو گئے کہ انھوں نے انبیاء کو اپنے جیسا سمجھ لیا۔

گفت اینک ما بشرا شما بشر

زانکہ میراث لعین است آں نظر

(یہ کہنا کہ یہ بھی انسان ہیں 'ہم بھی انسان ہیں' یہ شیطانی خیال ہے)

عالم میں گمراہی صرف اسی وجہ سے پھیلی ہوئی ہے کہ بدنصیب لوگ اپنی کم نگاہی سے انبیاء اور اولیاء کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ ان کو یہ نظر شیطان سے ورثہ میں ملی ہے۔ شیطان نے بھی اپنے علم پر تکبر کیا اور علم حق سے محجوب و محروم رہا اس لئے خلافت آدم اس کی مصلحت اس پر نہ کھل سکی اگر علم نہ ہو تو اس مقام پر ادب سے کام لینا چاہئے جہاں علم اور ادب دونوں ہی نہ ہوں تو گمراہی اور شیطانیت ہی رہ جاتی ہے انہی لوگوں سے خاصان خدا کا انکار ظہور میں آتا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ اسی علم کے بارے میں فرماتے ہیں۔ علم لدنی سے مراد حکم ہے اور یہ اسرار ایسے ہیں کہ ان کو اہل دنیا نہیں جانتے منکرین کو چاہئے کہ وہ قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ کو غور سے پڑھیں اور اس سے سبق لیں۔

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ کی تعلیم کرامات خدمت خلق اور تبلیغ دین کے سلسلہ میں جو اختصار سے لکھا گیا ہے اور مراتب اولیاء کرامات اولیاء پر جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے قارئین پر یہ واضح ہو جائے گا کہ اس دور کے اقطاب (قطب مدار عالم) حضرت بابا صاحبؒ ہی ہیں اور یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ

Marfat.com

اس شان کا دوسرا ولی کامل نہ آئے تو آپ ہی خاتم ہوں گے اب ان خاتم کے بعد جن کو آنا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو خاتم اولیاء ہوں گے ؟۔ یہ ارشاد خاصان خدا نے فرمایا ہے۔

اولیاء اللہ کے سلسلہ میں چند احادیث بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا چلوں۔

(1) اولیاء امتی کا انبیاء فی بنی اسرائیل (یعنی میری امت کے اولیاء مثل نبی بنی اسرائیل کے ہیں۔)

(2) اولیائی تحت قبائی (اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں)

(3) یدہ کیدی قولہ کقول (یعنی اس کا ہاتھ مثل میرے ہاتھ کے ہے اور اس کا قول مثل میرے قول کے ہے)

ان سب دلیلوں قرآن و احادیث اور بزرگوں کے قول سے یہ ثابت ہو گیا کہ بندہ اطاعت کی اس حد کو پالیتا ہے تو پھر جو بھی امر خداوندی ہوتا ہے وہ کرتا ہے۔ اور جو رضائے الٰہی ہوتی ہے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ تو پھر ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ کریم بھی بندے کی بات مان کر وہی کرے جو اس کا بندہ چاہتا ہے اس طرح ہونا تو اولیٰ ہے کیونکہ بندہ تو مسکین و عاجز ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ قادر و مختار ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

"تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا"

اس سے یہ واضح ہو گیا جب بندہ ثابت قدم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندہ کی ہر خواہش پوری کرتا ہے یہی بندہ کی کرامت ہے۔ اب ایک عقلی دلیل سے بھی سمجھ لیں۔ دنیا کے کسی ملک کا بادشاہ یا صدر جسے اپنی خدمت خاصہ کے لئے متعین کرتا ہے اسے اپنی ہر محفل میں آنے کی اجازت بھی دیتا ہے اور ایسے اختیارات بھی دیتا ہے جو دوسروں کو نہیں ملتے۔ عقل سلیم کا فتویٰ تو یہ ہوا جب اس شخص کو قرب کی دولت مل گئی تو سب کچھ مل گیا عہدہ بھی اس کے تابع ہو گیا اب ذرا غور فرمائیں اللہ بڑا بادشاہ ہے کہ نہیں ؟

Marfat.com

تو جسے اللہ بادشاہ اپنی خدمت کی دہلیز پر بلند درجات عطا کر کے متعین کرتا ہے اسرار و معرفت عطا کرتا ہے۔ دوری و فراق کے پردے ہٹا کر اسے اپنا قرب بھی عطا کرتا ہے۔ تو کیا پھر اسے کرامات کے اظہار سے روک بھی دیتا ہے؟ یہ مثال کرامات کے منکر حضرات کے لئے کافی ہے۔

انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سارا جہاں روحانی سعادتوں اور خداوندی معرفتوں کے مقابلے میں عدم محض اور فنائے صرف ہے۔ اس نے جب سب کچھ عطا فرمادیا تو یہ حقیر چیز کیسے عطا نہ ہوگی؟ ایسا بندہ طاعات کے راستہ پر چل کر اس مقام رفیع تک پہنچتا ہے تو اللہ کریم اس کے لئے فرمادیتے ہیں

"یعنی میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں"

حضرت امام غزالیؒ اس کی تصدیق میں احیاء علوم میں حضرت زین العابدینؓ کے دو شعر نقل کئے ہیں

یارب جوهر العلم لو ابوح به

لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا

اے خدا اگر میں جوہر علم کو ظاہر کردوں

تو مسلماں میرے خون کو حلال قرار دیں

لاستحل رجال المسلمین دمی   ولقد رأوا اقبح ما یأتونه حسنا

مجھے بت پرستوں میں شمار کریں

اور اپنے برے سلوک کو میرے حق میں اچھا سمجھیں

معجزات کرامات اور استدراج کو بھی سمجھ لیں

معجزہ: نبیؑ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہو جو عام اسباب سے الگ ہو اور عادات کے خلاف ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں۔

کرامت: ایسی ہی بات کسی ولی سے سرزد ہو تو وہ کرامت کہلاتی ہے۔

Marfat.com

استدراج: کافر، فاسق و فاجر (سنت نبوی کا منکر) آدمی کے ہاتھ سے عجیب سی بات صادر ہو تو وہ استدراج یعنی شعبدہ بازی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو شیطان کو تعاون حاصل ہوتا ہے اور یہ شعبدہ بازی پر قادر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ خود کو بڑا آدمی سمجھنے لگتے ہیں اور اس تکبر میں رہ کر جہنم کا ایندھن بنتے ہیں ان کو توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔

اس پوری تشریح سے قارئین پر یہ واضح ہو جائے گا کہ ہر زمانہ میں مختلف مدارج میں اولیاء اللہ ہوتے ہیں۔ ان سب کا ایک سردار ہوتا ہے جسے اقطاب غوث قطب مدار عالم کہا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں وغیرہ۔ اب اس روشنی میں غور فرمائیں کہ اس بیسویں صدی میں حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ جامع کرامات و فیض عام لے کر دنیا میں تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا وجود عطا فرما کر سراپا وجود بنا دیا۔ آپ کی حیات ظاہری سے لے کر آج تک وہی فیض جاری ہے اور بلا تفریق مذہب و ملت اس فیض کے سمندر سے ہر دریا ہر پیاسا سیراب ہو رہا ہے۔ ولیوں کی تعداد اور مدارج کو مد نظر رکھ کر آپ کے اس فرمان پر بھی غور فرمائیں۔ میں سوا لاکھ ولی بناؤں گا۔ اس فرمان کے مطابق دنیا نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں مادر زاد ولی موجود تھے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مختلف مدارج کے بزرگ آپ کے مشن کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر سلسلہ کے مشائخ عظام علماء کرام، دنیوی حکمران، ہر قوم کے دینوی رہبر سب ہی حاضر دربار ہوئے اور فیض حاصل کیا۔ لاکھوں غیر مسلموں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ آپ کی نظر فیض اثر نے لاکھوں کی دنیا بدل دی آپ کی ایک نظر نے چور کو بھی ولی بنا دیا۔ بے شمار لاعلاج مریض حاضر ہو کر شفایاب و صحتیاب ہوئے۔ ایک کثیر تعداد حضرات و خواتین کی ایسی بھی ہے جن کو آپ کی دعا سے دوبارہ زندگی نصیب ہوئی۔ لاتعداد کند ذہن طالب علم حاضر ہو کر روشن دماغ ہو گئے۔ بے شمار علماء کو آپ نے علم باطن سے نوازا۔ لاکھوں پریشان حال آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ کے فضل سے بامراد لوٹے۔ اسی طرح راہ سے بھٹکے ہوئے راہ مستقیم پر آ گئے۔ آپ

Marfat.com

کی زندگی کا ہر لمحہ مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف تھا۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ تبلیغ دین کے لئے ہوتا۔ ہر لمحہ آپ سے کرامات کا ظہور بھی ہوتا رہا۔ آج بھی وہ سلسلے ویسے ہی جاری ہیں۔ آپ کے گرد ہر وقت ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی پارسی غرض ہر قوم کے انسانوں کا ایک کثیر مجمع جمع رہتا تھا۔ یہی کیفیت آج بھی دربار میں دیکھی جاسکتی ہے۔ بظاہر ناگپور کامٹی کا وجود واکی شریف میں رہتے ہوئے دیگر ممالک میں اسلام و کفر کی جنگ میں آپ نے کمان بھی کی اور اسلام کی فتح ہوئی۔ آپ کی بے شمار کرامات میں ایک خصوصی کرامت دنیا والوں نے یہ بھی دیکھی ایک روز چاند کی چودھویں شب میں ایک جنگل میں آپ سینکڑوں مراد مندوں کے درمیان موجود تھے۔ یکایک آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور انگلی کا اشارہ چاند کی طرف کر کے فرمایا۔ کیا جی حضرت ہمارے نانا جان (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاند کے اسی طرح دو ٹکڑے کئے تھے۔ انگلی کے اشارے کے ساتھ ہی چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے ایک مجمع کثیر جو آپ کے ساتھ تھا سب نے دیکھا پھر برابر ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔

طالب کو اس کی طلب کے مطابق کرتا ہوں: آپ کے بے شمار فرمان میں ایک فرمان یہ بھی تھا۔ ہم طالب کو اس کی طلب کے مطابق عطا کرتے ہیں چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ دنیا حاصل کرنے کی غرض سے جو حاضر ہوئے دولت دنیا لے کر لوٹے۔ دین کے لئے جو حاضر ہوئے آپ کی ایک نظر نے ان کی کایا پلٹ دی ان کو آپ نے ولی کامل بنادیا۔

تعلیمات: آپ خصوصی طور پر مخلوق کی خدمت پر زور دیتے۔ سب سے محبت کرنے اور کسی کی دل آزاری نہ کرنے کا حکم دیتے۔ ہر بشر کو قرآن و سنت نبوی پر عمل کرنے کا خصوصی حکم بھی دیتے۔ سرکار تاج الاولیاء نے اپنی ساری ظاہری زندگی میں انہی تعلیمات پر عمل کر کے دکھایا جن حضرات نے آپ کو تکلیف پہنچائی برا بھلا کہا ان کے لئے بھی آپ نے دعا کی خصوصی بات یہ ہے کہ جب آپ کے خدام نے تکلیف پہنچانے والوں کے لئے بددعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا نکو (نہیں) ہمارا دربار دعا کا ہے بددعا

Marfat.com

کا نہیں آپ کی حیات ظاہری میں عقیدت مندوں کی اکثریت اللہ بابا کہہ کر سرکار کو مخاطب کیا کرتی تھی اور آج بھی ناگپور شریف میں حاضرین اللہ بابا ہی کہتے ہیں میرے پیارے بھائی ولی الدین صاحب جو پشاور میں مقیم تھے آج کل پنڈی میں قیام فرما ہیں اور سرکار کی فدائی ہیں آپ نے کئی منقبتیں سرکار کی شان میں کہی ہیں اور اس تذکرہ میں فقر تاج دینی بھی لکھ کر روانہ کیا ہے جو شائع ہو گیا ہے۔ آپ نے اس مضمون کے لئے اللہ بابا کی جو تشریح کی پڑھ کر بے اختیار دل سے نکلا کہ سرکار نے ولی بھائی کی بجائے مجھ عاجز سے ولی تاج الاولیاء صحیح لکھوایا۔ مضمون پیش قارئین ہے۔

"جاننا ہے کہ بابا تاج الدین کو شکردرہ ناگپور میں ادب کے عام تقاضوں کے تحت لوگ نہ بابا صاحب کہتے تھے نہ باباجان' نہ تاج بابا بلکہ سب ہی بے تکلف اللہ بابا کہتے تھے۔ اس خطاب کی ابتدا کیسے اور کب ہوئی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ فکر یہ ہے کہ لفظ اللہ بابا کو لوگوں نے اس دربار میں ان حضور کی ذات مبارک سے کچھ فطری ہم آہنگ اور موزوں پایا تھا کہ اس لقب میں وہ نہ کوئی مبالغہ محسوس کرتے تھے نہ بناوٹ نہ اجنبیت۔ بات یہ بھی ہے کہ بابا صاحب جیسی شمس حقیقت کی کھلی تجلی لئے زمانہ میں کم ہی شخصیتیں جلوہ گر ہوئی ہیں۔ اس لئے کوئی تعجب بھی نہیں کہ جو لوگ بابا صاحب کی اس چکاچوند تجلی کے روبرو آئے وہ ایک توحید ذاتی میں ایسی دولت ایمان سے مشرف ہوئے جو سکون قلب و روح میں حضوری حق سے دوچار کرا گئی۔

اس نکتہ کی وضاحت میں چند سطریں پیش ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے ذریعے اللہ بابا کی ایسی جھلکیاں مل جائیں جو زندگی کا سرمایہ بن جائیں یوں سمجھ لیں کہ اپنے اندر سمٹنے کے بعد ازلی تنہائیوں میں پھر سے بس جانے کے بعد قلندر کی زندگی میں ایک وہ وقت بھی آتا ہے جسے کھینچی کمان کا تیر اب ہر بند قبا کو چاک کر کے بارہ لگام توڑ کر اپنی وسعتوں میں پھیلتا ہے۔ یہ انائے مطلق کا ظہور ہے اجنبیت عن اعراف کی شدت ہے اس جذبہ شوق میں ساری کائنات کو اپنے محیط میں سمیٹ لینے کے لئے بیتابی ہوتی ہے ایک رحمت کا

Marfat.com

سیل بے کراں اس بند کو توڑتا ہوا اُمڈ پڑتا ہے اور اپنے ساتھ ہر خس و خاشاک کو بہا لے جاتا ہے۔ باطن انسانیت میں نور محمدؐ کے پوشیدہ انوار پھیلنے کے ساتھ ساتھ ظاہر میں عشق،کرم کی ہر سو بارش ہونے لگتی ہے 'محبتوں کے نئے شگوفے ہر جگہ کھلنے لگتے ہیں' عرفان حق کی کتابوں کے ورق جگہ جگہ کھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

اک نئی زندگی ہر ق تجلی اک سوز۔ نمود کن اپنی شمشیر نظر سے ہر خاشاک وہم باطل کو بھسم کرتی ہوئی حق کے کھلے بندوں رونمائی کرتی چلی جاتی ہے۔ پرانی زندگی نئی زندگی کو جنم دیتی ہے رف رف شوق بے منزل تعین کے روح بے قرار کو لئے پھرتا ہے پھر جدھر حق گیا باطل رفع ہوا اللہ کو اللہ سے دیکھا اللہ کا ذکر بلند ہوا۔

وحدت نور حق کا اک طلسمی سحر ماحول پر طاری ہوا اک مستی کے الم میں فقیر مجردات سے لطف اندوز ہوتا چلا جاتا اور اک بارات عاشقاں اس کی ہم رکابی کا شرف حاصل کرتی ہے۔ محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گرد راہ اور نشان پاء دیکھ کر ایک جماعت کی جماعت باطنی رجوع حق میں شرع سنت کی منزلیں طے کرتی چلی جاتی ہے۔ اس طرح حق کے اولین شوق جذبہ اجنبیت کی ادھر سے تصدیق دیکھ کر اس ماحول میں جن و انس و ملک اپنے عشق کی تجدید کرتے چلے جاتے ہیں یہی عشق مجرد کی بیداری بنیاد ہے نور باطن کے اجاگر ہو جانے کی۔ سوئی ہوئی باطنی صلاحیتوں کے جاگ جانے کی اس کے بعد ہی کہیں ظاہری اعمال میں بھی صداقت آنے لگتی ہے اب کہیں حیات کو ایک جھوٹی عارضی چمک کی جگہ حقیقی جلا اور قیام ملتا ہے۔ غرض اللہ بابا کی آپنے آئینہ باطن میں ایک جھلک دیکھ کر ہی لوگ صحیح معنوں میں رجوع الی اللہ ہوا کرتے ہیں۔ اس حسن مجرد کی تجلی ہی میں جو بابا صاحب کے فیضان سے لوگوں کو میسر آتا تھا اس مادی جسم کے آئینہ میں حق کی رونمائی ہوتی تھی یہ تجلی حق کل یوم ھو فی شان کی تجلی تھی شان برق کن فکانی کا گویا ایک محرک طلسم تھا جو بابا صاحب کے سراپا سے اردگرد کے ماحول کو روشن کر رہا تھا۔ اس آن حق کی نئی شان کا اپنے وجود سے اظہار کرنے والے کی جانب کس کی مجال تھی جو نظر بھر

Marfat.com

کے دیکھنے کی جسارت کرتا۔ اہل نظر شاہد ہیں کہ خشیت حسن جلالت نور حق کی تجلی جن آنکھوں نے بابا صاحبؒ کے سراپا میں دیکھ لی تھی وہ خود کل یوم ھو فی شان کی تجلی کے بعد کے زمانے کو دکھا کر رب کی نعمتوں کی تصدیق کے ضامن بن گئے تھے۔

حق نمائی کے لئے خلقت پر حضور پاکؐ کا ایک بڑا احسان تھا کہ حضور نے من رانی فقد راء الحق (جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا) فرمایا اور قلندری یہی ہے کہ جو کہے بغیر دیکھ کر کے اور نہ صرف کہے بلکہ کر کے دکھائے بھی کہ اللہ بابا کیا ہوتا ہے لفظ اللہ مشتق ہے ولہٗ سے یعنی وہ غم محبت اور عجلت خاطر جو ماں کو اولاد سے ہو۔ گویا مطلق عشق و حبت، محبوب اور پیارا من موہن دلوں کا محبوب تب ہی تو ایسے کا گفت اللہ کا گفت ہوتا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

چنانچہ میرے آقا و مولا نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی آپ کے دربار سے ہر شخص بامراد ہی لوٹا آپ کی زبان مبارک سے جو بھی نکلا پورا ہو کر رہا مندرجہ شعر سے بھی واضح ہو گیا کہ اللہ کا ولی جو بولتا ہے اللہ اسے پورا کرتا ہے۔ آپ کے بے شمار فرمان ہیں جن میں ایک فرمان یہ بھی ہے کہ سوا لاکھ ولی بناؤں گا۔ آپ نے بے شمار حضرات کو ولی کامل بنا کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں خدمت خلق اور تبلیغ دین کے لئے روانہ کیا یہاں تک کہ خود بیرون ممالک پہنچ کر جن کو نوازنا تھا نوازا۔ یہ معاملات اس طرح ہوئے کہ آپ ناگپور شریف میں عقیدت مندوں کے درمیان بھی ہوتے تھے اور غیر ممالک میں بھی بابا صاحب کے فیض یافتہ اور ان حضرات کے فیض یافتہ حضرات آج بھی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان سے بھی بے شمار حضرات فیض پا رہے ہیں۔ یہ بھی سرکار بابا صاحب ہی کرامت ہے بابا صاحب عجیب نرالی شان سے دنیا میں تشریف لائے آپ نے سلسلہ بیعت میں بھی نرالا طریقہ اپنایا یعنی پیر اور مرید کی اصطلاح

Marfat.com

کو بدل کر بابا اور بچہ کردیا۔ آج بھی سلسلہ کے تمام حضرات بابا کے بچے ہی کہلاتے ہیں۔ اس تبدیلی کی وجہ ان کے کرم سے میں جو سمجھ سکا ہوں وہ قارئین پر واضح کردوں۔

تمام سلسلوں میں پیر اور مرید کی قدیم اصطلاح ہے۔ اس کے معنی روحانی باپ اور روحانی اولاد ہی لئے جاتے تھے لیکن اس دور میں آقا و غلام سمجھا جانے لگا جس کی وجہ سے روحانی علم کا فقدان پیدا ہو گیا۔ بابا صاحب نے بابا اور بچہ کہہ کر وہ محبت لوٹادی یعنی بابا صاحب نے جب مرید کو بچہ سمجھ لیا وہ لفظ اللہ ولہ یعنی عشق و محبت والی بات آگئی) ہر دو طرف سے ایک محبت کا سیلاب اُمڈ آیا اور اسی محبت نے بچے کو بابا بابا کہتے کہتے ایک روز بابا ثانی بنادیا۔ غور فرمائیں دنیا کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھی کوئی بچہ جب اپنے استاد محترم سے تعلیم حاصل کرکے اپنی کاروباری دنیا میں لگ جاتا ہے۔ جب کبھی استاد سے ملاقات ہوتی ہے اور استاد اپنے اس شاگرد کو کسی سے متعارف کرواتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ یہ میرے شاگرد ہیں یا شاگرد رہ چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوا کہ تعلیم حاصل کرنے والا خواہ وہ بوڑھا ہی ہو گیا ہو استاد کی نظر میں بچہ ہی ہوتا ہے یہی کیفیت روحانی تعلیم حاصل کرنے والوں کی اپنے پیرو مرشد کے سامنے ہوتی ہے۔

بابا صاحبؒ کے قول کے مطابق "سوا لاکھ ولی بناؤں گا" یقیناً" بنائے ہیں بلکہ آج بھی بنا رہے ہیں اور یہ حضرات دنیا کے گوشہ گوشہ می سرکار تاج الاولیاء کے مشن کی تبلیغ اور خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

کشف: چونکہ بابا صاحبؒ ایک صاحب کشف بزرگ ہیں اس لئے کشف کی حقیقت سمجھ لیں۔ ویسے تو میرے سرکار کے بارے میں کچھ لکھنا ایسا ہی ہے جیسے سمندر کو کوزہ میں بند کرنا۔

کشف کی حقیقت: حواس خمسہ ظاہری کی حدود متعین ہیں، کان ایک حد تک سنتے ہیں، ان کا دائرہ عمل بڑھانے کے لئے آج کے سائنسی دور میں ٹیلی فون، وائرلیس وغیرہ

Marfat.com

استعمال ہو رہا ہے جو دور دراز کی آواز ہمارے کانوں تک پہنچاتا ہے۔ مادی ذرائع کے بغیر زماں و مکاں کے فاصلہ ہماری سماعت کی راہ میں حائل نہ ہوں یہی کشف سماعت ہے یہی باطنی اسباب ہے اسے سائنس دان مافوق الاسباب کہتے ہیں۔ مثلاً کنکریوں کا کلمہ پڑھنا عوام کے نزدیک غیر عادی فعل ہے مگر خواص جانتے ہیں کہ کائنات کی ہر شے تسبیح و تحمید کر رہی ہے اس لئے کنکریوں کا کلمہ پڑھنا کوئی غیر عادی فعل نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ہے کہ انہوں نے سننے والوں کے کان کھول دیئے ان کی سماعت پر جو پردہ تھا اٹھا دیا۔ یہی کشف سماعت حضور کی نسبت کا اعجاز ہے یہی باطنی ذرائع سماعت معاون ہوں تو کشف سماعت کا حاصل ہوتا ہے۔ بی یسمع بندہ خدا کے کان سے سننے لگے۔ یہ کشف سماعت کا کمال ہے۔ قرآن کریم میں سورۃ الاعراف میں) آیا ہے تراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون ۔ تم ان کو اپنی طرف نظر کرتے ہوئے دیکھتے ہو حالانکہ وہ نہیں دیکھ رہے ہیں یہاں ایک جملہ میں دیکھنے کی تین قسمیں بیان کرنا بلاغت قرآنی کا اعجاز ہے۔ تراھم (رویت)' ینظرون (نظر)' یبصرون (بصیرت) یہ تینوں اقسام اپنے مراتب میں مختلف ہیں جن کا بیان تفصیل طلب ہے یہاں تو صرف انتباہ الٰہی پر توجہ دلانا مقصود ہے جو بصارت و بصیرت کے فرق پر مبنی ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محض ظاہری آنکھوں سے دیکھنا اللہ کے نزدیک نہ دیکھنے کے حکم میں ہے۔ دل کی آنکھوں یعنی چشم باطن سے دیکھنا ہی صحیح معنوں میں دیکھنا ہے یہی کشف بصارت ہے جو مطلوب الٰہی ہے قرآنی آیات میں کافروں کے دلوں پر' آنکھوں پر' کانوں پر خدا کی مہر کا ذکر ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں' کان ہیں مگر سنتے نہیں' دل ہے مگر اس پر زنگ ہے (رین) کا پردہ ہے غشاوہ زندہ ہیں مگر مردوں کے حکم میں ہیں یہاں آنکھیں رکھنے والوں کو اندھا' کان رکھنے والوں کو بہرہ' زبان رکھنے والوں کو گونگا دل رکھنے والوں کے دل کو پتھر اور زندہ کو مردہ کہا جا رہا ہے۔ یہاں قرآن کا بیان بالکل واضح ہے وہ محسوسات میں پابہ زنجیر حواس و حیات کی کوئی حقیقت تسلیم نہیں

Marfat.com

کرتا' بلکہ اس کے برعکس ان کی سلبی حیثیت کو اجاگر کرتا ہے یہی وہ مقام ہے جہاں مومن و کافر "حواس و حیات" کے مراتب میں ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں مومن کے "حواس و حیات" محسوسات کے زندانی نہیں ہوتے یہاں غشاوۃ ہے نہ غطاء ہے حجاب ہے نہ رین وہ اللہ کی طرف سے صاحب نور ہوتا ہے اس روشنی میں وہ منزل مقصود کی طرف گامزن ہوتا ہے۔ اسی نور الٰہی کو اصطلاح میں نور کشف کہتے ہیں۔

علم باللہ کے حصول کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ کشف ہے بروقت کشف وہ علم ہے جو ضروری ہے انسان اپنے نفس میں حاضر پاتا ہے۔ یہ علم کسی شبہ کو قبول نہیں کرتا یہ انسان کی قدرت سے باہر ہے کہ وہ اس علم سے علیحدہ ہو سکے۔ یا اس کو علیحدہ کر سکے۔ اس علم کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہوتی بجز اس کے کہ وہ اس کا ادراک اپنے نفس میں کرتا ہے دوسرا طریقہ فکر و استدلال اور دلائل عقلی پر مبنی ہے یہ پہلے طریقہ سے کم تر ہے کیونکہ دلیل میں شبہ داخل ہو سکتا ہے پہلے طریقہ میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے وہ تو واضح طور پر مشاہدہ کرتا ہے کشف پر ایک مستند واقعہ بھی پیش کر رہا ہوں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت علیؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھانے کے بعد تشریف فرما ہیں۔ آپ کی خدمت میں کسی نے کھجوروں سے بھرا تھال پیش کیا حضور نے اسے حاضرین مین تقسیم فرمادیا۔ دو کھجوریں حضرت علیؓ کو بھی مرحمت فرمائیں خواب سے بیدار ہونے کے بعد مسجد تشریف لے گئے۔ نماز فجر حضرت عمرؓ کے ساتھ ادا کی۔ کسی نے حضرت عمرؓ کو کھجوروں سے بھرا طشت پیش کیا آپ نے حاضرین میں اسے تقسیم کردیا دو کھجوریں حضرت علیؓ کو بھی مرحمت فرمائیں آپ اپنے خواب کو بیداری کے مطابق دیکھتے رہے لیکن یہ معلوم کرنے کے لئے حضرت عمرؓ میرے خواب سے مطلع ہیں یا نہیں

Marfat.com

؟ فرمایا "کھجوریں اچھی ہیں کچھ اور عنایت فرمائیں" حضرت عمرؓ نے فرمایا "اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دو سے زیادہ دیتے تو عمرؓ بھی آپ کو اتنی ہی دیتا۔" اس سے یہ واضح ہو گیا کہ اولیاء اللہ کا کشف عام مثال عالم برزخ اور رواح بھی جاری ہوتا ہے۔ یہ سرکار بابا صاحب کے کرم کی بات ہے کہ کشف سے متعلق بھی واضح ہو گیا اب یہ بھی بتا تا چلوں کہ جن فیض یافتہ حضرات کے نام اور حالات ہمیں مل سکے اسے ہم نے اذکار تاج الاولیاء میں شائع کر دیا اور قارئین سے درخواست بھی کی ہے کہ ان کے علم میں سرکار بابا صاحبؒ کے فیض یافتہ حضرات کے حالات اگر ہوں تو وہ دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کو تحریری طور پر لکھ کر روانہ کریں۔

پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سرکار بابا صاحبؒ نے حضرت مولانا عبد الکریم شاہ صاحب المعروف بابا یوسف شاہ تاجی کو کراچی روانہ کیا۔ لیکن کراچی آنے کے چند روز بعد ہی بابا یوسف شاہ تاجی کا وصال ہو گیا۔ ان کے وصال کے بعد سرکار نے حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجیؒ کو کراچی بھیجا۔ آپ کلیتا" نور ذات بابا صاحب" میں فنا ہو کر مندرجہ شعر کی زندہ جاوید تصویر ہیں۔

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

جس طرح بابا سرکار نے بابا یوسف شاہ تاجیؒ کو بے حد نوازا اسی طرح قاضی بابا صاحبؒ کو روحانی علوم سے نواز کر بے شمار تبرکات اور ایک چابی یہ فرما کر عطا فرمائی "لو جی حضرت یہ ہمارے خزانہ کی چابی حضرت قاضی بابا صاحبؒ نے بمبئی میں ۱۹۴۲ء میں دربار تاج الاولیاء قائم کیا۔

اور ۱۹۴۷ء اکتوبر تک وہاں رہ کر سرکار کے مشن کی تبلیغ کی اور خدمت میں لگے رہے۔

Marfat.com

نومبر ۱۹۴۷ء میں کراچی آئے اور یہاں دربار تاج الاولیاء قائم کر کے خدمت خلق میں لگے رہے فرماتے تھے۔ میرا مشن یہ ہے کہ پاکستان کے بچہ بچہ کی زبان پر بابا بابا ہو جائے۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ قاضی بابا کا مشن کامیاب ہو رہا ہے۔ آپ کا وصال ۱۵ ربیع الثانی مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ہوا۔ بابا صاحب کے عطا کردہ تبرکات کی سال میں دو مرتبہ دربار تاج الاولیاء میں زیارت کرائی جاتی ہے۔

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ ہندوستان پاکستان اور دنیا کے ہر گوشہ میں بابا صاحب کے بے شمار فیض یافتہ حضرات آج بھی موجود ہیں اور اپنے طور پر سرکار بابا صاحب کا ایک نرالہ طریقہ رہا ہے اس طرح ان کے ہر فیض یافتہ بچہ کا طریقہ بھی نرالا ہے۔ سرکار بابا صاحب کے مقام کا تعین تو کوئی کیا کر سکتا ہے اس سے قبل اذکار تاج الاولیاء کے تینوں ایڈیشنوں میں ان کوربین حضرات کے لئے جو سرکار کو مجذوب ایک دوسرے معنی مین سمجھتے تھے بابا صاحب کی توفیق سے کچھ اختصار کے ساتھ یہ واضح کیا گیا کہ بابا صاحب ایک صاحب سلسلہ بزرگ 'امام وقت' اور قطب مدار عالم ہیں۔ اب اس امام وقت کی مختصر سوانح پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جن کا وصال ۱۹۲۵ء میں ہوا لیکن دنیا بھر کی مخلوق آج بھی وہی فیض حاصل کر رہی ہے جو آپ کے حیات ظاہری میں حاصل کرتی رہی یہ بھی میرے آقا کے قطب مدار عالم ہونے کا ثبوت ہے۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
چوں غلام آفتابم ہمہ آفتاب گویم

نوٹ: یہی فیض یافتہ حضرات بابا صاحب کے خلفاء کہلاتے ہیں۔

میر محمد المعروف
میاں قاضی محمد علی تاجی

Marfat.com

تاج الاولیاء کی ولادت کی بشارت

تاج الاولیاء حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کی والدہ ماجدہ نے حضرت بابا صاحب کی پیدائش سے قبل ایک خواب دیکھا جس میں آپ کی ولادت کی بشارت دی گئی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ تاحد نظر ایک وسیع و بسیط میدان ہے اس میدان میں ہزاروں شہر آباد ہیں اور مخلوق خدا بے حد و بے حساب ہے جس میں ہر مذہب و ملت کے لوگ آباد ہیں۔ سردی کا موسم ہے چاند کی چودھویں تاریخ ہے اور چاند خوب چمک رہا ہے۔ ہر شخص چاندنی کے حسن سے سرشار اور پر کیف ہے۔ حضرت تاج الاولیاء کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ چاند آسمان سے ٹوٹا اور ان کی گود میں اتر آیا۔ اسی سال آپ کی ولادت باسعادت عمل میں آئی۔

ولادت سرکار تاج الاولیاء

یہ وہ نور تھا جو کامٹی (ناگپور) آیا
ضیائے بدر الدین کو آخرش سی۔ پی سے چمکایا
مقدر میں تھا یہ سی۔پی کا موتی روز اول سے
منور ہوگئی سی۔پی بھی اک نور مکمل سے
غرض ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے بابا
منور نور سے عالم کو کرنے آگئے بابا

(حضرت یوسف شاہ تاجی والہ)

سید محمد حسنی نسبی عترت زہرا تاج الدین
حسنی حسینی سہرا نکھرا دولہا آیا تاج الدین
تاج ولایت سر پہ اُس کے اتنا فبتا تاج الدین
روپ انوکھا' جسم اچھوتا' بانکا چھیلا تاج الدین

Marfat.com

جگمگ جگمگ جگ اجیالا نور کا ٹکڑا تاج الدینؒ
اندھیرے ہوگئے ' روشن ولیٔ کاملین تاج الدینؒ
بانہہ گہے کالاج رکھیا دل کا بسیا تاج الدینؒ
تیرا ولی بل بل جائے تو ہے بابا تاج الدینؒ
از حضرت ولی الدین تاجیؒ

حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ بمقام کامٹی کمسری بازار اپنے مکان میں ۲۷؍ جنوری ۱۸۶۱ء مطابق ۱۵؍ رجب المرجب ۱۲۷۷ھ بروز دو شنبہ بہ سعادت سعید تولد ہوئے۔ آپ نے پیدائش کے وقت ہی اپنی کرامت سب پر ظاہر کی یعنی عام بچوں کی طرح پیدا ہوتے ہی نہیں روئے۔ بلکہ آنکھ بھی بند رکھی جس کی وجہ سے آپ کے عزیزوں کو خیال ہوا کہ شاید بچہ بے جان پیدا ہوا ہے لیکن تجربہ کار عورتوں نے نبض دیکھی تو وہ جاری تھی۔ اس لئے اس وقت کے رواج کے مطابق تانبے کے پیسے کو گرم کرکے آپ کے جسم پر داغا گیا۔ وہ داغ آپ کے جسم پر موجود تھے تب آپ نے آنکھیں کھولیں اور بجائے رونے کے سب کی جانب مسکرا کر دیکھا۔ حضرت بابا صاحبؒ کے نانا حضور فرماتے تھے کہ بابا صاحبؒ کی والدہ محترمہ جب پیدا ہوئیں تھیں ان کی بھی یہی کیفیت تھی۔ ان کو ٹوٹکے کے طور پر گھورے پر ڈالا گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے سانس لی اور آنکھیں کھولیں تھیں۔ اس لئے ان کا نام مریم بی بی عرف گھورن بی بی رکھا گیا تھا۔

اس سے پیشتر سرکار تاج اولالیاء کی جو سوانح شائع ہوچکی ہیں۔ اس میں بابا صاحبؒ کی سن ولادت جو لکھی گئی ہے۔ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضور کے نانا صاحبؒ نے جو سن ولادت بتائی تھی (... وہی تاج قطبی میں شائع ہوئی تھی۔) وہ سرکار کی خدمت میں پیش کی گئی تھی۔ اس میں سوائے نسب کے سرکار نے کسی اور ترمیم کا حکم نہیں فرمایا۔

Marfat.com

میرا ایمان ہے کہ تاریخ ولادت میں اگر غلطی ہوتی تو سرکار ضرور تصحیح فرما دیتے میرے برادر بزرگ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب المعروف یوسف شاہ صاحب تاجی نے حکیم بدرالدین صاحب گجراتی اور ماسٹر عبدالجید صاحب ہیڈ ماسٹر وردھا اسکول کے حوالہ سے اور اس کے علاوہ سرکار نے یہ فرمایا تھا۔ "ہم کو چراغ دین کہتے ہیں" اس پر مادہ تاریخ نکالی اس حساب سے ۱۸۶۱ء لکھا ہے اور اس کی تشریح میں آپ نے فرمایا ہے چراغ دین میں سراجا" منیرہ کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اس سے حضور کی نسبت متعدی ہونا بھی ظاہر ہے۔ اور یہ بھی روشن ہے کہ تاقیام قیامت اس چراغ سے چراغ روشن ہوتے جائیں گے۔ سرکار کے اس فرمان کا صحیح مفہوم حضرت مولانا نے خود ہی تحریر فرمادیا ہے کہ چراغ دین کا مطلب چراغ سے چراغ روشن ہونا ہے۔

یوں تو میرے آقا نے "میں چراغ دین ہوں" کے علاوہ یہ بھی فرمایا ہے کہ "میں تاج محی الدین ہوں" "تاج معین الدین ہوں" "شہنشاہ ہفت اقلیم ہوں" اس طرح ان سب کا مادہ تاریخ نکالنے سے تو کام نہیں بنتا میرے آقا و مولا نے مجھے جو فہم عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے خاندان کے بزرگ حضرات نے جو تاریخ ولادت بیان کی وہ ۱۹۱۱ء میں تاج قطبی میں شائع ہوئی اور سرکار میں پیش ہوئی۔ سرکار نے اسے قبول فرمایا۔ اس لئے یہی تاریخ ولادت ہے۔

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ عاشقاں ہرگز نمیرد

نسب نامہ سرکار تاج الاولیاء

سرکار تاج الاولیاء نے تاج قطبی دیکھ کر فرمایا فرمایا تھا کہ ہم حضرت امام حسن عسکری کی اولاد ہیں۔ حضور کی زبان مبارک سے حضرت امام کا نام نامی سن کر مریدین کو سرکار کے مکمل نسب نامہ کی تلاش ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا محمد یوسف شاہ تاجی صاحب نے مثنوی اسرار تاج میں اشارۃً یہ ثابت کرنے کی سعی کی

Marfat.com

ہے کہ حضرت امام حسن عسکریؓ کے پوتے سید عبد اللہ شاہ صاحبؒ عرب سے مدراس تشریف لائے تھے لیکن یہ بات قاری کو مطمئن نہیں کرپاتی تھی چنانچہ تلاش جاری رہی۔ حسام الدین صاحبؒ نے تذکرہ تاج الاولیاء شائع کیا۔ اس میں سرکار کا نسب نامہ نظر سے گزرا اس کے بعد بھی مین نے کوشش جاری رکھی۔ چنانچہ اس کوشش کے نتیجے میں سرکار والا نے کرم فرمایا اور میں نے در محبوب الٰہی کی طرف رجوع ہو کر خواجہ حسن نظامی ثانی کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا اس کا جواب مجھے ۲۶۔۱۰۔۲۷ کو ملا۔ اس کی روشنی میں سلسلہ نسب ذکر تاج میں شائع کیا اور جناب حسام الدین صاحبؒ کا شائع شدہ نسب نامہ بھی شائع کردیا۔ اس سلسلے میں آج بھی کوشش جاری ہے اور قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ نسب نامہ کا بغور مطالعہ کریں اگر انہیں اس میں کسی قسم کی کمی نظر آئے یا ان کے پاس کوئی مستند معلومات ہو تو حوالہ کے ساتھ اطلاع دیں نوازش ہوگی۔ اس کتاب میں بارگاہ نظامی سے تصدیق شدہ نسب نامہ شائع کیا جارہا ہے اور تصدیق شدہ شجرہ مبارکہ بھی۔

۱۔ حضرت خواجہ سید محمد بابا تاج الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ
۲۔ حضرت خواجہ سید بدر الدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۳۔ حضرت خواجہ سید حیدر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۴۔ حضرت خواجہ سید علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۵۔ حضرت خواجہ عبد القادر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۶۔ حضرت خواجہ محی الدین سیاہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۷۔ حضرت خواجہ سید جمال احمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۸۔ حضرت خواجہ سید نصیر الدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۹۔ حضرت خواجہ سید کمال الدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت خواجہ سید عماد الدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۱۔ حضرت خواجہ سید علاؤالدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت خواجہ سید عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۴۔ حضرت خواجہ سید جلال الدین بخاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۵۔ حضرت خواجہ سید کمال الدین بخاری صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۶۔ حضرت خواجہ سید حسین لقب بہ محبوب رحمتہ اللہ علیہ

۱۷۔ حضرت خواجہ سید حسین اکبر صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۸۔ حضرت خواجہ سید عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۱۹۔ حضرت خواجہ سید فخرالدین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۰۔ حضرت خواجہ سید محمود رومی بن بلاق رحمتہ اللہ علیہ

۲۱۔ حضرت خواجہ سید حسین محمد تقی صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۲۔ حضرت خواجہ سید عبداللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۳۔ حضرت خواجہ محمد جامع شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۴۔ حضرت خواجہ سید علی اکبر شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

۲۵۔ حضرت خواجہ امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

۲۶۔ حضرت خواجہ امام علی تقی رضی اللہ عنہ

۲۷۔ حضرت خواجہ امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

۲۸۔ حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

۲۹۔ حضرت خواجہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۳۰۔ حضرت خواجہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

۳۱۔ حضرت خواجہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۳۲۔ حضرت خواجہ امام حسین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

۳۳۔ حضرت خواجہ امام علی مرتضیٰ مشکل کشا کرم اللہ وجہہ عنہ

۳۴۔ سرکار دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(مرسلہ: حضرت خواجہ حسن نظامی ثانی)

حضرت بابا صاحبؒ کے آباؤ اجداد عرب سے تشریف لاکر کولار مدراس میں آباد ہو گئے تھے۔ یہاں آپ کے اجداد میں کئی صاحب کرامت بزرگ گزرے۔ اس لئے آپ کا خاندان پیرزادگان کولار کے نام سے مشہور ہوا۔ اس زمانے کے صاحب اقتدار بادشاہ نے آپ کے بزرگوں کی درگاہوں کے لئے جاگیریں بھی نذر کیں۔ یہاں پر ایک درگاہ سیدانی بی اماںؒ صاحبہ کی بہت مشہور ہے۔ آپ کی سونے کی تربت ہے اور پانی کا چراغ جلتا ہے۔ حضور کے پردادا کے والد حضرت خواجہ سید عبد القادر صاحب جن کا نسب نامہ میں پانچواں نمبر ہے اپنی جاگیر سے دست بردار ہو کر فوج میں ملازم ہو کر صوبیدار میجر ہو کر ریٹائر ہوئے آپ پدک صوبیدار کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ سید علی صاحب نے بھی فوج میں ملازمت کی اور صوبیدار رہے۔ آپ کے صاحبزادے سید حیدر شاہ صاحب تھے۔ اور ایک صاحبزادی سیدانی اماں صاحبہؒ تھیں۔ سیدانی اماں صاحبہؒ کی بزرگی کا مختصر واقعہ بھی پیش کرنا بے جا نہ ہوگا۔ آپ کے والد بزرگوار کسی سرکاری کام سے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ اسی دوران سیدانی اماں صاحبہ کا انتقال ہو گیا چونکہ محترمہ اپنے والد صاحب کی بے حد پیاری صاحبزادی تھیں۔ والد صاحب کے فوری پہنچنے کا امکان نہ تھا۔ اس لئے آپ کی تدفین کردی گئی۔ لیکن اس خیال سے کہ والد صاحب نے آخری بار چہرہ مبارک نہیں دیکھا تین روز کے لئے میت زمین کے سپرد کی گئی۔ تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہونے لگے تو ان میں سے بعض حضرات نے قبر کی جانب پلٹ کر دیکھا تو قبر پر پھولوں کی تعداد بڑھتی ہوئی نظر آئی اور جب چالیس قدم جاکر سب فاتحہ کے لئے رکے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبر پر پھولوں کا چبوترہ سا بن گیا ہے۔ تدفین کے دوسرے روز ان کے والد صاحب دورہ سے تشریف لائے اور ان کے اصرار پر

Marfat.com

تیسرے روز دیدار کے لئے قبر مبارک کھولی گئی تو قبر کے اندر بھی پھول موجود تھے انہیں ہٹا کر چہرہ مبارک دکھایا گیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپ آرام فرما رہی ہیں۔ آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ کے قطرے بھی موجود تھے اور قبر مبارک خوشبو سے معطر تھی۔ آپ کا مزار مبارک بلادی میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت بابا صاحبؒ کے دادا بزرگوار حضرت خواجہ سید حیدر شاہ صاحب بسلسلہ ملازمت کامٹی (ناگپور) جو سابق صوبہ سی پی میں واقع ہے تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ آپ نے اپنے صاحبزادہ سید بدر الدین شاہ صاحب کی شادی حضرت سید میراں شاہ صاحب صوبیدار میجر پلٹن نمبر ۳۲ کی صاحبزادی مریم بی صاحبہؒ سے کی۔ ننھیالی عزیزوں میں آپ کی خالہ امیر بی صاحبہؒ کے صرف ایک صاحبزادہ عبد الجبار صاحب تھے جو سرکار کے وصال کے بعد درگاہ حضرت بابا صاحبؒ کے سجادہ نشین مقرر کئے گئے۔ یہ حضرت تاحیات دربار کے پائیں میں بیٹھتے تھے۔

تعلیم و تربیت بابا صاحبؒ

حضرت بابا صاحبؒ کے کوئی حقیقی بھائی تھے۔ نہ بہن آپ اپنے والدین کے اکلوتے فرزند تھے۔ جب آپ کی عمر ایک سال کی ہوئی تو والد بزرگوار جو رنگون کے سفر پر تھے انتقال ہوگیا۔ چنانچہ آپ کی والدہ محترمہ عدت گزارنے کے بعد اپنے والد بزرگوار سید میراں شاہ صاحبؒ کے گھر چلی گئیں۔ نانا حضور کے گھر حضرت بابا صاحبؒ کی پرورش ہوتی رہی جب آپ کی عمر (۹) سال کی ہوئی تو والدہ محترمہ بھی عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ مابعد حضرت کی نانی صاحبہ نے آپ کی پرورش و پرداخت فرمائی۔ آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اپنے ابا حضور کے ذریعے چھ (۶) سال کی عمر میں مدرسہ میں داخل کرایا۔ جہاں آپ نے حضرت مولوی اکرام الحسن صاحب اور حضرت مولوی اکرام الحق صاحب سے تعلیم حاصل کی اور عربی کے علاوہ فارسی، اردو، انگریزی کی تعلیم بھی حاصل کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی کامٹی کے ایک کامل بزرگ حضرت عبداللہ شاہ

Marfat.com

صاحبؒ قادری نوشاہی ایک روز آپ کے مدرسہ میں پہنچے اور معلم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا "تو انہیں کیا پڑھاتا ہے یہ تو علم لدنی کا مالک ہے۔" پھر حضرت بابا صاحبؒ کی طرف دیکھ کر محبت سے فرمایا۔ "کم کھاؤ، کم بولو، کم سوؤ اور قرآن شریف کی تلاوت کرو۔ بلکہ تلاوت کے وقت یہ سمجھو کہ تم پر قرآن کا نزول ہو رہا ہے۔" اس کے بعد اپنی جھولی سے ایک چھوہارا نکالا اور اس کو چبا کر آدھا حصہ آپ کو عطا کیا اس کے نوش فرماتے ہی حضرت بابا صاحبؒ کی حالت بدل گئی ایک خاص کیفیت میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تین دن تک یہی عالم رہا۔

حضرت بابا صاحبؒ میں عام بچوں کی طرح شوخی و شرارت کا شائبہ بھی نظر نہیں تھا۔ آپ بالکل خاموش طبع واقع ہوئے تھے۔ آپ کی کسی ہم جماعت سے دوستی تھی اور نہ کھیل کود میں دلچسپی۔ آپ کے نانا حضور نے آپ کا یہ حال دیکھ کر دل بہلانے کے لئے آپ کو چند کبوتر خرید کر دیئے۔ جن کی دیکھ بھال میں آپ دل بہلاتے تھے۔ جب آپ ذرا بڑے ہوئے تو نانا حضور نے آپ کی سواری کے لئے ایک گھوڑا خرید کر دیا۔ اس کے علاوہ حضرت بابا صاحبؒ کے پاس ایک ویالیں (باجا) تھا جو آپ کو ورثہ میں ملا تھا جسے آپ کبھی کبھی بجایا کرتے زیادہ وقت آپ اپنی تعلیم اور مذہبی کتب کے پڑھنے میں گزارتے تھے۔

آپ کو شروع ہی سے تنہائی پسند تھی۔ آپ بے حد کم گو، سلیم الطبع اور بے حد رحم دل تھے۔ اکثر تنہائی میں آپ مولانا رومؒ اور حافظ شیرازیؒ کے اشعار گنگنایا کرتے تھے۔ خصوصی طور پر حافظ شیرازی کا مندرجہ ذیل شعر ورد زبان رہتا تھا۔

مے خور، مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن
ساکن بت خانہ باش و مردم آزاری مکن

یعنی شراب پی، کتاب کو جلا دے۔ کعبہ کو ڈھا دے اور بت خانہ میں بیٹھ لیکن مخلوق خدا کو تکلیف نہ دے۔ ان پر ظلم و ستم نہ کر۔ (ان کی دل آزاری نہ کر) مخلوق خدا

Marfat.com

کی دل آزاری کا گناہ ان سب گناہوں سے زیادہ ہے۔ حضرت بابا صاحبؒ کی عملی زندگی بالکل اس شعر کی شرح تھی۔ آپ کا اصول زندگی یہی رہا ساری زندگی، آپ نے مخلوق خدا کی خدمت کی۔ کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ آپ نے کسی کا دل دکھایا ہو۔ جس بچے کا بچپن میں یہ عمل رہا ہو اس کا عالم شباب میں کیا حال ہوگا۔

حضرت بابا صاحبؒ کے مدرسہ میں داخل ہونے کے بعد ہی کامٹی کے بزرگ نے پیشگوئی کردی تھی کہ یہ بچہ علم لدنی کا مالک ہے۔ ظاہر ہے کہ سرکار بابا صاحبؒ نے ۱۲۔ ۱۳ سال کی عمر میں ظاہری تعلیم کیا حاصل کی ہوگی۔ باطنی تعلیم ہی تھی کہ آپ دینی و دنیاوی مسائل میں ہر سائل کو مطمئن کردیتے تھے۔ اس کے بعد دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ آپ کی خدمت میں مادر زاد ولی رہے۔ ایام طفولیت ہی میں آپ بالکل تنہائی پسند رہے۔ آپ کی اس گوشہ نشینی میں انوار تجلیات غیبی کا ظہور، رجال الغیب سے ملاقاتیں اور بات چیت، لہو و لعب سے بے اعتنائی، اور ذکر و فکر کی محویت۔ یہ ساری باتیں عالم شباب کی غیر مرئی حقیقتوں کی طرف رہنمائی کرتی تھیں۔

بالائے سرش زہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

علم باطن

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے بھی ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ ایک روز آپ حضرت شیخ خواجگیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا۔ "میں نے علم حاصل نہیں کیا۔ خصوصاً علم فقہ میں مجھے بالکل درک نہیں ہے۔ اس لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

حضرت خواجگیؒ نے فرمایا "تم علم باطن کے حاصل کرنے میں مشغول رہو کہ اس راہ میں تمام اصول فروع ہیں اور فروع اصول ہیں یہ حاصل ہوجائے تو تمہارے لئے آئندہ کوئی مشکل باقی نہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپؒ اس مرتبہ پر پہنچ گئے اور دنیا نے دیکھا کہ دنیاوی تمام علوم کے ماہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر مستفیض ہوتے

Marfat.com

تھے۔

ریاضت

۱۴ سال کی عمر ہی میں آپ عربی' اردو' فارسی اور انگریزی علوم سے فارغ ہوکر سید میراں شاہ صاحبؒ کے مکان سے لاپتہ ہوگئے۔ آپ کے نانا حضور نے آپ کی بہت تلاش کی۔ اخبارات میں اشتہار دیئے انعام مقرر کیا لیکن حضور کا کہیں بھی پتہ نہ چلا۔ آخر تھک کر اللہ کے سپرد کرکے خاموش بیٹھ گئے۔ آپ کو حضرت بابا صاحبؒ سے اس قدر محبت تھی کہ ان کی جدائی برداشت نہ ہوئی اور چند سال بعد آپ کا بھی انتقال ہوگیا۔

حضرت بابا صاحبؒ نے گھر سے نکلنے کے بعد یہ زمانہ بستر کے جنگلوں میں خصوصی ریاضت میں گزارا۔ یہ مقام گونڈوانہ کہلاتا ہے۔ یہاں کے باشندوں میں جادوگروں کی کثرت تھی۔ بلکہ وہ خطہ ہی جادوگروں کا خطہ کہلاتا تھا۔ آپ کے وہاں قیام سے ان باشندوں کے جادو کے اثرات ختم ہوگئے۔ یہی ان کا ذریعہ معاش تھا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوگئے اور اپنے گرو سے آکر اپنے کاروبار کے نہ چلنے کی شکایت کی۔ گرو نے ان کے حالات سن کر انہیں بتایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک بزرگ آیا ہے اور وہ الٹا لٹک کر ریاضت کررہا ہے جب تک اس کا قیام ہمارے علاقہ میں رہے گا ہمارے جادو بے اثر رہیں گے یہ سن کر ان لوگوں نے حضرت بابا صاحبؒ پر ہی جادو کرنا شروع کیا تاکہ وہ یہاں سے چلے جائیں جب فردا" فردا" جادو کا حضرت پر کوئی اثر نہ ہوا تو انہوں نے ایک پنچایت مقرر کی اور ایک دن مقرر کرکے اجتماعی حیثیت سے جادو شروع کیا۔ اللہ کے کرم سے اس کا بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ اجتماعی جادو کا الٹا اثر انہیں لوگوں پر ہوا۔ کوئی ہاتھ سے کوئی پیر سے کوئی بینائی سے کوئی زبان سے بے کار ہوگیا۔ تب تو وہ سب بے حد پریشان ہوئے۔ تب ان سب کو اللہ تعالیٰ نے یہ سمجھ عطا کی کہ یہ تو بہت بڑے ولی اللہ معلوم ہوتے ہیں اس لئے کہ ہمارے اجتماعی جادو کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ الٹا ہم

Marfat.com

لوگوں کو نقصان پہنچا۔ چنانچہ یہ سب لوگ حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں اس درخت کے پاس پہنچے۔ جہاں سرکار تاج الاولیاء الٹے لٹک کر ریاضت کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ جیسے ہی یہ تمام لوگ جن میں وہ معذور جنہیں جادو کرنے کی سزا ملی تھی شامل تھے درخت کے پاس پہنچے تو تمام اپنی اصلی حالت میں آگئے۔ (یعنی سب تندرست ہوگئے) اور سب قدم بوس ہوگئے چونکہ سرکار اس وقت بھی ریاضت الٰہی میں مصروف تھے اس لئے یہ لوگ واپس آگئے لیکن اپنے دو آدمیوں کی ڈیوٹی لگادی کہ روزانہ یہ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر رہیں گے جیسے ہی سرکار درخت سے نیچے آئیں گے اس کی اطلاع پورے قبیلہ کو دیں گے تاکہ سب لوگ حاضر ہو کر سرکار سے اپنے کئے کی معافی طلب کریں اور سرکار کی امکانی خدمت کریں۔

سرکار مستقل دو سال تک اسی طرح ریاضت الٰہی میں مشغول رہے۔ دو سال بعد جب آپ درخت سے نیچے تشریف لائے تو ان دو حضرات نے جن کی باری باری ڈیوٹی ہوتی تھی فوراً جاکر اپنے قبیلہ کے لوگوں کو اطلاع دی۔ قبیلہ کے تمام لوگ جن میں عورتیں بچے بوڑھے جوان سب شامل تھے جن کی تعداد تقریباً ڈیڑھ لاکھ تھی وقفہ وقفہ سے حاضر خدمت ہوئے اور سرکار سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ حضور نے ان سب کو دعاؤں کے ساتھ معاف کیا۔ یہ تمام لوگ بابا صاحبؒ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور بیعت حاصل کی۔ اور چند دنوں سرکار کی بے حد خدمت کی۔ یہ لوگ سی پی کے علاقہ میں گونڈ کہلاتے ہیں۔ ثعلب مصری اور جنگل کی جڑی بوٹیاں بھی فروخت کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں ان لوگوں سے جب دریافت کیا جاتا تھا کہ تمہارے مرشد کون ہیں تو وہ سرکار تاج الاولیاء کا اسم گرامی بتاتے تھے۔

اس کے بعد بھی بابا صاحبؒ نے اور دو سال ریاضت ہی میں گزارے۔ جب آپ کامٹی تشریف لائے تو آپ کی عمر شریف ۱۷ سترہ سال ہوچکی تھی۔ نانا حضور تو آپ کے غم میں انتقال فرما چکے تھے۔ آپ کے ماموں سید عبدالرحمٰن صاحب آپ کو دیکھ کر

Marfat.com

بہت خوش ہوئے۔ آپ کا حال تو کچھ ایسا ہو گیا تھا (یادالٰہی میں) کہ آپ بالکل تنہائی پسند ہو گئے تھے۔ اکثر بے معنی الفاظ استعمال کرتے تھے۔ بابا صاحبؒ کی غیر موجودگی میں کنہاں ندی میں طغیانی آئی تھی۔ یہ طغیانی سید عبدالرحمٰن صاحب کا تمام اثاثہ بھی بہا لے گئی۔ جس کی وجہ سے عبدالرحمٰن صاحب بے حد پریشان تھے۔ سرکار نے انہیں تسلی دی اور مشورہ دیا کہ ہم دونوں ملازمت کر لیتے ہیں۔ انشاء اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔ آپ نے ان کے لئے دعا کی انہیں محکمہ جنگلات میں داروغہ کے عہدہ پر ملازمت مل گئی اور سرکار بابا صاحبؒ نے بعمر ۱۸ اٹھارہ سال اپنا آبائی پیشہ اختیار کر کے فوج میں ملازمت کر لی۔

ملازمت

حضرت بابا صاحبؒ ۱۸۸۱ء میں ناگپور کی رجمنٹ نمبر ۸ میں نائک مقرر ہوئے جو مدراسی پلٹن کہلاتی تھی۔ دوران ملازمت بھی آپ کے شغل و اشغال (ریاضت الٰہی) میں فرق نہیں آیا۔ ڈیوٹی کے اوقات کے بعد آپ کو عبادت الٰہی ہی میں مصروف دیکھا گیا۔ اور رات میں بلند آواز سے حافظ شیرازیؒ اور مولانا رومؒ کے اشعار بھی پڑھتے سنا گیا۔ آپ کے افسران آپ کی سادہ زندگی اور راست گوئی کی وجہ سے بے حد مہربان تھے۔ اسی طرح تین سال آپ نے کامٹی میں گزار دیئے۔ تین سال بعد آپ کی رجمنٹ کے دو حصہ کر دیئے گئے۔ ایک حصہ کامٹی میں رہا اور دوسرا حصہ ساگر چھاؤنی روانہ کر دیا گیا۔ ساگر والے حصہ میں آپ بھی شامل کر لئے گئے۔ یہ ۱۸۸۴ء میں ہوا۔ آپ نے اپنی نانی صاحبہ اور دیگر عزیزوں کی رہائش کا انتظام کیا اور ساگر (سی۔ پی) روانہ ہو گئے۔ یہاں بھی آپ کی عبادت ریاضت، شغل و اشغال اسی طرح جاری رہے۔ ملازمت سے چھٹی لے کر ایک مرتبہ آپ نانی صاحبہؒ کی خدمت میں بھی تشریف لائے تھے۔ چند روز قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے۔ اب حضرت بابا صاحبؒ کی عبادت و ریاضت اپنے

Marfat.com

عروج پر پہنچ چکی تھی۔ رات میں آپ اکثر کیمپ میں نہیں ہوتے تھے۔ دن کو بھی ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد ساگر کے ویران جنگل میں دیکھے گئے۔ جس کا ذکر حضرت داؤد چشتی ساگری کے سلسلہ میں آئے گا۔ اس طرح سرکار کے کیمپ سے غائب رہنے کی خبر کامٹی آپ کی نانی صاحبہؒ تک پہنچ گئی۔ وہ پریشان ہو کر سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں ساگر پہنچ گئیں۔ انہیں یہ خیال ہوا تھا کہ بچہ کیمپ سے راتوں کو غائب رہتا ہے کہیں خراب صحبت میں تو گرفتار نہیں ہو گیا۔ چنانچہ ساگر میں آپ کی نگرانی کرنے لگیں۔ حضور حسب معمول ڈیوٹی سے گھر آئے اور پھر روانہ ہو گئے۔ رات گزار کر پھر صبح تشریف لائے تو نانی صاحبہ نے ناشتہ تیار کر رکھا تھا۔ ناشتہ کے لئے حضرت بابا صاحبؒ سے فرمایا تو پہلے روز سرکار نے یہ فرما کر کہ بھوک نہیں ہے ناشتہ نہیں کیا۔ چنانچہ ان کو اور تشویش ہوئی۔ دوسرے روز معمول کے مطابق بابا صاحبؒ تشریف لائے اور رات میں پھر روانہ ہوئے۔ نانی صاحبہؒ بھی آپ کے پیچھے چھپ کر روانہ ہوئیں۔ چلتے چلتے آپ ایک مزار میں داخل ہوئے اور عبادت میں مصروف ہو گئے۔ نانی صاحبہؒ یہ منظر دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور دعائیں دیتی ہوئی گھر لوٹ آئیں۔ صبح جب بابا صاحبؒ تشریف لائے تو نانی صاحبہ نے ناشتہ پیش کیا۔ سرکار کے ہاتھ میں چھوٹے چھوٹے پتھر تھے۔ ان کو آپ نے منہ میں ڈال کر چبانا شروع کر دیا اور نانی صاحبہ سے فرمایا "ہم یہ لڈو پیڑے کھاتے ہیں۔" نانی صاحبہؒ وہاں رہ کر یہی حالت دیکھتی رہیں۔

مجاہدات

نانی صاحبہؒ جو خدشات لے کر آئی تھیں۔ اس کے برعکس پایا۔ حضور بابا صاحبؒ نے بھی نانی صاحبہؒ کو اطمینان دلایا۔ چنانچہ وہ حضرت بابا صاحبؒ کو اللہ کے سپرد کر کے کامٹی روانہ ہو گئیں۔ حضرت بابا صاحبؒ ملازمت کے اوقات کے بعد جو بھی موقعہ ملتا اپنے شیخ کی خدمت اور رات کو حضرت داؤد مکیؒ کے مزار مبارک پر گزارتے رہے ایک

Marfat.com

عرصہ کے بعد ایک مبارک رات آپ کے پاس مقبولیت کا پیغام لے کر آئی اس وقت آپ ذکر سے گذر کر مذکور سے مشرف ہوئے۔

اللہ اللہ بانگ ہست ویا صدا = بے مسمی اسم کے باشد رو!
اسم میجوئی مسمی راجو بے مسمی اسم کے باشد نکو (مولینا روم)

اور غیب سے آواز آئی' مانگ کیا مانگتا ہے۔ یہ آوازیں کئی بار سنیں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ "اے خدا' اے میرے اللہ تجھ سے تجھی کو مانگتا ہوں۔"

تیر نشانہ پر لگا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی ذاتی سے آپ کو نوازا۔ اس تجلی میں آپ گم ہو گئے اور خدا آشکارا ہو گیا۔ (اذرا وھم ذکر اللہ) اب خود کو دیکھ کر خدا یاد آنے لگا اور اپنی محدود ہستی اور اس کے تمام تقاضے ختم ہو گئے۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو اس سے پہلے ملاء اعلیٰ میں آسمان دنیوی پر آپ کی مقبولیت اور محبوبیت کی منادی بارگاہ الٰہی سے ہو چکی تھی۔ جیسا کہ وارد ہوا ہے۔

عن ابی ھوبرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعاد نادی جبرئیل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثمہ ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثمہ یوضع لہ القبول فی الارض ط

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو (حضرت) جبرئیل کو ندا کرتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس (حضرت) جبرئیل اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد آسماں میں پکار کر کہتے ہیں کہ فلاں شخص اللہ سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ (اس پر) تمام آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں اس کے بعد زمین میں اس کی مقبولیت عام ہو جاتی ہے۔

(موطا امام مالک صہ ۳۷۸)

ایک اور حکایت فوائد الفوائد میں حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ نے بیان فرمائی

Marfat.com

ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ شیخ احمد معشوق طوسیؒ ایک مرتبہ جاڑے (سردیوں) کے چلہ میں اپنے مکان سے باہر نکلے دریا کو گئے اور وسط دریا میں کھڑے ہو کر مناجات کی کہ جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں کون ہوں۔ میں پانی سے باہر نہ نکلوں گا۔ اسی وقت یہ آواز آئی کہ تم عالی درجہ شخص ہو کہ تمہاری شفاعت سے بروز حشر میں ہزارہا اشخاص خطاکار بخش دوں گا۔ اور وہ بہشت میں جائیں گے۔ آپ نے عرض کیا مجھے اس سے صبر نہیں آیا۔ دوبارہ آواز آئی کہ تم وہ شخص ہو کہ تمہاری خاطر و شفاعت سے ہزارہا اشخاص کو دوزخ سے خلاصی دوں گا۔ آپ نے عرض کیا مجھے اس امر سے کچھ غرض نہیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے بتلا دے کہ میں کون ہوں۔ اسی وقت آواز آئی کہ دنیا میں جس قدر درویش و عارف ہیں وہ میرے عاشق ہیں اور تو میرا معشوق ہے۔ یہ سن کر آپ دریا سے باہر آگئے اس کے بعد جو بھی آپ سے ملا احمد معشوق کے نام سے ہی مخاطب کرتا تھا۔ اس لئے کہ آپ کی محبوبیت کی منادی ہو چکی تھی۔

سرکار تاج الاولیاء کی بھی منادی ہو چکی تھی۔ ساگر کی فوجی ملازمت کو تین سال ہو چکے تھے۔ اب آپ اللہ کے محبوب و مقبول ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے فوجی افسر کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اب ہم ملازمت نہیں کریں گے۔ فوجی افسر نے آپ کو سمجھایا کہ آپ کی ترقی کا نمبر آگیا ہے۔ ایسے وقت میں ملازمت سے علیحدہ ہونا مناسب نہیں۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا "مجھے جو ترقی ملنی تھی مل گئی۔" یہ فرما کر تمام سرکاری چیزیں وردی وغیرہ اس افسر کے حوالہ کر کے فوجی احاطہ سے باہر آگئے۔ اور ساگر کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومنے لگے۔ اس فوجی افسر نے یہ اطلاع آپ کے گھر کامٹی کر دی۔ وہ انگریز افسر کیا سمجھتا۔ سرکار تاج الاولیاء تو اسلام بانیٔ اسلام اور پیغمبر اسلام کی صداقت کے علمبردار بن کر ظاہر ہو گئے تھے۔ اور دنیا نے دیکھا کہ لاکھوں غیر مسلم' ہندو' عیسائی' سکھ' پارسی آپ کی بدولت دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ مادی ترقی کے اس دور میں جب روحانیت سے انکار کیا جا رہا تھا اور آپ کی کرامت کو اساطیر اولین سمجھا جاتے

Marfat.com

لگا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں نے کن فیکون کی تجلیوں کا تماشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

خدا کن ان لبوں سے کہہ رہا ہے
یہاں دریائے وحدت بہہ رہا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **عبدی اطعنی اجعلک وربانیا تقول للشیء کن فیکون**

ترجمہ :۔ اے میرے بندے میری اطاعت کر میں تجھ کو اللہ والا بنادوں گا۔ پھر تو جس چیز سے کہے گا ہو جائے گی۔

ان بزرگان دین اور اولیاء کرام کے مراتب اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ عام انسان کیا سمجھے۔

رباعی :۔

آں عقل کجا کہ در کمال تو رسد و آں دیدہ کُجا کہ در جمال تو رسد
گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال آں روح کجا کہ در جلال تو رسد

جس وقت فوجی افسر کی طرف سے اطلاع آپ کے گھر پہنچی۔ آپ کی نانی صاحبہؒ پریشان ہو کر ساگر پہنچیں۔

عالم جذب

یہاں آکر آپ نے دیکھا کہ بابا صاحبؒ دیوانہ وار ساگر کی گلی کوچوں میں گھوم رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر آپ تڑپ گئیں۔ کسی طرح بابا صاحب کو اپنے ہمراہ کامٹی لے آئیں۔ یہاں پہنچنے پر آپ کی نانی صاحبہؒ اور ماموں صاحبؒ نے ہر قسم کا علاج کروایا۔ یہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ زیادہ عبادت و ریاضت سے دماغ میں گرمی پیدا ہو گئی ہے یا پھر کسی چلہ وغیرہ میں کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے دماغ میں خلل پیدا ہو گیا

Marfat.com

ہے۔ چنانچہ کئی عاملوں کی خدمات حاصل کی گئیں مقامی اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹر حکیم رجوع کئے گئے لیکن عزیزوں کے حسب منشا فائدہ نہ ہوا۔ سرکار تاج الاولیاء کا مسئلہ تو کچھ اور تھا بقول ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب
درد مند عشق را دارو بجز دیدار نیست

نانی صاحبہؒ پر اس کیفیت کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ نانی صاحبہؒ کے انتقال کے بعد یہ ذمہ داری ماموں صاحبؒ نے سنبھالی۔ لیکن حضور بابا صاحبؒ کا تو وہی حال تھا۔ کبھی تھوڑی دیر کے لئے گھر آجاتے۔ اکثر جنگلوں میں مجاہدات کرتے۔ بستی میں تشریف لاتے تو گلیوں میں گشت کرتے آپ کے دیوانہ وار گشت کے دوران بستی کے بچے آپ پر سنگ باری کرتے۔ راہ گیر جب بچوں کو اس فعل سے روکتے تو سرکار رک کر ان حضرات سے مخاطب ہو کر فرماتے۔ ان بچوں کو آپ کیوں روکتے ہیں۔ یہ پیارے پیارے معصوم بچے تو مجھ پر پھول برساتے ہیں جن سے بڑی خوشبو آتی ہے۔ آپ بستی کے ٹمپل گارڈن میں بھی دو دو دن قیام فرماتے۔ گارڈن میں قیام کے دوران آپ کے دست مبارک میں اکثر مٹی کا کونڈا (مٹی کا برتن) بھی دیکھا گیا ہے۔ اسی زمانہ میں آپ مسٹر ترونگڑ کمپونڈر کنٹونمنٹ اسپتال کے مکان پر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ ان کی بیوی کو آپ مامی کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ اس دور میں آپ کو جنگل میں شیر کی سواری پر بھی لوگوں نے دیکھا۔ چنانچہ آپ کی شہرت شیر تاج الدینؒ کے نام سے ہوئی۔ پرانے بزرگوں میں نارنول ریاست پٹیالہ میں میراں تاج الدینؒ شیر سوار جن کے دست مبارک میں سانپ کا کوڑا ہوتا تھا۔ شیر سوار ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں موجود ہے۔ آپ کے خاندان کے افراد میں سید مختار احمد جعفری سید وقار احمد جعفری اور سید محمد احمد جعفری اور اس خاندان کے دیگر افراد کراچی میں موجود ہیں۔ یہ حضرات میراں صاحبؒ کا سالانہ عرس بہت احترام سے کرتے ہیں۔

Marfat.com

ان حضرات سے ناشر نے عرض کردیا ہے کہ آپ کی ابتداء تاج الدینؒ اور انتہا بھی تاج الدینؒ ہیں۔ سرکار سے ان سب کو بے حد عقیدت ہے۔

جس دور میں حضرت بابا شیر سوار یا شیر تاج الدین کے نام سے مشہور ہوئے۔ کامٹی کے نئے بازار کے ایک کمرہ میں بھی کبھی کبھی تشریف لاکر مجاہدہ فرماتے تھے۔ یہاں آپ نوکدار پتھروں کو جمع کرکے اس پر آرام فرماتے۔ اس طرح تزکیہ نفس کرتے۔ مجاہدات کا یہ سلسلہ عرصہ ڈیڑھ سال تک رہا۔ اس دوران میں زیادہ وقت آپ نے جنگلوں ہی میں گزارا۔ اس کے بعد چند ماہ پھر کامٹی میں رہے مگر یہاں بھی کسی ایک مقام پر قیام نہیں فرمایا۔ البتہ ایک مدراسی صاحب کے مکان پر شام میں روزانہ تشریف لاتے۔ یہ صاحب لاولد تھے۔ جب سرکار ان کے گھر آتے تو وہ بہت عاجزی سے سرکار کو کھانا پیش کرتے تھے۔ سرکار کو آنے میں اگر دیر ہوتی تو باہر بیٹھ کر سرکار کا انتظار کرتے۔

ایک روز سرکار حسب معمول تشریف لائے۔ مدراسی صاحب نے کھانا پیش کیا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا "گرتا ہے تو گر تاج الدین تو ہے۔" حضور کے اس جملہ کو مدراسی صاحب نے سنا لیکن کچھ خیال نہیں کیا۔ اصل میں وہ بھی حضرت بابا صاحبؒ کے بارے میں یہی سمجھتے تھے کہ ان کے دماغ میں کچھ خلل ہے۔ بابا صاحبؒ کے روانہ ہونے کے کچھ دیر بعد ہی مدراسی صاحب کا مکان گر گیا۔ لیکن مدراسی صاحب اور ان کی بیوی کو ذرا سی بھی چوٹ نہیں لگی۔ تب ان صاحب کو حضرت بابا صاحبؒ کے وہ جملے یاد آئے۔ گرتا ہے تو گر تاج الدینؒ تو ہے۔" (یعنی مکینوں کی حفاظت میں کروں گا) اس روز کے بعد مدراسی صاحب نے سمجھ لیا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ وہ سرکار کی بے حد عزت کرنے لگے۔
ایک روز سرکار بابا صاحبؒ کو خوش دیکھ کر آپ سے عرض کیا۔ میں لاولد ہوں۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ مدراسی صاحب نے مکرر، سکرر عرض کیا۔ تب حضور نے فرمایا۔ "تجھ کو تاج الدینؒ نے تین اولاد دیا۔" اس میں ایک پنڈت ہوگا۔ چنانچہ مدراسی صاحب کے

Marfat.com

ہاں یکے بعد دیگرے تین لڑکے پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک پنڈت بھی ہوئے۔ اس طرح حضرت بابا صاحبؒ سے کرامات کا ظہور ہونے لگا۔ جس سے آپ کے گرد مخلوق کا بے حد اجتماع رہتا جس کی وجہ سے آپ کے معمولات میں فرق آنے لگا۔ اس لئے آپ نے ریاضت کے لئے ایک انگریز کا باغ منتخب کیا۔ تاکہ اس انگریز کی وجہ سے لوگ باغ میں نہ آسکیں۔ انگریزوں کی حکومت تھی۔ عام لوگ انگریزوں سے بہت ڈرتے تھے۔ لیکن یہاں بھی لوگ اس انگریز کے پاس پہنچے جو اسی باغ میں رہتا تھا۔ اور اس سے درخواست کی کہ ہمیں بابا صاحبؒ سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ اس لئے کہ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ ہم لوگ اپنی مرادوں کے لئے ان سے عرض کرتے ہیں اور وہ اللہ سے عرض کردیتے ہیں۔ ہماری مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ انگریز نے اجازت دے دی۔ پھر سرکار کی خدمت میں ہجوم رہنے لگا چنانچہ آپ نے ایسی ترکیب نکالی کہ اس انگریز نے خود ہی آپ کو تانگہ میں بٹھا کر ناگپور روانہ کردیا۔ یہاں بھی جب لوگ بہت زیادہ تنگ کرنے لگے تو آپ ایک روز انگریز عورتوں کے کلب میں برہنہ داخل ہو گئے۔ وہاں جو عورتیں موجود تھیں وہ پریشان ہو گئیں۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس آگئی۔ اور آپ کو کنٹونمنٹ مجسٹریٹ اور ضلع مجسٹریٹ کے حکم سے ۲۶؍ اگست ۱۸۹۲ء کو پاگل خانہ میں داخل کردیا گیا۔ یہاں آپ نے پھر ریاضت الٰہی شروع کی لیکن جب آپ کی طبیعت چاہتی کامٹی پہنچ جاتے۔ اور پاگل خانہ میں بھی موجود ہوتے۔ پاگل خانہ کے ایک کمرہ میں آپ کو بند کردیا گیا تھا لیکن اکثر آپ کمرے سے باہر نظر آنے لگے۔ اس زمانہ میں پاگل خانہ کے مہتمم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب تھے۔ پاگل خانہ میں جن دنوں آپ کا قیام تھا اسی دوران ایک پاگل فرار ہو گیا۔ شام کو جب حاضری لی گئی تو وہ پاگل موجود نہ تھا۔ جب اس کی اطلاع ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کو ہوئی تو وہ بے حد پریشان ہوئے اس لئے کہ وہ پاگل کسی بڑے آفیسر کے ذریعے داخل کرایا گیا تھا۔ اس کی تلاش کے سلسلے میں ٹہلتے ہوئے سوچ رہے تھے کہ کیا تدبیر کی جائے۔ اتنے میں حضور بابا صاحبؒ ڈاکٹر صاحب کے

Marfat.com

پاس خود تشریف لائے اور فرمایا کیوں گھبراتا ہے صبح آجائے گا۔" ڈاکٹر صاحب عقیدت مند تو تھے ہی بے فکر ہو گئے۔ دوسرے دن صبح فرار شدہ پاگل 'پاگل خانہ کے دروازے کے سامنے آکھڑا ہو گیا۔ جسے پاگل خانہ کے ملازمین دیکھ کر اندر لے آئے۔ اور ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دی۔ وہ فوراً آگئے اور اس پاگل سے دریافت کیا کہ تو کس طرح بھاگا اور واپس کس طرح آگیا۔ پاگل نے بالکل باہوش لوگوں کی طرح جواب دیا۔ میں اپنے گھر جارہا تھا لیکن بھائی تاج الدین مجھے راستے میں مل گئے۔ انہوں نے مار مار کر مجھے پاگل خانہ کے دروازے پر لا کھڑا کیا۔ اور خود اندر چلے گئے۔ میں ان کا انتظار کر رہا تھا کہ آپ کے یہ سپاہی پکڑ کر اندر لے آئے۔ ڈاکٹر صاحب اور تمام عملے کے لوگ آپ کی اس کرامت سے بے حد متاثر ہوئے۔ جب آپ نے اپنے مجاہدات مکمل کر لئے تو پھر مخلوق خدا پاگل خانہ میں پہنچنے لگی۔ جو حاضر ہوتا اپنی مراد لے کر واپس لوٹتا۔ اس شہرت کی وجہ سے گورنمنٹ نے آپ کے دیدار کو آنے والے حضرات کے لئے فیس مقرر کر دی۔ شروع میں فیس دو آنہ مقرر کی لیکن لوگوں کا اژدھام کم نہ ہوا چنانچہ فیس بڑھاتے بڑھاتے ایک روپیہ کر دی گئی لیکن پبلک اس کے باوجود ٹوٹی پڑ رہی تھی۔ حضور کی کرامات کا چرچا ہندوستان کے مختلف مقامات تک پہنچ چکا تھا۔ اور دور دور سے لوگ آکر سرکار سے فیض پانے لگے۔ اس میں ہندو' مسلم' سکھ پارسی' غرض کہ ہر قوم کے لوگ شامل ہوتے۔ یہاں تک کہ انگریز عہدیدار بھی حضور کی خدمت میں حاضری دینے لگے۔ ان میں سر انتھونی میکڈونلڈ چیف کمشنر کرنل روسول سرجن اور کئی انگریزی افسران اور شہر کے معززین دیگر قوم کے افسران اور مسلم افسران جن میں موتی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر' حافظ ولایت اللہ خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور ان کے علاوہ مہاراجہ بہادر رگھو جی راؤ بھونسلے بھی حضور کے دیدار کے لئے حاضر ہونے لگے اور ایسے شیدائی ہوئے۔ بقول شاعر۔

خدارا نگاہ کرم تاج بابا
کہ رہ جائے میرا بھرم تاج بابا

Marfat.com

راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے (ناگپور)

Marfat.com

مہاراجہ رگھوجی راؤ بھونسلے

مہاراجہ کی مختصر خاندانی تفصیل بھی بیان کرتا چلوں۔ اس لئے کہ مہاراجہ بہادر پر سرکار تاج الاولیاء نے بے حد کرم فرمایا اور مہاراجہ نے سرکار کی بے حد خدمت کی۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی مہاراجہ کے محل میں سرکار کا چلہ شریف ہے اور سرکار کا پلنگ مبارک اور دیگر تبرکات موجود ہیں۔ جو اسی سلیقہ سے رکھے ہوئے ہیں جن کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ سرکار ابھی ابھی اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے ہیں اور لاکھوں بندگان خدا کو یہاں سے بھی وہی فیض پہنچ رہا ہے کیوں نہ ہو سرکار نے خود فرمایا تھا کہ میرا بستر تیرے گھر قیامت تک رہے گا۔ جن پر سرکار کا خصوصی کرم ہوتا ہے ان کو سرکار کی زیارت بھی ہو جاتی ہے۔ مہاراجہ جانوجی راؤ بہادر مشرقی ممالک متوسط کے خود مختار راجہ تھے۔ جن کا راج شرقاً" غرباً" وردھاندی سے مہاندی بنگال تک اور جنوباً" شمالاً" گوداوری ندی کے قرب و جوار سے نربدا ندی تک پھیلا ہوا تھا۔ ان کا شمار بڑی طاقت کے راجاؤں میں ہوتا تھا۔ گورنمنٹ برطانیہ سے اٹھارہ ہزار پولٹیکل پنشن ملتی تھی۔ راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے چونکہ ان کے ولی عہد تھے اس لئے جانوجی راؤ کے انتقال کے بعد پولٹیکل پنشن کے قاعدے کے مطابق راجہ رگھوجی راؤ کو پانچ ہزار روپے اور ان کے بھائی راجہ لچھمن راؤ صاحب کو ایک ہزار پنشن ملنے لگی۔ اس کے علاوہ خالصہ اور مکاسہ گاؤں بھی تھے جن کی سالانہ آمدنی ڈھائی تین لاکھ روپیہ تھی لیکن بابا صاحبؒ کی خدمت میں پہنچنے کے بعد سرکار کے سب سے چہیتے غلاموں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ بقول حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجیؒ ۔

Marfat.com

رہ عشق میں تیرا ہندو ہے مومن
ہیں مومن تیرے اولیاء میرے بابا

حضور کے فیض سے وہ تمام حضرات تو مستفیض ہو ہی رہے تھے جو فیس ادا کر کے سرکار کی خدمت میں پہنچ جاتے تھے۔ لیکن ایسے بھی ہزاروں افراد تھے جو فیس ادا نہیں کر سکتے تھے وہ محروم تھے چنانچہ پبلک کی طرف سے ایک درخواست پیش کی گئی کہ سرکار بابا صاحب پاگل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی اللہ ہیں۔ جن کے فیض سے بے شمار مخلوق فیس ادا نہ کرنے کی وجہ سے محروم ہے۔ اس درخواست پر پاگل خانہ کے عہدیداروں نے تصدیق کی درخواست پر کمشنر نے حکم دیا کہ قانونی طور پر کوئی شخص ضمانت داخل کر کے سرکار کو لے جائے۔ چنانچہ راجہ رگھوجی راؤ صاحب کو جیسے ہی علم ہوا آپ نے دو ہزار روپیہ کی نقد ضمانت پیش کی اور سرکار کو سولہ سال بعد ستمبر ۱۹۰۸ء کو پاگل خانہ سے اپنے محل شکردرہ لے آئے۔ اس کی تصدیق ڈمپل کر صاحب نائب مہتمم پاگل خانہ ناگپور نے کی۔ جس وقت آپ پاگل خانہ سے باہر نکلنے لگے تو فرمایا یہ جگہ خالی نہیں رہے گی۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ایک نہ ایک عارضی طور پر پاگل خانے میں موجود ہوتے ہیں۔

باباصاحبؒ کے تعلیمی، تبلیغی اور رفاہی مراکز

گفتہ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود
لوح محفوظ است پیش اولیاء
ازچہ محفوظ است خطا

Marfat.com

قیام واکی شریف :-

مہاراجہ کے محل میں چند دن سرکار نے قیام فرمایا۔ پھر یکایک آپ واکی شریف روانہ ہوگئے۔ اس کی تصدیق مسٹروی ایس سوم سندرم مدلیار پنشنر ناگپور نے کی یہاں بھی سرکار نے اپنے قیام کا شرف ایک ہندو کاشی ناتھ راؤ پٹیل کو عطا کیا۔ پٹیل صاحب نے بھی آپ کی اور زائرین کی بے حد خدمت کی۔ سرکار نے واکی شریف میں پٹیل صاحب کی زمین پر مندرجہ مراکز قائم کئے جن سے مخلوق آج بھی فیض حاصل کر رہی ہے۔

شفاء خانہ :-

پٹیل صاحب نے جس جگہ آپ کی قیام گاہ بنائی تھی (آج وہاں آپ کا چلہ مبارک ہے) اس سے دو فرلانگ آگے جا کر ایک آم کے درخت کے قریب کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا۔ "یہ ہمارا شفاء خانہ ہے۔" آپ لاعلاج مریضوں کو حکم دیتے۔ "ہمارے شفاء خانہ میں داخل ہوتے۔ اچھے ہو جاتے۔ بعض مریض اس خطہ زمین پر چند گھنٹے قیام کے بعد ہی ٹھیک ہو جاتے۔ بعض دو چار روز قیام کر کے تندرست ہو کر روانہ ہو جاتے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ لاعلاج مریض وہاں جا کر رہتے ہیں اور صحت مند ہو کر گھر لوٹ جاتے ہیں۔

مدرسہ

شفاء خانہ سے کچھ دور مغرب کی جانب کھڑے ہو کر فرمایا۔ "یہ ہمارا مدرسہ ہے۔" اس مدرسہ والی جگہ پر آپ کند ذہن طلباء کو بیٹھ کر پڑھنے کے لئے حکم فرماتے۔ بچے وہاں بیٹھ کر دو ہی چار روز میں ذہین طالب علم ہو کر نکلتے۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

عدالت

مدرسہ سے دو فرلانگ آگے ایک جگہ کھڑے ہو کر سرکار نے فرمایا۔ "یہ ہماری

Marfat.com

عدالت ہے۔" مقدمات سے پریشان حال حضرات کو آپ اس جگہ ٹھہرنے کا حکم فرماتے دو ہی چار روز قیام کے بعد ان کے مقدمات کا فیصلہ ان کے حق میں ہو جاتا اور وہ اللہ کے فضل سے بامراد گھر لوٹ جاتے۔

مسجد

آپ نے اپنی قیام گاہ سے بالکل قریب کھڑے ہو کر اس جگہ کے لئے فرمایا "یہ ہماری مسجد ہے۔" ایسے حضرات جو راہ سے بھٹکے ہوئے ہوتے۔ ان کو حکم فرماتے "ہماری مسجد میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے" چند ہی روز میں یہ حضرات نمازی ہو کر سرخرو اپنے گھر لوٹتے۔

پریڈ گراؤنڈ :۔

اسی طرح اسی علاقہ کی زمین کے ایک خطہ پر کھڑے ہو کر اسے پریڈ گراؤنڈ قرار دیا۔ اس پریڈ گراؤنڈ پر بیرون ملک جنگوں کی آپ نے پریڈ فرما کر کمان کی۔ ان جنگوں کے واقعات کتاب میں موجود ہیں۔

واکی شریف کے شفاء خانہ' مدرسہ' عدالت' مسجد' پریڈ گراؤنڈ پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ زمین کے ان ویران ٹکڑوں پر جہاں سرکارؒ بیٹھنے' پڑھنے اللہ سے انصاف طلب کرنے اور اللہ کی عبادت کرنے کا حکم فرماتے تھے مراد مندوں کو وہاں تنہائی نصیب ہوتی تھی وہ پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جاتے تھے ادھر سرکارؒ کا تصرف شامل رہتا اور وہ کامیاب ہو جاتے۔ بزرگوں کے رموز و اسرار یہی ہوتے ہیں۔

واکی شریف میں کاشی ناتھ راؤ پٹیل نے بھی تن' من' دھن سے حضورؒ کی خدمت کی۔ راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے اور پٹیل صاحب کے عشق کا حال یہ تھا کہ جب سرکارؒ واکی شریف میں ہوتے تو راجہ صاحب سرکارؒ کی خدمت میں یہاں دکھائی دیتے اور جب بابا صاحبؒ شکردرہ شریف ناگپور میں ہوتے تو پٹیل صاحب اکثر بابا سرکارؒ کی خدمت میں یہاں ہوتے۔

Marfat.com

راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے اور پٹیل صاحب دونوں بابا صاحبؒ کی خدمت کے ساتھ بابا صاحبؒ کی عزیزوں اور زائرین کی خدمت کو اپنا فرض سمجھ کر کرتے۔ سرکارؒ تاج الاولیاء نے جہاں ہزاروں افراد کو مختلف خطابات سے نوازا وہاں راجہ صاحب کو بڑے بھائی کا خطاب عطا فرمایا۔

اسی عشق کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا۔

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات
علم مقام صفات' عشق تماشائے ذات
علم ہے پیدا سوال' عشق ہے پنہاں جواب
عشق سکون ثبات' عشق حیات و ممات
عشق پہ بجلی حرام' عشق پہ حاصل حرام
علم ہے ابن الکتاب' عشق ہے ام الکتاب
عشق فرمودہ قاصد سے سبک گام عمل
عقل سمجھی ہی نہیں معنئ پیغام ابھی
بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

علامہ اقبال

راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے اور کاشی ناتھ راؤ پٹیل کا نام خصوصی طور پر اس لئے لکھا ہے کہ یہ دونوں شہر کے معزز ترین لوگوں میں سے تھے اور ان دونوں نے سرکار کی بے حد خدمت کی۔ ویسے تو سرکار تاج الاولیاء کی خدمت میں ہروقت ہزاروں افراد رہتے تھے۔ ان حضرات سے جب کوئی دریافت کرتا کہ آپ حضرات سرکار کی خدمت میں شب و روز کیوں گزارتے ہیں تو سب کا یہی جواب ہوتا کہ ہمارے دن عید اور رات شب برات کی طرح سرکار کی خدمت میں گزرتے ہیں۔

Marfat.com

نذر عقیدت بہ تقریب جشن یوم ولادت (۱۳۶واں)

حضرت بابا سید محمد تاج الدین نوری (ناگپوری)

۱۵ رجب سن ۱۴۱۳ھ

منجانب ولی الدین

(عرض ہے کہ قوالوں سے پڑھائی جائے)

بزم امکان میں وہ تاج ورا آئے ہیں
آج اس ارض پہ وہ نام خدا آئے ہیں
اصلھا ثابتٌ فی الارض کا نقشہ بن کر
پیکر ذات بہ صد شان حیا آئے ہیں
آج اُس جسم مبارک کی ہوئی ہے تکمیل
جس میں انوارِ سماوات سما آئے ہیں
دیکھو انداز کہ اسرار الٰہی لے کر
عبدہٗ روپ میں فخر الفقراء آئے ہیں
جس نے دیکھا ہے اس نے خدا دیکھا ہے
حق الحق شان میں وہ بدر الدجیٰ آئے ہیں
ورد میں اسم مبارک کے ہیں اسرار حیات
منبع کلمہ حق ، گنج خفا آئے ہیں
پاک ہیں شرک سے وہ کہہ جو دیا انفسکم
اور شہہ رگ میں مری خود ہی سما آئے ہیں
اے ولی نام خدا نور تعدیٰ آئے ہیں
کملی فقر میں خود شیر خدا آئے ہیں

Marfat.com

کاشی ناتھ راؤ پٹیل (واکی شریف ناگپور)

واکی میں آپ کی زمینوں پر آج بھی اللہ بابا کی آوازیں گونجتی ہیں   سید سرفراز عالم تاجی

Marfat.com

کاشی ناتھ راؤ پٹیل

(از حاجی محمد صادق فاروقی تاجی)

واکی کا مال گذار یہ پٹیل مقروض ہو گیا تھا اور قرض خواہ نے مقدمہ جیت لیا تھا اور اس کے خلاف قرقی کا وارنٹ جاری ہو گیا تھا۔ جس روز قرقی آنی تھی اس سے ایک روز پہلے وہ ولی خانہ آیا جہاں بابا صاحب رہتے تھے۔ وہ چھکڑے پر سوار تھا اور ساتھ میں اس کے ایک چھوٹا بچہ تھا۔ مرہٹے نہایت متعصب ہوتے ہیں مگر بحالت مجبوری جب ان کے سارے دیوتا فیل ہو گئے تو اس نے ولی خانہ کا رخ کیا۔ بابا صاحب باہر آکر اس کے چھکڑے کے پاس آئے اور کہا "تو چل میں آتا ہوں" وہ چھکڑا اپنے گاؤں واکی کی طرف لے گیا۔ جب واکی پہنچا جو ناگپور سے تقریباً "۱۶-۱۷ میل دور ہے تو دیکھتا ہے بابا صاحب" اس کے مکان میں بیٹھے ہیں پھر بابا صاحب" نے رات بھر میں اس کے گھر کا سارا فرنیچر اکٹھا کر کے جلا دیا مگر وہ ایسا عقیدے میں پکا تھا کہ جیسا بابا حکم دیتے وہ کرتا ... دوسرے روز صبح بیلف کے ساتھ کورٹ کا عملہ آیا تو اس کی عورتیں اور بہوئیں اوپر والی منزل کی طرف بھاگیں۔ قرقی میں عورتوں کے زیورات بھی اتار لیئے جاتے ہیں۔ ... سامان تو پہلے ہی جل چکا تھا۔ بابا صاحب" نے کاشی ناتھ راؤ پٹیل کو مخاطب کر کے کہا "عورتیں کیوں بھاگتی ہیں۔ ڈھولی میں روپیہ رکھا ہے کیوں نہیں دیتیں"۔ سب کو معلوم تھا ڈھولی جو اناج ذخیرہ کرنے کے لیئے سیڑھیوں کے نیچے بنائی جاتی ہیں خالی پڑی ہے مگر بابا صاحب" کے کہنے پر ڈھولی کی کھڑکی کھولی گئی تو رانی وکٹوریہ کے سکوں سے ... بھری ہوئی تھی۔ تمام روپیہ قرقی والوں کو دے دیا گیا پھر بھی ڈھولی روپوں سے بھری ہوئی تھی۔ اس وجہ سے کاشی ناتھ راؤ پٹیل کی چادر آج تک تاج آباد آتی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ۱۹۴۲ء میں دیکھا۔ کاشی ناتھ راؤ منتھر اداس نائیڈو۔

تینوں نام کی تختیاں مراٹھی میں ٹائل پر لگی ہوئی بابا صاحب" کے دروازوں سے باہر فرش پر لگی ہوئی تھی۔ جس پر لوگ قدم رکھ کر اندر جاتے تھے۔ وہ اب اٹھا دی گئی ہیں۔

Marfat.com

پٹیل کی آراضی پر سرکار نے تعلیمی، تبلیغی اور رفاہی مرکز قائم کئے ہیں اور یہاں آپ کا چلہ مبارک بھی ہے۔ ہزاروں عقید تمند حضرات حاضری دے کر فیض حاصل کرتے ہیں۔

فیضان نسبت

قادری نسبت

حضرت کریم بابا صاحب تاجی خلیفہ و جانشین تاج الاولیاء فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بغرض عرس اماں صاحبہؒ کامٹی گیا۔ اماں صاحبہ کا صندل ہمیشہ تاج آباد شریف سے روانہ ہو کر پہلے حضرت عبد اللہ شاہ صاحب قادری ؒ نوشاہی قدس سرہ العزیز کے مزار پر جاتا ہے۔ یہاں حضرت کے مزار مبارک پر چادر مبارک پھول صندل پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت کے گدی نشین مسکین شاہ صاحبؒ نے مجھ سے فرمایا۔ حضرت عبد اللہ شاہ صاحبؒ کے وصال سے چند دن قبل میں حضرت کے لیئے ٹھنڈائی (بادام وغیرہ) پیس کر شربت بنا رہا تھا۔ اسی دوران سائیں تاج الدینؒ چند احباب کے ہمراہ تشریف لائے۔ اس وقت سائیں تاج الدین کا شباب کا زمانہ تھا۔ شربت بنا کر میں نے حضرت عبد اللہ شاہ صاحبؒ کو پیش کیا۔ آپ نے تھوڑا سا پی کر باقی سائیں تاج الدینؒ کو عطا کیا۔ جسے سائیںؒ نے پی لیا۔ یہی وہی بزرگ ہیں جو سرکار بابا صاحبؒ کے مدرسہ میں پہنچ کر مدرس سے سرکار بابا صاحبؒ کے متعلق فرمایا تھا۔ اس بچے کو کیا پڑھاتے ہو یہ تو ازلی تعلیم یافتہ ہے"۔ مستند شجرہ مبارک کی تو مجھے تلاش تھی۔ جستجو اور بڑھی۔ حضرت عبد اللہ شاہ صاحبؒ کی حیات کے زمانے میں ایک اور بزرگ سید اسمٰعیل شاہ صاحبؒ خدمت میں رہا کرتے تھے۔ حضرت اسمٰعیل شاہ صاحبؒ کا مزار کاچی گوڑہ چیل بازار دکن میں ہے۔ ۱۹۴۲ء میں دکن گیا۔ میرا قیام جناب وی سی مدنا صاحب مددگار ناظم تعمیرات کے پاس ہنھکنڈہ ضلع ورنگل میں تھا۔ ایک روز ناظم صاحب نے مجھے حضرت افضل شاہ بیابانیؒ کی درگاہ قاضی پیٹھ بغرض زیارت ساتھ لے گئے۔ یہاں میری ملاقات لالہ میاں صاحب

Marfat.com

عرف نافرمان صاحب سے ہوئی۔ لالہ میاں صاحبؒ مجھے دیکھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور بہت احترام سے مجھے بٹھایا سب سے پہلے مجھ سے دریافت کیا۔ کیا آپ اپنے چچا پیر حضرت اسمٰعیل شاہ صاحبؒ کے مزار پر حاضری دے آئے؟ میں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تب انہوں نے بتایا کہ حضور بابا تاج الدینؒ کے دو پیر بھائی یہاں حیدر آباد میں آرام فرما ہیں۔ ان حضرات نے حضرت عبد اللہ شاہ صاحبؒ قادری کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مجھے میرے پیرو مرشد حضرت اسمٰعیل شاہ صاحبؒ سے معلوم ہوا کہ ہم لوگ جب عبد اللہ شاہ صاحب قادریؒ کی خدمت مین کامٹی میں ہوتے اس وقت حضرت بابا صاحبؒ بھی موجود ہوتے۔ ہم لوگوں نے انہی سے فیض حاصل کیا اور یکے بعد دیگرے فوج میں شریک ہوتے رہے۔ ساتھ میں یہ بھی فرمایا کہ میرے پیر کا عرس مبارک ۱۳ محرم الحرام کو ہوتا ہے۔ یہ سب واقعات سن کر مین نے اپنی جدوجہد تیز کردی۔ میرے آقا و مولا حضرت بابا صاحبؒ نے کرم فرمایا اور مجھے ظہور بی اماں صاحبہؒ کے ذریعے شجرہ قادریہ نوشاہیہ حاصل ہوا۔ ظہور بی اماں صاحبؒ بھی اسی سلسلہ سے بیعت تھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ھٰذِہٖ شَجَرَۃٌ قَادِرَۃٌ اَصۡلُھَا ثَابِتٌ فِی الۡاَرۡضِ وَفَرۡعُھَا فِی السَّمَآءِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ کُلِّھِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ

شجرہ قادریہ۔ نوشاہیہ مبارکہ

۱۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سرور کائنات خلاصہ موجودات احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت اسد اللہ الغالب مطلوب کل علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

۳۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ

۴۔ الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام و رضی اللہ عنہ

Marfat.com

۵۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید امام محمد باقر علیہ السلام رضی اللہ عنہ
۶۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید امام جعفر صادق علیہ السلام رضی اللہ عنہ
۷۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید امام موسیٰ الکاظم علیہ السلام رضی اللہ عنہ
۸۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید امام علی رضا رضی اللہ عنہ
۹۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ نور الدین معروف کرخی رضی اللہ عنہ
۱۰۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ صفی الدین رضی اللہ عنہ
۱۱۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالحسن سری سقطی رضی اللہ عنہ
۱۲۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ سید الطائفہ شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
۱۳۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ
۱۴۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
۱۵۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی رضی اللہ عنہ
۱۶۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالحسن علی ہنکاری رضی اللہ عنہ
۱۷۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوسعید مبارک بن علی بن حسین مخزومی رضی اللہ عنہ
۱۸۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
۱۹۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید عبدالعزیز رضی اللہ عنہ
۲۰۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید محمد الحتاک رضی اللہ عنہ
۲۱۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید شمس الدین رضی اللہ عنہ
۲۲۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید شرف الدین رضی اللہ عنہ
۲۳۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت سید زین الدین رضی اللہ عنہ
۲۴۔ الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت ولی الدین رضی اللہ عنہ

Marfat.com

۲۵۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید نور الدین رضی اللہ عنہ

۲۶۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید حسام الدین رضی اللہ عنہ

۲۷۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید نور الدین ثانی رضی اللہ عنہ

۲۸۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمود درویش رضی اللہ عنہ

۲۹۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمد قادری رضی اللہ عنہ

۳۰۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد الجلیل رضی اللہ عنہ

۳۱۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبد اللہ شاہ قادری نوشاہی رضی اللہ عنہ

۳۲۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت تاج الاولیاء تاج الملت والدین شہنشاہ ہفت اقلیم سید محمد بابا تاج الدین قادری ' چشتی ' نظامی صابری رضی اللہ عنہ۔

۳۳(الف)۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت قاضی بابا امجد علی شاہ تاجیؒ و حضرت کریم بابا تاجیؒ

۳۳(ب)۔ الہٰی ۔ بحرمت راز و نیاز حضرت میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی عفی عنہ

۔ اس کے ۳۴ نمبر پر بابا صاحبؒ کے حکم سے جن حضرات کو اجازت خلافت دی ہے وہ اپنا نام لکھ کر مریدوں کو دے سکتے ہیں اور یہ سلسلہ در سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔

دربار تاج الاولیاء ' قصبہ کالونی کراچی

ہر طرف ہے بارش فیضان تاج الاولیاء
کون ہے جس پر نہیں احسان تاج الاولیاء
دین و دنیا کی فلاح و کامیابی کے لیئے
رفعتوں پر نقش ہے فرمان تاج الاولیاء
اس زمیں پر وہ یقیناً" آسماں بن کر رہا
جس کو حاصل ہوگیا عرفان تاج الاولیاء

Marfat.com

چشتی نظامی نسبت تصدیق شدہ بارگاہ نظامی

اس سے قبل آپ کی قادری نسبت کا ذکر آچکا ہے۔ سرکار تاج الاولیاء نے جب فوجی ملازمت اختیار کی اور آپ کا تبادلہ ساگر (سی پی) ہوا وہاں ساگر کے ویرانے میں حضرت داؤد چشتی حسینیؒ کا قیام تھا جو چشتی نظامی سلسلہ کے بزرگ تھے۔ جن کا ذکر تاج قطبی میں جو ۱۹۱۱-۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی کچھ اس طرح ہے۔

حضرت داؤد ساگر کے ایک ویرانے میں تھے جن کی خدمت میں حضرت بابا صاحبؒ جایا کرتے تھے اس کتاب کے مصنف قطب الدین صاحبؒ ہیں جو مریم بی اماں صاحبہؒ کے بھائی تھے۔ یہ کتاب بابا صاحبؒ کی خدمت میں پیش ہوئی۔ کتاب لکھنے سے پیشتر قطب الدین صاحبؒ نے اماںؒ صاحبہ کے ذریعہ بابا صاحبؒ سے آپ کے مرشد (شیخ) کا نام دریافت کرنے کی کوشش کی' بار بار سرکار سے عرض کرنے پر ایک روز سرکار نے فرمایا" جس طرح ہم تمہارے لئے ہیں۔ اسی طرح ہمارے لئے حضرت داؤد ہیں۔" یہ فرما کر پھر خصوصی طور پر یہ بھی فرمایا "ہم چشتی ہیں۔" کتاب کے پیش ہونے پر میں نے یہ بھی واضح کردیا تھا کہ ہم حضرت امام حسن عسکریؓ کی اولاد ہیں۔

۱۹۴۹ء میں اس احقر مولف نے تاج مراری شائع کی۔ اس وقت آپ کا شجرہ بیعت مجھ سے پہلے شائع شدہ کتب میں جو سرکار کے وصال کے بعد شائع ہوئیں تھیں وہی میں نے بھی شائع کردیا۔

بعد میں تاج قطبی کے مطالعے نے مجھ میں ایک جستجو پیدا کی۔ اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے سرگرداں رہا۔ جو شجرہ تاج مراری میں شائع کیا گیا تھا۔ اس میں حضرت داؤ مکی ساگری کو سلسلہ صابری کا بزرگ بنا کر سرکار کی صابری نسبت بتائی گئی تھی۔ چنانچہ صابری سلسلہ کے شجرہ حاصل کئے گئے۔ اس سے پتہ چلا کہ حضرت علاؤ الدین صابر کلیریؒ کے صرف ایک خلیفہ حضرت شمس الدین ترک پانی پتیؒ تھے۔ اور ان کے جتنے بھی خلفاء ہوئے ان میں حضرت داؤد مکی کا اسم گرامی نہیں ملتا۔ حضرت داؤد مکیؒ کے بارے میں

Marfat.com

صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ یہ چار سو سالہ پرانے بزرگ ہیں یہ بھی تصدیق ہوئی ہے کہ سرکار نے ان کے مزار شریف پر مجاہدات کیئے۔ لیکن حضرت داؤد مکیؒ کی صابری سلسلہ سے کوئی کڑی نہیں ملتی۔ ایک اور بات سامنے آئی وہ یہ تھی کہ ہیرالال کوچوان صاحب نے حضور کے کابل قندھار پہنچنے کا جو واقعہ سنایا تھا اور وہاں سرکار سے تین حضرات ملے تھے ان میں ایک صاحبؒ جو سرکار کے ساتھ فوج میں ملازم تھے اور سرکار نے ملازمت کے دوران ہی بیعت کرکے ان کو تبلیغ کے لئے روانہ کردیا تھا۔ بعد میں وہ سرکار کی خدمت میں پاگل خانے (ولی خانہ) حاضر ہوئے تھے۔ ان حضرت کا اسم گرامی بدرالدینؒ تھا۔ حضور نے انہیں سند خلافت عطا کرکے جلال الدین کا خطاب دیا اور کابل قندھار جانے کا حکم دے کر فرمایا اب تم نہ آنا۔ ہم خود تمہارے پاس آئیں گے۔ اس وقعہ سے بھی یہ خیال ہوا کہ سرکار نے خلافت نامہ کے ساتھ شجرہ بھی عطا کیا ہوگا۔ اسے تلاش کرنا چاہئے لیکن میرے آقا کے قربان سرکار نے کچھ اس طرح سے کرم فرمایا ۱۹۵۴ء کے عرس مبارک میں ایک بزرگ حضرت حکیم عین اللہ شاہ صاحب ۵ ستمبر کو شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ ان دنوں بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں جھونپڑے سے روانہ ہوکر دربار کی طرف جارہا تھا کہ حکیم صاحبؒ نے مجھے آواز دی۔ میرے لئے یہ اجنبی بزرگ تھے۔ اس سے پیشتر ان سے کبھی میری ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ میں ان کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تاج مرازی ہے۔ مجھ سے مل کر انہوں نے فرمایا کہ یہ کتاب آپ نے لکھی ہے۔ میں نے عرض کیا جی۔ اس پر حکیم صاحب قبلہ نے فرمایا اور تو سب ٹھیک ہے لیکن اس میں شجرہ غلط ہے۔ یہ سن کر میں ان کی طرف زیادہ رجوع ہوگیا۔ مزید کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے فرمایا۔ میں مسافر ہوں بارش ہورہی ہے مجھے کوئی جگہ دو تاکہ میں اپنا سامان محفوظ کرلوں چنانچہ میں انہیں اپنے جھونپڑے میں لے آیا۔ یہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے فرمایا آپ بھی آرام کیجئے دوپہر کے بعد آپ سے بات ہوگی۔ میں اپنے کمرہ میں آگیا لیکن بے حد بے قرار رہا۔ جیسے

Marfat.com

تیسے وقت گزار کران کے کمرہ میں پہنچا تو انہوں نے مجھے سلسلہ چشتیہ نظامیہ کا لکھا ہوا شجرہ عطا کیا اور فرمایا کہ اس شجرہ میں جن بدر الدین ؒ صاحب کا نام ہے وہ حضور کی خدمت میں ۱۸۹۲ء میں تشریف لائے تھے اور حضور نے انہیں خلافت نامہ عطا کر کے حکم دیا تھا کہ تم کابل قندھار جاؤ اور اب یہاں نہ آنا۔ ہم خود تمہارے پاس آیا کریں گے۔ میں یہ سن کر چونک گیا۔ میں نے انہیں ہیرا لال کوچوان کا واقعہ سنایا۔ واقعہ سن کر شاہ صاحب نے بیتابی سے دریافت فرمایا کیا وہ کوچوان زندہ ہے اگر وہ موجود ہے تو مجھے ضرور پہچان لے گا۔ میں نے کہا وہ زندہ ہیں ہم چلتے ہیں آپ سے ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ میں ان کو لے کر شکردرہ آیا۔ عرس کی وجہ سے ہزاروں افراد کا اجتماع تھا۔ ہیرا لال صاحب کوچوان کافی ضعیف ہو گئے تھے۔ موجود تھے۔ (شکردرہ دربار میں) یہ عرض کرتا چلوں کہ ہیرا لال صاحب نے کابل قندھار کا جو واقعہ سنایا تھا اس میں یہ بتایا تھا کہ وہاں ایک کمرہ کے سامنے سرکار نے تانگہ رکوایا اس کمرہ سے تین آدمی نکلے اور سرکار کی قدم بوسی کی۔ میں نے حضرت حکیم صاحب کو ہیرا لال کے سامنے کیا اور ان سے دریافت کیا۔ ہیرا لال بھائی کیا آپ انہیں جانتے ہیں۔ ہیرا لال کی آنکھیں کمزور ہو چکی تھیں اس لئے انہوں نے شاہ صاحب کو کافی غور سے دیکھنے کے بعد کہا ' ہاں پہچانتا ہوں۔ مہاراج باغ سے بابا صاحب ؒ کے ہمراہ کابل گیا تھا۔ وہاں ایک مکان سے جو تین آدمی نکلے تھے ان میں سے یہ ایک ہیں۔ یہ واقعہ ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں ہیرا لال صاحب نے سنایا۔ اس طرح شجرہ چشتیہ نظامیہ حاصل تو ہو گیا مگر میں تصدیق چاہتا تھا۔ اس لئے میرے مولا نے ایک اور کرم فرمایا۔ ایک روز عبد المجید صاحب صدر مدرس درورا ضلع چاندہ تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس مندرجہ ذیل تاجی برادران بھی موجود تھے۔ غلام نبی صاحب پہلوان ' راجہ بہادر ' خادم درگاہ عرف پہلوان بابا اور حضرت قاضی بابا امجد علی شاہ تاجی جو پاکستان سے چادر مبارک لے کر آئے تھے۔ حضرت قاضی بابا نے کراچی پاکستان میں سرکار تاج الاولیاء کے مشن کو گھر گھر پہنچایا ہے ان کے علاوہ اور بھی بابا صاحب کے

Marfat.com

شیدائی موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں عبدالمجید صاحب نے اپنا خواب سنایا جو میں انہی کے الفاظ میں پیش کر رہا ہوں۔

ایک شب میں نے دیکھا ایک عالی شان نورانی محل ہے اس محل کی نورانیت کا یہ عالم تھا کہ وہاں کا ذرہ ذرہ منور تھا۔ محل میں ایک نقیب زرین پوشاک زیب تن کئے ہوئے داخل ہوئے انہوں نے آتے ہی اعلان فرمایا۔ حضور پر نور سیدنا حضرت بابا تاج الدینؒ کی کرسی لاؤ۔ یہ اعلان ہوتے ہی ایک کرسی آگئی اس پر حضرت بابا صاحبؒ تشریف فرما تھے۔ دوسرا اعلان حضرت داؤد چشتی حسینیؒ کا ہوا وہ بھی معہ کرسی تشریف لائے ہر بار ایک بزرگ کا اعلان ہوتا اور وہ معہ کرسی جلوہ افروز ہوتے۔ تمام بزرگوں کے نام تو میں یاد نہ کر سکا لیکن ۲۹ ویں بار اعلان کے ساتھ ہی حضور خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتیؒ کی کرسی آئی جس پر حضرت غریب نوازؒ رونق افروز تھے۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی اور میں اس حد تک کہ بے ہوش ہو گیا اور آنکھ کھل گئی۔ حضرت صاحب نے جو شجرہ مبارک عطا کیا ہے اس میں بھی سرکار بابا صاحبؒ سے پہلے ۲۹ نمبر پر ہی حضرت غریب نوازؒ کا اسم گرامی ہے۔

اس طرح میرے آقا نے اس عاجز کی رہنمائی فرمائی یہ شجرہ مبارکہ میں نے ناگپور شریف میں ذکر تاج میں شائع کیا۔ کراچی پہنچ کر گلدستہ تاج میں شائع کرایا۔

شجرہ چشتیہ نظامیہ تاجیہ

سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ حضرت مولیٰ علی ابن طالب شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵۔ حضرت خواجہ ابراہیم ادھم بلخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

۶۔ حضرت خواجہ سدید الدین خذیفۃ المرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷۔ حضرت خواجہ امین الدین ابو ہبیرۃ البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۔ حضرت علو شمشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۔ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰۔ حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲۔ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳۔ حضرت خواجہ قطب الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴۔ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶۔ حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۔ حضرت خواجہ فرید الدین مسعود اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء زری زر بخت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰۔ حضرت خواجہ نصیر الدین روشن چراغ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱۔ حضرت شیخ صدر الدین ناگوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۲۔ حضرت خواجہ سراج الدین عثمان اودھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳۔ حضرت شیخ فتح اللہ چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۴۔ حضرت علاؤ الدین لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵۔ حضرت شیخ محمد عیسیٰ جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶۔ حضرت خواجہ نور قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۷۔ حضرت خواجہ امیدان زاہد ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

۲۸۔ حضرت خواجہ حسام الدین مانک پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹۔ حضرت خواجہ معین الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰۔ حضرت خواجہ ابن غیاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱۔ حضرت شیخ علاؤ الدین قاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۲۔ حضرت خواجہ ہدایت اللہ صوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۳۔ حضرت شیخ ظہور محمد حاجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۴۔ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵۔ حضرت شاہ وحید الدین احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶۔ حضرت خواجہ سید ثابت اللہ حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۔ حضرت سید عبد العظیم حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸۔ حضرت سید محمد مدرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹۔ حضرت سید شاہ کریم محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰۔ حضرت سید شاہ ظاہر شاہ حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۱۔ حضرت سید من اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۲۔ حضرت سید محمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۳۔ حضرت سید داؤد حسینی ساگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۴۔ حضرت سیدنا تاج الاولیاء تاج الملت والدین شہنشاہ ہفت اقلیم
حضرت بابا سید محمد تاج الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۵ الف حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجیؒ و حضرت کریم بابا صاحب تاجیؒ
۴۵ ب حضرت میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی عفی عنہ

گلدستہ تاج ہر سہ شجرہ مبارک معہ طریقہ ایصال ثواب وغیرہ سلسلہ کے حضرات و واقفین کے لئے علیحدہ شائع ہوتا ہے اس میں عاجز ناشر نے جن حضرات کو سلسلہ تاجیہ کی

Marfat.com

اجازت خلافت عطا کی ہے وہ ۴۵ب کے بعد اپنا نام لکھ کر مریدین کو عطا کریں۔

شجرہ چشتیہ 'صابریہ' تاجیہ 'اویسیہ مبارکہ

یا الٰہی ذات تاج الکبریاء کے واسطے
صاحب معراج الانبیاء کے واسطے
یا علی اکرام بہر فاطمہ حسنین کر
یا زدہ اصحاب تاج الاولیاء کے واسطے
حسن سے خواجہ حسن بصری کا صدقہ ہو عطا
عبد واحد زید تاج تاج الاصفیاء کے واسطے
فضل ہو بہر فضیل ابن عیاض رہنما
تقویٰ ابراھیم تاج الاتقیاء کے واسطے
نشہ ہو خواجہ سدید الدین حذیفہ کے طفیل
شہ ہبیرہ بصری تاج الازکیا کے واسطے
دے علو تمکیں علو ممشاد دینوری مجھے
شہ بو الاسحاق تاج الاغنیاء کے واسطے
حضرت احمد ابو ابدال ہو لطف و کرم
بو محمد چشتی تاج الوزرائے کے واسطے
فتح باب اے ناصر الدین یوسف موودو حق
زندنی حاجی شریف الاولیاء کے واسطے
دولت دارین حضرت خواجہ عثمان دین
شہ معین الدین معین الاولیاء کے واسطے
استقامت خواجہ قطب الدین کاکی کے طفیل
شہ فرید الدین زہد الانبیاء کے واسطے

Marfat.com

رتبہ اعلےٰ علاؤ الدین صابر کے طفیل
نور شمس الدین شمس الاولیاء کے واسطے
موم دل ہو سید داؤد مکی کے طفیل
بابا تاج الدین شہ تاج الٰہی کے واسطے
ہفت کشور کے شہنشاہ سید عالم پناہ
رحم فرما میر محمد دلربا کے واسطے

اویسی نسبت

کیا بابا سرکار کا کوئی سلسلہ ہے؟ اس مضمون میں جو اذکار میں موجود ہے۔ سرکار نے خود فرمایا ہے "بانی جملہ سلاسل سے پوچھتے ہو۔ آپ کا کون سا سلسلہ ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ بابا صاحب" کے مقام اور سلسلہ کو مقید نہیں کیا جاسکتا ویسے طریقت کے اعتبار سے سرکار تاج الاولیاء قادری 'چشتی' نقش بندی 'سہروری یعنی چاروں سلسلہ کے بانی ہیں۔ مصنف نے قادری چشتی نظامی سلسلہ تصدیق شدہ شائع کیا ہے چونکہ سرکار کے اقوال سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اویسی نسبت آپ پر غالب ہے اس لئے سرکار کے قول معہ مختصر وضاحت پیش قارئین ہے۔

مندرجہ بالا قول کے علاوہ زائرین و عقیدتمندوں کے بار بار اصرار پر سرکار نے کئی بار یہ بھی فرمایا۔

ا۔ "حضرت اعلان کردو ہماری مرشد پاک ہمارے نانا جان حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ا۔ سرکار نے یہ بھی فرمایا "حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہم کو دو آلو کھلا دیئے جب سے ہم ایسے ہوگئے۔"

ا۔ جناب سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ہم کو پیامبر بنا کر بھیجا ہے آلو سکہ وراثت نبوت تھے جن کے ذریعہ سے حقیقی تبلیغ دین متین کی اور آج بھی معہ فیضان

Marfat.com

ولایت جاری ہے۔

ہر ولی قوس ولایت میں اس وقت داخل ہوتا ہے جب جناب سیدہ اس کی تربیت فرماتی ہیں۔ جناب سیدہ کی توجہ اور تربیت سے ہی طالب مرتبہ ولایت پر فائز ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں عصمت آجاتی ہے یہی قاعدہ ولایت ہے۔

سرکار کی خصوصی نسبت پیامبر زہرہ

اس کا مطلب یہ ہوا کہ قوس ولایت میں بابا صاحبؒ کی تربیت جناب سیدہ نے فرمائی اور اتنی ترقی دی کہ آپ کو اپنا پیامبر بنا کر عالم خلق میں مامور فرمایا۔ بسند عصمت و ولایت عطا فرمانے کے بعد آپ کو یہ منصب عطا فرمایا گیا۔ بحکم النائب کالمسیب کہ آپ جس کو چاہیں مرتبہ ولایت پر فائز فرمادیں یہی وجہ تھی کہ آپ کی نسبت متعدی تھی کہ دور و نزدیک کے لاکھوں بندگان خدا کو مرتبہ ولایت و عصمت پر فائز کردیا ایسا تو دنیا نے کہیں دیکھا نہ سنا۔ یہ اویسی نسبت ہوئی۔ سرکار غوث پاکؓ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا "اویسی نسبت کے بزرگ خال خال ہی پیدا ہوں گے۔ یہ ولایت میں اتنا بلند مرتبہ ہے کہ اس نسبت کے بزرگ حضرت اویس قرنیؓ کی طرح گو بظاہر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور اور فاصلے پر نظر آئیں گے لیکن جو قرب بے نظیر و بے مثال سرکار دوعالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا اویس قرنیؓ کو نصیب تھا اویسی نسبت کے بزرگ بھی اسی قرب اور وصل کی منزل پر ہوتے ہیں۔ انہی کے لئے حضرت شیخ اکبر محی الدین نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے۔ "چودھویں صدی میں ایک ایسی ہی ہستی کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مردے جلائے گا۔ لیکن وہ نہ عیسیٰؑ ہوں گے نہ مہدیؑ بلکہ ولی آخر ہوں گے۔"

عمدہ السلوک

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے قول الجمیل میں اویسی نسبت کو صحیح اور قوی کہا ہے سلسلہ اویسیہ اور اس کی صحت کو حضرت خواجہ محمد پارساؒ نے رسالہ قدسیہ میں اور

Marfat.com

دوسرے مشائخ نے بھی اپنی تصانیف میں صحیح تسلیم کیا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان حضرات کی صحبت جسمانی کا سلسلہ منقطع ہے چنانچہ تمام بزرگوں نے لکھا ہے عشق صادق میں دوری فرض حائل نہیں ہوتی سند کے طور پر حضرت شیخ ابو علی فامدی کو باوجود مشائخ کے صحبت می رہنے کے (مثل ابوالقاسم قیزی و ابوالقاسم گورگانی) حضرت شیخ ابو الحسن خرقانیؒ سے روحانی فیض حاصل ہے اور ان کو بایزید بسطامیؒ کی روحانیت سے حالانکہ حضرت شیخ ابوالحسنؒ کی ولادت حضرت بایزید بسطامیؒ کے وصال کے ایک مدت بعد ہوئی۔ اس طرح حضرت بایزیدؒ کو حضرت امام جعفر صادقؓ کی روحانیت سے تربیت سلوک و فیض حاصل ہوا ہے۔ یہ بات صحیح نقل سے ثابت ہے کہ حضرت بایزیدؒ کی ولادت امام جعفر صادقؒ کے وصال کے بعد ہوئی ہے اویسی نسبت کی وضاحت اس لئے کی ہے کہ سرکار تاج الاولیاء کا وہی فیض و تربیت جو آپ کی حیات ظاہری میں تھا آج بھی اسی طرح جاری و ساری ہے۔ بابا صاحبؒ کے بچوں پر بھی اویسی نسبت غالب ہے اور مخلوق خدا کو فیض پہنچا رہے ہیں۔ لیکن قانون طریقت یہ ہے کہ کسی صاحب سلسلہ سے اجازت خلافت حاصل کر کے ہی آگے سلسلہ چلتا ہے۔ اس لئے سرکار نے بھی ظاہری بیعت و اجازت خلافت حاصل کی۔

سدا زندہ

"ھوالکل" سے سدا زندہ ہے ہر جلوے کی تابانی = "ھوالکل" میں فنا بابا یہ ہے معراج انسانی
اس نکتہ پر ہر اک دائرہ چکر لگاتا ہے = اس مرکز پہ آکر ختم ہوئی خدادانی
"ھوالباطن" جو پوشیدہ اسی پردہ میں پوشیدہ = "ھوالظاہر" اسی آئینے سے ہے حسن یزدانی
میرے بابا ہیں نور پنجتن انوار زہرا ہیں = فقیرو آؤ ملتی ہے یہیں سے تاج سلطانی۔

(الحاج سید فیاض ہاشمی ادیبی)

Marfat.com

شبیہہ مبارک حضرت باباصاحبؒ   نشست محمدی

Marfat.com

سراپاءِ تاج الاولیاء

حلیہ مبارک

آپ کا رنگ گندمی ' قدرے سیاہی مائل تھا۔ قد مبارک درمیانہ ' نقشہ رخ باندا کھڑا ' گردن صراحی دار ' پیشانی فراخ ' حالت جلال و جمال میں یکساں ' خوش مزاج ' بات چیت نہایت سادگی کے ساتھ دل خوش کرنے والے الفاظ میں کرتے آپ کی آنکھوں میں ایسا نور تھا کہ آپ کے چہرہ مبارک کو کوئی غور سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آپ کے دست مبارک کافی دراز تھے۔

تو شبانہ می غائی میر کہ بودی امشب
کہ ہنوز چشم مست اثر خمار دارد

رفتار :-

آپ سبک خرام تیز رو تھے۔ آنکھیں بند کئے ' مراقبے اور استغراق کی کیفیت میں چلتے۔ راستہ کتنا ہی خطرناک ہو کبھی آپ کو کسی پتھر سے ٹھوکر لگی اور نہ کوئی کانٹا چبھا۔ بلکہ کانٹے پاؤں تلے بچھ جاتے تھے۔ جنگلوں کے درندے قدم بوس ہوتے۔ آپ کے ساتھ جو لوگ ہوتے انہیں بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچتی۔ آپ کی رفتار سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کے پیر زمین پر نہیں بلکہ آپ معلق چل رہے ہیں۔ بابا صاحب" کے فیض یافتہ بزرگ عبدالعزیز صاحب" عرف نانا میاں کا بیان ہے ایک روز میں حضور کے ساتھ جنگل میں چل رہا تھا کافی مجمع بھی ساتھ تھا۔ خدام چھتری کا آپ پر سایہ کئے چل رہے تھے۔ یعقوب نامی خادم نے مجھے بھی اس خدمت کا موقع دیا میں نے چلتے ہوئے حضور کو غور سے دیکھا تو آپ بالکل مستغرق تھے۔ معلوم نہیں کون چل رہا تھا؟

راستہ کی طرف حضور بالکل نہیں دیکھ رہے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ حضور زمین پر نہیں بلکہ معلق چل رہے ہیں۔ چلتے چلتے حضور ایک بڑے پتھر کے قریب رکے جو زمین میں گڑا ہوا تھا۔ دفعتاً" سرکار وہاں رکے اور فرمایا۔ "ایسے رہتے ہیں اور آگے

Marfat.com

بڑھتے ہیں۔"

آپ تیز رفتار تھے۔ آپ ہزاروں کے اجتماع میں قد آور حضرات کے درمیان بھی دور سے نظر آجاتے تھے۔ (یعنی ان سب سے بلند و بالا نظر آتے) یہ آپ کی سرداری کی علامت تھی۔ آپ کی نشست اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طغرا تھی۔ محمدی مشرب فقراء نشست و برخاست میں اس امر کا خاص اہتمام رکھتے ہیں۔ ہر لحظہ آپ کے قدم اعلیٰ سے اعلیٰ کی جانب سرگرم سفر تھے۔

زبان مبارک سے نکلی ہوئی آیتیں چٹانوں پر کندہ ہو گئیں

آستانہ شریف سے چار کلو میٹر کے فاصلہ پر کنہاں ندی ہے جو کافی چوڑی ہے۔ کہیں کہیں ندی کے درمیان میں ابھری ہوئی چٹانیں ہیں۔ یہ چٹانیں ندی کے بہاؤ کو دو حصوں میں تقسیم کردیتی ہیں۔ چٹانیں بہت خوبصورت ہیں۔ ان کے گلابی' نیلے اور آسمانی رنگ بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ سرکار تاج الاولیاء واکی شریف کے قیام کے دوران ان چٹانوں پر کئی کئی روز جاکر بیٹھ جاتے۔ یہاں آپ کھانے پینے سے بالکل بے نیاز ہو کر بیٹھتے۔ آپ کے جلال کی وجہ سے کوئی قریب بھی نہ جاتا۔ یہاں بیٹھ کر آپ قرآنی آیات کا ورد فرماتے۔ سرکار والا نے وہاں بیٹھ کر جن آیات کی تلاوت فرمائی ہے۔ اس کے کچھ حصے ان چٹانوں پر کندہ ہوگئے ہیں۔ جو دکھائی دیتے ہیں۔ ہندی تاج مراری میں وہاں کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔ وہ فوٹو صاف نہیں ہیں لیکن تبرکاً" اس کا عکس معہ بیشہ مبارک نشست محمدی والی کے میں شائع کر رہا ہوں۔ ہندی کی کتاب میرے پاس موجود ہے۔ اس کی زیارت کی جاسکتی ہے۔

قارئین کے علم میں یہ بات ہوگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نشانیاں آج بھی کوہ طور پر موجود ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو ان کے قدم مبارک کا نشان کولمبو (سیلون) میں زیارت گاہ عام ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی مثالیں ملتی ہیں۔

Marfat.com

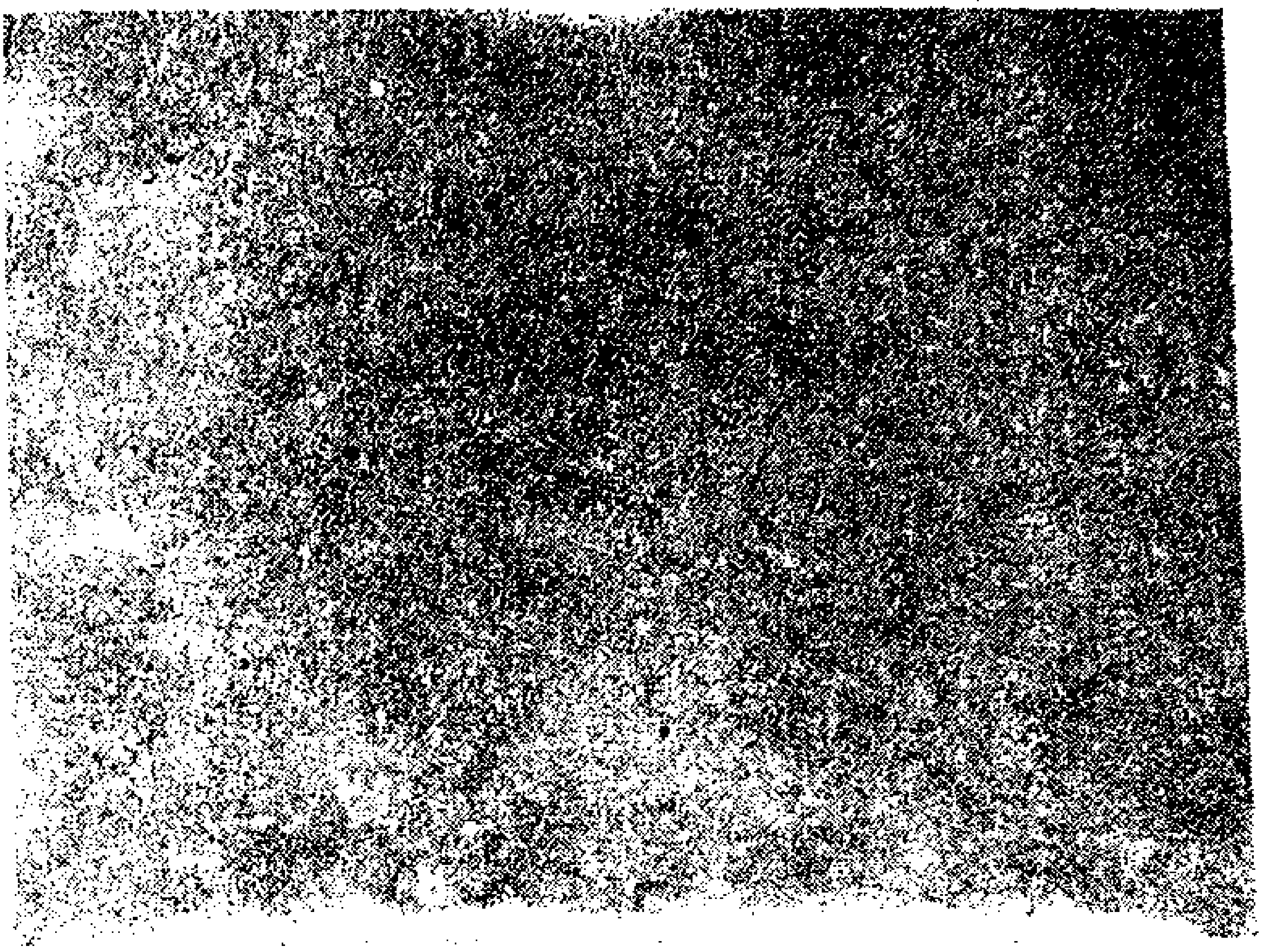

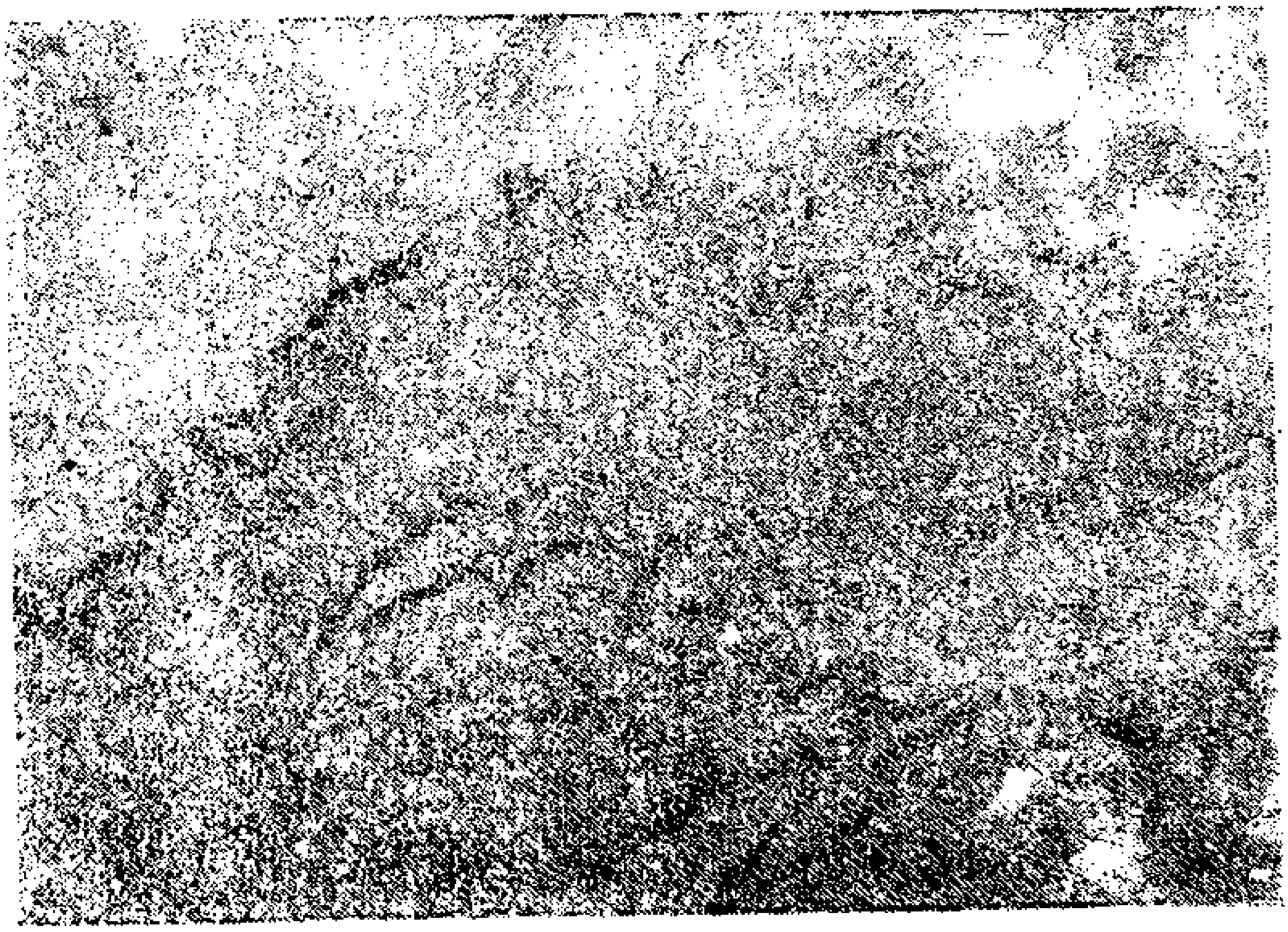

قرآنی آیات کا عکس

مولف تاج مراری نے ناگپور شریف سے ہندی کی سوانح بابا صاحبؒ شائع کی۔ اس میں کنہاں ندی میں جن چٹانوں پر سرکار بابا صاحبؒ بیٹھ کر تلاوت کلام پاک کیا کرتے تھے، اللہ کی قدرت کہ ان آیتوں کا عکس ان چٹانوں پر آگیا ہے۔ اس کتاب سے حاجی محمد عمر فاروق تاجی نے فلم بنا کر اذکار کے لئے پیش کی جو شائع کی جارہی ہے۔

محمد علی تاجی

Marfat.com

مثالی جسم اطہر :-

جسم خاکی کے تلے جسم مثالی بھی رکھتے ہیں
ایک قبا اور بھی ہم زیر قبا رکھتے ہیں

ایک روز مغرب کے وقت میں (مولف) حضور کی خدمت سے واپس آرہا تھا۔ پھاٹک (گیٹ) سے کافی دور ایک صاحب ملے اور دریافت کیا۔ "آپ کہاں سے آرہے ہیں؟" میں نے جواب دیا "حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت سے آرہا ہوں۔ "میری عمر اس وقت بہت کم تھی۔ انہوں نے دوسرا سوال کیا۔ "آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ آپ بابا صاحبؒ کے پاس سے آرہے ہیں۔" میں جواب نہ دے سکا۔ تب انہوں نے خود ہی کہا۔ "وہاں کیا کر رہے تھے؟" میں نے جواب دیا۔ "سرکار کے پیر دبا رہا تھا۔ تب انہوں نے کہا۔ "اپنے دونوں ہاتھ سونگھو۔" جیسے ہی میں نے اپنے ہاتھ سونگھے تو ان میں سے مشک و عنبر کی خوشبو آرہی تھی۔ ان صاحب نے فوراً ہی میرے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے پورے جسم پر مل لئے۔ جس وقت وہ اپنے کپڑوں پر میرے ہاتھ مل رہے تھے خوشبو دور دور تک پھیل رہی تھی۔ میں نے بھی اپنے کپڑوں کو دونوں ہاتھوں سے مسل کر صندوق میں محفوظ کرلیا۔ برسوں ان کپڑوں میں خوشبو رہی لیکن وہ حضرت پھر دوبارہ مجھ سے نہیں ملے۔

پسینہ کی خوشبو راوی ناشر

میرے پاس دربار تاج الاولیاء میں جو تبرکات محفوظ ہیں ان میں ایک رومال ہے جس سے حضور بابا صاحبؒ کا پسینہ مبارک آخری ایام میں خشک کیا گیا تھا۔ اس میں مشک و عنبر کی خوشبو آج بھی موجود ہے۔ ان سب تبرکات کی پہلے سال میں ایک مرتبہ اور اب عقیدت مندوں کے اصرار کی وجہ سے دو مرتبہ زیارت کرائی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ زیارت کے موقع پر ایک محترمہ تشریف لائی تھیں جو کافی عمر کی تھیں۔ اس ضعیفی میں بھی وہ حسین تھیں۔ انور عادل صاحب' اختر عادل صاحب' کے بنگلہ پر ان کا قیام

Marfat.com

تھا۔ ان بزرگ نے جب رومال کی زیارت کی تو زارو قطار رونے لگیں۔ زیارت سے فارغ ہونے کے بعد ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا۔ میرا قیام بمبئی میں تھا۔ بابا صاحبؒ کی کرامات کی شہرت سنتی تھی۔ مجھے سانس کی شکایت ہو گئی تو میں نے اپنے گھر میں بابا صاحبؒ سے عرض کی آپ کی کرامات کا بہت شہرہ ہے میری یہ بیماری جاتی رہے تو میں آپ کی خدمت میں حاضری دوں گی چونکہ میں پردہ کی سخت پابند تھی اس لئے فوراً خیال آیا کہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں تو بے شمار لوگ ہوتے ہیں میں ان کے درمیان کیسے جاسکوں گی۔۔ اس لئے حاضری کی شرط بھی لگادی کہ حاضر ضرور ہوں گی۔ لیکن قدم بوسی کا شرف اس وقت حاصل کروں گی جب آپ تنہا ہوں گے۔ یہ ناممکن تھا ان کے بقول دوسرے ہی روز ان کے کرم سے شفا ہو گئی۔ چند روز بعد حسب وعدہ میں ناگپور روانہ ہوئی۔ ان دنوں سرکار کا قیام شکردرہ میں تھا۔ پتہ معلوم کر کے پہنچی جب اندر گئی تو سرکار تنہا تھے۔ قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ سرکار نے ایک پیر آگے کر کے حکم دیا اسے دباؤ پیر دباتی رہی۔ اس دوران ایک صاحب آکر کھڑے ہو گئے۔ سرکار نے انہیں اشارہ کیا جسے میں نہ سمجھ سکی۔ لیکن انہوں نے سرکار کو بیڑی پیش کی۔ آپ نے ایک دو کش لے کر وہ بیڑی مجھے عطا کی میں نے اسے بجھا کر اپنے دوپٹہ میں باندھ لیا۔ اسی دوران دوسرا پیر دبانے کا اشارہ فرمایا۔ میں بہت ہی نفاست پسند تھی جب میں پیر دبا رہی تھی تو میرے ہاتھ بدن سے چپک رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ شاید کسی نے بدن میں تیل لگایا ہو۔ یہ سوچا کہ بعد میں صابن سے ہاتھ دھولوں گی کافی دیر کے بعد اجازت مل گئی۔ باہر آکر ہاتھ دھونے کا پروگرام تھا صابن کی تلاش میں دکان کی طرف جارہی تھی کہ برقعہ صحیح کرنے میں ہاتھ جو ناک کے قریب گیا تو اس میں مشک و عنبر کی خوشبو تھی۔ اب جو میں نے دونوں ہاتھ سونگھے تو خوشبو سے معطر تھے۔ کئی روز تک خوشبو باقی رہی۔ اس رومال میں وہی خوشبو ہے۔ وہیں میں نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ بدن پر تیل نہیں ہے بلکہ پسینہ ہے اور یہ خوشبو پسینہ کی ہے۔ یہ رومال پلاسٹک کی ڈبیہ میں دیکھ کر وہ ایک

Marfat.com

چاندی کی کٹوری بنا کرلائیں اور اس میں وہ ڈبیہ رکھوائی۔
رونے کی وجہ یہ بتائی کہ وہ بیڑی مجھ سے کہیں گم ہوگئی کاش میں اسے کھالیتی۔
اس کے بعد اکثر ۲۶ رویں شریف میں اور سالانہ عرس اور سرکار کے یوم ولادت میں برابر شریک ہوتی رہیں۔

جسم اطہر کی خوشبو

راوی قاضی محمد علی تاجی

دو مرتبہ سرکار کے کرم سے مجھے بھی یہ خوشبو میسر ہوئی۔ ایک مرتبہ ۱۹۴۴ء میں اور ایک مرتبہ ۱۹۵۳ء میں اور اس کا اثر کئی روز تک اس غلام پر بھی رہا۔

محمدؐ گل است و علیؑ بوئے گل بود فاطمہ اندراں برگ گل
چو عطرش بر آمد حسینؑ و حسنؑ معطر شدازدے زمین و زمن

آپ کے جسم اطہر میں یہ خوشبو کیوں نہ ہو۔ آپ حسنیؒ و حسینیؒ سادات ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے اور پیامبر زہرہؓ ہیں۔ آپ کے اوصاف کا بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابی عبد اللہ عطاؒ نے کہا ہے۔

بِطَيِّبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ طاب شَيْمُهَا
فما المسك وَالكافور والصندل الرَّطب

ترجمہ :- بوجہ خوشبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے خوشبودار ہوگئی ہوا اس کی پس نہیں ہے۔ ایسی خوشبو مشک اور کافور اور صندل رطب میں۔

حضرت شبلیؒ ایک صاف باطن اور اہل دل علماء میں سے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ مدینہ پاک کی مٹی میں ایک خاص خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں نہیں پائی جاتی اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اس لئے کہ جہاں پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سانسوں کی ہوا پہنچی ہو وہاں مشک و عنبر کی کیا حقیقت ہے۔

Marfat.com

سرکار دو عالمؐ کو حضرت انسؓ کی والدہ سے بہت محبت تھی۔ یہ آپ کی رشتہ کی خالہ ہوتی تھیں۔ یعنی محرمات میں تھیں۔ آپؐ جب کبھی دوپہر میں ان کے گھر تشریف لے جاتے تو وہیں آرام فرماتے تھے۔ حضرت ام سلیم کا یہ معمول تھا کہ آپ کے جسد اطہر سے پسینہ پونچھ پونچھ کر ایک شیشی میں جمع کر لیتی تھیں ایک روز سرکار دو عالمؐ نے دیکھ لیا اور دریافت فرمایا۔ تم اس کا کیا کرو گی۔ انہوں نے عرض کیا۔ "سرکار اس کو ہم بطور خوشبو استعمال کرتے ہیں۔

مسلم جلد دوم

حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ سادات ہیں اس کا ذکر آچکا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے اور پیار زہرہؓ ہیں۔ مشک سے ہاتھ مس ہو جائے تو ہاتھ میں خوشبو ہو جاتی ہے۔ یہ تو سرکار دو عالمؐ کی آل کا مسئلہ ہے۔ وہی خوشبو انکی آل میں پیدا ہو تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

زیارت روحانی کی خوشبو:۔
راوی اہلیہ قاضی محمد علی تاجی

ہم لوگ 1967ء میں ناظم آباد نمبر 3 میں رہتے تھے نو دس مکانات فروخت کر کے اب ہم قصبہ کالونی میں ہیں۔ اس پر میرے شوہر اکثر یہ شعر پڑھتے ہیں

اک اپنے ادنے کرشمہ کے لئے
در در گھمایا یار نے

ہر جگہ ہر گھر میں ہم لوگ بابا صاحبؒ کے تبرکات شبیہہ مبارک وغیرہ کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیتے ہیں لیکن اس ناظم آباد والے مکان میں کمرہ مخصوص نہ کر سکے بلکہ اسٹور میں تمام چیزیں رکھ دیں ہم لوگوں کا سرکار کے کرم سے آج تک یہ معمول ہے کہ تبرکات کے کمرہ میں روزانہ صبح شام اگر

Marfat.com

بتی و موم بتی روشن کرتے ہیں۔ یہ سب تبرکات اسٹور میں رکھ کر جب بھی میں اگر بتی اور موم بتی روشن کرنے جاتی تو مجھے بے حد تکلیف ہوتی سرکار سے عرض کرتی کہ بڑا گھر دلادیں اسی مکان میں ایک رات میں نے دیکھا کہ خانقاہ امجدیہ تاجیہ C-1 ایریا لیاقت آباد میں سرکار کا عرس مبارک ہو رہا ہے ہم سب وہاں موجود ہیں ہمارے ایک عزیز محمد عبد اللہ صدیقی صاحب (بابا صاحبؒ کے شیدائی) میرے شوہر اور میرے داماد سید منیر الدین سب میرے قریب ہیں مخلوق بے شمار ہے منظر جو بدلا تو دیکھا کہ قاضی بابا صاحب تاجیؒ کے مزار کے بجائے سمندر کی چمکدار ریت کا چبوترہ بنا ہوا ہے اور میں وہاں چیخ چیخ کر روری ہوں یکایک اس چبوترے پر قاضی بابا صاحبؒ اور سرکار بابا صاحب کو دیکھا بابا صاحب تھوڑا آگے اور قاضی بابا صاحب ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں میرے چیخنے اور چلانے سے قاضی باباؒ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ صبر کرو لیکن ان کے اشارے کے بعد میں اور بے قرار ہو کر چیخنے لگی اور ساتھ ہی عرض کرنے لگی کہ اب میں صبر نہیں کروں گی فوراً ہی سرکار تاج الاولیاء نے بھی صبر کا اشارہ ایک ہاتھ سے کیا چونکہ میں بے قابو تھی سرکار سے عرض کیا کہ میرے لئے نہیں تو اپنے لئے ہی کچھ کریں (یعنی خانقاہ امجدیہ کی شاندار تعمیر کروادیں) اس پر سرکار نے پھر دونوں ہاتھوں سے صبر کا اشارہ کر کے اپنے قریب اس کنیز کو بلایا اور اس گنہگار کے چہرے کے کئی بوسے لئے سرکار کے بوسہ لینے کی وجہ سے مجھے بے حد مسرت ہوئی اور پھر میں اس طرف پلٹی اور دوڑتی ہوئی محفل میں گئی جہاں بے شمار مخلوق تھی اور ان کے سامنے چیخ چیخ کر بتانے لگی کہ میرے سرکار نے میرے چہرے کے بوسے لئے ہیں۔ سب لوگ میرے قریب آکر میرے منہ کو سونگھتے تھے۔ سرکار کے بوسہ لینے کی وجہ سے میرا چہرہ خوشبو

Marfat.com

سے معطر تھا چونکہ میں خود اس وقت بھی چیخ رہی تھی ہوش بالکل نہیں تھا۔ مجھے اٹھایا تو میں اٹھ نہ سکی وہ کمرہ بھی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ مجھے آدھے گھنٹے کے بعد میرے شوہر بابا صاحب" کے آستانے پکڑ کر لے گئے۔ یہ کیفیت تین دن تک رہی تین دن بعد مجھے ہوش آیا اور تینوں دن میرا چہرہ اور میرا کمرہ معطر رہا۔ یہ میرے سرکار کا اپنی کنیز پر بے حد کرم تھا۔

ذوق سماع :-

حضور سماع کا ذوق رکھتے تھے۔ خوش الحانی آپ کو مطبوع تھی۔ بزم میلاد حکما" منعقد ہوا کرتی تھیں۔ قوالوں اور گانے والوں کو سرکار حاضری کا موقع دیتے۔ اس طرح ان کی دل دہی اور پرورش ہوتی۔ آپ جب شہر سے باہر جنگلوں میں نکل جاتے تو مجمع کے ساتھ قوال بھی پیچھے اپنا کلام سناتے چلتے۔ آپ کے ساتھ بچے' بوڑھے' جوان اور عورتیں بھی ہوتیں۔ قارئین کے لئے ایک خصوصی واقعہ پیش کر رہا ہوں۔

ایک روز بارش ہو رہی تھی۔ مجمع ساتھ تھا۔ آپ ایک جنگل میں چل رہے تھے۔ اور سب سے آگے تھے قوال کچھ دور تھے۔ یہ کلام پڑھ رہے تھے۔

آدمی پہلے محبت میں بگڑے تو بنے
جب ملے خاک میں دانہ تو شگوفہ نکلے

حضور یہ شعر سن کر پلٹے اور رک کر فرمایا۔ "ہو" حضرت' جیسے ہم بگڑے"
ایک مرتبہ اسی طرح قوال مندرجہ ذیل شعر پڑھ رہا تھا۔

عشق کیا شے ہے کسی کامل سے پوچھا چاہئے
کس طرح جاتا ہے دل بے دل سے پوچھا چاہئے

چونکہ کبھی کبھی آپ مزاح بھی فرماتے تھے اس لئے مندرجہ بالا شعر کے جواب

Marfat.com

میں آپ نے فرمایا یوں پڑھو۔ "کس طرح جاتا ہے دل مرچوں سے پوچھا چاہیئے۔"
کبھی کبھی آپ خود یہ بول پڑھتے۔ "بڑھیا ہو گئی لڑکپن چھوڑ دے"

ایک مرتبہ قوالی ہو رہی تھی ایک شخص کیفیت کی حالت بنا کر ہو حق کرتا ہوا مجمع سے نکلا اور حضور کے قدموں میں آگرا۔ حضور نے فرمایا۔ "حضرت بخار چڑھانا اچھا نہیں ہوتا۔"

اس نے ادب سے عرض کیا۔ "حضور کی قدم بوسی اسی بہانے سے کرنی تھی۔"

ایک موقعہ پر ایک صاحب نے عرض کیا۔ "بابا صاحبؒ حال کس طرح آتا ہے؟" وہ صاحب ٹوپی پہنے ہوئے تھے آپ نے ان کی ترکی ٹوپی اتار کر زمین پر الٹ کر رکھ دی۔ جیسے ہی ٹوپی رکھی وہ بھی الٹ گئے۔ خوب اچھلے کودے لوٹ پوٹ ہوتے رہے۔ جب سرکار نے ٹوپی سیدھی کی وہ فوراً سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ سرکار نے فرمایا۔ "سمجھ گئے حال کیسے آتا ہے۔"

قاضی بابا صاحبؒ کے قلمی نسخہ سے یہ واقعات لئے گئے ہیں۔

سید ضیاء الحق صاحبؒ نے حضرت قاضی سید امجد علی شاہ صاحب تاجی کو یہ واقعہ سنایا کہ جب وہ سی پی میں پولیس کے محکمہ میں سب انسپکٹر تھے ایک رات سرکار کے ہمراہ جنگل میں تھے اس وقت سرکار ایک بہت بڑے سایہ دار درخت کے نیچے تشریف فرما تھے درخت کی جڑیں زمین پر آکر خم دار ہو گئی تھیں۔ ان جڑوں پر بابا صاحبؒ ہاتھ سے تھاپ دے دے کر مندرجہ ذیل شعر پڑھنے لگے۔

جگ دو دن کی باجریا رے سوچ سمجھ کر سودا کر لے
جگ دو دن کی باجریا رے ۔ ۔ ! !

یعنی دو دن کی دنیا کا یہ چھوٹا سا بازار ہے اس میں سوچ سمجھ کر سودا کر لے۔ رات کا وقت تھا ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ بابا صاحب کی آواز میں ناقابل بیان سوز و گداز تھا آواز میں گریہ کی سی بھی کیفیت تھی۔ حضور کافی دیر تک ان جملوں کو دہراتے

Marfat.com

رہے۔ جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر تھے ان پر بھی گریہ طاری تھا۔

حضرت قاضی بابا صاحبؒ فرماتے ہیں کہ غلام نبی پہلوان کی روایت کے مطابق مندرجہ ذیل اشعار بھی سرکار نے پڑھے۔

جدائی تری کنکو منظور ہے زمین سخت ہے آسماں دور ہے
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را = نمی کردم بہ دل روشن چراغ آشنائی

سائیں مارے سوٹا فرنگی مارے بان گولہ سنسناتا رائپور کے میدان

مندرجہ بالا اشعار سرکار نے حکماؒ گرجی بائی سے بھی سنے۔

شکردرہ گھوڑا پاگاہ کے سامنے حضور تشریف فرما تھے۔ کچھ لوگ رقص کر کے سرکار کو یہ کلام سنا رہے تھے۔

کیا بانکا وسیلہ مرا محبوبؐ خدا ہے جس کی ادا دیکھ کے خالق بھی فدا ہے

آپ نے ان سے گھونگرو لے کر خود باندھے اور کیفیت میں رقص فرمایا۔ اور یہ اشعار پڑھے۔

اللہ کی زبان جو تھی محمدؐ کی زبان تھی جو قول محمدؐ تھا وہی قول خدا تھا

مرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں
انکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
سرائے دنیا ہے کوچ کی جا ہر ایک کو خوف دم بدم ہے
نسیم جاگو کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

Marfat.com

محفل سماع بابا صاحبؒ کی عطا

حضرت فرید خان صاحب فضاؔ فرماتے ہیں۔ حضور جن دنوں واکی شریف کے جنگل کے ایک بنگلہ میں تشریف فرما تھے۔ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ دو قوال اپنا کلام سنا رہے تھے اور سرکار سکون سے سن رہے تھے۔ اس مصرع کی تکرار جاری تھی۔ "بھر بھر جام پلادے ساقی" قوال معمولی سا تھا مگر قوالی کی کیفیات غیر معمولی تھیں مجھ پر خاص اثر تھا میں نے اپنے دل میں کہا۔ "باباؒ کا میخانہ تمام دنیا پر کھلا ہوا ہے۔ ساری دنیا فیضیاب ہو رہی ہے کاش مجھے بھی کوئی جام عطا ہوتا۔ یہ خیال میرے دل میں آنا تھا کہ معاً" سرکار نے خادم کو حکم فرمایا۔ "ایک گلاس پانی دو۔" خادم نے پانی کا گلاس حاضر کیا آپ نے ایک دو گھونٹ پی کر گلاس میری طرف بڑھایا۔ میں گلاس لینے کو بڑھا مگر دل میں کہا۔ "جذب نہیں سلوک چاہتا ہوں۔ آپ نے ہاتھ واپس کھینچ لیا اور خود پینے لگے۔ میں نے شرمندہ ہو کر پھر دل میں جام طلب کیا آپ نے گلاس پھر میری طرف بڑھا دیا لیکن میں نے وہی دل میں کہا۔ "جذب نہیں سلوک۔" پھر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اسی طرح تیسری مرتبہ گلاس میری طرف بڑھایا مگر بد قسمتی نے میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ وہ خیال سوار رہا۔ یہ خیال آتے ہی حضور نے گلاس کو زمین پر زور سے دے مارا۔ قوالوں کو ڈانٹا۔ ڈھولک کے ٹھوکر ماری اور جذبی کیفیت میں جنگل کی طرف نکل گئے اور مجھ پر وہ مثل صادق آئی۔

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر

حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ فوائد الفواد کے صفحہ نمبر ۲۰۲ میں فرماتے ہیں۔ سماع مرد کے واسطے کسوٹی ہے اور ایک جگہ مصنف حضرت امیر علاء سنجری نے لکھا ہے کہ ایک حاضری میں، میں نے حضرت محبوب الٰہیؒ سے عرض کیا۔ یہ دل شکستہ خود اپنے کام میں

Marfat.com

حیران ہے کہ طاعت اور درود جیسے کہ چاہیں مجھ سے نہیں ہو سکتے اور اد مشغولی درویشاں کا کیا ذکر ہے

لیکن جب راگ سنتا ہوں رقت و راحت تمام حاصل ہوتی ہے اور مخدوم کے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس وقت دل ہوائے نفس دنیا اور اہل دنیا سے فارغ و خالی ہو جاتا ہے اور کچھ خبر نہیں رہتی۔

سرکار محبوب الہیؒ نے دوبارہ دریافت فرمایا۔ "کیا دل علائق دنیوی سے خالی ہو جاتا ہے۔" میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ "سماع دو قسم پر منقسم ہے۔ ہاجم اور اور غیر ہاجم۔ ہاجم اس کو کہتے ہیں کہ اول سماع میں ہجوم ہو' مثلاً آواز خوش یا کوئی بیت دلکش سے جنبش آوے۔ اس حال کو ہاجم کہتے ہیں اور اس کی شرح نہیں ہو سکتی۔

غیر ہاجم یہ ہے کہ جب سماع اثر کرے اور وجد آئے۔ اس شعر وغیرہ کو جس سے وجد ہو کسی جگہ پر تحمیل کرے۔ حضرت حق کے اوصاف پر یا اپنے پیر کے اخلاق حمیدہ پر۔

سرکار محبوب الہی نے دو لفظوں میں سماع کی تعریف فرمادی ہے کہ سماع مرد کی کسوٹی ہے۔

راوی صوفی رفیع الدین صاحبؒ تاجی :

حضور لال محل میں تشریف فرما تھے۔ شہزادی بائی باہر کھڑے ہو کر ساز پر یہ کلام پڑھ رہی تھی۔

"مدینہ میں مورا پیا بالا ہے رے' بالا ہے رے' متولا ہے رے"

حضور محل سے باہر تشریف لے آئے اور شہزادی بائی کو حکم دیا اسی کو پڑھو۔ اس کی تکرار پر آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی آپ نے اس کیفیت میں جبہ مبارک کی دھجیاں کر دیں اور حاضرین سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ شہزادی بائی سے فرمایا یہی پڑھتی رہو۔ تمام

Marfat.com

حضرات جو موجود تھے سرکار کو روپیہ نذر کر رہے تھے ایک عورت نے اپنے کان کی ایک بالی پیش کی جسے سرکار نے قبول نہ کرتے ہوئے اس پر ہاتھ مار کر گرا دیا اور فرمایا سب کی جیب خالی ہو گئی اب بڑے صاحب کے بینک سے اسے عطا کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ہر بار دس روپے نذر کئے اور ہر نوٹ پر فرماتے یہی پڑھو۔ اس کی تکرار ایک گھنٹہ رہی آپ کے حکم سے جب کلام بند ہوا تو شہزادی بائی کے پاس حضور کے عطا کردہ پانچ سو روپے ہو گئے تھے۔

اس کے علاوہ سرکار تاج الاولیاء مندرجہ ذیل نعت شریف کے اشعار اور مناجات بھی پڑھتے۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی　　دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لیکن اس شعر کے آخری مصرع کو یوں پڑھتے۔ "چہ عجب بے عجبی شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی نعت کا یہ شعر اکثر پڑھتے تھے۔

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چوں تو پشتی باں
چہ باک از موج بحر آں راکہ باشد نوحؑ کشتی باں

مناجات میں مندرجہ ذیل اشعار تعلیما" ورد زباں ہوتے۔ جو آج بھی تاجی برادراں کے ورد میں ہیں۔

کریما بہ بخشائے برحال ما　　کہ ہسم اسیر کمند ہوا
نداریم غیراز تو فریاد رس　　توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

عالم وجد کی کیفیت میں شیخ سعدی علیہ رحمتہ کے یہ اشعار پڑھتے۔

بلغ العلےٰ بکمالہٖ　　کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ　　صلو علیہ وآلہٖ

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم :-

ایک روز حضور خلاف معمول لال محل میں داخل ہوئے اور تین دن تک باہر

Marfat.com

تشریف نہیں لائے اور اندر بھی کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ تین دن میں تو ہزاروں حاجتمندوں کا محل کے باہر ہجوم ہوگیا۔ حضور میں جو حاضر ہوتے تھے۔ حضور کی اجازت سے ہی واپس جاتے تھے۔ اکثر حضور اجتماعی طور پر فرمادیتے جاکو آؤ سب کی مرادیں پوری ہوتیں۔" اس طرح لوگ چلے جاتے جہان ہر وقت پروانے گھیرے رہتے ہوں۔ وہاں تین دن تک سرکار کا دیدار نہ ہو تو حاجتمندوں کا اور پروانوں کا کیا حال ہوگیا ہوگا۔ ان حاجتمندوں میں ایک لچھی بائی طوائف بھی آئی ہوئی تھی۔ اسے مدراس والوں نے ایک پروگرام کے لئے بلایا تھا۔ جس میں اسے کافی رقم ملنے کا امکان تھا۔ سرکار میں حاضر ہوئی تھی کہ باعزت طریقہ پر پروگرام ہوجائے پروگرام کی تاریخ مقرر تھی۔ یہاں آئے ہوئے تین روز گزر چکے تھے اور تین روز کے اندر اسے مدراس پہنچنا تھا۔ حضور کے باہر تشریف لانے کے بظاہر آثار نظر نہیں آرہے تھے لچھی بائی بے حد پریشان تھی بغیر اجازت جانا بھی نہیں چاہتی تھی چنانچہ وہ حضرت حکیم نعیم الدین صاحب تاجیؒ کی خدمت میں پہنچی۔ ان سے اپنی پریشانی کی تفصیل سنائی۔ حکیم صاحبؒ نے مشورہ دیا کہ تم محل کے نیچے بیٹھ کر نعت شریف پڑھو۔ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی۔ دیدار کے لئے بے قرار تو تھی ہی۔ اپنے سازندوں کے ساتھ ایک خاص انداز میں نعت شریف شروع کی جس کے دو بول پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

کوئی ناہی دیکھت چلے آؤ پیارے اندھے مورکھ تو کا کا دیکھی ہیں
دیکھت ہیں تو کا دیکھن ہارے
چلے آؤ پیارے چلے آؤ پیارے
احد سے احمد بھیو معراج ما میم کی گھونگھٹ سوں جھرمٹ مارے
دیکھن ہیں تو کا دیکھن ہارے
چلے آؤ پیارے چلے آؤ پیارے

Marfat.com

میم کی گھونگھٹ والا مصرعہ پورا ابھی نہ ہونے پایا تھا کہ حضور لال محل کی اٹاری میں تشریف لے آئے حاضرین یہ محسوس کرنے لگے کہ ابھی ابھی چودھویں کا چاند بادلوں سے نکل آیا ہے۔ حضور کو دیکھتے ہی مجمع میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لچھی بائی نے اسی مصرعہ کی تکرار جاری رکھی۔ حضور اس تکرار پر نیچے اتر آئے اور رقص کرنے لگے۔ میرے آقا کے عشق رسول کا یہ معاملہ تھا۔ اسی کیفیت و سرور میں تمام حاجت مندوں کی مرادیں پوری ہوئیں اور لچھی بائی بھی اپنے پروگرام کے لئے مدراس روانہ ہو گئی۔ قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ حکیم صاحبؒ نے نیچے بیٹھ کر نعت شریف پڑھنے کا حکم اس لئے دیا تھا کہ سرکار ادب میں نیچے آجائیں گے۔ اس سلسلے میں کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے۔

تجھی کو دیکھنا' تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا
حقیقت' معرفت اہل طریقت اس کو کہتے ہیں

اس نعت شریف پر سرکار کو جو کیف ہوا تھا اس کے اثرات تمام قلوب پر پڑ رہے تھے جس کا جتنا قلب طیب تھا اتنا ہی اس نے فیض پایا محفل سماع بزرگان چشت نے رائج کی اور یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اسے صرف اہل حضرات سنیں۔ اس سلسلہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ پیش ہے۔

آپ کی خدمت اقدس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ خوشخبری سنائی کہ آپ کی امت کے اولیاء فقراء سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ اس بات پر آپ نے جو صحابیؓ موجود تھے ان سے فرمایا۔ "کیا تم میں کوئی شعر پڑھ کر سنا سکتا ہے۔" ایک بدوی صحابیؓ نے عرض کیا "جی ہاں۔" اور شعر پڑھ کر سنائے۔ ترجمہ

تیری الفت میں تڑپنے سے رواں ہیں اشک ہر صبح
ڈس لیا ہے محبت کے سانپ نے جگر کو
نہ اس کا کوئی علاج ہے نہ ہے طبیب کوئی
دیدار ہی میرے حبیب کا بس اتارے زہر کو

Marfat.com

یہ سن کر حضور انور آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی جس کی وجہ سے آپ کے کندھے سے چادر مبارک نیچے آ گئی۔ صحابہؓ کرامؓ پر بھی اس کا خاص اثر ہوا لیکن حضرت معاویہؓ نے آپ کی پیروی نہیں کی بلکہ یہ عرض کیا کہ کیا یہ اچھا تھا۔ جس پر میرے آقا و مولا دو جہاں کے سردار نے فرمایا۔ معاویہؓ چپ رہو جو اپنے حبیب کے ذکر میں نہ جھومے وہ سخی نہیں ہے۔ اس چادر مبارک کے چار سو ٹکڑے کر کے تمام صحابیوںؓ میں تقسیم کئے گئے۔ (یہ واقعہ ہندی تاج مراری سے لیا گیا ہے)

اخلاق حمیدہ :-

حضرت بابا صاحبؒ انتہائی درجہ رحم دل اور غریب پرور تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور حاجت روائی آپ کا شعار تھا جو تعلیم آپ عام لوگوں کو دیتے اس پر آپ خود بھی عمل فرماتے۔ مثلاً آپ کی تعلیم میں خصوصی طور پر کم کھانے کی تلقین ہوتی آپ نے بھی کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا کم سونے کے لئے لوگوں سے فرماتے اس کے بھی آپ عامل تھے دن رات میں چند ساعتوں سے زیادہ آپ نے کبھی آرام نہیں کیا۔ کوئی سائل آپ کے در سے کبھی خالی نہ لوٹا۔ ہر سائل سے آپ میٹھی زبان میں گفتگو فرما کر اس کی تسلی فرماتے۔ ہر قوم کے فرد سے آپ شفقت سے ملتے دور دور سے لوگوں کو بلا کر ہر قسم کی نعمتوں سے نوازتے جذب و جلال میں بھی محبت و عنایت کا ظہور ہوتا۔ گنہگاروں، یتیموں، محتاجوں، عاجزوں پر آپ بہت زیادہ شفقت فرماتے۔ ایک مرتبہ چھمی جان اپنا کلام سنا رہی تھی۔ جب وہ یہ شعر پڑھنے لگیں۔

اچھے رہیں نزدیک برے جائیں کدھر کو   اے رحمت خدا تجھے ایسا نہ چاہئے؟

اس پر حضور بابا صاحبؒ نے فرمایا۔ "نہیں، یوں پڑھ"

Marfat.com

"اچھے ادھر کو جائیں برے آئیں ادھر کو"

قارئین اس مصرعہ کا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ خصوصی طور پر گنہگاروں کی طرف آپ زیادہ توجہ فرماتے۔ آپ کی توجہ سے ہزاروں لوگ تائب ہوئے۔ اور راہ مستقیم پائی۔ گھنٹوں آپ پر جلالی کیفیت رہتی مگر اس دوران میں بھی کبھی کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ سرکار کے سالک درویش ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ یہ بات عام لوگ جانتے ہیں کہ مجذوب سے اکثر نقصان ہی ہوتا ہے۔ کوئی شخص جب اپنا دکھ ' درد لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو اس کا دکھ درد سرکار خود پر طاری کر کے اس کے دکھ درد کو دور فرما دیتے۔ آپ نے خلق خدا کی خاطر بڑی بڑی تکالیف برداشت کیں۔ ایسا بھی ہوا کہ آپ کو اگر کسی نے برا بھلا کہا تو خدام نے اس کا برا منا کر آپ سے عرض کیا۔ حضور اس شخص کے لئے بددعا کر دیجئے۔ اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ "نکو حضرت ہمارا دربار دعا کا ہے بددعا کا نہیں۔" ایسے لوگوں نے بھی آپ سے فیض پایا۔ آپ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی۔ "رحمت اللعالمین" کے گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ اس لئے آپ کا دربار تمام عالم کے لئے باعث رحمت تھا۔ آج بھی وہی شان ہے۔ آپ کی حیات طیبہ میں کروڑوں افراد نے فیض پایا اور وہی سلسلہ آج بھی ہے۔ بلاامتیاز مذہب و ملت لوگ حاضر ہوتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔ دیرینہ حاضر باش اور نیا حاضر ہونے والا یہی سمجھتا ہے کہ حضرت بابا صاحبؒ مجھ سے زیادہ کسی سے محبت نہیں کرتے۔

آپ کا فیض ہر آن جاری تھا اور ہر شخص بقدر استعداد سیراب ہوتا رہا۔ کوئی بھی آپ کے دربار سے محروم نہیں گیا۔ آج بھی آپ کے دربار میں ہزاروں افراد حاضر ہوتے ہیں۔ فیض کا دریا جاری ہے۔

آپ کے فیض یافتہ حضرات دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی دیکھ کر آپ کی محبت ' شفقت اور اخلاق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

آپ کی حیات ظاہری میں اور آج بھی حاضرین دربار نے یہی دیکھا کہ۔

Marfat.com

مقام عشق میں شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے

حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحبؒ تاجی کے قلمی نسخہ سے

گیادین بھائی کا شمار سرکار کے بہت ہی چہیتے بچوں میں ہوتا ہے۔ گیادین بھائی نے اپنے پورے کنبہ کو (سرکار کی خدمت میں آنے کے بعد) ایسا تج دیا تھا کہ ان کے بھائی ان سے ملنے تاج آباد شریف تشریف لائے۔ گیادین بھائی سامنے بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ انہیں نہیں دیکھ سکے۔ تلاش کرتے کرتے تھک کر واپس ہو گئے۔ ایک روز گیادین بھائی سرکار کے ہمراہ دھوپ میں چل چل کر تھک گئے اور گرمی کی تپش سے ایک جگہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ سرکار نے جیسے ہی دیکھا چھتری اپنے ہاتھ میں لی اور ان پر چھتری کا سایہ کر کے اس وقت تک بیٹھے رہے جب تک انہیں ہوش نہیں آیا۔ جب انہیں ہوش آیا تو سرکار کی اس قدر شفقت دیکھ کر قدموں میں گر گئے اور رو رو کر عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے اس غلام کے لئے اس قدر کیوں تکلیف فرمائی۔ چھتری سرکار سے لی اور پھر سرکار کے ہمراہ رہے۔

حضرت بابا صاحبؒ نے کروڑوں انسانوں کی حاجت روائی کے ساتھ عام انسانی اخلاق کے معیاری نمونے بھی ہم لوگوں کی تعلیم کے لئے قائم کئے۔

ایک چیچک رو، یک چشم، نہایت ہی بدصورت آدمی جس کی شکل سے لوگ نفرت کرتے تھے سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کو اپنا "قوال" بنا لیا۔ وہ گانا بجانا بالکل نہیں جانتا تھا۔ صرف آپ کی توجہ سے گانے لگا۔ جب آپ فرماتے وہ گاتا اسے اتنے پیسے ملنے لگے کہ اس کی عسرت دور ہو گئی۔

ایک لڑکا بالکل معذور تھا۔ ہاتھ پیر ہی سے نہیں بلکہ زبان سے بھی بول نہیں سکتا تھا

Marfat.com

والدین نے اس کا بہت علاج کرایا مگر وہ ٹھیک نہ ہوا۔ مجبوراً اس کو شکر درہ چھوڑ کر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد حضور محل سے بر آمد ہوئے اور اس معذور کے پاس پہنچ کر کھانا طلب فرمایا خادموں نے کھانا پیش کیا۔ کھانا پیش کرنے والوں میں حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجیؒ بھی تھے۔ سرکار نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک لقمہ کر کے آدھے گھنٹہ تک کھلایا اور پانی بھی پلایا اور ایک شخص کو اس کی خدمت کے لئے حکم فرمایا۔ اس برتاؤ کا نتیجہ یہ نکلا کہ دربار میں حاضر ہونے والا ہر شخص اس کی خدمت کرتا اور اس کی خدمت کے لئے جن صاحب کو مقرر کیا تھا ان کی بھی خدمت کرتا۔ جب تک وہ لڑکا زندہ رہا اس کی خدمت جاری رہی کبھی وہ بھوکا پیاسا نہ رہا۔

ایک صاحب مفلسی کی وجہ سے حاضر دربار ہوئے اور ایک درخت کے نیچے قیام کیا۔ رات کو جب حضور کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو فرمایا پہلے ہمارے مہمان کو کھلاؤ جو فلاں درخت کے نیچے بیٹھا ہے۔" خدام کھانا لے کر اس کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ دو روز سے بھوکے ہیں دور دراز مقام سے آئے ہیں۔ افلاس و ناداری کا شکار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ سرکار میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور سرکار کے کرم سے ان کا افلاس بھی دور ہو گیا۔

ایک مرتبہ حضور پاٹن ساؤنگی قصبہ کی گلیوں سے گزر رہے تھے۔ صدہا حضرات آپ کے ساتھ تھے آپ ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں داخل ہو گئے۔ اس مکان میں ایک بوڑھا اور ایک بڑھیا جوار پیس رہے تھے مگر ضعف و ناتوانی کی وجہ سے چکی چلانا دشوار ہو رہا تھا۔ حضور نے ان دونوں کو ہٹایا اور خود پوری جوار پیس کر آٹا جمع کر کے ان کے حوالے کیا اور روانہ ہو گئے۔

مفلسوں، ناداروں، غریبوں، مریضوں، اپاہجوں کی خدمت میں تو آپ ہمہ وقت مشغول رہتے تھے مگر اس مصروفیت کے عالم میں آپ کی توجہ اور کس کس عالم میں کام کرتی رہتی تھی۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

ایک روز آپ ڈگوری" پہنچے یہاں آپکا ایک خادم عبداللہ دکنی تھا۔ ان کا یہ معمول تھا کہ حضور کو اور حضور کے ساتھ آنے والوں کو وہ پانی پلاتے تھے۔ جیسے ہی حضور پہنچے انہوں نے ایک مٹکا پانی حضور کے سامنے پیش کیا حضور نے فرمایا "ہم پانی نہیں پیتے پہلے گھوڑے کو پانی پلا کر آ پھر پیوں گا۔" یہ حکم ملتے ہی وہ گھوڑے کی تلاش میں نکلے ایک فرلانگ دور گھوڑا نظر آیا۔ انہوں نے گھوڑے کو پانی پلایا۔ نہ جانے وہ کب سے پیاسا تھا۔ پانچ مٹکے پانی پی گیا۔

حضور بابا صاحبؒ کا جن دنوں کامٹی میں قیام تھا۔ عبدالحفیظ نامی ایک صاحب اور ان کے دوست ایک تانگہ میں ناگپور سے روانہ ہو کر کامٹی آرہے تھے۔ راستہ میں دو فاختائیں شکار کیں جب سرکار میں حاضر ہوئے تو سرکار ان پر خفا ہوتے ہوئے تانگہ کے قریب آئے۔ اس کی گدی الٹ کر دونوں فاختاؤں کو نکال کر اڑا دیا۔ زخمی فاختائیں ہوا میں اڑ گئیں۔ جانوروں کی تکلیف بھی حضور سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔

حضور رات دن جنگلوں میں گھومتے اس علاقہ کے جنگلات میں سانپ بچھو' گزندوں کی بہتات ہوتی ہے۔ آپ انہیں مارنے سے منع کرتے اور فرماتے۔ "یہ جنگل کے پنچھی ہیں۔ تم لوگوں کو کچھ نہیں کہیں گے۔" چنانچہ کسی بھی گزندے نے آپ کے کسی بچے کو کبھی تکلیف نہیں پہنچائی۔ موذی موذی ہی نہ رہا تو اس کے قتل کی علت بھی باقی نہ رہی۔

کشف والے بزرگوں سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی۔ مگر بابا صاحبؒ نے اپنے کشف کو عیب جوئی اور نکتہ چینی میں کبھی استعمال نہیں فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ عیب پوشی آپ کا طریقہ رہا۔ عالم ظہور میں بھی آپ خطا کاروں سے درگزر فرماتے۔

دربار میں ایک حلوائی کی دکان تھی۔ اس دکان میں چوری ہو گئی۔ چور نے چوری تو کر لی مگر بعد میں اسے خیال آیا کہ یہ کام میں نے غلط کیا نادم ہو کر حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔ "بھاگ جا" وہ چلا گیا۔ اس کے

Marfat.com

جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد حلوائی نے حاضر ہو کر فریاد کی۔ "حضور میں لٹ گیا۔" ارشاد ہوا۔ "ارے جا دو تھال میں سارا ہے۔ دکان کھول۔" اس نے دکان کھول کر (دوبارہ) دیکھی تو دو تھال چرونجی دانے کے بھرے ہوئے موجود ہیں۔ انہی کو فروخت کر کے وہ مالدار ہو گیا۔

ایک مہترانی (خاکروبہ) کو خواہش ہوئی کہ میں بھی حضور بابا صاحبؒ کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر پیش کروں۔ لیکن یہ خوف بھی تھا کہ راجہ کے محل میں میرا کھانا لے جانا اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔ لیکن خواہش اور محبت خوف پر غالب آئے۔ اس غریب نے گھر کو بالکل دھو دھلا کر خود نہانے کے بعد پاک صاف کپڑے پہن کر کھانا تیار کیا اور محل کے قریب پہنچ کر کھانے کا ڈبہ (نیا توشہ دان) ایک امرود کے پیڑ کی ڈال سے باندھ کر اس پیڑ سے بہت دور ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گئی۔ حسب معمول حضور نے کھانا طلب کیا (حضور تو برائے نام ایک دو لقمہ نوش فرماتے تھے لیکن یہ حکم احکام سب حاضرین کے لئے ہوتے جو کھانا بھی ساتھ لے کر چلتے مگر سرکار کے حکم کے منتظر ہوتے) سب نے اپنے اپنے توشے پیش کئے لیکن حضور نے فرمایا۔ "یہ نہیں کھاتے جو جھاڑ سے بندھا ہے وہ کھانا لاؤ۔" خادموں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن قریب کسی پیڑ پر کوئی توشہ دان نظر نہیں آیا۔ پھر حاضر ہو کر کھانے کے لئے عرض کیا۔ لیکن سرکاری نے کسی بھی توشہ دان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بلکہ پھر یہی فرمایا۔ "وہ کھانا لاؤ۔" لیکن پھر بھی کوئی خادم اس پیڑ تک نہ پہنچ سکا۔ تب حضور خود اپنی جگہ سے اٹھے اور اس پیڑ کے پاس پہنچ کر توشہ دان کھولا اور دو چار لقمہ نوش فرمائے۔ تمام حاضرین نے بھی کھانے تناول فرمائے۔ سرکار جب وہاں سے اٹھ کر تیزی سے روانہ ہو گئے۔ تو وہ مہترانی آئی اور اپنا توشہ دان اٹھایا۔ خادم حضرات نے جب دریافت کیا تو اس نے سارا قصہ جھوم جھوم کر سنایا۔

قارئین صرف حضور کے اخلاق، ہمدردی اور محبت کا حال ہی لکھتا چلا جاؤں تو اس کے لئے کئی کتابوں کی ضرورت ہوگی۔ حضور سے جب ماموں صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ اگر

Marfat.com

حکم ہو تو ایک کاتب کو بٹھادوں تاکہ وہ روزانہ کے واقعات لکھتا رہے۔ اس پر میرے سرکار نے فرمایا تھا کہ "کاغذ، قلم کہاں سے لائے گا۔" اس سے اندازہ کرلیجئے سرکار کے صرف اخلاق پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ اس لئے اس مختصر تحریر پر ہی اکتفا کرتا ہوں تاکہ اور واقعات بھی مختصراً لکھ سکوں۔

حضور کے معمولات و مرغوب غذا :-

سرکار تاج الاولیاء جس زمانہ میں راجہ کے محل شکردرہ میں مقیم تھے۔ خدام اور مریدین نے بھی محل کے قریب اپنی جھونپڑیاں بنا رکھی تھیں۔ مہاراجہ کا محل ناگپور اسٹیشن سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ امر ینتھ روڈ سے ایک چھوٹی سڑک مہاراجہ کے محل کو جاتی ہے۔ خدام اور مریدین کی جھونپڑیاں راجہ کی اجازت سے سڑک کی دونوں جانب بنی ہوئی تھیں۔ دور دراز سے آنے والے زائرین کا قیام بھی ان ہی جھونپڑیوں میں رہتا تھا۔ شکردرہ چوراہا ہر قسم کی دکانوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اچھا خاصا بازار ہے یہ مقام ایسا ہوگیا تھا کہ ایک شہر معلوم ہوتا تھا۔ حضور جب بازار سے نکلتے تو صدائیں بلند ہوتیں کہ حضور آرہے ہیں۔ اس اعلان کے ساتھ ہی مٹھائی والے، پھول پکوڑنے بیچنے والے، بچوں کے کھلونے، چائے والے، پان والے غرض کہ ہر قسم کی چیزیں فروخت کرنے والے آپ کے ساتھ چلتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ چلتا پھرتا بازار آپ کے ساتھ ہے۔ قوال حضرات بھی اپنا کلام سناتے چلتے۔ کبھی حضور جنگل کا راستہ اختیار کرتے۔ کبھی شہر کا۔ آنے والے زائرین تانگے سے اترا تر کے پھول اور مٹھائی خریدتے۔ کوئی چلتے ہوئے حضور کے گلے میں گجرے پہناتا۔ مٹھائی پیش کرتا۔ کبھی آپ مٹھائی تھوڑی سی اٹھا کر باقی تقسیم کردیتے۔ جس مقام پر آپ بیٹھ جاتے وہیں بازار لگ جاتا۔ ناگپور شہر میں بھی سینکڑوں زائرین اپنے عزیز و اقارب، دوست احباب کے گھر قیام فرماتے تھے سرکار جب شہر کا رخ

Marfat.com

کرتے تو وہ سب زائرین گھروں سے نکل کر آتے قدم بوس ہوتے اور سرکار کے ساتھ ساتھ چلتے کبھی آپ سواری سے شہر کی طرف نکلتے۔ کبھی پا پیادہ جنگل کا رخ کرتے۔ جہاں آپ بیٹھ جاتے وہیں دوپہر کا کھانا تناول کیا جاتا کبھی آپ خود طلب فرماتے۔ کبھی خدام پیش کرتے۔ سینکڑوں حضرات کے ساتھ کھانا ہوتا اس کے علاوہ بھی چلتا بازار ساتھ ہوتا ان میں کھانے پینے کی چیزوں کے ٹھیلے بھی ہوتے۔ لوگ وہاں سے خرید کر پیش کرتے۔ قسم قسم کے کھانے ہوتے اکثر سرکار تمام کھانوں کو یکجا کر دیتے" کبھی کسی میں سے ایک دو لقمہ نوش فرمالیتے۔ تمام کھانا زائرین میں تبرکا" تقسیم ہو جاتا۔

دال چاول' مچھلی آپ کی مرغوب غذا تھی۔ اس سلسلہ میں آپ کبھی کبھی یہ شعر پڑھتے۔

؎ دال چاول پیڑ کا پھول
یہ نہ کھایا تو مٹی دھول

شروع میں آپ مدراسی ناس استعمال فرماتے تھے بعد میں اس عادت کو ترک کر دیا۔

بیڑی آپ شوق سے پیتے تھے۔

جب آپ پیدل نکلتے تب بھی سواری پیچھے پیچھے ہوتی۔ خدام کی خواہش ہوتی کہ سرکار گاڑی میں سوار ہو جائیں۔ کبھی آپ سوار بھی ہو جاتے۔ اور کبھی پیدل ہی جنگل کی طرف نکل جاتے۔ زائرین کا تانتا بندھا رہتا۔ جنگل میں کبھی دو دو تین تین روز آپ قیام فرماتے۔ زائرین ساتھ ہوتے۔ یہاں کا معمول تھا کہ کوئی بغیر اجازت نہیں جاتا تھا۔ بعض زائرین سرکار کی خدمت میں ایک ایک مہینہ پڑے رہتے بعض کو اسی روز اجازت مل جاتی۔

☆☆☆

Marfat.com

سرکار تاج الاولیاء کی طرز تعلیم

حضرت بابا صاحبؒ کے دربار میں بظاہر اذکار و اشغال اوراد و وظائف معمول بہ نہیں تھے مگر ہر شخص کی تربیت باطنی اور تزکیہ نفس کا بڑا اہتمام تھا۔ کسی کو حکم ہوتا کہ وہ کھانا چھوڑ دے۔ کسی کو ترک خواب کا حکم فرماتے۔ کسی کو ترک کلام کا' تو کسی کو گوشہ نشینی کا حکم فرماتے غرض کہ ہر شخص کو اس کے مناسب حال حکم ملتا اور وہ اس پر عمل کر کے فائز المرام ہوتا' یہ سب امور اہل ظاہر کی نظر میں خلاف شرع معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے وہ اعتراض کرتے تھے کہ یہ تمام عمل شرعاً" جائز نہیں۔ شریعت کے خلاف ہیں۔ مگر وہ حضرات یہ نہیں سمجھتے تھے کہ طبیب اپنے مریض کو جائز چیزوں کا بھی پرہیز بتاتا ہے اسی طرح طبیب روحانی بھی سالک کے امراض باطنی کا علاج جائز امور کی ممانعت سے کر سکتا ہے۔

حضور بابا صاحبؒ نے مخلوق خدا کی مرادیں نہ صرف کرامتوں کی شکل میں پوری کیں بلکہ ایک دانا و بینا استاد کی طرح ہر شخص کی بقدر ظرف اخلاقی و روحانی تربیت بھی کی۔ آپ نے روحانیت کی منزلوں پر عبور حاصل کر کے منزل جاناں تک پہنچنے کا آسان اور عام فہم راستہ بتایا۔ جس نے اپنے آپ کو جانا اس نے اپنے رب کو جانا یعنی اگر خدا کی صفات اور ذات کی تلاش مقصود ہے تو انسان کی صورت دیکھ۔ سچ ہے حضور بابا صاحبؒ دنیا میں کچھ اس انداز سے آئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ہر چہار جانب سے بے پردہ نظر آ رہا ہے۔ حضور بابا صاحبؒ نے ہر ایک کو مرد جانباز بننے کی تعلیم دی۔ حضور کی تعلیم نے میزان و اعتدال سکھایا آپ کی تعلیم کے مختصر واقعات اس تذکرہ میں شامل کر رہا ہوں۔

طمانچہ اور تعلیم :-

تعلیم کے سلسلہ میں' میں (مولف) اپنے ذاتی واقعہ سے شروع کرتا ہوں جھانسی

Marfat.com

سے ایک شیخ حضور کی خدمت میں شکر درہ تشریف لائے اور میرے پاس ٹھہرے۔ ہم دونوں ہر وقت تصوف کا ذکر کرتے تھے۔ ایک روز میں نے جھانسی والے شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ کوئی آسان طریقہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کا بتلائیں۔ انہوں نے ایک عمل بتایا۔ اور فرمایا کہ اسے قبرستان میں کرنا پڑتا ہے۔ مجھے بے حد شوق تھا ان کا بتایا ہوا عمل کرنے کے لئے قبرستان جانے لگا۔ تیسرے روز عمل کے دوران حضور بابا کی آواز میرے کان میں آنے لگی۔ آواز میں خفگی تھی' میں نے مراقبہ سے فوراً آنکھ کھولی لیکن کچھ دکھائی نہ دیا۔ پھر میں مشغول ہو گیا۔ آنکھ بند کرتے ہی پھر سرکار کی خفگی کی آواز آنے لگی۔ میں قبرستان سے اٹھ گیا اور حضور ؒ کی آواز کی جانب تالاب کے کنارے چلنے لگا جب میں اپنے پرانے جھونپڑے کے قریب پہنچا تو حضور آم کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ اس وقت رات کے تین بجے تھے جیسے ہی میں قریب پہنچا۔ بابا صاحب ؒ نے فرمایا۔

"کیوں رے کون بولا بڑے بڑے پہاڑاں کھودنے کو یہ ماچس لے۔" میں نے ادب سے ماچس لی۔ پھر فرمایا۔ "کاہے کو رے ادھر ادھر ڈھونڈتا ہے۔" اس کے علاوہ اور بھی کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا۔ میں نے دل ہی دل میں عرض کی۔ "حضور میں سمجھ نہ سکا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔" یہ میرے دل میں آنا ہی تھا کہ حضور نے مجھے زور سے طمانچہ رسید کیا اور غصہ میں فرمایا۔ ذہن چراتا ہے۔" اور ایک صاحب کے کندھے سے شال لے کر اس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں عنایت کیا اور دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا بچھا یہ ہے دوکان۔

حضور نے ماچس عنایت فرما کر بڑے لطیف انداز سے تعلیم دی۔ یعنی جس طرح ماچس میں روشنی موجود ہے اسی طرح خود تیرے اندر اللہ کا نور موجود ہے۔ اللہ کو پاس رکھ کر ادھر ادھر کیا ڈھونڈتا ہے۔ اس کو اپنے ہی اندر تلاش کر۔ بزرگوں کے سمجھانے کے طریقے عجیب ہوتے ہیں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ خودی کو جب تک نہ مٹائے خدا

Marfat.com

نہیں ملتا۔ خودی میں (ی) اور خدا میں (الف) ی کو اور الف کو نکال دو پھر خود ہی خود رہ جاتا ہے۔

چونکہ میں (مؤلف) گیارہ سال کی عمر سے سرکار کی خدمت میں رہا۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا نجم الدین شاہ صاحب جن پر بابا صاحبؒ کا خاص کرم تھا۔ (بابا صاحبؒ کے فیض یافتہ حضرات کے ساتھ ان کا تذکرہ اگلے صفحات میں ہوگا) آپ عالم باعمل تھے۔ میں نے ان سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ انہوں نے عربی کا قاعدہ پڑھایا تھا ایک روز میں سرکار کی قدم بوسی کے لئے حسب معمول حاضر ہوا۔ اس وقت سرکار نے ایک افغانی صاحب کو حکم فرمایا۔ "کتاب لاؤ۔" وہ دوڑ کر قرآن شریف لے آئے جیسے ہی میں قدم بوس ہوا۔ سرکار نے فرمایا۔ "کیا وقت ہے" میں نے عرض کیا۔ مغرب کا وقت ہے۔ تب حضور نے میرا دامن اپنے ہاتھ سے پھیلایا اور قرآن شریف کھول کر میرے دامن میں رکھا۔ کھلے ہوئے کلام پاک میں کچھ پیسے' کچھ چھوارے اور کنگھی رکھ کر فرمایا۔ اس کو لے جاؤ کسی کو نہ دینا۔ خادم حکم پاتے ہی اپنی قیام گاہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اپنے جھونپڑے میں پہنچ کر پیسے' چھوارے اور کنگھی نکال کر ایک صندوق میں محفوظ کر ہی رہا تھا کہ برابر کے جھونپڑے سے مجھے بلایا گیا۔ اس جھونپڑے میں مائی ملے شاہ صاحبؒ کا قیام تھا۔ یہ بھی سرکار کے فیض یافتہ حضرات میں شمار کئے جاتے تھے۔ ان کے ہمراہ ایک بزرگ اخوند صاحبؒ نے ہی آواز دی تھی اور کہا تھا کہ سرکار نے جو قرآن عطا کیا ہے اس کو لے کر آؤ۔ میں ان چیزوں کو صندوق میں رکھ کر قرآن شریف لے کر اخوند صاحبؒ کی خدمت میں پہنچا۔ انہوں نے میرا قرآن شریف کھول کر مجھے دیا اور اپنا کلام پاک کھول کر مندرجہ ذیل دعا پڑھنی شروع کی۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۔

اس دعا کو پڑھ کر مجھے حکم دیا۔ "پڑھو" میں قرآن پاک ایسا پڑھنے لگا جیسے پورا

Marfat.com

قرآن میں نے باقاعدہ پڑھا ہو۔ لیکن جب تک پڑھتا رہا رقت طاری رہی اور قاری صاحب بھی روتے رہے۔ سرکار کا کلام پاک عطا کرنے کا راز اب سمجھ میں آگیا۔

حضرت قاضی سید امجد علی شاہ صاحب تاجیؒ کی تربیت :

حضرت قاضی بابا فرماتے ہیں :۔

ایک مرتبہ حسب معمول سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا جیسے ہی قدم بوسی کی سرکار نے فرمایا۔ "بہت کھانے لگا رے۔ آج سے تیرا کھانا بند' چائے پیتے اچھے رہتے۔" اجازت کے بعد جب اپنی جھونپڑی میں پہنچا تو اہلیہ سے کہا کہ ایک کیتلی چائے بنالو۔ چنانچہ اہلیہ نے اسی وقت چائے بنادی جسے میں صبح سے شام تک بار بار پیتا رہا۔ شام میں خوف کی وجہ سے حاضری نہیں دی۔ صبح حسب معمول حاضر ہوا۔ جیسے ہی قدموں میں سر رکھا سرکار نے فرمایا۔ "ہم نہ کہتے تھے بہت کھانے لگا ہے۔ صبح سے شام تک چائے پینے کے لئے کب کہا تھا۔ صرف تین پیالی تین وقت کالی چائے پیتے اچھے رہتے۔ اس کے علاوہ کچھ کھاتے اور نہ پیتے۔" اس پر سرکار نے (۹۰) دن عمل کرایا۔ اس مجاہدے کے دوران میرے آقا نے بے حد نوازا۔

اس طرح ایک رات تقریباً ۳ بجے میرے آقا نے حکم فرمایا۔ "حضرت ندی پار جاکر آؤ۔" ندی کا پاٹ بہت وسیع تھا۔ ندی' نالوں سے میں ہمیشہ دور ہی رہا۔ اس لئے مجھے تیرنا نہیں آتا تھا۔ حکم کی تعمیل میں اس اندھیری رات میں ندی میں اتر گیا اور دھیرے دھیرے چل کر ندی پار کرلی۔ اماں صاحبہؒ کی خدمت میں حاضری دے کر جب لوٹ کر آیا تو سرکار کو کنارے پر پایا۔ آپ نے فرمایا۔ "حضرت جہاں ہوا خارج ہو رہی تھی ہم موجود تھے۔ مجھے یاد آگیا ندی کے درمیان ریاح خارج ہوئی تھی۔ فوراً قدم بوس ہوا۔

ایک مرتبہ دل میں یہ خیال آیا کہ بیوی بچوں کو ساتھ رکھ کر حکم احکام کی تعمیل

Marfat.com

میں رکاوٹ ہوتی ہے اس لئے ان کو نانڈورہ اپنی پھوپھی کے گھر چھوڑ آیا۔ چند ہی روز بعد آپ نے حکم فرمایا۔ "جورو کو نہیں ستاتے رے ساتھ رکھتے اس کو بھی کھلاتے ہم کو بھی کھلاتے۔ چنانچہ حکم کی تعمیل میں پہلی ٹرین سے گھر گیا اور معہ پھوپھی اور پھوپھی زاد بہن کے سب کو لے کر آیا اور سرکار میں حاضر ہوا۔

سرکار کی خدمت میں رہتے ہوئے مجھے زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ایک شیخ تشریف لائے۔ سرکار کی حاضری میں ان کا سرکار سے کیا معاملہ ہوا اس کا تو مجھے علم نہیں لیکن وہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے۔ "تم بہت نیک معلوم ہوتے ہو۔ اس لئے تمہیں بتا رہا ہوں کہ بابا صاحب" مجذوب ہیں۔ تمہیں کسی سالک بزرگ سے بیعت ہونا چاہئے۔ تمہیں میں تو مرید نہیں بنا سکتا لیکن تم کو میں اپنے پیر کے پاس دہلی لے جا کر ان سے بیعت کرا دوں گا۔ اس کے علاوہ اور بزرگوں کی زیارت کا لالچ بھی دیا اور زبردستی مجھے اپنے ہمراہ دہلی لے گئے اپنے پیر کی خدمت میں پیش کیا لیکن جو سرکار بابا کا ہو گیا ہو اس پر تو کوئی ہاتھ رکھ ہی نہیں سکتا یہ میرا ایمان ہے۔ چنانچہ ان بزرگ نے بھی معذرت کی۔ جو حضرت ساتھ لے گئے تھے مایوس ہوئے اور اپنی بات نبھانے کے لئے مجھے اجمیر شریف کلیر شریف وغیرہ زیارتیں کرا کے روانہ کر دیا جیسے ہی میں ناگپور آیا۔ سرکار کی خدمت میں حاضری دی۔ جونہی قدم بوس ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ "مہو جی حضرت آلو' پیاز کا بھاؤ معلوم کر آئے۔" میرے سرکار غلاموں کو کہیں بھی بھٹکنے نہیں دیتے تھے۔

میرے آقا خود قائم اللیل (شب بیدار) تھے غلاموں کی تعلیم میں خصوصی طور پر فرماتے۔ "کم سو۔" آپ پچھلی رات میں کلام پاک کی تلاوت ایسی فرماتے کہ سننے والے حضرات بے ہوش ہو جاتے۔ سورہ قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس' تبت یدا' الم نشرح' سورہ والضحیٰ' سورہ والشمس' سورہ فتح' سورہ یوسف' یٰسین شریف' مزمل شریف' سورہ رحمٰن خود بھی تلاوت فرماتے اور حلقہ بگوشوں کو بھی حکم دیتے۔ ہر ایک کو

Marfat.com

حسب استعداد جو پڑھنے کی ضرورت ہوتی عنایت فرماتے۔

وظائف کی تعلیم :-

راوی محمد فرید خان صاحب فضاؔ ہیڈ ماسٹر انجمن ہائی اسکول ناگپور :- مجھ (قاضی امجد علی) سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ایک روز فرمایا کہ میں سرکار تاج الاولیاء میں ۱۹۰۱ء سے حاضر ہوتا رہا ہوں۔ حضور اکثر مجھے فرماتے۔ "کتاب پڑھو" تو میں سورہ مزمل شریف کی تلاوت کرتا۔ جب میں ربّ المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو فاتخذہُ وکیلاً پڑھنے لگتا تو حضور بھی میرے ساتھ پڑھتے اس کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد کئی بار تکرار فرماکر سورۃ پوری کرواتے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرماتے۔ "حضرت تم بھی پڑھا کرو۔ ہم بھی پڑھتے ہیں بڑی کتاب پڑھتے اللہ اللہ کرتے اچھے رہتے۔" سرکار کی تعلیم کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ کراچی میں ایک صاحب کو سرکار نے "ربّ المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو" کے ورد کا حکم دیا۔ وہ اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ ان پر ایک روز ورد کے دوران غنودگی طاری ہوگئی۔ اسی وقت سرکار نے ان کا سر پکڑ کر ہلایا اور فرمایا "کیسا پڑھ رہا ہے کیا گھانس کاٹ رہا ہے۔ سمجھ کر پڑھ کراچی میں ایک اور قدیم خادم کو سرکار نے الم نشرح پڑھنے کا حکم دیا۔ قاضی باباؒ فرماتے ہیں کہ مجھ غلام کو درود شریف میں محمدؐ کی پہلی میم پر دونوں لب محبت سے کھولنے اور بند کرکے پھر کھولنے کی تعلیم دی۔ اسم ذات کے ورد کی ہر ایک کو تاکید فرمائی۔ (اللہ اللہ کرتے اچھے رہتے) مجھ غلام کو اس کی بار بار تاکید فرمائی ایک روز یہ بھی فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں سب کچھ ہے۔

(ناشر) :- قاضی باباؒ کے بے شمار عقیدت مندوں نے مجھ کو بتایا کہ قاضی بابا صاحبؒ کا قلب جاری تھا۔ بار بار ان کے لب ایک دوسرے سے لگتے دیکھا۔ وقت وصال بھی ان کی یہی کیفیت تھی یہ سب سرکار تاج الاولیاء کا کرم تھا۔

سلامٌ قولاً من ربّ الرحیم کا جواب

خان عبدالرحمٰن خان صاحب تاجیؒ ریٹائر پوسٹ ماسٹر بھوپال حضور کو اکثر نعتیں

Marfat.com

سناتے۔ ایک روز حضور کے ساتھ تھے۔ صبح کی اذان ہوئی تو ان کو خیال ہوا کہ میں سرکار کی خدمت میں ہوں۔ اگر نماز کو گیا تو پتہ نہیں سرکار یہاں سے کہاں چلے جائیں وہ اس خیال سے نماز ترک کرنا چاہتے تھے۔ دین کے تاج نے فوراً ڈانٹ کر حکم دیا۔ "جا نماز پڑھ" ایک جمعہ کو انہی حضرت نے جمعہ کی نماز مسجد میں نہیں پڑھی۔ حاضر ہوئے تو سرکار نے فرمایا۔ "کیوں رے؟ جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھتے ہیں یا گھر میں؟" ایک مرتبہ خان صاحبؒ سورہ یٰسین شریف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ سرکار توجہ سے سماعت فرما رہے تھے۔ جب یہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پر پہنچے تو حضور نے وعلیکم السلام فرمایا۔ تلاوت کلام پاک و نماز کا سختی سے حکم دیتے جب آپ حکم دیتے تو اس پر عمل بھی کراتے۔ اس کے علاوہ آپ فیض یافتہ حضرات پر بھی کڑی نظر رکھتے۔ معمولی سی لغزش پر آپ سخت گرفت فرماتے۔

یاد خدا سے غفلت

حکایت :۔ حضرت محبوب الٰہی کے ملفوظات سے

ایک بزرگ حضرت خواجہ میر گرامیؒ کی ایک درویش کو زیارت کی آرزو ہوئی۔ اس درویش میں یہ صفت تھی کہ وہ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر من و عن وہی ہوتی۔ خواجہ میر گرامیؒ کی زیارت کا شوق جب ان پر غالب آیا تو وہ اس طرف چل پڑے۔ جہاں خواجہ کا قیام تھا۔ راستے میں یہ درویش ایک منزل پر سو گئے۔ خواب میں سنا کہ خواجہ میر گرامیؒ وفات پا گئے۔ چنانچہ بیدار ہونے کے بعد درویش کو بہت افسوس ہوا کہ جن کی زیارت کی آرزو تھی وہ پوری نہ ہو سکی۔ اب ان کی قبر ہی کی زیارت کر لوں۔ چنانچہ درویش اس جگہ پہنچے اور لوگوں سے دریافت کیا کہ خواجہ میر گرامیؒ کی قبر کہاں ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا وہ تو زندہ ہیں۔ اور فلاں مقام پر ہیں۔ درویش کو تعجب ہوا کہ میرا خواب کیونکر جھوٹا ہو گیا؟ غرض وہ میر گرامیؒ کی خدمت میں پہنچا۔ اور سلام کیا۔ میر گرامیؒ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا۔ "اے خواجہ تمہارا خواب سچا ہے۔ اس رات

Marfat.com

نیں یاد خدا سے غافل رہا۔ اس لئے یہ صدا دی گئی کہ میر گرامیؒ کا انتقال ہو گیا۔

تاج الدینؒ سمندر ہے

بھیکی پور جائس سے ایک بزرگ عبدالصمد نامی دربار میں حاضر ہوئے ان کی دلی خواہش تھی کہ سرکار بابا صاحبؒ مجھے کشف عطا فرما دیں۔ جس وقت ان کو باریابی کا موقعہ ملا تو زبان دل سے سوال کیا حضور میرے دل کی آنکھیں کھل جائیں۔ حضور کے ہاتھ میں بیڑی سلگی ہوئی تھی۔ ان کو مرحمت فرماتے ہوئے بولے۔ "یہ لو کشف"

انہوں نے کش لیا تو فائدہ مطلوبہ کا "ف" کشف بن کر ظاہر ہوا۔ سرکار نے انہیں تصرف کی قوت بھی عطا فرما دی اور بہت سے شہروں کے نام لے کر فرمایا جاؤ ان تمام مقامات پر تمہارے پانی سے ہر مرض کو فائدہ ہو گا۔ بلکہ مکمل شفایابی ہو گی۔

یہ حضرت صاحب کرامت ہو کر واپس لوٹے۔ دنیا خود بخود ان کی طرف متوجہ ہوئی۔ لوگ اتنی کثرت سے ان کے پاس آنے لگے کہ جس مقام پر وہ قیام فرماتے تھے وہاں گورنمنٹ کو ریلوے اسٹیشن اور پولیس اسٹیشن بنوانا پڑا۔ دور دور تک آپ کی شہرت ہو گئی۔ جہاں پانی پہنچتا۔ بحکم الٰہی مریض کو شفاء ہوتی۔

پانی کے بے شمار برتن قطار در قطار آپ کی خدمت میں پیش ہوتے۔ آپ ان برتنوں میں ہاتھ ڈالتے جاتے وہ پانی اکسیر کا کام دیتا۔

اس زمانہ کے ایک انگریزی اخبار ٹائمس میں ایک انگریز نے اپنا مشاہدہ اور تجربہ شائع کیا تھا وہ یہ ہے۔

"انسان کے ہاتھ میں برقی لہریں ہوتی ہیں ان سے پانی میں اثر پیدا ہو سکتا ہے اس پانی سے مرض بھی دور ہو سکتے ہیں۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ عبدالصمد بابا ہزاروں برتنوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں اور ہر برتن کا پانی یکساں طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔ حالانکہ اتنے کثیر برتنوں میں ہاتھ ڈبونے کے بعد برقی قوت ختم ہو جانا چاہئے۔"

بابا عبدالصمد صاحبؒ کی شہرت ہندوستان کے حدود سے گزر کر بیرون ممالک تک

Marfat.com

پہنچ گئی تھی۔ مسیحی دنیا میں بھی آپ کے چھوٹے پانی کا اعجاز مسیحائی تسلیم کیا جاچکا تھا۔

بابا عبدالصمد صاحبؒ کا یہ سلسلہ ایک عرصہ تک جاری رہا۔ ایک روز ایک عورت ایسے وقت جبکہ عورتیں بے نمازی ہوتی ہیں حاضر ہوئی۔ آپ نے ازراہ کشف اپنے عقیدت مندوں کو حکم دیا۔ "یہ عورت ناپاک ہے اسے نکال دو۔"

اس عورت کے بچے کی طبیعت بے حد خراب تھی جب اسے وہاں سے بھگایا تو وہ اسی پریشانی میں شکستہ دل ناگپور پہنچی۔ شکردرہ سے باہر ایک مولسری کے درخت کے نیچے جاکر بیٹھ گئی۔ ایک بزرگ کے در سے وہ ناپاکی کی وجہ سے نکالی جاچکی تھی لیکن اس کے بیٹے کی زندگی اور موت کا سوال تھا۔ اس لئے اس نے دل سے سرکار باباصاحبؒ میں عرض کرنا شروع کیا۔

ادھر باباصاحبؒ نے ایک خادم کو حکم دیا کہ مولسری کے درخت کے نیچے جو عورت بیٹھی ہے اس کو بلا لاؤ۔ خادم گیا اور اس عورت کو بلا لایا۔ وہ کانپتی ہوئی کافی فاصلہ پر ادب سے کھڑی ہوگئی۔ حضور باباصاحبؒ نے فرمایا۔

قریب آؤ اماں!"

"صمد ایک لٹیا پانی تھا گندا ہوگیا' تاج الدین سمندر ہے۔ یہاں آؤ اماں۔" عورت قدم بوس ہوکر رونے لگی۔ سرکار باباصاحب نے اسے تسلی دی اور فرمایا۔ "گھر جاتے اماں' بچہ کھیلتا ملتا ہے۔ اچھا رہتا ہے۔"

ادھر عورت بامراد روانہ ہوئی۔ ادھر سرکار نے جائس کی طرف منہ کرکے فرمایا۔

ABDUS SAMAD SUSPENDED

جیسے ہی حضور کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ عبدالصمد صاحب کو جو کچھ عطا ہوا تھا سلب ہوگیا۔ پریشان ہوکر حاضر دربار ہوئے۔ حضور نے فرمایا۔ "پھر ملے گا اللہ اللہ کرو۔" ظاہر ہے عبدالصمد صاحبؒ نے جو غلطی کی تھی اس کی اصلاح کرنی تھی۔ جب ان کی اصلاح ہوگئی تو پھر اپنی عطا سے نوازدیا۔

Marfat.com

سرکار بابا صاحبؒ کے تعلیمی واقعات میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ آپ شریعت کی پابندی کی سختی سے تاکید فرماتے تھے۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ طالب شریعت حفظ مراتب پورے طور پر ادا کرے تو ان حقوق کے ادا کرنے سے طریقت کی خواہش خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اور جب سالک طریقت کے حقوق اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بشریت کا حجاب اس کے دل کی آنکھوں سے دور کردیتا ہے اور حقیقت کا مفہوم اس پر منکشف ہوجاتا ہے جو روح سے متعلق ہے۔ اور طریقت باطن کی طہارت اور مرتبہ حقیقت کا ادراک ہے اور حقیقت مفہوم وجود کو فانی بنانا اور دل کو ماسوئی اللہ سے خالی کرنا ہے۔

جو درجہ قرب تک واصل ہوتا ہے چونکہ انسان نفس دل روح کا مجموعہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کی اصلاح مقصود ہے نفس کی اصلاح شریعت ہے دل کی طریقت اور روح کی حقیقت۔

بابا صاحبؒ نے اپنے بچوں کو مندرجہ بالا طریقہ پر عمل کرا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات پر فائز فرمادیا۔

پردہ پوشی

آپ کی خدمت میں ہزاروں افراد حاضر ہوتے۔ ان میں ایسے حضرات بھی ہوتے جو نشے کے عادی ہوتے۔ ان کے لئے آپ اجتماعی شکل میں فرماتے۔

"بابا کے بچے نشہ نہیں کرتے۔"

اجتماعی شکل میں حکم دینے سے ان نشہ کرنے والوں کی پردہ پوشی بھی ہوتی اور ان حضرات پر ایسا اثر ہوتا کہ وہ اس عادت کو ترک کردیتے۔

یہ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ آپ کی خدمت میں ہر قسم کے لوگ حاضر ہوتے تھے اور آپ کی تعلیم سے فیض یاب ہو کر لوٹتے تھے۔

کثرت سے طوائفیں بھی حاضر دربار ہوتیں ظاہر بین حضرات پر یہ امر گراں گزرتا

Marfat.com

تھا۔ جو لوگ حالات سے باخبر تھے انہیں معلوم تھا کہ شاید ہی کوئی طوائف ایسی ہو جو حاضر ہوئی ہو اور اس کی زندگی نہ بدل گئی ہو ان کی تعلیم کا طریقہ بھی نرالا تھا۔

کبھی آپ فرماتے۔ "اماں سواری کے لئے ایک گھوڑا پسند کرو" کبھی فرماتے "زیادہ کیلے نہیں کھاتے۔"

جو اپنے پیشے سے بہت زیادہ دلچسپی رکھتی تھیں ان کو سخت آزمائش میں ڈال کر راہ راست پر لاتے۔

اس سلسلہ کا ایک واقعہ پیش قارئین ہے۔

ایک دن طوائفوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔

"حضرت یہ لوگ بڑے نجاس ہیں۔"

ایک طوائف قدم بوسی کرنا چاہتی تھی۔ آپ نے ایک درخت کے پتے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "اس کو سجدہ کرو۔ یہ تمہارا معبود ہے۔"

جب اس طوائف نے پتہ پر سجدہ کرنا چاہا تو پتا بچھو بن گیا اور ڈنک مارنے لگا۔ طوائف نے مارے خوف کے سر اٹھالیا۔ جیسے ہی سر اٹھایا دیکھا تو وہ پتا ہے بچھو نہیں۔

پھر آپ نے حکم دیا۔ "اپنے معبود کو سجدہ کرو۔" پھر سجدہ کیا تو پتا پھر بچھو بن گیا۔ کافی دیر تک یہی کیفیت رہی۔ آخر وہ سمجھ گئی اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے نکاح کر لیا۔

دربار سے نکل جاؤ :۔ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحبؒ کے ایک خلیفہ اقبال صاحب کا تاج آباد شریف میں کچھ دن قیام رہا۔ سرکار نے انہیں کچھ نواز بھی دیا تھا۔ دربار میں کچھ ناجائز حرکت دیکھ کر ان کو صدمہ ہوا۔ ناجائز حرکت کرنے والوں کی انہوں نے پٹائی کر دی۔

اس کے بعد سرکار کو خواب میں دیکھا جن لوگوں کی اقبال صاحب نے پٹائی کی تھی ان کے کپڑے سرکار ایک تالاب پر دھو رہے ہیں۔ یہ دوڑے ہوئے سرکار کے قریب

Marfat.com

پہنچے اور سرکار سے عرض کی۔ یہ خدمت مجھے سپرد کر دیجئے۔ اس پر شفیع المذنبین کے لاڈلے نے فرمایا۔

"ہمارے بچوں کے گندے کپڑے ہم ہی دھوتے ہیں۔"

حضرت مولاناؒ کو اقبال صاحب نے پورا واقعہ لکھ کر روانہ کیا۔ حضرت مولاناؒ نے فورا" جواب دیا۔ "ہم نے تجھے دربار میں لوگوں کے عیب دیکھنے کے لئے نہیں رکھا۔ فورا" دربار سے نکل جاؤ۔"

لہٰذا وہ غریب کچھ دن اس عتاب میں دربار سے الگ رہا اس کے بعد بڑی منت سماجت سے معافی ملی۔

ہندو گیا دین کو کمال دین بنا دیا

گیا دین بھائی جن کا نام حضور نے کمال الدین رکھا تھا۔ (آپ کا ایک سلسلہ میں ذکر آچکا ہے۔) پاٹن ساؤنگی جو واکی شریف جانے کے لئے اسٹیشن ہے وہاں کے مالدار گوسائیں خاندان سے تھے۔ کاشی جی، رامیشورم وغیرہ کی تیرتھیں کر کے آگئے تھے۔ اس کے بعد حضور کی زیارت کا شوق ہوا۔ ان دنوں سرکار پاگل خانہ میں تھے۔ یہ وہاں پہنچے حضور کا دیدار ہوتے ہی۔ ان کو میرے باباؒ کرشن بھگوان کے روپ میں نظر آئے۔ ان پر سکتہ طاری ہو گیا تھوڑی دیر بعد سرکار نے فرمایا۔ "ہو حضرت اپنے گھر جاؤ۔ جس میں املی کا درخت ہے چھ ماہ بعد ہم تمہارے گھر آکر تم کو ساتھ لے آئیں گے۔ پھر تم ہمارے ساتھ رہنا۔" وہ اپنے گھر واپس لوٹ گئے۔ ٹھیک چھ ماہ بعد حضور ان کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ لے آئے۔ اب آپ سچے پکے مومن تھے۔ حضور کی ہی خدمت میں رہتے۔ ایک روز سرکار ایک جنگل میں تشریف فرما تھے قریب ہی ایک باؤلی (کنواں) تھی۔ اس کے ساتھ پانی کی ایک حوضی بنی ہوئی تھی وہ خالی تھی۔ جنگلی جانور حوض کے پاس آکر پیاس سے تڑپ رہے تھے سرکار کی نظر جو پڑی تو بھائی کمال الدین صاحب کو حکم دیا۔ "یہ جانور بہت پیاسے ہیں ان کو پانی پلا۔" آپ فوراً باؤلی پر گئے اور پانی نکال کر

Marfat.com

حوضی بھر دی جب جانور سیراب ہو گئے اس وقت حضور نے ان سے فرمایا۔ ہم نے تجھ کو ایک حج کا ثواب دیا۔ اس پر مجھے (قاضی امجد علیؒ) ایک شعر یاد آیا۔

سخاوت کا تمہاری کچھ عجب انداز ہے بابا
تمہیں دیتے نہیں دیکھا مگر جھولی بھری دیکھی

رزق کے ادب کی تعلیم :-

ایک روز سرکار لنگر خانہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں چاول کے چند دانے زمین پر پڑے ہوئے دیکھے۔ آپ وہاں رک گئے اور تمام چاول چن کر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے صاف کر کے نوش فرمانے کے بعد پیشانی کا پسینہ ہاتھ سے صاف کر کے فرمایا۔ "یہ تاج الدینؒ کے پسینہ کی کمائی کا پیسہ ہے۔"

ایثار کی تعلیم :-

ایک روز حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجیؒ اور چند تاجی بھائی ایک جامن کے درخت کے سایہ میں بیٹھے مصروف گفتگو تھے۔ اسی راستہ سے ایک شخص کچھ مٹھائی لے کر حضور میں پیش کرنے جا رہا تھا۔ ان لوگوں نے اسے روکا اور مٹھائی اس سے لے کر سب نے کھائی۔ سب کا خیال یہ تھا کہ حضور بابا صاحبؒ تو کھاتے پیتے نہیں۔ وہاں پر بھی ہم جیسے لوگ ہی کھائیں گے جب وہ لوگ مٹھائی کھا چکے تو فوراً ہی سرکار کا اس طرف سے گزر ہوا۔ وہاں رک کر سرکار نے فرمایا۔

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
(وہ لوگ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں۔ گرچہ خود ضرورت مند کیوں نہ ہوں)

یہ سب بھائی بے حد شرمندہ و نادم ہوئے۔ قربان، مبلغ دین متین کی اس تعلیم کے جن کے ہمراہ ایک پلٹن ہوتی تھی ان لوگوں کو سبق بھی دیا اور پردہ پوشی بھی فرمائی۔

قرآنی آیت سے تعلیم :-

سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں ہر قسم کے لوگ جن میں علماء فضلاء امراء فقراء

Marfat.com

سب ہی ہوتے تھے ایسے لوگ بھی تھے جو اپنے کاروبار اور جائیدادیں چھوڑ کر صرف سرکار کی خدمت کو سرمایہ دارین سمجھتے تھے۔ منزل تسلیم و رضا کی دشوار ترین گھاٹیوں سے گزرتے ہوئے کبھی کبھی۔ "یاد ماضی" آکر عیش رفتہ کی یاد دہانی کرا دیتی ہے۔ ایک روز چند اسی قسم کے حضرات ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں گفتگو کر رہے تھے ہر ایک اپنے اپنے ترک کی بات کر رہا تھا کوئی کہتا "میں ساری جائیداد چھوڑ کر بابا صاحبؒ کی خدمت میں ہوں۔ اس لئے میرا درجہ بڑا ہے۔" کوئی کہتا۔ "میں اپنا چلتا ہوا کاروبار چھوڑ کر آیا ہوں۔ اس لئے میرا مقام بڑا ہو گا۔" غرض ہر ایک اپنی فوقیت ظاہر کر کے بالواسطہ سرکار بابا صاحبؒ پر احسان خدمت کا اظہار کر رہا تھا۔

حضرت بابا صاحبؒ محل سے باہر تشریف لائے اور جہاں یہ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے ان کے قریب آکر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (پ ۲۶)۔

لوگ اسلام لانے کا احسان آپ پر دھرتے ہیں کہہ دو اے نبی تم اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ تم کو ایمان کی طرف رہنمائی فرمائی۔ سامعین کو بہت تنبیہہ ہوئی۔

نماز کا حکم :۔

ایک مرتبہ شکر درہ باؤلی کے قریب حضور بابا صاحبؒ تشریف فرما تھے مغرب کی اذان ہوئی۔ حضور نے حکم دیا۔ "اذان ہو گئی جاؤ۔" دوبارہ پھر فرمایا۔ "جاؤ اللہ اللہ کرو۔" چنانچہ تمام حاضرین نے تعمیل حکم کی۔ دوسرے روز ایک انجمن قائم ہوئی جو دربار کے تمام حاضرین کو نماز کی دعوت دیتی تھی۔ چند حضرات نے دعوت کے جواب میں کہا کہ ہم کو حضور کا سہارا کافی ہے۔ دوسرے روز جب یہ حضرات (جنہوں نے نماز کی دعوت کو رد کیا تھا) سرکار کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

Marfat.com

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

یعنی اعمال خیر و شر کا ذرہ ذرہ محاسبہ میں آئے گا

ناخواندہ نانا میاں سرکار کے حکم سے کلام پاک بغیر استاد کے پڑھتے اور پڑھاتے تھے

حضرت عبدالعزیز صاحب تاجی عرف نانا میاں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سرکار نے حکم فرمایا۔ "حضرت لال کتاب پڑھتے (قرآن کریم) اچھے رہتے۔ یہ پڑھے لکھے تو نہ تھے۔ ایک عربی کے استاد کے پاس گئے اور قرآن کریم کھول کر خود استاد کو سنانے لگے۔ اس حکم کی یہ تاثیر تھی کہ آپ کند ذہن بچوں کو بھی ایک ماہ میں مکمل کلام پاک پڑھا دیتے تھے سینکڑوں حضرات نے آپ سے قرآن کریم پڑھا۔ پاکستان میں بھی بہت سے حضرات آپ کے شاگرد تھے۔

شیخ طریقت کو نفس کشی کی تعلیم :-

ایک سلسلہ کے شیخ طریقت حاضر دربار ہوئے اور سرکار بابا صاحب سے عرض کی میرے لئے دعا فرمائیں تاکہ میری روحانیت میں ترقی ہو۔

حضور نے فرمایا۔

"کتے کو مار لاؤ ہم دونوں کھائیں گے۔"

بابا صاحب نے جو ارشاد فرمایا اس کو آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد :- اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ وَطَالِبُهَا كِلَابٌ ۝ (دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں)

ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ طَالِبُ الدُّنْيَا مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰى مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ۔

(دنیا کی طالب عورت ہے۔ آخرت کا طالب مخنث ہے اور خدا کا طالب مرد ہے)

Marfat.com

اُب سرکار بابا صاحبؒ کے ارشاد کا مطلب مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ ہے کہ روحانی ترقی کی خواہش بھی خدا کی راہ میں اسی طرح حجاب بن جاتی ہے جس طرح دنیاوی خواہشیں حجاب ہو جاتی ہیں۔ دونوں جہانوں کی خواہشوں کو فنا کر دینا دونوں کو کھا جانا ہی مردان خدا کی غذا مشاہدہ جمال حق ہے۔ خواہش تو بقائے نفس کی دلیل ہے۔ نفس کی مثال بالکل کتے کی سی ہے نفس کو مارنے کا مطلب یہ ہے کہ خسیس صفات کو ترک کیا جائے ایک اور سلسلہ کے بزرگ حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ حضور مجھے آپ اپنا جیسا بنا دیجئے۔ حضور نے فرمایا۔

"طلب کی کتاب لے کر آؤ بنا دیں گے۔"

میرے آقا کا جواب بالکل حق ہے۔ طلب ہو تو سب کچھ مل جاتا ہے۔ میرے بابا حضور نے سوا لاکھ ولی بنائے ہیں۔ آپ طالبوں کے صدق حال پر بھی ہر وقت نظر رکھتے تھے۔ آپ کا طرز عمل ایک طرف یہ بھی تھا کہ دریائے فیض ہر وقت جاری تھا۔ اور لاکھوں بندگان خدا اس دریائے فیض سے سیراب ہو رہے تھے۔

کم نخواہد گشت دریا زیں کرم
از کرم دریا نہ گردد بیش و کم

(مولانا رومؒ)

(دریا کا اس کرم سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ بخشش سے دریا میں کوئی کمی نہیں ہوتی)
دوسری طرف سرکار کی دیکھ بھال کا یہ حال تھا بقول مولانا روم۔

دائما وارم کرم برجائے او
جامئہ ہرکس برم بالائے او

(مولانا رومؒ)

میں بخشش حسب موقع کیا کرتا ہوں۔ ہر شخص کا کپڑا اس کے قد کے موافق بیونتا ہوں۔

Marfat.com

علماء سو بھی بظاہر شریعت کی پابندی کرانے بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مغز شریعت حاصل کر کے لوٹتے چند ایک کی حاضری کی تفصیل پیش قارئین ہے۔

ایک مولانا دربار میں حاضر ہوئے سرکار بابا صاحب کی خدمت میں بہت حضرات جمع تھے۔ ان میں سے دو حضرات آپ کے پیر دبا رہے تھے جس کی وجہ سے جبہ مبارک ہٹ جاتا تھا۔ مولانا نے دوبار کھینچ کر صحیح کیا۔ تیسری مرتبہ جب مولانا نے جبہ مبارک صحیح کرنا چاہا تو سرکار اٹھ کر بیٹھ گئے اور مولانا سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

"کیا رے مولوی۔ ساری زندگی کھینچا تانی ہی میں گزاری۔"

مولوی صاحب نص قرآنی شاید بھولے ہوئے تھے کہ مومن کا اصل لباس اس کا تقویٰ ہے۔ آپ کے اس جملہ نے مولوی صاحب کی اصلاح کر دی۔

ہر لمحہ نور کی تجلی :۔

راوی محمد جلال الدین مرحوم ناگپور :۔ ایک مولانا صاحب کے خیالات سرکار تاج الاولیاء کے متعلق اچھے نہیں تھے۔ اپنے ایک دوست کے ہمراہ اس کے اصرار پر شکر درہ آئے۔ مولانا کا یہ دوست سرکار کا بے حد عقیدت مند تھا دوست تو سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوا مولانا دور ایک درخت کے سائے میں کھڑے ہو گئے۔ وہاں دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ولی ہیں تو نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس خیال کے آتے ہی سرکار مولوی صاحب کے قریب آئے اور فرمایا۔ "ہو جی حضرت ہم تو ننگے ہیں۔" اور اپنا جبہ مبارک اتار کر مولوی صاحب کے سر پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہٹا لیا جیسے ہی سرکار نے جبہ ہٹایا مولوی صاحب سرکار کے قدموں میں گر گئے اور معافی چاہی۔ سرکار نے مولوی صاحب کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اب ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ انتہائی رقت کے ساتھ مولوی صاحب نے بتایا کہ جس وقت بابا صاحبؒ نے جبہ مبارک میرے سر پر رکھا جس سے میرا چہرہ بھی ڈھک گیا۔ میں نے جگتی آنکھوں سے دیکھا حضور ایک ایسے مقام پر ہیں جہاں نہ آسمان ہے اور نہ زمین صرف نور ہی نور ہے اور اس نور میں حضور

Marfat.com

نمازادا کر رہے ہیں۔

شیخ طریقت کو مغز شریعت سمجھادی :۔

راوی سید ضیاء الحق یوسفی تاجیؒ :۔ ایک مولانا صاحب خود کو بہت زبردست مبلغ سمجھتے تھے۔ ان کا تبلیغی رخ سرکار بابا صاحبؒ کی طرف ہوا اور وہ واکی شریف پہنچے۔ مولانا کو مسجد میں ٹھہرایا گیا۔ یہاں مولانا نے اپنی طرز بیاں سے چند مسجد والوں کو اپنا ہمنوا بنالیا۔ مسجد میں آرام کرنے کے بعد حضور کی خدمت میں پہنچے اور سلام کیا۔ حضور نے بظاہر اس کا جواب نہیں دیا۔ دوبارہ السلام علیکم فرمایا۔ اس کا بھی جواب نہ ملا۔ تیسری مرتبہ آپ نے شرعی جوش میں آکر زور سے السلام علیکم کہا۔ "رموز سلطنت خویش خسرواں دانند" حضور تنہا نہیں تھے اطراف میں بہت غلام بیٹھے ہوئے تھے۔ ممکن ہے ان میں سے کسی نے مولوی صاحب کے سلام کو جواب دیا ہو۔ لیکن مولوی صاحب تو بجائے تمام مسلمانوں کے ایک ہی کو سلام کر رہے تھے اور ان سے ہی جواب چاہتے تھے۔ بھلا اس محافظ شرع کے متین کی طرف سے شرع شریعت کو خود نہ سمجھنے والے مبلغ کو کیا جواب ملتا۔ سوائے اس کے کہ "جواب جاہلاں باشد خموشی" تیسرے سلام کا جواب نہ ملنے پر ایک عدد حکم شرعی حضور کو سنا ہی دیا کہ آپ فرض کفایہ ترک کر رہے ہیں۔ اس پر بھی سرکار بابا صاحبؒ نے خموشی اختیار کی۔ مولوی صاحب بہت جھنجلا کر واپس لوٹے۔ چند ہی قدم چلے تھے کہ بالکل صاف راستہ ہونے کے باوجود ایک پٹخنی کھائی۔ مولوی صاحب نے ادھر ادھر دیکھا لیکن ایسی کوئی چیز دکھائی نہیں دی جس سے ٹکرا کر مولانا گرے ہوں۔ اپنا عبا و جبہ جھاڑ کر مولانا چلنے لگے پھر چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ دوسری اور پھر اٹھ کر چلنے کے بعد تیسری پٹخنی کھائی۔ مولوی جی کو جب ہوش آیا تو دل میں سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ تین سلام کا جواب ملا ہے۔ آپ مسجد پہنچے کچھ دیر آرام کیا پھر دماغ پر جنون طاری ہوا اور بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

خالی قال اللہ قال رسول اللہ کا زور وہاں کیا کام کرتا۔ جہاں قال اللہ قال رسول

Marfat.com

اللہ کے جمال کا مشاہدہ کرا دیا جاسکتا ہو۔ لیکن مولوی صاحب پر استخوان پیش گاں اندا ختم کا غلبہ تھا۔ سمجھی بوجھی شرع شریف کے عامل نہیں تھے۔ حضور کو چوتھا سلام کیا۔ اس کا جواب نہ ملنے پر مولانا نے غصہ میں کہا۔

"کیا آپ نے شرع شریف کے پرخچے بکھیرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔"

اس وقت حضور نے مولوی صاحب سے کہا۔

"ہم نے تجھے ستر دستوں کی سزا دی۔"

مولوی صاحب پھر بھی نہ سمجھے اور غصہ میں واپس لوٹے۔ رمضان شریف کے دن تھے افطار کے وقت مسجد پہنچ گئے۔ افطار میں مولوی صاحب کے لئے علاوہ اور چیزوں کے حلوہ بھی آیا۔ مولوی صاحب نے کچھ حلوہ افطار میں کھایا اور کچھ سحری کے لئے رکھ لیا۔ سحری کھانے کے بعد مولوی صاحب نے وہ حلوہ کھایا۔ حلوہ کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی مولوی صاحب کو دست شروع ہو گئے اور یکے بعد دیگرے ستر دست ہوئے۔ اس وقت مولوی صاحب کی سمجھ میں آیا کہ یہ سزا ان کو حضور بابا صاحبؒ کی طرف سے ملی۔ ستر دستوں کے بعد مولوی صاحب کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی۔ سرکار بابا صاحبؒ نے اپنے فرمان کے مطابق کہ "کالے تاج الدین کے پاس صابن بہت ہے۔" مولوی صاحب کا باطن جو ظاہری علم کے غرور سے مکدر ہو گیا تھا اس کو دھو کر مولوی صاحب کو سمجھا دیا کہ۔

عاشقاں راشد مدرس روئے دوست
علم و دیں ہر دو حجاب روئے اوست
عشق آمد عقل او آوارہ شد
صبح آمد شمع او بیچارہ شد

چنانچہ مولوی صاحب اس طرح اپنے غلط تبلیغی خیال سے باز آئے اور پھر۔

بگرد کعبہ می گردم کہ روئے یار من کعبہ
شوم طواف میخانہ بوسم پائے مستانہ

Marfat.com

میرے ہادی برحق کے پاس مغز قرآن تھا۔ اس سے میرے سرکار نے اولیاء اللہ کے منکرین کو قائل کیا اور اس کا مشاہدہ بھی کرا دیا۔ اور کئی سالک بزرگوں کو خطرات بھی دور فرمانے کے طریقہ کار بتلائے۔

مولانا کو اصل حقیقت کا مشاہدہ کرا دیا

رب العالمین تاج الدین :-

مولانا قاضی نور احمد صاحب ضلع چاندہ سے حاضر دربار ہوئے۔ یہ اہلحدیث غیر مقلد تھے۔ حاضر ہونے کا مقصد تصدیق واقعات تھا۔ بابا صاحب کے تصرفات کی ہر طرف عالم میں دھوم تھی۔ یہ انبیاء علیہم السلام کو مجبور محض سمجھنے والے بھلا کسی ولی کے تصرفات کا اعتراف کس طرح کر لیتے ادھر جن احباب سے واقعات سنے ان کو جھوٹا نہیں جانتے تھے۔ مجبوراً خود شکر درہ حاضر ہوئے۔ چند روز کے قیام میں حاضرین دربار کا حال دیکھا تو بدعقیدتی اور بھی بڑھی کہ نہ یہاں خدا کا ذکر ہے نہ رسول ؐ کا نام ہے۔ جدھر دیکھئے بابا ہی بابا ورد زبان ہے' لوگ ہیں کہ بابا کے نام کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں۔ انہیں حاجت روا اور مشکل کشا اور نہ جانے کیا کیا سمجھ رہے ہیں؟ ان کی پاؤں کی خاک کو سرمہ بناتے ہیں۔ سلام علیکم کے بجائے قدم بوسی اور سجدہ ریزی' یہ تمام مناظر دور ہی دور سے دیکھتے رہے اور سب کو کافر' مشرک اور بدعتی قرار دیتے رہے۔ اتفاقاً ایک دن سرکار بابا صاحب ؒ راجہ کے محل سے باہر برآمد ہو رہے تھے دروازہ سے لے کر سڑک تک دو رویہ قطار میں ہزاروں زائرین مودب دست بستہ کھڑے تھے۔ ان میں کہیں قاضی صاحب بھی تھے۔ سرکار بابا صاحب ؒ دونوں صفوں کے درمیان سے سر جھکائے گزر رہے تھے کہ وہاں گزر ہوا جہاں قاضی صاحب کھڑے تھے۔ حضور نے چلتے چلتے قاضی صاحب کی طرف منہ کیا اور ایک نظر ڈال کر آگے بڑھ گئے۔ نظر پڑتے ہی قاضی صاحب کھو گئے۔ سارا عالم غائب' حواس گم' عقل رخصت' عشق بیدار ہوا۔ باطن میں ایک شدید تغیر نے انگڑائی لی۔ جذب طاری ہو گیا۔ حضرت بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ نے اپنا مشاہدہ بیان فرمایا۔ ان کی نظر میں سوائے باباؒ کے اور کوئی چیز باقی نہیں تھی یا کوئی چیز نہ تھی جو ان کی نظر میں

Marfat.com

بابانہ ہو' نماز کو جذب میں بھی ترک نہ کیا۔ مگر کچھ اس طرح پڑھنے لگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ بابا تاج الدین
الحمد للہ رب العالمین ○ بابا تاج الدین
الرحمن الرحیم ○ بابا تاج الدین
مالک یوم الدین ○ بابا تاج الدین
ایاک نعبدو و ایاک نستعین ○ بابا تاج الدین
اھدنا الصراط المستقیم ○ بابا تاج الدین
غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○ بابا تاج الدین
آمین ○ بابا تاج الدین

رفع دین :۔

نماز میں رفع دین جاری تھا۔ ایک روز خیال ہوا کہ باباؒ کا دربار حنفی ہے۔ رفع یدین ترک کر دینا چاہئے۔ چنانچہ حضرت بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "آپ کے رفع دین پر دربار کے بہت سے لوگوں کو اعتراض ہے۔ چنانچہ رفع یدین ترک کر دیا۔ اسی دن بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ کے ہمراہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جیسے ہی یہ دونوں حضور کے سامنے پہنچے۔ حضور نے بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "فضل رسولؐ پر اعتراض نہیں کرتے حضرت" پھر قاضی صاحب کو حکم دیا۔ "ہمیشہ کی طرح نماز پڑھتے گڑبڑ نہیں کرتے' نہیں تو ہڈی توڑ دیتا ہوں۔" اس حکم کے بعد قاضی صاحب نماز حسب معمول پڑھنے لگے۔ چند روز اپنی تربیت میں رکھنے کے بعد بابا صاحبؒ نے ان کو گھر جانے کی اجازت دے دی۔

پرچم :۔

گھر پہنچ کر غلبہ حال میں انہوں نے ایک پرچم مندرجہ ذیل لکھوا کر نصب کیا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

اس کے علاوہ بابا صاحبؒ کا ایک چھوٹا فوٹو، چاندی کے تعویذ میں منڈھوا کر بازو پر باندھ لیا اور بابا صاحبؒ کے گیت ہر وقت گانے لگے۔

ایک روز خواب میں دیکھا بابا صاحبؒ طلب فرما رہے ہیں۔ دوسرے روز حاضر دربار ہوئے۔ سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ بابا صاحبؒ نے فرمایا۔

بھنڈا اتار دو۔

بازو بند کھول دو۔

تعمیل حکم کی اس کے بعد محبت میں غلو تو ضرور باقی رہا مگر اس کا اظہار ممنوع ہونے کی وجہ سے اسرار بن گیا۔

رزق حلال کی تلقین :۔

سرکار تاج الاولیاء نے اپنے بچوں کو (مریدین، خلفاء، فیض یافتہ حضرات) اور عام حضرات کو بھی رزق حلال کی خصوصی طور پر تاکید فرمائی۔ حقیقت یہی ہے کہ حلال روزی ہی سے دل میں پاکی پیدا ہوتی ہے۔ (کلو من طیبات مارزقنکم) حضرت ابراہیم بن ادھمؒ سے ایک سائل نے دریافت کیا۔ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "حلال رزق کھاؤ۔ پھر جو کچھ پڑھو گے وہی اسم اعظم ہوگا۔"

قول سہیل بن عبداللہ تستریؒ :۔

آپ فرماتے ہیں کہ حرام خور کے تمام اعضاء گناہ میں مشغول رہتے ہیں خواہ وہ چاہے اور خواہ نہ چاہے اور جو شخص رزق حلال کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء محو عبادت رہتے ہیں اور توفیق خیر ہمیشہ اس کے شامل حال رہتی ہے۔

دست سوال دراز کرنے کی سختی سے ممانعت :۔

دست سوال دراز کرنے کو بھی آپ نے سختی سے منع فرمایا۔ ہزاروں مفلس نادار

Marfat.com

حاضر ہوتے مگر آپ ان کے سوال کرنے سے پہلے ایسے انتظامات فرما دیتے کہ وہ مالا مال ہو جاتے اور اپنے اپنے مقامات کو لوٹ جاتے۔

ایک صاحب سائل بن کر معہ بیوی بچوں کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں ہزاروں افراد کا اجتماع ہوتا ہے ایک ایک پیسہ بھی خیرات دیں گے تو اچھا گزارہ ہو جائے گا لیکن حضور کو یہ کب گوارا تھا آپ نے ان کو تخم پنواڑ عطا کئے اور فرمایا اس کی چائے فروخت کیا کرو چند ہی روز میں اللہ کا فضل ہو گیا اور ان کی مفلسی دور ہو گئی۔

جھولی بندے کی بندہ پرور بھر دے ۔:۔ کشکول میں مقصود گوہر بھر دے

حضرت قاضی بابا امجد علی شاہ صاحبؒ کی بمبئی سے طلبی ہوئی تو وہ اپنے کسی دوست کے سفید کپڑے پہن کر سرکار کی خدمت میں پہنچے۔ جب قدم بوس ہوئے تو سرکار نے فرمایا۔ "حضرت مانگ کر نہیں پہنتے۔" اندازہ کیجئے اس شہنشاہ کی تعلیم کا جو اپنے بچوں کی قدم قدم پر رہبری فرمائے۔

گداگری کی سختی سے ممانعت

(ایک خصوصی واقعہ)

اندور میں چاند خان نامی ایک صاحب کا قیام تھا۔ یہ حضرت معاشی طور پر پریشان تھے۔ بابا صاحبؒ کی کرامات کی شہرت سن کر یہ بابا صاحب کی خدمت میں واکی شریف حاضر ہوئے۔ پریشان حال تو تھے ہی، سرکار کی خدمت میں زائرین کا اجتماع دیکھ کر سوچا کہ یہاں لوگوں کے سامنے طبلہ بجا کر بابا صاحبؒ کی شان میں کچھ پڑھتا رہوں گا تو یہ سب حضرات کچھ نہ کچھ دے ہی دیں گے۔ چنانچہ طبلہ کمر سے باندھ کر گانا سنانے لگے۔ سرکار ان کے قریب تشریف لائے اور ان کی کمر سے طبلہ کھول کر فرمایا "بابو تمہاری نیت بھیک مانگنے کی ہے۔ طبلہ کو لوبان لگا کر رکھ دو یہ تمہارا کام نہیں۔ اگر تم نے یہ کام

Marfat.com

کیا تو بڑے صاحب (اللہ میاں) کا حکم ہے کہ تمہارے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ چاند خان صاحب نے اسی وقت طبلہ توڑ دیا اور سرکار کی خدمت میں رہنے لگے۔ ایک روز سرکار نے انہیں ایک جھاڑو عطا کی اور فرمایا "حضرت جاروب کشی کیا کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔" چنانچہ چاند خان صاحب تا حیات جاروب کشی کرتے رہے۔ میرے آقا نے اس طرح انہیں نوازا۔

وسوسہ دور کرنے کی تعلیم:۔ بابا صاحب کی خدمت میں ایک سالک نے اپنے خطرات کو جو عبادت الہٰی میں پیش آتے تھے عرض کئے۔ ارشاد ہوا۔ "ارے یہ سب تیرے دم کا ظہور ہے"۔ آپ کے اس جملے نے اتنے وسیع مضمون کو سمیٹ کر سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔ یعنی نفس کلیہ کی طرف متوجہ کرنے کا کتنا حسین انداز اختیار فرمایا گیا۔ ایک اور سالک حاضر خدمت ہوئے ان کے قلب میں بھی خطرات کا ہجوم تھا ان کے لئے ارشاد فرمایا۔ "ارے پنجرہ سے کبوتروں کو اڑا دے" انسان کے قلب کو پنجرہ سے اور خطرات کو کبوتروں سے جو مثال دی گئی ہے یہ کشف کی مثالی صورتوں پر مبنی ہے پھر اس ارشاد کے ساتھ سالک کو وہ ہمت بھی عطا کی جاتی ہے کہ عمل پیرا ہو کر فائز المرام ہو۔ اس کا خلاصہ ہے کہ ذکر الہٰی سے خطرات دور ہو جاتے ہیں۔ خدا کے نام کی دستک سے خطرات کے کبوتر اڑ جاتے ہیں۔

کیمیا گر کی اصلاح

بہت دن میلا کھایا:۔ کانپور سے ایک کیمیا گر سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں کیمیا بنانے کا نسخہ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ کئی دنوں تک سرکار بابا صاحبؒ سے اپنا مدعا عرض کرتا رہا۔ یہاں تک کہ چار ماہ گزر گئے۔ تنگ آ کر ایک روز مدعا زبان پر لے آیا اور ساتھ ہی سرکار سے یہ بھی عرض کیا کہ دال چاول کھاتے کھاتے تھک گیا ہوں۔ سرکار نے فرمایا "جس لنگر خانے کی تو بات کرتا ہے اس لنگر خانے سے ہم بھی کھاتے ہیں" چنانچہ وہ خاموش ہو گیا۔ اس طرح اس کی اصلاح فرماتے رہے۔ پھر چند دنوں کے

Marfat.com

بعد ایک روز بابا صاحب محمد بیگ صاحب بٹن والے کے مکان پر تشریف فرما تھے کیمیا گر یہاں پہنچ گیا اور موقعہ پاکر حضور بابا صاحبؒ سے عرض کیا سرکار میرے لئے اب کیا حکم ہے۔ جواب میں آپ نے فرمایا "بابو بہت میلا کھایا تھا' اس کی صفائی ہو گئی۔ اب صرف دال روٹی ملے گی۔ جاکو آؤ" مطلب یہ کہ تم نے غلط کام کر کے رزق حاصل کیا جو حرام رزق تھا۔ یہاں اس کی صفائی ہو گئی۔ اب رزق حلال ملے گا۔ اس طرح سرکار نے اپنی خدمت میں رکھ کر اس کیمیا گر کی اصلاح کی۔

نسخہ کیمیا

راوی سیٹھ عبد الرزاق فروٹ مرچنٹ میرے ماموں صاحب نے کیمیا گری کے شوق میں کافی روپیہ برباد کیا تھا۔ ایک دن کسی فقیر سے ملاقات ہوئی۔ فقیر نے کہا کہ دو سو برس کے پرانے مکان کی دیوار پر ایک خود رو بوٹی ہوتی ہے۔ فقیر نے اس کی شناخت بتاتے ہوئے کہا اس بوٹی سے شنجرف کا کشتہ باوزن ہو جاتا ہے۔ جو کہ تانبے کو رنگتا ہے۔ یہ اپنے گاؤں سے ناگپور آئے اور پرانے مکان پر شناخت شدہ فقیر کی بتائی ہوئی بوٹی حاصل کی اور ارادہ کیا حضرت بابا صاحب قبلہؒ کی ملاقات کے بعد بھٹی لگائیں تاکہ ان کی دعا کی برکت سے ہم کامیاب ہو جائیں چنانچہ شکردرہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضور تانگہ میں سوار ہو کر باہر تشریف لے جا رہے تھے گلے میں پھولوں کا گجرہ تھا جس میں تلسی کے پتے لگے ہوئے تھے۔ حضور اس میں سے ایک پتہ نکال کر میرے ماموں کو دے دیا۔ اس پتے کو لے کر واپس ہوئے اور حاصل کردہ بوٹی کے مگدے میں حضور کے دیئے ہوئے تلسی کے پتے کو بھی شریک کر دیا اور مگدے کے درمیان ایک ماشہ شنجرف کی ڈلی رکھ کر دو اپلوں کی آگ دے دی۔ آگ سرد ہونے کے بعد بھٹی کھولی تو پڑتال کا کشتہ باوزن تیار تھا۔ یہ بہت خوش ہوئے اور اسے فوراً باریک پیس کر ایک پڑیا باندھی اور تانبہ گلا کر اس میں پڑیا کو جھونک دیا۔ جب موس کھولی تو سونا تیار تھا۔ بازار لے جاکر فروخت کیا اس کے بعد ہر چند کوشش کی لیکن اس بوٹی سے شنجرف کا کشتہ

Marfat.com

تیار نہ ہوسکا اور نہ پھر کبھی ایسا اتفاق ہوا کہ حضور تلسی کا پتہ دیتے۔

سیٹھ رزاق صاحب بابا صاحب کے بے حد عقیدت مند تھے آپ نے دربار کے تعمیری کام میں بھی حصہ لیا۔ یہ واقعہ ۲۶ اپریل ۱۹۴۹ کو لکھوایا۔

امانت کی تعلیم

حضرت مولانا عبد الکریم شاہ صاحب تاجی المعروف محمد یوسف شاہ تاجی کی خدمت میں بمبئی سے ایک شخص آیا۔ اس نے بمبئی سے اچھے قسم کے کچھ آم ساتھ لائے تھے جو سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں پیش کرنے تھے۔ حضرت مولانا صاحبؒ نے اس سے دریافت کیا "بمبئی سے کیا لائے ہو۔ اس نے وہ آم لاکر پیش کئے اور بتایا کہ یہ سرکار بابا صاحبؒ میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں۔ آپ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ سرکار تو کھاتے نہیں ہم ہی لوگوں کو عطا کردیں گے۔ اس میں سے دو آم نکال کر خود کھائے اور جو لوگ موجود تھے ان کو کاٹ کر کھلائے۔ صبح اس شخص کو ساتھ لے کر سرکار میں حاضری کے لئے گئے تو آم گھر بھول آئے۔ سرکار کی قدم بوسی کی جب اس شخص نے قدم بوسی کرنا چاہی تو آپ نے اس کو حکم دیا پہلے مولانا کو ۱۱ جوتے مار اور ۹ گن۔ قربان باباؒ کے اس غلام پر جس نے حکم کی تعمیل میں گردن جھکادی اور گیارہ جوتے کھائے۔

اسی قسم کا واقعہ حضرت قاضی بابا سید امجد علی تاجی کے ساتھ بھی ہوا۔ آپ کو پانچ جوتے لگے تھے۔ جس پر حضرت قاضی صاحب بہت فخر کرتے تھے کہ میں بھی سرکار کا جوتے خور ہوں۔

حقوق العباد ادا کرنے کا حکم:۔

ایک نواب صاحب کی اٹھارہ لاکھ کی جائیداد کا مقدمہ کورٹ میں چل رہا تھا۔ یہ کورٹ کے چکروں سے تنگ آکر سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوس ہوکر سرکار سے عرض کیا کہ کیس کا فیصلہ میرے حق میں ہوجائے اور پوری جائیداد مجھے مل جائے۔ سرکار نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کئی روز بعد سرکار تانگہ میں

Marfat.com

تشریف لے جارہے تھے۔ نواب صاحب بھی تانگہ کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ راستے میں ایک ہریجن کپڑے میں بندھی ہوئی روٹیاں سر پر رکھ کر جارہا تھا۔ اس کی نظر جیسے ہی سرکار پر پڑی دوڑ کر سرکار کے قدموں میں سر جھکایا سرکار نے روٹی کی پوٹلی اس کے سر سے اٹھالی اور تانگے سے نیچے اتر گئے۔ قریب ہی ایک املی کا پیڑ تھا۔ آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے پوٹلی کو کھولا اس میں سے ایک روٹی نکال کر آدھی نوش فرمائی اور آدھی نواب صاحب کو عطا کر کے فرمایا "پوری کھانے سے ہگنا لگ جاتا ہے لاؤ جی بیڑی پلاؤ" نواب صاحب نے فوراً" بیڑی پیش کی اور مقدمہ کے کاغذات بھی حضور کے سامنے پیش کئے۔ حضور نے اپنی بیڑی کاغذات کے درمیان رگڑ کر ارشاد فرمایا "حقدار کا حق دیتے اچھے رہتے۔ ہم نے اپنی مہر لگادی"۔ نواب صاحب سمجھ گئے۔ سرکار کا حکم پاتے ہی روانہ ہوگئے۔ یہ تو سمجھ ہی گئے تھے کہ سرکار کا یہی حکم ہے کہ حقدار کا حق دو۔ چنانچہ یہ پیشی پر حاضر ہوئے کیس کا فیصلہ سنا تو وہ بابا صاحب کے حکم کے مطابق ہی تھا۔ یعنی جائیداد کی آدھی آدھی تقسیم کا حکم ہوا۔ سرکار میں حاضری کا مقصد نواب صاحب یہ لے کر آئے تھے کہ پوری جائیداد مجھے مل جائے گی۔ لیکن سرکار پر تو یہ روشن تھا کہ اس طرح دوسرے فریق کا حق مارنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سرکار ان کو بھی راہ راست پر لے آئے اور تقسیم صحیح ہوگئی۔

حقوق العباد ادا نہ کرنے والوں کو اس دنیا میں بھی سزا ملتی ہے۔ آخرت میں تو یہ لوگ سخت سزا میں مبتلا ہوں گے۔

ناجائز رقم کی نذر قبول نہیں کی:۔

ناگپور کوتوالی کے منشی عبدالرحمٰن صاحب کو ایک روز رشوت میں کافی رقم ملی۔ اس خوشی میں وہ کچھ مٹھائی لے کر سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ مٹھائی سرکار کے سامنے رکھی۔ لیکن سرکار نے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔ منشی جی ادب سے کھڑے رہے اور دل میں کہتے رہے کہ سرکار قبول کرلیں لیکن سرکار نے ان کی طرف دیکھنا بھی

Marfat.com

گوارہ نہ کیا۔

اسی دوران ایک شخص نے آپ کی خدمت میں جوار کی روٹی پیش کی جو وہ خصوصی طور پر اپنے گھر سے سرکار کے لئے پکوا کر لایا تھا۔ حضور نے اسے اپنے قریب بلا کر فرمایا۔ یہ رزق حلال ہے اسے ہم کھائیں گے۔ حضور نے ایک ٹکڑا توڑ کر نوش فرمایا اور منشی جی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "رشوت کی کمائی سے دین و دنیا دونوں خراب ہوتے ہیں جی" اس طرح سرکار نے منشی جی کی اصلاح فرمائی۔

شاہ حیاتؒ رودولی شریف کے سجادہ نشین کی اصلاح

سرکار تاج الاولیاء کے خدمت میں چند پٹھان حاضر ہوئے ان کے کسی عزیز کو پھانسی کا حکم ہو چکا تھا۔ اپیل کرنا چاہتے تھے۔ سرکار سے دعا کے لئے عرض کئے۔ سرکار نے فرمایا "رودولی میں ہمارے سجادہ سے دعا کراؤ" یہ لوگ رودولی شریف حضرت شاہ حیات صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ شاہ صاحب رودولی شریف کی گدی کے سجادہ نشین گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے خان بہادر اور آنریری مجسٹریٹ ہونے کے علاوہ بہت بڑے جاگیردار بھی تھے۔ یہ لوگ جس وقت شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے شاہ صاحب تاش کھیلنے میں ایسے مصروف تھے کہ ان حضرات کی جانب کوئی توجہ نہ دی یہ لوگ تھوڑی دیر انتظار کے بعد بدگمان ہو کر پھر ناگپور سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے۔ سرکار نے جلال میں فرمایا "ہمارا سجادہ چاہے تاش کھیلے" کچھ بھی کرے تم کون ہوتے ہو؟ اگر پھانسی سے بچانا ہے تو اسی سے دعا کراؤ۔ یہ لوگ تو بے حد پریشان تھے دوبارہ رودولی شریف شاہ صاحبؒ کی خدمت میں پہنچے۔ اس مرتبہ شاہ صاحب نے ان لوگوں سے دریافت کیا تم لوگ پہلے بھی آئے تھے۔ اور بغیر کچھ بات بتائے چلے گئے۔ کیا معاملہ ہے "بتاؤ" ان لوگوں نے اپنے مقدمہ کی تفصیل معہ حضرت بابا صاحبؒ کے حکم کے بیان کی اور یہ عرض کیا کہ اب صرف آپ کی دعا کی ضرورت ہے۔ سرکار بابا صاحبؒ

Marfat.com

کے جملہ سن کر شاہ صاحب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی آپ نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کر کے بہت دیر تک روتے ہوئے سجدہ میں سر رکھکر دعا کی۔ سجدہ سے سر اٹھا کر ان لوگوں سے فرمایا "جاؤ تمہارا بھی کام ہو گیا اور میرا بھی کام ہو گیا"۔

حضرت غریب نوازؒ کے خط کا اقتباس

حضرت بابا صاحب کے متعلق ایسے حضرات جنہوں نے سرکار کی زیارت بھی کی اور ایسے حضرات جو زیارت نہ کر سکے لیکن کور چشم حضرات کی سنی سنائی باتوں پر سرکار کو مجذوب سمجھ بیٹھے ہیں۔ اس سوانح میں واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ سرکار قطب مدار عالم ہیں۔ لاکھوں حضرات آج بھی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں سرکار غریب نواز کے ایک خط بنام حضرت خواجہ قطب الدینؒ بختیار کاکی کا اقتباس پیش کر رہا ہوں اسکی روشنی میں سرکار بابا صاحب کے حالات پر قلب کی گہرائیوں سے نظر ڈالیں تو سرکار کو سمجھنے میں آسانی ہو جائیگی۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے حضرت شیخ سعدی میگوئیؒ نے دریافت کیا۔ اہل معرفت کو کیونکر پہنچان سکتے ہیں؟ تو حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے فرمایا "اہل معرفت کی علامت ترک ہے جس میں ترک ہوگی۔ یقین جانو کہ وہ اہل معرفت ہے اور جس میں ترک نہیں اسمیں معرفت حق کی بو بھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کر لو کہ کلمۂ شہادت اور نفی واثبات حق تعالی کی معرفت ہے۔ مال و مرتبہ بڑے بھاری بت ہیں۔ اسی نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا یہ گمراہ معبود خلائق بن رہے ہیں اور جاہ و مال کی پرستش کر رہے ہیں پس جس نے جاہ و مال کو دل سے نکال دیا۔ اسنے گویا پوری نفی کر دی اور جسے حق تعالے کی معرفت حاصل ہو گئی اس نے پورا پورا اثبات حاصل کر لیا اور یہ بات لا الہ الا کہنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ میرے آقا و مولا نے دنیا کی ہر چیز سے ترک کر لیا تھا۔ مریدین اور عقیدت مند آپ کی آسائش کے لئے ہر قسم کا سامان حاضر رکھتے تھے۔ لیکن آپ نے زمین ہی کو اپنا بستر بنایا۔

Marfat.com

چچا سعدی اچھے آدمی ہیں

حضرت فرید خاں صاحب فضا بیان فرماتے ہیں۔ ایک مدراسی میجر سید امین الدین صاحب نے اپنے چھوٹے بھائی کو پڑھانے کیلئے فضا صاحب کے والد بزرگوار سے عرض کیا انہوں نے کہا اچھا میاں گلستان لے آؤ چنانچہ وہ صاجزادے گلستان لیکر شام کو روزانہ پڑھنے آتے تھے۔ ایک دن شام کو نہ آئے تو والد صاحب نے نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا ہم لوگ حضرت بابا صاحبؒ کی زیارت کے لئے پاگل خانہ چلے گئے تھے وہاں جیسے ہی میرے دل میں خیال آیا آج گلستان کا ناغہ ہو گیا ماسٹر صاحب ناراض ہوں گے فوراً" بابا صاحبؒ نے فرمایا چچا سعدی اچھے بڑے آدمی ہیں۔ اور گلستان اچھی کتاب ہے اور وہ مولانا صاحب بھی اچھا پڑھاتے ہیں۔ قارئین کرام شیخ سعدی کے کلام بلغ العلےٰ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہے اس کی بزرگوں نے تائید کی ہے اسی وجہ سے سرکار بابا صاحبؒ نے احتراماً" شیخ صاحب کو چچا کہہ کر مخاطب کیا ہے۔

احساس برتری کی ممانعت

ایک صاحب محکمہ جنگلات میں ملازم تھے۔ انہیں یہ زعم تھا کہ میں بابا کا بچہ ہوں۔ اس لئے اپنے افسران کو بھی وہ خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے افسران ان سے ناخوش تھے۔ اور ان کو علیحدہ کرنے کے فکر میں لگے ہوئے تھے جب ان حضرت کو خبر ہوئی تو سرکار بابا صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ جیسے ہی قدمبوس ہوئے سرکار نے فرمایا۔

ہم کسی کو کم نہیں سمجھتے

یہ صاحب متنبہ ہوئے اور اپنا انداز بالکل تبدیل کر دیا۔ افسروں کو آپ کے بدلے ہوئے انداز پر تعجب ہوا تو ان حضرت سے دریافت کیا۔ انہوں نے پوری تفصیل بتائی تفصیل سن کر سب افسروں کو بابا صاحب سے عقیدت ہو گئی حاضر دربار ہوئے اور ان صاحب کی

Marfat.com

طرف افسروں کی خصوصی توجہ بھی ہو گئی۔

نہ کوئی مرد دیکھنا نہ عورت دیکھنا۔

ایک حافظ صاحب پابند شریعت حضور کی خدمت میں ایک مقدمہ کی فتحیابی کے سلسلے میں حاضر ہوئے سرکار نے ان کی طرف دیکھا۔ اس کے بعد زمین پر کچھ لکھا اور فرمایا "تمہارا کام ہو گیا" تم جاؤ یہ حضرت اور رک کر فیض حاصل کرنا چاہتے تھے چند دن کے لئے رک گئے۔ ایک روز جنگل میں چل رہے تھے یہ بھی ہمراہ تھے بابا صاحب جنگل کی ایک کٹیا میں اندر چلے گئے اسمیں ایک مائی تھیں۔ ان حضرت کے دل میں خیال ہوا کٹیا میں تنہا عورت ہے بابا صاحب "کو تنہائی میں نہیں جانا چاہیئے حضور واپس لوٹے اور حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "اس کو نکالو یہ فسادی یہ فسادی آدمی ہے۔ اسکو بھگاؤ" یہ فرما کر پھر جنگل کی طرف چل دیئے۔ حافظ صاحب بہت پشیمان ہوئے اور معافی چاہنے کے لئے ہجوم سے دور دور چلتے رہے۔ ایک جگہ حضور خود ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔

بابا اللہ اللہ کرنا' نہ کوئی مرد دیکھنا' نہ عورت دیکھنا

حافظ صاحب نے قدم بوسی کی اور سمجھ لیا کہ معافی ہو گئی اور واپس گھر آگئے۔

ایفائے عہد کی تاکید

ایفائے عہد (یعنی عہد کو پورا کرنے کی قرآن و حدیث میں خصوصیت سے اس کی ہدایت اور تاکید فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝ (بنی اسرائیل - ع۴)

اور اپنا عہد پورا کرو' یقیناً" تم سے قیامت میں ہر عہد کی بابت پوچھا جائے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۝ (بقرہ ع ۲۳)

اور اللہ کے نزدیک نیک لوگ بھی ہیں جو اپنے عہد کو پورا کریں جب عہد کریں۔

Marfat.com

حدیث شریف

'حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبوں میں اکثر فرمایا کرتے تھے۔ "جو اپنے عہد کا پابند نہیں اس کا دین میں حصہ نہیں۔"

ایک اور حدیث میں حضورؐ نے فرمایا "عہد کا پورا نہ کرنا منافقوں کی خاص نشانیوں میں سے ہے۔ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق عہد شکنی اور وعدہ خلافی ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔

چنانچہ قرآن و حدیث کے احکام کے مطابق سرکار تاج الاولیاء ایفائے عہد کی خصوصی طور پر تلقین فرماتے آپ کے مریدین خلفاء عقیدت مندان میں اگر کوئی غلطی کر جائے اور معافی کا طالب ہو جائے تو سرکار اسے معاف فرما دیتے تھے۔ لیکن ایفائے عہد میں اگر ذرا سی بھی لغزش پاتے تو تنبیہہ کے ساتھ سزا بھی دیتے۔

وعدے کی یاد دہانی

ایک طوائف اپنی لڑکی کے ہمراہ سرکار بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سرکار سے عرض کی بابا یہ میری لڑکی ہے اسے میں گانے بجانے کے پیشے سے بچانا چاہتی ہوں۔ مگر معاشی تنگی کی وجہ سے مجبور ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کے لئے دعا فرمائیں اس کا کسی اچھی جگہ نکاح ہو جائے تو یہ دربار میں حاضر ہو کر نذر پیش کر کے غرباء کو کھلائے گی۔

سرکار نے ارشاد فرمایا۔ "ہو جی بڑے آدمی سے نکاح ہو جاتا" بہت خوش رہتی" لڑکا پیدا ہوتا"۔

حضور کا ارشاد حرف بہ حرف پورا ہوا بڑے آدمی سے نکاح ہو گیا اور شاندار زندگی بسر ہونے لگی ایک سال بعد لڑکا بھی تولد ہو گیا۔ لڑکے کا عقیقہ بہت دھوم دھام سے ہوا۔ غریبوں کو بھی کھلایا خود کھایا اسی وقت سے پیٹ میں درد شروع ہو گیا۔ بڑے آدمی کے گھر تو تھی بہتر سے بہتر ڈاکٹروں سے علاج کرایا گیا لیکن افاقہ کی بجائے تکلیف زیادہ ہی ہوتی

Marfat.com

گئی۔ رات دن تڑپتی سوکھ کر کانٹا ہو گئی ڈاکٹر حکیم بے حد پریشان تھے ایک سال بعد زندگی سے مایوس ہو گئی۔

ایک رات غفلت طاری ہوئی کیا دیکھتی کہ بابا صاحب تشریف لائے اور فرمایا فقیر سے دھوکہ اور بے وفائی کی خود آئی نہ بچے کو حاضر کرایا۔ اور نہ ہی دربار میں نذر پیش کر کے غرباء کو کھلایا جیسے ہی آنکھ کھلی' والدہ کا وعدہ یاد آیا۔ اور اپنی غلطی اور وعدہ خلافی پر بے حد پشیماں ہوئی۔ خیال ہوا میں نے بچے کی کم عمری کی وجہ سے دربار میں نیاز نہیں پیش کی گھر پر غرباء کو کھلایا لیکن جہاں کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا کرنا چاہیئے اب تو وہ سفر کے لائق بھی نہیں تھی اسی حالت میں ارادہ کر لیا۔ جیسے ہی تیاری شروع کی درد میں کمی ہوئی ناگپور پہنچی تو صحت بحال ہو چکی تھی۔

حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی رو رو کر معافی طلب کی سرکار نے خواب میں فرمایا تھا وہی الفاظ اس کے سامنے دہرائے۔ اس نے دربار میں بہت دھوم دھام سے نذر پیش کی اور سرکار کے قدموں میں سر رکھ کر خوب روئی میرے آقا نے دعا دیکر قصور معاف فرما دیا۔

ان اللہ ھوالتواب الرحیم

حضرت بابا صاحبؒ جہاں بھی تشریف فرما ہوتے وہاں ایک بازار لگ جاتا۔ تمام کھانے پینے کی چیزیں مل جاتیں بڑے'' بھجئے فروخت کرنے والے بہت ہوتے (بڑے مونگ کی دال یا ماش کی دال کے بنتے ہیں) سرکار کے اشارہ پر۔ زائرین میں بڑے بھجئے تقسیم ہو جاتے زائیرین ہی میں۔ سے اس کی قیمت کوئی بھی ادا کر دیتا ایک بیمار بڑھیا نے سرکار سے عرض کیا (منت مانی) کہ میں صحت یاب ہو جاؤں گی تو حاضر ہو کر بڑے تقسیم کروں گی گاؤں پہنچی اور صحت یاب ہو گئی سرکار میں حاضر ہوئی اور دھوم دھام سے نیاز کر کے زائیرین کو اعلیٰ قسم کا کھانا کھلایا اور اپنے گاؤں واپس پہنچ گئی دوسرے ہی روز پھر بیمار ہو گئی۔ افاقہ نہ ہونے پر پھر حضور میں حاضری دی اور رونے لگی سرکار نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا "اماں بڑے بانٹنے اچھے ہو جاتے تب اسے یاد آیا کہ میں نے منت اسی کی مانی تھی چنانچہ بڑے تقسیم کروائے اور صحت یاب ہو کر واپس لوٹی۔ آج بھی سرکار تاج الاولیاء کا ایفائے عہد کے سلسلہ میں اتنا ہی سخت معاملہ ہے۔

وعدہ خلافی کی سزا

راوی قاضی محمد علی تاجی ایک صاحب سالانہ عرس میں شریک ہوئے اور مجھ سے (قاضی محمد علی تاجی) فرمایا کل بھی لنگر ہو گا۔ میں نے ان سے کہا کل یعنی 26 محرم کو بڑا لنگر ہوتا ہے اسپر انہوں نے کہا کہ کل کے لنگر کے چوتھائی اخراجات میں صبح پیش کروں گا۔ میں نے پورا تخمینہ انہیں بتا دیا تھا یہ منت انہوں نے پہلے مان رکھی تھی وہ کام ہو گیا تھا صبح وہ تشریف نہیں لائے اور نہ رات میں لنگر حسب معمول ہو گیا ان سے ملاقات نہ ہوئی بعد میں پتہ چلا کہ جس کام کی منت مانی تھی وہ ہو گیا تھا لیکن انہوں نے وعدہ پورا نہیں کیا جس کی وجہ سے بنا بنایا کام پھر بگڑ گیا۔ اور انہیں بہت سخت سزا ملی۔

وعدہ کر کے بھول جاتے:۔

خواجہ منصور صاحب کی اہلیہ کے تعلق سے مرض کے سلب کرنیکا واقعہ اگلے صفحات میں آئیگا خواجہ صاحب کے والد بزرگوار بابا صاحبؒ کے عاشق تھے۔ وہ خواجہ صاحب کی شادی اپنے ایک عزیز کی لڑکی سے کرنا چاہتے تھے۔ بات کے سلسلہ میں خواجہ صاحب کے والد کئی باران کے گھر گئے۔ وہ لوگ ایک دیہات میں رہتے تھے۔ لیکن ان کو کوئی خاطر خواہ جواب نہیں مل رہا تھا۔ یہ حضرت سرکار کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ سرکار میں منصور کی شادی فلاں جگہ فلاں لڑکی سے کرنا چاہتا ہوں۔ ان کے گھر کے چکر کاٹتے تھک گیا ہوں۔ اب ان کے گھر نہیں جاؤں گا۔ شادی وہیں کرنی ہے اب وہ خود آکر کسی طرح بتا دیں تب جا کر تاریخ عقد وغیرہ طے کرنے جاؤں گا۔ اس زمانہ میں یہ بالکل ناممکن تھا کہ لڑکی والا لڑکے کے گھر جا کر جواب دے۔ اس شرط کے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ شادی کر کے دولہا دلہن کو پہلے آپ کی قدم بوسی کے لئے لاؤں گا پھر گھر لے

Marfat.com

جاؤں گا لڑکی والوں کے عزیز کچھ باہر تھے۔ ان کو خط لکھ کر مشورہ طلب کیا تھا۔ جن سے مشورہ طلب کیا تھا وہ حضرت لمبے دورہ پر کہیں دور گئے ہوئے تھے اس لئے مشورہ دیر میں ملا ادھر خواجہ صاحب کے والد نے ادھر کا رخ کرنا چھوڑ دیا۔ اب لڑکی والے پریشان ہوگئے کہ ان کو کس طرح کہا جائے کہ ہم تیار ہیں چنانچہ لڑکی کے بھائی نے مشورہ دیا کہ میں ان کے شہر جاتا ہوں اور ان کے گھر حسب معمول ٹھہروں گا۔ وہ لوگ دریافت کریں گے کیسے آنا ہوا تو بتادوں گا۔ کہ آپ کے یہاں سے جو بہن کا رشتہ آیا ہے۔ اس سلسلے میں کپڑے وغیرہ خرید کر تیار کرانے ہیں۔ اس لئے یہاں سے کپڑا لینے آیا ہوں چنانچہ یہ پہنچے اور دو روز رہکر یہ بتا کر چلے گئے بڑے میاں کو اشارہ مل چکا تھا چنانچہ جاکر تاریخ لی اور آگئے تاریخ مقررہ پر بارات لیکر گئے عقد ہوگیا دوسرے روز گھر آگئے چوتھے یا پانچویں دن نئی دلہن نے خواب دیکھا کہ ڈاکیہ آیا اور ایک لفافہ دے گیا۔ اوپر دلہن کے خسر کا اور ساس کا نام لکھا تھا۔ یہ پڑھی لکھی تھیں لفافہ کو اس خیال سے نہیں کھولا کہ دوسروں کے نام کا ہے لیکن جب لفافہ کے نیچے کے حصہ پر نظر پڑی تو ان کا اور ان کے میاں کا نام بھی تھا۔ چنانچہ لفافہ کھولا۔ اندر خط ان کے خسر صاحب کے نام تھا۔ اس میں لکھا تھا تم نے جس طرح شادی چاہی ہوگئی تم نے ہم سے بھی ایک وعدہ کیا تھا جسے بھول گئے خیر بڑے صاحب خوش رکھیں اور نیچے بابا تاج الدین" لکھا تھا صبح یہ نئی دلہن خواب کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں دلہن کو پریشان دیکھ کر پورا گھر پریشان ہوگیا۔ بمشکل تمام دلہن نے اپنی چھوٹی نند کو پورا واقعہ سنایا اس نے اپنی والدہ کو دلہن کی پریشانی کی وجہ بتائی خسر صاحب جب گھر آئے تو ان کو دلہن کا خواب سنایا یہ وعدہ کر کے بھول گئے تھے۔ وعدہ یاد آگیا تو اپنا منہ پیٹ لیا بیٹے سے کہا کہ نوکری رہے یا چلی جائے صبح ناگپور شریف سرکار کی خدمت میں جانا ہے چنانچہ دوسرے روز گئے دولہا دلہن کو خدمت میں پیش کیا ایک روز رک کر معافی تلافی کرائی اور واپس گھر آگئے۔

اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں اور ہر واقعہ میں بابا صاحب نے سختی ہی سے کام

Marfat.com

لیا اور اس کی سزا بھی دی۔

کوئی آپ کے در سے کبھی خالی نہیں گیا بغیر کسی منت کے بھی سب کے کام ہوتے رہے اور آج بھی وہی سلسلہ جاری ہے اور تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالے جاری رہے گا۔

(مولف) میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی میں سینکڑوں مراد مند حاضر ہوتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی میں بابا صاحب کی یوم ولادت 15 رجب کو منائی جاتی ہے یہ تقریب ہندوستان 'پاکستان میں واحد جگہ ہوتی ہے اور سرکار تاج الاولیاء کے حکم سے ہوتی ہے۔

ہردم اس کی عنایت تازہ ہے　　اس کی رحمت بے اندازہ ہے
جتنا ممکن ہو کھٹکھٹائے جاؤ　　یہ دست دعا خدا کا دروازہ ہے

امجدؒ

یک در گیر (تنبیہہ)

بابا یوسف شاہ تاجیؒ فرماتے ہیں ایک دفعہ ہم نے ارادہ کیا کہ غریب نوازؒ کے عرس شریف میں حاضری دیں۔ حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں اجازت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ ہمیں دیکھتے ہی سرکار نے ڈانٹ کر فرمایا۔ ''معین الدین تیرا باپ لگتا ہے۔'' ہم متنبہ ہوئے اور ارادہ منسوخ کردیا۔

بابا صاحبؒ سرکار اپنے بچوں کی تربیت خود ہی فرماتے تھے اور آج بھی فرما رہے ہیں۔

جملہ مشائخ طریقت اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ وہ مرید جو اپنے پیر کے سوا کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہے وہ طلب میں صادق نہیں۔ ہمیشہ محروم اور ناکامیاب رہتا ہے

Marfat.com

یہ فقیر کا کام نہیں رے

(تنبیہہ)

راوی: سہیل اختر عظیمی

حضرت ابو الفیض قلندر علی سہروردی المعروف بڑے حضرت جی اپنے دور کے جید ...ت گزرے ہیں۔ لاہور سے چند میل کے فاصلے پر آپ کا مزار مبارک مرجع خلائق ...و خاص ہے۔ ایک نکتہ نگاہ سے دیکھا جائے تو "بنجروال" کی شہرت کا باعث ہی یہ ہے ...بڑے حضرت جی اس جگہ آرام فرما ہیں۔ آپ کے خلیفہ حمید اقبال سہروردی سے ...م کو خاصی الفت و عقیدت تا حال ہے ایک نشست میں حضرت قبلہ حمید اقبال ...وردی نے قبلہ و کعبہ سید بابا تاج الدین اولیاءؒ سے اپنی روحانی نسبت اور تاج باباؒ کی ...ت سے ہونے والی بشارت کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے۔

...میرے ساتھ بابا تاج اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مرید رہا کرتا تھا۔ میں نے اسے ...ت کر رکھی تھی جب کھانے کا وقت ہو تو کچھ بھی کھا اور پکا مگر کھانے کے معاملے میں ...ے میری مرضی مت پوچھنا۔ یہ ہدایت کر کے اپنے معمولات میں مشغول و مصروف ... چنانچہ کھانے کے وقت اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ آپ کیا چیز کھاؤ گے؟ ...نے اس کی بات سن کر جواب دیا۔ اوہ بھائی میں نے تجھ سے منع کیا ہے تھا کہ ہرگز ...ی مرضی نہ پوچھنا میں کیا چیز کھانا پسند کروں گا۔ چنانچہ کھانا تیار ہو کھانا تیار کر کے وہ ...ل کسی کام سے اٹھ کر گھر سے باہر کہیں چلا گیا اس کے جاتے ہی کوئی جانور آ کر اس کا ...ا کھانا ہڑپ کر گیا۔ واپس آ کر اس نے کھانے کا ذکر مجھ سے کیا تو میں نے اس کو کہا" ...پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ کچھ بھی پکاؤ لیکن مجھ سے میری مرضی کے متعلق کوئی بات مت

Marfat.com

دوسرے روز پھر وہی معاملہ پیش آیا۔ اس شخص نے پھر مجھ سے دریافت کیا ا
مرضی معلوم کرنی چاہی کہ میں کھانا کس قسم کا کھاؤں گا۔ دوسرے روز بھی اسی طر
ہوا۔ وہ شخص کسی کام سے گھر سے باہر گیا اور کھانا کتے، بلی کی نظر ہوگیا۔ واپس آکر ا
نے پھر کھانا خراب ہونے کا ذکر کیا۔ میں نے قدرے برہم ہوکر جواب دیا کہ میں نے تم
پہلے روز ہی منع کردیا تھا کہ کھانے میں میری مرضی مت معلوم کرنا مگر تم نے پھر و
حرکت کی۔

غرض کہ تیسرے دن اس شخص نے پھر وہی سوال دہرایا اور پھر میری مرضی پوچھی
میں اس کی اس حرکت پر خاصہ برہم ہوا اور تیسرے دن کا کھانا بھی پہلے اور دوسرے د
کی طرح جانور کی نذر ہوگیا۔ تیسرے روز جانور کے سبب کھانا ضائع ہونے اور میر
ڈانٹنے پر اسے بے حد تکلیف ہوئی۔ اس نے سرکار بابا میں عرض کیا۔ اسی روز میں
بشارت میں دیکھا کہ بابا تاج الدین اڑتے ہوئے تشریف لائے اور مجھے بلا کر اپنے قر
کرلیا مجھے اپنے سیدھے پاؤں میں کھڑا کیا اور ساتھ ہی مجھ سے ارشاد فرمایا۔ سب لو
کو آواز دے کر جمع کرو۔ میں نے ہزاروں، لاکھوں لوگوں کو آواز دے کر بلایا۔
صاحب نے مجھے اور سب کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرلیا اور ہوا میں اوپر کی جانب اڑ گئے
ہم تمام لوگوں کو خوب سیر کرانے کے بعد زمین پر بخیریت اتار کر مجھ سے مخاطب ہوکر
"فقیر کا کام یہ نہیں کہ کسی کا کھانا خراب کردے بلکہ فقیر کا کام یہ ہے کہ وہ مخلوق خد
اس طرح سے لے کر اوپر اڑے۔ یعنی کہ مخلوق خدا کے لئے موجب فیض بنے اور
قوت روحانی سے مخلوق کی حاجت روائی کرے۔

Marfat.com

حضرت بابا صاحبؒ کا طریقہ بیعت

حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحب تاجی فرماتے ہیں کہ:
میری نظر سے منہاج العشقیہ فی ارشاد الوارثیہ گزری حضور وارث پاک نے ان کے غلاموں کی درخواست پر انکی پیدا ہونے والی اولاد گزرے ہوئے والدین حاضر و غائب افراد کو مرید فرمالیا یہ فرمان اٹل تھا کہ جس نے ہم سے محبت کی وہ ہمارا مرید ہے میرے سرکار تاج الاولیاء کا بھی یہی عمل رہا۔

آپ کے بھی فرمان اسی طرح کے رہے۔ آپ ایک نرالی شان سے دنیا میں آئے آپ کا طریقہ بیعت بھی نرالا رہا۔

فرمان

تجھے ہم نے پلٹن میں بھرتی کرلیا۔ تیرا نام رجسٹر میں لکھ لیا۔ جس نے ہمیں دیکھا وہ ہمارا ہوگیا بعض جو ظاہری بیعت چاہتے تھے ان کو باقاعدہ بیعت کیا۔ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحبؒ سے جب اس سلسلہ میں کسی نے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا میرے سرکار ولی بنادیتے ہیں۔

اس شہنشاہ ہفت اقلیم کی بیعت کے تعلق سے کیا لکھا جاسکتا ہے جس کی شان یہ ہو۔

حضور کے ایک قدیم غلام احمد علی خان صاحب نے ایک شخص کو حضور میں پیش کیا اور عرض کی۔ حضور یہ آپ کا غلام ہونے کے باوجود تنگدست ہے اس پر توجہ فرمائیں۔ حضور نے جواباً" فرمایا۔ "ہم تو پرلاذ کا بھی خیال رکھتے ہیں" احمد علی خاں صاحب اس جواب کو نہیں سمجھے۔ جس کے لئے آپ نے کہا تھا وہ سمجھ گیا۔ اس نے احمد علی خاں صاحب کو مایوس دیکھ کر کہا باوا نے جو فرمایا ہے اسے آپ سمجھے اس پر انہوں نے نفی میں

Marfat.com

جواب دیا تب اس شخص نے ان کو بتایا کہ میرے گھر پوتا ہوا ہے اس کا نام ہم لوگوں نے پرلاد رکھا ہے اس لئے باوا فرمار ہے ہیں کہ ہم اس کا ہی نہیں اسکے پوتے کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو ابھی پیدا ہوا ہے۔ ایسے ان گنت واقعات رات دن ہوتے رہتے تھے۔

ان حضرات کی تسلی کے لئے چند خصوصی واقعات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جو سرکار کو مجذوب اور صاحب سلسلہ بزرگ نہیں سمجھتے۔ اس سے پیشتر ایک واقعہ حضرت امیر خسروؒ کا تحریر کردوں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ بیعت کا تعلق دل سے ہے۔

حضرت خواجہ امیر خسرو کی محبوب الٰہی سے بیعت

حضرت خواجہ امیر خسروؒ کو ان کے والد بزرگوار مع خسروؒ کے برادر بزرگ کے حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کی خدمت میں لے جار ہے تھے ان دونوں حضرت محبوب الٰہی کا قیام شیخ نجیب الدین متوکل کے مکان میں تھا۔ راستہ میں حضرت خسروؒ نے والد صاحب سے دریافت کیا۔ ابا جان آپ ہم دونوں کو کہاں لئے جار ہے ہیں۔ تب والد صاحب قبلہؒ نے بتایا۔ تم دونوں کو حضرت خواجہ نظام الدین بدایونیؒ کا مرید بنانا چاہتا ہوں اور ان کا قیام شیخ نجیب الدین متوکل کے گھر ہے۔ وہاں لئے جارہا ہوں۔

حضرت امیر خسروؒ نے عرض کی 'ابا جان مرید ارادہ کرنے والے کو کہتے ہیں جب تک میرا ارادہ بیعت کرنے کا نہ ہو میں کیونکر مرید ہو سکتا ہوں۔ حضرت والد صاحبؒ کو ان کی بات سن کر تعجب ہوا۔ تب انہوں نے ان کے بڑے بھائی سے دریافت کیا "تمہارا کیا خیال ہے"۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ میرے باپ ہیں اور ہر باپ اپنی اولاد کی بھلائی چاہتا ہے۔ آپ نے مجھے حضرت سے مرید کرانے کا ارادہ کیا ہے۔ تو اس میں یقیناً میری بھلائی ہوگی۔ لہٰذا میں بیعت کر لینا چاہتا ہوں۔ تب والد صاحب نے امیر خسروؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اگر تمہارا ارادہ نہیں ہے تو تم واپس جاؤ۔ لیکن خسرو نے جواب دیا۔ ابا جان آپ بھائی صاحب کو لے کر حضرت کی خدمت میں اندر چلے جائیں۔ میں باہر بیٹھوں گا۔ یہ سن کر والد صاحب مسکرائے۔ جب یہ لوگ محبوب الٰہی کی قیام گاہ پہنچے تو

Marfat.com

حضرت امیر خسروؒ مکان کے باہر بیٹھ گئے۔ ان کے بڑے بھائی اور والد حضرت کی خدمت میں اندر گئے اور آپ کے بڑے بھائی کو حضرت کا مرید کرا دیا۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ باہر بیٹھے بیٹھے میں نے اپنے دل میں ایک قطعہ موزوں کیا۔ اس خیال سے کہ حضرت خواجہ صاحب اگر کامل بزرگ ہیں تو اپنے نور باطن سے اس قطعہ کا حال معلوم کر لیں گے اور مجھے اسکا جواب قطعہ کے ذریعے دیں گے۔ تب میں اندر جاکر حضور کا مرید ہو جاؤں گا ورنہ والد صاحب اور بھائی صاحب جب واپس آئیں گے تو ان کے ہمراہ گھر واپس چلا جاؤں گا۔

قطعہ یہ ہے

تو آں شاہے کہ بر ایوان قصرت | کبوتر گر نشیند باز گردد
غریبے مستمندے بر آمد | بیاید اندرون یا باز گردد

یعنی تو ایسا بادشاہ ہے کہ اگر تیرے محل کے کنگرے پر کبوتر آن بیٹھے تو تیری برکت سے وہ باز بن جائے۔ یعنی ایک غریب حاجتمند تیرے دروازے پر آیا ہے وہ اندر آجائے یا الٹا چلا جائے۔

خسروؒ یہ قطعہ موزوں کر کے چپ چاپ بیٹھ کر حضرت کے جواب کا انتظار کر رہے تھے کہ حضرت کا ایک خادم باہر آیا اور خسرو سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کیا تم ترک زادے ہو۔ خسرو نے جواب دیا۔ میں لاچین نسل کا ترک ہوں۔ اور میرے والد اور بھائی اندر گئے ہیں ان کا انتظار کر رہا ہوں۔

ان کا جواب سن کر خادم نے کہا۔ حضرت خواجہ صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ دروازے کے باہر ایک ترک زادہ بیٹھا ہے اس کے سامنے جا کر یہ قطعہ پڑھ دو اور چلے آؤ۔

قطعہ

بیاید اندرون مرد حق | کہ باما یک نفس ہمراز گردد
اگر ابلہٗ بود آں مرد ناداں | ازاں راہ کہ آمد باز گردد

Marfat.com

یعنی مرد حق اندر آتا ہے تاکہ ہمارے ساتھ کچھ دیر ہمراز بن جائے اگر آنے والا ناسمجھ اور نادان ہے تو جس راستے سے یہاں آیا ہے اسی راستے سے واپس چلا جائے۔

جب خادم کی زبانی قطعہ کا جواب قطعہ میں پالیا تو خسرو دیوانوں کی طرح اٹھ کر خادم کے ہمراہ اندر گئے۔ اندر ان کے والد بھائی سید محمد کرمانی صاحب اور دیگر حضرات خواجہ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ جیسے ہی خواجہ صاحب نے خسروؒ کو دیکھا مسکرائے۔ امیر خسرو نے فوراً" ان کے قدموں میں سر رکھ دیا جیسے ہی خواجہ صاحب نے خسروؒ کو دیکھا تو یہ فرمایا۔

"بیا بیا! اے مرد حق ایں جا بیا" یک نفس با ما ہم راز شو
یعنی آجا۔ آجا اے مرد حقیقت ایکدم کے لئے ہمارا ہمراز بن جا"

قطعہ

آنکھوں آنکھوں میں وہ جانے دل کو کیا سمجھا گئے زندگی بیٹھے بٹھائے مفت برہم ہو گئی
الحذر اے ضبط الفت الدد جوش جنون دور ہے منزل مگر رفتار مدھم ہو گئی

حضور بابا صاحبؒ کے یہاں بھی جس نے قلب کی گہرائیوں سے مرید ہونے کا خیال کیا اس کو حضرت بابا صاحب نے اپنی غلامی میں داخل کر لیا۔ حضور بابا صاحبؒ کی تعلیم آج بھی اسی طرح جاری ہے تعلیم و تلقین اپنے غلاموں کو خواب میں بھی کی جارہی ہے۔

سرکار بابا صاحب کے عمل سے بھی آپ کا طریقہ بیعت بالکل نرالا معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ آپ کے فیض یافتہ حضرات نے فرمایا ہے جو بالکل حقیقت ہے کہ سرکار نے جس پر بھی خصوصی توجہ فرمائی ولی بنا دیا۔ بیعت کے سلسلہ میں حضرت میاں میر نے جو فرمایا ہے پیش کر رہا ہوں۔

میاں میرؒ

آپ فرماتے ہیں۔ سرکار دو عالمؐ کے زمانے میں پیری مریدی کا سلسلہ نہ تھا بلکہ ہم

Marfat.com

و صحبت تھی۔ جس کی پیروی ہم کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرکار بابا
صاحب اسی سنت پر عمل کرتے تھے۔ اسی لئے آپ کی حیات ظاہری میں مرید خلیفہ یا
جانشین کے الفاظ نہیں ملتے۔ بلکہ آپ کے فیض یافتہ حضرات اور دیگر عقیدت مند
آپ کے بچے کہلائے جس کی وجہ سے ظاہر بین حضرات نے آپ کو مجذوب کہا۔

میں نے (مولف) ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ اب حکمت کو چھوڑ کر توکل پر رہوں اور دنیا سے
کنارہ کر کے اللہ اللہ میں مشغول ہو جاؤں اس خیال میں چند دن گزرے تھے کہ ایک روز
خواب میں دیکھتا ہوں۔ حضور ایک پلنگ پر تشریف فرما ہیں۔ اور میرے کئی پیر بھائی ان کی
خدمت میں موجود ہیں۔ میں قریب ہو کر قدم بوس ہوا تو حضور نے فرمایا "کیوں جی اب
بہت دیر دیر میں ملا کرتے ہو آج کل کیا کام کرتے ہو" میں نے جواب دیا "جو حضور حکم
فرمائیں" حضور نے فرمایا "ابھی دوا درمن ہی کا کام کرتے ہیں نا یہی اچھا ہے ترک دنیا
کاروبار چھوڑ کر الگ ہونے کا نام نہیں اپنے دل سے ان خیالات کو ترک کرو جو اللہ تک
پہنچنے میں حائل ہوتے ہیں بس یہی ہے ترک دنیا"۔

ہم دعا سنتے ہیں

اس شہنشاہ کے سلسلہ بیعت کا کیا ذکر ہو سکتا ہے۔ جو یہ فرمائے (قاضی بابا کہ بیاض
سے) گوّیوں کے مشہور استاد عبدالکریم صاحب حضور کو کلام سنا رہے تھے جب وہ سنا چکے
حضور نے فرمایا۔ اچھا گاتا ہے رے۔ بھائی ضمیر احمد صاحب پیش امام مسجد تاج آباد
شریف نے عرض کیا۔ حضور انکی آواز اور زیادہ کھل جائے اس کی دعا فرمائیں اسکے
جواب میں حضور نے فرمایا "تو دعا کر ہم سنتے ہیں"۔

اس طرح ایک مولوی صاحب نے حضور سے عرض کی۔ میرے لئے دعا فرمائیں
اسکے جواب میں حضور نے فرمایا "دیکھو حضرت اپنی چادر ہم کو اوڑھاتا ہے" غرض جس
کو جس قابل دیکھتے ویسا عطا کرتے۔ جیسا سوال ہوتا۔ ویسا جواب بھی دیتے۔

Marfat.com

باباصاحبؒ کے مرید بنانے کے چند واقعات

حضرت بدرالدین شاہ صاحبؒ کو بیعت کر کے خلافت نامہ عطا کیا

لہٰ عین اللہ شاہ صاحب جن کا ذکر شجرہ کے سلسلہ میں آچکا ہے ان کا بیان ہے حضور باباصاحبؒ نے حضرت بدرالدین شاہ صاحبؒ کو باقاعدہ بیعت فرمایا۔ اور خانہ میں انہیں سند خلافت عطا کر کے کابل قندھار روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہاں جاکر سلسلہ کی تبلیغ کرو اور اب تم نہ آنا ہم خود آیا کریں گے۔ اس شجرہ مبارکہ کے مطابق ہی عین اللہ شاہ صاحبؒ نے تاج مراری میں جو شجرہ شائع ہوا تھا اس کی فرمائی۔

حضرت عبدالعزیز صاحب کی بیعت

حضرت عبدالعزیز صاحب عرف نانا میاں جن کا ذکر آگے بھی آئیگا۔ مرید ہونے کے خیال سے باباصاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور باباصاحب نے ان کا نام مع ولدیت اپنی ران پر تنکے سے تحریر فرمایا وہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ میرا نام مع ولدیت حضرت کو کیسے معلوم ہوگیا۔ اب عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی (یہ ایک فیشن ایبل نوجوان تھے) اب باباصاحب سے بیعت ہونے کا اور جذبہ بڑھ گیا۔ اکثر آپ کی خدمت میں رہنے لگے۔ ایک روز حضور انتہائی جلال میں تھے عین اسی وقت حضرت عبدالعزیز صاحب حاضر ہوئے تو حضور نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا انہوں نے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔ اس وقت حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

"یقیناً" وہ لوگ جو آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں خدا کا ہاتھ انکے ہاتھ پر ہے۔ یہ آیت پڑھ کر حضور نے نانا میاں کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ نانا میاں اس طرح باقاعدہ مرید ہو کر مطمئن ہوگئے۔

اماں صاحبہ کے سجادہ نشین کی بیعت

حضرت فرید الدین شاہ صاحب جو اماں صاحبہ کے سجادہ نشین رہے انکی پیدائش

Marfat.com

1911ء کی تھی حضور نے انکو جبہ مبارک عطا کیا اور شربت پی کر پلایا۔

حسام الدین صاحب کی بیعت

آپ رائے پور میں اکسائز انسپکٹر تھے فرماتے ہیں کہ بابا صاحبؒ کی شہرت سن کر مجھے خیال آیا کہ میں بابا صاحبؒ کا مرید ہو جاؤں اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ بابا صاحبؒ ایک حوض پر وضو فرما رہے ہیں سرکار بابا صاحب جس عضو پر پانی ڈالتے ہیں وہ حصہ آئینہ کی طرح شفاف ہو جاتا ہے مکمل وضو کرنے کے بعد بابا صاحب نے مجھے حکم دیا "تم بھی وضو کرلو" میں نے بھی وضو کیا میرے بھی ہاتھ پیر اور چہرہ مثل آئینہ کے ہو گیا اس کے بعد حضور بابا صاحب نے اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آپکا دست مبارک تھام لیا اسی وقت میں بیدار ہو گیا میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مجھے جو مرید ہونے کا خیال آیا تھا اس کی منظوری ہو گئی چنانچہ دفتر جاکر چھٹی لی اور بیعت ہونے کے لئے ناگپور شریف روانہ ہو گیا سرکار کا قیام شکردرہ میں تھا۔ جیسے ہی میں شکردرہ پہنچا دیکھا کہ سرکار تانگہ میں بیٹھ کر روانہ ہو رہے ہیں۔ مخلوق کا ہجوم تانگے کے پیچھے دوڑنے لگا۔ چنانچہ میں نے بھی دوڑ لگائی اور سب سے آگے نکل کر تانگہ کے قریب پہنچ گیا۔ بابا صاحب نے مجھے دیکھ کر فرمایا "کیوں دوڑتے ہو حضرت خواب میں ہاتھ ملایا وہ بس ہے" میرے دل میں خیال ہوا کہ پیروں کی طرح شربت بھی پلایا جائے حضور نے اسی وقت پانی طلب فرمایا۔ اور تھوڑا سا پی کر مجھے عطا فرما کر حکم دیا "لے پی لے" پانی پینے کے بعد پھر شجرہ مبارک کا سوچنے لگا کہ شجرہ مبارک بھی عنایت فرمادیں تو بات مکمل ہو جائیگی اس خیال کے جواب میں آپنے فرمایا "جاؤ شجرہ حسن نظامی سے لے آؤ" سرکار نے حکم تو دے دیا لیکن میرا دل اس طرف رجوع نہیں ہوا لیکن سرکار کے حکم پر عمل کرنا ضروری تھا۔ اس لئے میں نے حضرت حسن نظامی صاحب کو ایک عریضہ تحریر کیا اس میں اپنا تفصیلی معاملہ لکھا لیکن بابا صاحب کے حکم کا ذکر نہیں کیا اور نہ اپنا نام و پتہ لکھا اس خیال سے کہ اگر وہ کامل بزرگ ہونگے تو اپنے کشف سے سب معلوم کرلیں

Marfat.com

گے کہ میں کون ہوں کیا ہوں اور مجھے جواب بھی عنایت فرمائیں گے اس طرح میری تسلی ہو جائے گی اور ان کا حکم ملنے پر ان کی خدمت میں پہنچ جاؤں گا ان باطنی ڈاک والے بزرگوں کا کیا کہنا۔ چند دن بعد ہی حضرت حسن نظامی صاحبؒ کا گرامی نامہ ملا جس پر میرا پورا نام اور پتہ موجود تھا اس میں انہوں نے تحریر فرمایا تھا کہ ۱۷ویں شریف کے موقع پر دہلی تشریف لے آئیں خط پڑھکر تمام بدگمانیاں دور ہو گئیں اور عقیدت و محبت کے ساتھ روانہ ہو کر دہلی پہنچا خواجہ صاحب کے مکان پر جس وقت پہنچا تو محفل سماع ہو رہی تھی حاضرین پر ایک خاص کیف تھا۔ میں ادبا" ایک طرف کونے میں کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک چوبدار نے آکر مجھ سے کہا خواجہ صاحب یاد فرما رہے ہیں جیسے ہی میں ان کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا حسام الدین تم آگئے یہ سنتے ہی مجھ پر ایک کیف طاری ہو گیا۔ سماع ختم ہونے پر خواجہ صاحب نے اپنی خلوت گاہ میں بلایا اور فرمایا حضور بابا صاحبؒ نے مجھے تمہارا نام پتہ اور حلیہ بتا دیا تھا۔ بلکہ تمہیں میرے روبرو کر کے بتایا تھا کہ یہ شرارتا" اپنا نام اور پتہ ظاہر نہیں کر رہا ہے۔ ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ تم سے شجرہ لے لے یہ سب کچھ تمہیں اس لئے بتایا ہے کہ سب بابا صاحبؒ کی کرامت ہے حکم کی تعمیل میں تمہیں شجرہ دیتا ہوں اور سلسلہ نظامیہ میں داخل کرتا ہوں لیکن تم خود کو سرکار بابا صاحب کا مرید سمجھنا۔

قارئین اس واقعہ سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں نمبرا۔ جناب حسام الدین صاحب کو سرکار نے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کیا اس کے بعد شربت کا خیال پیدا ہوا۔ وہ بھی پورا کیا۔ اس کے باوجود تسلی نہ ہوئی تو ظاہری اسباب پورے کرنے کے لئے حضرت حسن نظامی صاحبؒ کی خدمت میں روانہ کر دیا حضرت حسن نظامی صاحبؒ نے حکم کی تعمیل کی اور چشتیہ نظامیہ شجرہ ان کو عطا کیا اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار کا تعلق نظامی سلسلہ سے ہی تھا۔

چلتے پھرتوں کو آج بھی ولی بناتا ہوں

حضرت قاضی بابا صاحب ۵۶-۱۹۵۵ء میں حسب معمول چادر شریف لیکر دربار

Marfat.com

پہنچے تو مسجد تاج آباد شریف کے موذن محمد شفیع صاحب نے یہ واقعہ سنایا۔

شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں حضرت بابا صاحب سے بیعت حاصل کروں ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ بعد وصال بیعت ہو سکتی ہے یا نہیں انہوں نے کسی مشائخ سے معلومات کی انہوں نے عام معلومات کے تحت کہہ دیا کہ بعد وصال یہ کام ممکن ہی نہیں۔ بیعت ہونا ہی چاہتے ہو تو کسی اور زندہ بزرگ کا ہاتھ تھام لو۔

غریب موذن صاحب کو یہ بات سن کر بے حد مایوسی ہوئی اسی صدمہ میں وہ رات کو سوئے تو میرے سرکار حیات الولی ان کے خواب میں تشریف لائے اور سینہ ٹھونک کر فرمایا۔

"چلتے پھرتوں کو آج بھی ولی بناتا ہوں کہیں بھٹکنے کی ضرورت نہیں" موذن صاحب کی مرجھائی ہوئی دل کی کلی کھل گئی قاضی بابا صاحب کو انہوں نے بتایا اس روز سے میری ظاہری و باطنی تعلیم میرے سرکار فرمارہے ہیں حضرت قاضی بابا نے اپنی بیاض میں لکھا ہے کہ ان پر نزول باران رحمت بہت زور سے ہو رہا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ نظر سے جو چیز او جھل ہو جائے اس کے اثرات بھی ظاہر بین حضرات پر کم ہو جاتے ہیں ان کے لئے جو رشتہ ظاہری شکل و شباہت سے ہوتا ہے بعد میں قائم نہیں رہتا وہ ڈر' خوف' محبت سب غائب ہو جاتے ہیں اس کے احکام کی پیروی یا پابندی نہیں کرتے لیکن جن پر خدا کا خاص فضل ہوتا ہے۔ وہ خدا کو اس کے پیغمبروں کو اور اس کے اولیاء اللہ کو حاضر ناظر سمجھتے ہیں اور اولیاء اللہ کی دائمی حیات کا ثبوت دیتے ہیں۔

پھر میں یہ عرض کروں گا کہ اس شہنشاہ ہفت اقلیم تاج والے کی بارگاہ کا کیا کہنا جس نے ایک مرتبہ ایک شخص کے باوا کہہ کر سرکار کو مخاطب کرنے پر فرمایا۔

"میں تو تیری ما ہوں رے" قربان اس ماں کے یقیناً" وہ شخص بہت دکھی ہو گا۔ اس لئے میرے آقا نے جوش میں یہ فرمایا کہ تجھے مجھ سے ماں کا پیار ملے گا اور تیرے سب

Marfat.com

دکھ درد دور ہو جائیں گے۔

ناشر کو بیعت کر کے خلافت عطا کی

سرکار تاج الاولیاء کے متعلق بعض ظاہر بین حضرات نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ بابا صاحب مجذوب تھے۔ اس لئے کسی کو بیعت کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ قارئین کو اس سوانح میں کئی واقعات ایسے ملیں گے۔ جس سے ان کی تسلی ہو جائے گی۔ میں اپنا ذاتی واقعہ بھی اسی غرض سے پیش کر رہا ہوں میرے آقا و مولا کا حیات ظاہری میں بھی نرالا ہی طریقہ بیعت رہا اور آج بھی وہی نرالا طریقہ جاری ہے سچی طلب رکھنے والے موذن صاحب کا واقعہ موجود ہے مجھ غلام کو تو شکم مادر میں ہی شربت کا گلاس والدہ محترمہ کو عطا کر کے اپنا بنا لیا تھا

پیدائشی غلام

دنیا میں آنے کے چند منٹ بعد ہی خرقہ خلافت معہ پھولوں کے ہار کے حضرت خواجہ امیر الدین تاجی" کے ذریعہ عطا فرمایا۔ اکثر سرکار ہمارے جھونپڑے مین تشریف لا کر مجھے جھولے سے اٹھا کر سینے سے لگا کر روانہ ہو جاتے۔ محترمہ والدہ صاحبہ" سرکار بابا صاحب" کے پیچھے پیچھے بھاگتی رہتیں۔ جب آپ چاہتے والدہ صاحبہ کے حوالے کر دیتے۔ سرکار کے اس خصوصی کرم کی وجہ سے ۹ سال کی عمر تک مخلوق مجھ عاجز کو گھیرے رہتی کہ بابا صاحب" سے عرض کر کے یہ کام کرا دو . وہ کام کرا دو یہ غلام وہی سرکار سے عرض کرتا اور ان کے کام ہو جاتے۔ اس طرح سرکار اپنے کرم سے نوازتے رہے ہیں اس کے بعد برابر کرم ہوتا رہا اور سرکار تربیت فرماتے رہے جب میری عمر ۹ یا دس سال کی تھی ہم لوگوں کا قیام بمبئی میں تھا والد صاحب قبلہ کی طبیعت ناساز تھی ایک روز مجھے اپنے قریب بلا کر فرمایا میں تمہیں ایک وصیت کرنا چاہتا ہوں سن لو چونکہ یہ الفاظ والد صاحب" کی زبان سے دوران علالت نکلے تھی اس لئے مجھ پر رقت طاری ہو گئی اس پر والد صاحب قبلہ" نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ابھی جا نہیں رہا تم اب سمجھدار ہو رہے ہو اس لئے ایک ضروری بات تمہارے کان میں ڈال دینا چاہتا ہوں وہ

Marfat.com

یہ ہے کہ تم بابا صاحبؒ کے ہو چکے ہو اس لئے اب زندگی میں تمہیں کسی کا مرید ہونے کی ضرورت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ میں اس وقت پیری مریدی کے اسرار سے بالکل واقف نہ تھا۔ بابا صاحبؒ کی نذر نیاز و ذکر اذکار ہمارے گھر باقاعدگی سے ہوتا رہا اس لئے میں خود کو بابا صاحب کا بچہ تو سمجھتا تھا اب یہ وصیت بھی سامنے آ گئی لیکن پھر بھی کوئی خاص توجہ کہ پیر کیا ہوتا ہے اور مرید کسے کہتے ہیں نہ ہوئی اس کے ۱۴ سال بعد ہم لوگ کراچی آ گئے یہاں آ کر پیری مریدی دیکھنے میں آئی اور مختلف پیروں کے طریقے بھی دیکھنے میں آئے۔ تو یہ خیال ہوا کہ سرکار کی حیات ظاہری میں تو میری عمر کُل ۳۴ ماہ تھی سرکار نے مجھے غلامی میں کس طرح لیا ہوگا یہ عرض کر چکا ہوں کہ یہاں کی پیری مریدی دیکھ کر میں اس شہنشاہ کے متعلق سوچ رہا تھا جن کا فرمان ہے کہ جو ہم سے زندگی میں حاصل نہ کر سکے ہم اس کی قبر میں ٹھونس ٹھونس کر بھر دیں گے اور جس نے ہم کو دیکھ لیا وہ ہمارا ہو گیا اس کم عقلی کا کیا علاج یہ خیالات جن دنوں دماغ پر چھائے ہوئے تھے انہی دنوں سرکار کے سالانہ عرس مبارک کی تقاریب ہو رہی تھیں کئی روز سے انتظامات میں لگا ہوا تھا۔ اس لئے کافی تھکن ہو گئی تھی میں نے ۲۶ تاریخ کو تھکن کی وجہ سے والد صاحب قبلہ سے عرض کیا کہ میں گھر میں آج تھوڑی دیر کے لئے آرام کرنا چاہتا ہوں صبح قل شریف میں شریک ہو جاؤں گا اجازت لے کر گھر آ کر اپنے کمرہ میں سو گیا تقریباً 4 بجے دیکھا کہ سرکار بابا صاحبؒ ایک اور بزرگ کے ہمراہ تشریف لائے کمرہ نور سے منور اور خوشبو سے معطر ہو گیا میں تعظیماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ سرکار کے ہمراہ جو بزرگ تھے ان کے ہاتھ میں ایک رجسٹر تھا سرکار نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا اسے بھرتی کر لو اور رجسٹر میں نام لکھ دو چنانچہ ان بزرگ نے رجسٹر کھول کر لکھا اور مجھے بہت ہی نفیس خرقہ شریف پہنایا اور ایک پیالہ دودھ نما چیز عطا کی جو بہت ہی لذیذ تھی جسے پیتے وقت میرے بدن پر ایک پھوار ڈالی گئی جس کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی اب پیالہ کے تبرک کی لذت بیان نہیں کی

Marfat.com

جاسکتی لیکن آج بھی وہ منظر جب سامنے آتا ہے تو وہی لذت محسوس ہوتی ہے بیدار ہونے کے بعد بھی مجھ پر ایک خاص کیف تھا جس کی وجہ سے میں بستر سے نہ اٹھ سکا قل شریف بھی ختم ہوگیا والد صاحب قبلہ قل شریف ختم ہونے کے بعد میرے کمرے میں تشریف لائے اس وقت بھی میں بے قابو تھا میری طرف دیکھکر فرمایا اب تو تسلی ہوگئی مجھے ہوش آگیا اور والد صاحب قبلہ کے قدموں میں سر رکھ کر کافی دیر روتا رہا اس کے بعد قلب مطمئن ہوگیا پھر میرے آقا نے اپنے اس غلام کو وہ فہم عطا کی کہ تجھے تو سرکار نے پیدائیش سے قبل ہی اپنا بنا لیا تھا اور میرے آقا کی غلامی بقول جامی۔

تاداغ غلامئی تو داریم ہر جاکہ رویم بادشاہیم

میرے آقا نے اس پر بھی بس نہ کیا بعد میں کرم بالائے کرم یہ فرمایا کہ حضرت قبلہ کریم بابا صاحبؒ تاجی اور میر حافظ علی صاحب تاجی جو سرکار کے ۴۵ سالہ حاضر باش تھے اور حضرت کریم بابا صاحب سے بیعت بھی تھے ان دونوں کو کراچی بھیجا کہ ہمارے بچے میر محمد کو ظاہری طور پر بھی ہمارا خرقہ خلافت عطا کردو اور بچوں کی تعداد بڑھانے کی اجازت تحریری دے دو۔ سرکار نے مجھ عاجز کی اس خواہش کی بھی تکمیل کرادی۔

کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
بس اہل دل سمجھتے ہیں حقیقت تاج بابا کی

عبدالمجید صاحب تاجی کی بیعت

عبدالمجید صاحب کا تعلق کامٹی (سی پی) سے ہے آپ کے خاندان کے تمام افراد بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند رہے ہیں آپ کے بڑے بھائی محمد اسمٰعیل صاحب نئی کراچی میں سرکار بابا صاحب کی سالانہ فاتحہ کی تقریب بہت اہتمام سے کراتے ہیں عبدالمجید صاحب فرماتے ہیں کہ کراچی آنے کے بعد یہاں کے چند پیروں کے چکر میں الجھ کر سرکار بابا صاحب کو بھلا بیٹھا۔ جس کے نتیجہ میں میری الجھنیں بڑھتی گئیں جب بہت

Marfat.com

زیادہ پریشان ہو گیا تو پھر بابا صاحب کی طرف رجوع ہوا تو میرے رحم دل آقا نے دو مرتبہ تشریف لا کر اس غلام کو نوازا اور یہ بھی بتادیا کہ "تو ہمارا ہے ہمارا ہی رہے گا کوئی دوسرا تجھ پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا"۔

مجید صاحب کو بشارت کے ذریعہ شجرہ مبارک عطا کیا گیا وہ خواب کی تفصیلات انہوں نے بتائیں۔

فرماتے ہیں کہ گیارہویں شریف کو رات میں سرکار بابا صاحب کی نذر نیاز پیش کر کے سو گیا رات میں دیکھا کہ مجھے ایک شجرہ مبارک جو بالکل نورانی تھا عطا کیا گیا جس کے بے شمار ورق تھے جیسے جیسے میں پلٹتا گیا حضرت آدم علیہ السلام تا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی اور ان کے بعد اولیا کرام کے نام تا حضرت بابا سید محمد تاج الدین" آپ کے نام نے مجھے نور بخشا اس کے بعد میرے آقا حضرت بابا صاحب" بنفس نفیس بالکل نور ہی کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ اس نور پر میری گنہگار نظر کیا کام کرتیں ہوش گم ہو گئے بیدار ہونے کے بعد کئی روز تک ایک خاص سرور قائم رہا اسی سرور میں سرکار سے بار بار عرض کرتا رہا کہ سرکار نوری شکل میں زیارتِ تاب نہیں شکردرہ شریف اور واکی شریف کی بشری شکل میں کرم چاہتا ہوں چنانچہ میرے مولا نے غلام کی التجا سن لی اور چند ہی روز بعد بشری شکل میں میرے مکان کے صحن میں ایک تخت پر آرام فرماتے ہوئے نظر آئے میں خدمت میں حاضر رہا اور سرکار مجھے نظر شفقت سے دیکھتے رہے اس طرح میرے آقا نے مجھے نوازا۔

اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں یہاں چند ہی پر اکتفا کرتا ہوں ان واقعات سے قارئین سمجھ جائیں گے کہ بابا صاحب کس شان کے بزرگ ہیں اور آپ کا طریقہ کتنا نرالا ہے مولف تاج مراری فرماتے ہیں کہ

ان تمام واقعات ہی نے مجھ کو شجرہ مبارک کی تلاش میں دربار محبوب الٰہی تک پہنچایا دل یہ گواہی دے رہا تھا کہ سرکار بابا ہی نے اس دربار کی طرف رجوع کیا ہے اسکا

Marfat.com

یہی ثبوت ہے کہ یہاں سے سرکار کا شجرہ مبارک حاصل ہوا جو ذکر تاج ہندی تاج مراری ہندوستان میں اور اب اذکار تاج الاولیاء میں شائع کیا جارہا ہے۔

مقبول احمد تاجی کو غلامی عطا کی

مقبول احمد تاجی تاج بابا مارکیٹ پاپوش نگر کراچی نے اپنے حالات حضرت قاضی بابا کو سنائے تھے جس پر قاضی بابا نے فرمایا تھا اب تم کسی کے مرید نہ ہونا اس کے بعد سرکار نے مقبول احمد صاحب کی تسلی کے لئے تین مرتبہ مختلف طریقہ سے نوازا کبھی شربت کبھی چائے اور کبھی مچھلی کے تلے ہوئے انڈے عطا کرگئے آج وہ سرکار کی فاتحہ کی اگر بتی کی خاک کو خاک شفاء کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور فائدہ اٹھا رہے ہیں محمد عبداللہ صدیقی صاحب اکولوی قاضی بابا کے نادیدہ عاشق ہیں اسی عشق نے انہیں سرکار کی غلامی میں لے لیا ہے۔ اور کرم ہو رہا ہے قاضی بابا کی صاحبزادی تاج النساء بیگم اور ان کے شوہر محمد حسن خان صاحب تاجی بھی سرکار کی غلامی سے مستفیض ہو رہے ہیں محمد حسن خان صاحب تو سرکار کی شبیہ مبارک کے سامنے گڑگڑا کر اپنا مقصد حاصل کر لیتے ہیں ان کے علاوہ بھی کراچی میں ایسے ہزاروں افراد موجود ہیں جن کو سرکار نواز رہے ہیں۔

اہلیہ محمد علی تاجی کی بیعت

سرکار تاج الاولیاء نے میرے چہرہ کے بوسے لینے کے بعد ایک شب میرے قریب آئے میں خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگی تو مجھے پکڑ کر جلیبی کھلائی اس کے بعد ایک شب میں نے دیکھا کہ میں ناگپور شریف میں ہوں ایک مقام پر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچی ہوں۔ وہاں سرکار بابا صاحبؒ کا مزار مبارک ہے مزار شریف کے قریب ایک بزرگ لیٹے ہوئے ہیں بے شمار عورتیں بھی ہیں تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ عورتیں تو چلی گئیں اور سرکار تاج الاولیاء مزار مبارک سے باہر تشریف لائے اور میرے سر پر ہاتھ پھیر کر فرمایا "کسی کو کچھ نہ بتانا" فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی یہ سب میرے مرید بننے کی تڑپ کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ چنانچہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کو میں سرکار کے دامن سے وابستہ ہو گئی ہوں یہ بھی سرکار کا کرم ہے۔

Marfat.com

شمیم منور جان کی بیعت (راوی شمیم منور جان)

میں ایک شکستہ دل عورت ہوں باپ کا سایہ نہ دیکھا نہ کوئی بھائی ہے ایک بہن تھی اس نے بھی جوانی میں ساتھ چھوڑ دیا لیکن اللہ کا کرم ہمیشہ شامل حال رہا۔ بچپن ہی میں بابا عبیداللہ درانیؒ نے اپنایا غالباً ۱۹۷۹ء میں میں نے دیکھا (خواب بشارت) بابا درانیؒ قادری تاجی اور بابا قادر اولیاء تاجی وجیا نگر کے ساتھ ہوں بابا درانی میرے ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں اسی وقت ایک دراز قد بزرگ بے حد نورانی چہرہ والے تشریف لائے اور بابا درانیؒ کے ہاتھ سے میرا ہاتھ لے کر فرمایا "یہ ہماری بیٹی ہے" اور ایک پھولوں کا ہار بھی میرے گلے میں ڈالا۔ (اس سے واضح ہوا کہ بابا درانی صاحب کو یہ بتایا کہ یہ ہماری بیٹی ہے) اس کے بعد اکثر سرکار تاج الاولیاء خواب میں کرم فرماتے رہے۔

ایک بار مجھ ناچیز سے فرمایا "تمہیں تو کلمہ پڑھنا بھی نہیں آتا میں سکھاؤں گا ایک بار سرکار جو چادر اوڑھے ہوئے تھے اس ادنیٰ خادمہ کو اوڑھایا جب بھی کرم فرمایا بے حد فرمایا بلکہ ایک بار تو واضح طور پر اپنا دست مبارک (میرے ہاتھ میں دے کر) یہ فرمایا کہ "کرلو اس ہاتھ پر بیعت" اسی طرح بابا سرکارؒ نے مجھ ادنیٰ خادمہ کو اپنی پلٹن میں شامل کر کے مجھے ہی نہیں میرے پورے خاندان پر احسان فرمایا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بابا درانی صاحب مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے بلکہ اپنے وصال سے قبل مجھ سے فرمایا "تمہیں دیکھ کر مجھے بابا تاج الدینؒ یاد آتے ہیں۔"

پلٹن میں نام

راوی: قاضی محمد علی تاجی

پشاور کے دورہ میں میری ملاقات بٹیا نعیمہ شہناز سے ہوئی میں نے ان کو ان کی بچیوں کو اور صاحبزادوں کو سرکار کا شیدائی پایا۔ گھنٹوں بیٹھ کر صرف سرکار کا تذکرہ بھرپور عقیدت و رقت کے ساتھ سنتی تھیں' ایک روز بٹیا نعیمہ نے سنایا کہ خورشید احمد داماد ولی بھائیؒ نے سرکار تاج الاولیاء کی خواب میں زیارت کی (خورشید احمد صاحب کا تعلق سلسلہ تاجیہ

Marfat.com

سے ہے) اس وقت سرکار کے دست مبارک میں دودھ کا گلاس تھا خورشید میاں سے مخاطب ہو کر سرکار نے فرمایا "یہ نعیمہ کو دے دو"۔

جہاں اس زیارت میں نعیمہ بٹیا کو گلاس عطا کروا کر پلٹن میں نام لکھوایا۔ وہاں خورشید احمد تاجی بھی قابل مبارکباد ہیں کہ قبلہ درانی صاحب نے جس بچی کو شمع محفل کا خطاب عطا کیا یقینا" اس بچی کا نام سرکار کے رجسٹر میں درج ہو گا۔ دودھ کا گلاس عطا کر کے سرکار نے واضح کر دیا کہ بچی ہماری ہے۔

میں نے چاہا تھا کہ خورشید احمد تاجی صاحب سے تفصیلی خواب مجھ تک پہنچ جائے تو اچھا ہے لیکن ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔

بابا صاحب کا ایک قول یہ بھی تھا کہ وہ مرشد، مرشد کامل ہی نہیں جو طالب کو اس کی طلب کے مطابق تعلیم نہ دے سکے۔

طے الارض:۔

زماں و مکاں کے فاصلوں کا سمٹ جانا دور دراز مقامات پر چشم زدن میں پہنچ جانا دوسروں کو بھی پہنچا دینا۔ دور کی چیزوں کو اپنے پاس بلا لینا کرامت ہے جو طے الارض کہلاتا ہے

اولیاء اللہ کی یہ روایت ہمیشہ سے چلی آرہی ہے کہ وہ آن واحد میں جہاں چاہتے ہیں پہنچ جاتے ہیں۔ زماں و مکاں کے فاصلے چشم زدن میں طے کر لیتے ہیں۔

یہ کرامت معراج کے واقعہ کی صداقت پر دلیل بن کر مادہ پرستوں کے سامنے آتی ہے تو یہ عہد گذشتہ کے معجزات کی تصدیق پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

میرے آقا حضرت بابا سید محمد تاج الدین رحمتہ اللہ علیہ کی ذات سے وہ تمام کرامتیں علی الاعلان ظہور میں آئیں جو تمام اولیاء اللہ سے فردا" فردا" وقتا" فوقتا" ظاہر ہوئی تھیں ان ہی کرامات سے بابا صاحبؒ کی جامعیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

پلک جھپکتے آپ دور دراز مقامات پر پہنچ جاتے اور اپنی جگہ پر بھی موجود ہوتے

Marfat.com

دوسری جگہ پہنچ کر ان کو باقاعدہ حکم احکام دیتے ان کی مشکل کشائی فرماتے یہ آپ کی مشہور عالم خصوصیات تھیں آپ کا ارشاد ہے۔

"ہم اپنے نام کے ساتھ رہتے ہیں"

اللہ اللہ جس شخصیت کے لاکھوں نام لیوا ہوں جس کا فرمان ہو کہ سوا لاکھ ولی بناؤنگا یہ سب آپ کو یاد کرتے ہوں گے اور میرے سرکار اپنے نام کے ساتھ ان کی مشکل کشائی فرماتے ہوں گے۔ اس سلسلہ کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

ہیرا لال کوچوان

سرکار مجھ غلام سے (مولف) یہ خدمت لے رہے ہیں کہ مختلف زبانوں میں سرکار کی سوانح شائع کر رہا ہوں اس سلسلہ میں' میں سرکار کے پرانے خدام عقیدت مند حضرات سے برابر ملتا رہا اور ان سے سرکار کے جو حالات ملتے رہے ان کو قلم بند کرتا رہا ہوں اسی سلسلہ میں مجھے خیال ہوا کہ میں ہیرا لال بھائی کوچوان جو سرکار کے تانگہ پر راجہ صاحب کی طرف سے مقرر تھے ان سے بھی کچھ حالات معلوم کر کے قلمبند کروں چنانچہ میں ان سے ملا انہوں نے جو خصوصی واقعہ بیان کیا ہے وہ پیش کر رہا ہوں۔

ایک روز سرکار تانگہ میں تشریف فرما تھے۔ اور مہاراج باغ کی سیر ہو رہی تھی اچانک سرکار نے بہت زور سے فرمایا "بڑھارے گاڑی کابل قندھار کو" حضور کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ سارا منظر بدل گیا اب ہمارا تانگہ مہاراج باغ میں نہیں تھا بلکہ کسی دوسرے شہر میں چل رہا تھا ایک مقام پر پہنچ کر باباجی بھگوان نے گاڑی روکنے کا حکم فرمایا جہاں گاڑی رکی اس کے سامنے ایک کمرہ تھا اس کمرہ سے تین آدمی نکل کر آئے اور حضور کی قدمبوسی کی سرکار نے ان سے کچھ باتیں بھی کیں۔ جسے میں نہ سمجھ سکا اس کے بعد فرمایا بڑھارے گاڑی اگلے ہی لمحہ ہم مہاراج باغ میں تھے۔

اس واقعہ کی تصدیق حضرت عین اللہ شاہ صاحب تاجی" (جن کا مزار اناؤ بھارت میں ہے) نے کی اور ہیرا لال بھائی نے بھی حضرت کو پہچان کر بتایا کہ جو تین آدمی مکان

Marfat.com

سے نکلے تھے ان میں سے ایک یہ ہیں دیکھا آپ نے یہ شان مہاراج باغ میں عقیدت مندوں کے درمیان تانگہ چل رہا ہے اور اسی وقت ہدایت دینے کابل بھی پہنچ گئے ہیں۔

باباصاحبؒ حج میں

راوی احمد خان صاحب نواب پورہ ناگپور

جن دنوں حضور شکردرہ سے واکی تشریف لے گئے تھے۔ ایک ضعیف اڑیاں کے رہنے والے حج کر کے ناگپور تشریف لائے کئی حضرات سے اور تانگہ والوں سے وہ دریافت کر رہے تھے نارنگی کے ناگپور واگی کہاں ہے۔ سب یہی بتا رہے تھے کہ نارنگی کا ناگپور تو یہی ہے واگی کوئی جگہ نہیں میں ان کے قریب گیا اور دریافت کیا آپ کو کس کی تلاش ہے تب انہوں نے الگ لے جا کر مجھے بتایا میں حج کرنے گیا تھا وہاں سے واپس آیا ہوں دوران حج جب ہم لوگ کنکریاں مارنے گئے تو میں نے دیکھا میرے قریب ایک بزرگ سبز جبہ پہنے دونوں ہاتھ باندھے کھڑے ہیں میرے دل نے گواہی دی کہ یہ کوئی درویش کامل ہیں میں کنکریاں مار کر فارغ ہوا تو ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا کچھ دیر بعد درویش چلنے لگے تو میں ادب سے جھکا تو انہوں نے فرمایا "یہاں نکورے نارنگی کے ناگپور کے قریب واکی ہے وہاں آ" چنانچہ میں آ گیا ہوں واگی کا پتہ نہیں چلتا میں فوراً سمجھ گیا کہ ان حاجی صاحب کی مراد حضور باباصاحب قبلہؒ سے ہے چنانچہ میں نے حاجی صاحب سے کہا جن کا آپ پتہ معلوم کر رہے ہیں وہ حضرت بابا تاج الدینؒ ولی کامل ہیں حال ہی میں واکی تشریف لے گئے ہیں چونکہ آپ واگی فرما رہے تھے اس لئے لوگ سمجھ نہیں رہے تھے حضرت باباصاحب کی یہی شان ہے وہ آپ سے حج میں بھی ملے اور یہاں بھی موجود تھے" چنانچہ میں نے ان کو اتوارہ اسٹیشن لے جا کر ریل میں واکی کے لئے سوار کر دیا اور پوری تفصیل سمجھا دی تیسرے روز میں بھی واکی شریف گیا تو حاجی صاحب کو سرکار کی خدمت میں موجود پایا۔ ملاقات ہوئی تو حاجی صاحب نے بتایا جب میں اسٹیشن پر اتر کر گاؤں کی طرف جا رہا تھا تو حاضرین سے باباصاحبؒ نے فرمایا "چلو ملاقات کو حاجی آرہے ہیں" میں

Marfat.com

سرکار کی طرف جا رہا تھا سرکار میری طرف آرہے تھے میں نے جیسے ہی دیکھا دوڑ کر قدم بوس ہوا وہاں بھی میں قدم بوسی ہی کے لئے جھکا تھا وہاں تو آپ نے منع فرما دیا تھا یہاں قدم بوسی کے بعد فرمایا حضرت یہیں رہتے۔ چنانچہ میں حکم کی تکمیل میں رکا ہوا ہوں۔ آپ تا حکم ثانی دربار میں مقیم رہے۔

تا مہر تو دیدیم رات گذ شتیم　　　　از جملہ صفات از پئے آں ذات گذ شتیم

بابا صاحب مکہ معظمہ میں (۲۱ روز)

راوی: سردار خان

۲ جون ۱۹۷۸ء کو سردار خان صاحب جن کی عمر اس وقت اسی سال تھی۔ اور قلعہ ناگپور میں قیام فرماتھے۔ انہوں نے یہ واقعہ سنایا میرا ایک ہاتھ سوکھ رہا تھا حضور بابا صاحب کی کرامتوں کا شہرہ ہر چہار جانب ہو رہا تھا لوگ پاگل خانے میں دور دور سے آکر فیض حاصل کر رہے تھے ایک روز میرے خسر مجھے بھی پاگل خانہ حضور کی خدمت میں لے گئے ہم لوگ ایک نیم کے درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ ایک حاجی صاحب حضور کا نام دریافت کرتے ہوئے پاگل خانہ میں آئے اور ہمارے پاس رکے۔ ہم لوگوں نے آنے کا سبب دریافت کیا تو فرمانے لگے میں مکہ شریف سے حج کر کے واپس آرہا ہوں وہاں بابا تاج الدین نامی بزرگ اکیس روز تک میرے ساتھ مکہ شریف میں رہے انہوں نے مجھے پتہ دیا تھا کہ میں ناگپور پاگل خانہ میں رہتا ہوں حاجی صاحب سرکار کی خدمت میں پہنچے اور پہچان لیا قدم بوس ہو کر دعائیں لیں اور واپس ہونے لگے تو وہاں کے ڈاکٹر کاشی ناتھ راؤ سے بھی ملاقات ہوئی ان کو بھی حاجی صاحب نے پورا واقعہ سنایا۔ ڈاکٹر صاحب کو بے حد تعجب ہوا کہ بابا صاحب کو میں روزانہ کمرہ میں دیکھتا ہوں وہ ان ۲۱ دنوں میں کمرہ ہی میں تھے کمرہ بھی بند رہتا ہے صرف خاص خاص اوقات میں کھولا جاتا ہے اور حاجی صاحب کے بقول ۲۱ روز ان کے ساتھ مکہ شریف میں رہے تو ڈاکٹر صاحب کے آنسو جاری ہو گئے اور بابا صاحبؒ کی کرامات سنانے لگے اتنے میں حضور کمرے سے باہر

Marfat.com

تشریف لائے اور ڈاکٹر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "لمبی نکورے" (یعنی اس بات کو طول مت دو) اس کے بعد حضور میری طرف (سردار خان) مخاطب ہوئے اور خود اپنی انگلی پکڑ کر فرمانے لگے "بڑی جلن رے بڑا درد رے" جیسے جیسے حضور یہ فرماتے میرے خشک ہاتھ کے درد اور جلن میں کمی ہوتی گئی جیسے ہی حضور نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں جھٹکے سے چھوڑیں ویسے ہی میرا درد کافور ہو گیا اور خشک شدہ ہاتھ کام کرنے لگا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا "حاجی سردار خاں جاکو آؤ" اسوقت تک میں نے حج نہیں کیا تھا لیکن بابا صاحب کے حاجی کہنے کے بعد مجھے حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور صحت بھی حضور جن کو بھی حکم دیتے جاکو آؤ ان کو دوبارہ حاضری کا شرف حاصل ہوتا۔

زبان کس چہ کند شرح حسن تو اے دوست
کہ شمع حسن تو با شعلہ ہمزباں بہتر

(ذہین تاجی)

حضرت فرید خان صاحب فضا

آپ انجمن ہائی اسکول ناگپور میں ہیڈ ماسٹر تھے آپ پر سرکار تاج الاولیاء کا خصوصی کرم تھا۔ وصال سے تین روز قبل ناگپور سے باہر جانے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے یہ فرما کر روک دیا "نکو حضرت تین دن بعد جاتے" چنانچہ فضا صاحب رک گئے اور تیسرے روز بابا صاحب نے وصال فرمایا اسمیں ان کی شرکت ہوئی بلکہ وہ تجہیز و تکفین کے مصارف میں بھی شریک رہے اس سے بڑھ کر اور کیا آپ کا تعارف پیش کروں ویسے حضرت فضا صاحب دل اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ (محمد علی تاجی)

جنگ بلقان کی کمان

حضرت قاضی بابا کی بیاض سے۔

حضرت فرید خان صاحب کہتے ہیں ۱۹۰۹ء کے ابتدائی زمانہ میں حضرت بابا صاحب

Marfat.com

واکی شریف میں مقیم تھے۔ میں (فرید خان فضا) اور پروفیسر عبدالقوی صاحب لکھنوی حضور بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اسوقت حضرت بابا صاحبؒ واکی مقام سے سات آٹھ میل دور ایک کاشت کی زمین پر کھیت میں تشریف فرما تھے اس کھیت کے چاروں طرف ببول کے درخت تھے زائرین درختوں کے نیچے بیٹھے تھے بابا کھیت میں پتھر چن چن کر ڈھیر کر رہے تھے ہم دونوں بھی پتھر جمع کرنے لگے پتھروں کا دو ڈھائی فٹ اونچا ڈھیر ہو گیا تو سرکار نے فرمایا اب دوسرا ڈھیر بناؤ اور جلد بناؤ دوسرا ڈھیر بھی تیار ہو گیا اس کے بعد حضور نے ایک لکڑی ہاتھ میں لے کر فوجی احکام جاری فرمانا شروع کر دیئے لکڑی سے اشارہ کرتے تھے فلاں ڈویژن ادھر جاؤ اٹیک فائر شوٹ اس قسم کے احکام ایک خاص کیفیت میں جاری فرما رہے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا وہ بھاگے یونانی' یونانی بھاگے پکڑو پکڑو اور پھر فرمایا یونانیوں کی ہم نے کمر توڑ دی اب مقابلہ میں کھڑے نہ ہوں گے اس کے بعد وہ لکڑی جو آپ کے دست مبارک میں تھی پتھر کی بڑی ڈھیری پر یہ فرما کر نصب کر دیا یہ ترکی کا جھنڈا ہے ترکوں کی فتح ہو گئی جس وقت حضور یہ مژدہ فتح سنا رہے تھے آپ کے چہرہ مبارک پر بڑی بشاشت تھی۔ کچھ دن بعد اخبارات میں خبر آگئی کہ یونانیوں کو شکست فاش ہو گئی ترکوں کے ہاتھ زبردست مال غنیمت آیا جنگ بلقان کی فتح ترکوں کو نصیب ہوئی۔

بابا صاحب کے جنگ بلقان میں شرکت کی تصدیق۔

محمد عثمان خان صاحب فضا فرید خان صاحب فضا کے چھوٹے بھائی تھے یہ بزرگ بھی بڑی خوبیوں کے مالک تھے بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند تھے اس زمانہ میں ڈپٹی کمشنر کے سررشتہ دار تھے آپ کا بیان ہے۔

اس جنگ کے فتح ہونے کے بعد ایک روز ڈی سی نے ان کو طلب کیا اور ایک فائل دکھا کر پوچھا یہ گھوڑے سوار کا فوٹو دیکھ کر بتاؤ یا معلومات کر کے رپورٹ دو یہ شخص ہندوستانی ہے اور ترکی کی فوج کی کمان کر رہا تھا یہ فوٹو لندن سے وائسرائے ہند کے پاس

Marfat.com

آیا ہے اور اس نے ہندوستان کے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو بغرض شناخت روانہ کیا ہے۔

فضا صاحب نے فائل لے کر تصویر دیکھی اور حیران ہو کر کہنے لگے یہ تو ہمارے پیرو مرشد حضرت بابا صاحبؒ کی فوٹو ہے تمام ہندو مسلمان ان کو پہچانتے ہیں دفتر میں جس سے جی چاہے معلوم کر لیجئے D-C نے دفتر کے تمام عملہ سے معلومات کر کے تصدیق کر لی اور رپورٹ وائسرائے کو بھیج دی وائسرائے نے لندن روانہ کر دی اس طرح سے یورپین ممالک سے بے شمار بڑے بڑے لوگ حاضر ہونے لگے۔

حضرت بابا صاحبؒ کے واقعات میں بے شمار حضرات نے بابا صاحب کی مختلف مقامات پر زیارت کی جہاں جس نے یاد کیا سرکار اس کی مشکل کشائی کے لئے وہیں پہنچ گئے۔

بابا صاحبؒ رہتک میں

میرے ایک محب مخلص بزرگ میجر سید منظور حسین خادم جو حضرت بابا صاحب کے بڑے پکے سچے پرستار تھے بابا صاحبؒ کی نذر نیاز کی تھی جس میں میں بھی مدعو تھا اور کئی بزرگ تھے ان میں ایک بزرگ رہتک (ہندوستان) کے تھے بابا صاحبؒ سرکار کا ذکر ہو رہا تھا ان حضرت نے فرمایا اپ کے بابا صاحبؒ کی میں نے رہتک میں زیارت کی ہمارے ایک دوست جو بابا صاحبؒ کے عقیدت مند تھے ان کے مکان پر تشریف لائے تھے انہوں نے میرے علاوہ کئی اور احباب کو بابا صاحبؒ سے ملایا اس طرح مجھے بھی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے قارئین یہ تو اس شہنشاہ کا تذکرہ ہے اس کے غلاموں نے بھی یہ کر دکھایا ہے ایک مختصر ذکر بابا صاحبؒ کے ایک ہندو غلام کا پیش کر کے اس مضمون کو ختم کروں گا اس لئے کہ میرے پاس حضرت قبلہ کریم بابا صاحب تاجی کے پاس اور حضرت بابا صاحبؒ کے مختلف عقیدت مندوں کے پاس صرف اس سلسلہ کے اتنے واقعات ہیں کہ اس پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

Marfat.com

آپ کے ہندو غلام کا واقعہ

ایک ہندو گارڈ سرکار کی خدمت میں موجود سرکار کے پیر دبا رہے تھے اسی دوران اسٹیشن ماسٹر اور ایک دو حضرات جو اسی اسٹیشن سے منسلک تھے حاضری کے لئے تشریف لائے جو گارڈ صاحب حضور کے پیر دبا رہے تھے ان کو پیر دباتے ہوئے دیکھ کر پریشان ہوئے اس لئے کہ ان گارڈ صاحب کو ناگپور سے آدھے گھنٹہ بعد ایک گاڑی لے کر جانا تھا یہاں گارڈ صاحب اطمینان سے سرکار کے پیر دبا رہے تھے یہ حضرات قدم بوس ہوئے اور بغیر اجازت لئے واپس اسٹیشن روانہ ہوئے۔ ان گارڈ صاحب سے تو کچھ نہیں کہا اسٹیشن ماسٹر صاحب نے سوچا کہ جلد پہنچ کر کسی اور گارڈ کی ڈیوٹی لگا کر ٹرین روانہ کردوں گا جب یہ اسٹیشن پہنچے تو ٹائم ہو گیا تھا اور گاڑی روانہ ہو رہی تھی یہ سمجھ کر آپ پلیٹ فارم پر ہی رکے کہ دیکھیں ہمارے اسٹاف نے کس کی ڈیوٹی لگائی ہے گارڈ کا ڈبہ جب سامنے سے گزرا تو وہی ہندو گارڈ صاحب جو سرکار کے پیر دبا رہے تھے جھنڈی ہلاتے اور ان کو سلام کرتے سامنے سے گزر گئے ان لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم ان کو بابا صاحبؒ کے پیر دباتے چھوڑ آئے تھے پھر یہ ہم سے پہلے کیسے پہنچ گئے چل کر دیکھنا چاہئے چنانچہ پھر یہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں گئے دیکھا تو وہی گارڈ صاحب سرکار کے پیر دبا رہے ہیں ان کو دیکھ کر سرکار اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ "تعجب کی بات نہیں' ایسا بھی ہوتا ہے"

بیک وقت دو جگہ حاضر

ایک مدراسی برہمن کسی آفس سے چار دن کی اجازت لے کر حضور میں حاضر ہوئے جب ان کی رخصت ختم ہو گئی تو انہوں نے حضور سے اجازت چاہی لیکن حضور نے اجازت نہ دی ایک ہفتہ کے بعد پھر اجازت چاہی حضور نے کوئی جواب نہیں دیا اسی طرح ایک ماہ کچھ دن گزر جانے کے بعد حضور نے انہیں اجازت دی یہ پریشان حال اپنے گھر پہنچ کر بیوی بچوں سے ملے اور اپنے دل میں خیال کرنے لگے کہ نہ بیوی دریافت کرتی ہے اور نہ کوئی بچہ کہ تم اتنے دن کہاں رہے۔ آخرش نہا دھو کر فارغ ہونے کے بعد

Marfat.com

اپنے بیوی سے دریافت کیا کہ میری تلاش میں دفتر سے کوئی آدمی تو نہیں آیا تھا بیوی نے سن کر تعجب سے پوچھا کہ آج آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ جواب دیا میں چار دن کی رخصت لے کر شکر درہ باباجی کی سیوا میں گیا تھا اور اجازت نہ ملنے پر ایک مہینے سے زائد وہاں قیام کرنا پڑا اور آج یہاں آنے پر نہ تم پوچھتی ہو اور نہ کوئی بچہ یہ سن کر بیوی نے جواب دیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں دفتر کا وقت ہو گیا ہے کھانا کھا کر دفتر جایئے چنانچہ یہ مہاراج دفتر گئے تو اپنے ماتحت حضرات سے حسب معمول ملے یہ دیکھ کر حضور بابا صاحبؒ کی طرف رجوع ہوئے اور التجا کرنے لگے کہ آپ کی یہ کیا کرامت ہے کہ کوئی دفتر کا آدمی میری غیر حاضری کے متعلق شکایت نہیں کر رہا ہے یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ان کے آفیسر کے پاس سے چپڑاسی آیا اور کہنے لگا صاحب نے مثل منگوائی ہے جو کل آپ کو دی تھی ٹیبل پر مثل بھی رکھی تھی۔ مثل لے کر یہ اپنی جگہ سے نہایت مسرور اٹھے اور اپنے آفیسر بالاء کے پاس مثل پیش کی اور انکو اول تا آخر سرگزشت سنائی جس کو سن کر دفتر کے سب لوگ دنگ رہ گئے دونوں جگہ حاضری واقعی کرامت ہے اس واقعہ سے قارئین سمجھ گئے ہوں گے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی صدق دل سے سرکار میں حاضر ہوا۔ سرکار نے اپنے حکم سے اسے اپنی خدمت میں رکھ کر دوہری شخصیت کا مالک بنا دیا ادھر سرکار کی خدمت کر رہا ہے ادھر دور دراز مقام پر بیوی بچوں کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی ڈیوٹی بھی انجام دے رہا ہے یہ سرکار کے اونٰے نام لیوا نے کر دکھایا تو میرے آقا بیک وقت کتنے مقامات پر ہوتے ہوں گے۔

بابا صاحبؒ کراچی میں

عبدالرحمن شنی صاحب جن کا ذکر ایک اور تذکرہ میں آچکا ہے آپ نے ایک تازہ واقعہ قاضی محمد علی تاجی کو سنایا حضرت بابا یوسف شاہ صاحب تاجی کی مزار پر عرس مبارک سرکار تاج الاولیاء منعقد تھا۔ ایک صاحب نے اجازت لے کر کچھ بیان کرنا چاہا۔ چنانچہ ان کو اجازت دے دی گئی۔ وہ کھڑے ہوئے اور بیان کرنا شروع کیا۔

Marfat.com

میں ایک تعلیمی ادارے میں پروفیسر ہوں۔ چند سال قبل بے حد پریشان تھا کہیں ملازمت بھی نہیں ملتی تھی پریشانی میں کراچی کے روڈ اور گلیوں کے چکر لگاتا پھرتا تھا ایک روز لیاقت آباد کے روڈ سے بہت ہی زیادہ مغموم اور پریشان گزر رہا تھا کہ اچانک ایک فقیر صاحب میرے قریب تشریف لائے اور اپنی جیب سے ایک سو کا نوٹ عنایت فرمایا میں ان کو دیکھ کر پریشان ہو گیا اور نوٹ لینے سے انکار کرنے لگا تب انہوں نے فرمایا لے لے برکت ہو گی ان کے یہ الفاظ ایسے تھے کہ میں نے وہ قبول کر لیا دو چار قدم چل کر مجھے خیال ہوا کہ اپنے محسن کا نام تو دریافت کر لوں چنانچہ دوڑ کر ان کے قریب گیا اور عرض کیا بابا جی آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کم از کم اپنا نام بتا دیجئے تاکہ میں اپنے محسن کے نام کو یاد رکھوں اس پر آپ نے فرمایا "میرا نام تاج الدین ہے" ناگپور رہتا ہوں"۔ آپ جو بھی زبان سے بات کرتے اس کا میرے قلب پر بڑا گہرا اثر ہوتا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے حد کرم کیا۔ آج میں پروفیسر ہوں لیکن فرصت کے لمحات میں ان گلیوں میں چکر لگاتا رہتا ہوں کہ شاید پھر ملاقات ہو جائے اس لئے کہ جس وقت انہوں نے میری مشکل کشائی فرمائی تھی اس وقت میں صرف ایک فقیر بزرگ سمجھا تھا لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ یہ بزرگ ہندوستان میں ہو گزرے ہیں اور آپ کے لاکھوں مرید اور عقیدت مند موجود ہیں تو میں بے چین ہوا کہ میں خاطر خواہ فیض حاصل نہ کر سکا ان کے عرس مبارک کے پوسٹر نظر سے گزرے تو یہاں حاضر ہو کر ان کے کرم کا حال بیان کیا آپ سب سے بھی دعا کا طالب ہوں کہ سرکار بابا صاحب ؒ کا کرم ہمیشہ میرے شامل حال رہے۔ آمین

ہمارے سنی صاحب نے ان پروفیسر صاحب کا نام اور پتہ کچھ بھی دریافت نہیں کیا جس کا مجھ ناشر کو افسوس ہے کاش کہ ان کا پتہ معلوم ہوتا تو ہم لوگ ان کی زیارت کرتے جنہوں نے کراچی میں سرکار کی زیارت کی۔

Marfat.com

ماہ جون ۱۹۹۴ء

بابا تاج الدینؒ داتا دربار لاہور میں

راوی: مسز نسیمہ ناصر، لاہور

میرا تعلق پشاور سے ہے۔ میری بڑی بہن نعیمہ شہناز جن کا قیام آج بھی پشاور میں ہے، ان کی نسبت بابا درانی سے ہے۔ بابا درانیؒ کا تعلق سلسلہ تاجیہ ہی سے ہے۔ ۱۹۹۰ء میں میری بہن بابا درانیؒ صاحب کی خدمت میں پہلی مرتبہ مجھے لے کر گئیں۔ ان دنوں میں اسکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ بعد میں درانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتی رہی اور ان کی کتابیں خصوصی طور پر حیات قادر کئی بار پڑھی۔ بچپن ہی سے خواب میں ایک ملنگ بزرگ کو دیکھتی تھی۔ ان بزرگ کا معاملہ یہ تھا کہ جب بھی میں پریشان رہتی وہ خواب میں کرم فرماتے اور میری پریشانی دور ہو جاتی۔ میں اپنے خواب بابا درانیؒ کو سناتی رہی انہوں نے بتایا کہ جن ملنگ بزرگ کو تم دیکھتی ہو وہ حضرت بابا تاج الدینؒ ہیں۔ بابا درانیؒ صاحب کی خدمت میں برابر حاضری دیتی رہی۔ شادی کے بعد خوابوں کا سلسلہ تو بند ہو گیا لیکن بزرگوں سے عقیدت قائم رہی اور میں کپتان واحد بخش سیال ربانی صاحب قبلہ سے بیعت بھی ہو گئی۔ پچھلے دنوں میں پشاور گئی وہاں میں اپنی بہن سے اذکار تاج الاولیاء لے کر آئی (سوانح حضرت بابا تاج الدینؒ) اس کتاب کا کئی بار مطالعہ کر چکی ہوں اس کے پڑھنے سے روح کو بے حد تسکین ہوتی ہے۔ کتاب مستقل میرے سرہانے رہتی ہے۔ روزانہ دو چار ورق پڑھ کر ہی سوتی ہوں۔ میں اکثر داتا دربار بھی حاضری دیتی ہوں۔ چند دن قبل دوران مطالعہ اذکار تاج الاولیاء داتا دربار حاضری کے لئے گئی وہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک ملنگ بزرگ کو چادر اوڑھے بیٹھے دیکھا۔ ان کا صرف چہرہ مبارک کھلا تھا۔ سفید ریش نہایت نورانی چہرہ آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے۔ میں ان کے قریب گئی۔ سلام عرض کیا تو بابا نے آنکھیں کھول دیں۔ آپ کی آنکھوں میں عجیب کشش تھی۔ میں اس کشش کی تاب نہ لا سکی۔ بمشکل تمام ان کے آگے سر جھکا کر

Marfat.com

عرض کیا۔ آپ مجھے دعا دیں گے؟ بابا نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "ضرور دیں گے" اور آہستہ آہستہ کچھ دعا بھی دی۔ میں اجازت لے کر واپس گھر کے لئے روانہ ہوئی جیسے ہی داتا دربار سے باہر نکلی مجھے خیال آیا کہ میں نے ان بزرگ کو کہیں دیکھا ہے اور یہ خیال پورے راستے رہا۔ گھر آنے کے بعد جب میں اپنے بیڈروم میں گئی وہاں بابا صاحبؒ کی اذکار تاج الاولیاء رکھی ہوئی تھی جیسے ہی شبیہہ مبارک پر نظر پڑی میں تڑپ گئی کہ وہ بزرگ تو بابا صاحبؒ ہی تھے۔ فوراً" داتا دربار پہنچی لیکن وہ نہ ملے اس کے بعد روزانہ جانے لگی لیکن پھر زیارت نہیں ہوئی لیکن ان کے تصرف سے ہر بار کسی نہ کسی بزرگ سے ضرور ملاقات ہو جاتی ہے۔ یہ بابا صاحب ہی کا کرم ہے۔

زمین کا مسخر ہونا

راوی: حاجی محمد اصغر قادری چشتی تاجی

اذکار تاج الاولیاءؒ کے تیسرے ایڈیشن کے صفحہ ۱۸۸ پر مضمون طے الارض موجود ہے۔ اس سلسلہ کے واقعات جو میرے علم میں بابا صاحبؒ کی کرامات کے ہیں ' روانہ کر رہا ہوں' نئی اشاعت میں شامل فرمالیں۔

میری پیدائش قاضی محلہ ناگپور کی ہے۔ بابا صاحبؒ کے کرم سے میں پولیس میں ملازم رہا۔ سب انسپکٹر ہو کر ریٹائر ہوا۔ میرے ماموں اور ایک نوجوان برطانیہ کی فوج میں بھرتی ہو کر ہانگ کانگ وغیرہ چلے گئے تھے۔ ۱۹۴۲ء کی جنگ ختم ہونے کے بعد بہت سے فوجی واپس آگئے لیکن میرے ماموں اور ان کا نوجوان ساتھی نہیں آئے۔

نوجوان کی والدہ بے حد پریشان تھی۔ چند حضرات نے اس کو مشورہ دیا کہ بابا صاحبؒ سے جا کر عرض کرو۔ انشاء اللہ تمہارا لڑکا ان کی دعا سے آجائے گا۔ چنانچہ یہ مائی سرکارؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور قدم مبارک پکڑ کر گڑگڑا کر بے حد رقت کے ساتھ عرض کرتی رہی کہ بابا میرے لڑکے کو بلا دو۔ جب تک میرے لڑکے کے آنے کی خبر آپ نہ دیں گے میں قدم مبارک نہیں چھوڑوں گی۔ رحم دل بابا صاحبؒ نے تھوڑی ہی دیر بعد فرمایا "

Marfat.com

مائی نیم کے درخت کے پاس جاکر دیکھ کون سو رہا ہے"۔ یہ مائی نیم کے درخت کے پاس گئی جو قریب ہی تھا۔ دیکھا تو اس کا لڑکا سو رہا تھا۔ مائی نے بیٹے کو اٹھایا اور اس سے چپک گئی۔ خوب رونے دھونے کے بعد اس سے دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں جنگ ختم ہونے کے بعد جاپان چلا گیا تھا۔ آج ہوٹل سے کھانا کھا کر باہر نکلا تو ایک بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ مار کر کہا تیری ماں پریشان ہے اور تو یہاں موج کر رہا ہے۔ دوسرے ہی لحہ میں اس درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ ماں نے لڑکے کو سرکارؒ کی خدمت میں پیش کیا۔ سرکارؒ کو دیکھتے ہی وہ قدموں میں گر پڑا اور برجستہ کہا "یہی وہ بزرگ تھے جنہوں نے میری پیٹھ پر ہاتھ مار کر یہاں پہنچادیا"۔ جب یہ واقعہ مشہور ہوا تو میری نانی صاحبہ مجھے لے کر (تانگے میں) بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے لڑکے کے لئے عرض کرنے لگیں۔ عورتوں مردوں کا کافی رش تھا۔ اس وقت میری عمر سات سال کی تھی۔ عورتوں کے دھکوں سے میں سرکار کے قدموں میں جا گرا۔ اس طرح مجھے قدم بوسی نصیب ہوئی۔ نانی کے گڑگڑانے پر سرکارؒ نے فرمایا "تمہارا لڑکا بڑے صاحب (اللہ میاں) کے پاس پہنچ گیا۔ سب کو جانا ہے۔ یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے کوئی نہیں آیا۔ اب صبر کرتے جی اماں۔ بابا صاحبؒ کے الفاظ سے نانی اماں کو تسلی ہوئی ورنہ رو رو کر انہوں نے اپنا حال برا کر رکھا تھا۔

بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک

راوی: ہیڈ ماسٹر محمد اسحٰق ناگپوری

یہ آج کل اپنی لڑکی کے پاس امریکہ میں ہیں۔ مجھ (حاجی محمد اصغر) کو بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک کی بات کرتے ہوئے دیکھنے اور سننے کا واقعہ کچھ اس طرح سنایا۔ ماسٹر اسحٰق صاحب اپنے گھر ہر ماہ ۲۶ ویں شریف کی فاتحہ (بابا صاحبؒ) کیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ اپنے گھر میں کچھ مرمت کا کام کر رہے تھے۔ کچھ سامان خریدنے بازار گئے۔ مستری کام کر رہا تھا۔ جب یہ واپس آئے تو دیکھا کہ مستری گھر سے باہر کچھ گھبرایا گھبرایا سا کھڑا ہے۔

Marfat.com

دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ آپ کے گھر میں جو تصویر لگی ہوئی ہے وہ بات کر رہی تھی۔ میں یہ دیکھ اور سن کر گھبرا کر باہر آ گیا کہ یہ کیا بات ہے کہ تصویر بات کر رہی ہے کچھ گڑبڑ ہے۔ ماسٹر صاحب نے اسے تسلی دی اور بابا صاحبؒ کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ تب اس نے کام شروع کیا۔

تقاریب عرس میں بزرگان دین موجود ہوتے ہیں

راوی: بنگالی بابا سید خادم حسین چشتی اویسی سکنہ سعود آباد

ملیر میں خادم (محمد اصغر) ہر سال بابا صاحبؒ کا عرس کرایا کرتا ہے۔ بنگالی بابا نے سرکارؒ کی ملاقات کا واقعہ مجھے سنایا۔

وہ فرماتے ہیں۔ رات کے دو بجے میں عرس میں شرکت کے لئے آیا تو ایک جگہ ایک بزرگ کو چند مریدوں کے ہمراہ بیٹھا ہوا پایا۔ میں نے سلام کیا آپ نے جواب دیا اور مجھ سے مصافحہ بھی کیا۔ آپ نے جو حلیہ بتایا وہ میرے بابا صاحبؒ کا تھا۔ اس واقعہ سے واضح ہو گیا کہ میرے باباؒ عرس مبارک میں تشریف لائے تھے اور ہم غلاموں کو نواز کر گئے۔

مقام عرس کے قریب ہی مرزا صاحب کا قیام ہے۔ ان کی بیوی کا بیان ہے کہ رات کے دو بجے عرس مبارک میں قوالیاں ہو رہی تھیں۔ میں جیسے ہی دروازے کے پاس آئی۔ سرکار باباؒ کو دروازہ کے قریب دیکھ کر میں بے قابو ہو کر دروازے سے باہر نکلی کہ بابا سرکارؒ کی قدم بوسی کروں گی لیکن وہ جھلک دکھا کر چلے گئے۔ اس واقعہ سے بھی سرکار کی موجودگی کی تصدیق ہوئی۔ حاجی عبد الرشید صاحب سکنہ ملیر کا بیان ہے کہ دوران ملازمت سعودی عرب مجھ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روز طواف کعبہ کے بعد میں نے کعبہ شریف کے قریب بابا صاحبؒ کی زیارت کی۔ اس طرح کے بے شمار واقعات بابا صاحبؒ کے ہوں گے۔ سرکار کے غلاموں کے بھی واقعات اس کتاب میں موجود ہیں کہ وہ سرکار کی خدمت میں شکر درہ شریف میں ہیں اور اسی وقت گارڈ کی حیثیت سے گاڑی دوسری جگہ بھی لے جا رہے ہیں۔ دوسرے گاؤں سے آ کر مہینوں سرکار کی

Marfat.com

خدمت میں ہیں اور اپنے گاؤں میں ڈیوٹی بھی انجام دے رہے ہیں۔ بال بچوں کی حسب معمول خدمت بھی کر رہے ہیں۔ جب غلاموں کو یہ درجہ سرکارؒ دلا سکتے ہیں تو سرکار کا کیا مقام ہوگا۔

بزرگوں کے اقوال

حضرت بایزید سے کسی نے دریافت کیا آپ نے طریقت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟

آپ نے فرمایا "یہاں تک کہ جب میں اپنی دو انگلیوں کے درمیان نگاہ کرتا ہوں تو اس میں تمام دنیا و مافیہا دکھائی دیتی ہے"

فوائد السالکین

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے ایک مجلس میں فرمایا "حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سرہ العزیز ہر سال حج کے لئے جایا کرتے تھے جب آپ درجہ کمالیت کو پہنچ گئے تو ہر سال حاجی صاحبان حضرت خواجہ صاحب کی حج میں زیارت کرتے تھے حالانکہ وہ اپنی قیام گاہ میں گوشہ نشین ہوا کرتے تھے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت غریب نواز ہر رات خانہ کعبہ میں ہوتے اور فجر کی نماز با جماعت اپنے گھر میں پڑھتے"۔

صراط مستقیم

جس کے پاس ایمان کی پونجی ہوتی ہے ان کا سیدھا راستہ صراط مستقیم ہے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ راستہ ہم کو اس دنیا سے کسی اور دنیا میں لے جاتا ہے۔ زمین سے آسمان تک پہنچاتا ہے اور کشاکش زندگی سے نکال کر فردوس کی لذتیں بخشتا ہے۔ ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ فقراء کا یہ کہنا ہے کہ یہ راستہ کہیں اور نہیں لے جاتا، بلکہ اپنے آپ تک پہنچاتا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ مقام قلب کے سوا کچھ اور نہیں۔ یہ راستہ اعمال سے نہیں بلکہ ایمان سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راستہ ہاتھ پاؤں اور دماغ کی حرکت طے

Marfat.com

نہیں کرتی بلکہ قلب کا ذکر طے کرتا ہے۔ یہ ایک نکتہ ہے قرآن کریم آئینہ کائنات ہے۔ سورۃ اخلاص اس آئینہ کا صقیل ہے، بسم اللہ اس صقیل کی جلد ہے "ب کی کشتی اس جلد کا جوہر ہے اور ب" کا لفظ فقیر کے دل کی راز ہے۔ (از حیات قادر)

آنسو

آنسو روح کا غسل ہے۔ اس کے بغیر روح کی کثافت نہیں مٹ سکتی۔ اولیاء اللہ کے آنسو دنیا والے کیا جانیں۔ بڑی گراں قدر چیز ہے آخر انہیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ لوگ پروانے سوز کو تو دیکھتے ہیں لیکن شمع کے آنسو نہیں دیکھتے۔ وہ خود تو نور ہے، پھر اسے آنسو کی کیا ضرورت؟

صدیق اکبرؓ نے کہا "مجھے موسلا دھار برسنے والی آنکھ دے۔" (در عینی سے اقتباس)

انیک روپ میں ایک

حضرت بابا صاحبؒ نے جس صورت میں چاہا خود کو متشکل کر دکھایا کبھی کسی کو اس کے محبوب کی شکل میں، کبھی کسی کو مطلوب کی شکل میں کہیں آپ کرشن جی کے روپ میں تو کہیں جج کی کرسی پر خود نظر آئے کبھی کسی کو اپنی خدمت میں روکا تو اس کی شکل میں اس کے گھر اور دفتر میں موجود رہے اس قسم کی کرامات کا کتاب و سنت کی روشنی میں کیا مقام ہے؟ دیکھیں (ا) قرآن کی سورہ مریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام مریم علیہا السلام (وہ اس کے سامنے تندرست آدمی کی روپ میں ظاہر ہوا) کے سامنے بشری شکل میں ظاہر ہوئے۔

حدیث احسان حضرت جبریل علیہ السلام کا وحیہ کلبی کی صورت میں آکر ایمان اسلام اور احسان کے مسائل پر گفتگو کرنا ثابت ہے بشر کا صورت ملکی میں اور ملک کا صورت بشری میں تمثل ثابت ہے اس میں خصوصی بات یہ ہے کہ کرامات کی یہ قسم کمال روحانیت پر دلالت کرتی ہے جو روح الامین سے مجرد روح ہونے کے باعث ظہور پذیر ہوئی حضرت تاج الاولیا کی اس قسم کی کرامات کا ظہور اس حقیقت پر گواہ ہے کہ آپ جسمانی و عنصری کثافتوں سے پاک و صاف ہو کر سراپا انوار اور مجسم روح بن چکے

Marfat.com

تھے۔

وہ کمال روحانی جو ہر مسلمان کو جنت میں حاصل ہو گا حیات طیبہ کہلاتا ہے حضرت بابا صاحبؒ کو یہ حیات طیبہ دنیا میں حاصل تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتوں کے سوائے کوئی چیز قابل خرید و فروخت نہیں آدمی جب چاہے جس صورت میں چاہے داخل ہو جاتا ہے یعنی ہر شکل ہر روپ میں انسان خود کو نمایاں کر سکتا ہے یہ حدیث ترمذی میں ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شِرًا وَلَا بَیْعَ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَھٰی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا ؕ

(دید کی اپنی جب ہوئی خواہش۔ آپ کو ہر طرح بنا دیکھا)

بابا صاحب بیرسٹر کے روپ میں

حضرت فرید خان صاحب فضا بیان فرماتے ہیں

ایک روز حضرت بابا صاحبؒ واکی شریف سے سات آٹھ میل دور ایک کھیت میں آم کے درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے فضا صاحب بھی وہاں پہنچ گئے اور قدمبوسی کرنے کے بعد بیٹھ گئے ایک کنبی (کاشتکار) آیا اور بابا صاحبؒ کے پیر چھو کر بیٹھ گیا اور بابا صاحبؒ سرکار جدھر جاتے ان کے پیچھے پیچھے ہوتا بابا صاحبؒ اسے فرماتے جا' جا اپنا کام کر' مگر وہ نہ جاتا ایک روز بابا صاحبؒ اس درخت کے نیچے پھر آئے وہ کنبی بھی ساتھ تھا آپ نے اسی سے فرمایا "اس درخت کے نیچے بیٹھ جا اٹھنا نہیں ورنہ مار ڈالوں گا" وہ بیٹھ گیا تین روز لگا تار بابا صاحبؒ اس درخت کے پاس آتے رہے اور "بیٹھا رہ خبر دار یہاں سے ہلنا نہیں" فرما کر چلے جاتے چوتھے روز جبکہ سرکار اسی درخت کے سایہ میں ایک چادر اوڑھ کر آرام فرما رہے تھے۔ اس کا ایک بھائی اس کو تلاش کرتے کرتے درخت کے قریب آیا' رامو! رامو! بھائی کہہ کر پکارنے لگا آواز سن کر

راموں اٹھ کر کھڑا ہوا سامنے اس کا بھائی رامن آواز دے رہا تھا دوڑ کر گیا اور بھائی سے لپٹ گیا رامن نے کہا بھائی تم کہاں تھے ہفتہ بھر سے تلاش کر رہا ہوں اب یہاں کا پتہ ملا تو آیا ہوں مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہو گیا ہے اپنی تمام زمین جائیداد جو رہن تھی وہ سب ہمیں مل گئی اس نے خوشی میں دریافت کیا کیس جیت گئے؟ کوئی امید تو نہ تھی ساہوکار بڑا آدمی ہے ہم مجبور' کیس بھی صحیح طور سے لڑ نہیں رہے تھے اس لئے کہ ہمارے پاس تو وکیل کو دینے کے لئے پیسے بھی نہیں تھے تب اس نے کہا ایک بیرسٹر صاحب بہادر کوٹ پتلون پہنے ہمارے گھر آئے اور پوچھا بھائی تمہارا کوئی مقدمہ ہے؟ میں نے کہا "ہاں" تب انہوں نے مجھ سے کاغذات طلب کئے ان کی بات کا مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے کاغذات دے دیئے کاغذات لے کر انہوں نے کہا ہم تمہارے مقدمہ کی پیروی بغیر فیس کے کریں گے پرسوں صبح آٹھ بجے کورٹ میں ہمارا انتظار کرنا یہ کہہ کہ وہ چلے گئے میں مقررہ تاریخ پر کورٹ پہنچا کچھ دیر بعد وہی بیرسٹر صاحب تشریف لائے ڈی سی بھی آگئے تھے چنانچہ ہمارا مقدمہ پیش ہوا سب سے پہلے مجھے آواز پڑی میں اندر داخل ہوا تو بیرسٹر صاحب نے تقریر شروع کی اور آدھے گھنٹہ تک بولتے رہے ڈی سی پر آپ کی تقریر کا ایسا اثر ہو کہ اس نے مقدمہ کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اس طرح ساہوکار کا دعویٰ مسترد ہو گیا نقل حکم لینے کے لئے دوسرے دن کی تاریخ ملی نقل حکم لے کر اور اس سے پیشتر بھی ہم تم کو تلاش کرتے رہے لیکن تم آج ملے ہو بیرسٹر صاحب مقدمہ کی پیروی کے بعد کاغذات دے کر چلے گئے ان کو بہت تلاش کیا وکیلوں سے دریافت کیا مگر ان کا پتہ نہیں چلا بابا صاحب چادر اوڑھے یہ سب گفتگو سن رہے تھے جب پورا واقعہ وہ کسان بیان کر چکا تو آپ نے فرمایا میں تو کہیں نہیں گیا یہیں ہوں رامن نے آپ کو پہچان کر کہا یہی تو ہیں بیرسٹر صاحب

جسم خاکی کے تلے جسم مثالی بھی رکھتے ہیں
ایک قبا اور بھی ہم زیر قبا رکھتے ہیں

Marfat.com

باباصاحبؒ محبوب کے روپ میں

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحبؒ ایک مرتبہ اجمیر شریف کے عرس میں رات (۲) بجے اپنے چند مریدوں کے ہمراہ نلے بازار کے ایک مکان میں تشریف لے گئے اس مکان میں ایک بزرگ لیٹے ہوئے تھے جو کافی ضعیف اور بے حد کمزور تھے کمزوری کی وجہ سے لیٹے ہی رہتے تھے معلوم ہوا کہ کروٹ بدلنے میں بھی سہارے کی ضرورت ہوتی تھی آپ کے متعلق سنا ہے کہ چائے پلانے والے چائے کی طشتری آپ کے منہ سے لگائے رکھتے زیادہ حصہ زمین پر گرجاتا آپ کے صرف لب تر ہوتے رہتے سینکڑوں پیالیاں لوگ پلاتے اور وہ اسی طرح بہتی رہتیں عرس کے زمانہ میں تو لوگ چاہتے کہ آپ کو چائے پلائی جاتی رہے جب تک آپ خود بس نہ کر دیں مگر ایسا نہ ہوا جس وقت حضرت مولانا صاحب پہنچے ان کو سلام کیا وہ اتنے کمزور بزرگ جن کو کروٹ کے لئے بھی سہارے کی ضرورت ہوتی تھی حضرت مولانا صاحب کو دیکھتے ہی بغیر کسی سہارے کے اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت سے بغلگیر ہوئے حضرت مولانا صاحب کو ان بزرگ نے جو اپنے حالات بتائے وہ یہ ہیں وہ بزرگ فرماتے تھے میں نے لندن سے بیرسٹری پاس کی اس کے بعد بمبئی پریکٹس شروع کرنے آیا یہاں پر ایک بنگلہ کرایہ پر لے کر رہنے لگا ایک روز یہ اپنے بنگلہ کی کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے تھے سامنے والے مکان پر نظر پڑی تو اس کی کھڑکی میں ایک حسین و جمیل دوشیزہ کا چہرہ نظر آیا آنکھیں چار ہوتے ہی محبت کا وار ہو گیا لڑکی ہوش میں آئی تو کھڑکی بند کرلی بیرسٹر صاحب اپنی آنکھوں کی دونوں کھڑکیاں بند کرنا کیا بھولے سب کچھ بھول گئے اب اسی کے تصور میں شب و روز کٹنے لگے لگن کا یہ حال ہو گیا کہ کسی طرح اس سے ملیں اس کھوج میں پتہ چلا کہ وہ بخار میں مبتلا ہو گئی ہے یہ سن کر بے قراری اور بڑھی کسی طرح اس تک پہنچنے کی تدابیر سوچنے لگے رات کی نیند دن کا چین سب ختم ہو گیا یہ آنکھ ایسی لگی کہ ”العاشق

Marfat.com

یدخل الغنم فی القدر ویدخل الرجل فی القبر العین حقٌ

(بکری کو آنکھ ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے' آدمی کو آنکھ قبر میں پہنچا دیتی ہے آنکھ حق ہے)

نہ جانے ان سے کس نے کہہ دیا؟

مال سوزِ غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمع زندگانی دیکھتے جاؤ
وہ اٹھا شور ماتم' آخری دیدار میت پر
اٹھائی جا رہی ہے لاش فانی دیکھتے جاؤ

اب تو یہ خود بھی زندہ بدست مردہ ہو گئے لڑکی کا انتقال ہو گیا عمارت سے جنازہ نکلا یہ جنازہ کے ساتھ چپ چاپ چلتے رہے قبرستان پہنچے لاش سپردِ خاک کی گئی سب لوگ واپس چلے گئے یہ کھڑے دیکھتے رہے جب دیکھا کوئی نہیں دیکھتا دوڑ کر قبر سے لپٹ گئے اور زار و قطار رونے لگے آہ و فریاد' نالہ و فغان' سوز و درد بیتابی و ناشکیبائی ۔

ایک دریا بیچ میں حائل ہے وہ دور گئے اس پار گئے
اور ہم ساحل پر بیٹھے ہیں وہ جیت گئے ہم ہار گئے

ایسی حالت میں دن گزر گیا روتے روتے نڈھال ہو کر غشی سی آ گئی دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بزرگ ہیں اور فرما رہے ہیں۔

"ناگپور آتے' ہم سے ملتے' ہم تاج الدینؒ ہیں"

یہ تو اپنے دل میں فیصلہ کر گئے تھے کہ عمر بھر قبر پر بیٹھ کر گزار دوں گا لیکن اب وہ فیصلہ بدل چکا تھا یہ اسی حالت میں روانہ ہو کر ناگپور پہنچے۔ حضور شکر درہ محل میں چبوترے پر رونق افروز تھے۔ تمام حاضرین مودّب کھڑے تھے حضور پر نظر پڑی تو پہچان گئے کہ یہی بزرگ ہیں جن کو میں نے بشارت میں دیکھا ہے نظریں نیچی کئے آگے بڑھے پھر جیسے ہی نظر اٹھائی دیکھا کہ بابا صاحبؒ نہیں وہی لڑکی بصد ناز و ادا نظر نواز ہے یکبارگی ایک چیخ ان کے منہ سے نکلی اور دوڑ کر قدموں میں جا گرے جب ہوش آیا تو بابا صاحبؒ

Marfat.com

کے قدموں میں پایا سرکار نے حکم دیا جاؤ اجمیر شریف کی خدمت تمہارے سپرد کی"
ہر جگہ ہمیں دیکھتے رہو اچھے رہو گے۔

چنانچہ یہ روانہ ہو کر اجمیر شریف اپنی ڈیوٹی پر پہنچے اور لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے وہیں وصال ہوا۔

بابا صاحب بو علی شاہ قلندرؒ کے روپ میں

کراچی میں ایک نو مسلم بزرگہ مائی نور محمدی (مائی نوری)ؒ کا قیام تھا یہ مائی حضرت بو علی شاہ قلندر کی حاضر باش رہیں اور قلندر صاحب سے اس قدر عشق ہو گیا کہ گھر بار عزیز و اقارب سب کو خیر باد کر کے مذہب اسلام قبول کر لیا اور حضرت قلندر صاحب کی زیارت سے بھی مشرف ہونے لگیں جب لگن اور عشق اور بڑھا تو ان کی خواہش ہوئی کہ سرکار قلندر صاحبؒ خواب کی بجائے بیداری میں نظر آئیں اور میں اس طرح سرکار قلندر کا دیدار کروں چونکہ عشق صادق تھا حضرت بو علی شاہ قلندرؒ نے مائی کو بشارت دی کہ تو بیداری میں مجھے دیکھنا چاہتی ہے تو ناگپور جا تاج الدینؒ کی شکل میں میں وہاں موجود ہوں۔

چنانچہ مائی ناگپور پہنچی حضرت بابا صاحبؒ نے مائی کے دربار پہنچنے سے پیشتر حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "چلو رے ہماری جوگن آرہی ہے" چنانچہ سرکار جائے قیام سے اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔ اسٹیشن سے تقریباً ایک فرلانگ قبل آپ رک گئے مائی اسٹیشن سے روانہ ہوئی جیسے ہی سرکار پر نظر پڑی وہیں سے قدم بوس ہوتی ہوئی خدمت میں پہنچی سرکار نے اپنی خدمت میں رکھ کر نوازا مائی دربار تاج الاولیاء کھار اور میں سرکار کی ماہانہ نذر نیاز میں شریک ہوتی تھیں اور حضرت قاضی بابا صاحبؒ جب چادر مبارک سرکار میں پیش کرنے کے لئے ناگپور شریف جاتے تو مائی یہاں سے روانگی کے وقت ساتھ ہوتیں جہاز جب نظروں سے اوجھل ہو جاتا تو واپس ہوتیں مائی نوری بالکل نورانی ہو گئی تھیں ہندوستان میں نقشبندی سلسلہ میں بیعت ہو گئیں تھیں اور اپنے شیخ

Marfat.com

کی نذر نیاز بہت اہتمام سے کرتی تھیں وصال کے بعد بھی مائی کو کراچی کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت عبداللہ شاہ غازی کے قرب میں جگہ ملی۔

(قاضی محمد علی تاجی)

نظر تاج الاولیاء
لاکھوں کوس دیکھتا ہوں

سرکار تاج الاولیاء سے ایک مرتبہ ایک صاحب نے کہا حضور آپکو سو پچاس میل دور تک تو دکھائی دیتا ہو گا سرکار نے فرمایا "کیا بکتا ہے جدھر بھی دیکھتا ہوں لاکھوں کوس دیکھتا ہوں" (کوس ۳ میل کے فاصلہ کو کہا جاتا تھا)

پانچ پیسے

ایک مرتبہ حضور نے فرمایا کہ "کسی ولی سے آج تک پانچ پیسے نہیں بنے ہم پانچ پیسے بنا کر دکھائیں گے ہم تاج الدین ہیں"

مرتبہ

ایک روز آپ راجہ بہادر کے محل کی سیڑھیاں چڑھ رہے تھے پیچھے سے ایک صاحب نے سوال کیا "بابا فلاں بزرگ نے گیارہ منزلیں طے کی تھیں آپ نے کتنی منزلیں طے کیں آپ نے ایک گالی دے کر فرمایا "گن لے سیڑھیاں"

ہم اپنے وقت کے شہنشاہ ہیں

فرید الدین عرف چھوٹے بابا صاحب جو مریم بی اماں صاحبہ کے برادر زادہ تھے ان سے سرکار بابا صاحب نے فرمایا سب ہو گئے اپنے اپنے وقت کے سلطان و بادشاہ ہم اپنے وقت کے شہنشاہ جس کو دیں اس سے کوئی نہیں لے سکتا اور جس کو نہ دیں اسے کوئی نہیں دے سکتا۔

ہمارا دربار دعا کا ہے۔

ایک شخص حاضر ہوا اور حضور کے قدم پکڑ لیے اور عرض کیا بابا اب آپکو نہیں چھوڑونگا آپ جب تک اپنی زبان مبارک سے یہ نہ فرمادیں کہ "تیرا بیڑا غرق ہو جائے"

Marfat.com

حضور نے فرمایا یہاں بیڑا غرق نہیں کیا جاتا تیرایا جاتا ہے۔

چند حضرات نے حضور سے عرض کیا سرکار فلاں صاحب آپ کی شان میں کچھ غلط باتیں کر رہے تھے ان کے لئے آپ بد دعا کردیں سرکار نے ارشاد فرمایا نکو حضرت "ہمارا دربار دعا کا ہے بد دعا کا نہیں"۔

تارے گن لے

ایک مرتبہ ایک صاحب نے دریافت کیا بابا آپ کے بچے (غلام) کتنے ہیں۔ آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تارے گن لے۔ آپ کا فرمان کہ لاکھوں کوس تک دیکھتا ہوں اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے بچے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں انکی تربیت ہو رہی ہے (سرکار) تربیت فرما رہے ہیں حکم احکام برابر مل رہے ہیں ہر طرح آج بھی سرکار ان کی نگرانی فرما رہے ہیں اس سلسلہ کے چند واقعات پیش کر رہا ہوں۔

شمس و قمر پیروں تلے راوی رانے بابو مالک انوپم ہوٹل

۱۶ دسمبر ۱۹۷۹ء مطابق ۲۵ محرم الحرام کو ایک ستر سالہ ضعیف شخص جن کے ہمراہ ان کی بوڑھی بیوی لڑکا اور بہو موجود تھے شکر درہ شریف میں حضور کے چلہ مبارک پر حضور کے پلنگ مبارک کے قریب بیٹھ کر زار و قطار رو رہے تھے عرس کا اجتماع تھا میری نظر ان پر پڑی ان کے اس طرح رونے پر ان کو توجہ سے دیکھا لیکن وجہ دریافت کرنے کی ہمت نہ ہوئی ۱۸ دسمبر ۲۷ محرم الحرام کو ہم لوگ اماں صاحبہؒ کے مزار پر حاضری دینے گئے تو وہاں بھی میں نے ان بزرگ کو اپنے گھر کے افراد کے ہمراہ دیکھا اماں صاحبہؒ کے مزار مبارک پر بھی وہ بلک بلک کر رو رہے تھے یہاں میں نے ہمت کی اور ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے دریافت کیا "باباجی آپ کو کیا تکلیف ہے میری بات سن کر بھی وہ چند لمحہ اور روتے رہے پھر انہوں نے گڑگڑاتے ہوئے جواب دیا بابو تکلیف تو کچھ نہیں ہے حضور بابا صاحب کا کرم ہی کرم ہے لیکن مجھ سے ایک مرتبہ بے ادبی ہو گئی تھی جب اس

Marfat.com

کا خیال آتا ہے تو آنسو جاری ہو جاتے ہیں پھر انہوں نے پوری تفصیل یوں بیان کی"

میں کراچی (پاکستان) سے آیا ہوں پنشن یافتہ کلکٹر ہوں ۱۹۴۷ء سے قبل ناگپور ہی میں میرا قیام تھا سرکار کی حیات ظاہری میں شکردرہ حاضر ہوا کرتا تھا اس زمانہ میں' میں ایک معمولی ملازم تھا لیکن سرکار مجھے کلکٹر کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے ایک روز شکردرہ حاضر ہوا تو دیکھا عقیدت مندوں کی قطار لگی ہوئی ہے میں بھی قطار میں کھڑا ہو گیا دل میں خیال ہوا کہ حضور بابا صاحب" پہنچے ہوئے بزرگ تو ہیں لیکن ان کا مرتبہ کیا ہو گا اس شش و پنج میں میری باری آئی اور محل کے احاطے میں داخل ہوا اس وقت سرکار فرش پر پیروں کے بل تشریف فرما تھے میں قدم بوسی کے لئے جیسے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھا سرکار نے اپنا دایاں پیر میرے آگے بڑھا دیا میں نے جو آپ کے تلوے پر نظر ڈالی تو اوپر کے حصہ میں سورج اور نیچے کے حصہ میں چاند نظر آیا یہ دوپہر کا وقت تھا آپ کے تلوے سے سورج کی روشنی نکل رہی تھی جس سے میری آنکھیں چکا چوند ہو گئیں حیرت سے آسمان کی طرف دیکھا تو اندھیرا نظر آیا۔ دوبارہ نیچے دیکھا تو حضور نے فرمایا "جاؤ کلکٹر جہاں بھی رہتے کلکٹری کرتے حضور کے یہ الفاظ سن کر مجھے ہوش آیا مگر مجھ سے مرتبہ معلوم کرنے کی جو بے ادبی ہوئی تھی اس کی معافی نہ ہو سکی کچھ دنوں بعد ہی حضور کا وصال ہو گیا اور معافی مانگنے کا خیال دل کا دل میں رہ گیا تقسیم ہند کے بعد جب میں کراچی آیا تو سرکار کے حکم کے مطابق کلکٹر ہو گیا وہاں کی مصروفیات کی وجہ سے پھر حاضری نہ ہو سکی اب پنشن حاصل کرنے کے بعد حاضر ہوا ہوں تو اپنے مہربان آقا سے معافی کا خواستگار ہوں اماں صاحبہ کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ وہ سفارش کر کے میری اس بے ادبی کی معافی کرا دیں آپ بھی میرے لئے دعا کریں کہ سرکار میری گستاخی معاف فرما دیں"

تم کس کے حکم سے یہ کام کر رہے ہو۔

حضرت فرید خان صاحب فضا کے بزرگوں کا سابق وطن اجمیر شریف تھا وہاں حضرت کلو پاشاہ" قطب اجمیر تھے فضا صاحب" فرماتے ہیں کہ بچپن میں مجھے انہوں نے گود

Marfat.com

میں کھلایا وہ حضرت فضا صاحب سے بہت محبت کرتے تھے کلو پاشاہ قلاقند شوق سے کھاتے تھے حضرت فضا صاحب کے والد بزرگوار بسلسلہ ملازمت ناگپور تشریف لائے تو یہیں مقیم ہو گئے فضا صاحب کبھی کبھی اجمیر شریف جاتے تو حضرت کلو پاشاہ کی خدمت میں ضرور حاضری دیتے تھے ناگپور شریف میں فضا صاحبؒ کو بابا صاحبؒ سے بے پناہ عقیدت ہو گئی تھی بلکہ میرا ایمان ہے کہ ان کا نام بابا صاحبؒ نے اپنے رجسٹر میں لکھ لیا تھا مندرجہ ذیل واقعہ اس کا بین ثبوت ہے۔

حضرت فضا صاحبؒ جب بھی ناگپور سے باہر کہیں تشریف لے جاتے سرکار بابا صاحب سے اجازت حاصل کر کے جاتے ایک مرتبہ حضور بابا صاحبؒ میں جبہ مبارک اور قلاقند لے کے حاضر ہوئے سرکار نے اسے قبول کیا جبہ زیب تن فرمایا قلاقند بھی چکھا بعد میں فضا صاحبؒ نے اجمیر جانے کی اجازت چاہی جو مل گئی یہ اجمیر شریف گئے۔ اس زمانہ میں کلو پاشاہ کی قطبیت کا ڈنکا بج رہا تھا یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قلاقند پیش کیا اس پر انہوں نے فرمایا "کیوں رے اپنے بابا کو جبہ بھی پہنایا مجھے صرف قلاقند دیا تب فضا صاحب نے فرمایا میں جلدی میں حاضر ہوا ہوں جبہ بھی پیش کروں گا چنانچہ دوسرے یا تیسرے روز جبہ مبارک اور ایک دونے میں قلاقند لے جا کر پیش کیا انہوں نے جبہ پہن کر قلاقند کا دونہ دونوں ہاتھوں میں لیا اور منہ سے لگایا جتنا منہ میں آسکا کھا کر قلاقند کا دونہ فضا صاحب کی طرف بڑھایا یہ لینے کے لئے آگے بڑھے تو ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا نہیں، نہیں، نہیں، نہیں" اس کے بعد پھر دونہ کو اپنے منہ سے لگایا اور بڑی محبت سے فرمایا "لے لے" میں آگے بڑھا تو پھر "نہیں نہیں کہ کر ہاتھ کھینچ لیا تیسری مرتبہ بھی یہی صورت پیش آئی البتہ اس مرتبہ نہیں، نہیں کہتے ہوئے دونہ کو زمین پر پھینک دیا

فرید صاحب فرماتے ہیں کہ میں کچھ بھی نہ سمجھ سکا کہ خود ہی دونہ دینا چاہتے تھے خود ہی نہیں نہیں کہہ کر ہاتھ کھینچ لیتے تھے؟ اسی رات عالم خواب میں، میں نے دیکھا

Marfat.com

ایک لق و دق دشت میں ہوں۔ ہر طرف ریت ہی ریت ہے نہ یہاں کوئی درخت دکھائی دے رہا ہے نہ آدمی کی صورت نظر آرہی ہے ننگے سر اور ننگے پیر چلا جا رہا ہوں اچانک حضرت کلو پاشاہ نمودار ہوئے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ یہاں کہاں؟ جواباً فرمایا "چوک بنا رہا ہوں خانہ پری کر رہا ہوں" بادشاہ (حضرت کلو پاشاہ کو سب لوگ بادشاہ کہہ کر مخاطب کرتے تھے) کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی لکڑی تھی اس سے ریت پر انہوں نے مربع کی شکل میں چار لکیریں کھینچیں اور مجھ سے فرمایا "لکیر کے اندر بیٹھ جاؤ" میں نے حکم کی تعمیل کی دفعتاً" ایک کلاہ میرے سر پر خود بخود آگیا اور کلو پاشاہ کی لکڑی استرے میں تبدیل ہو گئی بادشاہ نے کہا ٹوپی اتار دو تاکہ میں تمہارا سر مونڈ دوں میں نے ٹوپی سر سے اتار دی اور کلو پاشاہ نے مونڈنے کے لئے استرا میرے سر پر رکھا اچانک ایک رعب دار آواز سنائی دی "ٹھہرو ٹھہرو" کیا دیکھتا ہوں کہ حضور تاج الاولیاء تشریف لا رہے ہیں آتے ہی پہلے کلو پاشاہ کو ڈانٹا "تم کس کے حکم سے یہ کام کر رہے ہو؟ کیا مجھ سے تم نے دریافت کر لیا تھا؟ اس کے بعد مجھ سے فرمایا تم کس کی اجازت سے یہاں آئے' اس خانہ سے باہر آجاؤ" چنانچہ میں باہر آگیا صبح میں کلو پاشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے دور ہی سے فرمایا۔

"جاؤ' جاؤ بڑے کا ہاتھ سر پر ہے"

اس واقعہ سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت بابا صاحبؒ اپنے بچوں کی نگہبانی ہزاروں میل دور بیٹھ کر بھی فرماتے تھے اور دوسری بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بابا صاحب کے احکام اقطاب پر بھی جاری ہوتے تھے یہ آپ کے قطب مدار عالم ہونے کا ثبوت ہے۔

دیوانہ نہیں ہوتے

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجیؒ المعروف بابا یوسف شاہ تاجیؒ فرماتے ہیں ابتدائی زمانہ میں ہم ناگپور شریف سے اجمیر شریف آئے اور کلو پاشاہ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں اپنا جبہ اتار کر پہنا دیا جبہ پہننے کے بعد ہماری آنکھیں کھل گئیں، کان کھل گئے جانے کہاں کہاں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور جانے کیسی کیسی صورتیں نظر آنے لگیں زماں و مکاں کے فاصلے سمٹ گئے حاضر و غائب ایک ہو گیا جذب و مستی کا غلبہ ہو گیا تمام دن اسی کیفیت میں گذارا۔ رات محبوب منزل میں مست و بے خود پڑے تھے کہ حضرت بابا صاحب تشریف لائے اور مجھے اپنے ساتھ حوض پر لے گئے وہاں حضور نے وضو فرمایا تمام اعضاء وضو آئینہ کی طرح تابناک ہو گئے مجھے بھی وضو کا حکم دیا میں نے بھی سرکار کے سامنے وضو کیا وہی کیفیت میری بھی ہو گئی اس کے بعد فرمایا "دیوانہ نہیں ہوتے" معاً ہمیں ہوش آ گیا اور وہ بات جاتی رہی۔

تاج الدین کے معاملہ میں ہم دخل نہیں دے سکتے۔

عبدالمجید صاحب فائننس مینجر بائر فارما لمیٹڈ سی پی کامٹی کے باشندے ہیں بابا صاحب سے آپ کے بزرگوں کو بھی عقیدت رہی ہے۔ آپ خود بھی بابا صاحبؒ کے شیدائی ہیں بلکہ میری نظر میں بابا صاحبؒ کے رجسٹر میں داخل ہیں اس کے وہ بھی اقبالی ہیں لیکن بہت سیدھے سچے مسلمان ہونے کی وجہ سے ظاہربین حضرات کے چکر میں بھی آجاتے ہیں لیکن سرکار بابا صاحب تنبیہہ کر کے بچاتے رہتے ہیں ان ہی ظاہربین حضرات کے چکر میں آکر سرکار کی خفگی میں مبتلا ہو گئے تھے بال بچے والے آدمی ہیں سرکار نے ڈوری کھینچ لی ملازمت گئی بیوی کا انتقال ہو گیا بچوں کی پرورش کے لالے پڑ گئے لیکن سرکار کی طرف رجوع ہو کر معافی کی بجائے ادھر ادھر ظاہری حضرات کو ٹٹولنے لگے کچھ حاصل نہ ہوا تو بزرگوں کے مزارات کا سہارا لیا حضرت لال شہباز قلندر کے مزار پر ایک حاضری دی عرض کیا جواب نہ ملا دوسری یا تیسری حاضری میں حضرت نے فرمایا "تاج الدین کے معاملہ میں ہم دخل نہیں دے سکتے" اب آنکھیں کھلیں روزانہ سرکار کی نذر پیش کر کے عرض کرتے رہے ان کے بقول ایک روز تو ایسی سخت ڈانٹ پڑی کہ یہ محسوس ہو کہ کان کے پردے پھٹ گئے لیکن سمجھ گئے تھے کہ غلام کی معافی آ گئی۔

Marfat.com

در سے ہی ہوگی اور آقا بھی ایسا ہے کہ جس کے معاملہ میں قلندر نے بھی جواب دے دیا ہے اب اور تو کوئی صورت نہیں تھی لگے رہے ایک روز ستر ماؤں سے زیادہ چاہنے والے آقا کو رحم آگیا فرمایا "جا قاضی امجد کے پاس جا" اس روز حضرت قاضی بابا کا عرس خانقاہ امجدیہ' تاجیہ میں ہو رہا تھا یہ حاضر ہوئے۔ سرکار نے کرم فرمادیا اب اللہ کے فضل سے سرکار کا کرم ہو رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجید صاحب پر سرکار کی خصوصی نظر ہے اور باران رحمت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ایک جگہ میں عرض کر چکا ہوں کہ ان اولیاء اللہ کے مراتب و معاملات کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ یا اللہ جسے وہ نظر عطا کر دے وہ سمجھتے ہیں۔

نایاب شبیہہ مبارک بابا تاج الدینؒ

Marfat.com

کہاں لیکر پھر رہا ہے رے اپنے گھر آجا۔

حضرت سید عبدالجبار صاحب سجادہ نشین حضور تاج الاولیاء کے بڑے صاحبزادے کو سرکار نے نواز دیا تھا۔ وہ اپنی جذباتی کیفیت میں گھر سے نکل چکے تھے۔ دوسرے جوان صاحبزادہ کی حالت بگڑتی دیکھ کر جبار صاحب باوجود حضور کے حالات دیکھنے کے سیانوں اور عاملوں کے چکر میں پڑ گئے ان سے جب مسئلہ حل نہ ہوا تو لڑکے کو میراں داتار" لے کر چلے گئے لیکن آفتاب کے سامنے چراغ کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ دنیاوی طور پر بھی ایک افسر کے حکم کو دوسرا افسر بلاوجہ ختم نہیں کرتا میراں داتار" میں کئی روز پڑے رہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی پریشان ہو گئے تو سرکار نے عالم رویا میں ڈانٹ کر فرمایا " کہاں لیکر پھر رہا ہے رے " اپنے گھر آجا تب یہ لوٹ کر واپس آگئے اور خود کو اور اس صاحبزادے کو مکمل طور پر سپرد کر دیا۔

یہ کوٹ اتار دے اور کالے پانی جا۔

ہوتشین بھائی جن کا نام ان کے بقول حضور نے یوسف رکھا تھا۔ یہ حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف تاجی کے برادر نسبتی تھے۔ واکی شریف میں لچھمی بائی کے پڑوس میں رہتے تھے لچھمی بائی بہت حسین اور جوان تھی اور ہوتشین بھائی بھی خوبصورت جوان تھے۔ ویسے لچھمی بائی کچھ پاگل سی بھی تھی۔ ایک روز حضور نے ہوتشین بھائی سے فرمایا ہم تجھے آزمائیں گے چند روز بعد آزمائش شروع ہوئی لچھمی بائی نے ہوتشین بھائی کو چھیڑنا شروع کیا پریشان ہو کر انہوں نے اسمٰعیل خان صاحب پٹیل خانپور والوں سے مشورہ کیا۔ تو انہوں نے مشورہ دیا کہ کانچکوری لا کر اس کے جسم پر خفیہ طور پر ڈال دو۔ (اس میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کا رواں جسم پر جہاں چھو جائے وہاں ناقابل برداشت کھجلی ہوتی ہے۔ (اس کا علاج گائے بھینس کا گوبر لگانا ہے) چنانچہ ہوتشین بھائی نے اس پر عمل کیا لچھمی بائی کا کھجلی سے اتنا برا حال ہوا کہ اس نے ان کے نام سے پولیس میں رپورٹ کروادی داروغہ تفتیش کے لئے فوراً"

Marfat.com

گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ دوران تفتیش پو تیئن بھائی کو خوب زور زور سے گالیاں دینا شروع کیں۔ حضور نے بھی داروغہ پولیس کی اکڑ پھوں سنی اور سائیس سے فرمایا کہ گھوڑے کا تنگ کھول دے سائیس نے حضور کے حکم پر عمل کیا۔ تو داروغہ جی اور غضبناک ہوئے اور تفتیش کا پرچہ خود ہی پھاڑ دیا اور غصہ میں حضور کی خدمت میں آیا سرکار نے اس کو حکم دیا کہ یہ کوٹ اتار دے اور کالے پانی جا یہ وردی ہم ہی نے تو دی تھی داروغہ جب تھانہ واپس پہنچا تو اس کی وردی چھن گئی یعنی وہ ملازمت سے برخاست ہوا اور کسی مقدمہ میں ایسا ماخوذ ہوا کہ اس کو کالے پانی کی سزا بھی ہوئی اس طرح سرکار نے ایک تیر سے کئی نشانے کئے یعنی پچھی بائی کی غلط روش ٹھیک ہو گئی پوتمبین بھائی کو اس کے چکر میں پھنسنے نہیں دیا اور داروغہ کا تمام کھایا پیا نکال دیا۔

آپ کی نظر فیض اثر نے دنیا بدل ڈالی۔

ویلور کے ایک چمڑے کے بیوپاری در مولا پر حاضر ہوئے اسی روز مجھ (مولف) سے ملاقات ہوئی گھر پر تشریف لائے میں اس وقت کھانا کھا رہا تھا آپ کو بھی دعوت طعام دی انہوں نے مدارسی لہجہ میں کہا میری خوراک ایک بکرا سالم روزانہ ہے اور چاول جس قدر بھی کھا سکوں ان چند روٹیوں پو' ہم نا کیا بلاتے پاشاہ' میں نے جواب دیا بکرے کا تو میں اس وقت انتظام نہیں کر سکتا البتہ روٹی چاول آپ جتنے کھانا چاہیں انشاء اللہ پیش کروں گا چنانچہ وہ میرے ساتھ کھانے پر بیٹھ گئے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شام تک ساتھ رہے میں نے ان سے بابا صاحب کی خدمت میں آنے کا سبب دریافت کیا تب آپ نے بتایا میں ویلور کا رہنے والا ہوں وہاں میرا ایک بہت بڑا چمڑے کا کارخانہ ہے میری ایک لڑکی تھی جس کا انتقال ہو گیا اس لڑکی سے مجھے بے حد محبت تھی اس کی جدائی کے صدمے نے مجھے اس دربار میں لایا ہے۔ اس کے غم میں میں مثنوی مولانا روم پڑھتا تھا اور زار قطار روتا تھا ایک روز خواب میں دیکھا ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھے حکم دیا تو ناگپور حضرت بابا تاج الدینؒ کی خدمت میں جا تیری مراد وہیں پوری ہو گی چنانچہ صبح

Marfat.com

ہی ریل پر سوار ہو گیا یہاں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے آپ سے ملاقات ہوئی سنا ہے کہ بابا صاحبؒ نے کئی مردے جلائے ہیں اب میں چاہتا ہوں کہ مجھ میں وہ طاقت پیدا ہو جائے تاکہ میں بھی مردے جلا سکوں تب میں گھر جا کر اپنی لڑکی کو زندہ کرونگا اس کے بعد انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں آپ کے وسیلہ سے سرکار بابا صاحبؒ میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ میں ان کو ہمراہ لے کر جل محل پہنچا حضور سیڑھیوں پر تشریف فرما تھے میں نے حضور میں انکو پیش کیا جیسے ہی حضور نے آنکھ اٹھا کر ان کو غور سے دیکھا ان کی حالت بدل گئی اور ذکر جہر شروع کر دیا (اللہ ہو کے نعرے لگانے لگے) اور سرکار کی خدمت میں رہنے لگے آپ راتوں کو شہر سے باہر ڈگوری سے آگے ایک پل کے نیچے ذکر کیا کرتے تھے یہ جگہ تاج آباد شریف سے 4 فرلانگ کے فاصلے پر ہے میں (مولف) بھی ایک دو بار ان کے پاس گیا آپ راتوں کو ہمیشہ جنگل میں رہتے تھے دن کو حضرت غوث بابا صاحب کے لنگر خانہ میں چلے آتے اور لنگر خانہ کا کام کرتے جو پکتا وہ کھاتے ایک بکرا کھانے والا شخص صرف ایک پلیٹ دال چاول کھا کر شکم سیر ہو جاتا تھا آپ ہر شخص کو پاشاہ صاحب کہہ کر مخاطب کرتے۔ اس لئے سب لوگ آپ کو بھی پاشاہ کے نام سے ہی پکارتے۔ پاشاہ صاحب حضور تاج الاولیاء کی حیات تک شکر درہ ہی میں رہے بعد میں مومن پورا ناگپور تشریف لے گئے اور وہیں قیام کیا وہاں آپ کے فیض سے سینکڑوں مردہ دل حضرات مومن کامل بن گئے مومن پورہ ہی میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں قبرستان میں آرام فرمارہے ہیں۔

سرکار کی توجہ

وی۔ ایس۔ سوم سندرم فرماتے ہیں

میرے داماد کا انفلوئنزا میں انتقال ہو گیا میری لڑکی اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی تھی شوہر کے انتقال کے صدمہ سے وہ نیم پاگل ہو گئی یہاں تک کہ غذا بھی نہیں کھاتی تھی میں اسے لے کر سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکر درہ

Marfat.com

شریف کی ایک جھونپڑی میں رہنے لگا دوسرے ہی روز سرکار نے ایسی توجہ فرمائی کہ وہ سرکار بابا صاحبؒ کو اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر پیش کرنے لگی کبھی کبھی کھانا بھی سرکار میں میں پیش کرتی جسے سرکار شوق سے ایک دو لقمہ نوش فرما کر بچی کو کھانے کا حکم فرماتے وہ فوراً" حکم کی تکمیل میں کھالیتی اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں میری لڑکی کی حالت ٹھیک ہو گئی یہ سرکار بابا صاحب کی توجہ کا اثر تھا ہم لوگ واپس گھر آگئے۔

ضدی بچہ: جب ہم لوگ شکر درہ میں مقیم تھے تو میری لڑکی کا ایک لڑکا مدن گوپال جس کی عمر 5 و 7 سال کی تھی ہمراہ تھا جب یہ لڑکی حاضر خدمت ہوئی تو اس کا لڑکا ضد کرتا تھا ایک روز حضور مدن گوپال یتیم کے جانب متوجہ ہوئے ارشاد ہوا "کیوں رے ماں کو ستاتا، "یہ کہہ کر ایک یا دو کتابیں عنایت فرمائیں اور حکم دیا کہ یہ پڑھو اور ماں سے فرمایا کہ "یہ اچھا پڑھے گا" اسی حکم کی برکت سے یتیم مدن گوپال امراؤتی میں ڈاکٹر اے وی مدن گوپال ایم بی بی ایس ڈی او آکسن ڈی او آیم ایس انگلینڈ بنا اور آنکھوں کے دواخانہ میں کارگزار رہا۔

پیروں کے لئے سبق

راوی سید قاسم علی شاہ اکولوی

میں امراؤتی میں تھا وہاں ایک شب خواب دیکھا تاج باباؒ مجھے بلا رہے ہیں۔ میری آرزو تھی کہ سرکار مجھے اپنی خدمت میں بلا کر مرید بنالیں۔ میں خواب دیکھنے کے بعد دوسرے ہی روز ناگپور پہنچ گیا۔ اور سرکار کے ساتھ ساتھ رہنے لگا اور دل ہی دل میں عرض کرتا رہا کہ سرکار مجھے مرید بنالیجئے۔ کئی ماہ کے بعد ایک روز حضور نے مجھے ایک آگ کے گڑھے کے قریب بٹھا کر حکم دیا "یہیں بیٹھو اور جاگتے رہو"۔ چند اور حضرات بھی میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ آگ کے گڑھے سے تھوڑی ہی دور واکی شریف میں سرکار کا آستانہ تھا۔ آستانہ پر سرکار موجود تھے۔ تقریباً" رات ایک بجے سرکار آستانہ سے باہر تشریف لائے اور ایک ہندو کو آواز دے کر فرمایا۔ "قندیل جلا کر لاؤ اور گڑھے کے چاروں طرف چکر

Marfat.com

لگاتے ہوئے قندیل کو خوب ہلاؤ"۔ وہ چکر لگاتے ہوئے قندیل کو ہلانے لگے۔ دو تین چکر بعد ہی سرکار نے اس سے قندیل لے لی اور خود ہلانے لگے۔ چند لمحہ بعد ہی سامنے ایک چھوٹی سی ٹھیکری پر ایک سفید پوش بزرگ نمودار ہوئے۔ حضور نے ان سے کچھ بات کی اس کے بعد وہ بزرگ روانہ ہو گئے۔ صبح حضور نے میرے سر کے بال جو زلفوں کی شکل کے ہو گئے تھے صاف کروا کر غلامی عطا کی۔ میری والدہ سے معلوم ہوا کہ ان کے بچے ہو کر مرجاتے تھے اس لئے انہوں نے ایک بزرگ سے عرض کیا تھا کہ میرے بچے مرجاتے ہیں آپ دعا فرمائیں میرا بچہ زندہ رہے تو میں آپ کے دربار میں حاضری دے کر ہی اس کے بال اترواؤں گی اور بچہ آپ کا ہوگا۔ اس دربار میں حاضری نہ ہوئی اور میرے بال بڑھتے رہے دوسری بات یہ کہ والدہ نے یہ فرمایا تھا کہ بچہ آپ کا ہوگا چنانچہ سرکار نے ان کی خدمت میں پیش کیا اور میری خواہش ان سے ظاہر کر کے تب بال اتروائے اور غلامی عطا کی۔

باباصاحب کی عالمی حکومت
تقسیم ہند کی نشاندہی

امراؤتی میں خواجہ محمد حسین صاحب پولیس انسپکٹر تھے ایک روز باباصاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور میں پولیس سپرنٹنڈنٹ ہو جاؤں اس کے لئے دعا فرمائیں سرکار نے فرمایا "ہو جائے گا" سرکار کا جواب سن کر محمد حسین صاحب خوش ہو گئے اور ہمت کر کے عرض کی سرکار میرا تبادلہ بھی پنجاب ہو جائے۔ تب سرکار نے فرمایا یہ خلاف قانون ہے لیکن تو ایک چمٹا بنا کر لا تب بولیں گے خواجہ محمد حسین صاحب سرکار کی دعا سے کپتان ہو گئے اور امراؤتی سے ناگپور آگئے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حسب الحکم چمٹا لے کر آئے اور سرکار کو پیش کیا۔ سرکار نے اپنے ہاتھ میں لیا پھر کندھے پر رکھا اور گھومتے رہے کبھی ہاتھ میں لیتے کبھی کندھے پر رکھتے تھوڑی دیر اس طرح کرتے رہے پھر ان کو واپس دے کر فرمایا ہو جائے گا مگر دیر لگے گی اس زمانہ میں

Marfat.com

سنٹرل پرونس کے افسروں کا تبادلہ پنجاب نہیں ہو سکتا تھا 1947ء میں پاکستان بنا خواجہ محمد حسین صاحب نے ہجرت لکھوا دیا اور پنجاب آگئے چمٹے کے دو حصے ہوتے ہیں ہندوستان کے بھی دو حصے ہو گئے۔

پاکستان کی پیشن گوئی

تاج الاولیاء جو مولانا ذہین شاہ صاحب "یوسفی تاجی کی تصنیف ہے اس میں ایک خواب شائع کیا ہے وہ یہ کہ مولانا نے دیکھا کہ کسی بڑے شہر کے باہر سڑک پر ہیں یہ سڑک خط مستقیم کی صورت میں شہر کے دائرہ کو نصف نصف تقسیم کرتی ہے اس دوری شکل کے گرد بھی ایک دوری شکل میں سڑک بنی ہوئی ہے اس سڑک کے دائرہ کو بھی شہر کی طرح سیدھی سڑک نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے آپ فرماتے ہیں میں شہر سے باہر جس سڑک پر ہوں اس پر چھوٹے چھوٹے پتھر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے نصب ہیں۔ جیسا کہ عموماً سڑکوں پر علامتی پتھر نصب ہوتے ہیں مگر میں دیکھتا ہوں کہ ان پتھروں پر چونا اور سیندور' سیاہی وغیرہ لگا کر ہندوؤں نے ان کو مورتیوں میں تبدیل کر رکھا ہے سڑک کے کنارے پر دائیں جانب ان مورتی نما پتھروں کی لائن سے ذرا ہٹ کر ایک مسجد ہے' جو نئی نئی بنی ہے جہاں مسلمان جمع ہیں' اس مسجد میں آج ذکر میلاد شریف ہونے والا ہے مگر بہت سے اہل ہنود ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہاں میلاد شریف کا جلسہ نہ ہو میں نے اعتراض کا سبب پوچھا تو اپنی مورتیوں کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مورتی استھان ہے' اس میں مسجد زبردستی بنائی گئی ہے اس کو ہم آباد نہ ہونے دیں گے میں نے ان سے کہا مسجد بن چکی مسمار نہیں ہو سکتی ہے غیر آباد نہیں رہ سکتی فساد کی صورت کیوں پیدا کی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اتنی تعداد میں ہیں کہ ایک ایک کنکر بھی اٹھائیں گے تو مسجد کا پتہ بھی نہیں چلے گا' میں نے کہا کہ وہ لاتعداد مسلمان شریک جلسہ ہونے کے لئے آ رہے ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ سڑک کی گولائی کا نصف دائرہ آنے والے مسلمانوں سے بھرا نظر آتا ہے اتنے میں کچھ فوجی اور پولیس افسر میرے پاس آئے اور کہا

Marfat.com

مسلمانوں کو ختم کردینے کا یہاں مکمل انتظام موجود ہے ادھر دیکھو' انہوں نے سڑک کی بائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں نے دیکھا مسجد کے مقابل ایک پٹرول پمپ جیسی کوئی چیز نصب ہے انہوں نے کہا یہ پٹرول پمپ نہیں بلکہ زہریلی گیس کی ٹنکی ہے یہ گیس مسلمانوں پر چھوڑی جائے گی تو سب مرجائیں گے میں نے کہا خدا کے حکم کے بغیر نہ کوئی جی سکتا ہے نہ مرسکتا ہے یہ سب فضول باتیں ہیں وہ ہنسے اور مجھ سے کہا چلئے! آزما لیجئے اب میں اس پمپ پر تھا' عبدالشکور بامن داس پٹواری جو سلسلہ میں داخل ہے میرے ساتھ ہے ایک افسر نے ربڑ کی نلکی جو ٹنکی سے وابستہ تھی اٹھائی پیچ گھمایا اور عبدالشکور پر گیس چھوڑی اس کا منہ نیلا ہو گیا وہ زمین پر بے ہوش ہو کر گر گیا کہا گیا کہ وہ مرگیا میں نے حضور تاج الاولیاء کو یاد کیا آپ معاً ظاہر ہوئے میرے دونوں شانوں پر آپ کے دونوں ہاتھ تھے میں نے مڑکر دیکھا تو پہچان لیا حالانکہ اس وقت آپ کے چہرے پر ڈاڑھی بالکل نہ تھی' نہ ڈاڑھی مونڈھنے کی علامت تھی بلکہ آپ کا روئے مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی سبزہ آغاز نوجوان کا منہ ہو آپ نے فرمایا۔

"جو تم کرو گے وہ ہو گا' جو تم کہو گے وہ ہو گا"

میں نے فوراً" ربڑ کی نلکی اس افسر کے ہاتھ سے لی اور کہا' مسلمانوں کا ایمان یہ ہے کہ ممیت اللہ ہے' زہریلی گیس ممیت نہیں ہے اس لئے وہ زہریلی گیس سے نہیں مرسکتے یہ کہہ کر میں نے ربڑ کی نلکی سے عبدالشکور پر گیس چھوڑی تو وہ اپنی اصلی صورت میں زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا پھر میں نے اس افسر کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

مگر چونکہ تمہارا یقین ہے کہ یہ گیس ممیت ہے' اس لئے تم اس سے ضرور مر جاؤ گے یہ کہہ کر میں نے وہی زہریلی گیس اس افسر کے چہرے پر چھوڑی تو وہ تیورا کر زمین پر گرا منہ نیلا ہو گیا اور مرگیا۔ اتنے میں مسلمان لشکر در لشکر آپہنچے ان کے آتے ہی ہندوؤں نے اس علاقہ سے بھاگنا شروع کر دیا تھوڑی دیر میں ہر طرف مسلمان ہی مسلمان تھے مسجد میں صلواۃ و سلام ہو رہا تھا کہ آنکھیں کھل گئیں۔

Marfat.com

یہ واقعہ حضرت قبلہ و کعبہ کو لکھا تو ارشاد ہوا۔

تقسیم ملک اس کی تعبیر ہے' پاکستان بنے گا' دشمن کی چال ناکام ہو گی۔

کاغذ کے گھوڑے

حضرت عبدالرحمن صاحب تاجیؒ کا قیام ڈرگ روڈ میں تھا ان کا شمار بھی سرکار بابا صاحب کے بچوں میں تھا ناگپور شریف میں درزی کا کام کیا کرتے تھے ایک روز ان کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے سرکار بابا صاحبؒ نے ہجرت کا حکم کچھ اس طرح دیا۔ "بابو جہاں کاغذ کے گھوڑے دوڑیں گے وہاں جاؤ" چنانچہ یہ کراچی آئے اور ایک ایسی جگہ قیام کیا جہاں پاکستان بننے کے بعد پریس بنا۔ اور پاکستان کی کرنسی چھپنے لگی۔ اس طرح تیس برس قبل حضرت بابا صاحبؒ نے پاکستان کی پیشنگوئی کی۔ حضرت عبدالرحمٰن صاحبؒ کو بھی سرکار نے کئی تبرکات سے نوازا تھا آپ سرکار کے عشق میں شبیہ مبارک کے سامنے رقت کے ساتھ رقص فرماتے تھے۔

1914ء کی جنگ عظیم

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعرو بابا یوسف شاہ تاجی فرماتے ہیں اس جنگ میں حضور حالات جنگ اس طرح بیان فرماتے جیسے خود بہ نفس نفیس جنگ میں شریک ہوں حاضرین ان واقعات کو نوٹ کرتے تھے اور چند روز بعد اس کی تصدیق اخبارات کے ذریعے ہو جاتی تھی۔ ایک دن حضور نے عالم جلال میں ایک کو لھو پوش مکان پر ایک پتھر اٹھا کر مارا اور فرمایا۔

"بڑا اینٹورپ آیا فتح نہیں ہوتا"

حاضرین نے یہ نوٹ کر لیا۔ اینٹورپ پر ٹھیک اسی دن' اسی ٹائم پر ایک بم گرتا ہے اور فتح ہو جاتی ہے اس زمانہ کے اخبارات کو دیکھا تو فتح کا وہی ٹائم تھا جو باباؒ صاحب نے فرمایا تھا۔ اخبارات نے جو فتح کے واقعات لکھے تو ان حضرات نے جنھوں نے بابا

Marfat.com

صاحب کے فرمائے ہوئے الفاظ نوٹ کر رکھے تھے۔

جنگ ترکی

عبدالمجید صاحب فائنس مینجر بائر فارما کو لیٹڈ نے بیان کیا ہے یوسف علی صاحب رینجرز نے اپنے صاحبزادے کا گنج دور کرنے کے لئے سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں اپنے ایک ساتھی کے ساتھ روانہ کیا۔ سرکار کی نظر سے اسے شفاء ہوئی اور سیاہی کی بھی ترقی ہو گئی اس سے متاثر ہو کر خود یوسف علی صاحب دربار میں حاضر ہوئے ان پر بھی محکمانہ مقدمہ چل رہا تھا حاضر دربار ہوتے ہی ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ بابا صاحبؒ اتنے بڑے ولی اللہ ہیں اور ہزاروں مسلمانوں کا ترکی میں خون ہو رہا ہے خدا سے دعا کریں کہ ترکوں کو فتح حاصل ہو یوسف علی صاحب بہت نیک عابد و زاہد آدمی تھے جیسے ہی حضور نے انکی طرف دیکھا یہ بے ہوش ہو گئے ادھر بابا صاحبؒ بھی بے خود ہو گئے یوسف علی صاحب جب ہوش میں آئے تو بابا صاحب مجمع کے ساتھ دور جا چکے تھے یہ گھر روانہ ہو گئے چند روز بعد ایک صاحب ان کے مکان پر تشریف لائے ان کو اندر سے بلا کر گلاب کا ایک پھول دیا اور کہا کہ حضور بابا صاحبؒ نے بطور مبارکباد یہ پھول بھیجا ہے ترکی کو فتح ہو گئی ہے اور آپ کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے صرف اس خوشخبری سنانے کے لئے آپ کو روک لیا گیا تھا اب سفر آخرت کے لئے تیار ہو جائیے یہ فرما کر وہ حضرت غائب ہو گئے یوسف علی صاحب کو اسی دن دورہ پر جانا تھا روانہ ہو گئے وہاں ان کو دست شروع ہو گئے گھر لوٹ کر آئے اسی دن انتقال ہو گیا۔

تخت و تاج کی تبدیلی

سید محمد عیسیٰ صاحب تحصیلدار نے خواب میں حضرت بابا صاحبؒ کو دیکھا کہ آپ ایک بلند چبوترے پر کھڑے ہوئے ہیں آپ کے سر پر ایک تاج ہے آپ اس تاج کو آسمان کی طرف پھینک دیتے ہیں دوسرا تاج آپ کے سر پر آجاتا ہے آپ اس کو بھی آسمان کیطرف پھینک دیتے ہیں تیسرا تاج آتا ہے اس کو بھی پھینک دیتے ہیں غرض یہ

Marfat.com

سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا تحصیلدار صاحب پر حضور کی نظر پڑی تو انہوں نے حضور میں سلام پیش کیا حضور ان کو دیکھ کر مسکرائے اور انکی آنکھ کھل گئی یہ خواب تحصیلدار صاحب نے مصنف تاج الاولیاء سے بیان کیا انہوں نے حضرت مولانا بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ سے تعبیر دریافت کی تو آپ نے لکھا تحصیلدار صاحب کے خواب کی تعبیر تبادلہ تخت تاج ہے اس کے چند ماہ بعد جرمنی کی جنگ شروع ہوئی اور ڈنمارک' ہالینڈ' ناروے' فن لینڈ' بلجیم وغیرہ کی سلطنتوں کے تخت و تاج تبدیل ہوئے اور جگہ جگہ ملوکیت ختم ہو رہی ہے۔

تقسیم ہند کی ایک اور نشاندہی

راوی: بابو ہنمنت راؤ

آپ ناگپور سیکریٹریٹ آفس میں ملازم تھے۔ مجھ (مولف) سے مارچ ۱۹۴۷ء میں ملاقات ہوئی۔ تاج مراری کی اشاعت کی بات پر انہوں نے اپنا واقعہ سنایا کہ شکردرہ میں حضور کے پاس کئی ہندو اور ہریجنوں کو مسلمان ہوتے دیکھ کر ایک روز میں نے باباجیؒ سے عرض کیا اگر حکم ہو تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں۔ باباجیؒ نے ارشاد فرمایا۔ "تیری کتاب لا" میرے پاس گیتا تھی پیش کر دی حضور نے گیتا ہاتھ میں لے کر فرمایا "اس میں ہم ہی تو ہیں اسے پڑھا کرو وہی بھگوت گیتا جو سرکار نے اپنے دست مبارک میں لے کر ان کو عطا فرمائی تھی مجھ (مولف) کو دکھائی میں نے دیکھا گیتا کے صفحہ اول پر بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک لگی ہوئی ہے۔ موصوف نے فرمایا پہلے میں بابا صاحبؒ کا درشن کرتا ہوں پھر بھگوت گیتا کا پاٹ کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ایک واقعہ بیان کیا۔ میں گیتا حاصل کرنے کے بعد اکثر باباجیؒ کے چرن چھونے حاضر ہوتا رہا ایک روز میرے سامنے ایک صاحب نے بابا صاحبؒ سے عرض کیا باباجیؒ دنیا میں بہت گڑبڑ پھیلی ہوئی ہے ایک طرف کانگریس دوسری طرف خلافت کمیٹی کا زور ہے انگریزوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں اور اب ہندوستان کا نظام کیا ہوگا؟ سرکار بابا صاحبؒ نے فرمایا "ہمارے دربار کا انتظام

Marfat.com

بلیرام ہاتھی پر اگر کرے گا، اب انگریزوں کو نہیں رکھیں گے۔ آپ کے فرمان کے مطابق ہندوستان کی تقسیم ہوئی اور ہندوستان کی حکمرانی ہندوؤں کو ملی۔ دربار کے انتظام میں خود غرض حضرات نے گڑبڑ پھیلائی جس کے نتیجہ میں حکومت وقت نے اپنا ایک نمائندہ (ریسور) مقرر کردیا جو برسوں رہا۔ اب سرکار ہی کے کرم سے پبلک ٹرسٹ قائم ہوگیا ہے۔

یہ تو سرکار باباؒ کی ادنےٰ کرامت ہے کہ آپ کا دروازہ رحمت ہر کس وناکس کے لئے آج بھی کھلا ہے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں فیض یافتہ حضرات بھی مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں ۔ آپ کے دربار باگپور شریف میں روزانہ لنگر جاری ہے۔ بیشمار مفلس، نادار اور اپاہج حضرات کی پرورش ہو رہی ہے۔ ستر کے قریب خدام اور ان کے گھر کے افراد پل رہے ہیں اسی طرح جہاں جہاں بھی آپ کے فیض یافتہ حضرات خدمت میں لگے ہوئے ہیں وہاں بھی لنگر جاری ہے۔ خصوصی طور پر دربار تاج الاولیاء میں مہینے میں دو بار لنگر عام ہوتا ہے۔ یہ سب سرکار کا روحانی فیض ہے جو تا قیام قیامت جاری رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

شہنشاہ ہفت اقلیم کی خدمت میں ریاستی حکمراں اور سیاستدان

بیگم صاحبہ جاورہ جس زمانہ میں سرکار کا قیام شکردرہ میں تھا ایک دن بیگم صاحبہ اپنی صاحبزادی کے ہمراہ تشریف لائیں سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اپنے ہمراہ اعلیٰ قسم کے کھانے مٹھائیاں خوشبو اور عمدہ لباس تھالوں میں سجا کر لائی تھیں سرکار میں پیش کئے تو سرکار نے فرمایا "سوکھا ناریل تازہ چنے اور نئے گڑ میں بڑا مزا آتا ہے" بیگم صاحبہ سرکار کے الفاظ سن کے بے حد پریشان ہوگئیں کہ شاید ان چیزوں کی تیاری میں کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے یا مجھ سے کوئی بے ادبی ہوئی ہے اسی پریشانی میں روانہ ہو رہی تھیں اور یہ سوچ رہی تھی کہ بابا صاحبؒ کے قریبی تعلق والے سے دریافت کروں شاید وہ کچھ تشریح کردیں کہ حضرت قادر اولیاء وجیا نگرم والوں سے

Marfat.com

ملاقات ہو گئی ان کو سارا ماجرہ سنایا تو بابا صاحب کے اس شیر نے تشریح کی۔

سوکھے ناریل سے مطلب اللہ ہے نئے گڑ سے مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تازہ چنوں سے مراد خود حضرت بابا سید تاج الدینؒ بیگم صاحبہ نے جب یہ تشریح سنی زارو قطار رونے لگیں اور روتے روتے حضرت قادر اولیاء کو بتایا کہ میں اسی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حاضر ہوئی تھی اب میں توحید کے اس راز کو سمجھ چکی ہوں۔

سرکار تاج الاولیاء کے ارشاد کو سمجھنے کی فہم جس کو بھی انہوں نے عطا کی وہی سمجھ سکتا تھا چونکہ بیگم صاحبہ جاورہ ایک مسئلہ کو سمجھنے کے لئے حاضر ہوئی تھیں ان کو سرکار نے سمجھا دیا ایک اور بیگم صاحبہ بھوپال بھی حاضر ہوئیں ان کے دل میں جو بات پیدا ہو گئی تھی اس کا سرکار نے کیا جواب دیا؟

بیگم صاحبہ بھوپال

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ایک روز بیگم بھوپال حاضر دربار ہوئیں بڑے اہتمام سے اعلیٰ درجہ کا کھانا پکوایا اور تھالوں میں خواصوں کے سر پر کھانا رکھ کر لائیں اتفاقاً ان کی زبان سے یہ جملے ادا ہو گئے کہ بابا صاحبؒ کو ایسے کھانے کون کھلاتا ہو گا۔

جب کھانا حضور میں پیش کیا گیا تو حضور نے وہی بیگم صاحبہ کے جملہ دہرائے "یہ کھانا ہمارے کام کا نہیں، ہمیں ایسا کھانا کون کھلا سکتا ہے؟ بیگم صاحبہ بہت نادم ہوئیں

مہاراجہ اندور کا نمائندہ

راوی مدار بخش صاحب (قاضی باباؒ کے قلمی نسخہ سے) مدار بخش صاحب قادری سلسلہ سے بیعت تھے اور مہاراجہ اندور کے کارندے تھے ان کا بیان ہے کہ مہاراجہ اندور کا کسی اور ریاست سے پریوی کونسل لندن میں کیس چل رہا تھا کیس کی تاریخ قریب آ گئی تھی مہاراجہ اس کی پوری تیاری نہیں کر سکے ان کے کسی خاص مشیر نے رائے دی کہ

Marfat.com

تاریخ میں توسیع ہو جائے تو کام ہو جائے گا چنانچہ طے پایا کہ حضرت بابا تاج الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا جائے تو ان کی دعا سے تاریخ بڑھ سکتی ہے چنانچہ اس کام کے لئے مدار بخش صاحب کو حضور کی خدمت میں مہاراجہ نے روانہ کیا ان دنوں سرکار کا قیام شکر درہ شریف ہی میں تھا مخلوق کے زیادہ ہجوم کو روکنے کے لئے راجہ صاحب بھونسلے نے کئی پہلوان مقرر کر رکھے تھے مدار بخش صاحب بھی لحیم شحیم پہلوان تھے یہ جب دروازہ پر پہنچے تو پہلوانوں نے روکا یہ اپنی پہلوانی جتانا چاہتے تھے اس لئے ان لوگوں نے دھکے مار کر باہر کر دیا یہ غصے میں نیچے آکر سیڑھیوں کے پاس بیٹھ گئے اور دل میں کہا کہ میں بھی قادری سلسلہ کا غلام ہوں اب بابا صاحب خود آئیں گے تو بات کروں گا چنانچہ صبح سے شام ہو گئی شام سے رات آدھی بیت چکی اس روز سرکار باہر ہی نہیں آئے رات میں 3 بجے سرکار اترے اور ان کی طرف توجہ کئے بغیر آگے بڑھ کر ایک جگہ بیٹھے پہلے تو یہ سمجھے کہ میرے پاس آرہے ہیں بعد میں یہ خیال ہوا کہ استنجے کے لئے بیٹھے ہیں جب آپ واپس ہوئے تو ایک منٹ کے لئے رکے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "بزرگوں سے ضد نہیں کرتے" میرے سیدھے ہاتھ کے پاس جا یہ فرما کر اوپر چلے گئے مدار بخش صاحب شریعت کے پابند تھے وہاں رہ کر بابا کے بچوں کو صرف ایک جبہ میں دیکھ کر خیال ہوا کہ یہاں تو سب ننگے ہیں پتہ نہیں کس ننگے کے پاس بھیجا ہے صبح لوگوں سے دریافت کیا تو ان کو بتایا گیا کہ بابا صاحب کے سیدھے ہاتھ محمد حسین بابا ہیں اور ان کا پتہ بھی بتا دیا گیا چنانچہ یہ ان کی خدمت میں حاضری کے ئے روانہ ہوئے محمد حسین بابا صاحب ستر پوش بزرگ تھے جیسے ہی یہ رہائش کے قریب پہنچے انہوں نے کپڑے اتارنا شروع کئے یہاں تک کہ بالکل برہنہ ہو گئے ان کی خدمت میں ایک اماں تھی وہ پریشان ہو گئیں بار بار کہا بابا آپ یہ کیا کر رہے ہیں تب آپ نے بتایا ایک مولوی آیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہاں سب ننگے ہیں سرکار نے اس کو میرے پاس بھیجا ہے اس لئے اس کو آنے سے پہلے میں بھی ننگا ہو گیا ہوں جس وقت مدار بخش صاحب نے دروازہ پر دستک دی تو

Marfat.com

اماں نے دروازہ کھولا اور ان سے کہا کیا تو نے ہی کہا ہے یہاں سب ننگے ہیں بابا تیرے یہ کہنے پر سب کپڑے اتار کر بالکل برہنہ ہو گئے ہیں اب اندر آکر ان کو کپڑے پہنا جب انہوں نے یہ بات سنی تو تو بے حد پریشان ہو گئے کہ میرے دل کی بات انہیں معلوم ہو گئی ہے اب میں ان کے سامنے کیسے جاؤں مجھ سے تو وہ بہت ناراض ہوں گے اور راجہ کا کام بھی مشکل ہو گیا لیکن ہمت کر کے اندر داخل ہو گئے اور سیدھے ان کے قدموں پر جا گرے اور سب سے پہلے بڑی منت سماجت سے کپڑے پہنائے تب بابا محمد حسین صاحب نے فرمایا کیا چاہتا ہے مدار بخش صاحب نے بتایا میں راجہ اندور کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں انہوں نے ادب سے سلام عرض کیا ہے اور استدعا کی ہے کہ ان کا کیس پریوی کونسل میں چل رہا ہے اس کی فلاں تاریخ ہے راجہ صاحب نے کیس کی پوری تیاری نہیں کی ہے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ چھ ماہ کا ٹائم مل جائے تو کام ہو جائے گا آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ پیشی کی تاریخ چھ ماہ بعد کی مل جائے۔
مدار بخش صاحب سے فرمایا بتا کیا چاہتا ہے انہوں نے عرض کیا چھ ماہ بعد کی مل جائے۔
آپ کے سامنے ایک پلیٹ رکھی تھی اسے ہاتھ میں اٹھایا اور مدار بخش صاحب سے فرمایا "بتا کیا چاہتا ہے" انہوں نے کہا "چھ ماہ بعد کی تاریخ"۔ آپ نے پھر دریافت کیا "اور تو کچھ نہیں چاہتا" انہوں نے عرض کیا "نہیں" چنانچہ آپ نے وہ پلیٹ الٹی زمین پر رکھدی اور فرمایا بدل گئی بدل گئی جا' جا چنانچہ یہ روانہ ہو کر اندور پہنچے اور مہاراجہ کو خوشخبری سنادی کیس کی تاریخ (6) چھ ماہ بعد کی مل گئی۔

نظام دکن۔

مہاراجہ سرکرشن پرشاد وزیر اعظم دکن رہ چکے ہیں ان کا تفصیلی ذکر کتاب میں علیحدہ موجود ہے آپ کو سرکار تاج الاولیاء سے بے پناہ عقیدت تھی جب یہ دوسرے مرتبہ سرکار میں حاضر ہوئے تو نظام دکن سے زمین کا پروانہ لے کر حاضر ہوئے سرکار میں پیش کیا تو سرکار نے اسے چاک کر کے پھینک دیا اور فرمایا نظام کا دماغ خراب ہے وہ

Marfat.com

زمین کے مالک کو زمین نذر کر رہا ہے ہم ہی نے اس کو زمین دی ہے۔

والی بھوپال کے عزیز

یک نظر دیوانہ کردی: والی ریاست بھوپال کے ایک عزیز ناگپور شریف سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اہل و عیال اور ایک باورچی بھی ان کے ساتھ تھا جس وقت وہ خوش نصیب باورچی حاضر ہوا قدم بوسی کی سرکار نے ایک نظر ڈالی سرکار کی نظر پڑتے ہی اس کی دنیا بدل گئی نواب صاحب کے عزیز اسے واپس بھوپال لے کر چلے گئے۔

مہاراجہ قرولی کے گرد

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں گنگا پور اور ہنڈول کے وسط میں وزیر پور ایک قصبہ ہے جسے ریاست جے پور کی طرف سے تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے میں جس زمانہ میں وہاں تھا پنڈت درگا پرشاد شرما وہاں تحصیلدار تھے جو بعد میں ڈپٹی کلکٹر ہوئے وزیر پور میں بس اسٹینڈ کے قریب سڑک کے کنارے ایک مسجد ہے میں نے وہاں دیکھا ایک سادھو بس سے اترا تحصیلدار اور بہت سے لوگوں نے جو وہاں موجود تھے سادھو کا استقبال کیا میں یہ منظر دور سے دیکھ رہا تھا سادھو کا نورانی چہرہ ڈاڑھی اور سر کے سیاہ بالوں کی وجہ سے اور بھی حسین معلوم ہو رہا تھا اگر ماتھے پر قشقہ نہ ہوتا تو ہندو مسلمان کی تمیز مشکل ہوتی میرے ساتھ منشی انوار الحق تھے۔ وہ بول اٹھے "صورت تو نورانی ہے کاش مسلمان ہوتے" یہ سادھو اور پنڈت درگا پرشاد میری طرف آنے لگے (میں ناگپور شریف سے دو روز پہلے یہاں آیا تھا) وہ ہم لوگوں کے پاس آکر رک گئے سادھو نے پوچھا ناگپور سے ان کا کیا تعلق ہے؟ تحصیلدار نے کہا مہاراج یہ بابا صاحب کے نام لیوا ہیں بابا صاحب کا نام سنتے ہی سادھو جی مجھ سے بغل گیر ہوئے اور مجھ سے فرمایا درگا پرشاد میرا بچہ ہے اور مہاراجہ قرولی بھی میرا چیلہ ہے مگر میں حضرت بابا تاج الدین کا داس ہوں اور اصرار کے ساتھ مجھے اپنی جائے قیام پر لے گئے

Marfat.com

وہاں انہوں نے درگا پرشاد تحصیلدار کے سامنے اپنی پوتھی کھولی اس میں بابا صاحب کی شبیۂ مبارک تھی وہ مجھے دکھائی اور تحصیلدار کے طرف اشارہ کر کے کہا ان لوگوں کے لئے پوتھی کھول کر بیٹھ جاتا ہوں اصل میں تو پوتھی کھول کر صرف بابا صاحبؒ کا درشن کرتا ہوں میں نے کہا بابا صاحب سے اس کاغذ کو جس پر فوٹو ہے آپ سے زیادہ نسبت حاصل ہے صاحب فہم تھے سمجھ گئے بات ٹال گئے کہنے لگے ہم نہ بت پرست ہیں اور نہ مشرک بابا صاحب نے اللہ اللہ کرنے کا حکم دیا ہے ہم اسی نام کا وظیفہ شب و روز کرتے ہیں یہی ہمارا ورد اور شغل ہے۔

اس کے بعد انہوں نے بیان کیا؟ میں ذات کا برہمن ہوں ایم اے ایل ایل بی پاس کر کے ناگپور میں تحصیلدار مقرر ہوا اپنی بیوی سے مجھے بے حد محبت تھی وہ انتقال کر گئی عزیزوں نے مجھے دوسری شادی کے لئے مجبور کیا چونکہ میں پہلی بیوی کے مر جانے سے بے حد متاثر تھا اور سوچتا تھا کہ جب تک مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ شادی کرنا مناسب ہے کہ نہیں شادی نہیں کروں گا پنڈت خاندان سے ہونے کے باوجود پنڈتوں کی بات پر یقین نہیں آتا تھا اس زمانہ میں سرکار بابا صاحب کا شہرہ عام تھا ناگپور کا بچہ بچہ آپ سے بے حد عقیدت رکھتا تھا مگر میرا حال یہ تھا کہ میں ان ہندوؤں کو بھی برا سمجھتا تھا جو مسلمان بزرگوں کے پاس جاتے تھے اس کے باوجود باباجی کے لئے دل اندر سے کہتا تھا کہ چلو دیکھ تو آئیں زبان سے کچھ نہیں کہیں گے اگر کامل ہیں تو خود جواب دیں گے ورنہ واپس آجائیں گے چنانچہ میں نے اپنے چپراسی کو ساتھ لیا ایک ٹوکرا کیلا خریدا اور دربار میں حاضر ہو گیا جیسے ہی میرا سامنا ہوا بابا صاحب نے فرمایا "آیئے تحصیلدار صاحب! تاج الدین" نے بیوی نہیں کی آپ بیوی کر کے کیا کریں گے اس کے بعد فرمایا "لاؤ کیلا کھلاؤ" میں نے کیلا اپنے ہاتھ سے چھیل کر پیش کیا آدھا کیلا میرے ہاتھ سے کھانے کے بعد مجھے دیا اور حکم دیا "کھا جاؤ" میں برہمن زادہ، چھوت چھات کا سختی سے پابند، ایک مسلمان کا جھوٹا کیلا کس طرح کھا گیا؟ نہیں کہہ سکتا، کیلا کھاتے ہی اکیلا ہو گیا جذب و

Marfat.com

مستی طاری ہو گئی، ہوش غائب، حواس رخصت ہوئے گھر والوں کو خبر ہوئی تو پکڑ کر لے گئے گرم لوہے سے میرے جسم کو داغا (نشانات دکھا کر کہا یہ اس زمانہ کی یادگار ہے) مگر مجھے ہوش نہ آیا آخر یہ طے ہوا کہ جہاں سے یہ بیماری لگی ہے وہیں لے جاؤ میری برادری کے لوگوں کو یہ بات پسند نہ تھی مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو سب مجبور ہو گئے اور مجھے دربار میں پہنچا دیا گیا۔ میری جنونی کیفیت کی وجہ سے مجھے زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا سرکار کے سامنے پیشی ہوئی تو آپ نے فرمایا "زنجیریں کھول دی جائیں یہ اچھا ہے" فوراً ہی زنجیریں کھل گئیں اور میں ہوش میں آگیا پھر فرمایا "اب تم تحصیلدار نہیں رہے" لوگوں نے عرض کیا حضور دیوانگی کی وجہ سے ان کی نوکری ختم ہو گئی۔

حضور نے ایک سادہ کاغذ پر اپنا نام لکھ کر مرحمت فرمایا اور کہا "لو یہ فرمان تحصیلدار تمہارے جوتے اٹھائیں گے اللہ اللہ کرتے رہو" یہ واقعہ بیان کر کے تحصیلدار درگاپرشاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا بابا صاحب کا فرمان اس طرح اس جگہ بھی پورا ہو رہا ہے درگاپرشاد میری کفش برداری کو عزت سمجھتا ہے مہاراجہ قردلی اور بڑے بڑے لوگ میرے کفش بردار ہیں۔

تاداغ غلامئ تو داریم
ہر جا کہ رویم بادشاہیم

تاج مراری (ہندی) کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس بیسویں صدی میں ایسے بزرگ دنیا کے پردے میں کہیں نہیں ہوئے ہندو مسلم، پارسی، سکھ، انگریز (عیسائی) سب کا ایک ساتھ بابا صاحب کی خدمت میں رہنا آج کی دنیا کا سب بڑا عجوبہ ہے

مہاراج جے پور کے لئے حکم

سید محمد عیسیٰ صاحب نائب تحصیلدار نادوتی ریاست جے پور کے باشندے تھے ان کے چچا ڈاکٹر سید عبدالحلیم مہاراجہ جے پور کے معالج خاص تھے ڈاکٹر صاحب بزرگوں کے بے حد عقیدت مند عبادت گزار اور پرہیزگار انسان تھے۔

Marfat.com

مہاراجہ مہادیو سنگھ کو ایک خاص دورہ پڑتا تھا ڈاکٹر صاحب نے خود اور دوسرے مشہور ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن مہاراجہ کو کوئی فائدہ نہ ہوا مہاراجہ لاولد بھی تھے۔ تخت کے وارث کے لئے مہاراجہ مان سنگھ الیردہ والے کو گود لے رکھا تھا مہاراجہ کی پڑوسی ریاست جھلا کے حکمراں کو مان سنگھ کے گود لینے پر بہت دکھ ہوا اور وہ مہاراجہ جے پور کے مخالف ہو گئے اور چاہتے تھے کہ مان سنگھ کو ہٹا کر مہاراجہ ان کی اولاد میں سے کسی کو گود لے لیں چونکہ مہاراجہ کو ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا اس لئے مہاراجہ کے مشیروں کو یہ خیال ہوا کہ ریاست جھلا کے حکمراں نے دشمنی میں مہاراجہ پر جادو تو نہیں کر دیا اس کا اظہار ان لوگوں نے مہاراجہ سے بھی کر دیا مہاراجہ نے ڈاکٹر صاحب کو بلا کر مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ کسی کامل بزرگ کو رجوع کیا جائے اگر واقعی جادو ہے تو انکی توجہ سے دور ہو جائے گا۔ چنانچہ مہاراجہ نے یہ کام ڈاکٹر صاحب کے سپرد کیا لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ اس کام کے لئے بھروسہ کا آدمی بھیجا جائے ڈاکٹر صاحب نے اپنے بھتیجے سید محمد عیسیٰ کا نام تجویز کیا۔ راجہ نے اس پر آمادگی ظاہر کی اسی وقت سید محمد عیسیٰ نائب تحصیلدار صاحب کو بلوایا گیا اور انہیں کافی رقم اخراجات کی دیکر حکم دیا گیا کہ رازداری کے ساتھ آپ کسی کامل بزرگ کو تلاش کر کے ان سے تفصیل سے عرض کر کے اس کام کو انجام دیں عیسیٰ صاحب مہاراجہ سے اجازت لے کر اجمیر شریف پہنچے سرکار غریب نواز میں حاضری دے کر اپنا مدعا عرض کیا وہاں سے روانہ ہو کر ریلوے اسٹیشن پہنچے اور سوچنے لگے کہ اب کہاں جاؤں اس اثناء میں ایک ٹکٹ کلکٹران کے پاس آیا اور دریافت کیا کیا آپ ناگپور جانا چاہتے ہیں؟ اگر ناگپور کا ٹکٹ چاہتے ہو تو مل جائے گا عیسیٰ صاحب نے سوچا کہ یہ انتظامات منجانب اللہ معلوم ہوتے ہیں چنانچہ انہوں نے ناگپور کا ٹکٹ لے لیا اور پہلی گاڑی سے ناگپور روانہ ہو گئے ناگپور اسٹیشن پر پہنچ کر عیسیٰ صاحب نے ایک صاحب سے اپنا مدعا بیان کیا ان صاحب نے تمام بات سن کر عیسیٰ صاحب کو بتایا کہ یہاں شکردرہ شریف میں حضرت بابا

Marfat.com

سید محمد تاج الدین کا قیام ہے آپ ولی کامل ہیں انکی خدمت میں حاضر ہو کر آپ اپنا مدعا بیان کریں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا کام ہو جائے گا عیسیٰ صاحب ان کے بتائے پتہ پر شکردرہ راجہ کے محل پہنچے یہاں انہوں نے دیکھا کہ لوگ جھونپڑوں میں 'شامیانوں اور مختلف جگہ سائے میں ہزاروں کی تعداد میں سرکار کے دیدار کے لئے قیام فرماہیں یہ منظر دیکھ کر عیسیٰ صاحب پریشان ہو گئے کہ میری حاضری کا نمبر تو دیر میں آئے گا مجھے تو جلد جاکر راجہ صاحب کو مطلع کرنا ہے یہ خیال آتے ہی محل سے ایک خادم باہر آیا اور صدر دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر آواز لگائی "سید محمد عیسیٰ کو سرکار یاد فرمار ہے ہیں اس خادم کی آواز سن کر میں سوچنے لگا کہ ماجرا کیا ہے دل میں خیال آتے ہی بلایا جارہا ہے اس دوران خادم نے دو مرتبہ اور آواز لگائی میں دوڑ کر خادم کے پاس پہنچا اور عرض کیا سید محمد عیسیٰ میں ہوں۔ وہ مجھے لے کر محل میں داخل ہوا حضرت بابا صاحب فرش پر تشریف فرماتھے آپ کی آنکھیں بند تھیں وہاں سرکار کی خدمت میں جو لوگ موجود تھے انکا تعارف بعد میں ہوا ان میں ایک راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے بھی تھے جو ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے تھے ان کے قریب ایک انگریز افسر با ادب اور ان دونوں کے ساتھ ہی بمبئی کا ایک بہت بڑا تاجر بھی ہاتھ باندھے کھڑا تھا جیسے ہی میری نظر بابا صاحب پر پڑی میرا پورا جسم کانپنے لگا اور میں بابا صاحب کے قدموں پر جاگرا اور گڑگڑا کر دل میں عرض کرنے لگا جیسے ہی قدموں سے سر اٹھایا سرکار نے آنکھیں بند کئے ہوئے ہی فرمایا "تمہارا راجہ ظل اللہ ہے" اس پر جادو نہیں ہو سکتا مرض الموت میں مبتلا ہے سرکار بابا صاحب کے یہ الفاظ سن کر فوراً خیال آیا کہ مقصد حل ہو گیا اب کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں اب یہاں سے روانہ ہو کر راجہ صاحب کو پوری تفصیل بتا دینا چاہئے یہ خیال آتے ہی پھر سرکار نے فرمایا "تم خوب گھومو پھرو تمہارے پاس کافی رقم ہے" یہ فرما کر آنکھیں کھول دیں بمبئی کے سیٹھ نے ایک چاندی کی طشتری میں کچھ مٹھائی پیش کی حضرت بابا صاحب نے وہ طشتری مجھے عطا کی اور حکم دیا "یہ سب عبدالحلیم کو دے دینا اور انہیں ایک خط لکھ دو

Marfat.com

کہ موت اچھی چیز ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے راجہ سے کہو کہ وصیت نامہ تیار کر لے" یہ سن کر پھر میں پریشان ہو گیا کہ اب تو جلد پہنچنا چاہیئے تاکہ چچا کو خود جا کر بتا دوں اس پر حضور نے پھر فرمایا ابھی دیر ہے تم خوب گھومو پھرو میں اپنے ساتھ مٹھائی لے گیا تھا اسے پیش کیا حکم ملا تقسیم کر دو چنانچہ محل سے باہر آکر مٹھائی تقسیم کی اور چچا کو تفصیل سے خط لکھ دیا لیکن اس میں موت کا ذکر نہیں کیا اور مٹھائی وغیرہ بھی رجسٹرڈ پارسل کے زریعہ روانہ کر دیا جس دن سرکار نے مجھے حکم احکام دیئے تھے اسی رات کو سرکار نے چچا صاحب کو زیارت سے مشرف فرمایا اور کہا "تمہارے بھتیجے نے ہمارا حکم تم تک نہیں پہنچایا اس لئے ہم خود آگئے موت بہت اچھی چیز ہے موت سے نہ گھبرائیں وصیت نامہ تیار کرا دیں" چچا صاحب نے تاریخ اور سرکار کے الفاظ اپنی نوٹ بک میں درج کیے۔ خط پہنچنے پر تاریخ ملائی تو وہی تھی

سرکار کی اجازت ملنے پر تحصیلدار صاحب یہاں سے کلکتہ پہنچے یہاں ان کو خیال ہوا کہ راجہ کی تسلی کے لئے کسی جادوگر کو ساتھ لے جانا چاہیئے چنانچہ یہ یہاں کالی کے مندر پہنچے یہاں ایک اگھوری سے ملے اس نے ایک بڑے جادوگر سے ملایا جادوگر نے تحصیلدار صاحب سے کہا تمہارا راجہ بہت بے وقوف ہے جو ایک مسلمان کو جادوگر کے پاس بھیجا ہے کیا کوئی ہندو اس کے پاس نہیں تھا خیر تمہارا کام ہم سے نہ ہو گا دھرم تلہ مسجد کے سامنے ایک بزرگ بیٹھے ہیں ان کے پاس جاؤ وہ تمہارا کام کر دیں گے۔

یہ دھرم تلہ مسجد کے سامنے پہنچے دیکھا تو وہاں ایک سفید پوش بزرگ نیچی نظر کئے بیٹھے ہیں ان کے سامنے نیلی پیلی مختلف رنگ کی خالی شیشیاں رکھی ہیں۔ یہ ان بزرگ کے سامنے جا کر ادب سے کھڑے ہو گئے۔ ان بزرگ نے نیچی نظر کئے ہوئے کہنا شروع کیا۔

تم سے زیادہ بے وقوف کون ہو گا قطب مدار عالم حضرتؒ بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دینے کے بعد جادوگروں کے چکر میں ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہو جاؤ

Marfat.com

اپنے گھر جاؤ جو روپیہ پیسہ تمہارے پاس ہے اس کا اپنے بچوں کے لئے سامان خرید لو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے چنانچہ سید محمد عیسیٰ صاحب نے سامان خریدا اور جے پور کے لئے روانہ ہو گئے جے پور اسٹیشن پر قدم رکھا ہی تھا کہ توپیں سر ہونے لگیں معلوم ہوا کہ مہاراج کا انتقال ہو گیا یہ ماتمی توپیں داغی جا رہی ہیں ان کے چچا کو سرکار نے پہلے ہی خواب میں حکم دے دیا تھا انہوں نے اس پر راجہ سے عمل کروا لیا تھا

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

گاندھی جی بابا صاحبؒ کے حضور

ایک زمانہ میں گاندھی جی سرکار بابا صاحب میں باربار حاضری دیتے تھے اور سرکار بابا صاحب اکثر ان کو ڈانٹ دیتے تھے لیکن ان کی حاضری میں فرق نہیں آیا علی برادران کا ایک بہت بڑا جلسہ ناگپور شریف میں ہو رہا تھا گاندھی جی بھی موجود تھے حضرت بابا صاحبؒ کی آمد کا شہرہ سن کر گاندھی جی جلسہ گاہ سے اٹھ کر لب راہ آئے حضور نے فرمایا "جاؤ آٹھ سو کوے اڑا دیئے"

گاندھی جی کچھ بھی نہ سمجھے رات کو جلسہ ہوا اس جلسہ میں آٹھ سو ممبران دوسری پارٹی سے الگ ہو کر گاندھی جی کے ساتھ شامل ہو گئے ایک بار سرکار بابا صاحب نے گاندھی جی سے فرمایا "جھاڑو لے کر پہاڑ پر چڑھ جاؤ" اس کا مطلب وہ نہ سمجھ سکے۔ واضح مطلب یہ تھا جھاڑو سے مراد اتحاد باہمی اور پہاڑ پر چڑھ جانے کا مطلب انگریز حکومت پر غالب آنا تھا۔

مولانا محمد علی جوہر و مولانا شوکت علی تاج الاولیاء کے حضور

خلافت کے زمانہ میں علی برادران ناگپور شریف آئے اور راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کو لکھا کہ بابا صاحبؒ سے ملنے کا وقت مقررہ کر دیں انہیں کیا پتہ تھا کہ میرے بابا کا دربار عام تھا خصوصی طور پر ملنے کا وقت کون لے سکتا تھا راجہ بھی پریشان ہو گئے لیکن

Marfat.com

میرے مولا کے قربان راجہ کی پریشانی برداشت نہ ہوئی اور خود سرکار نے راجہ سے فرمایا کو مطلع کردے کہ جمعہ کے روز 4 بجے ہمارے ساتھ چائے پئیں راجہ صاحب نے فورا علی برادران کو اطلاع پہنچادی جمعہ کے روز بہت وسیع پیمانہ پر چائے کا انتظام کیا گیا سرکار ٹھیک 4 بجے برآمد ہوئے چائے طلب کی اور حکم دیا کہ جملہ حاضرین کو پلائی جائے سب نے چائے پی علی برادران وقت پر حاضر نہ ہو سکے حضور بابا صاحب نے 5 بجے سواری طلب کی اور تانگہ میں تشریف فرما ہوئے حاضرین نے آپ کے گلے میں بہت سے پھولوں کے ہار ڈالے گاڑی شہر کی طرف جا رہی تھی دوسرے رخ سے علی برادران کی موٹر آرہی تھی۔ ہیرالال کوچوان نے سرکار کا تانگہ روک دیا علی برادران کار سے اتر کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے سلام عرض کیا حضور نے فرمایا "بابا السلام علیکم" علی برادران نے عرض کیا بابا دعا کرو کہ اسلام کی فتح ہو حضور نے فرمایا بابا دعا کرو اسلام کی فتح ہو۔

اس کے بعد سرکار نے ہیرالال کوچوان سے فرمایا "کیوں رے! ان کو ہار دیدوں" اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہاں! بابا دے دو حضور نے فرمایا میں کیا دوں گا تو ہی دے دے یہ سن کر ہیرالال نے کچھ ہار اٹھا کر علی برادران کو دے دیے۔ اس کے بعد حضورؒ نے علی برادران سے فرمایا۔ "جاؤ پھاٹک دیکھو۔" حضور کی سواری شہر کی طرف روانہ ہو گئی اور اس راستہ پر نکلی جہاں کانگریس کا جلسہ ہو رہا تھا یہیں گاندھی جی سے ملاقات ہوئی تھی۔

علی برادران کو ہندو کوچوان کے ذریعہ ہار دلوانے کا مطلب ہی یہ تھا کہ تم ہندوؤں سے ہار جاؤ گے۔

علی برادران ناگپور کے جلسہ سے فارغ ہو کر بمبئی پہنچے یہاں گورنمنٹ نے انہیں گرفتار کرلیا اور جیل بھیج دیا تب ان کی سمجھ میں آیا کہ پھاٹک کا مطلب یہ ہے ایک مرتبہ علی برادران کی والدہ محترمہ سرکار میں حاضر ہوئیں تو حضور نے فرمایا محمد علی شوکت علی گھاس کو کہتے ہیں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ مولانا محمد علی سے فرمایا "تمہاری مراد لندن میں ہے" چنانچہ وہ لندن گئے اور وہیں انتقال ہو گیا۔

اجتماعی خدمت کرنے والوں پر خصوصی توجہ

(ڈاکٹر سید محمود صاحب کی حاضری)

بابا صاحب سرکارؒ ہر حاضر ہونے والے کی مشکل کشائی کرتے تھے بلکہ دور دراز مقامات پر رہنے والے حضرات خلوص دل اور محبت سے یاد کر کے بھی فیض حاصل کرتے تھے۔ یہ سلسلہ فیض آج بھی جاری ہے۔ ڈاکٹر سید محمود صاحب پی ایچ ڈی کانگریس کے ممتاز لیڈر جو وزیر بھی رہ چکے تھے آپ کے مندرجہ ذیل واقعہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سرکار تاج الاولیاء ان لوگوں کی طرف خصوصی توجہ فرماتے تھے جو خلوص کے ساتھ عوام کی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا واقعہ ان کی زبانی پیش قارئین ہے۔

۱۹۲۴ء میں ناگپور میں ہندو مسلم جھگڑے ہو رہے تھے۔ بہت کشت و خون ہو رہا تھا۔ یہ جھگڑا ایک مسجد کے سامنے گانا بجانے کی وجہ سے شروع ہوا تھا۔ دونوں جانب کے بے شمار حضرات جیل جا رہے تھے مولانا شوکت علی مرحوم اس جھگڑے کو طے کرانے کے لئے ناگپور کا دورہ کر چکے تھے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ گاندھی جی نے مجھ سے کہا کہ اب تم جاؤ اور کوشش کرو میں نے اس لئے انکار کیا کہ مولانا جیسے لیڈر اس مسئلے کو حل نہ کرا سکے تو میری بات کون مانے گا۔ میرے انکار پر حکیم اجمل خان صاحب نے مجھ سے فرمایا "تم کو بزرگوں سے بے حد عقیدت ہے تم وہاں جاؤ اور حضرت بابا تاج الدینؒ کی خدمت میں حاضری دے کر ان سے عرض کرو۔ ان کی توجہ سے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے یہ بات میری سمجھ میں آگئی اور میں ناگپور روانہ ہو گیا۔ ان دنوں بابا صاحبؒ کا قیام رگھوجی راؤ بھونسلے کے محل میں تھا میں محل میں پہنچا۔ وہاں معلوم ہوا کہ آج بابا صاحبؒ کمرے سے باہر نہیں نکلیں گے مجھے بڑی مایوسی ہوئی۔ میں دروازے پر کھڑا تھا اور سوچ رہا تھا کہ یکایک سامنے ایک دراز قد بزرگ نظر آئے جن کی آنکھیں سرخ تھیں۔

Marfat.com

کمرے سے باہر آکر پھر وہ اندر چلے گئے۔ لیکن خادم نے آواز لگائی کہ بابا صاحب "اب باہر تشریف لائیں گے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد آپ باہر تشریف لائے اور تانگے میں سوار ہو کر روانہ ہوئے لوگوں کا ایک اژدہام تانگے کے پیچھے دوڑنے لگا اور بابا صاحب" پر پھول نچھاور کرنے لگا۔ میں یہ دیکھ رہا تھا کہ بابا صاحب" کچھ بولتے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ بابا صاحب" ساتھ دوڑنے والوں کی تمناؤں کا اسی طرح جواب دیتے ہیں اور وہ بامراد لوٹتے ہیں۔ مجھ سے بھی لوگوں نے ساتھ دوڑنے کو کہا میں نے پھول تو پھینکے لیکن ساتھ دوڑنے کے بجائے اپنی موٹر میں بیٹھ کر ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ دو تین میل کے بعد کچھ بھیڑ کم ہوئی تو میں موٹر سے اترا اور تانگہ پکڑ کر چلنے لگا تانگہ اس وقت آہستہ آہستہ چل رہا تھا بابا صاحب" نے میر طرف مخاطب ہو کر فرمایا "مکہ مدینہ جائے گا؟" میں نے عرض کیا بابا انگریزوں کی غلامی اب برداشت نہیں ہوتی۔ یہ ہندو مسلمان کو برابر لڑاتے رہتے ہیں۔ انگریز ہندوستان سے کب جائیں گے۔ بابا صاحب" نے فرمایا "ہاں ہاں ضرور جائیں گے" پھر میں نے عرض کیا یہاں آپ کی موجودگی میں ہندو مسلم جھگڑا ہو رہا ہے ہندو تو آپ کی سیوا کرتے ہیں پھر مسلمانوں سے کیوں لڑتے ہیں آپ دعا فرمائیں کہ یہ جھگڑا ختم ہو جائے۔ بابا نے فرمایا "ختم ہو جائے گا" اس طرف سے کچھ سفید پوش مسلمان گزر رہے تھے میں نے ان کو بلا کر کہا۔ دیکھو بابا صاحب" کیا فرماتے ہیں۔ بابا صاحب" فرما رہے ہیں کہ ہندو مسلم جھگڑا ضرور ختم ہو جانا چاہئے۔ ان کے سامنے بابا صاحب" نے فرمایا "ہاں ہاں ہندو مسلم جھگڑا ضرور ختم ہو جانا چاہئے۔ اس گفتگو کے بعد جب میں اپنی موٹر میں بیٹھنے لگا تو بابا صاحب" نے فرمایا "اور کیا چاہتا ہے؟" میں نے عرض کیا آپ کی دعا چاہتا ہوں۔ آپ نے اپنے سر سے لٹسر کا ایک صافہ جو سرخ رنگ کا تھا مجھے یہ کہہ کر عنایت فرمایا "اسے رکھ لے' میں نے ہندو مسلم جھگڑا طے کر دیا۔" دوبارہ پھر میں محل گیا راجہ کو میری حاضری کی تفصیل اس کے ملازمین سے معلوم ہو چکی تھی۔ اس نے مجھے بلوایا اور میرے پیروں پر پھول چڑھائے اور مٹھائی رکھ کر کہا آپ تو کوئی

Marfat.com

دیوتا ہیں مجھے اپنے ملازمین کی زبانی معلوم ہوا کہ بابا صاحبؒ نے آپ سے بہت صاف صاف گفتگو کی۔ بابا صاحبؒ اتنی وضاحت سے کسی سے بھی بات نہیں کرتے۔ پھر اس نے خاطر مدارات کے بعد مجھے بابا صاحبؒ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اس وقت بابا صاحبؒ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور ایک خادم پیر دبا رہا تھا۔ میں نے بابا صاحبؒ سے عرض کیا کہ بابا ہندو مسلم فساد تو ختم ہو گیا۔ فرمایا "اچھا ہوا" پھر میں نے عرض کیا بابا انگریز اس ملک سے کب جائیں گے۔ باباؒ نے قدرے غصے سے جواب دیا۔ "ارے میاں جب تم اس قابل ہو جاؤ گے تو وہ خود چلے جائیں گے"۔ میں سہم گیا پھر بابا صاحبؒ نے فرمایا تم گھر جاؤ۔ میں کچھ دیر خدمت میں بیٹھنا چاہتا تھا۔ اس حکم کے بعد جب میں نہ اٹھا تو بابا صاحبؒ نے گھر جاؤ گھر جاؤ کی رٹ لگائی۔ میں مجبوراً اٹھ آیا۔ میرے ہمراہ اور دو حضرات تھے۔ ان میں ایک وہابی تھے؟ انہوں نے مجھ سے کہا دیکھئے میں آپ کو یہاں آنے سے منع کرتا رہا مگر آپ نہ مانے یہ ایک مجنون آدمی ہے ان کو فقیر بنا رکھا ہے۔ آپ نے ان کا اخلاق دیکھا، آپ کو بیٹھنے بھی نہ دیا وغیرہ۔ دوسرے صاحب جو بزرگوں کے عقیدت مند تھے، فرمایا بابا صاحبؒ کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ مکہ مدینہ چلے جاؤ اور فاتح کی حیثیت سے ہندوستان آؤ۔ ان کی اس بات پر مجھے ہنسی آگئی۔ بہرحال اسی دن شب میں، میں الٰہ آباد کے لئے روانہ ہو گیا۔ دوسرے دن آنند بھون (پنڈت جواہر لال نہرو کا گھر) پہنچا۔ یہیں میں قیام کیا کرتا تھا وہاں میرے لئے گھر سے ایک تار آیا ہوا رکھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ میرے ماموں زاد بھائی کا انتقال ہو گیا۔ انتقال کا وہی وقت لکھا تھا جس وقت بابا صاحبؒ مجھے فرما رہے تھے گھر جاؤ گھر جاؤ۔ اس تار سے واضح ہوا کہ بابا صاحبؒ گھر جاؤ کیوں فرما رہے تھے۔ اسی طرح بابا صاحبؒ کے حکم سے ہندو مسلم فساد ختم ہوا اور مجھے گھر جاؤ گھر جاؤ فرما کر جلدی روانہ کیا۔ یہاں الٰہ آباد سے روانہ ہو کر جلد گھر پہنچ گیا اور غمزدہ خاندان کی تقویت کا سبب بنا۔

Marfat.com

حیوانات پر تاج اولیاء کی حکومت

جانور۔ چرند۔ پرند سب آپکے تابع اور فرمانبردار تھے۔ سرکار کے قطب مدار عالم ہونے کا یہ بھی واضح ثبوت ہے چونکہ قطب مدار عالم کی اللہ کے حکم سے دنیا کے ذرہ ذرہ پر حکومت ہوتی ہے اس کے ثبوت میں آپکے وصال پر ہندوستان کے اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی تھیں اس میں یہ بھی واضح طور پر لکھا تھا کہ آپکے وصال پر مورتیوں کے آنسو نکلے جو میں نے پہلے ایڈیشن ہی شائع کر دیا تھا جانور انسانوں سے زیادہ سرکار سے عشق کرتے تھے۔ چند واقعات پیش کر رہا ہوں۔ (ناشر)

ایک سانپ کو آپ کے دیدار کا انتظار

بھونسلے راج محل کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ایک بڑا حوض دکھائی دیتا ہے حوض کے کچھ فاصلہ پر دربار اور دائیں جانب زاج محل ہے اس حوض میں راجہ بہادر نے ایک بہت بڑا مگر مچھ پال رکھا تھا جو 56-1955 تک دیکھا گیا 24-1923 میں گرمی کا موسم تھا بابا صاحب کی زیارت کے لئے ہزاروں عقیدت مند لال محلؒ کے سامنے جمع تھے عین اسی وقت مگرمچھ والے حوض کے نیچے سے ایک بہت بڑا سانپ پھنکارتا ہوا باہر نکلا اس کو دیکھتے ہی لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی ہر شخص صدر دروازہ سے باہر کی جانب بھاگنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا علاقہ خالی ہو گیا بہت سے لوگ اندرون صدر دروازہ سے دیکھ رہے تھے سانپ آہستہ آہستہ بل کھاتا ہوا حضور کی جانب رواں دواں تھا یہاں تک کہ حضور کے قریب پہنچ گیا اس وقت حضور فرش پر تشریف فرما تھے آپ کے پاس آپ کے خادم عیسٰی خان صاحب اور نامی گرامی پہلوان یا ماجی کالو اور امبو پہلوان موجود تھے حضور سانپ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے جیسے ہی وہ آکر سرکار کے قریب رکا سرکا نے اپنا سیدھا پیر اس پر رکھ دیا سانپ نے اپنا سر حضور کے قدم مبارک پر رکھ دیا پھر حضور نے اس پر اپنا بایاں پیر رکھ دیا اس طرح کبھی سیدھا پیر اوپر رکھتے کبھی بایاں پیر وہ سرکار کے قدم مبارک پر اپنا پھن رکھ رہا تھا اس طرح حضور کافی دیر تک کرتے

Marfat.com

رہے آخر کار عیسیٰ خان صاحب نے سرکار سے عرض کیا سرکار اب یہ کھیل ختم کیجئے لوگ اس کے خوف سے قریب نہیں آرہے ہیں دیدار کے لئے بے چین ہیں یہ سن کر حضور نے عیسیٰ خان صاحب سے فرمایا "جانتے ہو یہ ہزاروں سال سے میرے دیدار کا منتظر تھا اسے کیسے بھگاؤں آخر کار سرکار سانپ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا "اچھا اب آپ جائیں" یہ حکم سنتے ہی سانپ دھیرے دھیرے وہاں سے نکل کر غائب ہو گیا"

شیرو کتّا

چھٹو بابا صاحب کی والدہ فرماتی ہیں جس زمانہ میں حضور کا قیام واکی شریف میں تھا۔ ایک کتے کو آپ کی خدمت میں دیکھا گیا' سرکار نے اس کتے کا نام شیرو رکھا تھا۔ یہ کتا ریل گاڑی کی آمد کے موقع پر اسٹیشن پہنچ جاتا اور حضور میں آنے والے زائرین کو حضور کے ڈیرے تک لے آتا (یعنی خود آگے آگے چلتا۔ لوگ اس کے پیچھے پیدل یا تانگے میں ہوتے حضور اگر ڈیرے میں نہ ہوتے تو یہ کتّا ان زائرین کی رہبری کر کے سرکار کی خدمت میں پہنچا دیتا۔ اس کتے کو سب لوگ پہچان گئے تھے کہ یہ زائرین کو سرکار میں پہنچانے کی ڈیوٹی انجام دیتا ہے چنانچہ لوگ نئے آنے والوں کو بتا دیتے تھے کہ اس کتے کے پیچھے پیچھے چلے جانا۔ بابا صاحب تک پہنچا دے گا۔ ایک روز چند زائرین جو شیرو کے معمولات سے واقف تھے ریلوے اسٹیشن سے باہر آئے اور شیرو کتے کو نہ پا کر پریشان ہوئے راستے میں بھی ذکر کرتے ہوئے حضور کے ڈیرے تک پہنچ گئے حضور وہاں موجود نہیں تھے چنانچہ یہ لوگ حضور کی تلاش میں جنگل کی طرف روانہ ہوئے ایک جگہ ان حضرات نے دیکھا کہ شیرو مرا پڑا ہے دیکھ کر افسوس کیا اور آگے بڑھے دیکھتے کیا ہیں کہ سرکار بابا صاحب اسی طرف تشریف لا رہے ہیں چنانچہ یہ حضرات تیزی سے سرکار کی طرف بڑھے اور قدم بوس ہوئے اور سرکار سے عرض کی: سرکار شیرو مر گیا ہے حضور نے سن کر فرمایا "نہیں رے چل کر دیکھیں کہاں ہے" چنانچہ شیرو جہاں تھا حضور کو اس جگہ لے آئے حضور نے حکم دیا "اس کو ایک ٹوکری میں ڈال کر ہمارے ساتھ لے چلو۔

Marfat.com

جب شیرو کو ٹوکری میں ڈالا گیا تو حضور نے اپنا جبہ مبارک شیرو پر ڈال دیا چونکہ سرکار نے اپنا جبہ مبارک اس پر ڈال دیا تھا اس لئے ایک صاحب نے اس کو اپنے سر پر رکھ لیا تھوڑی ہی دور چلے ہوں گے کہ شیرو کتا زندہ ہو کر ٹوکری سے نیچے کود پڑا اور سرکار کے قدموں میں لوٹ کر آگے آگے چلنے لگا اور پھر دستور وہ اپنی ڈیوٹی انجام دینے لگا ایک عرصہ کے بعد جب وہ مرا تو سرکار نے اپنا جبہ مبارک خادم کو دے کر فرمایا "جبہ ڈال کر اسے شفاخانہ کے پاس دفن کردو" چنانچہ حضور کے حکم کی تعمیل کی گئی آج بھی اس کی قبر وا کی شریف کے شفاخانہ کے قریب موجود ہے۔ جن لوگوں کو کتا کاٹتا ہے اس کی قبر پر گڑ لے کر آتے ہیں انہیں شفاء ہو جاتی ہے۔

بہادر گھوڑا:۔

محمد اسمٰعیل خان صاحب عرف چھکا پٹیل (بالاگھاٹ والے) نے اس گھوڑے کو سرکار تاج الاولیاء کی نشاندہی پر ایک دیہات کے مالگزار سے دو سو روپیہ میں خرید کر حضور کو پیش کیا اس وقت یہ بچہ (یعنی کم عمر) تھا۔ لیکن جب اس پر سرکار نے سواری کی تو اس میں جوان گھوڑے کی طاقت پیدا ہو گئی اور وہ تانگے میں صحیح چلنے لگا یہ گھوڑا حضور کے وصال تک حضور کی خدمت میں رہا حضور اکثر اپنے گلے مبارک کے تمام ہار اس کے گلے میں ڈال دیتے تھے اس کا نام آپ نے بہادر رکھا تھا سرکار کا جب وصال ہوا تو تجہیز و تکفین کا سامان لانے کے لئے تانگہ کی ضرورت ہوئی۔ سب کا خیال یہی تھا کہ سرکار کی آخری خدمت اسی گھوڑے تانگہ سے لی جائے مگر ہیرالال بھائی کوچوان کو یہ گوارا نہ تھا کہ اب گھوڑا تانگہ کسی اور کی سواری میں استعمال ہو آخر خادموں کے اصرار پر گھوڑے کو جوتا گیا سامان لے کر بدھوار محل سے واپسی پر دربار کے قریب آنے سے پہلے بہادر ایک جگہ رک گیا اور ایک پیر اٹھا لیا۔ بھائی ہیرالال نے تانگہ سے اتر کر اس کا پیر دیکھا تو پھرے سے لیکر سم کے اوپر تک ہڈی کا پتہ نہیں تھا۔ صرف اوپر کی کھال لٹکتی ہوئی معلوم دیتی تھی۔ راستہ میں نہ کہیں ٹھوکر لگی اور نہ اس سے پیشتر کوئی تکلیف تھی

Marfat.com

۔ سامان دوسری سواری سے لایا گیا خالی تانگہ شکردرہ لاکر گھوڑے کو تھان پر گھوڑپاگاہ مین باندھ دیا گیا ڈاکٹر نے دیکھ کر پٹی وغیرہ کی لیکن اس وفادار جانور نے اسی وقت سے دانہ پانی ترک کردیا۔ تیسرے روز حضور کے قدموں میں تاج آباد شریف اس کی نعش لائی گئی اور حضور کے حکم سے حضور کی پائیں کی جانب اس کو دفن کردیا گیا اور پختہ قبر بنادی گئی۔ سرکار نے اس کی قبر کو بیمار جانوروں کی شفا کا مرکز بنادیا۔

اللہ اکبر انسان تو انسان جانوروں نے میرے سرکار پر جانیں قربان کردیں ایسی ہستی کے مرتبہ کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟

شیر کی بابا صاحب سے عقیدت:۔

سرکار بابا صاحب ایک عجیب شان سے شکردرہ محل میں قیام فرما تھے۔ محل کے دروازہ سے ملحق دائیں اور بائیں دو کمرے بنے ہوئے تھے جن میں سلاخین لگی ہوئی تھیں ان میں راجہ بہادر نے دو شیر پال رکھے تھے اکثر بابا صاحب ان کمروں میں چلے جاتے شیر آکر سرکار کے پیر چاٹنے لگتے کبھی اپنی تھوتھنی حضور کے قدموں سے رگڑتے جس طرح بلی اپنے مالک کے ساتھ کھیلتی رہتی ہے بالکل اسی طرح کھیلتے رہتے اور یہ کھیل دو دو گھنٹہ تک چلتا رہتا۔

زہریلے جانور:۔

حضور جن جنگلوں میں رات دن گھومتے ان جنگلوں میں بے شمار زہریلے جانور سانپ، بچھو قدم قدم پر ہوتے آپ کی ہدایت تھی کہ "انہیں نہ مارا جائے یہ جنگل کے پنچھی ہیں تمہیں کچھ نہیں کہیں گے"۔

شیر کی حجامت:۔

شیروں کے پنجرہ کے سامنے دیکھنے والوں کا بھی ہجوم ہو جاتا تھا ایک روز ایک شخص نے پنجرہ میں ہاتھ ڈال دیا شیر نے اس کا ہاتھ چباڈالا سرکار بابا صاحب اطلاع ملنے پر تشریف لائے اور حکم دیا کہ پنجرہ کا دروازہ کھولا جائے حکم کی تعمیل میں فوراً" کنچی منگوائی

Marfat.com

گئی تالا کھولا گیا تالا کھولتے وقت تعلق بے حد خوفزدہ تھی جیسے ہی دروازہ کھلا سرکار دروازہ کے اندر تشریف لے گئے شیر آپ کے اندر داخل ہوتے ہی پیر چاٹنے لگا۔ آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اس کے بال بہت بڑھ گئے ہیں کوئی حجامت نہیں کرتا، قینچی لاؤ چنانچہ فورا" قینچی پیش کی گئی آپ نے قینچی لے کر اس کی گردن کے بال کاٹ دیئے اور باہر تشریف لے آئے پنجرہ بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد شیر نے کبھی کسی کو تکلیف نہیں۔ پنجائی لوگ قریب جاکر کھڑے ہوجاتے تھے ہاتھ اندر باہر کرتے تھے لیکن وہ بلی کی طرح رہتا تھے۔ جس شخص کا ہاتھ شیر نے چبایا تھا۔ سرکار نے اسپر اپنا دست مبارک پھیرا وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

شیر کا دعا کرنا۔

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ تاجی فرماتے ہیں ایک رات میں اور بابا عبدالرحمٰن صاحب ایک جنگل میں سرکار کے ہمراہ تھے۔ حضور بابا صاحبؒ گھنے درختوں کے جھنڈ میں گھس گئے۔ اس جھنڈ سے گزرنے کے بعد ایک چھوٹا سا ریت کا ٹیلا نظر آیا۔ ریت کے ٹیلہ پر سرکار لیٹ گئے اور فرمایا نیند آتی ہے اور خراٹے لینے شروع کر دیئے جیسے گہری نیند سو رہے ہوں۔ دایاں پائے مبارک میں اور بایاں عبدالرحمٰن دبا رہے تھے واکی شریف ویسے ہی شیروں کا مسکن ہے ہم لوگ تو کافی آگے نکل کر جنگل میں گھرے ہوئے تھے۔ وہاں ہمیں بار بار شیر کے دھاڑنے کی آواز آرہی تھی۔ پھر درختوں کے جھنڈ میں سے شیر کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے شیر درختوں کے جھنڈ سے نکل کر ہماری طرف آتا دکھائی دیا۔ بابا صاحب تو خراٹے لے رہے تھے ہم پیر دبا رہے تھے۔ اور دم بخود تھے چونکہ ہم شیر خدا کے لاڈلے کے پیر دبا رہے تھے۔ اس لئے دل سے خوف نکال دیا مگر جب شیر آکر بابا صاحبؒ کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا اور زبان سے تلوے چاٹنے لگا تو عبدالرحمٰن نے بابا صاحب کا پاؤں چھوڑ دیا اور سرہانے جاکر کھڑا ہو گیا میں بدستور پاؤں تھامے رہا شیر کی سانس کی گرمی مجھے اپنے

Marfat.com

ہاتھوں تک محسوس ہو رہی تھی مگر کوئی خوف و ہراس دل میں نہیں تھا۔ شیر پیر چاٹنے کے بعد الٹے پاؤں جنگل میں اندر کی طرف چلا گیا اسی وقت سرکار بابا صاحب آنکھ ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے عبدالرحمٰن نے عرض کی "بابا شیر آیا تھا آپ تو سو گئے تھے ہم تو ڈر کے مارے ابھی تک کانپ رہے ہیں" حضور نے فرمایا "ارے جنگل کا پنچھی بارہ (۱۲) برس سے دعائیں مانگ رہا تھا کہ اے اللہ اپنے ولی کی قدم بوسی کا موقع عنایت فرما۔ آج اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی اس طرح اس کی مراد پوری ہوئی"۔

پہن کے جوڑا پنج رنگی بشکل پنجتن آیا
وہی نور مبین فیاض تاج الدین بن آیا
تجلی ذات اقدس کی ' ادا زہرا کے لالون کی
کمال آب و گل آیا ' جمال روح وتن آیا

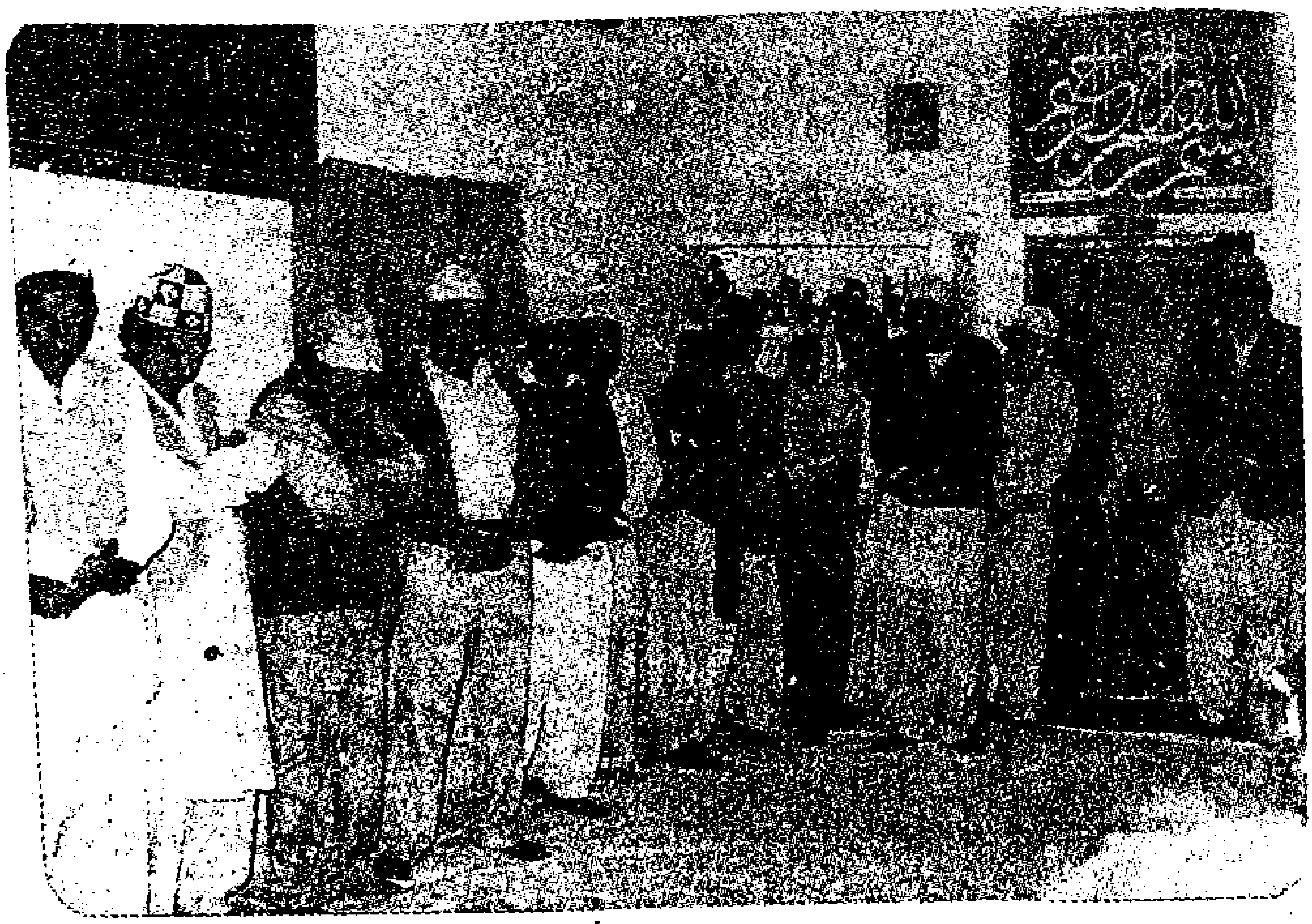

دائیں جانب عبدالحق صدیقی صاحب۔ طارق محی الدین۔ عبدالمجید صاحب۔ رشید صابری قوال اور ہمنوا اسلام پیش کر رہے ہیں۔ برابر میں مسعود خان۔ قاسم حسین۔ حاجی محمد عثمان۔ حاجی مقبول احمد تاجی۔ عبدالقدوس شمشاد صاحب۔ غلام سرور رانا صاحب۔

Marfat.com

زندگی عطا کرنے اور مرض سلب کرنے کی تشریح

مردوں کو زندہ کرنا خدا کی صفت ہے مگر اس کی اس صفت کا ظہور نبیوں اور ولیوں سے ہونا بھی عادات الٰہیہ کے موافق ہے اسی طرح شفاء بھی خدا کے اختیار میں ہے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مافوق الفطرت طریق پر پیدا کیا (بجائے باپ کے) حضرت جبرئیل علیہ السلام صورت بشری میں متمثل ہوئے تھے اس لئے آپ پدری نسبت میں روح الامینی نسبت کے مالک ہیں روح الامین کی خاک پا بھی مظہر حیات ہے۔ سامری نے حضرت جبرئیل کی خاک پا سے ایک چٹکی لیکر مردہ گوء سالہ میں ڈالی تو وہ زندہ ہو گیا۔ قرآن سے بھی ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں مردہ جلانا' مریضوں کو بھلا چنگا کر دینا بھی شامل ہے۔

پس حیات اور اعادۂ حیات کی صفات کا ظہور انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارثین اولیاء اللہ سے ہونا' کتاب و سنت کی روشنی میں ظاہر ہے بلکہ یہی خداداد قدرت ہے جس سے منکرین مغلوب و عاجز ہو جاتے ہیں اور ایمان لانے پر مجبور ہو جاتے ہیں میرے آقا حضرت بابا صاحبؒ کے واقعات میں بے شمار مریضوں کو اچھا کرنا' مردے جلانا' عمریں بڑھانا موجود ہے۔

معجزے اور کرامت میں معناً کوئی فرق نہیں دونوں کا مفہوم ایک ہے فرق اصطلاحی ہے جو خرق عادت نبی سے ظہور پذیر ہوتا ہے "معجزہ" کہلاتا ہے اور جو خرق عادت ولی سے ظاہر ہو "کرامت" کہلاتی ہے۔

یہ تشریح صرف اس لئے کردی کہ کسی کو شبہ نہ گزرے کہ معجزے انبیاء علیہم السلام سے ہوتے ہیں وہ اولیاء کی کرامت کس طرح ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

اعادۂ حیات

(زندگی عطاء کرنا)

مردہ کتا زندہ:۔

شیرو کتے کو زندہ کیا یہ واقعہ تفصیلی جانوروں کی فرمانبرداری میں آچکا ہے۔

مردہ کتیا زندہ:۔

ایک دن آپ واکی شریف کے جنگل میں تشریف فرما تھے کتیا کے کچھ بچے آپ کی طرف آرہے تھے حاضرین ان کو بھگانے کے لئے دوڑے آپ نے فرمایا۔

"نہ روکو آنے دو، مرادیں مانگنے آرہے ہیں"

کتے کے بچے آکر آپ کے قدموں میں لوٹنے لگے آپنے فرمایا "اچھا تمہاری ماں مرگئی، چلو کہاں ہے؟" بچے آگے آگے چل رہے تھے اور آپ ان کے پیچھے خراماں، خراماں چل رہے تھے ایک گڑھے کے قریب جاکر بچے کھڑے ہوگئے گڑھے کے اندر مری ہوئی کتیا کی سڑی ہوئی لاش پڑی تھی اطراف میں چیل کوے جمع تھے حضور گڑھے میں اترے کتیا کو ایک لات مار کر فرمایا "اٹھ" کتیا کو لات مارنا ہی تھا کہ ایک غبار سا بلند ہوا اس مین سے کتیا زندہ ہو کر نکلی اور اپنے بچوں کے ساتھ چلدی۔

گرجی کو نئی زندگی عطا کی:۔

(راوی عبدالجبار صاحب تاجیؒ)

۱۳ جون ۱۹۴۹ء کو بابا عبدالجبار صاحب فرماتے ہیں کہ گرجی نامی ایک طوائف کو حضور بابا صاحبؒ قبلہ نے زندہ کیا اس طرح کہ گرجی

Marfat.com

ایک عرصہ سے بیمار تھی ایک دن صبح حسب دستور واکی کے پٹیل نے اپنے آدمی کو گرجی کے پاس دیکھنے کے لئے بھیجا آدمی نے گرجی کو دیکھا تو وہ مرچکی تھی اس نے یہ خبر پٹیل کو جاسنائی پٹیل نے اپنے آدمی سے کہا کہ تم جاکر حضور سے کہو کہ گرجی مرچکی ہے اس کو دفن کیا جائے یا جلا دیا جائے حضور نے اس رات واکی کے جنگل میں قیام فرمایا تھا صبح ایک آدمی کو چائے دے کر کہا "جاؤ یہ چاء گرجی کو پلا دو" ادھر سے پٹیل کا آدمی دریافت کرنے جارہا ہے کہ گرجی کو جلایا جائے یا دفن کیا جائے اور اس طرف سے حضور کا روانہ کردہ آدمی چائے لیکر آرہا ہے راستے میں ان دونوں کی ملاقات ہوئی پٹیل کے آدمی نے دریافت کیا کہ اس وقت حضور کہاں ہیں اس نے حضور کا پتہ بتلا کر پوچھا کہ تم کہاں جارہے ہو جواب دیا کہ میں گرجی کو چائے پلانے جارہا ہوں یہ چائے حضور نے گرجی کے لئے دی ہے تب پٹیل کے آدمی نے کہا گرجی تو رات ہی کو مرچکی اور میں پٹیل کے حکم سے حضور میں دریافت کرنے جارہا ہوں کہ گرجی کو دفن کیا جائے یا جلایا جائے تم بھی میرے ساتھ واپس چلو۔ حضور کے روانہ کردہ آدمی نے جواب دیا کہ میں حضور کے حکم کی تعمیل کے بغیر واپس نہ لوٹونگا یہ کہا اور چائے لیکر گرجی کے جھونپڑے کی طرف روانہ ہوا دیکھا تو گرجی کے جھونپڑے کے پاس پٹیل کی مقرر کردہ دو تین عورتیں بیٹھی ہیں یہ جھونپڑے کے اندر داخل ہوا آواز دی کہ تمہارے لئے حضور نے چائے بھیجی ہے پھر آواز دی چائے بھیجی ہے تیسری بار حضور کا نام لیتا تھا کہ گرجی نے منہ کھول دیا اور انہوں نے آہستہ آہستہ گرجی کو تمام چائے پلادی چائے پیتے ہی گرجی اٹھی اور جھونپڑے سے باہر نکل کر حضور کو دریافت کیا اتنے میں دیکھا کہ حضور بھی جنگل کی جانب سے تشریف لارہے ہیں گرجی کے قریب آکر بابا صاحب قبلہ نے فرمایا "کتاب سناؤ" یعنی (گانا گاؤ) گرجی نے بلند آواز سے گانا سنایا جیسا کہ تندرستی کی حالت میں سنایا کرتی تھی حضور کی یہ کرامت دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے کہ ایک عرصے کی مریض عورت جس کی موت کو کئی گھنٹے ہوچکے تھے وہ زندہ ہوکر حضور کو گلدستہ شریف کی یہ منقبت سنارہی تھی۔

Marfat.com

تاج دیں نور میں عظمت والے بابا ؟ واکی والے میری دنیا سے نرالے بابا

بابا صاحب نے "سمع قبول" سے سنا اور فرمایا:۔

ہم نے تجھے عمر کے اور دس سال دیئے

یہ واقعہ اس منقبت کی مقبولیت پر دلیل ہے۔

گلاب چائے والے کو نئی زندگی عطا کی:۔

تاج آباد شریف میں ان کا ہوٹل تھا حضور کے ساتھ رہتے تھے اور حضور کی خدمت میں چائے بھی پیش کرتے تھی پرانے خدام میں آپ کا شمار ہوتا ہے یہ بیمار ہوئے اور اسی بیماری میں انتقال ہوگیا۔ حسب دستور تدفین کے لئے سرکار سے اجازت حاصل کرنے کے لئے خدام حاضر ہوئے اور سرکار کو ان کے انتقال کی خبر سنائی اور تدفین کی اجازت چاہی یہ لوگ غسل دیکر کفن پہنا کر سرکار میں حاضر ہوئے تھے جب آپ نے یہ خبر سنی کچھ دیر مراقب رہ کر فرمایا "جاؤ وہ اچھا ہوگیا" لوگ لوٹ کر اس کی جھونپڑی پر آئے تو گلاب صاحب کفن پہنے ہوئے بیٹھے باتیں کر رہے تھے گلاب صاحب کا بیان ہے "مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی تاریک کنوئیں میں اتار دیا گیا ہوں اور میں اس کنوئیں کے اندر دھنستا ہی چلا گیا یہاں تک کہ میرے بیوی بچوں کے رونے پیٹنے کی آواز آنا بند ہوگئی بڑی دیر بعد میرے پیر زمین پر لگے وہاں لق و دق صحرا تھا وہاں عجیب الخلقت لوگ نظر آئے انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "تم اس طرف نہ جانا اور جدھر چاہو چلے جاؤ" میں نے سوچا میں حضرت بابا صاحب کا غلام ہوں جس طرف چاہوں جاسکتا ہوں یہ مجھے روکنے والے کون ہوتے ہیں چنانچہ میں اسی طرف گیا جس رخ کے لئے انہوں نے منع کیا تھا وہاں دیکھا کہ نہایت ہی ڈراؤنی شکل کی مخلوق ہے وہ انسانوں کو پکڑ پکڑ کر آگ میں ڈال رہی ہے میں نے ان سے کہا تم لوگ بہت بے رحم اور سنگدل ہو خدا کے خوف سے نہیں ڈرتے ان لوگوں کی چیخ و پکار اور آہ وزاری پر بھی تمہیں رحم نہیں آتا ان لوگوں نے نہایت قہر آلود نگاہ سے مجھے دیکھا اور ڈانٹ کر کہا "تم یہاں آئے کس طرح؟ جاؤ!

Marfat.com

فوراً "چلے جاؤ" میں انہیں برا بھلا کہتا ہوا واپس ہوا۔ سامنے گھنے درخت نظر آرہے تھے اس طرف چلنے لگا کچھ ہی دور چلا تھا کہ ایک مجمع کثیر نظر آیا جب بالکل قریب پہنچ گیا تو دیکھا حضور سرور کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نورانی تخت پر رونق افروز ہیں اور بے شمار بزرگان دین' اولیاء اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اسی اثناء میں میرے آقا حضرت بابا صاحبؒ حاضر ہوئے اور عرض کی "حضورؐ میرا چاہنے والا یہاں آگیا ہے اس کو واپس جانے کی اجازت فرمائی جائے" آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہاں جو آجاتا ہے اسکو واپس جانے کی اجازت نہیں دی جاتی" بابا صاحبؒ نے پھر عرض کی "حضورؐ میرے چاہنے والے کو واپس جانے کی اجازت دی جائے" سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا "ایسا قاعدہ نہیں"۔

اس مرتبہ حضرت بابا صاحبؒ نے فرمایا "اگر اجازت نہیں دی جاتی ہے تو حضور اپنا کرتہ بھی واپس لے لیں" یہ کہہ کر کرتہ اتارنا ہی چاہتے تھے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بابا صاحبؒ سے فرمایا "کرتہ نا اتارو" اور مجھے حکم دیا "گلاب واپس جاؤ" سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سنتے ہی میں اٹھکر بیٹھ گیا۔

چیف کمشنر صاحب ناگپور کا کتا:۔

۶ دسمبر ۱۹۴۸ء کے اخبار "الفاروق" میں یہ خبر شائع ہوئی تھی پاگل خانہ کے سرجن راؤ صاحب نے مسٹرانتھونی میکڈانلڈ چیف کمشنر ناگپور سے بابا صاحب کی بزرگی کا ذکر کیا جسے سن کر کمشنر صاحب نے سرجن صاحب کے ہمراہ شام میں حاضری دینے کا طے کیا اتفاق سے اسی روز ان کا پیارا کتا مرگیا اس کے پھینکنے کے انتظامات کرنا چاہتے تھے کہ سرجن صاحب آگئے ان کے ہمراہ روانہ ہوئے روانگی سے قبل ان کے دل میں خیال آیا تھا کہ باباجی نے مردوں کو زندہ کیا ہے ان کی خدمت میں جاکر اپنے کتے کی دوبارہ زندگی کے لئے دعا کروں گا واپسی پر اگر زندہ نہ ہوا تو آکر پھنکوادوں گا۔ راستے میں جو لوگ ان کے ہمراہ تھے ان سے کمشنر صاحب نے اپنے دل میں جو کچھ تھا کہہ دیا اور اپنے ساتھیوں

Marfat.com

سے کہا "باباجی نے مردوں کو زندہ کیا ہے یہ سرجن صاحب نے بتایا ہے میرا کتا آج ہی مرگیا ہے کیا اسے زندہ کردیں گے؟ یہ گفتگو ختم ہی ہوئی تھی کہ یہ لوگ بابا صاحبؒ کی خدمت میں پہنچ گئے کمشنر صاحب کو دیکھتے ہی بابا صاحبؒ نے فرمایا "ارے کتے کو لا کتے کو" کمشنر صاحب حیرت سے دیکھنے لگے اور مردہ کتے کو فوراً لایا گیا اور بابا صاحبؒ کے سامنے ڈالا گیا آپ نے اسے یہ کہتے ہوئے "اٹھ کیوں پڑا ہے" ایک لات رسید کی کتا اٹھ کر چیختا ہوا بھاگا اور تمام عہدیدار انگریز جو کمشنر صاحب کے ہمراہ آئے تھے یہ کرشمہ دیکھ کر مسرت سے قدم بوس ہوئے اور اجازت لے کر لوٹ گئے۔ اس کے بعد کمشنر صاحب بھی حاضر ہوتے رہے۔

مردہ تتلی زندہ:۔

قاضی بابا کے قلمی نسخہ سے:۔

مسٹر جمشید (جیمی) صاحب پارسی قوم کے فرد ہیں کراچی میں بندر روڈ پر قیام ہے اس سے پہلے ان کا ناگپور شریف میں قیام تھا۔ بابا کی ایک فیض یافتہ بچی شیرا اماں سے انہوں نے ہی جیمی صاحب کے دل میں بابا صاحب کی عقیدت کا بیج بویا تھا۔ جیمی نے اپنا واقعہ یوں بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ میرے گھر پر ایک بالٹی کے پانی میں ایک خوبصورت تتلی ڈوب کر مرگئی جب میں بالٹی سے پانی لینے گیا تو میری نظر اس پر پڑی تتلی انتہائی خوبصورت تھی چنانچہ اس کو پانی سے نکالا شیرا اماں نے باباجی کے مردہ زندہ کرنے کے بہت سے واقعات مجھے سنائے تھے وہ فوراً ذہن میں آئے اور میں نے وہیں کھڑے کھڑے باباجی سے عرض کیا آپ نے تو بہت مردہ انسان و جانور زندہ کئے ہیں کیا یہ تتلی زندہ نہیں ہوسکتی یہ کہکر میں اس کمرہ میں گیا جہاں باباجی کی فوٹو رکھی تھی تتلی کو باباجی کے فوٹو پر رکھ کر اپنے کمرے میں آگیا ناشتہ سے فارغ ہو کر ڈیوٹی پر چلا گیا شام میں گھر آیا کھانا وغیرہ کھانے کے بعد ہم لوگ اپنے کمرہ میں جاکر سوگئے رات میں سرکار بابا صاحب خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔

Marfat.com

"مہوجی! تو نے ایک جان نہیں بچائی سو جان بچائی"

اس وقت صبح ہو رہی تھی فوراً" آنکھ کھلی میں فوراً" فوٹو والے کمرہ کی طرف لپکا اور دیکھا کہ مردہ تتلی زندہ ہے اور اس کے آس پاس بے شمار انڈے ہیں جن میں سے چھوٹے دانے کے برابر بچے نکلے ہیں۔ اس وقت مجھے بڑی حیرت ہوئی میں نے ان سب کو اٹھا کر گلاب کے گملے میں پتوں پر رکھ دیا۔ اب مجھے بابا صاحب سے بے حد عقیدت ہے اور ہر کام ان سے عرض کر کے کرتا ہوں۔

بھنی مچھلیاں زندہ ہو گئیں:۔

ایک سلسلہ کے بزرگ سرکار میں حاضر ہوئے انہیں علم تھا کہ سرکار مچھلی شوق سے کھاتے ہیں چنانچہ عمدہ قسم کی مچھلیاں بھون کر سرکار کی خدمت میں ایک دیگچی میں لائے اور حضور کو پیش کرنا چاہتے تھے۔ کہ بابا صاحب نے فرمایا "ہم زندہ مچھلی نہیں کھاتے" انہوں نے جیسے ہی دیگچی کھولی تمام مچھلیاں زندہ تھیں۔

عمر بڑھا دی اللہ کے حکم سے:۔

مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء کو عبدالحسن صاحب فروٹ مرچنٹ نے یہ واقعہ بیان کیا۔

میرا شیر خوار بھائی عبدالغفار سخت بیمار ہو گیا ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ صرف چند لمحوں کا مہمان ہے۔ اسی حالت میں میری والدہ بچے کو لیکر حضور بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے بچے کو دیکھ کر فرمایا "مائی جاتا ہے تو جانے دے" حضور کے یہ الفاظ سن کر میری والدہ زور سے چیخی اور حضور کے قدموں پر گر کر قدم پکڑ لئے اور رونے لگی میری والدہ کا اس طرح تڑپ کا رونا دیکھ کر سرکار کو رحم آیا فرمایا "لاؤ لال کتاب" اور پھر ایک ساعت کے بعد فرمایا "اس کی عمر بیس سال لکھ دی لے جا اس کو" چنانچہ وہ پورے (۲۰) بیس سال زندہ رہکر انتقال کر گیا۔

غلام عبدالستار کی پھانسی کے حکم کو رہائی میں تبدیل کر دیا:۔

شطرنجی پورہ لکڑ گنج ناگپور کی دو پارٹیوں میں کسی قضیے کے بارے میں تصادم ہوا

Marfat.com

کچھ لوگ مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے پولیس نے ان دونوں پارٹیوں کا چالان کیا جو ضمانت پر رہا ہوئے آخر پیشی کے روز جس میں سزا سنائی جانے والی تھی ایک پارٹی کے سرغنہ جناب غلام عبدالستار صاحب عدالت کو جا رہے تھے راستے میں حضرت بابا صاحب "قبلہ کی سواری ملی یہ دوڑ کر حضور کے قدموں پر گر گئے اور عرض کی کہ حضور پر سب کچھ روشن ہے آج آخری پیشی ہے خوف ہے کہ عدالت مجھے پھانسی کا حکم دیدے حضور نے جواب دیا "تو عدالت کو جا میں آتا ہوں" یہ صاحب عدالت میں گئے پکار کے بعد مجسٹریٹ نے ہر آدمی کو حسب حال سزا سنائی کسی کو پھانسی اور کسی کو کالا پانی جب غلام عبدالستار صاحب کا نمبر آیا تو دیکھتے ہیں کہ عدالت کی کرسی پر حضرت بابا صاحب قبلہ تشریف فرما ہیں یہ دیکھ کر سمجھ گیا کہ حضور حسب وعدہ عدالت میں تشریف لائے ہیں ان کو ڈھارس بندھی اور دو منٹ کے بعد عدالت نے ان کو بے داغ رہائی کا حکم دیدیا یہ خوشی خوشی باہر نکلے اور حضور کا انتظار کرنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں چلئے گھر چلیں جس پر انہوں نے حضور کا پورا قصہ کہہ سنایا اور کہا مجھے حضور کا انتظار ہے وہ عدالت سے باہر تشریف لائیں تو میں قدمبوس ہولوں بہت دیر انتظار کے بعد مجسٹریٹ کے کمرے میں داخل ہوئے دیکھا تو وہاں حاکم عدالت اور چند لوگون کے سوا کوئی نہ تھا تب عبدالستار کو خیال ہوا کہ یہ بابا صاحب "قبلہ کی روحانیت کا پرتو تھا جو کام کر گیا۔

قاتل کی پھانسی سے رہائی

23 اپریل 1949 کو جناب عبدالحسن صاحب فروٹ مرچنٹ نے بیان کیا کہ ہم لوگ بغرض نیاز حضور کی خدمت میں واکی شریف گئے لنگر پکانے کا انتظام ہو رہا تھا کہ ابر آیا ہم لوگوں نے جوں توں کر کے چاول دیگ میں ڈالے ہی تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوئی جس سے تمام آگ بجھ گئی اور لکڑیاں پانی میں بہ گئیں یہ دیکھ کر وہاں کے لوگوں نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کیا کہ ان کی نیت خراب تھی وغیرہ لوگوں کے طعن و

Marfat.com

تشنیع سے ہم لوگ بہت پشیمان ہوئے اور ارادہ تھا کہ بارش ختم ہوتے ہی دوسری دیگ چڑھائیں گے اتنے میں حضور کی خدمت میں ایک قیدی جس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں دو تین کانسٹیبلوں کے ساتھ آیا اور عرض کیا کہ مجھے پھانسی ہونے والی ہے عدالت کے دریافت کرنے پر میں نے صرف یہی خواہش ظاہر کی ہے کہ مجھے پھانسی سے پہلے حضور بابا صاحب کا درشن کرایا جائے لہٰذا آپ میرے مکتی کے لئے آشیر باد دیجئے یہ سن کر حضور نے جواب دیا "جارے الٹے ہاتھ سے سلام کر کے آ' بری ہو جائے گا" ادھر میرے والد صاحب کو حکم دیا کہ ان کو نیاز کا کھانا کھلا ہم سب وہاں سے اٹھے دیگ کے پاس آکر جب دیگ کو کھولا تو کھانا تیار تھا اور بارش کی دھیمی دھیمی پھوار پڑ رہی تھی اس قیدی کو اور تمام حاضرین دربار کو کھانا کھلایا گیا میرے والد نے قیدی سے دریافت کیا کہ تم کو پھانسی کی سزا کس بنا پر ہوئی ہے اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنے ملازم کو لڑکی کے ساتھ ناجائز فعل کرتے ہوئے دیکھ کر تلوار نکالی کہ دونوں کو ختم کر دوں۔ لڑکی فرار ہو گئی اور ملازم میرے ہاتھ سے مارا گیا اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اپیل کرتے ہی میں رہا ہو جاؤں گا چونکہ حضور کا ارشاد پھر مجھے عدالت میں جانے کا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ما لگزار صاحب نے اپیل کی اور چھوٹ گئے۔

بھینس کا بچہ زندہ ہو گیا

رام غلام پانڈے پنجاب سے ایک بھینس لائے تھے جو کہ بہت خوبصورت تھی اس کا بچہ مر گیا یہ اس کے رنج میں تھے لوگ یکے بعد دیگرے ان کے پاس جمع ہوئے ان میں سے ایک کہنے لگا کہ حضور بابا صاحب نے تو بہت سے مردوں کو زندہ کیا ہے لہٰذا ان کے پاس چلنا چاہئے یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ بابا صاحب کی سواری اس راستے سے آئی اور آپ نے تانگہ سے اتر کر بچہ کو ایک لات ماری اور وہ زندہ ہو گیا۔

رام غلام پانڈے آج بھی جیل خانہ روڈ ناگپور رہتے ہیں یہ واقعہ ان کے ایک رشتہ دار سب انسپکٹر راما دھار پانڈے نے بتاریخ 19 مئی 1949ء کو سنایا جو اس وقت

Marfat.com

سندھی ضلع وردھا میں مقیم ہے۔

پھانسی کا حکم رہائی میں تبدیل کر دیا

ایک دکھیاری بڑھیا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور چیخ چیخ کر رونے لگی کہ میرے لڑکے کو پھانسی کا حکم سنایا جانے والا ہے اس کے خلاف لوگوں نے غلط شہادتیں دیدی ہیں میرا بیٹا بے قصور ہے حضور نے فرمایا "نہیں جی ہم کسی کو پھانسی نہیں دیتے" بڑی بی خوشی خوشی گھر لوٹ گئیں۔ دوسرے روز فیصلہ ہونا تھا۔ عدالت میں حاضر ہوئی تو جج نے پھانسی کا حکم سنایا چنانچہ بڑھیا پھر روتی پیٹتی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پیر پکڑ کر بیٹھ گئی اور عرض کیا کہ میں اب اس وقت تک نہیں جاؤں گی جب تک میرا لڑکا آپ مجھے واپس نہ دے دیں۔ حضور نے تبسم فرمایا اور جواب دیا "ایسا ہو گا"

چنانچہ لوگوں نے اس وہاں سے ہٹایا اور سمجھایا کہ پریشان نہ ہو جو کچھ بابا صاحبؒ نے فرما دیا ہے ہو کر رہے گا بڑھیا پریشان اس لئے تھی کہ اب اپیل کی بھی گنجائش نہیں تھی۔

پھانسی کا مقررہ دن آگیا بڑھیا کا حال خراب تھا اس کے لڑکے کو پھانسی کے تختے کے قریب لا کر پھانسی کا حکم نامہ کھولا گیا تو اس میں بجائے پھانسی کے رہائی کا حکم تھا۔

ابھی نہیں مرتے

ماسٹر محمد حنیف صاحب نے جو کہ کامٹی (ناگپور) کے باشندہ ہیں بیان فرمایا میری اہلیہ بچپن میں ایسی بیمار ہوئیں کہ زیست کی امید ختم ہو گئی نیم مردہ حالت میں ان کی دادی صاحبہ نے ان کو بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر کر کے قدموں میں ڈال دیا سرکار تاج الاولیاء نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ارشاد فرمایا۔

"ابھی نہیں مرتے' دال کھانا کھاتے اور ٹھنڈا پانی پی کر زندہ رہتے"

مندرجہ بالا ارشاد کو کئی بار دھرایا سب لوگ خوشی خوشی گھر لوٹ آئے تو ان

Marfat.com

طبعیت بالکل ٹھیک ہو چکی تھی۔

سید حسین صاحب لوٹ آئے

سید عبدالجبار صاحبؒ سجادہ نشین سرکار تاج الاولیا (جن کا تفصیلی تذکرہ اس کتاب میں ہے) آپ کے پہلے صاحبزادے سید حسین صاحب کا بچپن میں انتقال ہو گیا ان کی والدہ صاحبہ اور حضور بابا صاحبؒ کی ممانی (دولت بیگم صاحبہ) دونوں مردہ بچے کو اس کی ماں کے کندھے پر ڈال کر شکردرہ لال محل میں جہاں حضور تشریف فرماتے تھے آئیں اور مردہ بچے کو حضور کے قدموں میں ڈال کر زار و قطار رونے اور گڑگڑانے لگیں حضور کی ممانی صاحبہ ایک پیر پر کھڑی ہو گئیں اور فرمانے لگیں یہ بچہ جب تک زندہ نہ ہو گا میں یہاں سے نہیں جاؤں گی اور اسی طرح کھڑی رہوں گی۔ سرکار بابا صاحب کچھ دیر تک آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھے رہے۔ آخر اپنی بزرگ ممانی کے گڑگڑانے پر رحم آگیا بچہ پر ایک نظر رحمت ڈالی۔ مردہ بچہ رونے لگا اس خوشی میں دونوں دکھاریوں کا رونا بند ہو گیا اور خوشی خوشی بچے کو گھر لے گئیں یہ بچہ (سید حسین صاحب) جوان ہوا شادی ہوئی اس کے بعد سرکار کو اس بچہ سے جو کام لینا تھا اس طرف لوٹا دیا یعنی اپنی باطنی ڈیوٹی پر اتوارا بازار ناگپور میں لگا دیئے گئے اور گھر بار سے بے نیاز ہو گئے۔

جلالی شان میں بھی تم دکھاتے ہو جمال اپنا
تمہارا زندہ کردہ بھی دکھاتا ہے کمال اپنا

یہودی کے بچہ کو بھی نئی زندگی و ولایت عطا کی

موسیو (Moseo) نامی ایک یہودی جی آئی پی ریلوے میں گارڈ تھے ان کا بچہ قریب المرگ ہو گیا ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ دو چار منٹ میں ختم ہو جائے گا بچے کی ماں ڈاکٹروں کی بات اور لڑکے کا حال دیکھ کر تڑپ گئی اور بچے کو لے کر سرکار بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی بچے کو قدموں میں ڈالا اور چیخ چیخ کر رونے لگی سرکار نے بچے کو اٹھا کر پھینک دیا سرکار کا یہ عمل دیکھ کر غریب ماں کا برا حال ہو گیا لیکن سرکار کے خوف

Marfat.com

سے خاموش ہو گئی بچے کو جا کر اٹھایا دیکھا تو بچہ صحت مند تھا اس کے کہیں چوٹ بھی نہیں آئی ماں سرکار میں قدم بوس ہوئی بچہ کو سرکار کے قدموں میں ڈال کر سرکار کی اجازت سے اٹھایا اور روانہ ہوئی وہ بچہ جیسا جیسا بڑا ہوتا گیا ولایت کے آثار نمودار ہوتے گئے۔

زندگی کے دس برس بڑھ گئے

حسن بھائی اور گیادین بھائی دونوں نو مسلم تھے اور حقیقی بھائی تھے دونوں کا شمار سرکار کے مقرب بچوں میں تھا حسن بھائی شب و روز ننگے پیر ننگے سر حضور کے ہمراہ رہتے تھے حضور نے ان سے ایسا مجاہدہ کرایا کہ (12) بارہ سال روزے رکھوائے صرف ایک پیالی چائے سے افطار کرتے تھے یہ حضرت گرمیوں اور بارش میں سرکار کے ہمراہ چھتری کا سایہ سرکار پر کئے چلتے تھے۔

ایک دن گیادین بھائی کو ہیضہ ہو گیا۔ اسی میں ان کا انتقال ہو گیا حسن بھائی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گیادین بھائی کے انتقال کے خبر سنائی سرکار نے فرمایا "نہیں رے وہ اچھا ہے" حسن بھائی نے دوبارہ عرض کیا سرکار وہ ختم ہو چکے ہیں میں آپ کی خدمت میں ان کی تدفین کی اجازت لینے حاضر ہوا ہوں تب حضور ان کے ہمراہ گیادین کی میت کے پاس پہنچے آپکے جسم اطہر پر سفید چادر تھی جو کسی نے نذر کی تھی آپ نے چادر کے دو سرے لئے پھر دو سرے حسن بھائی کے ہاتھ میں دیئے اور چادر گیادین بھائی کے جسم پر ڈالی تھوڑی ہی دیر میں گیادین بھائی اٹھ بیٹھے سرکار نے ارشاد فرمایا دس برس بڑھ گئے یعنی گیادین بھائی کی عمر میں دس سال کی توسیع کر دی۔

گیادین بھائی اور عبدالرحمن خان صاحب تاجی کے آپس میں بڑے گہرے تعلقات تھے خان صاحب بھوپال میں رہتے تھے گیادین بھائی ان سے ملنے بھوپال گئے کچھ دن بعد گیادین بھائی کو خواب مین سرکار نے حکم دیا تاج آباد شریف واپس آ‌ؤ چنانچہ صبح انہوں نے حضرت خان صاحب سے اجازت چاہی اور انہیں بتایا کہ "میری عمر میں جا

Marfat.com

سرکار نے دس سال کی توسیع کردی تھی وہ ختم ہو گئی اس لئے واپسی کا حکم دیا گیا ہے"

مژدہ میں سناتا ہوں رویاء کا مرے بھائی = سرکار کے فرماں میں لینے کو قضا آئی

خان صاحب نے ان سے کہا بھیا دو سال کی اور توسیع کرالو گیادین بھائی نے جواب دیا اب طبیعت نہیں چاہتی اس طرح ہاں نا میں پندرہ دن گزر گئے پھر سرکار کی طرف سے خواب میں گیادین بھائی کو ڈانٹ پڑی "کیوں رے مانتا نہیں فورا" آ" اس حکم کے بعد حضرت خان صاحب بھی مجبور ہو گئے اور گیادین بھائی کو روانہ کردیا تاج آباد شریف پہنچ کر انہیں خیال ہوا کہ میں اپنی حتی الوسع تمام شرعی احکام کی تعمیل کرچکا ہوں صرف گائے کا گوشت بحیثیت پیدائشی ہندو ہونے کے نہیں چھوا میرے مسلمان بھائی یہ نہ سمجھیں کہ میں گائے کے گوشت سے نفرت کرتا تھا اس لئے گائے کا گوشت خود لے کر آئے اسے پکا کر کھایا اس کے چند روز بعد سرکار تاج الاولیاء نے 25 محرم الحرام بروز جمعہ اپنی دائمی خدمت میں طلب فرمالیا۔

ایک مرتبہ گیادین بھائی سے سرکار نے دریافت کیا تھا "کیا چاہتا ہے؟" اس پر گیادین بھائی نے عرض کیا تھا "نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے" اس کے جواب میں حضور نے فرمایا تھا "نکل جائیگا" اس طرح میرے آقا نے اپنا یہ وعدہ بھی پورا کیا۔

حضرت عبدالرحمن خان صاحبؒ جن کو سرکار نے ان کا برادر طریقت بنایا تھا 24 محرم کو مع بچوں کے بھوپال سے تاج آباد ناگپور حاضر ہوئے اور گیادین بھائی کی تجہیز و تکفین میں شریک رہے۔

بد عقیدہ شخص کو زندگی عطا کی   راوی مظفر علی صاحب کراچی

عبدالجبار صاحب شہر کوتوال ناگپور کی سالی کے ایک صاحبزادے جو گر یجوٹ تھے عبدالجبار صاحب کا تمام کنبہ سرکار کا غلام تھا بلکہ ان کی اہلیہ کو سرکار سے فیض باطنی بھی حاصل ہوا لیکن یہ پڑھا لکھا نوجوان بزرگوں کا قائل نہیں تھا یہ صاحبزادے پیچش کے مرض میں مبتلا ہوئے مرض اتنا بڑھا کہ لاعلاج ہو گئے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا زیست

Marfat.com

کی امید ختم ہو گئی کوتوال صاحب کی اہلیہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں چلنے کو کہتیں تو صاحبزادے فرماتے "خالہ وہ مجذوب ہیں کوئی حکیم ڈاکٹر تو نہیں ہیں وہ میرا علاج کیا کریں گے" لیکن جب یہ حالت ہو گئی تو خالہ نے بڑی منت و سماجت سے راضی کیا اور سرکار کی خدمت میں لے آئیں راجہ صاحب کے ایک چھوٹے بنگلہ میں قیام کیا ان کی اہلیہ ان دنوں حاضری سے قاصر تھیں وہیں سے عرض کر رہی تھیں کہ اسی دوران ایک زہریلے سانپ نے مریض کو ڈس لیا مریض کی حالت خراب ہو گئی منہ سے جھاگ آنے لگا بیگم صاحبہ بے حد پریشان ہو گئیں کہ اس شخص کو زبردستی لائی ہوں اور یہ اگر یہاں مر گیا جہاں لوگوں کو زندگی عطا کی جاتی ہے تو بڑی بدنامی ہو گی اور اس کی موت کا سبب مجھے سمجھا جائے گا لیکن قربان ان گستاخوں پر بھی رحم فرمانے والی سرکار کے آپ عین وقت پر اس مار گزیدہ مریض کے پاس خود پہنچ گئے اور بیگم صاحبہ نے دوڑ کر بحالت گریہ وزاری قدم مبارک تھام لئے اور عرض کیا کہ یہ بچہ بے سمجھ ہے اس کی گستاخی معاف فرما دیجئے اور اس کی جان بخشی کیجئے آپ کے علم میں ہے کہ میں آپ کے بھروسہ پر یہاں لائی ہوں اگر یہ مر گیا تو دنیا میں میرا منہ کالا ہو جائے گا میری لاج آپ کے ہاتھ ہے۔

"طریقہ ہے کریمی کا نباہنا اپنے چاکر کو"

اپنی لونڈی کی گریہ وزاری پر بحر کرم موجزن ہوا لیکن مریض کی خطا کو زبانی طور پر اسے سنانا بھی تھا اس لئے بیگم صاحبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا "اس کو کاہے کو لائی گے ماں" "تاج الدین تو مجذوب ہے وہ کوئی حکیم ڈاکٹر ہے جو علاج کرے گا لے جا اسکو لیکن راسخ العقیدہ لونڈی نے قدم مبارک نہیں چھوڑے اور زبان فیض اثر سے کہلوا لیا فرمایا "یہ ڈھونگ کرتا ہے" "اٹھ بے" بس اسی وقت اسے نئی زندگی عطا ہو گئی اور اپنے مسیحا کے گن گاتا ہوا روانہ ہو گیا۔

آپ کے فرمان سے جان پڑ جاتی ہے اک بے جان میں

Marfat.com

چٹنی روٹی کھلا کر زندگی عطا کی

اس غلام (محمد علی تاجی) کو بھی میرے آقا و مولا نے نئی زندگی عطا کی میری والدہ محترمہ فرماتی تھیں کہ جب میری عمر پونے دو سال کی ہوئی بابا صاحب پردہ فرما چکے تھے حضرت قبلہ والد صاحب نے بابا صاحب کے وصال کے بعد ملازمت بھی چھوڑ دی اور اپنی بقایا زندگی دربار میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا لباس بھی تبدیل کر لیا تھا صرف ایک لنگی اور کرتہ پہننے لگے تھے چنانچہ ہم لوگوں کو دادا حضرت کے سپرد کر کے دربار جانا چاہتے تھے کہ میری طبیعت خراب ہو گئی منہ میں قطرہ قطرہ پانی ڈالا جانے لگا ان دنوں میری زبان پر صرف آقا' آقا بہت آہستہ نکلتا تھا ہماری دادی صاحبہ نے والد صاحب قبلہ سے کہا میاں کی زبان پر صرف ایک لفظ ہے آقا لہٰذا تم اسے دربار لے جاؤ ان دنوں ہم لوگ پاتور شاہ بابو دادا کے گھر میں قیام فرما تھے یہ مقام ضلع اکولہ برار میں ہے والد صاحب قبلہؒ نے اپنی پھوپھی کو جواب دیا میرے پاس پیسہ نہیں ہے اس لئے میاں کو یہیں ایک پرانے بزرگ حضرت شاہ بابو صاحب کے مزار پر لے چلتے ہیں سرکار بابا صاحبؒ کرم فرما دیں گے چنانچہ مجبوری کے تحت مجھے وہاں لے جایا گیا جیسے ہی بلند دروازہ پر پہنچے میری زبان کھل گئی اور میں نے زور سے کہا نہیں آقا سب سمجھ گئے کہ یہ دربار ہی جانا چاہتا ہے وہیں سے واپس لوٹے گھر آ کر تیار ہوئے اور روانگی کی اطلاع دادا حضرت کو دی گئی انہوں نے والد صاحب قبلہؒ کو بلایا اور ان سے کہا یہ بچہ لب دم ہے اگر راستہ میں مر گیا تو کیا جنگل میں جا کر کہیں دفن کرو گے والد صاحب قبلہ نے عرض کیا چونکہ اس کی زبان پر صرف آقا' آقا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار بلا رہے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ اسے نئی زندگی مل جائے گی چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی ناگپور اسٹیشن پر جیسے ہی گاڑی رکی میری آنکھیں جو بند تھیں خود بخود کھل گئیں دربار پہنچے اسی روز رات میں سرکار نے کرم فرمایا والدہ صاحبہ کے خواب میں تشریف لائے اور حکم دیا "چٹنی روٹی کھلاتے اچھا ہو جاتا" اسی وقت میرے رونے کی آواز نکلی اس سے پیشتر آواز بھی نہیں نکل رہی تھی والدہ

Marfat.com

صاحبہؒ تو بیدار ہو گئی تھیں میرے رونے کی آواز نے والد صاحب کو بھی بیدار کر دیا والدہ صاحبہؒ سے کہا "کیوں رو رہا ہے ذرا دیکھو" والدہ صاحبہ نے خواب بیان کیا اور فرمایا جس کے منہ میں تمام چھالے پڑے ہوئے ہیں وہ چٹنی روٹی کس طرح کھائیگا اس کے منہ میں تو پانی بھی قطرہ قطرہ ڈالا جاتا ہے جوار کی روٹی اور ہری مرچ، لہسن نمک کی چٹنی کا حکم ہے والد صاحب قبلہ نے فرمایا سرکار کا حکم ہے فوراً تیار کرو چنانچہ رات ساڑھے تین بجے روٹی پکائی اور ہری مرچ کی چٹنی بنائی ان کا بیان ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی کے برابر روٹی پکائی تھی پکا کر میرے پاس لائیں والد صاحب قبلہؒ بھی تشریف فرما تھے مجھ سے دریافت کیا میاں روٹی کھاؤ گے میں نے کہا "ہاں" چنانچہ ڈرتے ڈرتے والدہ نے نوالہ توڑا اور کھلایا میں نے کھا لیا۔ اس طرح میں نے آدھی روٹی کھائی بقول والدہ محترمہ کے اسکے بعد صحت ہو گئی۔

محمدؒ علی تاجی کی اہلیہ کو دوسری زندگی عطا کی

اسی طرح میرے آقا نے میری اہلیہ کو بھی نئی زندگی عطا کی۔ ہوا یوں کہ میری ایک بچی کی پیدائش کے موقعہ پر میری بیوی کی حالت تشویشناک ہو گئی ڈاکٹرنی نے جواب دے دیا کہ اب دونوں یعنی ہونے والے بچے اور اس کی ماں کے زندہ بچنے کا امکان نہیں بے ہوشی طاری تھی اسی وقت سرکار سے میں نے عرض کیا اور سرکار نے کرم فرمایا اور زندہ بچی پیدا ہوئی اہلیہ کو جب ہوش آیا تو مجھ سے کہنے لگیں سرکار بابا صاحبؒ کے کرم سے میں بچ گئی جس وقت میں بے ہوش ہوئی سرکار تشریف لے آئے مجھ سے فرمایا "تو کیا چاہتی ہے" میں نے عرض کی میں اپنی جان چاہتی ہوں پھر فرمایا کیا چاہتی ہے کہا میں اپنی زندگی چاہتی ہوں تیسری بار پھر فرمایا اور تو کچھ نہیں چاہتی ہے میں نے عرض کی نہیں اور یہ بچی پیدا ہو گئی ایک ہفتہ کے بعد بچی کا ٹیٹنس میں انتقال ہو گیا اہلیہ بہت روتی تھی تب میں نے یاد دلایا کہ تم سے سرکار نے تین بار دریافت کیا تم نے تینوں بار اپنی جان ہی مانگی اب رونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے تب سکون ہوا۔

Marfat.com

مردہ لڑکا زندہ

ایک روز حضور جنگل میں چل رہے تھے کسی جگہ رکنے کا پروگرام ہی معلوم نہیں ہوتا تھا چار پانچ میل چلنے کے بعد ایک ریلوے اسٹیشن آیا حضور اسٹیشن ماسٹر کے کوارٹر میں سیدھے چلے گئے مجمع جو آپ کے ہمراہ تھا پلیٹ فارم پر کھڑا رہا معلوم ہوا کہ گجراتی اسٹیشن ماسٹر کے گھر سرکار کی دعا سے بچہ پیدا ہوا تھا وہ آج مرگیا اسٹیشن ماسٹر اور ان کی اہلیہ دونوں صبح جس وقت بچے کا انتقال ہوا اس وقت سے بابا صاحب کو یاد کر کر کے رو رہے ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ ہم اس بچے کو اس وقت تک جدا نہ کریں گے جب تک باباجی خود تشریف نہ لائیں چاہے کتنے ہی روز گزر جائیں یہ وہ لوگ کہہ ہی رہے تھے کہ سرکار اندر پہنچ گئے بچہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا کر باہر نکل آئے اور فرمانے لگے "یہ لوگ کیسے دیوانے ہیں زندہ بچے کو رو رہے ہیں" یہ الفاظ بار بار دھرا رہے تھے اور ٹہل رہے تھے تمام حاضرین صف بہ صف جمع بچے کے والدین بھی کھڑے تھے گاؤں کے لوگ بھی بابا صاحب کی آمد کی خبر سن کر جمع ہو گئے تھے جیسے ہی اس بچے نے رونا شروع کیا سرکار نے اس کو سینے سے الگ کیا اور اسٹیشن ماسٹر کی گود میں دیکر فرمایا بخار ہے اچھا ہو جائیگا یہ فرما کر وہاں سے روانہ ہو گئے اسٹیشن ماسٹر اور ان کی اہلیہ بچے کو دوبارہ زندہ دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہو گئے۔

رشید الرحمٰن کو دوبارہ زندگی عطا کی

رشید الرحمٰن صاحب خان عبدالرحمن خان صاحب تاجیؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں خان صاحب کو بھی سرکار نے بہت نوازا۔ میں (قاضی محمد علی تاجی) نے تفصیلات ان کے چھوٹے صاحبزادے سے منگوائی تھیں۔ لیکن پتہ نہیں کیوں انہوں نے نہیں دیں۔ یہ واقعات حضرت قاضی بابا کے پاس انہوں نے لکھوائے تھے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ وہ کتاب میں شامل کرلوں ان میں یہ واقعہ بھی ملا۔ رشید صاحب تاجی سخت بیمار ہوئے زیست کی امید ختم ہو گئی۔ حضرت خان صاحب مایوس ہو گئے۔ اور

Marfat.com

صاجزادہ کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر سرکار سے عرض کرنا شروع کیا سرکار اس کو نئی زندگی عطا فرمادیں اس لئے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں یہ بال بچے والا ہے ان سب کا بوجھ ناقابل برداشت ہو گا اور اس بڑھاپے میں جوان اولاد کا غم بھی برداشت نہیں ہو گا صاجزادہ کی حالت یہ تھی کہ بالکل لاغر ہو گئے تھے ہلنا' جلنا مشکل ہو گیا تھا۔ اچانک پلنگ پر اس زور سے اچھلے کہ نیچے گرنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ خان صاحب نے ہاتھ سے سنبھالا جب بچے کو ہوش آیا تو اس نے پانی مانگا فوراً" سب نے دوڑ کر خوشی خوشی پانی لا کر دیا خان صاحب نے پانی دیا اور تفصیل دریافت کی تو رشید صاحب نے بتایا کہ مجھے دو ڈراؤنی شکل کے آدمی لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے تھے اتنے میں بابا صاحب نے آواز دی "رک جاؤ" وہ رک گئے سرکار نے ان سے کہا "اس کو چھوڑ دو" انہوں نے کہا بڑے صاحب کا حکم ہے ہم اس حکم کے خلاف نہیں کر سکتے (بڑے صاحب کہہ کر حضور بابا صاحب اللہ میاں کو مخاطب فرماتے تھے) بابا صاحب نے دوبارہ بھی کہا تیسری بار ان کے ہاتھ سے کھینچ کر جلال میں فرمایا "جاؤ بول دو تاج الدین نے لے لیا" اور پانی عطا کیا اس طرح ان کو نئی زندگی عطا کی۔

بابا صاحبؒ کے زندگی عطا کرنے کے بھی بے شمار واقعات ہیں جیسا کہ سرکار نے ماموں صاحب سے فرمایا تھا (جس وقت انہوں نے سرکار کے حالات لکھنے کے لئے کاتب بٹھانے کی درخواست کی تھی) "کہاں سے لائے گا رے کاغذ قلم" یہ بالکل حقیقت ہے کہ سرکار کے صرف ایک ایک فرمان' ایک ایک کرامت اور آپکی تعلیم پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ سرکار کے غلاموں سے بھی بے شمار کرامات ظہور پذیر ہوئی ہیں سرکار کے غلاموں نے بھی بے شمار مردے جلائے ہیں وہ ان کے واقعات میں آپ کو ملیں گے یہاں صرف ایک واقعہ سرکار کے فیض یافتہ بزرگ کا پیش کر رہا ہوں۔ اس سے بھی قارئین خود اندازہ کرلیں گے جس کے غلام میں یہ اثر ہو تو آقا کی کیا طاقت ہو گی۔

Marfat.com

ز نسیم جاں فزایت تن مردہ زندہ گردد　　ز کدام باغ ای گل کہ چنیں خوش است بویت

ہوتا ہے مردہ زندہ خوشبو سے تیری اے گل　　وہ باغ کونسا ہے آیا جہاں سے تو ہے

مردہ لڑکی زندہ ہو گئی

مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحب' بابا صاحب کے بچوں میں آپ کو بھی ایک خاص مقام حاصل رہا ہے آپ ایک مرتبہ نادوتی کے تحصیلدار کے ہمراہ جو آپ کا بے حد عقیدت مند تھا ٹھاکر دھوان کے قلعہ میں تشریف لے گئے راجہ پر کئی لاکھ ریونیو باقی تھا وہ آپ کے قدم کی برکت سے وصول ہو جائے اس لئے تحصیلدار صاحب حضرت مولانا صاحب کو ساتھ لے گئے تھے وہاں راجہ صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور بہت لوگ ان کے اطراف جمع تھے تحصیلدار صاحب کو دیکھ کر سب اٹھ گئے اور ان کو بٹھایا حضرت مولانا صاحب قلعہ کے دروازہ پر رک گئے تھے وہاں ایک پلنگ پڑا ہوا تھا اس پر لیٹ گئے تحصیلدار صاحب نے لوگوں کے اجتماع کا سبب معلوم کیا تو پتہ چلا کہ راجہ صاحب کی چھوٹی بچی جان کنی میں مبتلا ہے پلنگ سے اتار دیا ہے ہندو حضرات مرنے والے کو پلنگ سے اتار کر زمین پر لٹا دیتے ہیں انہیں بتایا گیا کہ جان نکل نہیں رہی ہے اس لئے اس زیوڑھی میں چولہا بھی نہیں جل رہا ہے سب لوگ نہایت افسردہ خاطر بیٹھے ہوئے ہیں تحصیلدار صاحب نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا بچی کو بابا صاحب (مولانا صاحب) کی خدمت میں پیش کرو یہ بڑے مہاتما ہیں مشکل آسان ہو جائے گی راجہ صاحب نے اشارہ کیا جاں بلب بچی حضرت مولانا صاحب کے سامنے پیش کر دی گئی بچی کے چہرہ پر زردی چھائی ہوئی تھی ہونٹوں پر پپڑی جمی ہوئی تھی جسم میں کوئی حرکت باقی نظر نہیں آرہی تھی سانس بھی بالکل ہلکی ہلکی چل رہی تھی ان لوگوں نے حضرت مولانا صاحب سے درخواست کی کہ اس کے لئے دعا کریں کہ اس کا کشٹ دور ہو جائے مولانا صاحب نے حکم دیا کہ اس کے ہونٹ سوکھ رہے ہیں اسے پانی پلا دو

Marfat.com

جواب دیا گیا کہ اس کے دانت بند ہیں تین دن سے ایک قطرہ پانی منہ میں نہیں گیا۔ حضرت مولانا صاحب نے بچی کے منہ میں انگلی ڈال کر جبڑوں پر زور دیا تو منہ کھل گیا مگر ساتھ ہی ایک ہچکی آئی اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

یہ دیکھ کر راجہ صاحب اور تمام حاضرین بہت خوش ہوئے کہ کشٹ دور ہو گیا مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ وہ لوگ تو خوش ہوئے مگر میرا حال خراب ہو گیا کاٹو تو بدن میں خون نہ نکلے سوچا بارش میں ندی عبور کر کے یہاں بھجوانے میں کیا مصلحت تھی کہ میں ملک الموت کا مظہر بنوں ساری زندگی میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ اس بچی کو حضور باباصاحبؒ زندہ فرمادیں تو مجھے اس سلسلہ میں حق الیقین حاصل ہو جائے۔

میں حضور کی طرف متوجہ ہوا تو حکم ملا اسے پانی پلاؤ۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ اسے پانی پلاؤ۔ تو لوگ میری بات پر ہنس پڑے تحصیلدار صاحب نے راجہ صاحب سے کہا کہ اس بچی کو اندر پہنچاؤ تو انہوں نے جواب دیا لاش محلات میں نہیں جاتی اسی جگہ ارتھی بنے گی میں پھر باباصاحب کی طرف رجوع ہوا پھر ارشاد ہوا اس کو پانی پلاؤ میرے کہنے پر پھر لوگ ہنسے اس مرتبہ راجہ صاحب نے بھی کہا بابا گیلی بات کرتا ہے (دیوانی) تیسری مرتبہ میں نے غور کیا پانی پلانے کا حکم میرے نفس کی آواز ہے یا میرے قلب کی آواز ہے اچھی طرح تامل کرنے سے پتہ چلا کہ اشارہ قلبی ہے اس مرتبہ میں خود اٹھا سامنے پانی کی مٹکی رکھی تھی مٹکی پر ایک کپڑا اور کپڑے پر لوٹا رکھا تھا میں نے کپڑے اور لوٹے کو پھینکا مٹکے میں ہاتھ ڈالا۔ چلو میں پانی لیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر پانی بچی کے منہ میں ڈالا پانی ڈالتے ہی بچی نے سسکیاں لیں اور آنکھیں کھول دیں میں نے ان لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا "اس کو اٹھاؤ اور اندر لے جاؤ" اور خوشی کی ایک جنونی کیفیت میں قلعہ سے باہر نکل آیا لیکن راجہ صاحب اور دیگر حاضرین نے حضرت مولانا صاحب کو بڑی منت سماجت سے روکا اور بہت ہی اہتمام سے آپ کی دعوت کی گئی تحصیلدار صاحب کا بھی کام ہو گیا بقایا جات کی ہنڈی راجہ صاحب نے لکھ دی اس واقعہ

Marfat.com

کے بعد سینکڑوں حضرات بابا صاحب کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔

قارئین! بابا صاحب کے بچے کا حال دیکھا اپنے آقا سے کتنا گہرا تعلق اور فیض حاصل کرنے کے باوجود بھی خود کو الگ رکھ کر صرف سرکار ہی کو سامنے کیا یہ نہیں بتایا کہ یہ میری کرامت ہے اللہ تعالےٰ بابا صاحب کے ہر بچہ کو مولانا صاحب کہ نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین آپ سرکار کے بتائے ہوئے سیدھے اور سچے راستہ پر تاحیات قائم رہے یہی وجہ ہے کہ ہزاروں افراد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

پھانسی اور کالے پانی کی سزا کو باعزت رہائی میں تبدیل کردیا
نواب صدیق علی خان صاحب باباؒ کے حضور میں

آپ کا تعلق ناگپور کے نواب خاندان سے تھا آپ نے تن من دھن کی بازی لگا کر مسلمانان ہند کی خدمت کی ہندوستان میں نیشنل گارڈ کے سالار اعلیٰ رہے۔ ہجرت کے بعد پاکستان آئے یہاں نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب (شہید ملت) کے معتمد خاص رہے سوڈان سیلون اور سری لنکا وغیرہ میں پاکستانی سفیر کی فرائض انجام دیئے حضرت بابا صاحب سے آپ کو بے پناہ عقیدت تھی آپ فرماتے ہیں میں نے بابا صاحب میں اپنی صغیر سنی سے جوانی تک یعنی جب تک انہوں نے دنیا والوں سے پردہ نہ کرلیا کبھی ناگپور کے پاگل خانہ سے باہر کبھی راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کے محل واقع شکردرہ موضع واکی کے کھیتوں اور نالوں میں اور کبھی ناگپور کے گلی کوچوں میں دور و نزدیک سے حاضری دیتا رہا اس کے بعد آپ کے مزار مبارک تاج آباد شریف بھی حاضر ہوتا رہا ہوں اپنے بزرگوں اور دوستوں سے اور ان لوگوں سے جن پر حضور کی چشم کرم رہی آپ کی کرامات اور فیض کے بے شمار واقعات سنے اور کچھ کرامات کا ذاتی تجربہ بھی ہوا وقت اور موقعہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ تمام محیرالعقول واقعات بیان کئے جائیں صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

یہ انسانیت سوز بہیمانہ واقعہ 17 مارچ 1939ء کو موضع چاندور بسوا (برار) میں

Marfat.com

پیش آیا وہاں مسلمانوں کا بد ترین دشمن جگدیو نامی ایک ہندو رہتا تھا کانگریس میں اس کا ایک خاص مقام تھا وہ اپنی اہمیت کی بناء پر تعلقہ کمیٹی کا صدر تھا "اسلام کی توہین کرنا اور مسلمانوں کو ستانا اس نے اپنا مقصود حیات بنا لیا تھا اس کا جوش دل آزادی دن بدن بڑھتا گیا کہ 17 مارچ 1939ء کو جب نماز عصر جماعت کے ساتھ ادا کی جارہی تھی یہ اپنے رفقاء کے ساتھ مسجد کے سامنے آیا اور سب ملکر اسلام وبانی اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز اشعار گانے لگے مسلمان صبر و تحمل سے برداشت کر رہے تھے نماز کے بعد چند مسلمان مشتعل ہو کر مسجد سے باہر آئے اور ان اسلام دشمن ہندوؤں کو ایسے کلمات ادا کرنے سے منع کیا لیکن وہ اپنی حرکت سے باز نہیں آئے تو فریقین میں تصادم ہو گیا جگدیو کو زخم کاری لگا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی صوبائی کانگریسی حکومت کے وزیر اعلیٰ پنڈت روی شنکر شکلا پولیس کی ایک پلٹن لے کر گاؤں میں وارد ہوئے جگدیو کی ارتھی پر ان کی اشتعال انگیز تقریر نے بارود میں فلیتہ کا کام کیا اور مسلمانوں کے خرمن اطمینان میں آگ لگادی حکومت نے چھوٹی سی آبادی میں سے ایک سو پچاس مسلمانوں کو ایک کمرہ میں جس کا طول و عرض تیس و بیس فٹ تھا بند کر دیا گیا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ بغیر خورد نوش کے تنگ جگہ اور بلا کی گرمی میں ان بے بسوں نے کس طرح رات گزاری ہوگی"

صوبائی مسلم لیگ نے ان تمام ستم زدہ بے گناہ مسلمانوں کے مقدمہ کی پیروی سی پی و برار کے ممتاز مسلم لیگی وکلاء سے کرائی صوبائی وکلاء نے دوران سماعت مقدمہ بعدالت سیشن جج ناگپور ملزمین کو مشورہ دیا کہ جب عدالت میں تمہارا بیان قلمبند کیا جائے تو تم اقبال جرم کر لینا تاکہ تمہاری رہائی یقینی ہو اصغر علی صاحب وکیل میرے غریب خانہ پر آئے اور فرمایا اگر میں ملزمین کو ان کے پسماندگان کی کفالت کا اطمینان دلا دوں تو وہ بغیر کسی پس و پیش کے بیان دیں گے چنانچہ میں اصغر علی صاحب مرحوم اور ناگپور کے ایک مخلص الیکٹرک انجینئر دوست کے ہمراہ دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے

Marfat.com

وقت ملزمین سے ملنے گئے اور وعدہ کیا کہ اگر ضرورت لاحق ہوئی تو میں ان کے بال بچوں کے گزر بسر کا انتظام کروں گا انہوں نے مجھ پر اعتماد کلی کا اظہار کیا اور عدالت میں جا کر حفاظت خود اختیاری کا عذر پیش کر کے اعتراف جرم کر لیا بدنصیبی سے ناگپور کے سیشن جج نے 24 فروری 1940ء کو چھ ملزمین کو پھانسی اور 24 کو حبس دوام کی سزا دی دہلی میں مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا کہ اس فیصلہ کی اطلاع ملی ہندوستان کے تمام مسلم لیگی حلقوں میں اس وحشت آفرین خبر سے تہلکہ مچ گیا قائد اعظم نے مجھے طلب فرما کر چاندور بسوا جانے کا حکم صادر فرمایا اور یہ قرین مصلحت سمجھا کہ ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کی پیروی مقامی وکلاء کی بجائے کسی بیرونی ممتاز وکیل سے کرائی جائے بمبئی کے چند مشہور و معروف وکلاء کے نام بالترتیب تجویز فرمائے مرزا بسم اللہ بیگ صاحب کی معیت میں بمبئی گیا اور وکلاء سے ملا سوائے مسٹر قاسم علاؤ الدین سوجی کے جو بمبئی ہائی کورٹ کے ایک نامور فوجداری وکیل تھے سب نے معذرت کی اسی زمانہ میں حضرت تاج الاولیاء کا عرس مبارک ہو رہا تھا احباب کی رائے ہوئی کہ میں تاج آباد شریف میں چندہ کی اپیل کروں لہٰذا بابا صاحب کے مزار پاک کے بالکل قریب جلسہ کا انتظام کیا گیا رواج کے مطابق ایک میز اور کرسی صدر جلسہ کے لئے رکھی گئی' صدارت کے لئے میرا نام تجویز کیا گیا' میرے دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی اور میں نے بغیر کسی تاخیر و تامل کے تقریر شروع کر دی میں نے سب سے پہلے کہا "یہاں بابا صاحب" صدر نشین ہیں اس لئے ان کی موجودگی میں کوئی دوسرا صدر جلسہ نہیں ہو سکتا" الغرض تقریر کے دوران میرے جذبات اس قدر مشتعل ہوئے کہ میں نے حضور بابا صاحب کو بیباکانہ خطاب کر کے کہا "اس صوبہ میں آپ کی روحانی حکومت قائم ہے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ کی حکومت میں ان بے گناہ مسلمانوں کو ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا جائے اور کانگریسی حکومت تختہ دار پر چڑھا کر سینکڑوں معصومین کی زندگیاں تباہ و برباد کرے بس اتنا کہنا تھا کہ میرے کلیجہ میں کرب انگیز درد شروع ہوا اور میں کلیجہ تھام کا بیٹھ گیا ماہ اپریل

Marfat.com

1940ء کی ابتدائی تاریخوں میں چیف جسٹس سر گل برٹ اسٹون اور مسٹر ویوین بوس کے سامنے اپیل کی تاریخ کی سماعت مقرر ہوئی اور مسٹر سوبجی تاریخ سے ایک دن قبل بمبئی سے ناگپور تشریف لائے میں بے حد متفکر و پریشان تھا کیونکہ ملزمین کی رہائی میری سیاسی زندگی اور مسلم لیگ و قائداعظم کا وقار معرض خطر میں تھا ایک روز اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ ڈھائی بجے شب سکون کی تلاش میں نکلا کار لے کر ہم دونوں چلے امریہ روڈ پر کار چھوڑی رات تاریک تھی پیدل ایک پگڈنڈی سے حضور بابا صاحب کے مزار پر پہنچے بابا صاحب کا دربار (10) دس بجے بند ہو جاتا ہے اور تین بجے شب میں دوبارہ کھلتا ہے اس وقت چادریں بدلی جاتی ہیں صفائی ہوتی ہے اس کے بعد دودھ پر فاتحہ ہوتی ہے ہم بھی فاتحہ میں شامل ہو گئے ہمیشہ بابا صاحب میرے دل کی بات معلوم کر کے اپنی روشن ضمیری سے جواب ارشاد فرمایا کرتے تھے چنانچہ اس رات بھی میں نے زبان نہیں کھولی صرف دل میں عرض کر دیا چند ساعت بعد ہر طرف سے آوازیں آنا شروع ہوئیں وہ آوازیں میرے قلب و دماغ میں محفوظ ہیں حکم دیا جا رہا تھا "کھولی کا دروازہ کھولدو بیڑیاں توڑ دو" "لڈو بانٹو" یہ آوازیں میں نے ہی نہیں بلکہ میری بیوی نے بھی سنیں اور خوفزدہ ہو گئیں پھر ہم لوگ گھر لوٹ آئے گھر آیا تو اطمینان ہو چکا تھا دوسرے روز مسٹر سوبجی نے انتہائی فاضلانہ اور ٹھوس دلائل ملزمین کی صفائی میں پیش کئے یہ بحث چار روز تک جاری رہی پانچویں روز ناگپور کے ایڈوکیٹ جنرل مسٹر والٹر نے اعتراف کیا کہ (30) تیس میں سے انیس ملزمان کے خلاف کوئی شہادت نہیں ہے چنانچہ عدالت عالیہ نے ان کو میری ضمانت پر رہا کر دیا میں نے انہیں جیل خانہ سے سیدھا بابا صاحب کے دربار میں لے گیا مئی 1941ء کو عدالت عالیہ نے باقی ماندہ ملزمین کو بھی جنہیں پہلے پھانسی اور حبس دوام کا حکم سنایا گیا تھا عدم ثبوت ہی میں بری کر دیا اور اس طرح تمام ملزمین باعزت طریقہ پر رہا ہو گئے۔

Marfat.com

مردہ تیلی زندہ

عباسی صاحب ریٹائرڈ ویٹنری ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ واکی شریف میں کنہان ندی کے کنارے حضرت بابا صاحب معہ اپنی پلٹن کے ٹہل رہے تھے چند ہندو تیلی ایک مردہ کو جلانے کے لئے جا رہے تھے حضور بابا صاحبؒ ان کے پیچھے پیچھے گئے مسان میں جب اس مردے کو جلانے کے لئے رکھا تو بابا صاحبؒ اس کے قریب پہنچ کر اسے ایک گالی دے کر فرمایا "اٹھ" وہ فوراً اٹھ بیٹھا تمام لوگ جو اس کو لے کر آئے تھے سرکار کے قدموں پر گر کر خوشی سے آنسو نچھاور کرنے لگے سرکار نے حکم دیا "گھر کو جاتے اچھے رہتے" سب لوگ خوشی خوشی اس کو زندہ گھر لے گئے۔ جو گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا وہاں خوشیوں کے شادیانے بجنے لگے۔

مردہ کو لہی (ہندو عورت کو نئی زندگی عطا کی)

راوی: دولت بیگم صاحبہؒ (حضور کی ممانی)

ایک روز حضور عقیدت مندوں کے ہمراہ ایک خشک نالے میں تشریف فرما تھے۔ میں بھی چائے لے کر وہاں پہنچی اور درخواست کی کہ چائے لائی ہوں آپ پی لیں۔ بابا نے اشارہ سے فرمایا "میں چائے نہیں پیتا اس کو لہی کو پلاؤ" اور خود ہی مجھ سے چائے لے کر اس مردہ عورت کے قریب گئے اور اس عورت پر ہاتھ رکھ کر فرمایا "کیوں سوتی ہے چائے پی لے اللہ کی شان وہ عورت اٹھ بیٹھی۔ چائے پی اور سرکار کی قدم بوسی کر کے چلی گئی۔

میرے والد کو درازی عمر عطا کی

پروفیسر ایم اے نعیم صاحب کا تعلق بھی ناگپور سے ہے۔ بابا صاحب کے شیدائی ہیں۔ تیسرے ایڈیشن میں کافی اغلاط ہو گئی ہیں۔ اس کی تصحیح کے لئے بھی میں۔ نے ان سے کہا اور انہوں نے کتاب پر کئی جگہ غلطیوں کی نشاندہی کی اور اپنے والد صاحب مرحوم کا

Marfat.com

مندرجہ واقعہ بھی لکھ کر دیا۔ سرکار اپنے خصوصی کرم سے ان کو نوازیں۔ آمین
(محمد علی تاجی)

میری دادی مرحومہ رائے پور کی رہنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد کثیر عطا کی تھی لیکن ان کی آزردگی اور شکستہ دلی کی وجہ یہ تھی کہ ان کے بچے کم سنی ہی میں فوت ہوجاتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دو لڑکے شدید علیل ہوگئے۔ ان بچوں کا بہت علاج کرایا۔ بارگاہ الٰہی میں بڑی دعائیں مانگیں۔ لیکن مشیت ایزدی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ایک بچہ کا انتقال ہوگیا۔ دوسرے کی حالت بھی ناگفتہ بہ تھی۔ جس بچہ کا انتقال ہوگیا تھا اس کی تدفین کرکے عزیز و اقارب گھر آئے تو گھر میں کہرام مچا ہوا تھا۔ یعنی دوسرا بچہ بھی اللہ کو پیارا ہوگیا۔ جب کبھی مرحومہ یہ واقعہ بیان کرتیں تو ان کی آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوجاتا تھا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب بابا حضور تاج الدینؒ کا شہرہ دور دور تک پھیل چکا تھا وہ اپنے دوسرے دو لڑکوں کو لے کر بابا صاحبؒ کے دربار میں حاضر ہوئیں اور سرکار سے دونوں بچوں کی درازی عمر کی التجا کی۔ بابا صاحبؒ نے میرے والد مرحوم کو دیکھ کر فرمایا۔ "اماں چھوٹے میاں وو ٹے میاں اچھے رہتے لیکن ان کے بڑے بھائی کو دیکھ کر چپ چاپ رہ گئے۔ اس کا انجام یہ ہوا کہ تیرہ چودہ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا۔ میرے والد نے طویل عمر پائی۔ ان سے چھ لڑکے پیدا ہوئے ان میں سے پانچ کراچی میں مقیم ہیں۔

دوسرا واقعہ

یہ واقعہ میری اہلیہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد محمد احمد صاحب پر ہندوؤں نے غبن کا الزام لگایا۔ وہ نہایت نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔ ان کا قیام چھندواڑہ میں تھا۔ اس الزام سے وہ بے حد دلبرداشتہ ہوگئے۔ چند احباب نے ان کو مشورہ دیا کہ ناگپور جاکر بابا صاحبؒ سے عرض کرو۔ چنانچہ یہ ناگپور روانہ ہوگئے۔ ان دنوں بابا صاحبؒ کا قیام رگھو جی راؤ بھونسلے کے محل شکردرہ میں تھا۔ ان کو یہاں آئے ہوئے دو روز گزر گئے لیکن

Marfat.com

شرف باریابی نصیب نہیں ہوئی۔ یہ نہایت افسرہ خاطر ہو گئے۔ تیسرے دن بھی مایوسی سے دوچار ہونا پڑا۔ لیکن یکایک بابا صاحبؒ باہر آئے اور دوسری طرف روانہ ہو گئے۔ یہ اور زیادہ مایوس ہو گئے اور دل میں خیال کیا کہ مقصد میں ناکامی ہوگی اس لئے بابا صاحبؒ کی توجہ نہیں ہو رہی ہے۔ اتنی دور سے آیا ہوں اور مایوس لوٹنا پڑے گا۔ یہ دل میں خیال آتے ہی سرکار ان کی طرف پلٹے اور فرمایا۔ "بابا تم میرے پاس کیوں آنا تمہارا نام تو خود تعویذ ہے"۔ سرکار کے یہ الفاظ بلکہ حکم سن کر ان کو بڑی تقویت اور طمانیت نصیب ہوئی۔ سرکار کی اجازت سے گھر آ گئے۔ مقدمہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہوا (بے داغ الزام سے بری ہو گئے)

پروفیسر ایم اے نعیم
ملیر کراچی

حضرت کپتان میر عنایت علی صاحب حیدری المتخلص
بہ سائل مینائی گوالیاری

داروئے قلب و جگر ہیں روح کی تسکین ہیں آپ
کائنات زندگی کی اک حسین تزئین ہیں آپ
نکتہ رس نکتہ شناس طبع چین ہیں آپ
الغرض ہر ہر طرح قابل تحسین ہیں آپ
یہ حقیقت ہے حقیقت میں حقیقت بیں ہیں آپ
دین کا تاج آپ کے سر پر ہے تاج دین ہیں آپ
رکھتی ہے مخلوق کی مخلوق چاہت آپ سے
سائل نادار کو بھی ہے عقیدت آپ سے
یہ حقیقت ہے حقیقت میں حقیقت بیں ہیں آپ
دین کا تاج آپ کے سر پر ہے تاج دیں ہیں آپ

Marfat.com

اولاد عطا کرنا

کونسی چکی کا آٹا کھاتے جی

راوی حضرت فرید خان صاحب فضا

ناگپور سی پی کی گرمی مشہور ہے ایک روز حضور دوپہر میں جبکہ گرمی شباب پر تھی جنگل میں چلے گئے اور ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں جو ایک درخت کے نیچے تھی تشریف فرما ہوئے حاضرین دور دور تھے حضرت فرید خان صاحب فضا فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے کھڑا رہا حضور نے فرمایا "حضرت بڑی گرمی ہے پنکھا جھلو" میں پنکھا جھلنے لگا حضور مراد مندوں کی عرض سماعت فرماتے رہے اور احکام صادر کرتے رہے ذرا تنہائی ہوئی تو آنکھیں کھول کر مجھ سے فرمایا۔

"آرہے ہیں بڑے موٹے تازے" پھر فرمایا "وہ آگئے"

میں نے دیکھا ایک بت لحیم شحیم نوجوان عورت چلی آرہی ہے وہ آئیں اور آکر کہا بابا سلام علیکم حضور نے فرمایا وعلیکم السلام اماں! اماں اس گرمی میں گھر چھوڑ کر سایہ چھوڑ کر کیوں تکلیف کی۔؟ آؤ اماں میں تمہیں پنکھا جھلوں وہ بی بی بڑی لجاجت سے بولیں نہیں بابا میں آپ کو پنکھا جھلوں گی سرکار نے فرمایا نہیں اماں آپ چل کر آئی ہیں تھک گئی ہوں گی، میں آپ کے پاؤں دباؤں وہ اور بھی شرمندہ ہوئیں فرمایا اماں آپ برا نہ مانیں تو میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ انہوں نے کہا حضور آپ ضرور پوچھیں حضور نے پوچھا "اماں آپ کون سی چکی کا پسا ہوا آٹا کھاتی ہیں"؟ وہ جواب نہ دے سکیں پھر حضور نے فرمایا "اولاد کے لئے آئی ہیں اچھا اماں ہوگی آپ بیٹھیں میں ذرا گھوم کر آتا ہوں" اس طرح اس کی مراد پوری ہوئی۔

اولاد کے قابل نہ ہونے کے باوجود اولاد عطا ہوئی

قمرالدین صاحب سینئر سب انسپکٹر پولیس دھمتری لاولد تھے ان کی رجوئیت کی تمام رگیں کاٹ دی گئی تھیں اور عمر رسیدہ بھی ہو گئے تھے لیکن ان کی جوان اہلیہ اولاد کی متمنی تھیں بیوی کی خواہش تھی کہ قمرالدین صاحب بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو

Marfat.com

کر عرض کریں وہ کہتے تھے کہ جب ڈاکٹروں نے رگیں ہی کاٹ دی ہیں تو بچہ کیسے ہو گا اسی پر دونوں میاں بیوی کا جھگڑا رہتا تھا آخر بیوی کے مجبور کرنے پر دربار میں حاضر ہوئے اور سرکار میں قلبی عرض پیش کی سرکار نے اپنے گلے کے تمام ہار اتار کر اپنے پورے جسم پر ملے اور ان کو عطا کر دیئے یہ حضرت وہ ہار لے کر اپنے گھر واپس لوٹے تو بی بی نے پوچھا سرکار بابا صاحبؒ نے کیا فرمایا اب یہ کیا بتاتے کوئی بات قمرالدین صاحب نے حضور سے زبانی نہیں کی تھی اور نہ ہی سرکار نے ان سے سوائے ہار عنایت کرنے کے کچھ فرمایا۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں ہوئی آخر بیوی نے کہا کہ "بات نہیں کی تو کچھ دیا؟" تب انہوں نے کہا لو یہ ہار دیئے ہیں ہار لے کر بی بی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی میاں تو سمجھے ہی نہیں بی بی نے سمجھا کہ میری مراد بر آئے گی اور وہ تمام ہار کوٹ پیس کر لڈو بنا کر خود کھائیں میاں کو کھلا کر ختم کئے میاں کی جو رگیں کٹی تھیں درست ہو گئیں کچھ روز بعد حمل قرار پایا اور لڑکا تولد ہوا۔

سید ضیاء الحق صاحب ان کے اسسٹنٹ تھے سید صاحب نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو اس کی عمر ڈیڑھ سال تھی انہیں تعجب ہوا کہ قمرالدین صاحب کی عمر تو بہت زیادہ ہے اور لڑکا ڈیڑھ سال کا' ہو سکتا ہے کہ اس سے بڑی اور اولاد بھی ہو گی لڑکا شکل و شباہت میں بھی ان سے مختلف تھا ان سے نہ رہا گیا اور قمرالدین صاحب سے پوچھ ہی لیا آپ کے کوئی اور اولاد بھی ہے تب قمرالدین صاحب نے تمام واقعہ سنایا اور یہ فرمایا کہ یہ لڑکا میرا نہیں بابا صاحب کا ہے اس وقت تک سید ضیا الحق بابا صاحبؒ سے واقف نہیں تھے اور نہ بزرگوں کے قائل تھے اس کے بعد انہوں نے دس روز کی چھٹی لی اور واکی شریف حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کی حاضری پوتے کی ولادت کی خبر

راجہ رگھو راؤ بھونسلے کے لڑکے وِنایک راؤ کی بیوی حاملہ تھی اس کو دردِ زہ شروع ہوا جس سے وہ تمام دن بے چین رہی ناگپور شہر کے مشہور سرجن اور لیڈی ڈاکٹر کو بلوایا۔

Marfat.com

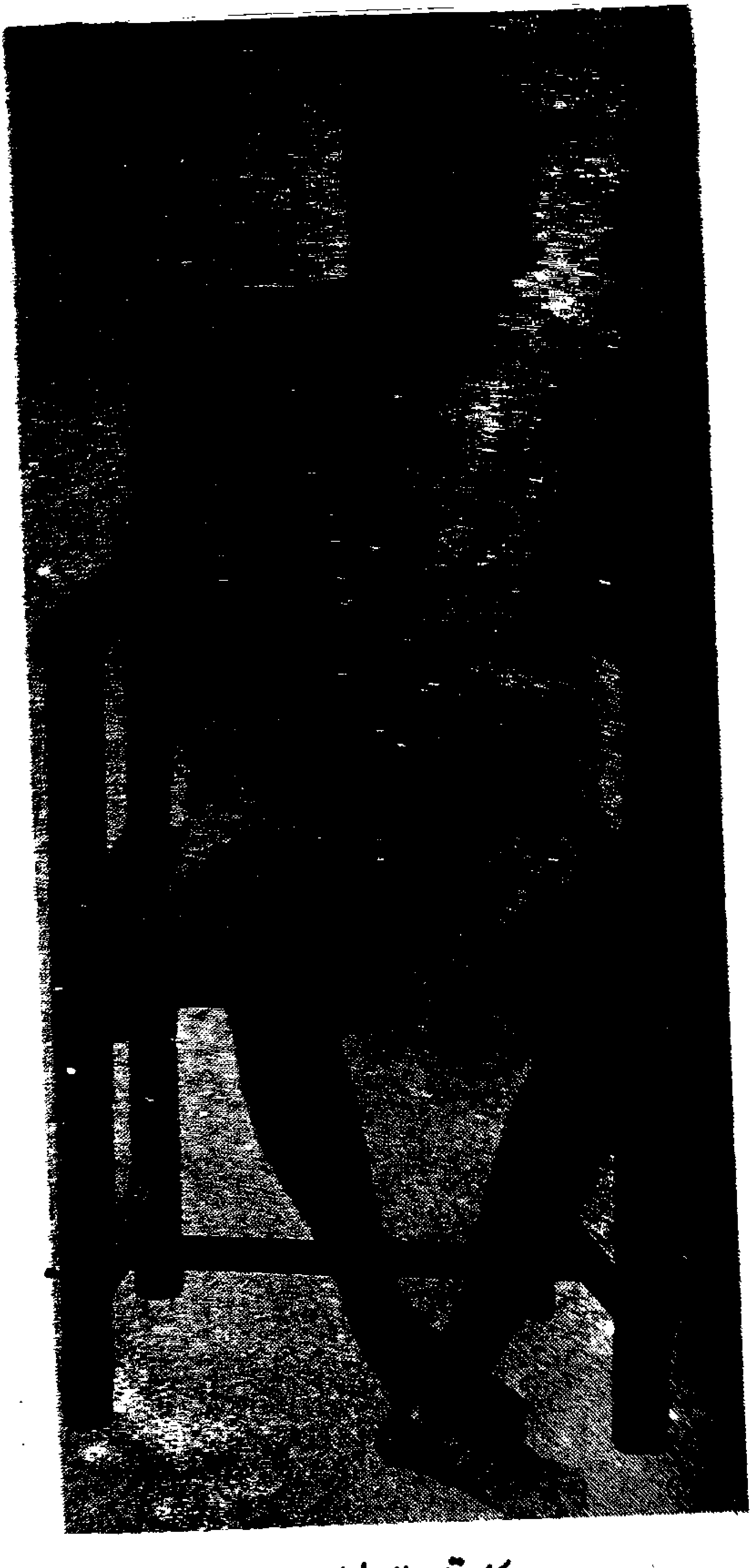

سرکار تاج الاولیاءؒ

Marfat.com

سب کوشش میں لگے ہوئے تھے کہ چھوٹی رانی کی تکلیف کم ہو اور جلد از جلد فارغ ہو جائے لیکن ان کے سارے جتن بیکار ثابت ہو رہے تھے شام کو تمام ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹر نے مل کر معائنہ کیا اور فیصلہ کر دیا کہ بچہ پیٹ میں مر چکا ہے اور اب آپریشن کر کے بچے کو کاٹ کر نکالنا ضروری ہے ورنہ اس کے زہر سے چھوٹی رانی بھی ختم ہو جائے گی۔

بچے کو کاٹ کر نکالنے پر رگھوجی راؤ اور ان کی رانی راضی نہیں ہوئے انہوں نے ڈاکٹروں سے کہہ دیا چھوٹی رانی مرتی ہے تو مر جائے ہم اپنی طرف سے (آتما ہتھیا) کی اجازت نہیں دیں گے غرض کہ رات بھی اسی عالم میں گزر گئی صبح راجہ رگھوجی راؤ اپنے پوجا پاٹ سے جیسے ہی فارغ ہوئے راجہ صاحب کا ایک مسلمان ڈرائیور جو سرکار بابا صاحب کا بے حد عقیدت مند تھا آگیا اور راجہ صاحب سے عرض کرنے لگا حضور ان داتا اگر چھوٹی رانی کی جان بچانی ہے تو میری ایک عرض قبول کریں اور میرے ساتھ پاگل خانہ چلیں (ان دنوں سرکار پاگل خانہ میں تھے) راجہ صاحب کا پرانا اور قابل اعتماد ڈرائیور تھا راجہ نے دریافت کیا وہاں کس سلسلہ میں لے جانا چاہتے ہو تب اس نے بتایا وہاں ایک بہت بڑے ولی اللہ کا قیام ہے ان کا نام حضور بابا تاج الدین ہے شہر کے لوگوں کے علاوہ دور دور سے لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور اپنی مرادیں لے کر واپس جاتے ہیں بس اب آپ دیر نہ کیجئے اور میری درخواست قبول کرتے ہوئے جلد از جلد بابا صاحبؒ کی خدمت میں چلئے

راجہ صاحب کے سمجھ میں بات آگئی اور اسی حالت میں (پوجا کے کپڑوں ہی میں) ننگے پیر موٹر میں بیٹھ گئے ڈرائیور نے بہت تیز گاڑی دوڑائی اور پاگل خانہ کے دروازہ پر پہنچ گیا پاگل خانہ کے افسران اور دیگر عملہ کے لوگ راجہ صاحب کی خبر سن کر دوڑے ہوئے آئے لیکن ڈرائیور راجہ صاحب کو موٹر ہی میں چھوڑ کر بھاگا ہوا اندر پاگل خانہ میں سرکار کی خدمت میں پہنچ گیا حضور اپنے مخصوص کمرہ کے پائین باغ میں ایک شان بے نیازی سے تشریف فرما تھے ڈرائیور فوراً قدم بوس ہوا اور عرض کی حضور شکر دره

Marfat.com

سے راجہ رگھوجی راؤ آئے ہیں اور قدم بوسی کی اجازت چاہتے ہیں یہ سن کر حضور بابا صاحب نے سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا "ہم فقیر جی حضرت ہمارے سے راجہ کا کیا کام جی حضرت" ڈرائیور نے پھر قدم پکڑ لئے اور راجہ کی حاضری کی اجازت چاہی اس پر حضور خاموش رہے ڈرائیور بھاگا ہوا راجہ کے پاس گیا راجہ صاحب موٹر ہی میں بیٹھے تھے راجہ سے ڈرائیور نے کہا جلدی چلو اور قدم بوسی کر کے قدم تھام لو" راجہ فوراً موٹر سے باہر آیا اور اندر جا کر حضور کی قدم بوسی کی اور قدم پکڑ کر بیٹھ گیا حضور نے راجہ پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا۔

"ادھر کیا کرتے جی حضرت' ادھر جانا لڑکا پیدا ہوا تو خوشیاں منانا"

ڈرائیور حضور کا حاضر باش تھا آپ کی بات سمجھ گیا اور راجہ صاحب سے کہا بس ان داتا کام ہو گیا چلو ڈرائیور نے جیب سے گھڑی نکال کر ٹائم نوٹ کر لیا اور راجہ صاحب کو گاڑی میں بٹھا کر محل کی طرف روانہ ہو گیا ابھی محل سے کچھ دور ہی تھے کہ ڈھول اور شہنائیوں کی آوازیں آنے لگیں۔ قریب پہنچے تو دیکھا سارے لوگ ادھر سے ادھر دوڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے موٹر کے رکتے ہی سارے لوگ بھاگے ہوئے راجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہر ایک نے کنور صاحب کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی اب تو راجہ کے پاس رانی اور راجکماریاں سب نے آکر مبارکبادی سب بے حد خوش تھے ڈرائیور نے راجہ صاحب سے کہا صحیح ٹائم پیدائش کا معلوم کر کے بتا دیں جب ڈرائیور کو ٹائم بتایا گیا تو وہ خوشی سے اچھل پڑا راجہ سے عرض کی ان داتا بابا صاحبؒ نے اسی ٹائم پر ہمیں وہاں خوشخبری سنا دی تھیں تمام ڈاکٹرز اور ڈاکٹرنیاں حیران تھیں کہ مردہ بچہ بغیر آپریشن کے زندہ کیسے پیدا ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ پاگل خانہ کو نرینہ اولاد عطا کی

بابا صاحب کے قیام پاگل خانہ کے زمانہ میں ایک ڈاکٹر روتی راؤ بھی سپرنٹنڈنٹ رہے ہیں۔ یہ نرینہ اولاد سے محروم تھے پانچ لڑکیوں کے باپ ہو چکے تھے بابا صاحب کی

Marfat.com

کراتیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور ہزاروں افراد کو سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر مرادیں پاتے بھی دیکھا تو ایک روز اپنی بیوی سے ذکر کیا بیوی نے بابا صاحب کا ذکر سنا تو اسکے دل میں خواہش ہوئی کہ میں بھی جا کر بابا جی سے عرض کروں شاید بھگوان مجھے بھی لڑکا دیدے' یہ سوچ کر اس نے ایک روز اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے بابا جی کے پاس پاگل خانہ لے چلو یہ پاگل خانہ کا ایک اعلیٰ افسر تھا لیکن تھا مرہٹہ برہمن اور مرہٹہ مسلمان لفظ ہی سے دشمنی رکھتے ہیں اس لئے پہلے تو ہچکچایا اور دل میں خیال کیا کہ کسی طرح بابا صاحب کو اپنے گھر لے آئے لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ آخر ایک دن اس کی بیوی بے تاب ہو کر اپنی پانچوں لڑکیوں کو ساتھ لے کر پاگل خانہ پہنچ گئی اور بابا صاحب کے قدم پکڑ لئے اور عرض کی حضور میرے کوئی لڑکا نہیں ہے میرے لئے دعا کریں حضور نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ

"ڈاکٹروں کی دوائیاں تو بہت کھاتے جی پن لڑکا نہیں ہوتا"

یہ سن کر وہ بے چاری تڑپ کر رونے لگی اور روتے روتے پھر عرض کیا حضور آپ سے ساری دنیا فیض پا رہی ہے مجھ دکھیاری پر بھی کرم کی نظر ہو جائے۔ آپ نے سن کر دریافت کیا۔

"لڑکیاں کتنی جی"

اس نے جواب میں عرض کیا لڑکیاں تو پانچ ہیں بابا جی سرکار نے اس کے جواب میں فرمایا۔

اگر لڑکیاں پانچ ہیں تو لڑکے بھی پانچ ہو جاتے جی"

یہ حکم سن کر وہ خوشی خوشی گھر لوٹ آئی ٹھیک (9) نو ماہ بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا ڈاکٹر کی بیوی نے غسل کے بعد لڑکے کو لا کر حضور کے قدموں میں ڈال دیا حضور نے ایک نظر دیکھا اور تبسم فرمایا اور کہا "ابھی تو چار آتے جی لے جانا یہ خوش رہتا" حضور بابا صاحب کی پاگل خانہ کی موجودگی میں اسے دو لڑکے ہو چکے تھے باقی بھی ضرور ہوئے

Marfat.com

ہوں گے اس لئے کہ سرکار کا فرمان اٹل تھا۔

لڈو کھلا کر اولاد عطا کی

حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں دو ہندو عورتیں امراؤتی سے آئیں اس وقت حضور ندی کے پاس ریت پر تشریف فرما تھے ان دونوں عورتوں کی شادی کو 12'14 سال گذر چکے تھے مگر اولاد سے محروم تھیں حضور کی قدمبوسی سے وہ جیسے ہی فارغ ہوئیں سرکار نے دو لڈو چکھ کر ایک ایک دونوں عورتوں کو علیحدہ علیحدہ دے کر حکم دیا کہ کھالو جس میں سے ایک بائی نے حکم پاتے ہی لڈو کھالیا اور دوسری نے لوگوں کی نظر بچا کر لڈو کو ریت میں گاڑ دیا دوسرے دن یہ دونوں اپنے گھر واپس گئیں نو ماہ بعد اس بائی کو لڑکا پیدا ہوا جس نے لڈو کھایا تھا اور دوسری بائی یہ واقعہ دیکھ کر کف افسوس ملنے لگی کہ کاش میں بھی لڈو کھالیتی تو آج بامراد ہو جاتی۔ غرض کہ دو ماہ بعد اس بائی نے بچے کے بال اتارنے کے لئے حضور میں جانے کی تیاری کی اپنی سہیلی کو حضور میں چلنے کے لئے کہا اور اسے دلاسا دیا کہ حضور میں عرض کریں گے۔ اور ضرور تجھے بھی اولاد ہو گی سہیلی کی باتیں سن کر دل ہی دل میں روتی اور کف افسوس ملتی اپنی سہیلی کے ساتھ حضور میں چلنے کے لئے آمادہ ہوئی چنانچہ یہ لوگ جب حضور میں حاضر ہوئے تو حضور ندی میں اسی مقام پر تشریف فرما تھے جہاں ان دونوں کو لڈو دیا گیا تھا جب اس بائی نے اپنے بچے کو حضور کے قدموں میں ڈالا تو دوسری بائی ایک چیخ مار کر حضور کے قدموں پر گر پڑی اور کہا "باباجی میرا بچہ حضور نے جواب دیا" ریت میں ہے نکال لے حضور کی زبان سے یہ الفاظ سنے تو لوگ متعجب ہو کر اس بائی سے دریافت کرنے لگے جس پر اس بائی نے سارا ماجرا کہہ سنایا اور ارادہ کر لیا کہ جب تک حضور مجھے دعا دے کر روانہ نہ کریں نہ جاوٴں گی۔

برآئیگی یونہی دل ناکام کی مراد   اس سے سوال کر یا اس سے سوال کر

چنانچہ رحم دل بابا نے تیسرے چوتھے روز دعا دے کر اس بائی کو روانہ کیا اور یہ بھی ۹ دس ماہ بعد صاحب اولاد ہو گئی۔

Marfat.com

لکھدے مراد پوری ہو گی

راوی: قاضی محمد علی تاجی

جن دنوں میرا قیام نارتھ ناظم آباد بلاک H میں تھا میرے سامنے والی لائن میں جناب قیوم بیگ صاحب مرحوم کا قیام تھا۔ سرکار تاج الاولیاء کی ماہانہ نذر نیاز میں ان کے گھر کے تمام افراد شریک ہوتے تھے لیکن بیگ صاحب نہیں آتے تھے۔ ایک روز ان سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ کے گھر کے افراد تو بابا صاحبؒ کی نذر نیاز میں شریک ہوتے ہیں لیکن آپ نہیں آتے کیا آپ کو بزرگوں سے عقیدت نہیں۔ اس پر بیگ صاحب نے فرمایا کہ بے حد عقیدت مند ہوں اور بابا صاحبؒ کی دعا سے تو پیدا ہوا ہوں۔ لیکن کچھ مصروفیات ایسی تھیں جن کی وجہ سے غیر حاضر رہا۔ اب انشاء اللہ ضرور حاضر ہوا کرونگا۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے اپنا واقعہ کچھ اس طرح سنایا میرے والد صاحب مرحوم کا قیام حیدر آباد دکن تھا۔ میری والدہ صاحبہ کامٹی (ناگپور) کی تھیں۔ میرے برادر بزرگ کی پیدائش کے بعد میری والدہ کو کئی بچے پیدا ہوئے لیکن وہ بچے مرے ہوئے پیدا ہوئے یا ہو کر فوراً مر گئے۔ جس کی وجہ سے میری والدہ بہت پریشان رہا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ میرے ماموں کامٹی سے حیدر آباد ہمارے گھر آئے چند دن قیام کے بعد جب وہ واپس جانے لگے تو میری والدہ نے ایک خط لکھ کر دیا کہ یہ بابا صاحب کی خدمت میں پیش کرنا اور وہ جو جواب دیں مجھے اس سے مطلع کرنا والدہ صاحبہ بتاتی تھیں کہ خط میں 'میں نے یہی لکھا تھا کہ میری اولاد زندہ نہیں رہتی آپ دعا فرمائیں' جب میرے ماموں خط لے کر ناگپور بابا صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ قدم بوس ہو کر خط پیش کرنا چاہتے تھے تو بابا صاحبؒ نے فرمایا "گھر بیٹھ کر خطاں لکھتے" لکھدے مراد پوری ہو گی۔ اس کے بعد میں پیدا ہوا اور آپ کے سامنے بابا

Marfat.com

صاحب کی کرامت کی جیتی جاگتی تصویر ہوں۔ بیگ صاحب حضرت قاضی بابا کے حالات سن کر ان کے بھی نادیدہ عاشق ہو گئے تھے۔ اور تاحیات ۲۶ ویں شریف میں حاضری دیتے رہے۔

نوٹ: بیگ صاحب مرحوم کی والدہ کو مرض اٹھرا تھا جس کی وجہ سے اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ مرض اٹھرا کے لئے سرکار کا عطا کردہ عمل اور گنڈہ دربار تاج اولیاء قصبہ کالونی سے دیا جاتا ہے۔ جس سے بے شمار لوگ بامراد ہو رہے ہیں۔

امراض سلب کرنا

ناشر کو شفاء کاملہ عطا کی

میں (قاضی محمد علی تاجی اپنے ایک واقعہ سے شروع کرتا ہوں۔ جن دنوں ہم لوگوں کا قیام گھاٹ کوپر (بمبئی انڈیا) تھا۔ میں دن بدن کمزور ہوتا جا رہا تھا۔ خوراک دھیرے دھیرے ختم ہو رہی تھی۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ آدھا پاؤ دہی کی لسی بھی چوبیس گھنٹہ میں ختم نہیں ہوتی تھی۔ پانی تک قے کے ذریعہ نکل جاتا تھا۔ بمبئی جیسی بستی جہاں اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹر حکیم موجود تھے۔ ان کا علاج کرایا گیا۔ لیکن افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آئی تھی ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ اب میرا زندہ رہنا مشکل ہے ہاتھ پیر بلکہ پورے جسم کے عضو بالکل بے کار ہو گئے تھے۔ نہ ہاتھ اٹھا سکتا تھا نہ پیر چلا سکتا تھا۔ اسی پریشانی میں سرکار سے عرض کیا اور مجھے غنودگی سی آئی۔ اس میں میرے آقا تشریف لے آئے اور حکم دیا۔ "امرود کھاتے اچھے ہو جاتے" اس کے بعد زبان ہلانے کی طاقت پیدا ہو گئی۔ والدہ محترمہ سے عرض کیا جو سرکار کی سچی پکی عاشق تھیں۔ لیکن انہوں نے امرود نہیں منگوائے اور نہ میں نے بابا صاحب سرکار کے حکم کا

Marfat.com

ذکر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سرکار کا حکم ان تک نہیں پہنچا تھا۔ وہ تو پاکستان آکر ایک سال بمشکل تمام یہاں رہیں۔ ہر وقت یہی رٹ تھی کہ مجھے جلد از جلد دربار ناگپور شریف پہنچا دو تم لوگ نہ رہنا چاہو تو مجھے اکیلے چھوڑ کر چلے آؤ۔ اور ان کو سرکار نے بلایا اور اپنے پائیں ہی میں جگہ عطا فرمائی۔ اصل واقعہ سے ہٹ گیا ہوں تھوڑی دیر بعد والد صاحب قبلہ تشریف لائے تو بہت عمدہ قسم کے امرود ساتھ لائے اور مجھ سے دریافت کیا "میاں امرود کھاؤ گے" میں نے خوش ہو کر ہاں میں جواب دیا چنانچہ مجھے ایک امرود دیا گیا۔ جسے کھاتے ہی میرا مرض دور ہو گیا اور جلد صحت کاملہ بھی نصیب ہو گئی۔

بمبئی واپس جاؤ والد اچھے ہو گئے

بمبئی سے سرکار کے عقیدت مند ایک تاجر حاضر ہوئے۔ ان کے والد کی حالت بمبئی میں بہت خراب تھی لا علاج مرض تھا۔ تاجر صاحب نے قدم بوسی کی اور اپنے دل ہی میں والد صاحب کی بیماری کا عرض کیا۔ سرکار نے فورا" فرمایا "واپس جاؤ تمہارے والد صاحب اچھے ہو گئے" انہوں نے اپنی تسلی کے لئے بمبئی جوابی تار دیا۔ بمبئی سے جواب آیا کہ فلاں دن فلاں وقت پر اچانک طبعیت ٹھیک ہو گئی ہے تار میں جو وقت دیا تھا وہ ان تاجر صاحب کی قدم بوسی کا وقت تھا

ام الصبیان کا مرض آپ کی نظر سے ختم ہو گیا

راوی عزیز الدین خان صاحب

آپ برار میں ڈپٹی کمشنر تھے۔ آپ کی والدہ کے سات حمل ساقط ہو چکے تھے۔ کسی ڈاکٹر حکیم سے علاج نہ ہو سکا۔ عقائد وہابی رکھتی تھیں۔ عامل اور بزرگوں سے دور بھاگتی تھیں۔ حالانکہ میرے والد صاحب حضرت بابا تاج الدین ناگپوری کے بے حد عقیدت مند تھے۔ والد صاحب دو تین اسقاط کے بعد ہی ان کو بابا صاحب کی خدمت

Marfat.com

میں لے جانا چاہتے تھے لیکن والدہ صاحبہ راضی نہیں ہوئیں جب ساتواں حمل ضائع ہوا تو بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضری دی۔ اسکے بعد کرم ہو گیا۔

موذی مرض سے نجات

ایک صاحب کی اہلیہ کسی موذی مرض میں مبتلا تھیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا تو بزرگوں کی طرف رجوع ہوئے اہلیہ کو لے کر اجمیر شریف پہنچے اسی رات خواب میں دیکھا کہ کوئی بلند آواز سے کہہ رہا ہے "حضرت تاج الدینؒ ناگپوری کے پاس جا" چنانچہ فوراً ناگپور روانہ ہو گئے شکردرہ پہنچے تو معلوم ہوا بابا صاحبؒ جنگل کی طرف گئے ہیں یہ لوگ بھی جنگل کی جانب روانہ ہوئے تھوڑی دور ہی چلے ہوں گے۔ ایک بزرگ کو جلال میں اپنی طرف آتا دیکھا۔ دل میں خیال ہوا کہ ہو سکتا ہے یہ بزرگ ہی بابا صاحبؒ ہوں۔ اس خیال کے آتے ہی بیوی لرزنے لگی اور یہ محسوس ہونے لگا کہ آفتاب سیاہ ہو گیا ہے یہ دوپہر ایک بجے کا وقت تھا دھوپ تیز تھی ہر چیز ساکت نظر آنے لگی۔ حضور نے دور ہی سے ان کی جانب پتھر پھینکنا شروع کئے یہ خوفزدہ ہو کر دوڑنے لگیں۔ حضور بھی ان کے پیچھے دوڑے اور ان کو پکڑ کر فرمایا "اماں ڈرتی کیوں ہے تیرے کو نہیں مارتا تیری بلا کو مارتا تھا" اسی وقت یہ بالکل صحت مند ہو گئیں

جزام کے مریض کو صحت کاملہ عطا کی

کریم داد خان ریٹائرڈ اسٹنٹ کلکٹر بھوپال بتاتے ہیں کہ

ایک دفعہ میں بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اس وقت آپ ایک جنگل میں تشریف فرما تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کھانا پیش کیا گیا حضور نے ایک دو لقمے لے کر باقی سب لوگوں میں تقسیم کروا دیا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد اٹھے اور ایک گڑھے میں پیشاب کیا جس میں بارش کا پانی جمع تھا۔ آپ کی خدمت میں دور ایک جذامی بیٹھا تھا اسکے پاس جا کر اسے حکم دیا "اس پانی میں نہاؤ اور اچھے ہو جاؤ"

وہ فوراً گڑھے میں کود گیا اور خوب نہایا جب باہر نکلا تو جزام غائب تھا۔

Marfat.com

دال کھانا کھلاتے اچھے ہو جاتے

متھر اداس گپتا امراوتی (برار) کے باشندہ تھے۔ ان کی موٹر سروس چلتی تھی۔ سرکار تاج الاولیاء کے خاص بچوں میں آپ کا بھی شمار ہوتا ہے۔ بابا صاحبؒ کے متعلق آپ فرماتے تھے کہ میں ان کو بھگوان کے روپ میں دیکھتا ہوں جس کی وجہ سے ان کے خاندان کے افراد ان پر طنز کرتے تھے۔ اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ چونکہ محبت میں اونچ نیچ ذات 'پات کا کوئی مسئلہ باقی نہیں رہتا۔ وہ ان کے ساتھ بھی ہوا۔ یعنی وہ اسی محبت میں اپنے مسلمان بھائیوں کو چائے پلا رہے ہیں۔ اور ان کے جھوٹے برتن خود صاف کر رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر ان کے بہت سے عزیزوں نے بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ ایک مرتبہ ان کے داماد بہت سخت بیمار ہوئے امراوتی کے ایک بہت مشہور ڈاکٹر جو وہاں کے ایوان اسپتال کے انچارج بھی تھے ان کے زیر علاج تھے۔ افاقہ نہ ہونے پر دوسرے اور مشہور ڈاکٹروں کو دکھایا۔ لیکن دست بدستور رہے۔ دستوں کی زیادتی کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گئے۔ اب خاندان والوں کے طنز اور بڑھ گئے۔ اور وہ کہنے لگے کہ تم تو بابا جی کو بھگوان کے روپ میں دیکھتے ہو۔ اب تو تمہاری اکلوتی بیٹی بیوہ ہونے کو ہے اپنے بھگوان سے کہہ کر داماد کو ٹھیک کیوں نہیں کراتے۔ جب طنز کے تیر نے دل پر سخت وار کیا تو یہ اپنی بس میں داماد اور چند دیگر حضرات کو ساتھ لیکر ناگپور شریف روانہ ہوئے۔ ڈاکٹر بھی ہمراہ تھے۔ بس شکردرہ پہنچ کر لال محل کے احاطہ میں داخل ہوئی تو دیکھا حضورؒ سامنے ہی تشریف فرما ہیں۔ متھر اداس نے داماد کو گود میں اٹھایا اور سرکار کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور رقت کے ساتھ عرض کرنا شروع کیا۔ حضورؒ میں آپ کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔ آپ کی غلامی کی وجہ سے خاندان والوں نے میرا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ دیگر خاندان والے بھی طنز کرتے رہتے ہیں۔ جب سے داماد بیمار ہوا ہے گھر والوں نے میرا جینا دوبھر کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ بڑے بابا والے ہیں ایک داماد کو بھی اپنے دیوتا سے ٹھیک نہیں کرا سکتے۔ ایک بیٹی ہے اسے بھی بیوہ کرا دو گے۔ یہ الفاظ بہت ہی گڑگڑا کر

Marfat.com

عرض کیے۔ اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا "اونکورے جاؤ" دال کھانا کھلاتے اچھے ہو جاتے۔ حضور کا حکم سنتے ہی داماد کو لیکر اس مقام پر پہنچے جہاں انہیں قیام کرنا تھا۔ اور فوراً "دال' چاول پکانے کا انتظام کیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ایسی حالت میں جب کہ ڈی ہائیڈریشن ہو چکا ہے دال چاول کھاتے ہی دم توڑ دے گا۔ اس پر متھر اداس نے جواب دیا "میں باباجی کا حکم ٹال نہیں سکتا۔ چاہے جو کچھ ہو" دال چاول جیسے ہی تیار ہوئے متھر اداس دال چاول لیکر سرکار میں پہنچے اور پیش کیئے سرکار نے اسمیں دو لقمے لیے اور بقایا متھر اداس کو دیئے کہ داماد کو کھلائے۔ داماد کا کمزوری کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ آنکھ بھی نہیں کھل سکتی تھی۔ جیسے ہی تبرک کے چند لقمے پیٹ میں پہنچے آنکھ کھول دی۔ خود سے اور کھانا طلب کیا چنانچہ پیٹ بھر کر کھلایا گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دو تین روز میں چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ سرکار کی خدمت میں مردہ لایا تھا۔ اب زندہ کو حاظر کیا۔ وہ قدمبوس ہوا۔ اجازت لیکر امراوتی واپس ہوئے وہ تمام عزیز بھی سرکار کے عقیدت مند ہو گئے جو متھر اداس صاحب پر طنز کرتے تھے۔

پاگل تندرست ہو گیا

راوی سبحان اللہ خان

شکردرہ شریف کے چوراہے پر بابا جلال الدین نے جو حضور کے فیض یافتہ بچے تھے۔ ایک کنواں کھدوایا تھا جو موجود ہے۔ اس کے قریب ایک پاگل ٹھہرایا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں اور رسی سے بندھا ہوا تھا۔ جس وقت سرکار بابا صاحب وہاں سے گذرنے لگے تو اس پاگل کو سرکار کے سامنے کر دیا گیا۔ حضور نے اس کو دیکھ کر فرمایا "کیوں رے سب بیماریاں میرے ڈنڈے سے ڈرتی ہیں۔ کیا تو نہیں ڈرتا" یہ فرما کر حکم دیا کھولدو اسکو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی۔ کھولتے ہی وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

Marfat.com

ہاتھ پیر سے معذور تندرست ہو گئی

خواجہ منصور صاحب کی اہلیہ نے مجھے (قاضی محمد علی تاجی) جو واقعہ سنایا تھا اسکا ایک حصہ ایفائے عہد میں آچکا ہے یہاں مرض سلب کرنے کا واقعہ پیش ہے۔ خواجہ صاحب اکولہ برار کے باشندے تھے اور ہمارے عزیز بھی ان کی اہلیہ نے فرمایا کہ جب ہم بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میرے خسر نے ہماری دو عزیزہ جو بیمار تھیں ساتھ لیا ان میں ایک ہاتھ پیر سے معذور تھیں اور دوسری کے پیٹ میں باؤ گولہ تھا۔ جب ہم لوگ قدم بوسی سے فارغ ہوئے تو رش کی وجہ سے کافی دور جاکر بیٹھ گئے۔ کئی اور عورتیں ہمارے ساتھ تھیں۔ ہاتھ پیر سے معذور عزیزہ کا رخ بابا صاحبؒ کی طرف تھا۔ بابا صاحبؒ نے ان کو ہاتھ کا اشارہ کیا۔ اور کرتے ہی چلے گے۔ یہاں تک کہ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اشارہ جاری رہا وہ آہستہ آہستہ چل کر حضورؒ کی خدمت میں خود پہنچ گئیں قدم بوس ہوئیں۔ قدم بوسی کے بعد سرکار نے ایک لات رسید کی اور زور سے فرمایا "بھاگ جا" یہ دوڑتی ہوئی ہمارے پاس پہنچ گئیں۔ اسطرح سرکار نے ہاتھ پیر ان کے درست کرکے چلا کر دکھایا اور لات رسید کرکے بھگا کر بھی دکھادیا۔

اب دوسری مریضہ کی باری تھی جن کی بابا صاحبؒ کی طرف پشت تھی۔ سرکار وہاں سے خود اٹھ کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ان مریضہ کو ایک لات ماری اور فرمایا "بزرگوں کی طرف پشت کرکے بیٹھتی ہے بے ادب" دوسری لات ماری اور پھر تیسری مریضہ تو لوٹنے لگی سرکار واپس لوٹ گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں مریضہ اٹھ بیٹھی اور بیان کیا کہ پہلی لات میں محسوس ہوا کہ گولہ کا چوتھائی حصہ کم ہو گیا دوسری میں اور کم ہوا اور تیسری کے بعد بالکل غائب ہو گیا۔ اب میرا پیٹ دیکھو گولہ بالکل غائب ہے۔ اس طرح وہ بالکل تندرست ہو گئیں۔ سرکار سے اجازت کے بعد یہ سب لوگ بامراد گھر لوٹ آئے۔

یہ واقعات لکھنے کے لیے کئی کتابوں کی ضرورت ہے اور یہ سب سرکار کی

Marfat.com

حیات کے واقعات ہیں۔ میرے آقا شہنشاہ ہفت اقلیم کا فیض آج بھی اسی طرح جاری ہے صرف دل کی گہرائیوں سے یاد کرنا پڑتا ہے۔ کراچی میں فیض کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

رتوندی کے مریض کو شفاء عطا کی

احمد نامی ایک میمن رائے پور (بھارت) میں بہت بڑا کاروبار چلاتے تھے۔ اور بابا صاحبؒ کے عقیدت مند تھے۔ ان کو پیدائشی رات کو نظر نہ آنے کی بیماری تھی بچپن سے علاج ہوتا رہا جب بڑے ہوئے تو خود نے بڑے سے بڑے ڈاکٹر کو دکھا کر انکا علاج کرایا لیکن فائدہ نہ ہوا۔ یہ پاکستان آگئے۔ یہاں ان کے کاروباری حالات خراب ہو گئے۔ دولت ختم ہو گئی۔ ملازمت کرنے لگے۔ دربار تاج الاولیاء کی نذ و نیاز مین شریک رہتے۔ اس کے علاوہ جمعرات کو قبرستان میں بھی فاتحہ پڑھنے جاتے لیکن دن ہی دن میں شام ہونے سے پہلے گھر لوٹ جاتے۔ ایک جمعرات کو سواری نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ اندھیرے کی وجہ سے یہ ایک درخت کا سہارا لیکر بیٹھ گئے۔ کوئی صاحب ان کے جاننے والے ادھر سے گزر رہے تھے ان کو دیکھکر ان کے پاس آئے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ رات کو یہ دیکھ نہیں سکتے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے ساتھ لیا اور گھر پہنچا دیا۔ یہ واقعہ چاند کی ۱۳ تاریخ کو پیش آیا احمد صاحب کے بقول کہ میں شروع ہی سے رات کو درود شریف پڑھ کر اسکا ثواب باباؒ کے نام بخشتا رہا ہوں اس روز غم سے نڈھال تھا۔ بابا سے عرض کیا کہ میں بچپن سے آپ کا غلام ہوں۔ بے شمار ڈاکٹروں سے اپنا علاج کرایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ سے بھی عرض کرتے کرتے تھک گیا۔ دولت ختم ہو گئی۔ بیکار ہو کر ملازمت کر رہا ہوں۔ اب اسطرح بقایا زندگی کیسے گزرے گی یہ عرض کر کے کثرت سے درود شریف پڑھکر سو گیا۔ رات کو حضور کی بشارت ہوئی جو صبح ہی آکر انھوں نے قاضی باباؒ کو سنائی۔ ۲۶ اویں شریف کو شام میں فاتحہ سے قبل حضرت قبلہ والد صاحبؒ نے (قاضی بابا صاحبؒ) مجھے بلا کر حکم دیا کہ آج فاتحہ میں اگر بتی کے نیچے

Marfat.com

ایک پلیٹ رکھنا اور فاتحہ کے بعد وہ پلیٹ اور فاتحہ کا پانی احمد کو دے دینا۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور لنگر جہاں سے تقسیم کرنا تھا وہاں آکر بیٹھ گیا لنگر شروع ہوا تو احمد بھائی وہ پلیٹ اور گلاس لیکر میرے پاس آکر بیٹھے۔ جس پلیٹ میں اگر بتی کا گل تھا۔ اس میں دو چار قطرہ فاتحہ کا پانی ڈالا۔ اور ہاتھ سے ملایا۔ اسکے بعد ایک انگلی سے اسے سیدھی آنکھ میں اور پھر بائیں آنکھ میں لگایا۔ تقریباً پانچ منٹ ان کا برا حال رہا۔ تمام کپڑے پسینے میں بھیگ گیے چونکہ مجھے تو تفصیل معلوم نہیں تھی۔ ان کو دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ کہ پتہ نہیں اب کیا ہو گا۔ ابا نے ایسا کیوں کیا اگر ان کی آنکھیں بیکار ہو گئیں تو الزام آئے گا وغیرہ وغیرہ پانچ منٹ کے بعد احمد صاحب نے رومال سے آنکھیں صاف کیں۔ کھولا بند کیا۔ اور مجھ سے کہا میاں صاحب ایک منٹ کے لیے روشنی بند کردو۔ جیسے ہی میں نے روشنی بند کی وہ اچھلتے کودتے مجمع میں پہنچے اور اعلان کرنے لگے۔ بابا صاحبؒ نے میری بینائی لوٹا دی۔ دوڑ کر بازار گئے، مٹھائی لائے اور سب میں تقسیم کی۔ مجھے بھی انھوں نے بتایا کہ جس رات میں نے بابا صاحبؒ کو رو رو کر یاد کیا اور عرض کی کہ اس طرح اب گاڑی نہیں چلے گی۔ تو اسی رات بابا صاحبؒ نے کرم فرمایا خواب میں تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں اگر بتی کو پورا گٹھا جل رہا تھا۔ اور دوسرے ہاتھ میں ایک گلاس پانی تھا۔ آپ نے فرمایا "احمد کیوں پریشان ہے یہ ۲۶ویں شریف کے فاتحہ کی اگر بتی کا گل اور فاتحہ کا پانی ملا کر آنکھ میں لگاتے اور اچھے ہو جاتے۔ یہ فرما کر چلے گئے۔ صبح اٹھ کر میں نے نماز پڑھی اور حضرت قاضی باباؒ کی خدمت میں پورا خواب سنایا۔ انہوں نے فرمایا تمہارا کام ہو گیا۔ ۲۶ویں شریف کے دن تمہارا نسخہ تمھیں مل جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو حکم دیا اور آپ نے وہ تبرک مجھے دیا آپ کے سامنے لگایا اور اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور عام لوگوں کی طرح رات کو دیکھ رہا ہوں۔

(۱۴) بارہ سال کا مرض غائب

راوی (قاضی محمد علی تاجی) جن دنوں نارتھ ناظم آباد میں رہتا تھا۔ میرے

Marfat.com

پڑوس میں ایک صاحب رہتے تھے ان کی بہو بارہ سال سے بیمار تھیں۔ ہر دوسرے تیسرے روز دورے پڑتے تھے کسی کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ عاملوں سے بھی تعویز وغیرہ لیے لیکن انکا بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ ان کے گھر کی عورتیں میرے گھر آگئیں اور تفصیل بتائی۔ اہلیہ سے کہا کہ سرکار کا پانی انہیں دے دو وہ پیتی رہیں انشاء اللہ تعالی ٹھیک ہو جائیں گی۔ چنانچہ بوتل میں ان کو پانی دے دیا گیا۔ ایک ہفتہ میں وہ تندرست ہو گئیں۔ ان کے شوہر بھی پانی لے جاتے ہیں۔ ان کے گھر میں ہر مرض کا یہی علاج ہے۔ وہ محترمہ ہروقت پانی ساتھ رکھتی ہیں۔

اب پانی کی وضاحت کردوں۔ میرے پاس جو میرے آقا کے تبرکات ہیں۔ اس میں ایک گلاس بھی ہے۔ جس سے سرکار نے اکثر پانی پیا ہے۔ سرکار کے یوم ولادت پر وہ گلاس نکالا جاتا ہے اس میں پانی بھر کر فاتحہ میں رکھتا ہوں بعد میں ایک تھرماس میں محفوظ کرلیتا ہوں پورے سال اس تھرماس سے مریضوں کو پانی دیتا رہتا ہوں سرکار کرم فرمادیتے ہیں سرکار کے لب سے لگے ہوئے پانی کی یہ تاثیر ہے۔

نعلین کی تاثیر

اس سے پیشتر سرکار کے لب جس گلاس پر لگے۔ اسمیں پانی ڈال کردیا جاتا ہے اس کی تاثیر بیان ہو چکی ہے۔ نعلین مبارک کے فیض کا ذکر خان بہادر عبدالطیف خان صاحب کے ذکر میں بھی آیا ہے۔ یہ واقعہ ہیگن گھاٹ کے ایک صاحب نے سنایا ہے۔ ایک مرتبہ وہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے سامنے ایک سائل نے ایک جوڑی نعلین بابا صاحب کو پہنائیں۔ سرکار نے پہن کر ایک تو ان کی طرف پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کی طرف وہ فرماتے تھے کہ میں نے چوم کر رکھ لیا۔ ایک عرصہ کے بعد جب وہ ملے تو بتایا اس جوتے سے میرا بڑا کام چلتا ہے۔ کیسا ہی آسیب ہو یا جن، پری کا اثر میں جاتا ہوں اور دو چار جوتے رسید کردیتا ہوں جن آسیب وغیرہ سب بھاگ جاتے ہیں۔ یہ تاثیر آپ کے چند منٹ پہنے ہوئے جوتے میں پائی گئی۔

Marfat.com

لاعلاج مریض صحتیاب

عبدالغفار صاحب پٹیلؒ مرحوم کا تعلق ناگپور کے مشہور زمینداروں میں تھا۔ آپ حضرت باباؒ صاحب کے بے انتہا عقیدت مند تھے۔ کراچی میں حضرت قاصی باباؒ نے وصال سے قبل جن خوش نصیب حضرات کے نام سے عرس مبارک کا دعوت نامہ شائع کروایا تھا۔ اس میں ایک نام پٹیل صاحب کا بھی تھا۔ پٹیل صاحب کا بھی یہ عالم تھا کہ آخری آرام گاہ کے لیے قاضی باباؒ ہی کے خانقاہ شریف کی وصیت کی وہیں آرام فرما ہیں فرماتے تھے میرے اہلیہ شادی سے چھ سال قبل پیٹ کے درد' بخار اور کئی امراض میں مبتلا تھیں۔ ڈاکٹر حکیم سب آزما لیے گئے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ان کی نانی صاحبہ بھی اختلاج قلب میں مبتلا تھیں۔ ان کا بھی علاج کرایا۔ ان کو ڈاکٹروں نے چائے اور گرم اشیاء سختی سے منع کر رکھی تھیں۔ اس پر بھی عمل کرتی تھیں لیکن مرض بڑھتا ہی گیا ایک روز پریشان ہو کر اہلیہ پٹیل صاحب اور نانی صاحبہ دونوں بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے پٹیل صاحب کی اہلیہ نے قدم بوسی کی اور پیر پکڑ کر اپنی لاعلاج بیماری کا عرض کیا۔ سرکار نے فرمایا "ماں اچھے ہوتے کنگھی چوٹی کر کے بیٹھ جاتے" اس میں بیماری سے شفایابی اور شادی کا حکم تھا۔ جلد ہی شفاء ہو گئی اور پھر شادی بھی اب نانی کی باری آئی انھوں نے بھی قدم تھام کر عرض کیا سرکار نے فرمایا "اماں چائے پیتے اچھے رہتے" انھوں نے کثرت سے چائے پینا شروع کر دی اور ٹھیک ہو گئیں پھر کبھی اختلاج نہ ہوا حالانکہ ڈاکٹروں نے چائے بند کر رکھی تھی اور چائے ہی سے سرکار نے مرض ختم کرا دیا۔

جا کو آ بابا بچی اچھی ہو گئی

ایک صاحب حضورؒ میں حاضر ہو کر اپنی لڑکی کے لیے دل ہی دل میں عرض کرنے لگے کہ میری لڑکی اب تب کی حالت میں ہے آپ کے کرم کا امیدوار ہوں۔ ابھی ان کی عرض ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ ان کی طرف دیکھا اور آنکھیں بند کر کے تھوڑی دیر سکوت فرمایا اور تھوڑی دیر بعد انکھیں کھولیں اور سائل کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "جا کو آ

بابا بچی اچھی ہو گئی"۔ یہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا دیکھا کہ بچی کھانا کھا رہی ہے اور گھر کے تمام لوگ خوش ہیں۔ یہ دیکھ کر بیوی سے دریافت کیا کہ کیا ماجرا ہے۔ بیوی نے کہا تھوڑی دیر پہلے ایک فقیر صاحب باہر تشریف لائے اور خیرات مانگی میں پیسہ لیکر باہر گئی اور خیرات دینے لگی تو مجھے دیکھ کر فرمایا تو غمگین کیوں ہے یہ سن کر میرے انکھوں سے انسو نکل پڑے اور میں نے کہا کہ میری لڑکی قریب المرگ ہے ڈاکٹر اور حکیم جواب دے چکے ہیں۔ یہ سن کر فقیر نے کہا کہ میں لڑکی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اندر آکر لڑکی کے قریب ایک دو منٹ بیٹھے لڑکی کے بدن پر ہاتھ پھیر کر فرمایا "اچھی ہو جائیگی" وہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی تشریف لے گئے اور ادھر بچی بیٹھی اور کھانا طلب کیا جو کھا رہی ہے یہ سن کر اس شخص نے اپنی لڑکی کو گلے سے لگایا اور پاگل خانہ کا ماجرا کہہ سنایا۔

معذور لڑکی تندرست

ایک روز قریب آٹھ بجے رات کو خادم عیسیٰ خان صاحب کھانا لے کر آئے اور حضورؒ سے کھانے کے لیے اصرار کرنے لگے۔ اس پر حضورؒ نے جواب دیا "ٹھہرو میرا مہمان آرہا ہے اس سے ملکر تب کھاؤں گا" یہ کہ کر حضور قیام گاہ سے نکل کر صدر دروازے سے باہر ہوئے اور پل پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر میں ایک عورت جھانسی سے اپنے ہاتھ پاؤں سے معذور لڑکی کو اٹھائے پل کے پاس آئی اور لڑکی کو ان کے قدموں میں ڈال دیا۔ حضور اٹھے اور لڑکی کے دوپٹے کو پکڑ کر حکم دیا "اٹھو" لڑکی معذور تھی اٹھ نہ سکتی تھی سہ بارہ حضور نے جلال کے عالم میں اسے اٹھنے کے لیے فرمایا "اٹھ ری" یہ کہنا تھا کہ لڑکی کے جکڑے ہوئے ہاتھ پیر کھل گئے اور وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اور حضور اس سے کہتے ہوئے چلے کہ "میرے پیچھے میرے ساتھ چل" چنانچہ وہ لڑکی حضور کی قیام گاہ تک اپنے پیروں پر چل کر گئی اور دو چار دن شکردرہ میں قیام کرنے کے بعد صحتیاب ہو کر باجازت حضورؒ اپنے وطن واپس ہو گئی۔ یہ واقعہ جناب منشی نور علی صاحب ملازم مہاراج شکردرہ ناگپور نے بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۲۹ کو سنایا۔

Marfat.com

چائے پلا کر مرض سلب کیا

مسمی گوندیا میونسپل محرر کا لڑکا اندر نامی اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے مرض جلندھر میں مبتلا ہو گیا۔ ڈاکٹروں حکماء نے ہاتھ اٹھا لئے تھے زیست کی کوئی امید باقی نہ تھی۔ ایسی ابتر حالت میں گوندیا نے اپنے مریض لڑکے اندر کو شکردرہ حضورؒ کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔ دو تین روز لڑکا وہیں پڑا رہا ایک روز حضورؒ اس مریض اندر کے پاس خود تشریف لے گئے۔ اور بیٹھ گئے۔ چائے طلب فرمائی خادموں نے پیش کی۔ ایک دو گھونٹ چائے پی کر اس مریض لڑکے کی جانب بڑھا دیا۔ اور حکم دیا "چاء پی لے" وہ قریب المرگ بے ہوش کیا تعمیل کرتا کوئی جواب نہ دیا حضورؒ نے مکرر ارشاد فرمایا آخر جلال میں آ کر اس قریب المرگ اندر کے منہ سے گلاس لگا دیا گیا۔ اب قدرت کا تماشا اور حضورؒ کا تصرف نظر آ رہا تھا۔ کہ بے حس اندر غٹ غٹ کرتا پوری چائے کا گلاس ختم کر گیا۔ اس طرف چائے ختم اور اس جانب مرض جلندھر ختم پانچ منٹ کے بعد لڑکا اٹھ بیٹھا اور ایک ہفتہ بعد صحتیاب ہو کر اپنے وطن کو سدھارا۔

صندل اور پانی سے شفاء

ذال دارو والا ۶۷۰ جیربانو ٹیرس پارسی کالونی دادر بمبئی کی لڑکی ۱۹۴۱ء کو بمبئی میں پیدا ہوئی سات سال تک لڑکی کی نہ زبان تھی نہ پیر یہ نومبر ۱۹۴۹ء میں تاج آباد شریف کو بغرض نیاز پیش کرنے ان کو حضورؒ کے قدیم نام لیوا دادا بھائی گزدر نے میرا (مؤلف کا) پتہ دیا تھا۔ کہ تاج آباد جانے پر وہ مجھ سے ملیں دربار کی حاضری سے فارغ ہونے بعد میرے پاس آئے اور حسب ذیل واقعہ کا اظہار کیا "میری لڑکی عمر سات سال ہونے تک بھی نہ زبان سے کچھ بولتی تھی اور نہ چل سکتی تھی۔ اور میری بیوی اس کی فکر میں شب و روز ایک کر رہی تھی۔ لڑکی کی صحت کے لئے میں نے سینکڑوں روپیہ خرچ کیا۔ لیکن کہیں بھی صحت نصیب نہ ہوئی۔ اور مجبور ہو کر تمام علاج بند کر دیئے تھوڑے دن گزرے ہوں گے کہ کسی نے دادا بھائی کا پتہ دیا کہ تم ان کے پاس جاؤ اس لئے کہ گزدر صاحب

Marfat.com

حضرت بابا تاج الدینؒ ناگپور کے سچے بھگت ہیں اور ناگپور ہمیشہ جاتے آتے ہیں یہ سنکر میں نے یہ خیال کیا کہ بمبئی اور اطراف بمبئی کی تمام درگاہیں چھان لیں کوئی فائدہ نہ ہوا تو اب ناگپور میں کیا ہو گا۔ لیکن ماں کی ماتما نہ مانی ایک دن میری بیوی بچی کو لے کر دادا بھائی گزدر کے پاس گئی اور کل کیفیت کا اظہار کیا جس پر سیٹھ دادا بھائی صاحب نے حضورؒ بابا صاحب کے یہاں کا صندل و پانی دیا اور کہا آپ لوگ حضور کی کوئی بھی منت مان لیں کہ ہماری لڑکی اچھی ہو گی تو دربار میں جا کر حسب حیثیت پھول و چادر وغیرہ چڑھائیں گے۔ میری بیوی نے منت مان لی اور دادا سیٹھ نے ان کو وقت بھی بتا دیا تھا کہ اتنے وقت میں تمہاری لڑکی حضور کی دعا کی برکت سے صحت یاب ہو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یہ لڑکی جو اب آپ کے سامنے ہے صحتیاب ہے۔ اور میں اس کی منت لے کر تاج آباد شریف حاضر ہوں اور یہ لڑکی اب اسکول میں پڑھنے جاتی ہے

کان پکڑ کر آسیب بھگا دیا۔ راوی: جلال الدین صاحب ناگپور

ایک شخص کو کئی حضرات پکڑ کر حضور کی خدمت میں لے کر آئے۔ عرض کی کہ حضور اسے آسیب نے تنگ کر رکھا ہے۔ سرکار نے حکم دیا "اسے چھوڑ دو" اور اپنے دست مبارک سے اسے چائے کی پیالی عنایت کی اور چائے ختم ہونے سے قبل ایک شخص کو حکم دیا "اس کو کان پکڑ کر نکال دو" اشارہ آسیب کی طرف تھا۔ چنانچہ اس شخص نے آسیب زدہ کا کان پکڑ کر نکال دیا۔ اس طرح اسے آسیب سے نجات ملی۔

عصائے کلیمی راوی: ڈاکٹر عبدالرحمٰن کراچی

میری والدہ کو پرانی پیچش تھی۔ جس کی وجہ سے اتنی کمزور ہو گئی تھیں کہ کروٹ بھی بدل نہیں سکتی تھیں۔ ہر قسم کے علاج کرائے لیکن جب کچھ فائدہ نہ ہوا بلکہ امید زیست ختم ہونے لگی تو حضرت بابا تاج الدینؒ کی خدمت میں چارپائی پر ڈال کر لے گئے۔ بابا صاحبؒ کے سامنے چارپائی رکھ دی۔ باباؒ نے فرمایا "اماں بیٹھی ہو جاؤ"۔ ان میں تو کروٹ بدلنے کی بھی طاقت نہیں تھی۔ اٹھ کے کیسے بیٹھتیں۔ دوسری دفعہ پھر یہی حکم دیا۔ لیکن وہ نہ

Marfat.com

اٹھ سکیں۔ تیسری بار حضور نے ایک لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اس سے والدہ کے پیر پر ضرب لگائی اور حکم دیا "بیٹھی ہو جاؤ" والدہ لکڑی کی ضرب اور اس حکم کے بعد اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ پھر حکم دیا "اماں چلو" وہ چلنے لگیں۔ پھر فرمایا جاؤ "اچھی رہتیں"۔ پھر والدہ گھر آگئیں اور صحت یاب ہو گئیں۔ پھر زندگی میں کبھی پیچش نہیں ہوئی۔

جادو آسیب ایک نظر میں غائب راوی: جلال الدین مرحوم

میرے ایک دوست نے ایک عورت کو سرکار کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر جن کا سایہ تھا۔ وہ اسے بہت پریشان کر رہا تھا جیسے ہی وہ عورت سرکار کے سامنے آئی سرکار نے اس کے منہ پر تھوک دیا اور فرمایا "فقیروں سے گستاخی کرتا ہے' تجھے معلوم نہیں فقیروں کا دربار ہے۔"

یہ کلمات حضور کی زبان مبارک سے نکلتے ہی وہ عورت بے ہوش ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ہوش میں آکر سرکار کی قدم بوسی کی سرکار نے فرمایا "اماں جاکو آؤ اچھے رہتے" چنانچہ اپنے گھر روانہ ہو گئی۔

کینسر سے صحتیابی

(راوی احمد ڈاما تاجی)

مہتاب ایک گانے والی تاج آباد ناگپور میں ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہو کر ایک ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ ڈاکٹروں کو اس کے صحتیاب ہونے کی کوئی امید نہیں تھی اور وہ اس کی زندگی کے دن گن رہے تھے۔ جو وہ اپنے تئیں بمشکل ایک ماہ سمجھتے تھے۔ میں نے اس کی خوبصورت آواز میں نعت شریف اور بابا تاج الدینؒ کی شان میں منقبت سنی تھی۔ وہ ایک نوجوان اور خوبصورت آواز کی مالک تھی۔ پھر میں نے جنوری ۱۹۷۱ء میں اس کی آواز سنی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دل سے گاتی ہے۔ مئی ۱۹۹۰ء کے ساتویں دورے پر میں نے سنا کہ وہ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر اسپتال میں داخل ہو گئی اور لگتا تھا کہ وہ ایک ماہ میں مرجائے گی۔ لیکن وہ کینسر سے مکمل چھٹکارا حاصل کر کے

Marfat.com

صحت مند اور مکمل انسانی زندگی گزار رہی ہے۔ اس کا سبب بابا تاج الدینؒ کی ذات مبارکہ تھی اس موذی مرض کے اس کے جسم پر کوئی اثرات نہ تھے۔ غفار بھائی پٹی والا کی رہائش گاہ پر میں نے غفار بھائی کی بیوی سے درخواست کی کہ وہ مغرب کے بعد ہونے والی فاتحہ میں مہتاب کو مدعو کریں۔ مہتاب نے فاتحہ کی محفل میں شرکت کی۔ فاتحہ کے بعد صلوۃ و سلام اور نیاز سے فارغ ہو کر میں نے اس سے ذاتی طور پر دریافت کیا کہ آپ کو تو کینسر کا مرض تھا وہ کیسے ٹھیک ہوا؟ اس کا علاج کیسے ہوا؟ میں یہ سب کچھ اس کی زبانی جاننا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں کینسر میں مبتلا تھی اور میرے بچنے کی کوئی امید نہ تھی اور ڈاکٹروں کے مطابق میں ایک ماہ یا اس سے بھی پہلے مرجاتی۔ لیکن بابا صاحبؒ کے معتقدین اور مجاورین نے بابا صاحبؒ سے درخواست کی کہ ہم آپ کے دربار میں مہتاب کو نعت و منقبت پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ ہر جمعرات کی رات نعت شریف اور منقبت پڑھا کرتی تھی۔

اس نے بتایا کہ ایک دن صبح اسپتال میں 'میں نے ایک خاتون کو بتایا' جس کا پلنگ میرے پلنگ کے برابر میں تھا کہ میرے دل اور جسم میں درد ہو رہا ہے۔ پھر اس رات ایک شخص جبہ پہنے جس کی سفید داڑھی تھی میرے بستر کے قریب دکھائی دیا اور میرے جسم پر ہاتھ مار کر غائب ہو گیا۔ اس عمل سے مجھے یقیناً" درد محسوس ہونا چاہیے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ فوراً" ہی مجھے خیال آیا کہ سوائے بابا صاحبؒ کے کوئی اور اس طرح نہیں آسکتا۔ میں نے ڈاکٹروں سے درخواست کی کہ وہ میرا ایکسرے کریں۔ ڈاکٹروں نے میرا ایکسرے کیا اور وہ حیران رہ گئے کہ ایکسرے میں میرے جسم سے کینسر کی پچانوے فیصد علامات ختم ہو چکی تھیں۔ ڈاکٹر ایک ایکسرے سے مطمئن نہیں ہوئے تو انہوں نے دوسرا ایکسرے کرایا۔ لیکن اس کا بھی یہی نتیجہ بر آمد ہوا۔ ڈاکٹرز یہ کیفیت دیکھ کر صرف حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی تھے۔ میں نے ان سے کہا مجھے آپ کی دواؤں کی مزید ضرورت نہیں۔ میں اب گلاب کی پتیاں راکھ اور مزار شریف کا پانی جو میں نے پندرہ دن استعمال کیا ہے اور

Marfat.com

کروں گی۔ اس کے بعد میں نے ڈاکٹروں سے دوبارہ درخواست کی کہ وہ میرا ایکسرے لے لیں جو انہوں نے کیا اور دیکھا کہ ہر چیز صاف اور شفاف ہے یہاں تک کہ کینسر کی علامت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ ڈاکٹروں کو ایک خوشگوار حیرت ہوئی اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہوا کہ تم صحت یاب ہو گئیں میں نے ان کو بتایا کہ بابا صاحبؒ کے چند تھپڑوں نے میرا علاج کر دیا ہے۔ اگلے دن ہندو ڈاکٹر بابا صاحبؒ کی دربار میں کھوپرا پھل اور مٹھائیوں کے نذرانے لے کر حاضر ہوا۔ مہتاب نے کہا کہ میں اس وقت پچھلے سالوں سے زیادہ صحت مند ہوں اور یہ سب بابا صاحبؒ کی عنایت اور کرامت ہے۔

جن دنوں بابا صاحب کا قیام رگھو راؤ جی بھوسلے کے محل میں تھا۔ بابا یوسف شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ محل کے قریب ہی ایک تالاب تھا اور اس تالاب کے قریب ایک باؤلی تھی۔ اس باؤلی میں بابا صاحبؒ نے ہم کو بٹھا دیا۔ باؤلی کے مجاہدہ کی تکمیل کے بعد ہمارا نام محمد یوسف رکھا۔

مرض غائب آپریشن کامیاب۔

پروفیسر احمد علی سید تاجی کا نام سرکار کی پلٹن کے رجسٹر میں درج کر کے ان کو سلسلہ تاجیہ کی خلافت اجازت عطا کی گئی ہے۔ آپ نے اپنا ایک واقعہ سنایا تھا وہ پیش کر رہا ہوں۔ (قاضی محمد علی تاجی)

پروفیسر صاحب کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا تھا اور جلد آپریشن کرانا تھا۔ آپ ذیا بطیس کے مریض تھے۔ شکر کنٹرول میں نہیں آ رہی تھی۔ ایک روز سرکار بابا صاحبؒ سے گڑگڑا کر عرض کر کے سو گئے۔ رات دیکھا کہ ان کے کمرہ میں ایک کالی بلی آئی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھی بن گئی اور پروفیسر صاحب پر حملہ کرنا ہی چاہتی تھی کہ سرکار بابا صاحبؒ تشریف لے آئے۔ ایک انگلی کے اشارہ سے اسے بھگا دیا۔ یہ بیدار ہو گئے۔ شوگر پر کنٹرول ہو گیا اور آنکھ کا کامیاب آپریشن ہو گیا۔ ان کے گھر کے تمام افراد سرکار بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدتمند ہیں۔ خصوصی طور پر ان کی صاحبزادی ڈاکٹر فوزیہ جو

Marfat.com

آج کل امریکہ میں ہے۔ سرکار سے بے پناہ عقیدت رکھتی ہیں۔ جب بھی کوئی پریشانی ہوتی ہے سرکار سے عرض کردیتی ہیں سرکار کرم فرمادیتے ہیں۔ امریکہ میں رہ کر گلدستہ تاج اور اذکار تاج الاولیاء کا مطالعہ برابر کرتی رہتی ہیں اور سرکار نواز رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ سرکار اپنے کرم سے اس بچی کو دینی و دنیاوی دولت عزت، شہرت، صحت سے نوازیں اور دیگر بچیوں کو اور ان کے والدین کو بھی۔ میں چاہتا تھا کہ بچی اور پروفیسر صاحب کے اوپر جو کرم ہو رہا ہے اس کے پورے حالات تحریری طور پر مجھے مل جائیں اور اس کو میں اس ایڈیشن میں شائع کردوں لیکن ایسا نہ ہوسکا۔

خصوصی شبیۂ مبارک حضرت تاج الاولیاءؒ

Marfat.com

شبیہ مبارک کے جلوے پرشوتم بابو اور بابا صاحبؒ

۸ دسمبر ۱۹۴۸ء کی شام کو جناب بینر جی صاحب نے جو گورنمنٹ پریس میں ملازم ہیں چشم دید واقعہ بیان کیا۔

پرشوتم بابو (نقشہ نویس) پنشن یاب چھندا واڑہ سی پی ہر جمعرات کو بابا صاحبؒ کی شبیہ مبارک کے سامنے۔ اگربتی لوبان جلا کر بابا صاحبؒ کا تصور قائم کرتے ہیں جیسے ہی تصور قائم ہو جاتا ہے ان پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس عالم میں لوگوں کے دلوں کے حالات بتاتے ہیں سینکڑوں غرض مند حاضر ہوتے ہیں۔ اور اپنی مراد پاتے ہیں۔ ۱۹۴۹ء ۵۰ء تک وہ حیات تھے اور ہندو مسلم سب ہی ان سے فیض پا رہے تھے۔

گلے میں شبیہہ کا لاکٹ

محمد یامین صاحب بلند شہر والوں کی پھوپھی میاں ولی شاہ صاحبؒ سے بیعت تھیں۔ بزرگوں سے بے حد عقیدت رکھتی تھیں۔ ان کے بھائی محمد شیر صاحب پر کسی نے جادو کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے پورا خاندان پریشان تھا۔ ایک روز رات میں کثرت سے درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیا اور سرکار بابا صاحبؒ سے عرض کر کے سو گئیں سرکار خواب میں تشریف لائے حکم دیا تیرے سرہانے صبح ہماری شبیہ کی لاکٹ نکلے گی اسے بھائی کے گلے میں ڈال دینا جادو ختم ہو جائیگا صبح تکیہ کے نیچے لاکٹ ملی وہ بھائی کے گلے میں ڈالتے ہی اللہ کا فضل ہو گیا۔

خورشید احمد سرہندی اور بابا صاحبؒ

حضرت قبلہ کریم بابا صاحب جب انڈیا واپس جانے لگے تو ان کو اپنے چالیس سال پہلے کے خواب کی تعبیر میں پاک پٹن شریف حضرت بابا فرید شکر گنج کے مزار پر اور وہیں۔ صابر پاکؒ کے حجرہ مبارک پر حاضری دینی تھی چنانچہ ان کو رخصت کرنے کے لئے میں (قاضی محمد علی تاجی) اور میرے دو محب مخلص (حاجی محمد عثمان اور حاجی

Marfat.com

مقبول احمد) ساتھ تھے۔ جب ہم لوگ پاک پٹن شریف پہنچے تو رات ہو چکی تھی۔ دربار کے ایک حجرہ میں قیام رہا صبح حضرت کے پاسپورٹ کی انٹری کرانے میں اور حاجی محمد عثمان تھانہ گئے وہاں ایک صاحب سے واپس ہوتے وقت ملاقات ہوئی نورانی چہرہ کے بزرگ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا "آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانا ہے میں نے تفصیل بتائی اور حضرت قبلہ کی حاضری کا ذکر کیا۔ اس پر انہوں نے درخواست کی کہ میں حضرت کی قدمبوسی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں سے فارغ ہو کر سیدھا وہیں" پہنچتا ہوں۔ آپ حضرت کو روک رکھیں۔ ہم دونوں جیسے ہی واپس آئے اس کے چند منٹ کے بعد حضرت قبلہ نے حکم دیا فوراً" واپسی کی تیاری کرو ساہیوال ہوتے ہوئے حضرت داتا صاحب" میں حاضری دینا ہے چنانچہ دس منٹ میں ہم لوگ تیار ہو کر واپسی سلام حضرت بابا فرید شکر گنج کے دربار میں پیش کر کے دروازہ پر آچکے تھے کہ خورشید صاحب پہنچ گئے حضرت قبلہ کی دست بوسی اور اپنا تعارف کرانے سے پیشتر درخواست کی کہ میرے غریب خانہ پر چل کر کھانا کھالیں اور وہاں سے روانہ ہو جائیں۔ حضرت قبلہ نے ایک منٹ سوچا اور جواب دیا "بابا اب فقیر کا بستر اٹھ چکا ہے اور یہاں سے سیدھے گاڑی پر جائیں گے کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ چڑھائی سے نیچے آئے خورشید صاحب ہمراہ تھے۔ انہوں نے پھر درخواست کی کہ یہاں بیٹھ کر پانی ہی پی لیں چنانچہ حضرت قبلہ نے اسے منظور کر لیا۔ وہیں ایک کولڈ ڈرنک کی دوکان تھی وہاں سب بیٹھ گئے کافی حضرات تھے کرسیاں اسی دوکاندار نے ڈال دی تھیں۔ خورشید صاحب نے سب کو ٹھنڈی بوتلیں پیش کیں پان بنوا کر کھلائے اور حضرت قبلہ کی خدمت میں نذر پیش کر کے حضرت بابا سید محمد تاج الدین" سے عقیدت کا ایک خصوصی واقعہ سنایا جو ان کی ہی زبانی پیش کر رہا ہوں۔

میں سرہند کا باشندہ ہوں (غالباً انہوں نے کسی سے بیعت بھی حاصل کی ہے اسکا بھی تذکرہ کیا تھا) یہاں میری روئی صاف کرنے کی فیکٹریاں ہیں (جیننگ فیکٹریاں)

Marfat.com

بھٹو صاحب کے زمانہ میں قومی ملکیت میں لے لی گئیں تھیں۔ میں بال بچوں والا آدمی ہوں اور بزرگوں کا بے حد عقیدت مند ہوں۔ یہاں سرکار بابا فرید شکر گنج کے لنگر میں اس کے علاوہ بابا صاحبؒ کے جو مہمان آتے ہیں ان کی خدمت میں و دیگر بزرگوں کی نذر نیاز میں انہی کا دیا ہوا سالانہ (۲۰-۲۵) بیس پچیس ہزار روپیہ خرچ کرتا ہوں۔ ان فیکٹریوں کے چلے جانے کے وجہ سے بے حد پریشان تھا۔ میرے گھر میں حضرت بابا تاج الدینؒ کی شبیہ مبارک موجود ہے۔ ایک روز اسی پریشانی میں شبیہ مبارک کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنی ساری پریشانی عرض کی میری نظریں شبیہ مبارک پر جمی ہوئی تھیں دیکھتا کیا ہوں کہ لب مبارک میں (شبیہ کے) جنبش پیدا ہوئی اور فرمایا "مت گھبراؤ ہم قانون بدل دیں گے چنانچہ چند روز بعد ہی قانونی میں تبدیلی آئی اور چھوٹی فیکٹریاں ان کے مالکوں کو واپس کر دی گئیں۔ اس طرح میرے ساتھ ساتھ کتنے اور لوگوں کا جو مجھ سے زیادہ پریشان تھے فائدہ ہو گیا اور اپنے روزگار سے لگ گئے میرا یہ واقعہ آپ لکھ لیں چنانچہ میں نے (قاضی محمد علی تاجی) وہیں یہ واقعہ لکھ لیا۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں جمشید پارسی کا واقعہ اور دیگر واقعات ہیں جو فوٹو سامنے رکھ کر حضورؒ کا تصور قائم کرتے ہیں اور اپنی مراد کو پہنچتے ہیں۔

تم لوگ اس کو فوٹو سمجھتے ہو

مقبول احمد تاجی کا تفصیلی ذکر سرکار کے طریقہ بعیت میں آچکا ان کی صاحبزادی عزیزہ یاسمین نواب شاہ میڈیکل کالج میں ڈاکٹری کے آخری سال کی تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ اس بچی کو مارچ ۱۹۸۵ء میں ایک شب ہاسٹل میں سرکار بابا صاحب نے اپنے خصوصی کرم سے نوازا۔ بچی ہی کی زبانی پیش قارئین ہے (قاضی محمد علی تاجی)

ایک رات میں کالج کے ہاسٹل میں آرام کر رہی تھی خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ناظم آباد کراچی والے مکان میں ہوں اور صحن سے والد صاحب کے کمرہ میں داخل ہو رہی ہوں جیسے ہی کمرہ میں داخل ہوئی تو کمرہ کی دیوار پر بابا صاحبؒ کی شبیہ

Marfat.com

مبارک دکھائی دی شبیہ مبارک جیسے ہی میں نے غور سے دیکھی تو معلوم ہوا کہ بابا صاحبؒ شبیہ مبارک سے نکل کر نیچے میرے سامنے تشریف لے آئے جیسے بابا صاحب نیچے آئے پورا کمرہ نور سے منور ہو گیا یہ ایسی روشنی تھی جس کو دیکھنے کی میری آنکھوں میں تاب نہ تھی بابا صاحبؒ میرے بالکل قریب آگئے اور اسی دیوار کی طرف جہاں شبیہ مبارک لگی ہوئی تھی اشارہ کر کے فرمایا تم لوگ اسے فوٹو سمجھتے ہو۔ اسکے علاوہ کچھ اور بھی ارشاد فرمایا جو مجھے یاد نہ رہا صرف یہ بات یاد رہی کہ تو دبلی ہو جائے گی یہ کئی بار فرمایا تھا۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ جس وقت سرکار نیچے تشریف لائے تو روشنی کے علاوہ پورے کمرہ میں تھالوں میں سجے بہترین قسم کے پھل میوے اور انواع اقسام کے کھانے بھی رکھے ہوئے ہیں۔

اس روشنی کی تاب نہ لاتے ہوئے میں جلد بیدا ہو گئی۔ اور کراچی آکر میں یہ مبارک خواب اپنے والدین کو سنایا۔

عبدالرحمن سنی صاحب جو مولانا ذہین شاہ صاحب تاجیؒ سے بیعت ہیں انہوں نے کئی پریشان حضرات کو حضورؒ کی شبیہ مبارک دیں۔ اللہ کے فضل سے ان کی پریشانیاں دور ہو گئیں۔ حاجی احمد ڈاما تاجی نے کئی ہزار شبیہ مبارک پرنٹ کروائی ہیں اور دربار میں دے دی جو حاجت مندوں کو بغیر کسی ہدیہ کے دیتے ہیں ان کا جب ذکر آتا ہے تو مجھے حضرت سید احمد پٹیل صاحب یاد آتے ہیں۔ جن کا جوان بیٹا پانی میں ڈوب کر انتقال کر گیا تو حضور کی خدمت سے نہ اٹھے اور فرمایا میں جس کی خدمت میں بیٹھا ہوں اسے سب کچھ معلوم ہے جا کر دفن کر دو کچھ ایسا ہی حال آپ کا بھی پایا جوان بچہ جس کی شادی ہونی تھی اپنے دوست کو بچانے کے لئے دریا میں کود پڑا اور شہید ہو گیا۔ مگر عاشق بابا کی شکن پر بل بھی نہیں آیا بلکہ کرم پر کرم ہو رہا ہے سرکار نواز رہے ہیں۔

وقت آخر دیدار سے نوازا

بابا عبدالرحمن خان صاحب تاجی جن کے تفصیلی واقعات کے لئے ان کے

Marfat.com

صاحبزادے سے کہا گیا تھا لیکن نہ مل سکے جو واقعات والد صاحب قبلہؒ کی بیاض میں موجود تھے ان کو شائع کیا گیا ہے بابا عبدالرحمن خان صاحب تاجیؒ کے عقیدت مندوں میں جناب کے ایف حیدر صاحب مرحوم مغفور کی اہلیہ محترمہ جن کو سب اماں جی کہا کرتے تھے سرکار تاج الاولیاء کی فدائی تھیں سرکار تاج الاولیاء سے ان کی عقیدت دیکھ کر رشک ہوتا تھا۔ انکا جس روز انتقال ہوا میں حیدر آباد میں تھا۔

اس لیے ان کی میت میں شریک نہ ہو سکا۔ واپس آنے پر معلوم ہوا تو حیدری صاحب قبلہ کے ہمراہ تعزیت کے لئے ان کے گھر گیا ان کے بڑے صاحبزادے نے اماں جی کے انتقال کی تفصیل بتائی پیش کر رہا ہوں۔

جس رات انتقال ہوا اپنے پوتے پوتیوں کے ہمراہ رات بارہ بجے تک لوڈو کھیل رہی تھیں اس کے بعد بستر پر گئیں ڈیڑھ بجے ہم لوگوں کو بلایا اور حکم دیا کہ میرے کمرے کی تمام کھڑکیاں اور دروازے کھول دو۔ اور بڑے بابا صاحبؒ کی شبیہ مبارک لے آؤ۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اماں جی نے شبیہ مبارک لے کر آنکھوں سے لگائی سر پر رکھا اور سینہ پر رکھتے ہی جان جان آفریں کے سپرد کر دی اس طرح بابا صاحبؒ نے اپنے ادنیٰ فدائی کے آخری وقت پر خصوصی کرم فرمایا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

شبیہہ مبارک سے فیض

راوی: قاضی محمد علی تاجی

حبیب سرحدی تاجیؒ سے میری ملاقات غالباً ۱۹۷۵ء میں مقبول احمد تاجی نے کروائی۔ وہ ایک روز ان کو دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی لے کر آئے۔ تعارف کے بعد بتایا کہ ان کو بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک چاہیے اور آپ خود ایک ماہ بعد ان کے گھر ناظم آباد نمبر ۳ جا کر لگائیں گے۔ چنانچہ مجھے یہ لوگ ایک ماہ بعد حبیب سرحدیؒ کے گھر لے کر گئے۔ وہاں شبیہہ مبارک لگوائی۔ اس کے بعد حبیب سرحدی صاحب اپنے آبائی گھر پشاور شفٹ ہو گئے۔ دو سال تک تو کوئی خبر نہ ملی۔ دو سال بعد خط و کتابت شروع ہوئی تو پتہ چلا

Marfat.com

کہ سرکار کہ بے حد کرم ہو رہا ہے اور اپنے ہر معاملہ کو وہ شبیہہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں اور جواب بھی لیتے ہیں۔ اس طرح اپنے سب کام کرا لیتے ہیں۔ ان پر کرم اس حد تک بڑھا کہ مجھ عاجز کو حکم ہوا کہ اس کا نام پلٹن کے بچوں میں لکھ کرا سے اجازت خلافت دے دی جائے۔ جو میں نے پشاور جا کر عطا کیا۔ ان کا وصال ہو گیا ہے۔ ان کی صاحبزادی بٹیا اختر محل تاجی سلسلہ تاجیہ میں داخل ہو گئی ہیں اور باباؒ کے بچوں کی خدمت کر رہی ہیں۔

تاج الدینؒ اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے

بابا سرکارؒ کی شان ہی نرالی ہے کہتے ہیں اور سنا تھا کہ سرکار اپنے چاہنے والوں کا خیال ہر پل رکھتے ہیں۔ حقیر ناچیز بے عقل بے ہوش' ایک رات پریشانی کے عالم میں اپنے گھر کے اس کمرے میں جہاں سرکار کا مرقع آویزاں ہے سرکار کو یاد کرتے ہوئے بے خبر سو گیا۔ ان دنوں شہر کے حالات انتہائی خراب تھے اور ہر پل خوف کا دور دورہ تھا کہ رات کے کسی پہر اچانک آنکھ کھل گئی اور اٹھ بیٹھا اور گھبرا کر بابا صاحبؒ کے مرقع کی طرف نظر ڈالی تو تصویر خالی تھی۔ میں حیران رہ گیا لیکن جب نیچے نظر کی تو بابا سرکارؒ کو صوفے پر تشریف فرما دیکھا۔ اپنا سر قدموں میں جھکا کر عرض کی سرکار آپ؟ سرکار نے فرمایا "ہاں میں ہوں تم سو جاؤ" فوراً" سو گیا۔ اس سے واضح ہوا کہ سرکار اپنے بچوں کی ہر طرح حفاظت کرتے ہیں۔ سرکار کا فرمان سن کر مجھے تسلی ہو گئی اور میں فوراً" سو گیا۔ یہ وقعہ آج تک میرے ذہن میں تازہ ہے اور میں اب اپنے آپ کو کبھی اکیلا نہیں سمجھتا۔

شیراز مسعود شاہ کراچی

B-245 بلاک N نارتھ ناظم آباد

شبیہہ مبارک سے عقیدت کے فوائد

راوی: عبدالرحمٰن شنی

میں جن دنوں اسٹاک ایکسچینج میں کاروبار کر رہا تھا ایک نوجوان وکیل ابرار احمد اکثر میرے

Marfat.com

پاس آکر کہتے مجھے کیس دلاؤ۔ ایک روز میں نے ان کو بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک دی اور ان سے کہا کہ آپ ان سے عرض کریں انشاء اللہ آپ کو بہت کیس ملیں گے۔ اس کے بعد وہ ایک عرصہ تک میرے پاس نہیں آئے۔ اتفاق سے ایک شخص میرے پاس آیا وہ ایک کیس میں پھنس گیا تھا۔ وکیل کو دینے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ میں نے ان سے کہا بھائی ایک وکیل صاحب میرے پاس آئے تھے فلاں جگہ ان کا دفتر ہے تم میرے حوالہ سے ان سے جاکر ملو مجھے امید ہے وہ تمہارا کام کردیں گے۔ وہ شخص دوسرے ہی روز ان سے جاکر ملا۔ اس شخص کا کیس لڑنے کا انہوں نے وعدہ کرلیا اور مجھے سلام کہلوایا اور کہا کہ میں انشاء اللہ کل شنی صاحب سے ضرور ملوں گا۔ چنانچہ وہ دوسرے روز مجھ سے ملنے آئے۔ ایک عرصہ سے نہ ملنے کی معذرت چاہی اور بتایا کہ میں بار ایسوسی ایشن کا صدر ہوگیا تھا اور بے حد مصروف رہتا ہوں۔ میں نے شبیہہ مبارک کا دریافت کیا تو ڈائری کھول کر دکھایا کہ یہ رہے بابا صاحبؒ۔ جس روز سے آپ نے یہ شبیہہ مبارک عطا کی میری کایا پلٹ گئی۔ آج تک میں نے کوئی کیس نہیں ہارا۔ صبح جب گھر سے نکلتا ہوں تو ڈائری کھول کر بابا صاحبؒ کو تمام کیسوں کی تفصیل بتا دیتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ سب میں کامیابی ہونی چاہئے اور اللہ کے فضل سے سب میں کامیاب ہوتا ہوں۔ آپ کا بے حد احسان مند ہوں کہ آپ نے مجھے مرشد کامل کی طرف رجوع کردیا۔

شبیہہ مبارک نے اثرات غائب کردیئے

راوی: عبدالرحمٰن شنی

بہادر آباد کے کسی مکان میں ان کے ایک ملاقاتی رہنے کے لئے آنے والے تھے۔ شنی صاحب نے ان کو بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک دی کہ یہ لگاکر اس گھر میں منتقل ہوجاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مجھے انہوں نے اس مکان کا جو کرایہ بتایا تھا وہ آج کل کے کرائے سے چوتھائی تھا۔ اس لئے میں نے ان کو شبیہہ مبارک دی کہ گھر میں کوئی گڑبڑ

Marfat.com

ہوگی۔ اس لئے اتنے کم کرایہ میں مل گیا۔ بابا صاحبؒ بیٹھ جائیں گے تو گڑبڑ دور ہو جائے گی وہ کہیں اپنا مکان بنا رہے تھے۔ جب ان کا مکان بن گیا تو انہوں نے مالک مکان سے کہا کہ میرا مکان تعمیر ہو چکا ہے' چنانچہ فلاں تاریخ کو میں آپ کا مکان خالی کردوں گا۔ اس تاریخ سے دو روز قبل مالک مکان آئے تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ اتنا عرصہ اس مکان میں رہے آپ کو یا آپ کے گھر کے کسی فرد کو کوئی ڈر یا خوف تو محسوس نہیں ہوا۔ میں نے ان سے کہا بالکل نہیں۔ تب انہوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ کچھ عمل کرتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ تب انہوں نے بتایا کہ اس بنگلہ پر کچھ ایسے اثرات تھے کہ کوئی کرایہ دار ایک ہفتہ سے زیادہ اس مکان میں نہیں رہا۔ بھاگ گیا یا نقصان اٹھایا۔ ایک عرصہ سے خالی پڑا تھا۔ ان کی اس بات پر میں نے ان کو بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ ہم نے تو ان کو بیٹھا دیا ہے۔ اس پر انہوں نے درخواست کی کہ آپ ان کو یہاں چھوڑ جائیں بڑی مہربانی ہوگی۔ چنانچہ وہ شبیہہ مبارک وہاں چھوڑ کر میں نے دوسری حاصل کرکے نئے مکان میں لگادی۔

سرکار تاج الاولیاء کی محبت و شفقت

(قاضی سید امجد علی شاہ صاحبؒ کی بیاض سے) حضرت بابا صاحبؒ اپنے بچوں مریدیں' خلفاء' اور تمام حاضر ہونے والے لوگوں کے لئے دو لفظ استعمال کرتے تھے کبھی کہتے "ہمارے بچے کبھی ہماری پلٹن اور نہایت شفقت سے پیش آتے چاہے آپ جلالی کیفیت میں ہوں یا جمالی

1 آپ فرماتے' ہمارے بچوں کو اگر کوئی بری نظر سے دیکھتا ہے تو ہم آگے بڑھ کر اس کی آنکھیں نکال لیتے ہیں۔ (دو انگلیوں کے اشارہ سے بتایا اس طرح آنکھیں نکالتا ہوں)

2 ہمارے بچے کسی میدان میں نہیں ہارے۔ ارشاد کا واضح مطلب یہ ہے کہ حاضر و غائب سب بچوں کی پشت پناہی فرماتے تھے اور آج بھی یہی ہو رہا ہے۔

3 خانصاحب عبدالرحمن خان تاجی کا بڑا لڑکا رشید الرحمن حضور کے سامنے کھیل رہا تھا

Marfat.com

بالکل گود کا بچہ تھا۔ حضور اسے پیار سے دیکھ رہے تھے۔ اس معصوم نے حضور کے بالکل قریب پیشاب کر دیا۔ خدام ناراض ہو کر کہنے لگے اٹھاؤ اس بچے کو آپ لوگ چھوٹے بچوں کو کیوں ساتھ لاتے ہیں پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتے حضور سن کر خدام کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ڈانٹ کر فرمایا رہنے دے رے آدمی کا بچہ ہے مطلب یہ ہے کہ محبت میں سب جائز ہے۔

4 علی الدین صاحب ہاشمی سپرنٹنڈنٹ کھاروا اسٹیٹ سنٹرل انڈیا سید ظفر حسین صاحب جو سرکار کے بہت چہیتے غلام تھے ان کے بہت گہرے دوست تھے سرکار میں اکثر چھٹی لے کر حاضر ہوا کرتے تھے۔ اور حکیمؒ صاحب کے مہمان رہتے۔ ایک روز گانجا کھیت میں حکیم صاحب اور علی الدین صاحب' حرمزجی صاحبؒ کی چوڑی کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے۔ علی الدین صاحب نے شکایتاً "یہ جملے کہے کہ باوا صاحبؒ اب ہمیں جلدی جلدی نہیں بلاتے کبھی دیدار بھی نہیں دیتے یہ کہنا ختم ہوا تھا کہ سرکار نے اپنا تانگہ دوکان کے سامنے رکوایا۔ اور اتر کر علی الدین صاحب کی گردن تھام کر فرمایا "تاج الدین کی لگی ہوئی سیاہی نہیں چھوٹتی" یہ فرما کر علی الدین صاحب پر یہ ثابت کر دیا کہ ہم تمہاری یاد کے ساتھ ہیں۔

تصدق اس کرم کے میں کبھی تنہا نہیں رہتا کبھی جب تم نہیں آتے تمہاری یاد آتی ہے

5 ایک روز سرکار کو ایک غلام نے باوا کہہ کر مخاطب فرمایا میرے آقا کے قربان' فرماتے ہیں "میں تو تیری ماں ہوں رے" حقیقت یہی ہے ماؤں سے زیادہ سرکار نے اپنے بچوں سے محبت فرمائی ہے۔ ویسے تو سب ہی سرکار کو اللہ باوا ہی کہتے تھے لیکن یہ شخص دنیاوی محبت سے محروم تھا اس لئے اسے ماں کا پیار دیا۔

6 احمد خان صاحب اکولے والوں کو سرکار نے واکی شریف کے اسپتال میں ٹھہرایا تھا وہاں ان کو رات میں انگی (سیاہ قسم کا بڑا بچھو) نے ڈنک مار دیا اس بچھو میں بے حد زہر ہوتا ہے اس کے اثر سے خان صاحب کو بے حد تکلیف تھی اور کافی پسینہ آرہا تھا کوئی

Marfat.com

علاج کارگر نہ ہوا تب حضور کو اطلاع دی گئی میں اس رہبر پر قربان' خان صاحب کی محبت میں آپ کو جلال آگیا اپنی چادر مبارک کو آسمان کی طرف تان کر فرمایا "بیلاں بہت ستاتے ہیں" یاد رکھنا میرا نام تاج الدین ہے! آج سے کسی نے میرے کسی بھی بچے کو چھیڑا تو تختہ زمین الٹ دوں گا۔ خان صاحب کا زہر تو سرکار کو خبر پہنچتے ہی اتر گیا تھا اس روز کے بعد آج تک سانپ بچھو' یا کسی زہریلے جانور نے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی۔

واکی شریف میں جہاں پلنگ مبارک رکھا ہے وہاں شیر اکثر حاضر ہو کر سلامی دیتا ہے لیکن کبھی کسی کو غرا کر بھی نہیں دیکھتا۔ واکی شریف کے میدان میں بندر کافی تعداد میں ہوتے ہیں لیکن عرس واکی شریف کے دوران ۴ چار روز بندر بالکل غائب رہتے ہیں واکی کے ششماہی عرس میں بھی بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے جس میں عورتیں اور بچوں کی بھی کافی تعداد ہوتی ہے وہاں بندر کسی کو پریشان نہیں کرتے اس کے باوجود بچے اور عورتیں کہیں ان کو دیکھ کر ڈر اور خوف محسوس نہ کریں وہ خود کہیں اور چلے جاتے ہیں اللہ کے ولی کی یہ شان آج بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

ہمارے بچوں کو بری نظر سے دیکھنے والوں کی آگے بڑھ کر آنکھیں نکال دیتا ہوں (بابا صاحبؒ)

سرکار تاج الاولیاء نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی دکھا کر کئی بار فرمایا " ہمارے بچہ کو بری نظر سے دیکھنے والے کی میں آگے بڑھ کر اس طرح آنکھیں نکال دیتا ہوں۔"

حاجی احمد ڈاما تاجی حضرت بابا صاحبؒ کے ان بچوں میں ہیں جو بابا صاحب کے نام پر تن من دھن قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں سرکار تاج الاولیاء کا ان پر خصوصی کرم ہے اس کے باوجود ان کی انکساری کا یہ حال ہے کہ خود کو سرکار کا کمینہ کتا کہتے ہیں قارئین مندرجہ واقعہ سے اندازہ کریں کہ میرے آقا کا ان پر کتنا کرم ہے ہری مسجد بھیم پورہ میں حضرت امام شاہ بخاریؒ کا مزار مبارک ہے ڈاما صاحب وہاں کے

Marfat.com

پرانے حاضرباش ہیں ۱۹۷۱ء میں ان کے ساتھ ایک خصوصی واقعہ پیش آیا جو ان کی زبانی پیش قارئین ہے (قاضی محمد علی تاجی)

۱۹۷۱ء میں حضرت امام شاہ بخاریؒ کے مزار مبارک پر حسب معمول حاضر ہوا۔ فاتحہ پڑھ کر مزار شریف سے باہر آیا تو روڈ پر ایک سفید ریش نورانی چہرہ کے بزرگ کو اپنی طرف آتے دیکھا وہ بزرگ میرے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ "مجھے کچھ دو"

ان کے اس سوال پر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں تو ایک ماڈرن آدمی ہوں یہ چہرہ اور لباس سے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ میں انہیں کیا دے سکتا ہوں چنانچہ میں نے ان کو مزار مبارک کی طرف ہی رجوع کرنا مناسب سمجھتے ہوئے ان سے عرض کیا۔ آپ اندر جا کر حاضری دیں اور فاتحہ پڑھیں۔

اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ "مجھے اندر جانے کی ضرورت ہے اور نہ فاتحہ پڑھنے کی یہ فرما کر وہ درگاہ کے مجاور کے پاس گئے میں دیکھتا رہا لوٹ کر پھر میرے پاس آئے اور مجاور کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے کہا "نہ وہ مرد ہے اور نہ تو مرد" ان کے یہ الفاظ سن کر مجھے خیال ہوا کہ یہ تو کچھ روحانیت کی بات کر رہے ہیں اس پر میں نے ان سے عرض کیا اگر آپ میں طاقت ہے تو مرد بنا دیجئے اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تم بمبئی اور دیگر جگہ جاتے رہتے ہو اور مجھے کچھ نہیں دیتے یہ فرماتے ہی ان کی کچھ عجیب سی کیفیت ہوئی اور مجھ سے فرمانے لگے تمہاری آواز اب مجھے کچھ جانی پہچانی لگ رہی ہے بتاؤ تم کون ہو یہ سننا تھا کہ مجھ پر ایک کیف طاری ہو گیا اور یہ محسوس ہوا کہ میرے اندر سے کوئی بول رہا ہے اور یہ الفاظ نکلے تم نے مجھے نہیں پہچانا اگر نہیں تو ناگپور تو یاد ہو گا۔ یہ الفاظ نکلنے کے فوراً" بعد وہ میرے قدموں پر گر گئے اور مچھلی کی طرح روڈ پر تڑپنے لگے یہ منظر دیکھ کر کہ ایک جنٹلمین آدمی کے قدموں پر سر رکھ کر ایک بزرگ تڑپ رہا ہے پبلک جمع ہو گئی لیکن میرے اندر جو قوت پیدا ہو گئی تھی اس کی وجہ سے

Marfat.com

میں اپنی جگہ اسی طرح کھڑا تھا یکایک میری زبان سے پھر وہی لفظ نکلے اندر جاؤ اور حاضری دے کر فاتحہ پڑھو چنانچہ وہ میرے ہمراہ اندر درگاہ میں گئے اور وہاں فرمایا میں ولی اللہ میرا بھائی لال شاہ ولی اللہ میں نے نظام الدین اولیا میں حاضری دی خواجہ غریب نواز میں حاضر ہوا لیکن بابا تاج جو تو نے دیا وہ کسی نے نہیں دیا یہ فرما کر میرا ہاتھ لے کے چومنا شروع کیا اور پھر منہ میں لے کر چوسنا شروع کیا اس وقت مجھے یہ خیال آیا کہ یہ کہیں ہاتھ چبا نہ لیں یہ خیال آتے ہی انہوں نے رو رو کر فرمایا تاج بابا اگر آپ نے معاف نہیں کیا تو میں کہیں کا نہیں رہونگا ان کے یہ الفاظ سننے کے ساتھ ہی سرکار بابا صاحبؒ نے مجھے ایک ایسی روشنی عطا کی جس سے یہ سمجھ میں آیا کہ سرکار فرما رہے ہیں ہمارے بچے کو نامرد کہنے والے کو ہم اس طرح نامرد بنا دیتے ہیں۔ اسی وقت انہوں نے میرا ہاتھ تو چھوڑ دیا لیکن گڑگڑاتے رہے میں ان کو وہیں درگاہ میں چھوڑ کر روانہ ہو گیا اس کے بعد ان سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔

بابا صاحبؒ کے بچہ کا نامرد کہنے والے کا حال آپ نے دیکھا۔ حقیقت یہی ہے کہ بابا کے ادنیٰ سے ادنیٰ بچے کی سرکار بابا صاحب اسی طرح نگہبانی فرماتے ہیں یہ واقعہ تو بابا صاحبؒ کے سچے پکے غلام کا ہے میرے آقا جھوٹے سچے نام لینے والوں کا بھی کام چلاتے ہیں۔

طوفان میں گھری ہوئی کشتی پار لگادی

محمد سلیمان شمسی تاجی فرماتے ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں ' میں دوبئی سے لانچ کے ذریعہ قطر جا رہا تھا۔ لانچ رات میں دوبئی سے روانہ ہوئی۔ فجر کی نماز کے بعد لانچ طوفان میں گھر گئی۔ لانچ کا ناخدا اور تمام لوگ بے حد پریشان ہو گئے یہ محسوس ہوتا تھا کہ لانچ اب ڈوبنے ہی والی ہے۔ ناخدا اور دیگر کارندے مایوس ہو چکے تھے۔ میں نے سرکار تاج الاولیاء کو چیخ کر پکارا کہ سرکار مدد کا وقت ہے مدد کیجئے۔ میری چیخ ختم ہونے سے پہلے ہی یہ محسوس ہوا کہ تاج والے بابا تشریف لے آئے ہیں اور حکم دے رہے ہیں کہ لانچ کو بڑھاؤ۔ چنانچہ میں

Marfat.com

نے ناخدا کو چلا کر کہا لانچ کو آگے بڑھاؤ۔ ناخدا نے لانچ جیسے ہی آگے بڑھائی خدا گواہ ہے کہ یہ محسوس ہوا کہ سمندر میں بالکل سکوت پیدا ہو گیا۔ اس وقت میری زبان پر سرکار کی منقبت کا یہ شعر تھا۔

کشتی عمر فنا بحر خطا میں ڈوبی
بادباں ٹوٹ گئے آپ سنبھالو بابا

اس طرح ہم سب لوگ بخیریت قطر پہنچ گئے۔

یا بابا تاج الدین المدد

حاجی مقبول احمد جن کا ذکر طریقہ بیعت میں آچکا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ۱۹۵۲ء میں بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے دہلی جا رہا تھا، وہاں سے مجھے اپنے گاؤں جو بارہ بنکی ضلع میں ہے جانا تھا۔ کراچی سے جہاز روانہ ہوا۔ راستہ میں طوفان میں گھر گیا۔ جہاز کے کپتان نے خطرہ کی تختی لگوا دی اس طوفان کی وجہ سے جہاز کی حالت یہ تھی کہ پرندہ کی طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ ہر پسنجر مارے خوف کے پریشان تھا اور اپنے طور پر کچھ نہ کچھ پڑھ رہا تھا میں بھی درود شریف پڑھ رہا تھا۔ لیکن اب تو یہ محسوس ہونے لگا کہ جہاز گرنے ہی والا ہے۔ گو میں نے آنکھیں بند کر لیں اور ایک خاص جذبہ کے ساتھ بابا کو یاد کیا۔ یا بابا تاج الدین المدد۔ یا بابا تاج الدین المدد۔ یہ الفاظ زبان سے نکلنے کے ساتھ ہی قلب مطمئن ہوا اور آنکھ کھول دی تو دیکھا کہ خطرہ کی تختی نکال دی گئی۔ جہاز خیریت سے دہلی پہنچ گیا۔ دہلی سے مجھے بذریعہ ریل سفر کرنا تھا۔ ریل کے سفر کے دوران جو منظر دیکھنے میں آیا وہ یہ تھا کہ بڑے بڑے تناور درخت جڑ سے اکھڑے ہوئے زمین پر لیٹے نظر آئے۔ کئی کچے مکانات گرے ہوئے اور ایک عجیب افراتفری کا سماں دیکھنے میں آیا۔ جس میں راستہ کے طوفان کی نوعیت سمجھ میں آئی۔ اس طرح بابا صاحب نے مدد فرما کر جہاز کو خطرہ سے نکال دیا۔

ہر بلائے ناگہانی سر سے سرور ٹل گئی
جب کہا میں نے کہ یا سرکار تاج الاولیاء

اعتراف ولایت

از محمد ابراہیم خان صاحب فنا

جناب محمد ابراہیم خان صاحب فنا سی پی برار (بھارت) کے ہر دلعزیز، مخلص لیڈر اور سچے پکے ہمدرد رہے۔ آپ ضلع ناگپور مسلم لیگ کے صدر آل انڈیا مسلم لیگ کے کونسلر، رکن مجلس عاملہ مسلم لیگ اور دیگر کئی عہدوں پر فائز رہے سرکار بابا تاج الدینؒ سے آپ کو بے حد عقیدت ہے۔ آپ کے ایک پوتے کی پیدائش سے قبل گھر کے افراد نے دربار میں حاضر ہو کر منت مانی تھی کہ لڑکا ہوگا تو اسے یہاں چھوڑ دیں گے وہ بچہ اب جوان ہے پورے طور جذبی کیفیت ہے اس بچہ کو دربار تو نہ چھوڑ سکے۔ کراچی میں جناب فنا صاحب کے ساتھ ہی ہے جناب فنا صاحب کے بقول اس پر ذرا سی بھی سختی ہم سب کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہے سرکار بابا صاحب اپنا خصوصی کرم فرمائیں۔

(قاضی محمد علی تاجی)

شہر ناگپور کے جس محلے میں رہتا تھا اس کا نام "بڑا لال صاحب" تھا میرے بچپن میں اس محلے میں ایک بزرگ حضرت بدخشانی رحمت اللہ علیہ اپنے مکان "پیر گھر" میں قیام فرماتے تھے۔ ناگپور میں اور اطراف ناگپور میں ان کے سینکڑوں مرید تھے میرے خاندان کے چند بزرگ بھی ان کے مرید تھے جب حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی کرامتوں کے چرچے شہر کے لوگوں میں ہونے لگے تو حضرت بدخشانی کے مریدوں نے بھی اپنے پیر سے حضرت بابا تاج الدینؒ اولیاء کی خدمت میں حاضر ہونے کی درخواستیں کیں۔ حضرت بدخشانی شریعت کے پابند ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے کہ میں ایسی شخص سے نہیں ملتا جو شریعت کا پابند نہیں ہے کئی دنوں تک حضرت بدخشانی اسی طرح اپنے مریدوں کو سمجھاتے رہے۔ آخر ایک دن سینکڑوں کی تعداد میں ان کے مرید اکٹھے ہو کر اپنے پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی پرزور درخواست کی۔ چنانچہ اس بار پیر صاحب اپنے مریدوں

Marfat.com

کی درخواست کو رد نہ کر سکے۔ اور ایک جم غفیر کے ساتھ بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے جونہی ایک دوسرے کی نظریں ملیں تو حضرت بابا صاحبؒ نے غیظ و غضب کے عالم میں چیخ کر کہا۔ "ارے شریعت والا آگیا ہے ارے جلدی لنگی لا' دیر کی تو فتویٰ لگا دے گا۔" (واضح رہے کہ اس سے قبل دونوں بزرگوں میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے کو نہیں دیکھا تھا حضرت بدخشانی بابا صاحب کی زبان مبارک سے یہ جملہ سنتے ہی ان کی ولایت کے قائل ہو گئے۔ اس کے بعد جب تک حیات رہے پابندی کی ساتھ ہر جمعرات کو بعد نماز فجر اپنے مریدوں کے ساتھ حضرت بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔)

پر نور ترا چہرہ بابا اس تیرے فنا نے دیکھا ہے
تھا تیرے وطن میں اس کا مکان اے بابا تاج الدین ولی

محمد ابراہیم

اللہ کے بہت بڑے ولی

راوی: نواب صدیق علی خان مرحوم

مولانا شاہ زماں صاحب جید عالم تھے۔ جامع ازہر میں مدرس بھی رہ چکے تھے آپ پائے کے حکیم بھی تھے۔ وہابی خیالات رکھتے تھے۔ آپ کا قیام شطرنجی پورہ ناگپور میں تھا کوئی شخص حضرت بابا صاحب کا ذکر کرتا تو سخت گستاخی سے پیش آتے۔ نواب صدیق علی خان صاحب مرحوم و مغفور کے حکیم صاحب معالج رہے۔ نواب صاحب بھی انکو حاضری کی ترغیب دیتے تھے مگر حکیم صاحب آمادہ نہیں ہوتے تھے۔

ایک روز نواب صاحب حکیم صاحب کے پاس پہنچے اور حکیم صاحب سے کہا چلئے حکیم صاحب نے دریافت کیا کہاں؟ نواب صاحب نے کہا شکر درہ' حکیم صاحب نے انکار کیا۔ جس پر نواب صاحب نے فرمایا' میں بابا صاحبؒ کی زیارت کرآؤں گا۔

Marfat.com

آپ گاڑی میں بیٹھے رہیے گا۔ اس کے بعد ہوا خوری کے لئے کہیں چلیں گے یہ بات حکیم صاحب نے منظور کرلی۔ دونوں شکردرہ پہنچے حکیم صاحب گاڑی میں بیٹھے رہے۔ نواب صاحب محل میں داخل ہوئے (بابا صاحبؒ کی زیارت کے لئے) تھوڑی دیر بعد حکیم کو خیال ہوا کہ چل کر دیکھیں ماجرہ کیا ہے اندر داخل ہوئے تو دیکھا مجمع کثیر ہے اور بابا صاحب ایک طرف کھڑے ہیں حکیم صاحب نے دور ہی سے دیکھا کہ بابا صاحب ان کی طرف آرہے ہیں بابا صاحبؒ تیزی سے ان کے قریب آئے اور ان کو دیکھ کر مندرجہ ذیل اشعار پڑھے

توان در بلاغت بہ سجاں رسید　　نہ در کنہ بیچوں سجاں رسید
یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست　　کتب خانہ چند ملت بشست

یہ فرما کر بابا صاحبؒ تو چلے گئے مگر حکیم صاحب سکتہ کے عالم میں گم اسی جگہ کھڑے رہے ہوش آنے پر بار بار فرماتے میں بڑے دھوکہ میں تھا بابا صاحب تو اللہ کے بہت بڑے ولی ہیں۔ ان کے بعد حکیم صاحب برابر حاضر ہوتے رہے اور سرکار کرم فرماتے رہے۔ حضرت قاضی بابا نے حکیم صاحب کے واقع کے ساتھ دو شعر لکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں شعر حکیم صاحب کے حسب حال لکھتا ہوں۔

دعائیں میں دیتا ہوں اس کج ادا کو
بھلایا میرے دل سے جس نے خدا کو
وہ آپ ہی تو تھے دل کے گوشہ میں بیٹھے
میں بیکار ڈھونڈا جہاں میں خدا کو

(حضرت مجیب)

کیا بابا سرکار کا کوئی سلسلہ ہے؟

اس مبارک کتاب "اذکار تاج الاولیاء" سے وہ دھند جو کچھ دماغوں پر کم علمی

Marfat.com

کی وجہ سے چھائی ہوئی ہے قطعی چھٹ جاتی ہے کہ حضرت بابا صاحب" مجذوب ہیں صاف ظاہر ہو گیا کہ قطب مدار عالم ہیں آپ کی حیات طیبہ کے واقعات جو بے حساب ہیں قیامت تک منظر عام پر آتے رہیں گے۔ آپ کے واقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کی ذات مبارکہ تشریح "کن فیکون" ہے اور قرآن کا نچوڑ بھی کن فیکون ہے مقام ولی وظیفہ عشق سے شروع ہوتا ہے اس مقام پر روح کو ہلاکت نہیں یہ عرفان سے اوپر کی منزل ہے روح انفرادی کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ حدیث قدسی ہے "میرے بندے میں خالق و مالک کل ہوں" کن کہتا ہوں فیکون ہوتا ہے میرا عبد بن جا تجھ کو فیکون کر دوں گا۔ یہی عبدہٗ رسولہٗ کا انداز یہی (الست بربکم کے مقام کا کن ہے اسی کے ذریعے روح اعظم تک رسائی ہے روح اعظم سے بالا خلقت الافلاک کی حقیقت ہے اس سے اوپر کی بات محبوبیت کا مقام ہے یہ حقیقت محمدی کی تابناکی ہے یہ وہی جھلک تھی جو پہلے کن کی جھلک تھی اس سے پہلے کن اور حقیقت محمدی کی رسائی کے بعد یہی مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفان کامل یعنی فنائے تامہ کا مقام ہے حقیقت محمدی میں فنائے تامہ کے لئے غیب سے ماوراؤں میں رسائی ہوتی ہے تب **لولاک لما خلقت الافلاک** کا رمز اور راز کھلتا ہے اس کن سے پھر سب ظہور ہے۔

مندرجہ بالا تشریح حقیقت میں تشریح حیات سرکار بابا صاحب ہے اب کوئی بھی اگر کسی کم علم کی صحبت یا بیان سے متاثر ہو کر خدانخواستہ یہ سوال کرتے ہوں کہ سرکار بابا صاحب کا کوئی سلسلہ ہے تو بفضل تعالیٰ مندرجہ تشریح اس غبار اور دھند کو یقیناً صاف کر دے گی۔ کیونکہ یہ مقام کن کے سوا اور کیا ہے مردے کا زندہ کرنا کوڑھی اور لاعلاج مریضوں کو زبان و نظر سے شفاء مختلف سلاسل کے پیروں اور سجادوں کو ہارا ہے کہکر تنزل سے عروج کی طرف کھینچ لینا الغرض ہر سلسلہ کی خدمت روحانی ہر قوم کی حاجت روائی ہر ناممکن کا ممکن ہو جانا۔ فیضان کن کے سوا اور کچھ نہیں یہی مقام قطب مدار عالم ہے

Marfat.com

ایک مرتبہ ناگپور تشریف میں عرس مبارک کے موقعہ پر کچھ اہل سلسلہ جمع تھے گفتگو اس مسئلہ پر طول پکڑ گئی۔ کوئی کہتا بابا صاحب چشتی ہیں کوئی قادری کہتا آخر کار سب نے طے کیا کہ سرکار کے مزار اطہر پر جا کر عرض کریں سرکار سب کو جواب سے سرفراز فرماتے ہیں ہمیں بھی جواب مل جائے گا چنانچہ سب نے حاضر ہو کر یہی سوال پیش کیا اور جواب کی التجا کی اور اپنی اپنی قیام گاہ واپس آگئے رات میں سب کو ایک ہی بشارت ہوئی حقیقت محمدی کے جس مقام کی تشریح اس مضمون میں کی گئی ہے اس مقام پر پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ فرما ہوئے اور فرمایا بانئ جملہ سلاسل سے پوچھتے ہو کہ کونسا سلسلہ ہے اللہ اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

بابا ہیں باب شہر کمالات پنجتن ○ فیاض ان سے جاری عنایات پنجتن

سرکار بابا صاحب کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا البتہ رسم و رواجی پیری مریدی جس میں نمائشی رسوم بہت زیادہ ہو گئیں ہیں اور حقیقت تزکیہ و اخلاص اعمال کم ہو گئے ہیں سرکار کا حقیقی سلسلہ ان سے بالکل مختلف ہے طریقہ بیعت میں بھی اور عطائے خدمات میں بھی۔

اس لئے ظاہری رسم و رواج کے پابند مشائخ سمجھ نہیں سکتے۔

ہزاروں خواہشوں کے بت ہیں اب احرام کے اندر
تمہارے کم ہیں رسم حج کے دیوانے بہت سے ہیں

سرکار کی انوکھی بیعت اور باطنی بیعت کے بے حساب معاملات نصیب والوں نے دیکھے ہیں ایک واقعہ من و عن سنئے۔

سرکار بابا صاحبؒ کی غلامی حاصل ہونے کے بعد تقریباً ۱۸ سال قبل ایک کاروباری سلسلہ میں کپتائی ہل ٹریک (جو اس وقت مشرقی پاکستان میں تھا) جانا ہوا۔ میرے قلب میں بار بار یہ خیال آتا تھا کہ سرکار خوفناک جنگلوں میں رہے ہیں کاش مجھے بھی سرکار کے صدقہ میں کچھ ایسے مواقع نصیب ہوں سو یہ موقعہ نصیب ہوا اور "سلسلہ

Marfat.com

تربیت جاری ہو گیا اور بہت سے مشاہدات نصیب ہوئے جن میں صرف ایک واقعہ پیش کر رہا ہوں۔

جہاں میرا قیام تھا اس پہاڑی علاقہ کے ساتھ دریائے کرنا فلی بہہ رہا تھا۔ دونوں کناروں پر دور دراز مقام تک جنگل تھا۔ یہاں کالے ناگ' خوفناک شیر' چیتے پائے جاتے ہیں۔ پہاڑیوں کے بیچ میں جگہ جگہ تھوڑی تھوڑی آبادی ہے یہاں کاشت بھی ہوتی ہے یہاں کے لوگ شاید کبھی ڈھاکہ یا چٹاگاؤں تک بھی نہیں جاتے دل میں خیال آیا کہ کیا یہاں بھی سرکار کا سلسلہ ہو گا؟ بظاہر تو مشکل معلوم ہوتا ہے یہ خیال لئے ہوئے میں عصر کے وقت رہائش گاہ سے نکل کر پہاڑ پر آیا دور ایک پتھروں کی مسجد سورج کی کرنوں میں بہت پیاری لگ رہی تھی نماز کے لئے اپنے کاروباری پارٹنر ایم اے خان جونیئر مرحوم و مغفور کی کار پر مسجد کی طرف چلا اِدھر اسی علاقہ کا ایک دراز قد باشندہ ہمیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ ہمارے چہرہ کو کسی آشنا کا چہرہ سمجھ کر پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا میں نے روکنے کا اشارہ کیا مگر ڈرائیور نے غالباً اشارہ نہیں سمجھا اور کار کو مسجد کے دروازہ پر لے گیا دروازہ پر ایک پست قامت بزرگ اس طرح کھڑے تھے جیسے کسی کا انتظار کر رہے ہوں جیسے ہی میں اترا وہ بزرگ آداب طریقت و محبت کے عروج پر مجھ سے ملے اپنا نام دیوانہ خواجہ بتایا اور مجھے اندر لے گئے مسجد کے اندر اتنا کثیر اجتماع تھا جتنا شہروں کی مسجدوں میں جمعہ کو ہوتا ہے ہمیں مسجد کی آخری صف میں جگہ ملی نماز کے بعد امام صاحب (جو صاحب مقام تھے) نے قرآن و حدیث کا بیان شروع کیا۔ دوران بیان ہی میں ان کی نظر دیوانہ خواجہ پر پڑی۔ ان کو اشارہ سے بتایا کہ مہمانوں کو سامنے لاؤ۔ ہم لوگ جب ممبر کے قریب جا کر بیٹھے تو انہوں نے بے حد ادب سے سرکار تاج الاولیاء کے نام' نامی اور سلسلہ گرامی کا ذکر انبیاء اور اولیاء کے حوالے سے شروع کیا۔

نبیوں میں رسولوں میں ولیوں میں اماموں میں
کس پیار سے ہوتا ہے چرچا میرے بابا کا

Marfat.com

بیان کے ختم پر نمازیوں سے تعارف کرایا جب ان لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ میں بھی سرکار کا غلام ہوں تو وہ تمام حضرات جس ادب خلوص اور محبت سے ملے اس کو احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے بس اتنا کہوں گا ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ پروانے اپنی شمع کا نام سن کر نثار ہو رہے تھے۔ اسی دوران میری نظر سامنے کی طرف گئی تو دیکھتا ہوں وہی ہل والے صاحب دیوار سے لگ کر زار قطار رو رہے ہیں اور بار بار میری طرف دیکھ رہے ہیں میں ان کی جانب بے تابی سے بڑھا تو اور لوگوں نے ان کے بارے میں بتانا شروع کیا یہ اس پہاڑی علاقہ میں ہم سب سے زیادہ بابا صاحبؒ کے غلام اور پروانے ہیں ہم لوگ ہر جمعرات کو ان کی بدولت بابا سرکار کی فاتحہ کرتے ہیں مگر یہ روز شام بابا صاحبؒ کی فاتحہ کرتے ہیں جوانی میں یہ سلسلہ شروع کیا تھا اب یہ بوڑھے ہو رہے ہیں یہ سن کر میں نے بڑھ کر ان سے معانقہ کیا ان کی ملاقات کا عالم کیا بیان کروں بس یہی کہوں گا۔

لوگ بابا سے جو ملتے ہیں تو کیا ملتا ہے   لاکھ ملنے کا یہ ملنا ہے خدا ملتا ہے

ہم وہیں بیٹھ گئے اور انہوں نے بتانا شروع کیا' میں جوانی میں برٹش فوج میں بھرتی ہو کر ہندوستان کے کئی مقامات دیکھے اور جہاں گیا وہاں کے بزرگوں کے مزاروں پر حاضری دی ایک وقت بلیک آوٹ میں ٹرین سے سفر کر رہا تھا۔ ناگپور اسٹیشن پر خبر ملی کہ آج رات ٹرین یہیں رکے گی یہ خبر ملتے ہی پنجاب کے ساتھی کو لے کر اسٹیشن سے باہر آگیا ایک بگھی والے سے کہا ہمیں کسی بزرگ کے مزار پر لے چلو بگھی والا مجھے ایک مزار پر لے گیا یہاں ایک کچی قبر تھی چادر اور پھول قبر پر تھے یہ قبر بالکل کھلی زمین پر تھی ایک تیل کا دیا جل رہا تھا (گویا یہ وقت وہ تھا کہ حضور بابا صاحب کو پردہ کئے ہوئے دو چار روز ہوئے تھے) وہ کہنے لگا بظاہر دل و دماغ کو متاثر کرنے کا کوئی سازو سامان یہاں موجود نہ تھا اس لئے یہ خیال آیا کہ فاتحہ پڑھ کر واپس چلا جاؤں گا۔ میں نے فاتحہ پڑھی مزار سے ایسے انوار و تجلیات کی دل پر بارش ہوئی کہ آج تک بڑے بڑے درباروں میں بھی اپنی نااہلی اور بے عملی کی وجہ سے اس نور کا عشرِ عشیر بھی کبھی نصیب نہ ہوا تھا۔ یہ سوچ کر

Marfat.com

گیا تھا کہ فاتحہ پڑھ کر فوراً" لوٹ آؤں گا لیکن وقت کیسے گزر گیا کچھ پتہ نہ چلا اور صبح ہو گئی ایک عجیب نور میں غسل کیا ہوا دل لے کر واپس آیا دوبارہ وہاں جانا نصیب نہ ہوا اس رات سے آج تک ہر شام یہ فاتحہ بلا ناغہ جاری ہے اب میرا ایمان ہو گیا ہے کہ یہ فاتحہ بابا سرکار خود کرا لیتے ہیں۔ فاتحہ کے دوران وہی منظر میرے پیش نظر رہتا ہے ہر وقت ایک کیف و سرور رہتا ہے اور یہ یقین ہو گیا ہے کہ میں آپ کا غلام ہو گیا ہوں میں نے انہیں بتایا کہ بابا صاحب کا مزار بہت شاندار بن گیا ہے حیرت سے انہوں نے دریافت کیا۔ مزار بن گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں سرکار بابا صاحب کی شبیہ مبارک اور مزار مبارک کی تصویر ہندوستان پاکستان بلکہ بیرون ممالک محبت کرنے والوں کے ہر گھر میں موجود ہے انہوں نے پوچھا آپ کے پاس ہے تو میری آنکھوں کو بھی حضور کی زیارت کرا دیجئے۔ میں نے دوسرے روز ان کو اپنی قیام گاہ پر بلایا پہلے روضہ مبارک کی شبیہ دکھائی انہوں نے رو رو کر بوسے دیئے اور نثار ہو ہو کر کہا کتنا اچھا روضہ بن گیا ہے اس کے بعد سرکار کی شبیہ مبارک ان کے ہاتھ میں دی۔ شبیہ مبارک پر نظر پڑتے ہی انہوں نے چیخ ماری اور تڑپنے لگے میں تسلی دیتا اور سنبھالتا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آپ تو بہت خوش نصیب ہیں اور وہ سینہ پر ہاتھ مار مار کر کہہ رہے تھے میں بہت بد نصیب ہوں ہائے ان کو پہچان نہ سکا ہمیشہ سوچتا تھا کہ وہ غوث ہیں قطب ہیں ابدال ہیں؟ کبھی لوگوں کے کہنے پر یہ خیال بھی آتا کہ بیعت تو زندہ کی ہوتی ہے اور وہ تو قبر میں آرام فرما رہے ہیں لیکن ان کے کرم سے میں نماز پابندی سے پڑھنے لگا تھا درود بھی کثرت سے پڑھتا تھا اس سے تسلی ہو جاتی تھی ایک روز نماز جمعہ میں تکبیر جاری تھی کہ میرے کندھے بھاری محسوس ہونے لگے اور یہ محسوس ہوا کہ بہت بڑی ہستی میرے پیچھے کھڑی ہے مڑ کر دیکھا تو سفید جبہ میں ایک بزرگ مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں ان کا نورانی چہرہ بہت پیارا لگا وہ میری آنکھوں میں بس گئے سوچا نماز سے فارغ ہو کر ملوں گا سلام پھیرنے کے بعد دیکھا تو وہ جا چکے تھے اتنا کہنے کے بعد وہ پھر رونے لگے۔ اور چیخ چیخ کر کہنے لگے یہ تو میرے بابا تھے۔

Marfat.com

میرے بابا تھے آپ کہتے ہیں میں خوش نصیب ہوں ارے میں بہت بد نصیب ہوں ان کو پہچان نہ سکا ان کا یہ حال دیکھ کر جو بات میرے سرکار نے میرے دل میں ڈال دی میں نے انہیں سینہ سے لگا کر اسی بات کو دھرا دی۔

"زندہ کی بیعت دیکھ لی آپ نے؟"

اگر آپ سرکار کی تصویر پہلے دیکھ لیتے اور اس طرح زندہ و پائندہ زیارت کرتے تو جو حالت آپ کی اب ہے یہ ثابت کر رہی ہی کہ آپ برداشت نہ کر پاتے یا تو دیوانہ ہو جاتے یا خوشی سے شہید ہو جاتے سرکار نے آپ کے بیوی بچوں کی ذمہ داری آپ سے پوری کرائی اور یہ سعادت بھی آپ کو اس طرح نصیب ہونی تھی کہ پہلے زیارت کرائی اور پھر اس غلام کو یہاں بھیج کر شبیہ مبارک دکھا کر انہوں نے بتا دیا کہ وہ کیا ہیں اور کس مقام پر ہیں "جو جانے سو پائے۔"

کچھ دیر میرے ساتھ رہے اور پھر واپس اپنے مقام پر چلے گئے میں واپس آ گیا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ میرے بابا کا سلسلہ اور روحانی تربیت دنیا کے ہر حصہ میں ان کے فرمان کے مطابق جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گی اس لئے کہ یہ سلسلہ کن فیکون ہے۔

یہ احسان فیاض کتنا بڑا ہے
کہ بندہ ہے ظاہر خدا خود چھپا ہے
کہوں وجہ تخلیق اس کے سوا کیا
کہ اصل عبادت اسے دیکھنا ہے

وما علینا الا البلاغ
راقم التحریر غلام سرکار بابا
سید محمد فیاض ہاشمی تاجی اویسی

Marfat.com

کرامات اولیاء کی تشریح

اولیاء اللہ کی کرامات کے سلسلہ میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اور حضرت ابن عمر طبرانی نے جو کچھ فرمایا ہے وہ پیش قارئین ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں

کرامات معجزات نبوی کا تتمہ ہے۔ اور صاحب کرامت کی اطاعت رسولؐ پر دلالت کرتی ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

کے فرمان خداوندی کے مطابق جو جس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا۔ اسی قدر اللہ تبارک و تعالےٰ کی محبت و قرب سے سرفراز ہو گا اور اس کا ثمرہ کرامت کی شکل میں ظاہر ہو گا۔

خلق کے حاجت روا

حضرت ابن عمر طبرانی کے کبیر سند حسن کے ساتھ یہ روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالےٰ کے بعض ایسے بندے ہیں کہ خدائے عزوجل نے انہیں خلق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرما دیا ہے لوگ عالم پریشانی میں ان کے پاس حاجتیں لاتے ہیں اور بامراد لوٹتے ہیں۔

مندرجہ بالا بزرگوں نے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں حضرت بابا صاحبؒ کے واقعات پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ ہر لحہ سرکار بابا صاحبؒ سے کرامات صادر ہوتی رہی ہیں۔ انہی کرامات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت بابا صاحبؒ کس حد تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے اور کیوں نہ ہوں آپ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل بھی تو ہیں۔

تاج الاولیاء کی مختصر کرامات

بابا صاحبؒ کے حالات انسانی عقل و فہم سے بالا تر ہیں۔ اولیاء اللہ کے ماننے

Marfat.com

والوں کے نزدیک تو ان کی کرامات برحق ہیں۔ مگر مادہ پرستوں کے لئے محض افسانہ کی حیثیت ہوتی ہے۔ خدا کی شان ہے کہ اس مادہ پرستی کے دور میں حضور بابا صاحبؒ نے ظاہر ہو کر اپنے وجود سے اسلام کی حقانیت آشکارا فرمادی۔ آپ کی کرامات شہرہ عالم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کروڑوں بندگان خدا اس کے شاہد ہیں۔

حضرت بابا صاحبؒ سے ہر ہر لحہ کرامات ظاہر ہوتی رہی ہیں تمام کرامتوں کا احاطہ تو ممکن ہی نہیں چند کرامات کا ذکر پیش کر رہا ہوں۔ یہ کرامات حضرت کریم بابا صاحبؒ مصنف تاج مراری نے مختلف جگہ بابا صاحبؒ کے بچوں ان کے عقیدت مندوں کے پاس جاکر حاصل کی ہیں۔ اور حضرت قاضی بابا صاحبؒ نے بھی مستند راویوں کی بیان کردہ کرامات اپنے قلمی نسخہ میں لکھ رکھی تھیں اور جو ناشر کو حاصل ہوئیں سب اختصار کے ساتھ پیش ہیں۔

ترقی ہی ترقی

خان بہادر حاجی عبدالطیف خان صاحب کو بھی حضرت بابا صاحبؒ کے بچوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا سرکار بابا صاحبؒ سے ان کو ایسی عقیدت تھی کہ سرکار ایک مرتبہ ان کی موٹر میں بیٹھ گئے تھے۔ اس گاڑی کو وہ اپنے ہمراہ پاکستان لائے اور یہاں اسے محفوظ کر کے رکھ دیا۔ مجھ سے (قاضی محمد علی تاجی) اپنی حیات میں فرمادیا تھا کہ تمہارے پاس سرکار بابا صاحبؒ کے تبرکات ہیں یہ گاڑی بھی بابا صاحبؒ کا تبرک ہی ہے تم اپنے پاس رکھنے کا انتظام کر لو تو میں پہنچادوں گا۔ ان کی حیات میں کوئی ایسا انتظام نہ ہو سکا ان کا اسلام آباد میں انتقال ہوگیا بعد میں ان کے نواسے میرے پاس آئے جو ڈاکٹر ہیں اور مجھ سے کہا کہ "نانا جان نے ہم لوگوں سے کہا تھا کہ گاڑی قاضی محمد علی تاجی کے حوالہ کردینا۔ چونکہ میں برسوں ملک سے باہر رہا ہوں اس لئے آپ تک نہ پہنچ سکا وہ گاڑی آپ اٹھالیں۔ اپنے انتقال سے قبل نانا جان نے گاڑی کو بالکل ٹیپ ٹاپ کر کے نئے ٹائر ٹیوب ڈال کر گیرج میں بند کر دیا تھا۔ بنگلہ کرایہ پر جب دیا گیا تو کرایہ دار نے

Marfat.com

گاڑی باہر ڈال دی۔ اب جس حالت میں بھی ہے آپ کی ہے" اس عقیدت کے بزرگ پر کرم کا ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ (گاڑی میں صرف لوہا رہ گیا تھا۔ اس لئے وہ میں نے نہیں لی)

آپ ناگپور میں گورنمنٹ میں سب رجسٹرار تھے۔ اپنی ترقی کی دعا کے لئے سرکار میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان سے دوات قلم طلب کی ان کے پاس نہ دوات تھی اور نہ قلم، پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے سرکار نے کسی درخت کا ایک تنکا توڑ کر فرمایا "یہ ہے قلم دوات" پھر اپنے دست مبارک پر لکھتے ہوئے فرمایا "یہ ہے کاغذ" صاحب تیری ترقی، ترقی، ترقی، ترقی ہے ان کا بیان ہے کہ مجھ سے بہت پرانے ملازم محکمہ میں موجود تھے پہلے ان کی ترقی ہوتی تب میرا نمبر آتا۔ مگر خدا کی قدرت ہے۔ ایک عام اسکیم کے ماتحت سب کی ترقی ہو کر مجھے بھی ترقی ملی۔ اس کے بعد تیزی سے میری ترقیاں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں سیشن جج ناگپور ہو گیا۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد گورنمنٹ نے مجھے پبلک سروس کمیشن کا ممبر بنایا اور یہاں آنے کے بعد اب ری ہیبلیٹیشن کمشنر ہوں غرض کہ ساری زندگی ترقی کرتا رہا ہوں۔" دو بار حج کی سعادت بھی سرکار ہی کی دعا کی برکت سے حاصل ہو چکی ہے۔ آپ کی عقیدت کا خصوصی ایک واقعہ پیش کرتا ہوں پہلی بات تو یہ ہے کہ خان بہادر صاحب کو بابا صاحب کے ادنیٰ غلام سے بھی عقیدت تھی۔ کراچی سے جب آپ پنڈی چلے گئے تو کبھی ایک دو ماہ بعد تشریف لاتے تو مجھے (ناشر) آنے کے بعد ہی فون پر اطلاع دیتے کہ میں آگیا ہوں جب بھی میں نے عرض کیا میں حاضر ہوتا ہوں تو یہی فرمایا تم نہ آؤ پہلے میں حاضری دے دوں ہمیشہ آپ نے اسی اصول کو اپنایا۔

دوسری خصوصی بات یہ ہے کہ جب بھی آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہوئے یا کوئی مشکل کام آن پڑتا۔ تو آپ دربار تاج الاولیاء کھارادر میں میرے پاس تشریف لاتے اور مجھ سے کہتے سرکار کے تبرکات کی چابی لاؤ۔ میں چابی لے کر بابا صاحب کے

Marfat.com

کمرہ میں جہاں تبرکات ہوتے تھے پہنچ جاتا۔ آپ فرماتے شوکیس کھول کر نعلین مبارک (سرکار کی) نکالو میں نکالتا تو آپ فرماتے اسے تم اپنے ہاتھ سے میرے سر پر رکھ دو جب میں آپ کے سر پر نعلین مبارک رکھتا تو آپ اپنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور آپکو رقت ہو جاتی دو تین منٹ اور کبھی کبھی دس سے پندرہ منٹ تک آپ سر پر رہنے دیتے۔ بعد میں مجھے دے کر اپنے سامنے شوکیس میں رکھوا کر چلے جاتے ان کا کہنا یہ تھا کہ جب بھی جس کام کیلئے بھی نعلین سر پر رکھ کر دعا کی۔ اسی وقت کام ہو گیا۔ کیا عقیدت تھی۔

اکرام اللہ صاحبؒ کے لئے حکم نالہ لانگھ کے آجا

خان بہادر حافظ ولایت اللہ صاحبؒ حضور بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند حضور کے وصال کے بعد بھی روضہ مبارک کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ کی خدمات قابل قدر ہیں۔ حافظ صاحبؒ ناگپور میں ڈپٹی کمشنر بھی رہے اپنے صاحبؒ زادے اکرام اللہ صاحبؒ کو i-c-s کے لئے لندن بھجوانا چاہتے تھے۔ جب ان کی تمام کوشش بے کار ہو گئی۔ کوئی امید باقی نہ رہی تو حضور کی خدمت میں صاحبؒ زادے کے ہمراہ واکی شریف پہنچے تین دن تک سرکار سے عرض کرنے کا موقع نہیں ملا تو پریشان ہو گئے۔ آخر ایک روز حضور کے ہمراہ چلتے چلتے ایک نالے کے کنارے پہنچے۔ اکرام اللہ صاحبؒ بھی ان کے ہمراہ تھے حضور وہاں رک گئے اکرام اللہ صاحبؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا "اس کو لانگھ کے آجا" اکرام اللہ صاحبؒ نے سرکار کے ارشاد کی تعمیل کی اور واپس لوٹ آئے۔ دونوں باپ بیٹے پھر حضور کے پیچھے پیچھے لگے رہے اور دل میں عرض کرتے رہے کہ حضور کرم فرمادیں۔ کافی دیر تک ان کی یہی کیفیت رہی تو حضور نے سختی سے فرمایا "کہہ تو دیا اور کیا چاہتا ہے" یہ جملہ حافظ صاحبؒ کے لئے مشعل ہدایت ہوا۔ اب انہوں نے دوبارہ کوشش شروع کی اور کامیاب ہوئے۔ گورنمنٹ نے اکرام اللہ صاحبؒ کو لندن بھجوا دیا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے آئی سی ایس کا امتحان پاس کیا۔

پاکستان میں اکرام اللہ صاحبؒ وزیر خارجہ اور کئی غیر ممالک میں سفیر رہائی

Marfat.com

کشز رہے۔ وصال کے بعد بھی ان کو ایک بزرگ غازی عبداللہ شاہ صاحبؒ کے زیر سایہ رکھا گیا ان کے چھوٹے بھائی ہدایت اللہ کے متعلق حضرت کریم بابا صاحبؒ نے فرمایا کہ ان کو سرکار نے ایک بیٹری عنایت کی تھی جو آج بھی سونے کے کیس میں ان کے پاس موجود ہے وہ اس وقت ہندوستان کے نائب صدر ہیں۔

مسٹر جمشید پارسی عرف جیمی

ان کا قیام ناگپور شریف میں تھا ان کے بہنوئی کے پاس ایک عبدالکریم نامی ڈرائیور تھے جو حضور کے حاضرباش لوگوں میں سے تھے۔ وہ اکثر بابا صاحبؒ کے حالات جمشید صاحبؒ کو سنایا کرتے تھے۔ چونکہ جمشید صاحبؒ کا تعلق پارسی مذہب سے تھا۔ وہ عبدالکریم صاحبؒ سے کہتے بھائی ہم لوگوں کا تم لوگوں کے پیر فقیر سے کیا تعلق؟ لیکن پھر بھی عبدالکریم صاحبؒ ذکر سنانے سے باز نہیں آتے تھے۔ بلکہ ایک روز سرکار کی شبیہ مبارک ان کو دے دی کہ مکان میں رکھو اور اگر بتی روشن کر دیا کرو۔ بادل ناخواستہ انہوں نے شبیہ مبارک لے کر مکان میں رکھ لی۔ رات میں اگر بتی بھی روشن کر دیا کرتے تھے ایک روز گھر کے لوگوں کے ہمراہ سینما دیکھنے گئے موٹر کا ٹب کھلا چھوڑ کر اندر چلے گئے اسی دوران خوب زور کی بارش ہونے لگی۔ جمشید صاحبؒ نے سینما چھوڑ کر ٹب اٹھانے کے لئے باہر آنا گوارا نہ کیا۔ بلکہ عبدالکریم صاحبؒ سے بابا صاحبؒ کی جو کرامات سنتے رہتے تھے۔ اس بناء پر بابا صاحبؒ سے عرض کیا کہ آپ کی بہت کرامات سنی ہیں میں تو جب جانوں کہ میری موٹر جو کھلی ہے بارش سے محفوظ رہے پکچر ختم ہونے پر جب باہر آئے تو دیکھا کہ گاڑی کا ٹب چڑھا ہوا ہے۔ اور پانی سے بالکل محفوظ ہے۔ اس وقت سے وہ بابا صاحبؒ کے عقیدت مند ہو گئے بابا صاحبؒ ان پر کرم فرماتے رہے پھر ان کو شیرا اماں کے پاس حاضری کا حکم ہوا۔ اس طرح جمشید صاحبؒ کی شیرا اماں سے بھی وابستگی ہو گئی۔ شیرا اماں نے ان کو سرکار کا موئے مبارک بھی عطا کیا تھا ایک روز انہوں نے شیرا اماں سے کہا کہ میں اس کو آگ پر رکھ کر آزماتا ہوں چنانچہ آگ پر رکھ دیا۔ اس

Marfat.com

پر ذرا بھی اثر نہیں ہوا یا نار کونی بردا" علی ابراہیم کا تماشہ دیکھ کر متحیر رہا عقیدت بڑھتی رہی کراچی میں تعلی زندہ ہوئی ایک روز جمشید صاحبؒ کی بیگم نے جن کے بچہ ہونے والا تھا جمشید سے کہا بچہ ہونے والا تو ہے لیکن لڑکا چاہئے اور لڑکا بھی ایسا چاہئے جس کا رنگ گلاب کے پھول جیسا ہو۔ آنکھیں آسمانی ہوں جمشید کا عقیدہ پختہ ہو چکا تھا کہا چل بابا سے عرض کرتے ہیں دونوں میاں بیوی نے شبیہ مبارک کے سامنے جا کر عرض کیا۔ اللہ کے فضل سے لڑکا ہوا۔ جس کا رنگ گلاب کے پھول سا تھا۔ اور آنکھیں بھی آسمانی ہیں۔ اب تو یہ بچہ بھی کئی بچوں کا باپ ہو گا۔ ایک روز خواب دیکھا کہ تمام بزرگوں کا تعارف کرایا جا رہا ہے یہ ایک کونے میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ سب سے آخر میں اس کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ کون ہے اور اس کا وارث کون ہے۔ سرکار بابا صاحبؒ نے اٹھ کر فرمایا۔ یہ ہمارا ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ رحمت اللعالمین کے لاڈلے کا معاملہ چاہے اس کا تعلق کسی قوم سے ہو جب کہہ دیا ہمارا ہے تو ہمارا ہی ہے۔

صوبہ پرستی کی بابا صاحبؒ سے شکایت

حضرت فرید خان صاحبؒ فضا نے خواجہ عبداللطیف احمد ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول امراؤتی (برار) کے حوالہ سے بیان کیا ہے خواجہ صاحبؒ کے اسکول کا نام پہلے محمڈن ہائی اسکول تھا۔ اتفاق کی بات اس وقت جتنے تعلیمی ادارے تھے۔ ان سب کے صدر غیر براری تھے۔ براریوں کو برا معلوم ہوا۔ صوبہ پرستی کے ماتحت ایجی ٹیشن شروع ہوا۔ ان لوگوں نے جھوٹی سچی شکایتیں شروع کیں۔ اس سے غیر براری حضرات پریشان ہوئے اور شکر ورہ میں بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بابا صاحبؒ کی یہ عجیب مستقل کرامت تھی۔ کہ سائل کو زبان سے کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ دیا جاتا تھا بلکہ ہر حاضر ہونے والے کو اس کی مشکل کے حل کا جواب مل جاتا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ۔ جیسے ہی حاضر ہوئے۔ بابا صاحبؒ نے فرمایا۔

"نہیں حضرت ہمارا کچھ نہیں بگڑتا۔ ہم تو عینک لگائے کوٹ پتلون پہنے اپنی

Marfat.com

جگہ کرسیوں پر ڈٹے رہتے ہیں "ہمیں کوئی نہیں ہٹا سکتا۔"

حاضر ہونے والے شاد کام واپس آگئے۔ خدا کی شان کہ انتہائی مخالفتوں اور ریشہ دوانیوں کے باوجود یہ حضرات جو سرکار میں حاضری دے چکے تھے۔ بدستور اپنی اپنی جگہ قائم رہے۔ ان کے علاوہ باقی ملازمین ہٹا دیئے گئے۔ ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین پی' ایچ' ڈی جو آخر میں دہلی یونیورسٹی کے رجسٹرار ہو گئے تھے۔ یہ اس وقت حاضر ہونے والوں میں تھے۔ اس وقت صرف میٹرک پاس تھے۔ سرکار میں برابر حاضری دیتے رہے اور علم و مدارج میں برابر ترقی کرتے رہے۔ بعد میں پاکستان آگئے۔ نیو ٹاؤن کراچی میں قیام تھا۔

پتا عطا کر کے مفلسی دور کر دی

حاجی عبداللطیف کتیانہ والے بے حد مفلسی کی حالت میں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دل میں عرض کیا۔ بابا صاحبؒ نے ایک پتا اٹھا کر دے دیا۔ انہوں نے سنبھال کر رکھا۔ اور صحیح سمجھا کہ پتے سے مراد پتے کا کاروبار ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بیڑی کے پتے کا کام شروع کیا۔ تھوڑے دن بعد بیڑی کا کام بھی شروع کر دیا۔ ہاکی بیڑی نام رکھا۔ جو آج تک ہندوستان میں مشہور ہے۔ چند ہی روز میں وارے نیارے ہو گئے۔ یہ فرم زندہ و پائندہ ہے اور کمال عروج پر ہے۔

غیر حاضری کی سزا سے بچ گئے۔

محمد واسع صاحبؒ ناگپور انجمن ہائی اسکول کے میٹرک کے طالب علم تھے۔ زمانہ طالب علمی میں اکثر بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے خصوصی طور پر طلباء امتحانات کے دوران زیادہ حاضر ہوتے تھے۔ اور اپنی مراد کو پہنچتے تھے۔ جن دنوں سرکار بابا صاحبؒ کا قیام لال محل شکردرہ میں تھا۔ واسع صاحبؒ معہ تین دوستوں کے سائیکلوں پر بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ حاضری دے کر دو تین گھنٹہ میں واپس ہاسٹل پہنچ جائیں گے۔ جب دو ڈھائی گھنٹہ گزر گئے تو ان لوگوں نے

Marfat.com

اجازت چاہی' سرکار نے فرمایا "ابھی نہیں" جب رات کے دس بج گئے تو یہ لوگ بابا صاحبؒ کی آنکھ بچا کر باہر آئے۔ اور طے کیا کہ اب ہوسٹل چلیں ورنہ رات میں غیر حاضری کی کافی سزا ملے گی۔ جب سائیکلوں کو دیکھا تو معلوم کہ ٹائر ٹیوب بالکل بیکار ہو گئے ہیں۔ قریب ہی ایک پنکچر جوڑنے والا تھا۔ اس کے پاس گئے اسے دکھایا تو اس نے کہا یہ ٹائر ٹیوب قابل مرمت نہیں ہیں۔ مجبوراً" پھر بابا صاحبؒ کی خدمت میں آئے۔ چونکہ پیدل جانا مشکل تھا۔ ان لوگوں نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ اتنے میں ایک صاحبؒ بابا صاحبؒ کی خدمت میں کھانا لے کر آئے۔ یہ لوگ تو سمجھ رہے تھے۔ کہ آج فاقہ بھی کرنا پڑے گا اور سزا بھی ملے گی۔ جو صاحبؒ کھانا لے کر آئے تھے۔ سرکار نے ان کو اشارہ کیا کہ کھانا بچوں کو دے دو۔ چنانچہ کھانا ان کو مل گیا۔ سب نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ کھانا بھی بہت لذیز تھا۔ کھانا کھانے کے بعد ان پر نیند کا غلبہ ہوا۔ سرکار نے اپنے پاس ہی سلا لیا۔ علی الصباح بابا صاحبؒ نے ان لوگوں کو ٹھوکر مار کر فرمایا۔ اب تک سو رہے ہو۔ اسکول نہیں جاتے۔ یہ لوگ گھبرا کر اٹھے۔ باہر آئے تو اپنی سائیکلوں کو درست پایا۔ اپنی سائیکلیں سنبھالیں اور اسکول پہنچ گئے۔ کسی قسم کی پوچھ کچھ نہیں ہوئی۔ ان کو روکنے میں سرکار کی کیا مصلحت تھی وہ تو نہ سمجھ سکے۔ ہو سکتا ہے کہ اس رات ان بچوں پر کوئی آفت آنے والی ہو اس سے سرکار نے بچایا یا اپنے پاس رکھ کے علم کی دولت سے مالا مال کرنا ہو۔ ویسے ان میں سے ہر بچے نے خوب تعلیم حاصل کی اور بڑے بڑے عہدوں پر ملازم ہوئے یہ سرکار کا ہی کرم تھا۔

موذی مرض سے نجات

ناگپور شریف میں ایک انگریز ڈپٹی کلکٹر آیا۔ وہ ذیا بطیس کے مرض میں ایک عرصہ سے مبتلا تھا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرا کر مایوس ہو گیا تھا۔ سرکار بابا صاحبؒ کی شہرت سن کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیر پیٹھ حاضر ہوا اس وقت سرکار کھدان کے قریب ناگ پھنی کے جنگل میں ایک پیڑ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ڈپٹی کلکٹر نے

Marfat.com

ہیٹ زمین پر رکھ کر سلام کیا۔ سرکار نے قریب ہی سے ایک گھانس کا بڑا پتہ توڑ کر اسکو عطا کر دیا۔ اس نے وہاں موجود بابا کے بچوں سے دریافت کیا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ ان لوگوں نے بتایا کہ اسے کھالیں۔ اس نے آدھا اسی وقت چبا کر کھالیا۔ اور آدھا سونے کے تعویز میں بند کر کے بازو پر باندھ لیا یا گلے میں ڈال لیا۔ چند ہی دنوں میں مرض غائب ہو گیا۔

کرم خوردہ پتہ

ایک جاگیردار صاحبؒ کی جاگیر کی اسناد گورنمنٹ میں پیش کرنا تھیں۔ انہوں نے اپنے گھر میں تلاش کیں نہ مل سکیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس بھی آگیا کہ اتنے دنوں کے اندر اسناد پیش کی جائیں۔ ورنہ تمام جائیداد ضبط کر لی جائے گی۔ بہت پریشان ہوئے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ناگپور شریف آئے۔ بابا صاحبؒ کا پتہ معلوم کر کے پہنچے بابا صاحبؒ اس وقت جنگل میں ایک آم کے پیڑ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے زمین سے ایک پتہ اٹھا کر ان کو دے دیا۔ یہ پتہ جگہ جگہ سے کرم خوردہ سا تھا۔ جاگیردار صاحبؒ نے بہت ادب سے لے لیا۔ تب سرکار نے فرمایا۔

"جاؤ فتح کرو"

وہ گھر گئے اور خود بھی اور تمام افراد سے کاغذات تلاش کروانے شروع کئے خدا کی شان ایک پٹہ مل گیا جو اس پتہ ہی کی طرح جگہ جگہ سے کرم خوردہ تھا۔ (جو بابا صاحبؒ نے عطا کیا تھا) لیکن عبارت بالکل صاف دکھائی دیتی تھی۔ جاگیردار صاحبؒ نے پٹہ ملنے پر خوشیاں منائیں اور وہ گورنمنٹ میں پیش کر دیا۔ ان کی جاگیر بحال ہو گئی۔ دربار میں حاضر ہو کر نذر نیاز پیش کی۔ خدام کو بھی بہت انعام دیئے۔ غرباء میں خیرات تقسیم کی۔

سپاہی کی ترقی بھی ہو گئی

عبدالمجید صاحبؒ (کامٹی۔ سی۔ پی) فائنس مینجر بائر فارما کو کراچی بیان کرتے

Marfat.com

ہیں۔ یوسف علی صاحب ؒ رینجر (ساگر) کے بچے کے سر میں گنج ہو گئی تھی۔ انہوں نے اپنے ایک ہندو سپاہی کے ساتھ بچے کو دربار بابا میں روانہ کیا۔ سپاہی نے راستہ میں طے کیا کہ میں بابا صاحب ؒ سے اپنی ترقی کے لئے عرض کروں گا۔ جب بابا صاحب ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اپنی ترقی کی خواہش دل میں تھی۔ اور بچے کو بھولے ہوئے کھڑا تھا۔ اچانک مجمع سے نکل کر بابا ؒ اس کے سامنے آئے اور فرمایا "آیا تھا کس کام سے اور سوچ رہا تھا کچھ" جا تیری ترقی بھی ہو جائے گی۔ اور اس بچے کے سر پر تھوک دیا۔ بچہ اسی دن اچھا ہو گیا۔ اور چند روز بعد سپاہی کی بھی ترقی ہو گئی۔

شق القمر

واکی شریف میں ذالحجہ کی چودھویں شب کو ۹ بجے حضور اپنی پلٹن (بچوں) کے ہمراہ جن میں خدا بخش بھائی اور مارواڑی جاروب کش موجود تھے۔ حضور بابا صاحب ؒ ایک نالے کے کنارے کھڑے ہو گئے۔ چودھویں کا چاند اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ نالے کے پانی میں جھلمل جھلمل کر رہا تھا۔ آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "دیکھو ہم کتاب پڑھتے ہیں نانا جان (سرکار دو عالم)" نے ایسا ہی تو کیا تھا؟ انگشت شہادت اٹھا کر یہ شعر پڑھا۔

اک اشارہ میں کیا چاند کا دل دو ٹکڑے
عاشق اس آن کو برچھی کی انی کہتے ہیں

اس آن کو برچھی کی انی کہتے ہیں۔ زوردار لہجہ میں کہہ کر انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ تمام حاضرین نے دیکھا۔ چند لمحوں بعد دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے خدا بخش بھائی تاجی مارواڑی جاروب کش صاحب ؒ کے علاوہ عبدالجید فائنس مینجر بائر فارما کو کے والد صاحب ؒ بھی اس اجتماع میں موجود تھے۔

تشریح شق القمر

مولانا روم ؒ فرماتے ہیں

قبل فرمان بُد او مقبول شد = حاملِ دیں بود او محمول شد

Marfat.com

ترجمہ: پہلے وہ دین کا بار اٹھانے والا تھا اب وہ سوار بن گیا ہے پہلے وہ فرمان الٰہی قبول کرنے والا تھا' اب وہ مقبول خدا ہو گیا ہے۔

تاکنوں فرماں پرزیر فتی زشاہ = بعد ازاں فرمان رساند برسپاہ

ترجمہ: پہلے وہ احکام شاہی قبول کرتا رہا یہاں تک کہ وہ حکم شاہی سے تمام فوج پر حاکم بنادیا گیا۔

تاکنوں اختر اثر کردے درو = بعد ازاں باشد امیر اختر او

ترجمہ: پہلے ستارے اس پر اثر کرتے تھے' اب وہ ستاروں پر اثر انداز ہو گیا ہے وہ "امیر اختر" ہو گیا ہے۔

گر ترا اشکال آید در نظر = پس تو شک داری دراں مشق القمر

ترجمہ: اگر تجھ کو اس کے امیر اختر ہونے میں کوئی اشکال نظر آتا ہے تو پھر تجھ کو شق القمر کے معجزے میں بھی شک ہے۔

معجزہ شق القمر جو قرآن و حدیث سے ثابت ہے ایک تصرف ہے' کوئی مسلمان اس خرق عادت میں شک نہیں کر سکتا' نہ اولیاء اللہ کے امیر اختر ہونے میں کوئی شک کر سکتا ہے۔

بگوش معنی زحق شنیدم منم محمد منم محمد
جمال خود راخود آفریدم منم محمد منم محمد

ملازمت پر بحال ہو گئے

سید ضیاء الحق صاحب" یوسفی تاجی بیان فرماتے ہیں میرے ایک دوست پولیس انسپکٹر معطل ہو گئے۔ انہوں نے اپیل کی اور اپنے ایک عزیز کو ناگپور خط لکھا کہ سرکار بابا صاحب" کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا معاملہ عرض کریں۔ میں یہاں کی کاروائی کی وجہ سے بغیر اجازت نہیں نکل سکتا ورنہ خود حاضر ہو کر عرض کرتا۔ وہ شہنشاہ دلوں کا حال جانتے ہیں۔ ان کے عزیز سرکار میں حاضر ہوئے تو بغیر مدعا بیان کئے بابا صاحب" نے ایک ردی کاغذ ان کو دے دیا۔ زبان مبارک سے کچھ نہ فرمایا۔ انہوں نے کاغذ کی

Marfat.com

عبارت پڑھی اس پر لکھا تھا۔

Go To Post At once You Are urgently needed there

ان کے عزیز نے اس لائن پر سرخ نشان ڈال کر خط کے ساتھ یہ کاغذ روانہ
دیا جس روز انسپکٹر صاحب کو بابا صاحب کا یہ آرڈر خط کے ذریعہ ملا۔ اسی وقت گورنمنٹ
کی طرف سے تار ملا۔ انہوں نے سرکار کا حکم نامہ اور عبارت کا تعویز بنالیا اور اپنے
پر باندھ لیا تھا۔ جب وہ ملازمت پر بحال ہو گئے تو سید صاحب سے ملاقات ہوئی۔ سارا
تفصیل کے ساتھ انہوں نے وہ تعویز بھی کھول کر دکھایا۔

ساری زندگی کے لئے چھوڑ دیا

منا لال پٹواری پر جھوٹے دستاویزات تیار کرانے پر مقدمہ قائم ہو گیا۔ مقدمہ کی نوعیت
کچھ ایسی تھی کہ ان کو سزا ہو جاتی بڑھاپے میں اس بدنامی کے خوف نے ان کو حضور کی
خدمت میں پہنچایا۔ یہ حضور کے بے حد عقیدت مند تھے۔ قدمبوس ہو کر رو رو کر اپنے
قصور کی معافی چاہی اور عرض کیا کہ سرکار مقدمہ ختم کرا دیجئے۔ سرکار نے فرمایا "جا
سال کے لئے چھوڑ دیا۔" پھر فرمایا تین سال کے لئے چھوڑ دیا" پھر فرمایا اچھا جا سار
زندگی کے لئے چھوڑ دیا۔" منا لال جی خوشی خوشی گھر پہنچے۔ ان کے کاغذات د
انکوائری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ دو چار روز بعد حضور نے عالم رویا میں ان سے فر
"تو سویا ہے اور تیرے کاغذات دہلی سے آ گئے ہیں۔" دوسرے روز پیشی تھی منا لال
پیشی پر پہنچے۔ عدالت نے فیصلہ سنایا منا لال باعزت بری کئے جاتے ہیں۔ اور ملازمت پر
بحال کئے جاتے ہیں۔ جتنے دن معطل رہے اس کی تنخواہ بھی ملی۔ یہ خوشخبری سن کر
شکر درہ حاضر ہوئے۔ حضور راستے ہی میں ان کو مل گئے۔ جیسے ہی منا لال نے قدمبوسی
کی سرکار نے فرمایا "کیوں رے اب تو خوش ہے"۔

انشاء اللہ کامیابی ہو گی

اسمٰعیل خان صاحب حضرت قاضی بابا کی خدمت میں اکثر تشریف لاتے

Marfat.com

تھے۔ یہ بزرگ حضرت بابا صاحبؒ کے حاضر باش اور عاشق تھے۔ ایک روز انہوں نے اپنے عزیز کا واقعہ سنایا۔ وہ فرماتے تھے سرکار مجھے بڑے بھائی کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔ میرے ایک عزیز بی۔ اے کے طالب علم تھے۔ دو سال سے فیل ہو رہے تھے۔ بالکل دہریا تھے میں نے کئی بار بابا صاحبؒ کا ذکر کیا۔ اور ان سے کہا کہ تم ایک روز سرکار کی خدمت میں چلو۔ میں عرض کروں گا۔ تم پاس ہو جاؤ گے۔ لیکن ایسا شخص جو اللہ کو نہ مانے وہ بزرگوں کی خدمت میں کس طرح حاضر ہو سکتا تھا۔ تیسرے سال جب فیل ہوئے تو آنکھیں کھلیں اور بابا صاحبؒ کی خدمت میں چلنے کے لئے مجھ سے کہا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ "تمہیں سرکار کے پیر پکڑنا ہوں گے۔ جب تک وہ تمہیں خوشخبری نہ سنا دیں۔ پیر پکڑے ہی رہنا۔ اگر اس کے لئے راضی ہو تو میں لے چلتا ہوں۔" وہ راضی ہو گئے سرکار کی خدمت میں پہنچے قدم بوس ہو کر پیر پکڑ لئے۔ میں نے دل میں عرض کیا۔ سرکار یہ میرا عزیز ہے۔ مگر اللہ کو بھی نہیں مانتا۔ اس کی مراد پوری کر دیجئے تو یہ راہ راست پر آجائے گا تھوڑی دیر بعد سرکار نے ان کو کھڑا کیا۔ اور فرمایا "بول انشاء اللہ تعالیٰ ہم کامیاب ہو گا" تین مرتبہ یہ کلمات کہلوا کر جب اللہ کے وجود کو منوالیا۔ تب فرمایا "بس جاؤ" تم پاس ہو گئے اللہ کے فضل سے امتحان دیا۔ اس سال پورے صوبہ میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوئے اب بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک روز میرے ساتھ سرکار کی خدمت میں موجود تھے۔ میں سرکار کے پیر دبا رہا تھا ان عزیز نے میری کان میں فرمایا بابا صاحبؒ سے دریافت کیجئے اللہ کہاں ہے میں نے غصہ سے کہا کیا مجھے مار کھلائے گا بس یہ بات ختم نہ ہونے پائی تھی کہ سرکار اٹھ بیٹھے اور فرمانے لگے۔

Look Here Mr Things which you seen are called objects under stand under stand

یہ الفاظ سن کر میرے عزیز بالکل مومن بن گئے۔ تعلیم حاصل کر کے وکالت

Marfat.com

شروع کی جو بہت اچھی چلی۔

اجمیر کی سیر

ایک صاحب" حضرت بابا صاحب" قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا حضور میں اجمیر شریف جانا چاہتا ہوں حضور نے جواب دیا اجمیر یہیں ہے کہاں جاتا ہے حضور نے جوں ہی ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا منظر بدل گیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ اجمیر شریف کی گلیوں میں گھوم رہا ہے حضور نے ہاتھ چھوڑا تو پھر وہ وہیں موجود ہے نہ وہ منظر ہے نہ اجمیر

حج بیت اللہ شریف

ایک ضعیف شخص مدارس سے حضور میں اس عرض سے حاضر ہوئے کہ بابا صاحب" مجھے مکہ معظمہ پہنچا دیں تو میں حج کر آؤں۔ حاضر ہو کر خدمت میں عرض کی کہ حضور آپ کے پاس راجہ اور نواب آتے ہیں کسی سے مجھے اتنی رقم دلا دو کہ میں حج کر آؤں۔ حضور نے اطمینان دلایا۔ جب حج کا وقت قریب آیا تو مدارسی صاحب" بہت بے چین ہوئے اور حضور میں عرض کی کہ کل سے حج شروع ہو جائے گا۔ اور آپ نے مجھے مکہ تک نہیں پہنچایا دوسرے دن حضور بدستور گھومنے نکلے تو یہ ضعیف بھی اپنا معروضہ لئے حضور کے ہمراہ ہو گئے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد حضور نے ضعیف کا ہاتھ پکڑا اور تھوڑی دور چل کر ضعیف کو بیٹھنے کا حکم دیا ضعیف وہیں بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد نیند آ گئی۔ دیکھتے کیا ہیں کہ یہ مکہ میں حاجیوں کے ساتھ حج کر رہے ہیں۔ غرض کہ ان حضرت نے اسی مقام پر پڑے پڑے کل رسومات حج ادا کئے اور ہفتہ عشرہ کے بعد جب حضور وہاں پہنچے اور ضعیف سے فرمایا کیا یہیں پڑا رہے گا چنانچہ یہ اٹھے اور مستانہ وار حضور کے ہمراہ ہو گئے۔

ناظرین: یہ بات میں نے خود ان کی زبانی سنی ہے یہ صاحب" بعد میں "نانا" کے نام سے مشہور ہوئے اور آخر دم تک تاج آباد شریف میں رہے۔

Marfat.com

خراب سنگترے اچھے ہو گئے

راوی: عبدالحسن صاحب فروٹ مرچنٹ

میں حضور کے پاس زمانہ حیات میں کبھی کبھی حاضر ہوا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے بڑے بھائی حاجی عبدالسبحان جی صاحبؒ نے سنترہ کی ویگن کے ساتھ مجھے دہلی روانہ کیا۔ میرا مال جب مارکیٹ میں آیا تو لوگوں نے کم بھاؤ میں مانگا۔ جس پر میں نے دلال سے کہہ دیا کہ سوا دو روپیہ ٹوکری سے کم داموں میں میرا مال بیچا نہ جائے۔ سنترہ اچھا ہے۔ ایک ہفتہ اور رہ سکتا ہے۔ تین چار دن بعد جب کوئی گاہک میرے حسب منشا نہ آیا تو میں نے آٹھ دس ٹوکری بازار میں لے جانے کے لئے حکم دیا۔ مال بازار میں آجانے کے بعد جب پٹارہ کھولا گیا تو نصف سے زیادہ سنگترہ سڑا ہوا نکلا۔ جس کو دیکھ کر میں بہت ہی پریشان ہوا کہ اب بھائی صاحبؒ کو کیا جواب دیا جائے پونے دو روپیہ میں پٹارہ مانگا گیا۔ اب چار آنے میں لینے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہے۔ یہ حالت دیکھ کر میری بھوک پیاس بالکل بند ہو گئی اور میں اس افسوس میں تھا کہ بھائی کی نظر میں نالائق ٹھہوں گا۔ تمام دن اس پریشانی میں گزر جانے کے بعد رات اپنے بستر پر گیا اور حضور سے عرض کرتے ہوئے سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور بابا صاحبؒ تشریف لائے ہیں میں اٹھا قدمبوس ہوا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور کچھ فرمایا جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ بیدار ہونے کے بعد سنتروں کی فکر کو تو بھول گیا اور سوچنے لگا کہ حضور نے خواب میں مجھ سے کیا فرمایا۔ اس سوچ میں صبح سے شام ہو گئی۔ پانچ بجے کپڑے بدل کر میں گھومنے کی غرض سے مارکیٹ کی طرف نکلا تو دلال نے مجھے بلا کر کہا کہ تمہارا سو پٹارہ سنترہ دو روپیہ کے بھاؤ سے فروخت کر دیا ہے۔ سن کر مجھے بڑا تعجب ہوا اور دریافت کیا کہ کیا اس نے بلا دیکھے سنترہ خرید لیا ہے جواب دیا نہیں دس پندرہ پٹارے خالی کر کے دیکھا تو اس میں ایک

Marfat.com

سنترہ بھی سڑا ہوا نہیں یہ سن کر میں نے دلال سے کہا آپ تار کے ذریعے بھائی صاحبؒ کو بکری دے دیں چنانچہ اس نے بکری دیدی اور میں چند دن بعد ناگپور آ گیا۔

ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحبؒ ایکسیڈنٹ سے بچ گئے

جب حضور کی کرامتوں کا سکہ ڈاکٹر صاحبؒ کے دل پر جم گیا تو وہ اپنا کوئی بھی کام حضور کی اجازت کے بغیر نہ کرتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ کسی تقریب میں آپ نے بمبئی جانے کی اجازت چاہی سن کر حضور نے بمبئی جانے سے منع فرمایا۔ پھر کچھ دیر بعد ڈاکٹر صاحبؒ نے حضور سے التجا کی لیکن حضور نے کچھ جواب نہیں دیا۔ کچھ وقفہ کے بعد تیسری بار دریافت کرنے پر حضور نے ایک درخت سے پتہ توڑ کر یہ کہتے ہوئے ڈاکٹر صاحبؒ کو دیا "نہیں مانتا لے جا کر آ۔" ڈاکٹر صاحبؒ نے اس پتہ کو رکھا اور بمبئی روانہ ہو گئے۔ بھوساول میں کسی ضرورت کی وجہ سے آپ اتر گئے اور پٹری پر سے دوسرے پلیٹ فارم پر جانے لگے۔ آپ جا ہی رہے تھے کہ اچانک ایک انجن پوری رفتار سے آتا ہوا ان کے پاس رک گیا اور ڈاکٹر خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ حالت دیکھ کر لوگوں نے شور مچانا شروع کیا کہ دیکھو وہ آدمی کٹ گیا۔ ادھر انجن ڈرائیور اور انجن کے دوسرے ملازمین نیچے اترے اور ڈاکٹر صاحبؒ کو اٹھا کر پلیٹ فارم پر لائے۔ جب ڈاکٹر صاحبؒ ہوش میں آئے تو ڈرائیور نے پوچھا کہ سچ بتایئے آپ کون بزرگ ہیں کہ پوری رفتار سے آتا ہوا انجن بلا روکے رک گیا یہ سن کر ڈاکٹر صاحبؒ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ پتہ جیب سے نکال کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا کہ میں ولی نہیں ہوں لیکن ایک ولی کامل کا غلام ضرور ہوں یہ کہہ کر حضور سے اجازت طلب کرنے کا پورا قصہ سنایا جس کو سن کر بھوساول کے لوگوں کے دلوں میں حضور کی عظمت کا سکہ بیٹھ گیا اور بھوساول سے لوگوں کے جتھے کے جتھے حضور کی خدمت میں پاگل خانہ پہنچنے لگے۔ جو

Marfat.com

اس مقصد سے آتا وہ کامیاب ہو کر جاتا۔

بغیر معائنہ کے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ مل گیا

سید عبدالوہاب نمبر ۱۷ میاں جان اسٹریٹ چیاک مدراس اس نے ۳ مارچ ۱۹۱۷ء کو حسب ذیل واقعات کا اظہار کیا۔ بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ میں پوسٹ آڈٹ آفس ناگپور میں رجوع ہوا۔ اسی روز شام کو مجھے میڈیکل آفیسر کے پاس رجوع ہو کر کام کرنے کے قابل ہوں یا نہیں اس کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی میں میڈیکل آفیسر کے سامنے جانا نہیں چاہتا تھا اس لئے کہ اس وقت مجھے بری طرح خارش ہو گئی تھی۔ اور تمام بدن پر پھوڑے تھے میں ڈاکٹر کے پاس نہیں گیا اپنی قیام گاہ پر آگیا اور پریشان حال سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہئے یکایک خیال ہوا کہ محی جناب عبدالحفیظ صاحبؒ سے مشورہ کرنا چاہئے صاحبؒ موصوف نقشہ نویس کچہری ناگپور کے معتمد تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر اپنی پریشانی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا۔ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ حضرت بابا صاحبؒ قبلہ کے پاس جا کر ادب سے عرض کیجئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہاں جانے کے بعد آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ سن کر میں اور میرے پھوپھی زاد بھائی سید احمد صاحبؒ وظیفہ یاب صفائی انسپکٹر ویلور جو ہمارے ساتھ کام کر رہے تھے۔ ہم دونوں پاگل خانہ پہنچے جب ہم دونوں پھاٹک کے اندر داخل ہوئے تو وہاں کے چوکیدار سے دریافت کیا چوکیدار ہم کو بابا صاحبؒ قبلہ کے پاس لے گیا اس وقت حضرت بابا صاحبؒ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھا۔ اور بے شمار لوگ ان کو گھیرے ہوئے تھے۔ چوکیدار نے ہم لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ پہلے سلام کریں اس طرح کہ "السلام علیک بھائی صاحبؒ" ہم نے حضرت کے قریب جا کر سلام کیا۔ بابا صاحبؒ نے ہمارے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "آؤ مدراسی بھائی میرا وطن بھی مدراس ہے دفتر لے کر آئے ہیں دفتر لے کر جائیں گے۔ بابا صاحبؒ قبلہ کا ہماری طرف اس طرح

Marfat.com

مخاطب ہونا کہ آؤ مدراسی بھائی وہاں کے تمام لوگ ہماری طرف دیکھنے لگے اور ہر ایک نے ہم کو بابا صاحبؒ قبلہ کے پاس جانے کو راستہ دیا راستہ ملتے ہی میں ان کے قریب ہو گیا۔ حضرت نے حکم دیا کہ "پیر دباؤ" حکم پاتے ہی میں نے پیر دبانا شروع کیا۔ پیر دباتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بابا صاحبؒ بالکل بے حس و حرکت ہو گئے اور آپ کی نبض غائب ہو گئی سانس رک گئی اور تمام بدن سرد ہو گیا۔ یہ حالت دیکھ کر میں بہت گھبرایا کبھی نبض دیکھتا اور کبھی دل پا ہاتھ رکھتا یہ حالت دس پندرہ منٹ رہی ہو گی۔ میں نے سوچا لوگوں کو بتا دوں کہ بابا صاحبؒ پردہ فرما گئے میں ابھی ا... لب کھولنے نہ پایا تھا کہ حضرت بابا صاحبؒ قبلہ نے یا ہُو کہہ کر آنکھ کھولی اور اٹھ بیٹھے۔

یا ہُو دیا من ہو دگر چیزے نمی دانم

کہہ دو کوہکن سے کہ مرنا نہیں کمال
مر مر کے ہجر یار میں جینا کمال ہے

بیٹھنے کے بعد حضور کچھ فرمانے لگے۔ جس کو میں سمجھ نہ سکا اس کے بعد حضور بابا صاحبؒ قبلہ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا "جا کر آؤ حضرت' وہ انگریز کیا کرے گا۔" یہ الفاظ حضور کی زبان سے نکلے تھے کہ وہ چوکیدار یعنی خادم نے ہم سے کہا کہ آپ جس کام کے لئے آئے تھے وہ کام پورا ہو گیا۔ اب آپ لوگ جا سکتے ہیں یہ سن کر ہم دونوں نے حضور کو جھک کر سلام کیا اور قدمبوس ہو کر روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن میں میڈیکل آفیسر کے پاس گیا تاکہ صداقت نامہ حاصل کروں وہاں پر ۳۵ حضرات میری طرح موجود تھے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ڈاکٹر صاحبؒ آئے اور تمام کو دیکھا۔ آخر نمبر میرا تھا کہ اتنے میں لیڈی چیف کمشنر نے ڈاکٹر کو بلوایا' ڈاکٹر فوراً چلے گئے جب وہاں سے واپس ہوئے تو اپنے مددگار اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا کہ امتحان کے لئے کوئی

Marfat.com

باقی ہے۔ جواب دیا اب کوئی باقی نہیں۔ تب آپ نے کہا کہ تمام لوگوں کے سرٹیفکیٹ تیار رکھو میں آکر دستخط کر دوں گا۔ سن کر مجھے بڑی فکر ہوئی کہ میرا امتحان تو ہوا نہیں ہے اب پھر مجھے ڈاکٹر صاحب کے سامنے جانا ہو گا۔ لیکن مجھے حضرت بابا صاحب قبلہ کے الفاظ پر پورا یقین تھا میں ۴ بجے آفس گیا تو میرا امتحانی صداقت نامہ ڈاکٹر نے مجھے دے دیا بابا صاحب کی یہ کرامت دیکھ کر مجھے مسرت ہوئی۔

میں نے اپنے لوگوں سے کہا کہ نہ تو مجھے ڈاکٹر نے دیکھا اور نہ معائنہ ہوا مجھے صداقت نامہ دے دیا۔ دراصل یہ بابا صاحب کی کرامت ہے ورنہ میرے مرض کے اعتبار سے امید نہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب مجھے صداقت نامہ دیتے اس واقعہ کے بعد سے حضور کی قدم بوسی کے لئے برابر جاتا رہتا ہوں۔

بیوی کے انتقال کی خبر

۳ جون ۱۹۴۹ء کو احمد خاں صاحب نواب پورہ ناگپور نے حسب ذیل واقعہ کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر کاشی ناتھ راؤ کے زمانے میں بیک وقت گیارہ پاگل فرار ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے بابا صاحب سے ان پاگلوں کی واپسی کی درخواست کی۔ دوسرے دن وہ خود واپس آگئے ڈاکٹر صاحب ان پاگلوں سے باتیں کر رہے تھے۔ کہ پاگل خانے کا یوروپین آفیسر اعلیٰ وہاں آیا اور کاشی ناتھ راؤ سے گفتگو کرنے لگا اسی وقت حضور وہاں تشریف لائے اور اس انگریز سے کہا "تو یہاں کیا کرتا ہے بنگلہ پر جا کہ میم صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے" یہ گھر گئے تو میم صاحبہ کے انتقال کا تار موجود تھا۔ حضور کی اس کرامت کو دیکھ کر ہزار جان سے یورپین افسر حضور کا شیدائی ہو گیا۔

لباس کا رنگ تبدیل ہو گیا

اپریل ۱۹۴۹ء حضرت محمد عبدالعزیز عرف نانا میاں تاجی بھالدار پورہ ناگپور بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست ہیڈ کانسٹیبل پولس حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے

Marfat.com

حضور نے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "کالے منہ کے بندر لال منہ کے بندر ہوتے" یہ صاحب اپنے دل میں بہت بگڑے کہ عجیب پاگل سے ملاقات ہوئی مجھے کالے منہ اور لال منہ کے بندر بنا رہے ہیں۔ یہ واپس اپنے وطن رائے پور روانہ ہو گئے۔ دوسرے دن ان کے افسر اعلیٰ ڈی ایس پی نے ان کو اپنی پیشی کا منشی بنایا اور چند ہی دن بعد ساگر سب انسپکٹر کی ٹریننگ کے لئے روانہ کر دیا اور یہی صاحب چند دن کے بعد سب انسپکٹر ہو کر آئے تو آپ کا لباس کالے سے لال ہو چکا تھا (یعنی سپاہی سے داروغہ ہو گئے) اور کمر میں کرچ لگی ہوئی مجھ سے ملنے آئے اور کہنے لگے بابا صاحبؒ کا یہ فرمانا کہ "کالے منہ کے بندر لال منہ کے بندر ہوتے ہیں" بالکل صحیح نکلا گویا میں کالے لباس سے اس لباس میں آیا ہوں۔ یہ واقعہ سن کر میرا دل بھی حضور کی طرف کھنچنے لگا۔

دوست سے ملاقات

جناب قطب الدین صاحب حاضر پاگل خانہ ہوئے اور عرض کیا کہ میرے دو دوست ہیں جن کی طرف سے بہت دن ہوئے کہ خیریت معلوم نہ ہوئی۔ ارشاد ہوا کہ "پیر دباؤ" کچھ دیر کے بعد ارشاد ہوا "تیرا دوست باہر کھڑا ہے جا کر آ" یہ آپ کی خدمت میں مصروف رہے۔ دوسرے دن پھر آپ اسی طرح مصروف تھے اور دل میں اپنے دوست کا خیال فرما رہے تھے کہ "حضور نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا" جاتا کیوں نہیں تیرا دوست باہر کھڑا ہے" وہ باہر گئے اور اپنے دوست کو کھڑا پایا۔ دوست نے فرمایا کہ دو دن سے آپ کی تلاش میں یہاں آ رہا ہوں۔

ملازمت میں ترقی

راوی: قطب الدین صاحب

میرے دوست جمال الدین میونسپل کمیٹی رائے پور میں دس روپیہ ماہوار کے ملازم تھے۔ انہوں نے جب مصطفیٰ خان کی ترقی دیکھی کہ حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں جانے سے ان کا درجہ بڑھ گیا ہے تو یہ ناگپور پاگل خانہ روانہ ہو گئے۔ حضور نے ان

Marfat.com

سے فرمایا "جاؤ جی مٹی کے ڈھیلوں میں گھومتے پھرتے رہو۔" جب یہ صاحب رائے پور واپس آئے تو محکمہ بندوبست کے صاحب نے ان کو رقعہ لکھا کہ میں تم کو اپنے محکمہ میں لینا چاہتا ہوں۔ اگر تم قبول کرو۔ یہ فورا" روانہ ہو گئے۔ ان کو صاحب نے سررشتہ دار کی جگہ دیدی۔ کچھ دن بعد یہ صاحب ریونیو انسپکٹر بن گئے اور بقول حضور بابا صاحب قبلہ ڈھیلوں میں جریب پھیلانے لگے اور حضور کی دعا نے ان کو چند ہی دنوں میں لینڈ ریکارڈ کا سپرنٹنڈنٹ بنادیا۔

بارش ہو گئی

سید عبدالرحمن صاحب فارسٹ کنٹریکٹر سی پی کا بیان ہے کہ لوگوں کی ایک کثیر جماعت شکرورہ حاضر ہوئی۔ باباؒ سے عرض کیا حضور بارش نہ ہونے سے امسال لوگ پریشان ہیں۔ اناج گراں ہوتا جارہا ہے اور عوام بھوکے مررہے ہیں۔ دعا فرمایئے تو مخلوق خدا کو نجات حاصل ہو جائے۔ حضور مسکرائے اور جنگل کی جانب روانہ ہو گئے۔ قریب کے گاؤں میں پہنچے تو وہاں کے کسانوں نے بھی حضور میں امساک باران کی شکایت پیش کی اور اس قدر اضافہ کر دیا کہ جانور کھیتی کے چارہ نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اس معروضہ کو سن کر حضور جلال میں آگئے اور پانی طلب کیا۔ ان میں سے ایک کسان پانی کا ایک لوٹا بھرا ہوا لایا اور حضور نے یہ پانی آگ پر تھوڑا تھوڑا ڈالنا شروع فرمادیا۔ جوں جوں آگ کے بخارات بجانب آسمان جارہے تھے۔ ابر جمع ہونا شروع ہوا اور اسی وقت اتنی بارش ہوئی کہ ندی نالے ایک ہو گئے۔

میڈیکل بورڈ نے پاس کر دیا

شیخ محبوب صاحب اف حضرت قاضی باباؒ کے بچپن کے ساتھی اور بابا صاحبؒ کے عاشق تھے۔ بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک دیکھ کر رقص کرنے لگتے تھے۔ آخر میں آپ کا قیام ۴۹ جنجیکر اسٹریٹ بمبئی میں رہا۔ ریلوے میں گارڈ ہونا چاہتے تھے۔ درخواست دی۔ آپ کو حسب معمول ڈاکٹری کرانے کا خط ملا۔ شیخ محبوب صاحب کی

Marfat.com

آنکھیں کمزور تھیں۔ اس لئے ریلوے گارڈ کی ملازمت نہیں مل سکتی تھی۔ سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں بورڈ کے سامنے پیش ہونے کا خط لے کر آئے اور سرکار بابا صاحبؒ کی قدمبوسی کے وقت دل میں عرض کیا۔ بابا صاحبؒ یہ نوکری کرنا چاہتا ہوں۔ آنکھیں کمزور ہیں۔ آپ ڈاکٹری میں پاس کروا کر ملازمت دلوا دیں۔ بابا صاحبؒ نے ارشاد فرمایا "کیوں ڈرتا ہے رے جا" یہ روانہ ہوئے تاریخ مقررہ پر ان کا معائنہ ہوا اور کامیاب ہو کر گارڈ کی ملازمت مل گئی۔

شیخ محبوب صاحب الزام سے بری

یہی صاحب فرماتے ہیں ملازمت کے دوسرے تیسرے سال یہ بمبئی مال گاڑی بوقت شب لے جا رہے تھے۔ راستہ میں یکایک گاڑی رک گئی۔ جب انہوں نے گاڑی سے اتر کر چیک کیا تو صرف گھانس کا ڈبہ کھلا پایا۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں لکھ دیا کہ کوئی چیز نہیں گئی سب برابر ہے۔ مگر جب دوسرے دن صبح گاڑی کی پوری چیکنگ ہوئی تو معلوم ہوا کہ کئی ہزار کا مال چوری ہو گیا ہے۔ یہ بہت گھبرائے کہ اب تو ملازمت سے ہٹا دیا جاؤں گا۔ تفتیش شروع ہوئی تو یہ گارڈ صاحب بلا رخصت حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں شکردرہ حاضر ہوئے دوسرے روز ارشاد ہوا "ارے میاں بڑے دروازہ کے اندر گھوڑا بندھا ہے چلا جا اوپر صاحب ہے اس کو پھل پھلاری دے کر سلام کر لے" تعمیل حکم پر بمبئی واپس ہوئے۔ حضور نے اپنی روحانی شان دکھلائی کہ کسی نے بھی مجھ سے دریافت نہ کیا کہ کہاں تھا۔ ڈیوٹی پر جانے کا حکم ملا اور میں چل دیا۔ دوسرے دن واپس ہو کر میں دادر بمبئی گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ دوسری طرف سے ریل گاڑی آرہی تھی۔ اس لئے گیٹ بند تھا۔ میں گیٹ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ سامنے نظر پڑی تو ایک بڑا سا مکان نظر آیا۔ اندر گھوڑا بندھا دیکھا۔ حضور کا ارشاد یاد آگیا۔ فوراً وہاں کے آدمی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ریلوے کے بڑے صاحب رہتے ہیں۔ میں نے حسب ارشاد حضور پھل پھلاری وغیرہ لے کر صاحب کی خدمت میں پیش کئے اور سارا مال

Marfat.com

گاڑی کا ماجرہ کہہ سنایا کہ ریل کے دو ڈبے لوٹے گئے ہیں دیکھا تو صرف گھانس کا ڈبہ کھلا تھا۔ آفیسر نے سن کر کہا اچھا ٹھیک ہے تم نے سچی سچی بات کہہ دی ہے جاؤ آئندہ غفلت نہ کرنا۔ میں واپس ہو گیا۔ آج تک کسی نے مجھ سے کچھ دریافت نہ کیا۔ یہ حضور بابا صاحبؒ کی خاص توجہ اور ارشاد کا نتیجہ تھا کہ اس قدر سنگین جرم سے بال بال بچ گیا۔

جہاز کو طوفان سے نکال دیا

راوی: محمد وزیر صاحب ناگپور

ایک روز سرکار تاج الاولیاء صبح ہی سے بار بار فرمارہے تھے کہ ایک انگریز آنے والا ہے اسے مار کر نکال دینا۔ قریب ۱۱ بجے وہ انگریز آگیا حضور نے اس کی طرف دیکھ کر کچھ غصہ میں فرمایا اور محل کی طرف چل دیئے وہ انگریز بھی آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ بقول اس انگریز کے چلتے ہوئے اس نے دل میں معافی مانگی۔ اسی وقت سرکار اپنے سر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ تب انگریز نے جیب سے ایک تصویر نکالی۔ تصویر دیکھی پھر حضور کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ یہ تصویر حضور ہی کی ہے اور انہی بزرگ نے جہاز کو طوفان سے نکالا ہے۔ دریافت کرنے پر اس انگریز نے بتایا کہ میں ایک جہاز کا کپتان ہوں۔ آج سے چند ہفتہ قبل میرا جہاز شدید طوفان میں گھر گیا۔ ہماری تمام تدابیر ناکام ہو گئیں اور ہم سمجھ گئے کہ اب ہمارا جہاز ڈوب جائے گا۔ ہمارے جہاز میں ایک شخص تاج بابا کا نام لے کر مدد کے لئے پکار رہا تھا۔ ہمارے ملاحوں نے اسی وقت بتایا کہ جہاز کے نیچے کی طرف ایک آدمی نظر آرہا ہے۔ میں نے اس جانب دیکھا اور دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ شخص جہاز کے کسی حصہ میں پھنس گیا ہے اسے کسی طرح اوپر لینا چاہیے۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا تو وہ شخص نیچے نہ تھا لیکن ہمارا جہاز طوفان سے نکل چکا تھا۔ کچھ دنوں بعد ہمارا جہاز کنارے لگا تو دیکھا وہی بزرگ جو جہاز کے نیچے دکھائی دیئے تھے کنارے پر سر پر ہاتھ رکھے کھڑے ہوئے ہیں۔ ان کے قریب جا کر دریافت کرنے کی مجھے ہمت تو نہ ہوئی لیکن

Marfat.com

یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ کوئی بزرگ ہیں' ان کی تصویر لے لی۔ یہ تصویر میں نے لندن میں ایک صاحب کو دکھائی تو انہوں نے بتایا کہ یہ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔ ان کا نام بابا تاج الدینؒ ہے اور ناگپور ہندوستان میں ان کا قیام ہے۔ چنانچہ میں نے طے کیا کہ جلد ان بزرگ کی خدمت میں حاضری دوں گا۔ اس لئے آج حاضر ہو گیا ہوں' انگریز نے جہاز کے طوفان میں گھرنے کا دن' تاریخ اور جو ٹائم بتایا' اس وقت ایک نائی سرکار کے بال کاٹ رہا تھا کہ یکایک سرکار اٹھے اور شکردرہ تالاب میں کود گئے اور پانی میں کھڑے ہو کر اندر کسی چیز کو زور لگاتے ہوئے کئی بار فرمایا۔ "جہاز بہت بھاری ہے رے' جہاز بہت بھاری ہے رے۔" پھر فرمایا طوفان سے نکل گیا رے طوفان سے نکل گیا رے"

اس طرح آپ نے دور دراز مقام پر رہتے ہوئے آپ کو پکارنے والے کی آواز پر پہنچ کر اس قول کا ثبوت دیا "تاج الدینؒ" اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے۔

بچہ کو سیلاب میں ڈوبنے سے بچالیا

راوی: منشی جلال الدین مرحوم ناگپور

میرا بڑا لڑکا عزیز الدین جس کی عمر ۱۱ سال تھی۔ بارش کے موسم میں ایک روز حضور کے ہمراہ واکی شریف چلا گیا۔ یہ اور لڑکوں کے ہمراہ کنہان ندی کے کنارے کنارے چل کر اس کی طغیانی کا منظر دیکھتے ہوئے مزے لے رہے تھے۔ یکایک عزیز الدین کا پیر گہرے پانی میں چلا گیا اور اس موج کے ساتھ ہی یہ بھی پانی میں چلا گیا۔ اسے تیرنا نہیں آتا تھا۔ کنارے سے ۲۰ گز کے فاصلے پر یہ پانی سے اوپر آیا اور چلا کر حضور کو پکارا۔ بابا جان میں ڈوب رہا ہوں مجھے بچایئے پھر ایک غوطہ کھایا۔ سرکار کے سامنے اس وقت کھانا رکھا تھا صرف ایک لقمہ لے کر سرکار تیزی سے کنہان ندی کے کنارے پہنچ گئے۔ ظاہر ہے لڑکے نے سرکارؒ کو پکارا تھا اور سرکارؒ مدد کے لئے پہنچ گئے۔ سرکار کے ساتھ ساتھ اور تمام زائرین بھی وہیں پہنچے۔

Marfat.com

سرکار نے وہاں داہنا ہاتھ سر پر لٹکایا اس وقت میرا بچہ کافی دور چلا گیا تھا۔ اوپر آیا مجمع میں ایک شاہ صاحب بھی تھے۔ سرکار نے ان سے فرمایا۔ "جاؤ بچہ کو نکال لاؤ۔ شاہ صاحب نے عرض کی حضور مجھے تیرنا نہیں آتا اور نہ بچے کو لیکن آپ حکم فرمائیں تو میں کود جاتا ہوں۔ سرکار نے پھر فرمایا "جاؤ نکال لاؤ" چنانچہ جس وقت شاہ صاحب ندی میں کودے اس وقت بچہ کافی دور تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ شاہ صاحب بہت اچھے تیراک ہیں تیرتے ہوئے بچے کی طرف جارہے ہیں اور بچہ خود تیزی سے ان کی طرف آرہا ہے۔ شاہ صاحب نے اسے پکڑ کر پیٹ پر بٹھایا اور بخیریت کنارے پر لے کر آگئے۔ اس وقت تک سرکار کنارے ہی کھڑے تھے۔ دونوں نے آکر قدم بوسی کی اور بخیریت گھر چلے گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے باباصاحبؒ کی طرف رجوع کیا

راوی: منشی جمال الدین ناگپور

ایک درویش ناگپور آئے۔ چند روز سرکار کی خدمت میں رہ کر جب سرکار کی اجازت سے واپس جانے لگے تو مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے تھے تو انہوں نے بتایا کہ میں اجمیر شریف سے اپنا ایک مقصد لے کر آیا تھا اب بامراد لوٹ کر جارہا ہوں۔ پھر پورا واقعہ کچھ یوں سنایا۔ میں اجمیر شریف میں خواجہ غریب نوازؒ کے عرس مبارک میں اپنا مقصد لے کر شرکت کے لئے گیا تھا۔ وہاں اپنے مقصد کے لئے مراقبہ کرکے سرکار غریب نوازؒ سے عرض کیا تو سرکار غریب نوازؒ نے یہ ارشاد فرمایا۔ "یہاں سلطان العاشقین محبوب رب العالمین بابا تاج الدین ناگپوری آئے ہوئے ہیں ان کی شبیہہ بھی دکھائی اور فرمایا ان سے عرض کرو چنانچہ تلاش کرکے ایک جگہ پہنچا۔ وہاں محفل سماع ہورہی تھی۔ میں کچھ دیر محفل میں بیٹھ کر لوٹا تو راستے میں خیال آیا کہ حضور غریب نوازؒ نے باباصاحبؒ سے عرض کرنے کے لئے فرمایا تھا میں بغیر عرض کئے لوٹ رہا ہوں چنانچہ پھر لوٹ کر گیا تو نہ وہ وہاں تھے اور نہ محفل کا نام و نشان،

Marfat.com

چنانچہ میں وہاں سے واکی شریف حاضر ہوا۔ یہاں سرکار نے چند دن اپنی خدمت میں رکھ کر بامراد واپس جانے کا حکم دیا۔ یہ بھی میرے بابا کے قطب مدار عالم ہونے کا ثبوت ہے۔"

تمام عالم کے حکمران

راوی: صفدر خان مرحوم (میلاد خواں ناگپور)

سرکار بابا صاحبؒ میں اپنا مدعا پیش کرنے کے لئے جو زائرین حاضر ہوتے ان کو ہم لوگ اکثر سرکار میں پیش کرتے۔ اس لئے کہ سرکار کبھی کدھر کبھی کدھر ہوتے۔ ان کا پتہ ہم غلاموں کو ہوتا وہیں ہم زائرین کو لے جاکر خدمت میں پیش کرتے۔ ایک روز ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے بتایا کہ میں دہلی سے آیا ہوں اور بے حد پریشان ہوں مجھ پر ایک بہت بڑی رقم کی ڈگری ہو گئی ہے۔ میں نے کورٹ میں اس کی اپیل کی اور اپنے پیر کو دعا کے لئے الہ آباد لکھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے مجھے حکم دیا کہ تم ناگپور جاکر حضرت بابا تاج الدینؒ سے عرض کرو۔ اس دور میں تمام عالم کے حکمران بابا صاحبؒ ہی ہیں چنانچہ میں نے اس شخص کو سرکار میں پیش کیا۔ وہ جیسے ہی قدم بوس ہوا سرکار نے فرمایا۔ "گھر کو جاتے کچھ نہیں ہوتا" چنانچہ وہ اطمینان سے دہلی روانہ ہو گیا۔ میرا پتہ لکھ کر لے گیا۔ ۱۵ روز بعد مجھے اس کا خط ملا کہ سرکار بابا میں میری قدم بوسی عرض کریں۔ میری اپیل کا فیصلہ میرے حق میں ہو گیا۔

سیٹھ گوبردھن داس باعزت بری

ان دنوں حضور بابا صاحب کا قیام شکردرہ میں راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے کے محل میں تھا اطراف و جوانب بلکہ غیر ممالک سے بھی لوگ حضور کا نام سن سن کر آپ کے پاس آتے اور برابر مستفیض ہوتے چلے جا رہے تھے کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ کئی لوگ حضور کے اطراف بیٹھے ہوئے تھے کہ بابا صاحب نے یکایک فرمایا۔

"دیکھنا جی بدمعاش لوگ خود ہی ریل گاڑی میں آگ لگوا دیتے اور پھر ریلوے والوں سے

Marfat.com

روپیہ بھی وصول کرتے جی اور جب پکڑے جاتے تو پھر ادھر آتے اور روتے کہ بابا صاحبؒ "ہم کو سزا ہو گئی اپن کیا کرنا جی!"

جس وقت بابا صاحبؒ نے یہ فرمایا اس وقت کوئی بھی کسی قسم کا سائل یا حاجت مند وہاں موجود نہ تھا۔ ہم لوگ سب اس بات سے واقف تھے کہ کوئی نہ کوئی نیا واقعہ پیش آنے والا ہے۔ غرض یہ کہ چند گھنٹوں بعد ایک شخص گوبردھن داس آکولہ کا رہنے والا بڑا آدمی تھا۔ آیا اور حضور کے قدم پکڑ لئے اور عرض کیا کہ حضور مجھ پر الزام ہے کہ میں نے ریل کے ڈبوں میں آگ لگوائی ہے اتنا کہہ کر وہ شخص ہاتھ باندھ کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد حضور بابا صاحبؒ نے فرمایا دیکھنا جی شہر میں نہ جانا۔ ادھر ہی پڑے رہنا۔ ہم لوگوں نے اس سیٹھ کو سمجھایا کہ بابا صاحبؒ کا حکم ہے کہ تم ابھی یہیں رہو، جاؤ مت۔ وہ شخص شکر درہ ہی میں رک گیا۔ دوسرے ہی دن پھر صبح بابا صاحبؒ کے پاس وہ آیا اور عرض کیا کہ حضور آج یہاں ناگپور کے چیف کورٹ یعنی جوڈیشنل کمشنر کی عدالت میں میری تاریخ پیشی ہے اور مجھے ۱۰ بجے صبح حاضری دینا ہے آپ نے فرمایا کہ "نہیں جی، نہیں جاتے۔ یہاں ہی پڑے رہتے بس!" اتنا حکم سن کر وہ بڑا پریشان ہوا اور پھر عرض کیا، حضور والا! میری پچاس ہزار کی ضمانت ہے اور میرے کئی وکیل اور بیرسٹر میرے انتظار میں ہوں گے۔ اب میں کیا کروں، حضور باباؒ صاحب نے پھر زور دے کر فرمایا کہ بس جی! ہم نے بول دیا نہیں جاتے واں۔" اور بابا صاحب خاموش ہو گئے۔

سیٹھ گوبردھن داس دیوانہ وار چاروں طرف دیکھنے لگا کہ اب کیا کروں۔ جوڈیشنل کمشنر ناگپور کی عدالت میں اپیل کی تاریخ ہے اور بابا صاحبؒ جانے سے منع فرما رہے ہیں، بڑا پریشان چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک رنگ جاتا ہکا بکا کھڑا ہے کبھی اپنی موٹر تک جاتا ہے اور پھر واپس آکر کھڑا ہو جاتا۔ لوگوں نے کہا میاں پاگل ہو گئے ہو یا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ دیکھتے نہیں حضور بابا صاحبؒ جانے سے منع فرما رہے ہیں اگر تیرا اعتقاد اتنا کچا تھا تو پھر سرکار کی خدمت میں حاضر کیوں ہوا۔ اپنے وکیلوں اور بیرسٹروں پر ہی بھروسہ کیا ہوتا

Marfat.com

اور ان لوگوں کے سہارے ہی مقدمہ لڑا ہوتا۔ اب یہاں آگیا ہے تو تیری خیر اسی میں ہے کہ جیسا بابا صاحبؒ فرمائیں ویسا کرو ورنہ بڑا نقصان اٹھائے گا۔

غرض یہ کہ وہ شخص اسی عالم میں نیم پاگل کی طرح وہیں پر رکا رہا۔ قریباً" گیارہ بجے دو موٹر کاریں آئیں' اور اس میں سے سیٹھ کے وکیل لوگ اور بیرسٹر اور سیٹھ کا منیم اور دوسرے کارندے باہر آئے اور سیٹھ سے کہا کہ جوڈیشنل کمشنر صاحب یکایک سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ اور تاریخ پیشی آج سے چھٹے روز تک بڑھا دی گئی ہے۔ سیٹھ کو بڑی حیرت اور تعجب ہوا اور دوڑ کر آیا۔ بابا صاحبؒ کے قدموں میں گر گیا اور کہا کہ حضور بابا صاحبؒ بس اب تو آپ ہی بچائیں۔ حضور نے حکم دیا کہ پانچ دن یہیں پڑے رہتے جی۔ غرض پانچ دن تک حضور نے اس سیٹھ کو وہیں رکھا اور کھانا بند کر دیا۔ اس نے بھی پانچ دن تک سوائے ایک پاؤ دودھ کے کچھ نہیں کھایا پیا اور چھٹے دن بابا صاحبؒ کے حکم سے تاریخ پیشی پر عدالت میں حاضر ہوا اور وہاں سے اس کو ایک دم رہائی کا حکم ہو گیا اور جو اس کو پانچ سال کی سزا اور کئی ہزار روپے جرمانہ ہوا تھا' اس سے بری کر دیا گیا۔ پھر سیٹھ حضور بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور شکردرہ میں ایک ہفتہ تک کھانے وغیرہ پکوائے اور غریبوں مسکینوں کو خوب ہی کھلایا اور بابا صاحبؒ کا عاشق بن گیا اور ہمیشہ آکولہ سے اپنی موٹر پر معہ اپنے بچوں کے آتا تھا اور کئی کئی دن تک شکردرہ میں حضور باباؒ کی خدمت میں رہتا تھا۔

نفرت کی سزا

راوی: جلال الدین

شہر کا ایک بہت بڑا آدمی جو حضور باباؒ سے اظہار نفرت کرتا تھا۔ اپنے ملنے والے ایک دوست کے مجبور کرنے پر پاگل خانے کے اندر قدم رکھا تو یہاں حضور باباؒ کو عجیب عالم میں دیکھا کہ حضور باباؒ صاحب اپنا ہی بول و براز اپنے جسم پر مل رہے ہیں۔ تو وہ فوراً" ہی اظہار کراہیت کرتا ہوا واپس بھاگا۔ اس کے دوست نے مجبور کیا کہ میاں ٹھہرو یہ کیا

Marfat.com

طاقت ہے؟ ذرا صبر کرو اور دیکھو تو یہ بھی ایک رمزِ فقیرانہ ہے۔

غرض بابا حضورؒ اپنے عمل سے فارغ ہوئے تو فوراً ہی چار پانچ آدمی جو حضورؒ کے پاس کھڑے ہوئے تھے انہوں نے حضور کو نہلانا شروع کیا اور ان میں یہ عاجز فقیر بھی شامل تھا۔ غرض یہ کہ جب ہم لوگ حضور کو نہلا چکے اور آپ کو دوسرا چغہ پہنا دیا گیا تو یکایک ہم لوگوں کے ہاتھ خوشبو سے مہک اٹھے اور خوشبو کا بڑھتے بڑھتے یہ عالم ہو گیا کہ ساری فضا اور اطراف پاگل خانہ معطر ہو گیا۔ تمام لوگ حیران رہ گئے کہ اتنی زبردست خوشبو کہاں سے آ رہی ہے اور ہم لوگوں کو جو حضور کے نہلانے والے تھے، یہ احساس یکایک پیدا ہوا کہ ہم لوگوں کے ہاتھ خوشبو سے کس قدر مہک اٹھے ہیں اور تقریباً ایک ہفتہ تک میرے اور ان تمام آدمیوں کے ہاتھوں سے جو حضور بابا صاحبؒ کو نہلانے میں شریک تھے خوشبو نہیں گئی۔ اسی دوران اکثر و بیشتر لوگ یہ واقعہ سن سن کر ہمارے ہاتھ سونگھنے آتے تھے اور ہماری دست بوسی کرتے تھے۔ غرض یہ کہ ہر روز، روزِ عید کی طرح ناگپور کا شہر معطر و معنبر رہا اور وہ شخص جو بابا صاحبؒ کی یہ حالت دیکھ کر چلا گیا تھا اور کراہیت کا اظہار کیا کرتا تھا لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ بری طرح بیمار ہے اور اس کے بدن سے بدبو آ رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے گھر والوں نے بھی اس کے پاس آنا جانا بند کر دیا ہے اور دور ہی سے کھانے پینے کو دیتے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص دسویں گیارہویں روز مر گیا۔

ھادی منزل ناگپور

راوی: ڈاکٹر عطا الرحیم ناگپوری حال مقیم اسلام آباد

ڈاکٹر صاحب سے میری ملاقات غالباً مارچ ۱۹۹۴ء مغرب کے وقت ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اذکار تاج الاولیاء کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ میں نے انگریزی اور اردو دونوں کتابیں ڈاکٹر صاحب کو ہدیہ لے کر پیش کیں۔ بعد میں ڈاکٹر صاحب سے جو تفصیلی تعارف ہوا تو پتہ چلا کہ آپ پی ایچ ڈی (لیورپول، انگلینڈ) ایم آئی بایول ایف آر سی ای ایس (لندن)

Marfat.com

اور اسلام آباد میں ڈائریکٹر ایگریکلچر کونسل ہیں۔ ساتھ ہی یہ پتہ چلا کہ آپ خان بہادر حاجی عبد الطیف خان صاحب تاجیؒ جن کا ذکر اذکار تاج الاولیاء کے ہر ایڈیشن میں ہے۔ ان کے بھتیجے ہیں اور ناگپوری ہیں اور اپنی والدہ کی خواہش پر اپنے نانا مرحوم کے گھر سے بابا صاحبؒ کا کیا تعلق رہا ہے اور کیا کرامات ظہور میں آئیں۔ اس پر ایک کتابچہ لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ میرے لئے خاص تعارف تھا اس لئے کہ خان بہادر عبد الطیف خان صاحبؒ ہماری بزم تاج الاولیاء کے تاحیات صدر رہے۔ بابا صاحبؒ کے بچوں میں ایک خاص مقام ان کا رہا لہٰذا میں نے ان سے درخواست کی کہ آپ مجھے بھی واقعات لکھ کر روانہ کریں تو میں چوتھے ایڈیشن میں آپ کے نام سے ہی شائع کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے جو واقعات روانہ کئے اور اس میں بابا صاحبؒ کے بارے میں جو لکھا پیش قارئین کر رہا ہوں۔ (میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

حضرت بابا سید محمد تاج الدین ناگپوریؒ کی چند کرامات جن کا تعلق ہمارے نانا کے گھر ہادی منزل صدر ناگپور سے ہے۔ میری والدہ محترمہ اقبال النساء دختر خان بہادر عبد الہادی مرحوم و مغفور جو سابق دیوان مہاراجہ، جودھپور اور ہائی کورٹ جج ناگپور بھی رہے۔ میں اپنی والدہ کی خواہش پر ذیل کی کرامات کتابچہ کی شکل میں شائع کرنا چاہتا تھا۔ مجھے پتہ چلا دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کراچی سے بابا صاحبؒ کی سوانح شائع ہوئی ہے تو میں کراچی کے سفر میں دربار تاج الاولیاءؒ قصبہ کالونی گیا وہاں قاضی محمد علی تاجی صاحب سے اردو اور انگریزی کی سوانح حاصل کی۔ ان سے تفصیلی بات چیت ہوئی۔ ان کی خواہش پر یہ واقعات لکھ کر روانہ کر رہا ہوں اور اسے اپنے نانا مرحوم کے نام منسوب کرتا ہوں۔

(ڈاکٹر عطا الرحیم، ناگپوری)

سرزمین ہند زمانہ قدیم سے محبان خدا کی نظر کا مرکز رہا ہے۔ مختلف سلسلوں کے بزرگ یہاں آئے۔ اسلام اور بانی اسلام کی تبلیغ اور مخلوق خدا کی خدمت کی۔ ہندوستان کا صوبہ سی پی بہت پسماندہ علاقہ تھا۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی ۲ فیصد تھی۔ اس علاقہ میں

Marfat.com

حضرت بابا تاج الاولیاء کا ظہور ہوا۔ بابا صاحبؒ نے اپنی روحانی طاقت اور اپنے عمل سے لاکھوں غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔ ہندو، مسلم سکھ، عیسائی پارسی سب ہی نے تاج دینی فیض حاصل کیا اور آج بھی کر رہے ہیں۔ بابا صاحبؒ پر بہت کم لکھا گیا لیکن قاضی محمد علی تاجی نے ایک ضخیم کتاب اذکار تاج الاولیاء شائع کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ بابا تاج الدینؒ اس دور کے قطب مدار عالم ہیں۔ اس کتاب کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اب چوتھا ایڈیشن شائع ہو رہا ہے۔ میری والدہ محترمہ نے جو واقعات بیان کیے ان کو لکھتا رہا۔ اس سلسلہ میں خان محمد (پشاوری) ہمارے نانا صاحب کے پاس بحیثیت کوچوان ملازم تھے۔ ان سے بھی ان واقعات لکھنے میں بڑی مدد ملی۔ یہ حضرت ہمارے نانا صاحب کو گھوڑا گاڑی میں کورٹ اور دیگر جگہ جہاں بھی ہم لوگ جانا چاہتے، لے جاتے تھے۔ میری پہلی ملاقات خان محمد صاحب سے ۱۹۴۲ء میں ہوئی جب میں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا اس کے علاوہ ہمارے نانا صاحب نے جب وہ دیوان مہاراجہ جودھپور تھے اجمیر شریف سے ایک خاتون کو گھر کے کام کے لئے ساتھ لائے۔ یہ راجپوت خاتون مسلمان ہوئیں اور بابا صاحبؒ کی عاشق تھیں۔ یہ اماں بی کے نام سے مشہور تھیں۔ بابا صاحبؒ ان کو اماں کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ اماں بی بابا صاحبؒ کے لئے اکثر کرتہ سلوا کر پہناتی تھیں بلکہ بعض دفعہ بابا صاحبؒ نے اماں بی سے کرتہ فرمائش کرکے بھی پہنا۔ اماں بی سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں جو بھی کھانا پیش کرتیں سرکار ضرور کھاتے۔ بلکہ سرکار نے کئی بار کھانا میرے نانا کے ساتھ بھی کھایا۔ اماں بی سے سرکار نے کبھی زردہ کی فرمائش بھی کی جو اماں بی نے اسی وقت پوری کی۔ یہ اماں اور ہمارے نانا صاحب کے گھر پر بابا صاحبؒ کا خصوصی کرم تھا کہ اماں بی نے کوچوان سے کہا کہ سرکار کو آج کہیں سے بھی لاؤ۔ کوچوان بابا صاحبؒ کو تلاش کرکے اماں کا سلام پیش کرتا اور سرکار اس تانگہ میں بیٹھ کر ہمارے نانا صاحب کے گھر تشریف لے آتے۔ میری والدہ صاحبہ جن کی عمر اس وقت ۹۔۱۰ سال تھی۔ اکثر شکر درہ بابا صاحب کی خدمت میں

Marfat.com

اپنے بہن بھائیوں کے ہمراہ حاضری دیتیں۔ ہمارے نانا، نانی کے انتقال کے بعد سرکار بابا صاحبؒ کے کرم سے اماں بی نے پورا گھر سنبھالا، بچوں کو تعلیم دلوائی، چھوٹے سے بڑا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(۲) اماں بی جب سرکار کی خدمت میں تانگہ روانہ کرتیں تو میرے ماموں عبدالباقی مرحوم جو اس وقت کم عمر تھے تانگہ میں بیٹھ کر بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک روز ماموں بابا صاحبؒ کے ہمراہ تانگے میں گھر آرہے تھے۔ بابا سرکارؒ نے بیڑی پیتے پیتے میرے ماموں کو دے کر فرمایا "لے پی" ماموں صاحب نے پی لی۔ بیڑی پینے کے نتیجے میں میرے ماموں نے بی اے ایل ایل بی تک اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی اور گورنمنٹ پریس (ناگپور) میں ملازمت کی اور کنٹرولر کے عہدے پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے۔

(۳) میری نانی (حبیب النساء صاحبہ مرحومہ) کا جب انتقال ہوا تو تمام بچے چھوٹے تھے بلکہ میرے چھوٹے ماموں عبدالزکی تو صرف دو ماہ کے تھے۔ نانا مرحوم کے ایک دوست اصغر علی صاحب وکیل رائے پور میں وکالت کرتے تھے۔ نانا صاحب کے گھر کا حال دیکھ کر گئے تھے۔ انہوں نے نانا صاحب کو رائے پور بلایا اور ایک بڑی عمر کی خاتون سے نانا صاحب کا عقد ثانی کروادیا۔ جس روز نانا صاحب کا عقد رائے پور میں ہو رہا تھا۔ نانا کے تمام بچے جن میں میری والدہ بھی شامل تھیں۔ شکردرہ شریف بابا صاحب کی خدمت میں حاضری کے لئے پہنچے۔ بابا صاحبؒ کی قدم بوسی کی، بچوں کو دیکھ کر بابا صاحبؒ چادر اوڑھ کر لیٹ گئے تھے۔ بچے کچھ دیر سرکار کی خدمت میں بیٹھ کر واپس آگئے۔ اسی رات نانا صاحب نئی نانی کو لے کر گھر آگئے۔ رائے پور سے ناگپور کا ریل کا سفر کل ایک گھنٹہ کا ہے۔ اس ایک گھنٹہ کے سفر میں نانا نے نئی نانی کو اپنے بچوں کی پوری تفصیل بتائی اور ان سے اچھا برتاؤ کرنے کی ہدایت کی۔ سفر میں ہی نانا صاحب کے دوران خون میں اضافہ ہوگیا طبیعت خراب ہونے لگی۔ اسی حالت میں گھر پہنچے

Marfat.com

تھے۔ نانا صاحب کی طبیعت دیکھ کر سب بچے پریشان ہوئے۔ فیملی ڈاکٹر کو بلایا اس نے چیک کر کے دوا دی۔ اس سے کچھ افاقہ ہوا تو آپ صحن میں ٹہلتے ٹہلتے کلمہ شریف کا ورد بھی کرتے رہے۔ اسی دوران دل کا دوسرا دورہ پڑا اور نانا اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بابا صاحبؒ کی خدمت میں بچوں کا حاضر ہونا اور آپ کا چادر اوڑھ کر لیٹ جانا یقیناً سب ہونے والے واقعات کی نشاندہی تھی۔ ویسے نانا صاحب اور ان کے پورے خاندان پر بابا صاحبؒ کا بے حد کرم رہا۔ اسی کرم کی وجہ تھی کہ نانا صاحب نے مسلمان بچوں میں انگریزی تعلیم عام کرنے کے لئے ۱۹۰۰ء میں سرسید احمد خان کے مشن کی پیروی کرتے ہوئے انجمن اسلامیہ ہائی اسکول جو اب انجینئرنگ کالج بن گیا ہے اس کو قائم کرنے اور چلانے میں نانا جان کا بہت ہاتھ تھا۔ اسے بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ راقم نے میٹرک تک اسی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ اس اسکول کے بچوں نے کھیل کے میدان میں بھی بڑا نام پیدا کیا۔

میرے ماموں عبد القوی صاحب باشو بابا کی بڑی عزت اور خدمت کیا کرتے تھے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ ان بزرگ کے والد بابا صاحب کے خادم تھے۔ ایک روز سرکار کی خدمت میں تھے سرکار نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا "جا تیرے گھر میں اللہ میاں آئے ہیں۔ جب یہ گھر گئے تو پتہ چلا کہ لڑکا تولد ہوا ہے۔ ان کا نام باشو رکھا گیا اور یہ بابا صاحب کے کرم سے ولی ہی پیدا ہوئے۔ بے شمار حضرات نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

اماں بی صاحبہ جو بچوں کی خدمت دل و جان سے کر رہی تھیں ان کے لئے مرغیاں، طوطے اور بکریاں بھی پال رکھی تھیں۔ ایک روز شام کو وہ مرغیاں اور دوسرے جانوروں کو کمرے میں بند کر رہی تھیں کہ بابا صاحبؒ تانگے میں تشریف لے آئے اس وقت اماں بی ایک کالی مرغی کو تلاش کر رہی تھیں۔ بابا صاحبؒ نے دریافت کیا۔ "اماں کیا ڈھونڈتی ہو" اماں بی نے بتایا کہ ایک کالی مرغی نہیں مل رہی ہے۔ سرکار نے فرمایا "مر کو جائے گا (یعنی مرجائے گا) سرکار اماں کے ہمراہ کمرے میں آئے تھوڑی دیر بعد روانہ ہوگئے۔

Marfat.com

ہمارے پڑوس میں ایک ہندو تلنگار رہتا تھا۔ اس نے مرغی پکڑ کر ذبح کر کے کھال ' پر ٹانگیں ہمارے گھر کے پچھلے دروازے کے سامنے پھینک دیا۔ اسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ سرکار نے فرمادیا تھا چوری کر کے مرغی کھانے والا "مر کو جائے گا۔"

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ ان کے بھائی عبد القوی صاحب مرحوم بچپن میں سوکھے کے مرض میں مبتلا ہوئے کافی علاج کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ایک روز اماں بی نے علاج سے تنگ آکر بابا صاحبؒ کے قدموں میں ڈال دیا۔ آپ نے اپنی داڑھی مبارک کا ایک بال نکال کر اماں بی کو دیا۔ اماں بی نے اس کا تعویذ بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا۔ چند روز میں وہ صحت یاب ہو گئے۔ وہ تعویذ ماموں صاحب مرحوم اپنے ساتھ لے کر گئے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوی ماموں پر سرکار کا بچپن ہی سے کرم رہا۔ والدہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ قوی میاں کو بچپن ہی میں دست و قے کی شکایت ہوئی چند دن میں حالت خراب ہو گئی۔ علاج سے کوئی افاقہ نہ ہوا تھا تو سرکار ایک روز تشریف لائے۔ ان کے قدموں میں میاں قوی کو ڈال دیا۔ سرکار نے فرمایا "چندن (صندل) گھس کر پلا"۔ اماں بی نے فوراً" عمل کیا ہفتہ بھر میں صحت یاب ہو گئے۔

میرے ماموں نے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ ان کو ایک معذور لڑکا ملا۔ جس کے پیر بیکار ہو گئے تھے۔ بیٹھے بیٹھے ہاتھوں کے سہارے آگے بڑھتا تھا۔ اس کی معذوری کو دیکھ کر ماموں نے اسے تاج آباد شریف پہنچا دیا کہ یہاں لنگر ملتا رہے گا۔ اسی طرح اس کا گزر ہو جائے گا اور سرکار کے مزار شریف کے سامنے پڑا رہے گا تو ممکن ہے سرکار کی توجہ سے تندرست ہو جائے۔ لیکن وہ کچھ عرصہ وہاں رہ کر ناگپور اسٹیشن آگیا یہاں اس کو کافی پیسے ملتے تھے۔ قلی اسے کھانا لا کر دیتے اور خود بھی کھاتے۔ لڑکے نے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ بابا صاحبؒ کے دربار میں ایک عرصہ تک پڑا رہا لیکن انہوں نے میرے لئے کچھ نہ کیا۔ ایک روز رات میں سرکار اس کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ "اٹھ" یہ کہہ کر ایک ٹھوکر ماری" ٹھوکر سے وہ بیدار ہوا اور اٹھ کھڑا ہوا اور چلنے پھرنے لگا۔

Marfat.com

اس واقعہ کے اس وقت کے اسٹیشن کے تمام ملازمین گواہ تھے۔ یہ واقعہ اخبار میں بھی شائع ہوا ہے۔

میری والدہ محترمہ نے ایک اور واقعہ یوں بیان کیا ہے۔ تمہارے والد کے دوست نیاز علی صاحب کا انتقال ہوگیا۔ تدفین کے بعد لوگ گھر واپس آئے۔ یہاں آکر فاتحہ پڑھی اسی وقت ایک بزرگ لنگی پہنے آئے اور ان کے بڑے لڑکے مستان علی سے فرمایا یہاں کوئی انتقال کرگیا۔ اس پر مستان علی نے کہا۔ آپ کو معلوم ہے اتنا ہی کہنا تھا کہ بزرگ نے فرمایا "تاج والے کے پاس اس کو لائے کیوں نہیں رہے۔ یہ فرماکر غائب ہوگئے۔ تمام حاضرین نے اسی وقت کہا کہ یہ بابا حضورؒ خود تھے۔

اسی طرح بابا صاحبؒ کی بے شمار کرامات ہیں اور آج بھی بے شمار لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔ بابا صاحبؒ کے فیض یافتہ حضرات مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ کراچی میں دربار تاج الاولیاء قائم ہے جہاں مخلوق کی خدمت ہورہی ہے۔ اس دربار میں بابا صاحبؒ کے تبرکات بھی موجود ہیں جن کی ہر سال دو مرتبہ زیارت کرائی جاتی ہے۔

محمد سلیمان شمسی تاجی (مرحوم)

آپ دہلی کے باشندہ تھے آپ کا تعلق پنجابی سوداگر برادری سے تھے حضرت قاضی باباؒ کی خدمت میں اپنے کسی دنیاوی کام سے حاضر ہوئے اور پھر قاضی باباؒ اور بابا صاحبؒ کے ایسے فدائی ہوئے کہ ناگپور بھی قاضی باباؒ کے ہمراہ حاضری دی اور ۳۲ سال سے دربار تاج الاولیاء کے حاضر باش رہے۔ آپ نے ایک شیشہ کا کارخانہ مکمل کیا تمام مشینیں وغیرہ فٹ کیں موٹر وغیرہ سب صحیح حالت میں لگائی۔ لیکن جب شروع کرنے کا وقت آیا تو موٹر چل کر ہی نہیں دیتی تھی ہر میکنک یہی کہتا تھا کہ موٹر میں کوئی خرابی نہیں معلوم ہوتی آپ نے کارخانہ میں بابا صاحبؒ کی شبیہ مبارک بھی لگا رکھی تھی ایک روز پریشان ہوکر شبیہ مبارک کے سامنے کھڑے ہوگئے بابا صاحبؒ سے عرض کیا سرکار بابا صاحبؒ نے کرم فرمایا اور موٹر چل گئی شبیہ مبارک کے سامنے کھڑے ہوکر یا شبیہ کو

Marfat.com

سامنے رکھ کر عرض کرنے سے صرف یہ مقصد ہوتا ہے کہ تصور قائم ہو جائے یہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ پاکستان میں بھی بے شمار حضرات آج بھی مستفیض ہو رہے ہیں وہ حضرات جن کے واقعات ہم تک پہنچ سکے کتاب کی گنجائش کے لحاظ سے شائع کئے گئے ہیں۔

کنکر پتھر کی بریانی

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۵ء

راوی عطاء الرحیم صاحب سب انجینئر کے ڈی اے نے ان کی والدہ جن کبرا بی کے حوالہ سے مندرجہ واقعہ سنایا ہمارا تعلق جبلپور سی پی انڈیا سے ہے میرے والد ریلوے ڈرائیور تھے۔ میری والدہ کی عمر اس وقت ایک سو دس سال کی ہے۔ سرکار بابا میں اکثر حاضر ہوتی رہیں ایک روز سرکار بابا صاحب ناگپور شریف کے ایک محلہ کے ایک مکان میں داخل ہوئے اس مکان کے مکین دو روز سے فاقوں میں مبتلا تھے۔ بچے جب زیادہ پریشان کرنے لگے تو بچوں کی والدہ نے کنکر پتھر پانی پتیلی مین ڈال کر چولھے پر چڑھا رکھا تھا اور بچوں کو تسلی دے رہی تھیں کہ کھانا تیار ہو رہا ہے۔ لیکن جب بچے بھوک سے بے تاب ہو گئے تو رونے لگے ماں بھی کب تک تسلی دیتی اس کے بھی آنسو آ گئے۔ بابا صاحب اسی وقت گھر میں داخل ہوئے اور اس مائی سے مخاطب ہو کر فرمایا "اماں کیا پکا رہی ہو" یہ کہتے ہوئے آپ نے ہانڈی میں جھانکا تو چند قطرہ آپ کے پسینے کے اس ہانڈی میں گر گئے۔ آپ یہ فرماتے ہوئے باہر آ گئے "اماں بچوں کو کھانا کھلاؤ" اس مائی نے ہانڈی میں جھانکا تو بریانی تیار تھی۔ خود بھی کھایا اور گھر کے تمام افراد کو کھلایا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر میں رزق کی فراوانی کر دی۔

یہ حقیقت ہے حقیقت میں حقیقت بیں ہیں آپ
دین کا تاج آپ کے سر پر ہے تاج دیں ہیں آپ

Marfat.com

وصال کی پیشنگوئیاں

ماہ ذی القعدہ ۱۳۴۴ھ میں حضور باباصاحب قبلہ حسب معمول گھومنے کے لئے نکلے اور ڈگوری کے پل پر بیٹھ گئے۔ بہت سے لوگ آپ کے قریب بیٹھ کر اپنی اپنی مرادیں عرض کر رہے تھے۔ حضور میری طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے تاج العارفین، سراج السالکین، تاج الملوک جانتے ہو یہ کون ہیں، میں نے جواب دیا آپ کے سوا کون ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا "ھو بابا"

ایک لمحہ کے بعد پھر فرمایا عید کا چاند دیکھا کیا؟ میں نے عرض کی رمضان کی عید ہو چکی ہے۔ اب عید الضحیٰ کا چاند یعنی بقرعید کا چاند دکھائی دے گا۔ آپ نے فرمایا "ھو بابو" ایک چاند کے بعد چاند نہ دیکھے گا۔

ماں کی خدمت کی
تعلیم اور وصال کی پیشنگوئی

حضرت فرید خان صاحب فضا نے جو انجمن ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے حیدر آباد دکن کے کسی کالج میں پروفیسر کی آسامی کے لئے درخواست دی تھی۔ یہ واقعہ ۱۹۲۵ء ہی کا ہے۔ آپ کو ملاقات کے لئے طلب کیا گیا تو سرکار کی خدمت میں اجازت لینے حاضر ہوئے (فضا صاحب جب بھی ناگپور شریف سے کہیں باہر تشریف لے جاتے تو حضور سے اجازت حاصل کرتے) حضور سے عرض کیا۔ یہاں مجھے تنخواہ بہت کم ملتی ہے وہاں یہاں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تنخواہ ملے گی۔ فرمایا "پھر بوڑھی اماں کی دیکھ بھال کون کرے گا" اس کے جواب میں فضا خان صاحب نے فرمایا۔ "حضور تنخواہ زیادہ ملے گی تو

Marfat.com

خدمت کے لئے ملازمہ رکھ لوں گا" سرکار نے فرمایا۔ "بڑا ضدی ہے 'نہیں مانتا اچھا مجھے مٹی دے کر تین دن بعد چلے جانا۔ تجھ سے بڑا کام لینا ہے"۔ تیسرے ہی دن سرکار کا وصال ہوا۔

وصال کی تیسری نشاندہی

۱۹۲۵ کی ماہ ذیقعد میں حضور کی طبیعت قدرے خراب ہوئی۔ جس کی وجہ سے آپ محل سے دو چار روز باہر تشریف نہیں لائے۔ سرکار کے عزیزوں اور خادموں نے مہاراجہ کے محل سے سرکار کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے مہاراجہ کے خلاف کئی غلط الزامات لگا کر کیس کر رکھا تھا۔ ادھر مہاراجہ کے محل کے سامنے چوراہے پر ہم لوگوں نے اپنے جھونپڑے بنا رکھے تھے۔ یہ زمین محکمہ نزول کی تھی نزول والے نے بذریعہ پولیس ہم لوگوں کو وہاں سے ہٹانا چاہا تو نواب نیاز الدین صاحب نے ہم سب کو اپنی امریٹر روڈ کی زمین کے ۶ سے ۷ ایکٹر پر جھونپڑے بنانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس زمین پر سب سے پہلے میں نے جھونپڑا بنایا۔ بعد میں بھائی منشی جمال الدین مرحوم و بھائی منشی عبدالرشید صاحب اور پھر یکے بعد دیگرے لوگ بناتے رہے۔ یہ زمین ویران ہونے کے باوجود پر رونق و پر فضا معلوم ہوتی تھی۔ ایک روز ہم سب نے اس علاقہ کا نام رکھنے کا سوچا کسی نے کچھ کسی نے کچھ بتایا سرکار نے میرے زبان سے اس کا نام تاج آباد نکلوایا۔ سب نے متفقہ طور پر نام کو تسلیم کیا۔ دوسرے دن سرکار بابا صاحبؒ نے شکردرہ شریف میں جو گھنٹہ لگا ہوا تھا۔ (مہاراجہ کے ملازمین سرکار جب محل سے باہر تشریف لائے تو مخلوق کی اطلاع کے لئے اسے بجاتے تھے۔) اسے کھولا اور فرمایا "یہ گھنٹہ تاج آباد شریف میں بجے گا" گھنٹہ کو ساتھ لے کر حضور بابا صاحب تاج آباد تشریف لائے ہم لوگوں نے ایک جگہ مسجد کا جھونپڑا بھی بنا رکھا تھا حضور اس میں آکر بیٹھ گئے اور کھانا طلب کیا ہر جھونپڑے سے کھانا لاکر حضور کے سامنے پیش کیا گیا۔ سرکار نے چند لقمے تناول فرما کر وہ تبرک ہم سب کو عطا کر کے آگے نواب صاحب ہی کی زمین جو بیر پیٹھ کا

Marfat.com

علاقہ کہلاتی تھی روانہ ہوئے تمام خدام بھی ساتھ تھے۔ میدان میں ایک جگہ بیٹھ کر ایک جگہ کی مٹی اٹھا کر سونگھی اور فرمایا۔ "حضرت یہ مٹی بہت اچھی ہے۔ ہمارے لئے یہاں بنگلہ بناؤ تو رہیں گے" پھر فوری فرمایا "چپ جھونپڑا رہا تو بس"

چوتھی پیشنگوئی "ہزاروں کنکریاں کھا گئے"

راوی داروغہ عزیز الحق یہ داروغہ جی شہر ناگپور میں انسپکٹر پولیس تھے۔ ایک روز دوران ڈیوٹی (پولیس کی وردی میں) تھانے کے ورانڈے میں ٹہل رہے تھے۔ (داروغہ جی کے متعلق مشہور تھا کہ یہ دنیا کے تمام برے کام کرتے ہیں)۔ سرکار بابا صاحبؒ تھانے کے سامنے سے اسی وقت گزر رہے تھے۔ یکایک سرکار نے داروغہ جی کی طرف اوپر سے نیچے تک نظر ڈالی۔ سرکار کی نظر فیض اثر سے داروغہ جی تھانے سے باہر آگئے وردی پھاڑ دی۔ قلندرانہ کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس میں مخلوق کی خدمت کی طرف رجوع ہو گئے۔ وہ فرماتے تھے کہ ایک روز سرکار کی علالت کی دوران ایک شخص نے میرے سامنے عرض کیا۔ اللہ باوا اچھے ہو جائیے اس پر آپ نے فرمایا "اب کیا اچھے ہو نگے ہزاروں کنکریاں کھا گئے"

علالت حضور

ذیقعد ہی سے سرکار کی طبعیت خراب رہنے لگی لیکن مخلوق گھیرے رہتی اور آپ حسب معمول سب کی فریاد سنتے اور سب کو بامراد کرتے۔ ذی الحجہ کا چاند نظر آگیا۔ عیدین پر سرکار شہر کا گشت کرتے تھے اس دن خدام آپکو بہت قیمتی جبہ پہناتے تھے۔ سرکار اس روز عمامہ بھی باندھتے اور شہر کی ہر گلی سے گذر کر مخلوق کو اپنے دیدار سے مشرف فرماتے۔ اس مرتبہ عید آئی صبح سے شام تک خدام نے کوشش کی کہ حضور نیا جبہ زیب تن فرمائیں اور شہر چلیں لیکن سرکار نے جبہ پہنا اور نہ شہر کے لئے نکلے۔ بلکہ پورے مہینے میں آپ شہر میں بہت کم نکلے اب محرم شریف کا چاند بھی نظر آگیا محرم شریف میں آپ کا یہ معمول تھا کہ عاشورہ کے روز سبز جبہ زیب تن فرما کر میدان کربلا کو

Marfat.com

جاتے مریدین خدام اور مہاراجہ بھونسلے کی سواری ساتھ ہوتی حضور کی سواری کے پیچھے بابا محمد حسین صاحبؒ خواجہ علی امیر الدین صاحبؒ خواجہ قادر محی الدین صاحبؒ کی گاڑیاں ہوتیں۔ راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے ہاتھی پر سوار ساتھ ہوتے۔ زائرین مریدین کا مجمع دائیں بائیں ساتھ چلتا حضور کی بگھی کے ہر دو جانب دو نشان بردار ہوتے تھے۔ چنانچہ اس عاشورہ کے دن بھی حضور بابا صاحب حسب معمول شکردرہ سے نکل کر تھوڑی دور ہی چلے ہوں گے کہ وزیر نامی نشان بردار سے نشان اپنے دست مبارک میں لے لیا۔ اور بلند آواز سے فرماتے چلے۔

امام دین سلطان مدینہ　　　شاہوں کے سردار حسین

جب آپ نے مندرجہ بالا کلام پڑھنا شروع کیا۔ اس وقت آپ کی عجیب کیفیت تھی ہر چہار جانب دولہا یا حسین یا حسین کے نعرہ بلند ہو رہے تھے۔ ہر شخص قدم بوس ہو رہا تھا میرے سرکار دولت دارین لٹا رہے تھے آپ کے دست مبارک میں علم دیکھ کر اہل نظر حضرات بابا صاحب کو خصوصی شان حسینی میں جلوہ گر دیکھ رہے تھے حسنی و حسینی رنگ نمایاں نظر آرہا تھا۔

ناگپور شریف میں محرم کا جلوس ہمیشہ خصوصی شان و شوکت سے ہی نکلتا رہا ہے لیکن آج ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی شخص کو حضور قدمبوسی سے محروم نہیں رکھیں گے۔ ہر شخص قدمبوسی ہو کر اپنی مرادیں پا رہا تھا

بقول سرکار

"میرے پاس جس کا جو کچھ ہے اگر وہ اپنی زندگی میں حاصل نہ کر سکا تو اس کی قبر میں ٹھونس ٹھونس کر بھر دوں گا۔"

حضور شہر کا گشت کر کے کربلا شریف پہنچے کچھ دیر وہاں رک کر شکردرہ واپس تشریف لے آئے۔

دوسرے روز سرکار کے مریدین نے حسین علیہ السلام کی شان میں منقبت

Marfat.com

ترتیب دے کر اس کا نام گلدستہ رکھا اور وہ سرکار کی خدمت میں پڑھا گیا میں (مولف) نے اس گلدستہ میں سرکار تاج الاولیاء کے ہر دو شجرہ (قادریہ چشتیہ) شامل کر کے اس کا نام "گلدستہ تاج" رکھا جو مریدین میں خصوصی طور پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

محرم کی ۱۶، ۱۷ تاریخ کو حضور کو قدرے بخار ہو گیا چونکہ حضور دو ماہ قبل ہی سے کچھ اس قسم کی باتیں کر رہے تھے۔ "یہ مٹی بہت اچھی ہے" یہاں چپ جھونپڑا بنا دے تو بس ہے وغیرہ وغیرہ آپ کے ان اشاروں نے راجہ بہادر اور سرکار کے خدام اور مریدین کو فکر مند کر دیا تھا۔

حکیم ظفر حسین صاحب تاجی حضور کے جاں نثار تھے۔ آپ نے اپنا مطب بند کر دیا اور سرکار کی خدمت میں آگئے۔ نیز مہاراجہ نے کئی ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کیں۔ ایک روز میں سرکار کی خدمت سے واپس آکر اپنے جھونپڑے میں بیٹھا ہی تھا کہ بھائی جلال الدین صاحب تاجی تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے۔ ڈاکٹر اور حکیم تو سرکار کے لئے راجہ صاحب نے مقرر کر رکھے ہیں لیکن ہمیں بھی اپنے طور پر سرکار کے لئے کسی ڈاکٹر کا انتظام کرنا چاہئے میں فوراً" تیار ہو گیا۔ اور ہم دونوں ڈاکٹر چو لکر صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ یہ سرکار کے بے حد عقیدت مند تھے فوراً" ہی ہمارے ساتھ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سرکار کا معائنہ کیا اور فرمایا مجھے تو کوئی مرض معلوم نہیں ہوتا۔ پھر علاج کس مرض کا کروں سمجھ میں نہیں آرہا ہے کل پھر آکر چیک کروں گا۔ دوسرے روز بھی آئے مگر کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے۔

وصال

الغرض ہر ممکن کوشش کے باوجود حضور کی حالت حق کی طرف مائل ہوتی جارہی تھی۔ مہاراجہ نے بحکم حضور ہر طرف اطلاع کرادی کہ ہر شخص حضور کی زیارت کے لئے آسکتا ہے ایک طرف حضور کی علالت کی پریشانی دوسری طرف مقدمہ کی فکر نے

Marfat.com

مہاراجہ بہادر کو نڈھال کر رکھا تھا مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۹ اگست تھی ۱۷ اگست بوقت مغرب سرکار نے مہاراجہ کو قریب بلایا۔ پلنگ سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے اس جانثار غلام سے فرمایا "مت گھبرا میرا بستر تیرے گھر سے لاکھوں برس نہیں اٹھ سکتا" لوگوں کا ہجوم بڑھتا ہی جا رہا تھا سب کے لئے آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ اور ہر چہار جانب نظر رحمت سے دیکھا پھر پلنگ پر لیٹ گئے۔ اور مکاں سے لامکاں میں روح پر فتوح پرواز کر گئی (۱۷ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ یوم دوشنبہ بوقت مغرب وصال فرمایا) اناللہ وانا الیہ راجعون○

حضرت فرید خان صاحب فضا فرماتے ہیں سرکار کے وصال کی خبر دور دور تک پہنچ چکی تھی لوگ کثرت سے جمع ہو چکے تھے۔ راجہ بہادر کی خواہش تھی کہ محل میں ہی تدفین ہو جائے لیکن چونکہ حضور بابا صاحبؒ نے بیر پیٹھ کی زمین پسند کی تھی۔ چنانچہ نواب نیاز الدین خاں صاحب نے اعلان کیا کہ مجھے ۲۰ (بیس) ہزار روپے مل جائیں تو پورا بیر پیٹھ درگاہ کے لئے دے دوں گا۔

چنانچہ تمام خدام اور حاضرین کے مشورہ سے بیر پیٹھ میں تدفین کا طے ہوا ایک مقام پر قبر کھودی گئی لیکن وہ پسند نہ آیا۔ آخر اس مقام پر پہنچ گئے جہاں کی مٹی سرکار نے سونگھی تھی۔ یہاں قبر تیار کی گئی آج ۲۷ محرم الحرام تھی ۲۶ ہی سے زیارت کرنے والوں کا بے پناہ ہجوم تھا دوسرے روز تو دور دراز مقامات کے لوگ بھی پہنچ گئے تھے ہجوم کسی طرح بھی سرکار کے قریب سے ہٹنے کو تیار نہ تھا پولیس بھی اس بے قابو مجمع کو ہٹا نہیں سکتی تھی دن کے تین بج چکے تھے۔ سرکار ہی نے اس مجمع کو کچھ فہم عطا کی مجمع ہٹا تو غسل شریف کا انتظام کیا گیا۔ مولانا نجم الدین صاحب "تاجی" نے غسل دیا غسل کے بعد کفنایا گیا اور جنازہ تیار کیا گیا۔ بے شمار پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ جنازہ کے گرد مضبوط بلیاں باندھی گئیں۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ کاندھا دے سکیں مخلوق نے جنازہ مبارک کے ساتھ سارے شہر کا گشت لگایا سارا شہر ماتم کدہ بن گیا تھا۔ چھوٹے بڑے

Marfat.com

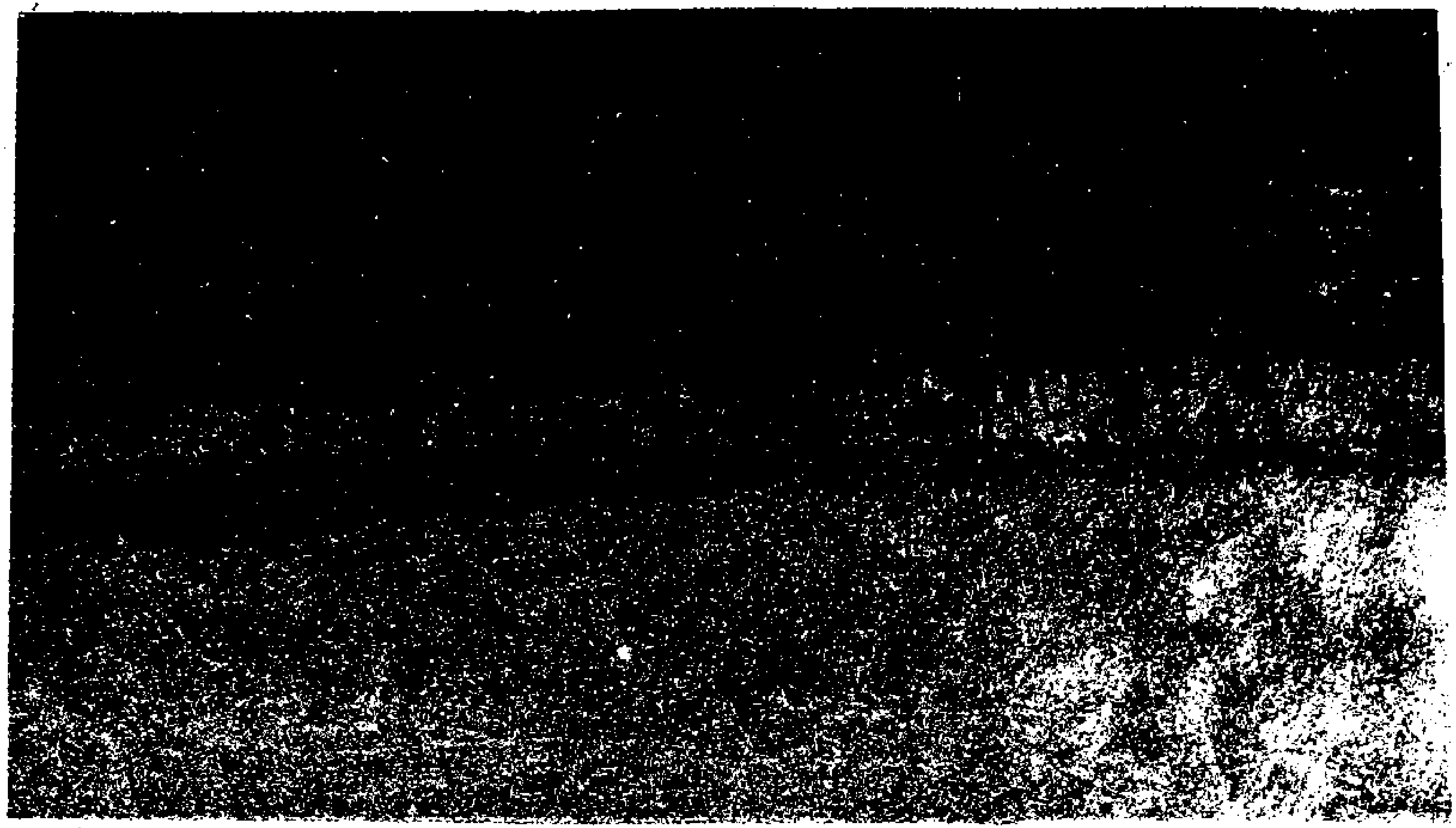

Marfat.com

مسلم، غیر مسلم، مرد، عورت، پروانہ وار گر رہے تھے۔ جنازہ مبارک نکلنے سے پیشتر بارش بہت زور کی ہو رہی تھی لیکن اس وقت تھم گئی۔ جنازہ مبارک شہر کا گشت کرتے ہوئے مغرب سے قبل بیر پیٹھ (تاج آباد شریف) پہنچا نماز جنازہ مولوی محمود علی صاحب ندوی لکھنوی نے پڑھائی جو امراؤتی میں مدرس تھے اور صاحب تقویٰ بزرگ عالم تھے آپ نے حضور بابا صاحب کو جنازہ کے باہر کھڑا دیکھا۔

یہاں تو ہجوم اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ بمشکل تمام معزز بزرگوں کی درخواست پر مجمع زیارت کے بعد ہٹایا گیا تقریباً ۱۱ بجے شب میں مولوی نجم الدین صاحب تاجی اور حکیم سید ظفر حسین تاجی صاحب نے جسم اطہر کو لحد میں اتارا۔ اس طرح تدفین عمل میں آئی بعد فاتحہ ہوئی اور سب غم سے نڈھال اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

سلام بحضور تاج الاولیاء

از قاضی بابا سید امجد علی تاجی

السلام اے تاجدار اولیاء — السلام اے محرم سر خدا
السلام اے شان رب العالمین — السلام اے رہبر کل تاج و دین
السلام اے جانشین پنجتن — السلام اے دافع رنج و محن
جتنے خادم آپکے حاضر ہیں یاں — چاہتے ہیں آپ سے حفظ و اماں
ہو سلام امجد تاجی قبول — اہل مجلس کی مرادیں ہوں حصول

اخبارات کے تبصرے

(بعد وصال) اخبار مدینہ بجنور

اخبار مدینہ مورخہ ۲۳ صفر المظفر ۴۴ ۱۳ھ مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۲۵ء رقمطراز ہے کہ حامل کمالات ظاہری و باطنی جناب قبلہ حضور مولانا سید بابا تاج الدین شاہ صاحبؒ چند روز کی علالت بخار وغیرہ میں مبتلا ہو کر بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ محرم الحرام ۴۴ ۱۳ھ بروز دوشنبہ بوقت ۷ بجے شام بمقام محل راجہ رگھوجی صاحب بھونسلے شکردرہ

Marfat.com

ناگپور اس دار فانی کو خیرباد کہہ کر عالم جاودانی کو سدھارے۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

حضور کی زندگی میں لوگ دور دور سے آپ کی زیارت کو آتے تھے جو شخص حاجت مند آتا حضور حق تعالے سے اس کی مشکل کشائی وحاجت روائی کی دعا فرماتے کثرت سے عقیدت منداور مریض 'کوڑھی' اپاہج' آسیب زدہ اور دیگر قسم کے حاجت مند آپکی امداد کے خواہاں دربار میں پڑے رہتے تھے ہر آدمی آپ کے وجود سے فیض باطنی وظاہری حاصل کرتا ہروقت لنگر خانہ جاری رہتا تھا۔ صدہا غریب مسکین یتیم واسیر کی پرورش کا سامان دربار میں موجود تھا۔

رام کا دوسرا جنم

آندھرا پتریکا مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۲۵ء رقمطراز ہے کہ "رام ایک جنم میں آکر چلا گیا تھا اور اب تاج الدین بابا کے جنم میں آیا تھا جو ۱۷ اگست ۱۹۲۵ء کو اس دنیا سے چلا گیا"

ناگپور کے بزرگ

مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۲۵ء اخبار انگریزی ٹائمز آف انڈیا رقمطراز ہے کہ ناگپور سے ایک عجیب واقعہ کی اطلاع وصول ہوئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص جو ایک عرصہ قبل موٹر کے حادثہ کی وجہ سے لنگڑا ہو گیا تھا۔ اور اس واقعہ کے بعد سے ناگپور ریلوے اسٹیشن کے قریب بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا وہ صرف ایک رات میں صحت یاب ہو گیا۔ شخص مذکور نے ہمارے نامہ نگار ناگپور سے بیان کیا کہ اس نے گزشتہ ماہ میں ناگپور کے مسلمان بزرگ حضرت تاج الدین کے مزار پر حاضری دی تاکہ اپنی صحت یابی کے لئے دعا مانگے لیکن چونکہ کئی ہفتہ کی مدت گزر جانے کے باوجود اس کو اپنی حالت میں کوئی تغیر محسوس نہیں ہوا۔ اس لئے اس نے حضرت پر شدت سے لعن طعن کیا اس شخص کی اس بدزبانی سے برانگیختہ ہو کر حضرت ایک سفید عبا پہنے ہوئے اس کے خواب میں نمودار ہوئے اور اس لنگڑے شخص کو حکم دیا کہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے چار مرتبہ ایسا کیا

Marfat.com

گیا لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ پانچویں دفعہ حضرت نے اس کو کچھ مٹھائی اور ایک گلاس شربت دے کر ایک ٹھوکر لگائی اور پھر حکم دیا کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ اس تدبیر سے مقصد حاصل ہو گیا اور اس لنگڑے شخص نے محسوس کیا کہ اس میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ کھڑا ہو سکے اور چل پھر سکے ہمارے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ناگپور میں متعدد ذمہ دار اشخاص موجود ہیں۔ جو اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ شخص مذکور اپنے لنگ کی وجہ سے اس ہفتہ تک زمین پر رینگتا تھا۔

سگ کو ولی بنائیں مگس کو ہما کریں
جو چاہیں میرے تاج سر اولیاء کریں
کیا جانے کتنے ٹوٹے دلوں کو وہ جوڑ دیں
بابا کا ذکر بیٹھ کر ہر دم کیا کریں

(غلام سرکار بابا' سید فیاض ہاشمی)

سرکار تاج الاولیاء کی خصوصیات اور آپ کے خاص خاص اقوال

سرکار بابا صاحب کے ارشادات نہایت بلیغ اور پر معنی ہوتے تھے۔ کلام الملک ملک الکلام آپ کے کلام کی صفت ہے آپ جو کچھ فرماتے اسے وہ حضرات جو اپنا مقصد لے کر آتے سمجھتے یا آپ کے الفاظ کو سمجھانے کے لئے آپ نے اپنے بچوں میں کئی حضرات کو وہ فہم بھی عطا کر دی تھی جن میں خصوصی طور پر حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحب" حضرت قادر اولیاء' پٹیل بابا صاحب" حکیم نعیم الدین تاجی" قاضی سید امجد علی شاہ" تاجی و کریم بابا" تاجی ان کے علاوہ اور بھی بابا صاحب" کے خصوصی بچے ہوں گے جس شہنشاہ نے سوا لاکھ ولی بنائے ان میں ہزاروں کو یہ خصوصیت بھی عطا کی ہو گی۔

حاضرین سے آپ انہی کی زبان میں گفتگو فرماتے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں

Marfat.com

کلام فرماتے عرب سے عربی میں' ہندی سے ہندی میں' فارسی سے فارسی میں' فرانسیسی سے فرانسیسی میں' ترکی سے ترکی میں' جرمنی سے جرمنی میں' جاپانی سے جاپانی میں یہاں تک کہ گونڈ بھیلوں سے انہی کی زبان میں بے تکلف کلام فرماتے۔

دن اور رات میں اجتماع کثیر ہونے کے باوجود آپ اعلان فرماتے مراد مندوں کو بلاؤ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت' پابندی شریعت' تلاوت کلام پاک کا خصوصی طور پر حکم فرماتے۔

ہر امیر' غریب کے معاملہ میں یکساں طور پر توجہ فرماتے آپ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی یہی تعلیم اپنے بچوں کو بھی دی۔

آپ کی آسائش کے لئے راجہ بہادر اور تمام خدام حضرات اور معززین نے تمام اہتمام کر رکھا تھا اس کے باوجود کبھی اپنے بستر پر آرام نہیں فرمایا جب بیٹھے زمین پر بیٹھے جب لیٹے زمین پر لیٹے' بے شمار کرتے خدام حضرات کو لوگ لا کر دیتے آپ پہن کر تھوڑی دیر میں کسی بھی ضرورت مند کو عطا کر دیتے۔ خدام دوسرا پہنا دیتے یہ سلسلہ جاری رہتا۔

سورج کی تپش جب زیادہ ہوتی آپ برہنہ پا گھومنے نکلتے سخت سردیوں میں ندی میں چلے جاتے اور سینہ کے برابر پانی کی جگہ کھڑے ہو جاتے جب باہر تشریف لاتے تو خدام کی خواہش ہوتی کہ گیلا کرتہ بدل دیں لیکن آپ منع فرماتے' اسے جسم ہی پر سکھاتے۔ ہمیشہ آپ برہنہ پا اور برہنہ سر رہا کرتے۔ یاد خدا میں ہر وقت مستغرق رہتے۔ جلال و جمال دونوں صورتوں میں آپ ہر حاجت مند کی طرف پوری توجہ فرماتے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ سرکار بابا صاحبؒ دنیا کے ہر گوشہ کے پریشان حال مخلوق کو دعوت دیتے تھے کہ آؤ اور میرے ذریعہ مانگو اللہ ضرور پورا کرے گا۔ بلکہ سرکار کی یہ کیفیت جو کہیں دیکھنے میں آئی اور نہ سنی گئی وہ یہ کہ ہزاروں کا اجتماع ساتھ ہونے کے

باوجود اعلان فرماتے "مراد مندوں کو بلاؤ"

زندہ پر چادر چڑھانا

ایک اور خاص بات عرض کرتا چلوں جو صرف سرکار تاج الاولیاء کی ہی بارگاہ مین دیکھی گئی وہ یہ کہ آپ کی حیات ظاہری میں چادریں جلوس کے ساتھ شہر کا گشت کرتی ہوئی لائی جاتیں اور سرکار کو پیش کی جاتیں۔ چند حضرات نے کمشنر کو درخواست دی کہ چادریں مزارات پر چڑھائی جاتی ہیں یہ ایک نیا شگوفہ نکالا گیا ہے کہ زندہ پر چادر چڑھائی جارہی ہے اسے روکا جائے۔ چنانچہ ایک روز اس درخواست پر عمل درآمد کچھ اس طرح ہوا کہ چادر کے جلوس کو انگریز ایس پی نے روکا اور کہا کہ یہ ایک غلط کام ہورہا ہے اس کی کیا وجہ ہے اس کی وضاحت کرو ہمیں مطمئن کرو تو جلوس آگے جائے گا ورنہ نہیں۔ جلوس کے شرکاء میں سے ایک صاحب نے کہا کہ اس کا جواب تو بابا سرکار ہی دے سکتے ہیں۔ ایس پی نے کہا جلوس روکو اور ہمیں جواب لا کر دو۔ ان صاحب نے کہا صاحب آپ کے پاس جیپ گاڑی ہے آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ بابا صاحبؒ سے جواب لے لیں۔ چنانچہ وہ ایس پی ساتھ گیا۔ بابا سرکار کے سامنے جیسے ہی یہ لوگ پہنچے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ "اس سے کہہ دو تاج الدین روزانہ ایک ہزار مرتبہ مرتا ہے اور ایک ہزار مرتبہ زندہ ہوتا ہے۔ انگریز سمجھ گیا کہ یہ اللہ کے بہت بڑے ولی ہیں۔ فوراً" جلوس کو روانہ کردیا گیا۔

حی القیوم کا جو دم بھرتے ہیں   وہ مرکر بھی کبھی نہیں مرتے
دنیا میں ہر ایک موت سے ڈرتا ہے   یہ لوگ وہ ہیں جو موت پر مرتے ہیں

قاضی امجد علی شاہ صاحب تاجی کی بیاض سے اقوال باباؒ

بابا صاحب کے چند مبارک اقوال پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں۔ لیکن اس کی تشریح یہاں ممکن نہیں ایک ایک قول کی تشریح کے لئے ایک ایک کتاب کی ضرورت ہوگی اور تشریح بھی وہی کرسکے گا جس کو سرکار اس کی سمجھ عطا کریں گے۔

Marfat.com

مبارک اقوال۔

(۱) جس نے ہم کو جیسا سمجھا ہم اسکے لئے ویسے ہی ہیں۔

(۲) جس نے ہم کو دیکھا وہ ہمارا ہو گیا۔

(۳) میرا نام تاج الدین ہے سوا لاکھ ولی بناؤنگا۔

(۴) کالے تاج الدین کے پاس صابن بہت ہے۔

(۵) ہم نے تجھ کو پلٹن میں بھرتی کر لیا۔ تیرا نام ہمارے رجسٹر میں درج ہو گیا۔

(۶) جتنے برے برے ہیں سب تاج الدین کے ہیں اچھے اچھے سب بڑے صاحب (اللہ میاں) کے ہیں۔

(۷) لال کتاب یا بڑی کتاب (قرآن پاک) پڑھتے اللہ اللہ کرتے اچھے رہتے۔

(۸) چلتے پھرتوں کو آج بھی ولی بناتا ہوں۔

(۹) کل نفس ذائقۃ الاسلام (اسلام کا مزہ ہر بشر کو چکھاؤنگا)

(۱۰) بڑے صاحب (اللہ میاں) نے مجھے شہنشاہ ہفت اقلیم بنا کر بھیجا ہے۔

(۱۱) ہمارے مرشد ہمارے نانا جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (اویسی نسبت)

(۱۲) حضرت علیؓ نے دو آلو کھلا دئے جب سے ہم ایسے ہو گئے۔(")

(۱۳) جناب بی بی فاطمہؓ نے ہم کو پیامبر بنا کر بھیجا ہے۔(")

(۱۴) میں چراغ دین ہوں (دین کا چراغ)

(۱۵) تاج محی الدین تاج معین الدین شہنشاہ ہفت اقلیم ہوں

(۱۶) مٹی کھاتے، مٹی میں رہتے مٹی میں سوتے

(۱۷) تاج الدین جسے دے اس سے کوئی واپس لے نہیں سکتا

(۱۸) کسی ولی سے آج تک پانچ پیسے نہیں بنے، ہم پانچ پیسے بنا کر دکھائیں گے

(۱۹) جدھر دیکھتا ہوں لاکھوں کوس دیکھتا ہوں (کوس ۳ میل کا ہوتا ہے)

(۲۰) ہم اپنے وقت کے شہنشاہ ہیں

Marfat.com

(۲۱) تاج الدین اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے

(۲۲) بابا آپ کے کتنے بچے (مرید ہیں) فرمایا "تارے گن لے"

(۲۳) ہمارے بچوں کو اگر کسی نے ستایا تو تختہ زمین الٹ دوں گا۔

(۲۴) ایک قول یہ بھی ہے کہ ہمارے بچے کو بری نظر سے دیکھنے والے کی ہم آگے بڑھ کر آنکھیں نکال دیتے ہیں

(۲۵) جو اپنی زندگی میں ہم سے کچھ حاصل نہ کر سکا ہم اس کی قبر میں ٹھونس کر بھر دیں گے

دعا کا دفتر

حضور بابا صاحبؒ کی علالت کے دوران ایک مائی حاضر ہوئی اور سرکار سے عرض کیا باوا آپ بیمار رہتے ہیں میرے لئے دعا فرمائیں سرکار نے فرمایا۔ "تاج الدین کی دعا کا دفتر قیامت تک کھلا رہے گا۔"

میرے آقا کے دربار میں بے شمار حضرات تشریف لائے جن میں وہ حضرات بھی شامل تھے جو اپنے اعمال کی وجہ سے بے حد پریشان تھے۔ تائب ہوئے سرکار نے اپنی جہت نمبر ۴ کے تحت انہیں کندن بنا دیا۔ آپ کے دربار میں کن فیکون کی تجلیوں کا مشاہدہ کھلی آنکھوں سے کیا۔ اور کیوں نہ ہو حدیث قدسی ہے۔

عبدی اطعنی اجعلک ربانیا تقول للشی کن فیکون

اے میرے بندے میری اطاعت کر، میں تجھے اللہ والا بنادوں گا۔ پھر تو جس چیز سے کہے گا ہو جا وہ ہو جائے گی۔

حضرت بابا صاحبؒ نے نماز، روزہ، حج، زکواۃ کے ساتھ ساتھ ذکر خفی پر خصوصی طور پر زور دیا ہے اصل میں ذکر ہی مقصود تکمیل نفس ہے۔

کی تشریح شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے یوں فرمائی

یعنی آپ اپنے رب کا ذکر کریں۔ اور وہ آپ ہی میں ہے، یعنی اپنے نفس کو

Marfat.com

پہنچانیں اسے یاد کریں اور نہ بھلائیں ورنہ خدا آپ کو بھلا دے گا اور حقیقت نفس کو پہچاننے کے بعد اس کے لئے تحصیل کمال کی جدوجہد فرمائیں۔

خدا تعالے نفس انسانی کا عین ہے کہ اس نے ہمیں خبر دی ہے۔ **وفی انفسکم افلا تبصرون** اور یہ خوشخبری سنائی (ہم ان کو اپنی نشانیاں انہی کے نفسوں میں دکھائیں گے آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خود کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا پس عرفان نفس عین عرفان حق ہے ذکر نفس عین ذکر حق ہے۔

نسیان نفس عین نسیان حق ہے، کلام پاک میں اس کی صراحت کی گئی ہے

اے ایمان والو تم ان لوگوں جیسے نہ بنو۔ جنہوں نے خدا کو بھلایا تو اللہ نے ان سے ان کے نفسوں کو بھلا دیا۔

یہ اللہ والے لوگ اپنے نفسوں کو خوب جان لیتے ہیں اور اپنی عبادت ریاضت مجاہدہ سب اسی کے لئے کرتے ہیں۔ نہ ان کو دوزخ سے غرض اور نہ جنت کی خواہش۔ اسی سلسلہ کا ایک واقعہ پیش قارئین ہے۔

حضور اپنے بچوں کے اجتماع کو میری پلٹن کہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ایک روز اپنی پلٹن سے مخاطب ہو کر فرمایا جو جنت میں جانا چاہتا ہے ہاتھ اٹھائے ہینڈز اپ خوشی میں قریب قریب ساری پلٹن نے ہاتھ اٹھائے اس کے بعد فرمایا "ہینڈز ڈاؤن" ہاتھ نیچے کرو اس کے تھوڑی دیر بعد فرمایا "اچھا! اب جو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے ہاتھ اٹھائے ہینڈز اپ اس مرتبہ صرف ان حضرات ہی نے ہاتھ اٹھائے جن کو سرکار نے فہم عطا کی تھی یہ مظاہرہ چلتے چلتے ہو رہا تھا۔ جن موخرالذکر غلاموں نے یہ سمجھ کر ہاتھ اٹھایا تھا دوزخ ہمیں پسند ہے ہمراہ آپکے" ان کے لئے فرمان ہوا تم ہمارے ساتھ رہو سرکار نبی کریم شفیع المذنبین ہر عاصی کی شفاعت کر کے ہی روانہ ہوں گے ہمارے زمانہ میں بھی

Marfat.com

ان کے مظہر نے ہم پر اسی طرح کی شفقت کا مظاہرہ فرمایا کہ ہر بڑے کو اپنی آغوش رحمت میں رکھ کر دکھایا کہ ہم ہیں اس ذات رسالت ماب کے مندرجہ ذیل حدیث شریف کے عامل

مندرجہ بالا واقعہ سے ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ عبادت ریاضت، جنت کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف اللہ تعالے کی خوشنودی کے لئے انجام دو۔ اللہ والے صرف اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

دعا

دعا فرض بھی ہے اور سنت بھی۔ امت کے لئے دعا فرض عین بھی ہے اور سنت موکدہ بھی۔ امت کے لئے دعا مقام معراج بھی ہے اور مقام شفاعت بھی۔ امتی کے لئے سب سے اونچا مقام عبدیت کا ہے۔ دعا عبدیت کی پہچان بھی ہے اور اقرار بھی۔ بہترین دعا قرآن نے بتائی ہے کہ جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر عطا ہوا تو دعا حکمت کے لئے کرو یہ مل گئی تو یقین جانو کہ کلام الٰہی کے معنی امڈتے چلے آتے ہیں

(ماخوذ حیات قادر)

سینہ نور سے معمور ہو گیا

سرکار تاج الاولیاء کے صرف اقوال اور خصوصیات پر ایک جامع کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا اسے عملی طور پر کر دکھایا میرے سرکار نے فرمایا تھا کہ جو مجھ سے زندگی میں حاصل نہ کر سکے میں اس کی قبر میں ٹھونس کر بھر دوں گا آپ کے ایک بچے کے آخری لمحات سے چند روز قبل جو سنا اور دیکھا وہ پیش قارئین ہے۔ (محمد علی)

جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب" تاجی کا قیام ناگپور شریف میں رہا وہاں کے سرکاری اسپتال میں آپ ڈاکٹر رہے۔ سرکار بابا صاحب" ایک مرتبہ ان کے مکان پر بھی رونق افروز ہوئے تھے۔ کراچی میں حضرت قاضی بابا" سے بے حد محبت فرماتے تھے۔

Marfat.com

رمضان شریف میں بیمار ہوئے۔ میں (قاضی محمد علی تاجی) عیادت کے لئے ان کی خدمت میں گیا تو آپ نے فرمایا "پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ابھی نہیں جاتا چھ روز بعد پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی سینہ ٹھونک کر فرمایا میاں میرا سینہ نور سے معمور ہو گیا ہے اب بلالیں گے تو چلا جاؤنگا چنانچہ ۲۴ رمضان المبارک کو آپ کا وصال ہوا۔ انہی بزرگ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا میں فرید خان صاحب فضاؔ سے ایک بات کہنا بھول گیا وہ یہ کہ اللہ میاں جب واپس بلاتے ہیں تو ہمارے ان بزرگوں کو جو پہلے پردہ کر چکے ہیں لاکر سامنے کر دیتے ہیں میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ کوئی آئے نہ جاتا جب تک بابا صاحبؒ تشریف نہ لائیں اللہ اللہ جس آقا کے بچوں کی یہ شان ہو اس آقا کے متعلق کیا لکھا جا سکتا ہے ڈاکٹر صاحب بھی خانقاہ امجدیہ تاجیہ لیاقت آباد میں آرام فرما ہیں۔"

رجسٹر میں نام

بابا صاحب کے بچوں کی لسٹ میں ہمارے ایک عزیز غلام سرور صاحب نے نام لکھایا وہ فرماتے ہیں کہ بابا صاحب کا معاملہ ایسا پایا ہے کہ ان کی پلٹن میں شریک ہونے کے بعد اگر بھٹک گئے تو پھر لوٹ کر وہیں آنا پڑتا ہے چھٹکارا ہی نہیں۔

قاضی بابا صاحبؒ کو بھی ایک شیخ چکر دے کر لے گئے تھے۔ واپسی پر حضور نے فرمایا حضرت آلو پیاز کا بھاؤ معلوم کر آئے۔"

عبدالحق صدیقی سرکار باباؒ کی خدمت میں

راوی: قاضی محمد علی تاجی

دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کی ماہانہ نذر و نیاز (۲۶ویں شریف) کے شریک عاشق بابا صاحبؒ گل محمد منگی تاجی نے اسی رات سرکار کی زیارت کی 'دیکھا کہ سرکار ایک پلنگ پر آرام فرما ہیں اور سرکار کی خدمت میں ایک دراز قد سانولے رنگ کے سرکار کو کتاب پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ صبح آکر گل محمد منگی تاجی نے مجھے رات کا خواب سنایا اور بتایا کہ

Marfat.com

کتاب سنانے والوں کو میں نے یہاں محفل میں دیکھا ہے۔ ان کا حلیہ بتایا اور مجھ سے کہا اگر آپ سمجھ گئے ہوں تو مجھے ان کی زیارت کرا دیجئے۔ چنانچہ میں ان کو لے کر عبد الحق صاحب کے گھر گیا وہ مل گئے گل بھائی ان کو دیکھتے ہی چپک گئے اور فرمایا یہی کتاب سنا رہے تھے۔ عبد الحق صاحب پر یہ سرکار تاج الاولیاء کا بے حد کرم ہے۔ ناشر یہ صدیقی صاحب سے عرض کر چکا ہے کہ بابا صاحبؒ کے رجسٹر میں آپ کا نام آ چکا ہے اور بابا صاحبؒ ہی دینی و دنیاوی معاملات ٹھیک کریں گے۔

فریدی فیض

حکیم محمد نسیم اصلاحی تاجی (لاہور) کو غائبانہ حضرت فرید الدین تاجی صاحب المعروف کریم باباؒ سے عشق ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں وہ ۱۹۸۲ء میں مجھ عاجز محمد علی تاجی کے ذریعہ بابا صاحبؒ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ مستند حکیم ہیں 'کارپوریشن لاہور کے ایک مطب میں انچارج حکیم کی حیثیت سے اور اپنے ذاتی مطب میں مخلوق کی خدمت کر رہے ہیں۔ سرکار باباؒ کے کرم سے ان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے ایسی شفاء بخشی ہے کہ ہر مریض ان کے مطب سے صحت یاب ہو رہا ہے۔ ان پر خصوصی کرم کا ایک واقعہ پیش قارئین ہے۔ جس دن ان کے گھر صاحبزادے کی ولادت ہونی تھی۔ سرکار تاج الاولیاء معہ اس غلام (محمد علی تاجی) کے ان کے گھر پہنچے اور ان کو ساتھ لے کر حضرت داتا صاحبؒ کے مزار پر حاضری دی۔ صبح صاحبزادہ تولد ہوا' جس کا نام حکیم صاحب نے عبد اللہ رکھا ہے اور اس کو حافظ قرآن بنا رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور حافظ بنے گا۔ میری دعا ہے کہ سرکار حکیم صاحب سے اپنے مشن کی تبلیغ کا کام لے کر ان کو دینی و دنیاوی دولت' عزت' شہرت اور صحت سے نوازیں۔ آمین

(محمد علی تاجی)

Marfat.com

سلسلہ فیض آج بھی جاری ہے

وصال کے بعد لحد میں کلام

حکیم سید ظفر حسین صاحب کا بیان ہے کہ جس وقت حضور کو لحد میں اتار چکے تو مولوی نجم الدین صاحب اوپر آ گئے۔ مجھے یکایک خیال آیا کہ سرکار نے تو فرمایا تھا۔ عمر بھر تیرے ساتھ ہوں۔ (تاج الدین قیامت تک نہیں مرے گا۔) اب تو ساتھ چھوڑ رہے ہیں حضور نے فورا" آنکھیں کھول دیں۔ جسے قریب کے حضرات نے بھی دیکھا اور فرمایا لوگاں (لوگ) بہت ستاتے تھے۔ اس لئے پردہ کر لیا ہے مگر ہم برابر تمہارے ساتھ ہیں وصال کے بعد حکیم صاحب ہمیشہ رات کو تنہائی میں مزار شریف پر حاضری دیتے تھے۔ اور سرکار کرم بھی فرماتے تھے۔

وصال کے بعد دودھ والی کو نوازا

۱۷ اگست ۱۹۲۵ء کو سرکار بابا صاحب نے وصال فرمایا۔ آپ نے حیات ظاہری میں لاہنی بائی دودھ والی موضع بیر پیٹھ ناگپور کو حکم دیا تھا کہ وہ گارڈ سید محمد سبحان صاحب کو دودھ دیا کرے ان کے پیسے ہم ادا کریں گے۔ چنانچہ وہ سرکار کے حکم سے دودھ برابر دیا کرتی تھی۔ سرکار نے اپنی حیات میں اس کو دودھ کی رقم نہیں دی تھی۔ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۲۵ کو لاہنی بائی نے یہ واقعہ بیان کیا۔

میں چونکہ سرکار بابا صاحبؒ کے لئے دودھ دیا کرتی تھی۔ اس لئے دربار کے تمام حضرات مجھ سے دودھ لیا کرتے تھے۔ ان میں گارڈ سید محمد سبحان صاحب پیرزادہ ناسک کو بھی دودھ دیا کرتی تھی اس کے پیسے بھی برابر ملتے رہے تھے لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ گارڈ صاحب پر دودھ کے پیسے کچھ باقی رہ گئے۔ اور گارڈ صاحب نے ان پیسوں کی وجہ سے مجھ سے دودھ لینا بند کر دیا۔ یہ مجھے معلوم تھا کہ گارڈ صاحب کے گھر سے بھی بابا صاحب کی خدمت میں چائے پیش ہوتی تھی۔ اس لئے میں نے گارڈ صاحب سے کہا کہ پیسوں کی فکر نہ کریں میں دودھ دیا کروں گی۔ مگر انہوں نے انکار کیا مجبورا" دودھ دینا بند

Marfat.com

کر دیا۔

ایک روز میں باباجی کی خدمت میں بیٹھی تھی گارڈ صاحب کے گھر سے چائے آئی تو وہ کالی چائے تھی جو بابا صاحب کو پیش کی گئی۔ چائے لے کر باباجی نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ تو نے ان کو دودھ دینا کیوں بند کیا؟ میں نے عرض کیا گارڈ صاحب کی طرف میرے کچھ پیسے رک گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے دودھ لینا بند کر دیا۔ حالانکہ میں نے گارڈ صاحب سے کہا تھا کہ پیسوں کی فکر نہ کریں۔ لیکن وہ نہ مانے۔ اس پر باباجی نے حکم دیا تم ان کو دودھ دیا کرو۔ ان کے پیسے میں دوں گا۔ چنانچہ دوسرے روز سے میں نے دودھ دینا شروع کر دیا اور آج تک دیتی رہی آج صبح میں اپنی نواسی کو ضرورت سے فارغ کرانے کے لئے باہر لائی۔ ابھی اس کو گھر میں بٹھایا ہی تھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے۔ اور مجھے فرمایا "لے مائی یہ تیرے دودھ کے روپے جو تو نے تاج الدین کے حکم سے سبحان الدین گارڈ کو دیا ہے۔ ان کے الفاظ سن کر میں نے جواب دیا میں باباجی کے حکم سے دودھ دے رہی ہوں۔ اور باباجی کا وصال ہو گیا ہے میں نے باباجی کو قرض معاف کر دیا ہے۔ مجھے اب یہ روپے نہیں چاہئے وہ بزرگ اصرار کرنے لگے تو میں نے ان سے عرض کیا؟ اگر آپ ضد کرتے ہیں تو یہ روپیہ باباجی کی زمین کے لئے جو چندہ ہو رہا ہے اس میں دے دیں اس پر ان بزرگ کو جلال آگیا اور انہوں نے جلال میں فرمایا "یہ تیرے دودھ کی رقم ہے دامن پھیلا اور رقم لے لے میں بزرگ کے جلال سے ڈر گئی۔ اور دامن پھیلا کر روپے لے لئے رقم دے کر وہ بزرگ دو چار قدم آگے جا کر پھر لوٹے اور فرمایا" مائی تیرے اور دو پیسے نکلتے ہیں وہ بھی لے لے' چنانچہ وہ دیکر فورا" غائب ہو گئے رقم کا حساب تو گارڈ صاحب رکھتے تھے۔ میں نے رقم گنی تو اسی روپیہ اور دو پیسے تھے۔ یکایک مجھے خیال ہوا کہ گارڈ صاحب کو دودھ دینے کے بھید سے تو صرف باباجی ہی واقف تھے اور یہ خود باباجی ہی تھے میں نے نواسی کو تو گھر چھوڑ کر اور خود فورا" باباجی کی درگاہ پر پہنچی مجھے اپنی بے وقوفی پر افسوس تھا کہ باباجی میرے گھر آئے تھے۔ لیکن میں ان

Marfat.com

کو پہچان نہ سکی درگاہ پر گارڈ صاحب ملے۔ ان کو پورا واقعہ سنایا۔ گارڈ صاحب نے اپنے حساب کی کاپی دیکھی تو پورے اسی روپے دو پیسے کا حساب بنتا تھا گارڈ صاحب نے میرے خیال کی تائید کی۔

اس طرح سرکار بابا صاحب نے وصال کے بعد دودھ کے قرض کی رقم خود تشریف لا کر دودھ والی کو ادا کی۔

دعائے جنازہ کے وقت زیارت

راوی: محمود علی

یہ مولوی محمود علی صاحبؒ کی خوش قسمتی تھی کہ دعائے جنازہ مبارک کی امامت ان کے حصّہ میں آئی۔ ان کا بیان ہے کہ جس وقت نیت کر کے ہاتھ باندھا ہوں تو دیکھا بابا صاحبؒ میرے برابر دو قدم آگے کھڑے ہوئے ہیں۔ بار بار یہ خیال آتا رہا کہ جن کی دعائے جنازہ ادا کی جارہی ہے وہ تو میرے ساتھ کھڑے ہیں چنانچہ مجھے فوراً" قدمبوس ہو جانا چاہئے لیکن شریعت پر عمل کرتے ہوئے دعائے جنازہ ادا کی۔ سلام کے بعد وہاں بابا صاحبؒ نہ تھے۔

بابا صاحبؒ بمبئی میں

حضورؒ وصال کے دوسرے روز چوپاٹی بمبئی میں بہت سے حاجت مندوں کو نظر آئے۔ بہت سے حضرات قدم بوس ہو کر بامراد بھی ہوئے۔ بمبئی سے ایک صاحب نے ناگپور شریف آکر منشی جمال الدین صاحب کو سنایا۔ میں نے بابا کی قدم بوسی ایک ہفتہ قبل بمبئی چوپاٹی پر کی۔ اس کے بعد یہاں حاضر ہوا ہوں۔ وصال کے بعد سے لے کر سچی طلب رکھنے والوں کے لئے آج بھی سرکار برابر کرم فرمارہے ہیں۔ کراچی لاہور ' رہتک اور دیگر مقامات کے واقعات اذکار میں شامل ہیں۔

حضور کی جھلک بعد وصال

قاضی امین الدین صاحب تاجی جن کی جھونپڑی حضرت قاضی باباؒ کے برابر

Marfat.com

تھی وصال کے بعد بھی شکردرہ میں مقیم تھے بابا صاحبؒ کے وصال کے دسویں روز تاج آباد شریف گئے سرکار کے روضہ مبارک سے تھوڑے فاصلہ پر کھڑے ہو کر حضور سے رجوع کیا۔ اور کہا سرکار آپ شکردرہ سے یہاں تشریف لے آئے۔ اور دوسرے خادم حضرات بھی یہاں آکر آباد ہو گئے ہیں میں آپ ہی کے حکم سے مہاراجہ کا ملازم ہو گیا تھا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے اگر اجازت ہو تو میں بھی یہاں آکر آباد ہو جاؤں۔ یہ دل میں عرض کر رہے تھے کہ اتنے میں کریم پاشاہ عرف اللہ کریم جن کا ذکر آگے آیگا۔ تشریف لائے اور فرمانے لگے تجھے بنگلہ میں رہ کر راجہ کو سلام کرنے کا حکم ہے لال بنگلہ سے ابھی اللہ کا پیارا اٹھا نہیں۔ چنانچہ حضرت امین الدین صاحب تاحیات حضور کے چلہ شریف شکردرہ ہی میں رہے۔

کرامات و تصرف اولیاء کے زیادہ ہوتے ہیں
پس پردہ یہ جلوے بھی خدا کے زیادہ ہوتے ہیں

حاجی محمد عثمان پر کرم

حاجی عثمان صاحب کا مختصر ذکر اس کتاب میں موجود ہے ان کے دوست حاجی مقبول احمد نے ان کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے بابا صاحب کی طرف رجوع کرایا۔ یہ صدق دل سے رجوع ہوئے ساری پریشانیاں دور ہو گئیں۔ اور سرکار نے کرم فرمایا۔ آج بھی ان پر کرم کی بارش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کرم کے واقعات سنائے ہیں جو پیش کر رہا ہوں۔

(قاضی محمد علی تاجی)

حاجی عثمان صاحب فرماتے ہیں یہ واقعہ ۱۹۷۸ء کا ہے میں ان دنوں بہت پریشان تھا روزانہ کوئی نہ کوئی بات بگڑتی رہتی تھی۔ میرے ایک دوست حاجی مقبول احمد تاجی نے بابا صاحب کی شبیہ مبارک دکھلا کر بتایا کہ آپ بھی بابا صاحب کی طرف رجوع ہو جائیں۔ بابا صاحبؒ کی کچھ کرامات کا ذکر پہلے ہی سن چکا تھا میرے دل کو یہ بات بہت

Marfat.com

اچھی لگی اور میں نے بابا صاحب کو دل میں مخاطب کر کے عہد کیا۔ کہ اگر میں ان تمام پریشانیوں سے نجات پا گیا تو ناگپور شریف میں بابا صاحب کے دربار میں حاضری دوں گا۔ اور چادر پیش کروں گا۔ بابا صاحب کا کچھ ایسا کرم ہوا۔ کہ تقریباً چھ ماہ میں ساری پریشانیاں دور ہو گئیں اور میں نے ناگپور شریف جانے کی تیاری شروع کر دی۔ جس دن میں ریل میں سوار ہونے والا تھا۔ اسی شب کو بابا صاحب کی زیارت خواب میں ہوئی۔ آپ نے ایک چابی دی اور کہا جاوہ ہوائی جہاز کھڑا ہے میں نے چابی لے لی اور ہوائی جہاز کی جانب چل پڑا۔ جب میں جہاز کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ یہ ایسا جہاز ہے جو برٹش کے دور میں اڑا کرتا تھا۔ اور اس پر ایک ملٹری پائیلٹ کھڑا ہے۔ میں نے جہاز کی چابی اسے دے کر کہا کہ چلو اڑاؤ۔ اور میں سوار ہو گیا۔ جب جہاز اڑا تو ناگپور شریف میں دربار تاج الاولیاء کے چاروں طرف طواف کرنے لگا میں اچھی طرح جہاز پر بیٹھے ہوئے دیکھتا رہا کیونکہ جہاز بالکل ہی نیچی پرواز کر رہا تھا۔ اور میری آنکھ کھل گئی دوسرے دن میں ریل گاڑی میں سوار ہو کر بمبئی ہوتے ہوئے ناگپور شریف پہنچا تو جیسا خواب میں دیکھا تھا اسی طرح پایا میں نے چادر پیش کی اور دل میں کہا کہ انشاء اللہ تعالے اگلے سال بھی حاضری دوں گا۔ اور جب میں دوسرے سال ناگپور شریف جانے کے لئے تیار ہوا تو پھر اسی رات میں بابا صاحبؒ کی زیارت ہوئی اس دن آپ آرام فرما تھے۔ اور میں آپ کے پائے مبارک دبا رہا تھا۔ بابا صاحبؒ کھڑے ہوئے اور ہاتھ پکڑ کر کہا چلو میں ان کے ساتھ چل دیا۔ ایک بہت ہی وسیع و عریض میدان میں پہنچ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو میرے دل میں بدگمانی ہوئی کہ بابا صاحب کی شبیہ مبارک تو ایسی نہیں ہے یہی وہم میرے دل میں چٹکیاں لیتا رہا۔ بعد میں ناگپور شریف پہنچا حسب دستور میں نے ہوٹل میں قیام کیا اور نہا دھو کر حاضری کے لئے چل پڑا تو سب سے پہلے میں نے کامٹی میں اماں جی کے یہاں حاضری دی اور بس میں بیٹھ کر شکر درہ ناگپور شریف سرکار کے چلہ شریف پر حاضری کے لئے پہنچا جہاں پر بابا صاحب کے تبرکات رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

اسی دیوار پر دو تصویریں لگی ہوئی تھیں جیسے ہی میری نظر تصویر پر پڑی ایک عجیب سی کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی۔ اس لئے جس شکل میں زیارت ہوئی تھی جس سے مجھے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ یہ بابا صاحب نہیں یہ وہی شبیہہ تھی دونوں خوابوں میں بابا صاحبؒ نے جو کرم فرمایا دونوں ہی شکلوں میں آپکی شبیہہ وہاں موجود تھیں۔ ایک جوانی کی اور ایک موجود شبیہ مبارک سے پہلے کی تھی یا یوں سمجھ لیں۔ دوسری تصویر میں بابا صاحبؒ کچھ دبلے اور کچھ بال سفید تھے تصویر دیکھ کر جو کیفیت پیدا ہوئی اسے سپرد قلم کرنا میرے بس کی بات نہیں اور اب جب بھی میں اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں۔ اسی کیفیت سے دوچار ہوتا رہتا ہوں۔

زہر بھی امرت بن گیا

حاجی اسمٰعیل شکور صاحب یوسفی تاجی حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ سے بیعت ہیں اسٹاک ایکسچینج میں ان کا دفتر ہے۔ ان کی گفتگو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بابا صاحب کے در کے علاوہ کسی اور در پر نہیں جاتے۔ "یک در گیر محکم گیر" پر عمل پیرا ہیں سرکار تاج الاولیاء انہیں اپنے کرم سے نواز رہے ہیں پچھلے سالوں میں دو مرتبہ دربار تاج الاولیاء ناگپور شریف حاضری دے چکے ہیں پہلی حاضری میں جو خصوصی کرم ہوا اس کا اظہار اماں صاحبہ (کامٹی شریف) کے خادم بابو بھائی نے انکی دوسری حاضری میں حاجی صاحب کے اصرار پر بیان کیا وہ حاجی صاحب کی زبانی پیش قارئین ہے۔

(قاضی محمد علی تاجی)

میں اپنی پہلی حاضری میں اماں صاحبہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا وہاں کے خادم بابو بھائی چادر مبارک نکال رہے تھے اس میں سے جو انڈے گرے ان کو تبرک سمجھ کر کھا لیا۔ کچھ دیر وہاں حاضر رہ کر پھر واپس دربار تاج آباد شریف شکردرہ شریف حاضری دے کر

Marfat.com

واپس کراچی آگیا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۸۵ء میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ حاضری کے لئے گیا جب کامٹی شریف اماں صاحبہؒ کے مزار مبارک پر حاضر ہوا تو خادم بابو بھائی نے تعجب سے دیکھا اور مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے فاتحہ کے بعد مجھ سے کہنے لگے تم پر بابا سرکار کا خصوصی کرم ہے تمہارے ساتھ ایسا خصوصی واقعہ ہوا ہے جو میں بتا نہیں سکتا اس پر ہم دونوں میاں بیوی نے ان کو وہ واقعہ بیان کرنے پر مجبور کیا تو انہوں نے بتایا کہ پچھلی حاضری میں جو چادر سے انڈے نکلے تھے جو تم نے کھائے تھے جیسے ہی تم نے انڈے کھائے میں دیکھ کر بے حد پریشان ہو گیا کہ یہ شخص پاکستان سے حاضری دینے آیا ہے اور یہاں چھپکلی کے انڈے کھا گیا اب تھوڑی ہی دیر میں اس کا زہر اثر کرے گا اور یہ ختم ہو جائے گا۔ بابا صاحب اپنا خصوصی کرم فرمائیں۔ تم کافی دیر بیٹھے اور یہاں سے ناگپور شریف روانہ ہو گئے اس وقت بھی میں یہ سوچتا رہا کہ پتہ نہیں کس وقت زہر اپنا اثر دکھائے اس کے بعد تمہاری کوئی خبر نہیں ملی آج تمہیں زندہ سلامت دیکھ کر میں بہت خوش ہوں کہ سرکار نے ان زہریلے انڈوں کو تمہارے لئے امرت بنا دیا یہ سن کر میں نے بابو بھائی سے کہا بابو بھائی میں نے وہ انڈے تو سرکار کا عطیہ سمجھ کر کھائے تھے خدا گواہ ہے کہ نہ مجھے اس وقت کوئی تکلیف ہوئی اور نہ اس کے بعد میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ میں کوئی خرابی پیدا ہونے والی ہوگی اس کو سرکار نے اس زہر سے ختم کر دیا۔

کرم کی بارش

کراچی کے ایک فیشن ایبل اور مادی ضروریات سے آراستہ علاقہ ڈیفنس سوسائٹی کے ایک بنگلہ میں ایک ایسی خاتون کا قیام ہے جو خود بھی اور ان کے شوہر بھی نہایت نیک عبادت گزار اور بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے سچے عاشق ہیں یہ بنگلہ محمد موجود صاحب کا ہے آپ P.I.D.C اور اس کے بعد پاک ایران ٹیکسٹائل میں اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے آپ کی اہلیہ محترمہ عطیہ صاحبہ ہیں عطیہ صاحبہ ہر ہفتہ اپنی قیام گاہ پر ایک نورانی محفل کا اہتمام فرماتی ہیں اس محفل میں محترمہ اپنے پیران عظام اور حضرت بابا

Marfat.com

صاحب کی نذر پیش کرتی ہیں اور خصوصی دعا فرماتی ہیں بزرگان عظام اور سرکار تاج الاولیاء کے کرم سے آپ کی پر خلوص دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

اسی کمرہ میں سرکار تاج الاولیاء کی شبیہہ مبارک آویزاں ہے جس پر محترمہ عطیہ صاحبہ پھول بھی پیش کرتی ہیں۔ کریم بابا صاحبؒ کے بقول ان پر سرکار بابا صاحبؒ کے کرم کی بارش ہو رہی ہے جس سے کراچی کے حضرات مستفیض ہو رہے ہیں جن دنوں کریم بابا صاحب کراچی تشریف لائے تھے۔ محترمہ نے کئی بار ان کو اپنی قیام گاہ پر مدعو کر کے خصوصی محافل منعقد کیں خود بھی کئی بار ان سے ملنے دربار تاج الاولیاء میں تشریف لائیں اور اپنی صاجزادی کو حضرت قبلہ سے بعیت بھی کرایا۔

میری دعا ہے کہ سرکار تاج الاولیاء اپنے کرم سے ان کے تمام اہل خاندان کو نوازیں آمین۔ (قاضی محمد علی تاجی)

مولانا ذہین شاہ صاحب یوسفی تاجی نے بابا صاحب کی اسی شان پر اپنی [illegible] بابا تاج الدین میں کیا خوب کہا ہے۔

سوا لاکھ اولیاء اللہ بنائے	وہ ہفت اقلیم کے سلطان آئے
نئی شانیں ادائیں ہیں نرالی	وہ سرتاپا مثال بے مثالی
نہ دیکھا تھا جو دینا نے دکھایا	نہ آیا تھا کبھی جو دور آیا
میرے بابا نے تقدیریں بدل دیں	بہت اسما کی تاثیریں بدل دیں
خدا کن ان لبوں سے کہہ رہا ہے	یہاں دریائے وحدت بہہ رہا ہے
جو کہتے ہیں وہ ہوتا جا رہا ہے	بشر کے روپ میں حاکم خدا ہے
زمانہ گردان کے گھومتا ہے	فلک انکے قدم کو چومتا ہے
مدار مرکز عالم یہی ہیں	مراد عالم و آدم یہی ہیں
قدم جولاں ہیں ہر دم لامکاں میں	عیاں ہے جسم ان کا جان جاں میں

Marfat.com

تاج نگر لاہور

اس ذات پاک کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ جیسے خطاکار اور ہیچ مدان جس کے پاس سوائے درماندگی و بے چارگی کے کچھ بھی نہیں۔ یہ اس کی عنایت اور بندہ پروری ہے کہ اس نے بکمال شفقت حضور مرشد ناو مولانا امام اولیاء حضرت بابا سید محمد تاج الدین حسنیؒ و حسینیؒ اویسی، قادری، چشتی، نقشبندی سہروردی کی کرامات تحریر میں لانے کے لئے اس ذرہ بے مقدار کو نوازا۔ حالانکہ اس شہنشاہ ہفت اقلیم کے واقعات زندگی لکھنا جن کا خود یہ فرمان ہے کہ میرے حالات لکھنے کے لئے دنیا کے درختوں کی قلمیں اور تمام سمندروں کا پانی بھی کافی نہ ہوگا لیکن بقول ناشر (اذکار تاج الاولیاء) کہ سرکار نے قلم میرے ہاتھ میں دے رکھا ہے۔ اور خود ہی لکھوا رہے ہیں۔ اس عاجز بندے سے بھی سرکار ہی لکھوا رہے ہیں۔ بابا گلزار جن کو سرکار کی زیارت ہوئی میں ان آنکھوں کے قربان ان پر کرم اور پھر مجھ عاجز پر بھی کرم فرمایا اس مرد خدا نے۔ جس کے لئے دل سے یہ آواز آرہی ہے۔

تری مجلس ! مجلس اللہ تھی
یہ عالم دنیا جہان گمراہ بھی
مجمع البحرین تجھ سا بعد ازاں
گردش دوراں نے دیکھا تھا کہاں

۔ بھلیو سن لو ظاہر تاج، باطن مہاراج، ظاہر دین، باطن حق الیقین، سچ ہی سچ، حق ہی حق، اب تاج نگر کے واقعات پیش قارئین ہیں۔

لاہور سے ۲۸ر کلو میٹر "ملتان روڈ پر باباجان سیدنا تاج الدین ناگپوریؒ" کے نام پاک سے منسوب یہ نگری پہلے تو "جھلار امرتسریاں" کہلاتی تھی لیکن اس کے بعد اسے "تاج نگر" بننے کا شرف حاصل ہوا۔ عید میلادالنبیؐ اور سالانہ عرس پاک سیدنا تاج الدین

خصوصی شبیہہ مبارک باباصاحبؒ
منجانب: چودھری محمد لیسین تاجی، لاہور

Marfat.com

ناگپوریؒ یہاں منعقد ہوتے ہیں۔ دیہاتی ماحول میں شہری دوست و احباب بھی لاہور سے تشریف لاتے ہیں۔ خوب رونق ہوتی ہے۔ عرسہائے پاک ہی کے لئے یہاں بھیڑوں کا ریوڑ پال رکھا تھا اور اس کی نگہداشت بابا گلزار کے سپرد تھی۔ یہ بڑا ہی سادہ لوح اور مخلص انسان تھا۔ جس نے قریباً" ۱۵سال سارا کام فی سبیل اللہ ہی کیا۔ اس کی کئی بار بابا جان سیدنا تاج الدین ناگپوریؒ سے تاج نگر باغ میں سیر کرتے ہوئے ملاقات ہوئی۔ تبرکاً" ایک ملاقات کا ذکر پیش خدمت ہے۔

اور کیڑے مر گئے

راوی: بابا گلزار

ایک دفعہ جب بابا جان سیدنا تاج الدین ناگپوریؒ کو تاج نگر باغ میں ٹہلتے دیکھا تو میں ان کے قریب پہنچا اور عرض کی کہ بابا جان یہ بھیڑیں ہم نے آپ کے عرس پاک ہی کے لئے پال رکھی ہیں۔ موسم کی خرابی کے باعث ان کے سموں میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ انہیں بڑی شدت کی تکلیف ہے۔ آپ ہی فرمائیں میں کیا کروں؟ بابا جان نے سرسوں کے تیل میں چند اشیاء ملا کر لگانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ صبح اٹھتے ہی یہ محلول تیار کرکے تمام بھیڑوں کے سموں پر لگا دیا۔ شام تک بھیڑوں کو اس موذی مرض سے نجات مل چکی تھی اور میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی کہ بابا جان کے فرمان کے مطابق بھیڑوں کی تکلیف چند گھنٹوں ہی میں رفع ہو گئی۔

کھیتوں کا سیراب کرنا

ایک تاجیہ محفل میں محمدؐ ظفر صاحب خلیفہ حکیم محمد دین صاحبؒ (عقب لاہور ہوٹل لاہور) نے اجازت طلب کی کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا ہے وہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ فرمانے لگے میں نے تاج نگر میں امرتسری جھلار کے راہٹ کی گدی پر بابا جان سیدنا تاج الدین ناگپوریؒ کو بیٹھے دیکھا۔ دو بیل اس راہٹ کو چلا رہے تھے کیا دیکھتا ہوں پانی بجائے نشیبی زمین کی طرف جانے کے آسمان کی طرف اٹھ رہا ہے۔ میں نے بابا جان

Marfat.com

کے پاس پہنچ کر اپنی حیرت کا اظہار کیا اور عرض کی بابا جان! یہ پانی آسمان کی طرف اٹھ رہا ہے۔ بابا جان فرمانے لگے۔"میں یٰسین کے کھیتوں کو سیراب کر رہا ہوں۔" اللہ اکبر یہ ہے شان میرے بابا جان کی۔ اپنے ادنیٰ ترین بچوں کی روحانی پرورش کس طرح فرماتے ہیں۔

حفیظ پلٹن تاجیہ :-

شرم سارم چونکہ من بندہ غلیظ　　یا حفیظُ و یا حفیظُ و یا حفیظ

چوہدری محمد یٰسین تاجی (معشوق شہنشاہ ہفت اقلیم) جو ایک عرصہ سے سرکار تاج الاولیاء کی نذر نیاز اپنے ایک باغ جس کا نام چوہدری صاحب نے تاج نگر رکھا ہے اس عاجز نے بھی چوہدری صاحب کے ہمراہ وہاں جاکر زیارت کی ہے۔ وہاں سرکار کی آمد ہوتی ہے جس کی وجہ سے نور برستا رہتا ہے۔ میرا تعارف چوہدری شوکت صاحب کے ذریعے چوہدری صاحب سے ہوا۔ پہلی ہی ملاقات میں یہ خوشبو محسوس ہو گئی تھی کہ یہ تو میرے آقا و مولا کے معشوق ہیں۔ اس کے بعد اذکار کے تیسرے ایڈیشن کے متعلق آپ نے جو لکھا ہے کہ چوتھے ایڈیشن کی دو ہزار کتابیں چاہئیں۔ اس کی تیاری شروع کردی ہے لیکن اس سلسلے میں چوہدری صاحب نے جن حفیظ پلٹن تاجیہ سے تعارف کرایا اس سے دل کی کلی کھل گئی۔ میرے آقا کے ولی کہاں کہاں اور کس کس روپ میں سرکار کے مشن کی تبلیغ کر رہے ہیں یہ تو سرکار ہی جانتے ہیں اور سرکار ہی کے تصرف سے حفیظ اللہ ظفر تاجی (حفیظ پلٹن تاجیہ) سے بھی تعارف ہو گیا۔ اور آپ ہی کی نورانی تحریر میں تاج نگر کے معشوق تاج الاولیاء پر کرم کے اور خود حفیظ پلٹن تاجیہ پر کرم بالائے کرم کے واقعات پیش قارئین ہیں۔ اس ایڈیشن کی ایک ہزار کتابیں شائع کروادی ہیں۔

اعتراف

محترمی قبلہ جناب قاضی محمد علی تاجی صاحب۔ دام اقبالہ

Marfat.com

السلام علیکم۔

گرامی نامہ موصول ہوا۔ پڑھ کر ازحد خوشی ہوئی کہ سرکار تاج الاولیاء میرے بابا جان کی کتاب کی چوتھی طباعت ہو رہی ہے۔ بندہ بالا ضرور دو ہزار کتابیں حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کارِ خیر میں آپ کے توسط سے ہی یہ کام ہو جائے تو بڑا اچھا ہے۔ اس کے متعلق مطلع فرمادیں کہ کیسے کرنا ہوگا تاکہ انتظام ہو جائے میرا نام آنا ضروری نہیں ہے مقصد صرف کتابیں حاصل کرنا ہے تاکہ بابا جان کے چاہنے والوں تک ان کی عظمت کو اور بھی اجاگر کیا جاسکے۔

تاج نگر لاہور کے زیرِ عنوان پہلی کھیپ پیشِ خدمت ہے۔ راقم میرے بڑے اچھے دوست و محسن جناب حفیظ اللہ ظفر صاحب مستند ولی اللہ ہیں۔ مہر بندہ کے سامنے لگی۔ آپ ریلوے میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔ بابا جان سے بڑا پیار ہے اور متواتر فیض یاب ہیں۔ ان کے اپنے ہی قلم سے ان کی نوشت حاضر ہے۔ بندہ خود بھی تاج نگر لاہور کی چند ایک گزارشات پہلے ہی پیشِ خدمت کر چکا ہے۔ باقی اس کی تدوین آپ خود ہی کرلیں گے تاکہ کتاب کا جو اسٹینڈرڈ آپ کے ہاں ہے اس کا خیال رکھا جاسکے۔ حفیظ صاحب نے تو اچھا لکھا ہے لیکن مجھے اردو میں لکھنا ذرا دشواری پیش کرتا ہے۔ چونکہ آپ خود اس کی حسبِ ضرورت تصحیح تدوین فرمالیں گے تو میرے عیب بھی چھپ جائیں گے۔ باقی رہا میرے بابا جان کا تو کوئی جواب ہی نہیں ہر وقت ہر گھڑی پیار ہی پیار ملتا ہے اور قسم باخدا ہم جیسا خوش قسمت بھی شاید ہی کوئی ہو۔ بندہ چند دنوں کے لئے اسلام آباد جا رہا ہے۔ وہاں انشاء اللہ فرصت میسر آجائے گی اور چند واقعات قلمبند کر کے جلد ہی ارسال کر دوں گا۔ 2000 کتابوں کے متعلق جو بھی تخمینہ ہو تحریر فرمادیں بندہ اپنی اولین فرصت میں ارسال کروے گا۔ ایک ہزار کا تخمینہ روانہ کر دیا۔

باقی یہاں اور تاج نگر میں ہر طرح سے خیریت ہے رونق ہی رونق ہے بابا جان کے کرم سے۔ شوکت بھائی حال ہی میں اپنی نئی کوٹھی میں منتقل ہو گئے ہیں جو میرے قریب

Marfat.com

ہے۔ آپ کو اکثر یاد کرتے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں۔ شوکت بھائی بڑے اچھے تاجی ہیں۔ ماشاء اللہ پیار والے انسان!

ہم سب کے لئے دعا فرماویں کہ یہ پیار اور بھی بڑھتا جائے اور میرے بابا جان کی شان میں بلندیاں ہی بلندیاں ہوتی چلی جائیں۔ کیا خوش قسمتی ہے ہماری اللہ اکبر یہ سب صدقہ نبی محترمؐ ہے۔

فقط والسلام

احقر تاجی

محمد یٰسین چوہدری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حسب معمول ایک دن جناب چوہدری محمد یٰسین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کراچی سے پیغام آیا ہے کہ اعلیٰ حضرت سیدنا تاج الدین علیہ الرحمتہ کے بارے میں کچھ یادداشتیں جو حال پر مبنی ہوں طباعت کے لئے ارسال کی جائیں۔ تاکہ انہیں کتاب کی صورت میں منظر عام پر لایا جائے۔ جناب چوہدری صاحب نے مجھے کچھ واردات زیر قلم لانے کے لئے فرمایا یہ سن کر میں انکار تو نہ کرسکا مگر ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا کہ میں اور **فنافی الوجود فنافی اللہ بقاباللہ** سیدنا تاج الدین علیہ الرحمتہ کے متعلق کچھ واردات قلمبند کروں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ کہاں شہنشاہ اور کہاں آپ کے در کے گداؤں کا گدا۔ راہرو راہ فنا۔ متلاشی اسرار و بقا۔ یہ دو متضاد باتیں ہیں کیونکہ یہ سب کچھ تو آپ کے کرم سے ہی ہو سکتا ہے۔ حقیقت حال بھی یہی ہے کہ۔

نہ میں عالم نہ میں فاضل نہ گن میں وچ کوئی صدقہ ہے مرشد سوہنے دا نظر کرم دی ہوئی۔

Marfat.com

آپ کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئیں اور بہت سے واقعات زیر قلم لائے گئے مگر پھر بھی یہ تشنگی دور نہیں ہوئی سچ تو یہ ہے کہ تاقیامت یہ تشنگی بڑھتی ہی جائیگی۔ اللہ کرے سب کو یہ تشنگی نصیب ہو بس ایک عرض کرتا ہوں کہ جسے بھی یہ موقع میسر آیا اس کے بھاگ جاگ پڑے اس کا دین سنور گیا اور اسے سکون قلب نصیب ہو گیا کیونکہ بقول اقبال

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو = عجب چیز ہے لذت آشنائی

بات سے بات نکلتی ہے اور بات سے ہی بات بنتی ہے۔ اور بات بھی کسی بات والے کی ہو تب ہی بات بنتی ہے کیونکہ

بات کوئی خودبخود بنتی نہیں
بن بجائے بنسری بجتی نہیں
دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

اس کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے جس طرح رات کے بعد دن، غم کے بعد خوشی، گرمی کے بعد سردی اور خزاں کے بعد بہار آتی ہے بعینہ جب لوگوں میں بے راہ روی عام ہو جاتی ہے ظلم و بربریت کا دور ہو جاتا ہے تو اس خطہ میں کوئی نہ کوئی شخصیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق پہنے عالم لاہوت سے عالم ناسوت میں نمودار ہوتی ہے۔ جو بھولے بھٹکے انسانوں کا رشتہ نور مصطفائی سے جوڑنے اور نور کبریائی سے منسلک کرنے میں مد ثابت ہوتی ہے۔

ایسی ہی ایک ہستی ناگپور میں سیدنا بدرالدین علیہ الرحمتہ کے ہاں تولد ہوئی جس کے متعلق کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ پھول اپنی خوشبو سے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر کو معطر کرے گا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ چاند اپنی روشنی سے صراط مستقیم کی نشاندہی کرے گا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ بچہ مستقبل میں دکھیا دلوں کی ڈھارس بندھائے گا۔ بے راہ لوگوں کو راہ راست

Marfat.com

پر لائے گا اور اپنے علم لدنی سے بے قرار دلوں کو قرار دے کر انہیں باکمال بنائے گا۔
یہ عظیم ہستی' یہ فہیم ہستی' یہ کلیم ہستی' یہ حکیم ہستی' یہ مقیم ہستی سیدنا تاج الدین علیہ الرحمتہ الحسنیؒ والحسینیؒ کے روپ میں ظاہر ہوئی جن کی نہ صرف ولادت باسعادت سے وصل بالحق تک بہت سی کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں بلکہ یہ فیض جاری و ساری ہے اور رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ صرف تعلق جڑنے کی بات ہے۔ جب یہ تعلق باللہ فی اللہ ہوتا ہے اور کرم ہوجاتا ہے تو بھرم کھل جاتا ہے۔ آشنائی سے شناسائی ہوجاتی ہے۔ ایسے ہی شناسائی کے چند واقعات زیر قلم لانے کی جسارت کرتا ہوں۔

مدینہ کی حاضری

راقم ایک دن تصوف کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا جس میں درج تھا کہ کامل مرشد ایک نگاہ سے ہی انسان کو دوری سے حضوری میں لے جاتا ہے اسی لئے رومی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
اولیاء راہست قدرت از الہ
تیر جستہ باز گردانند زراہ

اس سوچ نے میرے دل پر ایسا اثر کیا کہ میرے دل کا تار تار کھو گیا اور میں پریشانی کے عالم میں کتاب چھوڑ کر لیٹ گیا اور حسب معمول ذکر و فکر میں مشغول ہوگیا۔ کچھ دیر بعد مجھے نیند آگئی اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور سیدنا تاج الدین علیہ الرحمتہ تشریف لائے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے بہت سے لوگ ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے کانوں میں آواز آرہی تھی کہ آؤ مدینہ جانے والے باباجان کا قافلہ جارہا ہے۔ موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے میں جلدی سے اٹھا اور قافلے کے ساتھ ہولیا۔ راستے میں پہاڑ بھی آئے دریا بھی اور خاص طور پر ریگستان بھی۔ مگر سمجھ نہیں آتی کہ یہ سفر ٹیلہ در ٹیلہ کیسے

Marfat.com

طے ہوا۔ تھکن بھی نہیں ہوئی اور ہم منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ حالانکہ قافلے میں سیدنا تاج الدین علیہ رحمۃ کی ہمراہی تھی مگر وہاں پہنچ کر دیکھا تو۔ آپ پہلے ہی وہاں موجود تھے اور آپکی حالت حضوری کی تھی۔

خط کا دکھانا۔

ذات حق کا فرمان عالی شان ہے کہ جو میرا ہو جاتا ہے میں اس کا ہو جاتا ہوں میں اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ ولی خدا کا دوست ہوتا ہے اور زندہ ہے یعنی انکے لئے زندگی اور رواصل باللہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شاید انہی پاک ہستیوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ۔

موت کے پردے سے کم ہوتی نہیں تابندگی
ہے اس طرف بھی زندگی اور اس طرف بھی زندگی

ایک دن خادم نے چوہدری یٰسین صاحب سے انکے صاحبزادے معین یٰسین کی جو کہ امریکہ میں زیر تعلیم ہیں فون پر خیریت دریافت کی تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ اس کا خط آیا ہے آپ کو سلام لکھا ہے۔ آؤ اور خط پڑھ لو۔ جب میں دفتر پہنچا تو چوہدری صاحب نے کھانے کا انتظام کر رکھا تھا۔ کھانے سے پہلے میں نے خط پڑھا جس پر بابا تاج الدینؒ کے عرس مبارک اور ان سے محبت و عقیدت کا اس انداز سے ذکر تھا کہ تحریر ایک تعلق۔ ایک لگن۔ ایک پیار کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ القصہ میں نے چوہدری صاحب کو سلام کیا اور کہا کہ آپ جب خط لکھیں تو معین کو میرا بھی سلام لکھ دینا میں نہیں جانتا تھا کہ میرے یہ الفاظ کہاں رقم ہو رہے ہیں۔ لیکن حقیقت حال ہے کہ:

جب سارا عالم سوتا ہے اک ھوکا عالم ہوتا ہے
پھر جو بھی ذکر میں ہوتا ہے۔ اور جو بھی فکر میں کھوتا ہے

Marfat.com

تو اس سے وہی کچھ ہوتا ہے ۔ جو قدرت خود ہی چاہتی ہے

رات کو کیا دیکھتا ہوں کہ بابا جان تشریف لائے اور فرماتے ہیں کہ آج سے ہمارے بچے کو معین نہیں معین بادشاہ لکھا کرو۔ ہم نے اسے بادشاہ بنا دیا۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہزاروں میل دور ہمارے محبت کے گیت گا رہا ہے۔ یہ کہہ کر مجھے وہ خط دکھایا جو میں نے چوہدری صاحب کے دفتر میں پڑھا تھا اور غائب ہو گئے۔ خدا کرے کسی کی کوئی ادا کسی کو پسند آجائے یہی کرم کی بات ہے۔

کلام پاک کا سایہ

به هر سو جلوهٔ دلدار دیدم

به هر چیزے جمال یار دیدم

ہم کوئی بھی کلام پڑھتے ہیں تو ہمیں الفاظ تو نظر آتے ہیں معانی نظر نہیں آتے۔ سیاہی نظر آتی ہے مگر پانی نہیں۔ مگر جب کرم ہوتا ہے تو لا۔ الٰہ۔ الا۔ اللہ کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ یار کے سوا کوئی اور نہیں۔ بس اس سے پیار ہی واردات ہے اور کچھ نہیں کیونکہ پیار۔ پے۔ یار۔ پردے میں یار تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ اس کے لئے تن ۔ من ۔ دھن سب کچھ نثار کرنا پڑتا ہے مثل مشہور ہے جتنا گڑ ڈالو اتنا میٹھا ہوتا ہے۔ جسے بابا بلھے شاہ فرماتے ہیں کہ ایہہ رازدیاں گلاں میں کہنوں دساں بس!

گُر سے گُر کی بات ہے بن گُر بات نہ کوئے

گُر ملے تو سُر ملے تو سر سے سرجن ہوئے

سرجن جاپت پاپ ہے تو سر سے نردھن ہوئے

جاپت۔ جاپ نہ جانیوں تے بن جاپے کیا ہوئے

چوہدری صاحب کی صاحبزادی نادیہ بیٹی کی شادی پر مدعو تھا۔ راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اور مجھے کچھ دیر ہو گئی جب چوہدری صاحب کے دولت خانہ پر پہنچا تو چوہدری صاحب ناراض ہوئے کہ آپ نے دیر کر دی کیا یہ آپ کا اپنا کام نہیں تھا۔ یہ

Marfat.com

کہتے ہوئے کلام پاک میرے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ بیٹی کی رخصتی کے وقت آپ نے دعا فرمانی ہے اور کلام پاک کے سائے میں رخصتی ہوگی خیر یہ خادم کلام پاک لیکر اس جگہ پہنچا جہاں بارات کا استقبال کرنا تھا وہیں طعام کا انتظام تھا۔ وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ میلے کا سماں ہے۔ نہ جانے وہاں کس کس طرح کے لوگ تھے بچے بھی تھے بوڑھے بھی تھے جوان بھی تھے۔ حاکم بھی تھے محکوم بھی تھے۔ غریب بھی تھے امیر بھی تھے۔ ڈاکٹر بھی تھے انجینئر بھی تھے عالم بھی تھے فاضل بھی تھے۔ خادم بھی تھے مخدوم بھی تھے۔ زاہد بھی تھے عارف بھی تھے درویش بھی تھے بینش بھی تھے مگر یہ بات سمجھ سے بالاتر تھی کہ مولیٰ کریم بندہ و عاجز بے کس و بے نوا تو سراپا گنہگار ہے مگر نہ جانوں ہزاروں کے اس مجمع میں مجھ سے یہ کام کیوں لیا جارہا ہے۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

زباں سے کہہ نہیں سکتا ۔ کہے بن رہ نہیں سکتا
جمال یار کا وہ ماجرا جو دل نے دیکھا ہے

رات کو تھکا ماندہ گھر پہنچا۔ رات کافی گزر گئی تھی۔ لیٹ گیا۔ آخر وہ سہانی گھڑی آئی جب بابا جان تشریف لائے۔ فرماتے ہیں مولانا آپکی ڈیوٹی ہم نے لگائی تھی۔ نادیہ ہماری بیٹی ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے تھے کہ یہ کام کوئی غیر محرم کرے۔ یہ سب حضور کے کرم کی بات ہے اس لئے میں تو پھر یہی کہوں گا اور بار بار کہوں گا۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

جنت کی چڑیا

اللہ والے اس کائنات میں اسکی رحمت کے اسٹیشن ہیں۔ طلبگار ہمیشہ وہاں پہنچتے ہیں مگر ان کے تصرف میں فرق نہیں پڑتا وہ تقسیم کئے جاتے ہیں جو جس نیت سے جاتا ہے ویسی مراد پاتا ہے۔ جب دریا سمندر میں گر جاتا ہے یعنی جب دریا کا تعلق سمندر سے

Marfat.com

ہو جاتا ہے جب دریا اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دیتا ہے تو اسکی روانگی کو برقرار رکھنے کے لئے بہت سے ندی نالے اس میں کود پڑتے ہیں اور اسکی روانگی کو برقرار رکھتے ہیں یعنی جو اس کا ہو جاتا ہے جو اس میں کھو جاتا ہے بس وہ کچھ ہو ہی جاتا ہے۔

پانی بند ڈبی دے اندر وچ سمندر تروا
ڈبی نے اس کیتا دکھرے پانی اوسے سروا
اس تے اس وچہ فرق نہ کوئی وچہ ہستی واپڑوا
بھوشاہ جد مٹ گئی ہستی ہر تیرا توں ہروا

بہت کرم کی بات ہے کہ ایک دن تصور میں کھویا ہوا تھا کہ یک لخت اونگھ آئی کیا دیکھتا ہوں کہ بابا جان تشریف فرما ہیں اور کافی لوگ اردگرد بیٹھے ہیں خادم بھی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا جونہی سرکار کی نظر پڑی فرماتے ہیں جنت کی چڑیا۔ جنت کی چڑیا۔ یہ سیاہ کار بہت حیران ہواء کہ یہ کیا معاملہ ہے اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا تاحد نگاہ سر سبز میدان ہے جگہ جگہ پھول کھلے ہیں ہر قسم کے پھل دار پودے ہیں پھلوں سے درخت لدے ہوئے ہیں۔ پھلوں اور پھولوں کی خوشبو دل دماغ اور زبان پر اثر انداز ہو رہی ہے اور بابا جان درمیان میں بیٹھے ہیں جونہی آمنا سامنا ہوتا ہے فرماتے ہیں جنت کی چڑیا جنت کی چڑیا القصہ راقم اس خیال میں ڈوب گیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ نہایا دھویا ناشتہ کیا اور دفتر چلا گیا۔ جب دفتر پہنچا تو میری ملاقات اس وقت کے سیکریٹری حاجی غلام [illegible] صاحب سے ہوئی جو کہ منسٹری آف فنانس میں ڈپٹی سیکریٹری تھے مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے جنت کی چڑیا آگئی میں نے عرض کیا حضور میں تو بہت گنہگار ہوں فرمانے لگے مولانا یہ لگن کی بات ہے کیوں چھپاتے ہیں۔ بیٹھو آپکو چائے پلاؤں اور بات سناؤں۔ میں بیٹھ گیا تو فرمانے لگے کہ میرے والد صاحب علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے بہت اچھے دوست تھے ایک دن وہ مجھے اپنے ہمراہ لے گئے ابھی ہم علامہ کے پاس بیٹھے ہی تھے کہ ایک منگتا آگیا وہ اپنا طنبور بجا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

Marfat.com

تو نبا وجدائی نہیں تار بناں
دل لگدائی نہیں دلدار بناں

یہ سنتے ہی علامہ" پر کیفیت طاری ہو گئی چہرہ سرخ ہو گیا علامہ" اٹھے اور صحن میں لگے کھجور کے درخت سے لپٹ کر رونے لگے میں حیران تھا کہ یہ سب ایسے کیوں ہے تو والد صاحب فرمانے لگے بیٹا یہ سب تعلق نسبت کی بات ہے۔ دہلی والی نسبت سے اجمیر والی نسبت سے پاک پتن والی نسبت سے' تھوڑی دیر بعد علامہ" واپس آئے اور فرماتے ہیں۔

راز ہستی راز تھا جب تک مجھے معلوم نہ تھا
کھل گیا جب راز تو محرم کے سوا کچھ بھی نہ تھا

مولانا مجھے اب پتہ چلا کہ تعلق کیا ہوتا ہے اور نسبت کیا ہوتی ہے۔

بعد وصال کرامت

ناگپور سے ہجرت کرا کے پاکستان پہنچایا

(راوی: الحاج تقی بیگ رحمانی تاجی)

میرا پیدائشی مقام انڈیا کا مشہور شہر ضلع امراوتی کی تحصیل شہرا چلپور سے ہے۔ یہاں ہمارے آباء و اجداد شہر قاضی کی منصب پر فائز رہے ہیں۔ کیونکہ میری پرورش میرے پھوپھی زاد بھائی قاضی حنیف الدین کے حصے میں آئی جو کہ نیک سیرت' متقی و پرہیزگار' قاضی کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی صحبت اور تربیت کی وجہ سے بزرگان دین سے کچھ زیادہ ہی شغف رہا۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ کی محبت مجھ کو وقتاً" فوقتاً" مختلف بزرگوں سے ملاتی رہی جس میں کچھ مجذوب اور کچھ سالک کے درجے پر فائز تھے۔ اچلپور شہر میں بڑے پائے کے بزرگوں کی آمد رہی ہے جو کہ بابا تاج الدین" کے ہم عصروں اور ان کے وقت میں گزرے ہیں۔ ان بزرگوں کی صحبت میں کچھ وقت گزرا۔ بابا تاج الدین" کا اس زمانے میں بہت شہرہ تھا لوگ دور دور سے آپ کی زیارت کو آتے تھے زندگی میں آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا لیکن قسمت نے ساتھ نہ دیا۔ جس کی وجہ سے دل کی تڑپ

Marfat.com

اور محبت نے عقیدت کی آگ اور بھڑکادی۔ میرا تعلق پیشہ کے لحاظ سے محکمہ تعلیم سے تھا۔ اس لئے ناگپور جانے کا اکثر اتفاق رہتا تھا جو کہ بعد میں میری سسرال کی شکل میں منتقل ہوگیا جب میرا عقد ثانی ناگپور کے قاضی محمد اسحاق صاحب کی بڑی دختر خورشید بی' سے ہوگیا۔ خورشید بی اماں صاحبہ (مریم بی بی) اور چھوٹے بابا (قطب الدینؒ) کی سگی پھوپھی زاد بہن تھیں اس نسبت سے بھی تاج اولیاء کی محبت اور عقیدت زیادہ رہی ہے۔ بابا صاحبؒ نے کئی مقامات پر نوازا اور رہنمائی فرمائی۔ ایک چھوٹا سا واقعہ جب پاکستان بنا تو بہت لوگ انڈیا کے مختلف شہروں 'گاؤں' دیہاتوں سے نکل کر حیدر آباد دکن اور کچھ لوگ پاکستان رختِ سفر باندھنے لگے۔ تو میرے بڑے بھائی قاضی حنیف الدین نے بھی مجھ سے کہا کہ اگر تم ہجرت کرنا چاہتے ہو تو چلے جاؤ۔ میں نے دل میں سوچ رکھا تھا کہ اگر ہجرت کروں گا تو پاکستان جاؤں گا۔ ورنہ نہیں جاؤں گا۔ لیکن پاکستان جانے کے لئے حالات سازگار نہیں تھے۔ معاشی حیثیت نہ ہونے کے برابر تھی۔ میں دلبرداشتہ ہو کر دربار عالی میں حاضر ہوا اور مزار اقدس کی جالی چوم کر اپنی خواہش اور درخواست عرض کی اور اس میں ایک شرط رکھی اگر میرا ہجرت کا انتظام بغیر پائی پیسے خرچ کئے ہوگیا تو میں یہ سمجھوں گا کہ آپ کی اجازت ہے (پاکستان جانے کی) اور اگر میرا پیسہ خرچ ہوا تو مین سمجھوں گا کہ آپ کی اجازت نہیں ہے۔ ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ قاضی حنیف الدین کے چھوٹے صاحبزادے قاضی شہاب الدین جو کہ ریلوے میں تھے کراچی سے ناگپور آئے اور مجھ کو چلنے پر اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اس پر انہوں نے کہا کہ آپ کا سارا خرچہ ہم خود اٹھائیں گے۔ میری شرط آپ کی اجازت کی شکل میں پوری ہوئی۔ اس کے بعد میں مزار مبارک پر اجازت کا آخری سلام عرض کرنے گیا اور ہجرت کر کے ۲۰ مئی ۱۹۴۸ء کو کراچی آگیا۔ پاکستان میں بھی بابا تاج الدینؒ کی نگاہ کرم ساتھ رہی ہے۔ یہاں پر بھی انہوں نے جب چاہا اپنی زیارت سے نوازا اور یہاں بھی آپ کے مشہور خلیفہ امجد علی بابا تاجی کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل

Marfat.com

رہا ہے۔ ہمیشہ رہنمائی فرمائی' ہر مشکل وقت میں شعر کے دو بند ورد زبان رہتے اس کہ خادم کو بھی تاجی نسبت حاصل ہے۔

ہم اوچھے ہر کام کے آپ پورے مہاراج
اپنی اور نبھائیو کہ ہاتھ لگے کی لاج

بابا تاج الدینؒ کے شروع کے دور میں دو اور مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ جو عشق رسولؐ میں ڈوبے ہوئے خلق خدا کو نواز رہے تھے۔ ایک حضرت وارث علی شاہؒ دیوہ شریف دوسرے مؤلانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی ضلع اناؤ (لکھنؤ) مولانا مجدد وقت اور پیدائشی قطب تھے خادم کو ان کی نسبت حاصل ہے اس لئے خادم اپنے نام کے ساتھ رحمانی تاجی لکھتا ہے۔

اپنی خدمت میں بلا کر آب شفاء عطا کی

راوی: شمیم منور جان تاجی' پشاور

بابا درانی صاحبؒ کے وصال کے بعد بابا محمد علی تاجی کی ایما پر ستمبر ۱۹۹۰ء میں سرکار تاج الاولیاء نے کرم فرما کر مجھ عاجز بندی کو تاج آباد شریف ناگپور حاضری کا موقع دیا۔ اس دربار کی ایک ایک گھڑی میری زندگی کا انمول سرمایہ ہے۔ سرکار نے مجھے اتنا نوازا کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ دربار سے دیگر تبرکات کے ساتھ مجھے آب غسل شریف بھی عطا ہوا۔ اس کے علاوہ جب بابا محمد علی تاجی صاحب پشاور تشریف لائے تو انہوں نے بھی آب غسل شریف عطا کیا۔ بابا درانی صاحبؒ نے جو قادر بابا تاجیؒ کے لاڈلے بچے تھے اپنی ساری ظاہری زندگی مخلوق کی خدمت میں گزاری۔ میرا ایمان ہے کہ یہ سب تبرکات مجھ عاجز بندی کو بابا قادر تاجی کے لاڈلے بابا درانی قادری تاجیؒ کے صدقے میں عطا ہوئے۔ خصوصی طور پر آب غسل بابا درانی صاحبؒ کے بچوں کے لئے خاص تحفہ ہے اس سے مریضوں کو شفاء مل رہی ہے۔ دو خصوصی واقعات پیش کر رہی ہوں۔ بابا درانی صاحبؒ کے ایک مرید عظیم بھائی مرحوم کی دو صاحبزادیاں ہیں بڑی صاحبزادی ڈاکٹر

Marfat.com

ہے ان کی شادی ہو چکی ہے دو چھوٹے بچے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء میں ان کے شوہر کی بینائی یکایک ختم ہو گئی۔ نوجوان نابینا ہو گیا ڈاکٹروں نے بھی مایوسی ظاہر کی ہر جمعہ ہم سب سلسلہ کی بہنیں بابا درانی صاحبؒ کی یاد منانے جمع ہوتی ہیں اس میں خصوصی طور پر ہم سب نے گڑگڑا کر دعائیں کیں مجھے تاج باباکی طرف سے اشارہ ملا۔ اس کی آنکھوں میں پورا دن غسل شریف کا پانی ڈالو آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس ناچیز خادمہ نے ان کو غسل شریف کا پانی دیا اور ہدایت کی کہ صبح سے شام تک تھوڑے تھوڑے وقفے سے یہ پانی ڈالو' انشاء اللہ تعالیٰ آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ یہ سب لوگ بھی تاج باباؒ کے بے حد عقیدت مند ہیں۔ باباؒ نے کرم فرمایا اور آنکھیں روشن ہو گئیں۔

بغیر آپریشن پتھری نکل گئی

میرے پڑوس میں ایک عورت رہتی ہے۔ اس کا شوہر انتہائی بد عقیدہ ہے۔ اس عورت کے گردے میں پتھری تھی بہت علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے جلد آپریشن کرانے کا مشورہ دیا۔ وہ عورت بے حد پریشان تھی۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اس کی تکلیف دیکھ کر اسے بھی میں نے غسل شریف کا پانی پینے کے لئے دیا چند ہی روز میں اس کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل گئی اور اسے صحت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے یہ پیارے جن کو اللہ تعالے کن کی طاقت عطا کر دیتا ہے زندگی میں بھی مخلوق کی مشکلیں دور کرتے ہیں اور بعد وصال ننگی تلوار کی طرح مشکلیں کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔

ایکسیڈنٹ سے بچا کر نئی زندگی عطا کی

راوی: رمضان علی تاجی

۵ مارچ ۱۹۹۴ء کو میرا بچہ یونس تاجی اپنے کام پر گیا ہوا تھا کسی وجہ سے اور بچوں کے ساتھ یہ بھی زوڈ پر آیا جیسے ہی سیکٹر ۶-۷ کی پلیا کے پاس آیا ایک کوچ سے ٹکرایا۔ ادھر سے دوسری کوچ آ رہی تھی وہ بھی ٹکر مارتی ہوئی نکل گئی یہ تیسری کوچ کے نیچے آ گیا۔ وہاں موجود لوگوں نے دیکھا کہ بچے کے پیروں پر سے کوچ کا اگلا ویل گزر چکا ہے۔ اس نے

Marfat.com

کوچ روک دی بچہ کو نیچے سے نکالا۔ پنجروں کو اتار کر بچے کو قطر اسپتال پہنچایا کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ ایک صاحب نے آکر مجھے اطلاع دی کہ تمہارا بچہ کوچ کے نیچے آگیا ہے حالت خراب ہے قطر اسپتال لے گئے ہیں میں فوراً وہاں پہنچا۔ معلوم ہوا کہ بچے کو ایکسرے روم میں لے کر گئے ہیں بچہ جب ایکسرے روم سے آیا تو ہوش میں تھا۔ اس نے اور دیگر حضرات نے مجھے پوری تفصیل سنائی لیکن سرکار کا کرم ہوا کہ ایکسرے صاف آیا، کسی ہڈی کو بھی نقصان نہیں پہنچا البتہ گوشت کچل گیا تھا جس کی وجہ سے پیر میں تکلیف تھی۔ ڈریسنگ کر کے بچے کو گھر لے آیا تو اس نے تفصیل سنائی کہ جب پہلی کوچ نے مجھے مارا تو میری زبان سے نکلا بابا بچاؤ کہنے کے ساتھ ہی میں بے ہوش ہو گیا۔ اس بے ہوشی میں، میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک آدمی مجھے گود میں اٹھا کر گاڑی میں لٹا رہا ہے اور سامنے ایک ٹیلا ہے اس پر سرکار بابا صاحبؒ کھڑے ہیں ان سے تھوڑے پیچھے والد کے پیر و مرشد بابا محمد علی اور ان کے پیچھے میرے والد کھڑے ہیں۔ سرکار باباؒ کی زیارت نے مجھے نئی زندگی عطا کی۔

تاجیہ فیض آج بھی جاری ہے

راوی: کنیز بانو زوجہ نور اللہ تاجی

سرکار بابا صاحبؒ کے فیض کی داستانیں سنتی رہی ہوں۔ بے شمار حضرات و خواتین کو میں دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی لے کر گئی اور وہ سب بامراد لوٹے۔ صرف مجھ ابھاگن پر جو بابا صاحبؒ کا کرم ہوا ہے وہ تحریر کر رہی ہوں۔ ۱۹۸۴ء میں ہندوستان سے واپس آرہی تھی۔ ہماری ریل گاڑی کسٹم کی چیکنگ کے لئے اٹاری اسٹیشن پر رکی۔ کسٹم والوں نے ہم سب کو ڈبوں سے باہر نکال دیا کہ اپنے سامان کا کسٹم کراؤ۔ میں اپنی بچی اسماء جو ۵ سال کی تھی کو ڈبہ میں چھوڑ کر کسٹم کروانے لگی۔ تھوڑی دیر بعد سکھ پولیس والے نے تمام بچوں کو ڈبوں سے اتار دیا۔ مجھے پتہ چلا کہ بچوں کو بھی ڈبوں سے اتار دیا گیا ہے تو میں اپنی بچی کو دیگر بچوں میں تلاش کرنے لگی۔ جب وہ نہ ملی تو اپنے ڈبہ کی تلاش میں نکلی۔ ڈبہ

Marfat.com

بھی بھول گئی اب تو میری حالت خراب ہو گئی اور میں نے رو رو کر بابا سرکارؒ سے عرض کیا۔ میں نے بے شمار حضرات و خواتین کی مرادیں آپ کے دربار سے پوری ہوتے دیکھیں ہیں۔ آپ سب کی بروقت مدد فرماتے ہیں آج آپ اپنی کرامت مجھے دکھائیں۔ یہ عرض کر رہی تھی کہ گاڑی چلنے لگی میں کسی اور ڈبہ میں جاکر کھڑے روتی رہی۔ دو لڑکے دوڑتے ہوئے آئے اور مجھ سے کہا خالہ آپ کا ڈبہ مل گیا ہے یہ کرم ہوا کہ گاڑی ذرا سی چل کر رکی میں جلدی سے اتر کر اپنے ڈبہ میں آئی۔ وہاں سرکارؒ کے کرم سے میری بچی موجود تھی۔ میں نے اس سے کہا بیٹا ہم تمہارے لئے بے حد پریشان ہو رہے تھے تم کم از کم کھڑکی سے آواز دے کر ہمیں بلالیتیں۔ اس پر اسماء بیٹا نے بتایا کہ امی ایک سفید داڑھی والے بزرگ اس وقت میرے پاس آئے جب پولیس والا تمام بچوں کو اتار رہا تھا ان بزرگ نے میرے ہاتھ پیر باندھ دیئے اور کہا یہیں بیٹھی رہو۔ مجھے بابا سرکارؒ کا وہ فرمان یاد آیا "تاج الدین اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے میں نے سرکار کو گڑگڑا کر مدد کے لئے پکارا سرکارؒ خود تشریف لائے اور میری بچی کو اس جگہ روک کر بروقت میری مدد فرمائی۔ بابا سرکارؒ کی زیارت نے میری بچی کو نمازی بھی بنادیا۔ صبح نماز کے بعد باقاعدہ تلاوت کرتی ہے' اسکول جاتی ہے' پڑھائی میں بھی تیز ہو گئی ہے۔ یہ سب ان کا کرم ہے اور وہ بلا تفریق سب پر کرم فرماتے ہیں۔

کیا دل کی بات کہیئے ؟ کہ اے تاج اولیاءؒ
دنیا تمام تر تیرا آئینہ ہو گئی

تاجیہ سلسلہ فیض آج بھی جاری ہے

راوی: حاجی سید رجب علی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ (محکمہ پولیس کراچی) صدر جامع مسجد عمر بن خطاب نارتھ کراچی

بابا سرکار تاج الدینؒ ناگپوری کے ویسے تو بے شمار واقعات ایسے ہیں جن سے ان کی عظمت کی نشاندہی ہوتی ہے مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ انہی کی نگری کا باشندہ ہوں یہ

Marfat.com

وجہ ہے کہ مجھے سرکار ہی نے اپنی سوانح اذکار تاج الاولیاء کے چوتھے ایڈیشن میں ایسے دو واقعات جن کا میں شاہد ہوں لکھ کر دینے کی توفیق عطا فرمائی تاکہ مخلوق خدا پر یہ واضح ہو کہ میرے بابا کی کرامات آج بھی جاری و ساری ہیں صرف دل سے یاد کرنے کی ضرورت ہے۔

(۱) قاتل خود گھر آگیا

میرے ایک جاننے والے میرے پاس آئے اور کہا کہ ان کے بنگالی ملازم کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے اپنے ہونے والے خسر سے جھگڑا کیا ہے جس سے جھگڑا ہوا ہے وہ خود بھی بنگالی ہے اور موسیٰ کالونی میں رہتا ہے۔ آپ کسی طرح اس کی ضمانت کرادیں ' مہربانی ہوگی۔ چنانچہ میں نے اپنے ایک مہربان دوست محمد جمیل ناگپوری سے کہہ کر عدالت میں اس بنگالی لڑکے کی ضمانت کرادی۔ یہ لڑکا ضمانت پر رہا ہونے کے بعد پھر موسیٰ کالونی پہنچا اور اپنے ہونے والے خسر سے کہا کہ اب تم اپنی لڑکی کی شادی کی تاریخ مجھے دے دو ورنہ تمہاری خیریت نہیں۔ اس پر اس بنگالی خسر نے شادی کرانے ہی سے انکار کردیا۔ چنانچہ دونوں میں پھر جھگڑا ہوا اور اس لڑکے نے طیش میں آکر مچھلی کاٹنے والے چھرے سے اس بنگالی کو مارا اور فرار ہوگیا۔ محلہ والے شور سن کر جمع ہوگئے لیکن وہ بوڑھا زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسا۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی ' پولیس آئی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے لے گئی اور قاتل کی تلاش شروع کردی (قتل کا مقدمہ قائم کرکے)۔ لڑکا تو فرار ہوچکا تھا چنانچہ ضامن کے گھر پہنچ کر ان سے کہا کہ یا تو ابھی لڑکا ہمارے حوالے کریں یا خود چلیں۔ رات کے دو بج چکے تھے۔ جمیل صاحب پولیس والوں کو میرے پاس لے کر آئے اور مجھ سے کہا کہ میں تو اس بنگالی لڑکے کو نہیں جانتا ' آپ کے کہنے سے اس کی ضمانت لی ہے۔ اب آپ کسی طرح اس لڑکے کو پولیس کے حوالے کرکے میری جان بچائیں۔ میں نے جمیل صاحب کو تسلی دی اور پولیس انسپکٹر جو میرا جاننے والا تھا اس سے ایک دن کی مہلت مانگی ' اس نے مہلت دے

دی لیکن میں خود پریشان ہوگیا کہ اسکو کہاں تلاش کروں گا لیکن بابا سرکارؒ سے عرض کر کے سو گیا ادھر جمیل صاحب گھر پہنچے اور بابا سرکارؒ کی شبیہہ مبارک کے سامنے ادب سے بیٹھ کر گڑگڑا کر عرض کرنا شروع کر دیا کہ بابا میں بے قصور ہوں اور اگر وہ بنگالی نہ ملا تو قتل کے مقدمہ میں پھنس رہا ہوں کرم فرما کر اس بنگالی کو پکڑوا دیجئے۔ اسی طرح فجر کی اذان تک عرض کرتا رہا۔ ادھر وہ بنگالی لڑکا صبح صبح میرے گھر پہنچ گیا دستک دی میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو وہی بنگالی لڑکا کھڑا تھا۔ اس کے کپڑوں پر خون کے دھبے بھی تھے۔ میں تو اسے دیکھ کر ہی خوش ہو گیا تھا کہ سرکارؒ نے کرم کر دیا اس نے مجھ سے کہا کہ صاحب میں تھانہ جاکر اپنے خسر کے متعلق رپورٹ درج کرانا چاہتا ہوں آپ چل کر رپورٹ لکھوا دیں۔ میں نے اسے کمرے میں بٹھایا گیٹ بند کروا کر اپنے بیٹے کو تو جمیل صاحب کے گھر بھیجا کہ ان کو لے کر فوراً آجاؤ۔ ادھر اس بنگالی لڑکے کو تسلی دیتا رہا کہ تم فکر نہ کرو میں خود تھانہ جاکر تمہاری رپورٹ لکھواتا ہوں لڑکے کو یہ معلوم نہ تھا کہ وہ بڑے میاں جن کو اس نے مارا ہے مر چکے ہیں۔ جیسے ہی جمیل صاحب آئے ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر تھانے گئے۔ وہاں ہم نے قاتل کو پولیس کے حوالہ کیا قانونی خانہ پری کے بعد تھانہ سے باہر آئے تو جمیل صاحب نے دو بجے کے بعد سے بابا سرکارؒ سے جو عرض کرتے رہے تھے اس کی تفصیل بتائی حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے بابا صاحبؒ کو دل سے یاد کر کے عرض کیا سرکارؒ نے ان کی مدد فرمائی اور قاتل کو خود گھر بھیج دیا۔

(۲) بٹوہ مل گیا

چونکہ میں پولیس میں ملازم تھا۔ اس لئے ہندوستان کا ویزہ ملنا میرے لئے مشکل تھا۔ میری بیگم اور بچے اپنی پھوپھی اور پھوپھا سے ملنے جانا چاہتے تھے۔ جن کا قیام ناگپور شریف میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی بیگم، بڑی صاحبزادی اور بڑے صاحبزادے کا ویزا لے کر روانہ کیا اور تاکید کر دی کہ جیسے ہی ناگپور پہنچو تو سب سے پہلے سرکار بابا صاحبؒ کے مزار پر حاضری دینا۔ یہ لوگ لاہور ہوتے ہوئے انڈیا کی ٹرین میں اٹاری پہنچے۔ وہاں

Marfat.com

رات میں ناگپور کے لئے ٹرین ملتی ہے اس میں بے حد رش ہوتا ہے چنانچہ ان لوگوں نے کسی قلی سے طے کیا اس نے کہا کہ میں آپ کا سب انتظام کردوں گا لیکن سیٹ حاصل کرنے کے لئے آپ لوگوں کو میرے ساتھ ریلوے یارڈ چلنا ہوگا وہاں آپ کا گاڑی کی سیٹوں پر قبضہ کرادوں گا۔ یہ لوگ راضی ہوگئے چنانچہ اس نے ٹکٹ حاصل کرکے ہم سب کو یارڈ میں اس ٹرین میں لے آیا جو ناگپور جانے والی تھی وہاں دیکھا تو دروازہ لاک تھا اس لئے قلی نے کسی طرح کھڑکیوں سے ہم سب کو اندر کیا۔ سامان بھی کھڑکیوں سے اندر ڈالا اور لوگ بھی پہلے اندر تھے۔ گاڑی یارڈ میں بغیر روشنی کے کھڑی تھی اس لئے اندر تو بالکل اندھیرا تھا کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ قلی جب سب سامان رکھ چکا تو اس نے کہا بی جی میں نے اپنا سب کام کردیا ہے اب آپ میرے پیسے مجھے دے دیں تب میری بیگم نے اپنا ہینڈ بیگ دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اس افراتفری میں کہیں گر گیا ہے۔ اسی میں تمام رقم پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ تھے۔ ظاہر ہے میری بیوی کی حالت تو خراب ہوگئی۔ انہوں نے رو رو کر سرکار بابا صاحبؒ سے عرض کیا کہ سرکار" ہم تو آپؒ کے در پر حاضری دینے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں' یہ پردیس میں ہمارے ساتھ کیا ہوگیا۔ آپ ہماری مدد فرمائیں اور میرا ہینڈ بیگ دلادیں۔ اس کے بعد ماچس کی تیلی جلاکر ہر طرف دیکھا لیکن بیگ نہ ملا اسی دوران کھڑکی کے باہر سے آواز آئی بی بی آپ کیا تلاش کررہی ہیں میری بیگم کی منہ سے بے ساختہ نکلا کہ میرا بٹوہ کھو گیا ہے۔ ان صاحب نے اپنا ہاتھ آگے کیا اور کہا کہ یہ بٹوہ آپ کا تو نہیں۔ میری بیگم نے بٹوہ دیکھ کر فوراً" کہا ہاں یہی بٹوہ ہے۔ انہوں نے بٹوہ میری بیگم کے ہاتھ میں دیا اور روانہ ہوگئے جب بٹوہ کھول کر دیکھا تو اس میں ہر چیز محفوظ تھی۔ جب ٹرین چلنے لگی تو اس میں روشنی ہوئی اس وقت میری بیگم کو خیال آیا کہ جن صاحب نے مجھے بٹوہ دیا ہے میں نے جلدی میں ان کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا۔ ان کو تلاش کیا لیکن پھر وہ نہ ملے۔ یہ بھی سرکارؒ نے ہی کسی سے بٹوہ کی حفاظت کروائی اور ہم تک پہنچادیا حالانکہ اس ڈبہ میں بے شمار لوگ تھے' کسی کے بھی

Marfat.com

ہاتھ لگ سکتا تھا۔

ہم تو پرلاد کا بھی خیال رکھتے ہیں

سرکارؒ نے یہ الفاظ اپنی حیات ظاہری میں ایک ہندو سے فرمائے تھے۔ تفصیل کتاب میں موجود ہے۔

راوی: رمضان علی تاجی

میں کئی سال قبل حضرت میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی کے دست حق پر سرکار تاج الاولیاء کے دامن سے وابستہ ہوا۔ آج سے تین سال قبل میرے ۴ سالہ صاحبزادے شعیب تاجی پر آقا و مولا سرکار تاج الاولیاء نے کرم فرمایا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ سرکار باباؒ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ کئی اور حضرات بھی موجود ہیں جو سرکار کے پیچھے کھڑے ہیں۔ سرکارؒ نے اس بچہ سے فرمایا "ہم چائے پئیں گے بنواؤ"۔ بچی نے مجھے رات ڈھائی بجے نیند سے بیدار کیا اور سرکار کی آمد' چائے بنانے کا حکم سنایا ساتھ ہی اپنی بہن کو اٹھایا اور اس سے چائے بنوائی۔ بچہ نے چائے کی پیالی جہاں بابا سرکارؒ کی شبیہہ مبارک لگی ہوئی ہے وہاں تختی پر رکھوائی اور سو گیا۔ صبح اٹھ کر سب سے کہا سرکارؒ نے آکر چائے پی وہ پیالی اتارو۔ میں نے پیالی اتاری تو کہا اب یہ بابا کا تبرک ہم سب کو پینا ہے۔ چنانچہ ہم سب نے تھوڑی تھوڑی چائے پی اور اس نے بھی پی۔ اس دن کے بعد اس کا یہ معمول ہو گیا کہ ہر پیر کی شب میں چائے بنا کر رکھوا تا ہے اور صبح خود بھی پیتا ہے اور ہم سب کو بھی پلاتا ہے۔ اکثر بابا صاحبؒ کی طرح بیٹھ جاتا ہے جو سرکارؒ کی شبیہہ مبارک میں نشست ہے اور یہ پڑھتا ہے۔ "میرے تاج والے ہو سب پر کرم ہو شہنشاہ شہنشاہ کرم

ایکسیڈنٹ سے بال بال بچ گیا

راوی: جمن تاجی

۲۴ اگست ۱۹۹۴ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ کو میں لنگر کی روٹیاں اورنگی ۱ نمبر سے

Marfat.com

لے کر دربار جارہا تھا کہ اچانک سائیکل سے گر گیا۔ سامنے سے ایک مزدا ویگن آرہی تھی۔ ایسا محسوس ہوا کہ میں نیچے آجاؤں گا۔ میری آنکھیں بند ہو گئیں تھیں اور یہ محسوس ہوا کہ سرکار بابا صاحبؒ نے اس کے نیچے سے کھینچ کر نکال دیا۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ سرکار مجھے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ میں نے آستین کو مزدا سے لگتے ہوئے بھی محسوس کیا۔ جس وقت میں گرا سرکار بابا صاحبؒ کو اسی وقت یاد کیا تھا۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الاسلام

(ہر بشر کو اسلام کا مزہ چکھاؤں گا) (راوی: قاضی محمد علی تاجی)

۲۹ سال بعد اس عاجز غلام کو سرکار نے اپنی خدمت میں ناگپور شریف بلایا۔ دربار میں کامٹی شریف (اماں صاحبہؒ کے دربار میں) اور واکی شریف سرکار کے چلہ مبارک سب ہی جگہ مجھ عاجز غلام ہی کو نہیں بلکہ میرے ہمراہ جتنے حضرات و خواتین کو سرکار نے بلایا تھا سب ہی پر بے حد کرم فرمایا اور خوب نوازا۔ واکی شریف میں ایک بزرگ جذبی کیفیت میں ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ "واکی اپنا باقی لینے آگیا" یہ سب میرے آقا کے کرم کی نشانیاں ہیں۔ وہیں کاشی ناتھ راؤ پٹیل کے نوجوان نواسے بی اے پاس آج کل چلہ شریف کی خدمت کررہے ہیں، مجھ عاجز کی آمد کی اطلاع پر وہ اپنے گھر سے چلہ شریف پر آگئے۔ میری دستار بندی کی اور سب کی بہت خاطر کی اور اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اس طرح کیا۔ ایک روز بابا سرکار میرے خواب میں آئے اور حکم دیا۔ رمضان شریف شروع ہونے والے ہیں تم روزے رکھو۔ اس کے بعد میں بالکل آپ لوگوں کی طرح پورے روزے رکھتا ہوں۔ یہ باباجی کا کرم ہے۔ یہ آپ کے مندرجہ بالا قول کے مطابق ہر بشر کو اسلام کو مزہ چکھا رہے ہیں۔

اذکار تاج الاولیاء کے مطالعہ کے دوران نظر کرم

بخار سے آرام راوی چودھری محمد یٰسین تاجی (معشوق تاج الاولیاء) لاہور

برادرم جاوید اختر صاحب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے سراپا پیار، نہایت نیک سیرت انسان

Marfat.com

ہیں۔ آپ کی کم گوئی نہ جانے کن کن خوبیوں کو اپنے اندر چھپائے پھرتی ہے۔ ہم مسلک اولیاء کرام کے گرویدہ' چہرے پہ مسکراہٹ لیئے ہمہ تن گوش اپنے دینی' دنیاوی کاموں میں مصروف اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں تقریباً" ایک ہفتہ بخار میں مبتلا رہا۔ درجہ حرارت ۱۰۴/ ۱۰۳ ڈگری تھا پل بھر چین نہیں آتا تھا۔ طبیب کی دوا بھی بے اثر تھی۔ دوا کیسے اثر کرتی بات تو کچھ اور ہی تھی۔ وہ ظاہری بخار نہیں تھا۔ اندر خانے کی تپش تھی۔ یہ تپش ان دوائیوں سے ٹھیک نہیں ہوتی کیونکہ عاشق کی منزل اور ہوتی ہے۔

جاوید اختر فرماتے ہیں میں جس جگہ لیٹا ہوا تھا۔ اس کے قریب ہی میز پر؟ اذکار تاج الاولیاء" رکھی تھی۔ سرورق پر بابا جان کی شبیہہ مبارک دیکھ کر دل ہی دل میں ان سے دعا کی درخواست کرتا رہا اور اسی دوران آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے روزمرہ کے معمول کے مطابق صبح دفتر پہنچا۔ بڑے دروازے کے بائیں جانب موتیا کے پھولوں کی بیلیں ہیں۔ سفید رنگ کے موتیا کے پھولوں سے پوری دیوار مزین اور فضا معطر تھی۔ قریب ہی ایک سایہ محسوس ہوا۔ موتیا کے پھول چنے جا رہے تھے۔ جونہی میں قریب ہوا۔ سرخ و سفید نورانی چہرہ ہلکی سی مسکراہٹ لیئے ہندکو زبان میں کچھ فرما رہے تھے مجھ پر جیسے سکتہ طاری تھا کوشش کے باوجود مناسب الفاظ نہیں مل رہے تھے۔ عجیب کیفیت سے دوچار تھا۔ ہاتھ باندھے دل ہی دل میں اپنی کم مائیگی کے احساس میں مبتلا تھا۔ بابا جانؒ نے میری کیفیت جانتے ہوئے' پھولوں کی چند پتیاں چٹکی میں دبا کر میرے منہ میں ڈال دیں اور گرج دار آواز میں فرمایا۔ "ابے بھڑوے یہ لے جا' اور یٰسین کے میز پر سجا دے"۔ خادم نے حضورؒ کے ارشاد کے مطابق حکم کی بجا آوری کی۔ بابا جانؒ کی عطا کردہ موتیا کے پھولوں بھری چنگیر چودھری یٰسین تاجی کے میز کی زینت بنا دی۔ سبحان اللہ' سبحان اللہ قربان جاؤں بابا جانؒ کے۔ اپنے بچوں کی کیسے پرورش فرماتے ہیں۔ ایک طرف ایک بچے کو شفایاب کیا جا رہا ہے تو دوسرے پر عظیم احسان!

Marfat.com

اسی اثناء، فجر کی اذان کی ہلکی سے آواز کانوں میں پڑی۔ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ پسینہ میں شرابور تھا۔ بخار اتر چکا تھا۔ سبحان اللہ کتنی عظیم پاک ہے وہ ذات جس نے صدقہ نبی کریمؐ، ہم ایسے گنہگاروں کو یہ وسیلہ اور نسبت پاک عطا فرمائی جس کی نظر کرم کے طفیل ہر کس و ناکس کی بگڑی بن رہی ہے۔

فرزند نرینہ عطا فرمایا (از حکیم عابد تاجی لاہور)

۱۹۸۸ء میں میری شادی ہوئی۔ ۱۹۸۹ء میں اللہ تعالیٰ نے ایک بچی جس کا نام ندا تاجی ہے عطا کی۔ اس بچی کے بعد چار سال میں دو حمل ضائع ہوئے۔ معالجوں نے مشورہ دیا کہ اب آپ پرہیز کریں ورنہ آپ کی جان خطرے میں پڑجائے گی۔ ۱۹۹۳ء میں حکیم محمد نسیم اصلاحی تاجی کے ذریعہ بابا محمد علی تاجی سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے کچھ عطا کیا اور اسی سال کے سالانہ عرس مبارک (حضرت بابا تاج الدینؒ) میں شرکت کی دعوت دی، چنانچہ ہم لوگ صدق دل سے شریک ہوئے، خود بھی اور بابا محمد علی تاجی صاحب نے ہمارے لئے نرینہ اولاد کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد بابا محمد علی تاجی صاحب کے دورہ لاہور میں جس میں بابا صاحب نے ہمیں شرف مہمان نوازی سے نوازا۔ ہم دونوں نے بابا محمد علی تاجی سے بیعت حاصل کی (بابا تاج الدینؒ کے دامن سے وابستہ ہوگئے)۔ ۱۹۹۴ء میں میری اہلیہ نے بابا محمد علی تاجی سے عرض کیا بلکہ ضد کی کہ آج آپ نرینہ اولاد کے لئے فرمادیں۔ چنانچہ میرے پیرو مرشد نے ہنستے ہوئے فرمایا۔ "بیٹے تم جو کچھ عرض کررہی ہو، سرکار تاج الاولیاء سن رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سالانہ عرس مبارک پر تم صاحبزادہ کے ہمراہ حاضری دوگی۔

چنانچہ چند ماہ بعد ہی چیک اپ کرانے سے پتہ چلا کہ سرکار تاج الاولیاء کا کرم ہوگیا۔ حمل کے ساتویں مہینے میں میری اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ میں اور میری ساس بھی میری بیوی کے ساتھ ہیں۔ مزار شریف پر پہنچ کر دعائیں کررہے ہیں۔ اسی دوران ایک فانوس (مزار شریف کا) میری اہلیہ کی گود میں آکر گرا، میری بیوی کی ضد کی عادت ہے۔ چنانچہ اس نے خواب میں ضد کرکے عرض کیا۔ بابا جانی مجھے تو آپ اپنے دست مبارک سے کچھ عطا کریں۔ یہ میری بیوی شبیہہ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کررہی تھی۔ کیا دیکھتی ہے کہ شبیہہ مبارک سے سرکار نے اپنا دست مبارک نکالا جس میں دو پھولوں کے ہار تھے۔ وہ عطا فرما ہوئے۔ اس کے بعد دسمبر ۱۹۹۴ء میں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ جس کا نام بابا محمد علی تاجی صاحب نے محی العابد تاجی رکھا ہے۔ الحمد للہ خوش و خرم ہے۔ مجھ عاجز پر سرکار بابا محمد علی تاجی کا بے حد کرم ہے۔ کئی عمل عطا کئے ہیں جن میں خصوصی طور پر نذر خضری کی اجازت بھی دی ہے، جو جاری ہے۔ سرکار تاج الاولیاء کے صدقے ان کی غلامی کی وجہ سے بہت سے لوگ آکر دعا کے لئے عرض کرتے ہیں۔ میں ان کو نذر خضری کی اجازت کے ساتھ بابا صاحبؒ کی شبیہہ مبارک عطا کردیتا ہوں اور کہہ دیتا ہوں کہ اسے جاری رکھو اور بابا صاحبؒ سے عرض کرتے رہو تمہارے کام ہوجائیں گے۔ ساتھ ہی دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کو خط کے ذریعے اطلاع دے دیتا ہوں۔ اس طرح بے شمار لوگ فیض حاصل کررہے ہیں۔ چودھری محمد اختر (التصویر چیمبرلین لاہور) نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا۔ میں نے ان کو اذکار تاج الاولیاء کا نسخہ عطا کیا، کہ اسے پڑھو اور ان سے عرض بھی کرو۔ چنانچہ چند ہی دن بعد ان کا پیغام ملا کہ کسی طرح آپ مجھ سے آکر ملیں۔ ایک روز ملاقات ہوگئی تو بتایا کہ اللہ کا کرم ہورہا ہے۔ سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ پچاس سالہ زندگی میں پہلی مرتبہ یہ ہوا ہے کہ میں نمازی بن گیا ہوں۔ صبح ۱۰ بجے سوکر اٹھنے والا فجر کی نماز باقاعدہ ادا کررہا ہوں اور فجر کی نماز بھی دربار حضرت شاہ ابو المعالیؒ میں جاکر ادا کرتا ہوں۔ تمہارے گھر (چوک گوالمنڈی) کے سامنے سے گزرتا ہوں تو

Marfat.com

یوں لگتا ہے، خوشبوؤں میں سفر کر رہا ہوں۔ چودھری صاحب اب بابا صاحبؒ کی ۲۶ویں شریف کی نذر ہر ماہ پیش کرنے لگے ہیں۔ اس طرح سرکار بابا صاحبؒ اپنے مشن کی تبلیغ کرا رہے ہیں۔ یہ کرم بھی میرے پیر و مرشد کا کرم ہے۔

فاتحہ کے طریقہ کا حکم

حضور کے وصال کے تیسرے روز فاتحہ سے قبل حضرت سید احمد پٹیل صاحب تاجی کو حکم فرمایا میری فاتحہ شیخ ابوالحسن شاذلی جو سلسلہ شاذلیہ کے امام ہیں ان کے طریقہ پر ہو گی۔ اس میں سورۃ اخلاص نہیں پڑھی جاتی۔ پٹیل صاحب نے عرض کی لوگ نہ مانیں تو، آپ نے فرمایا سب مانیں گے۔ جو نہ مانے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔ چنانچہ آج تک اسی طریقہ پر تمام مریدین، خدام اور جہاں جہاں سرکار کی فاتحہ ہوتی ہے اسی طریقہ پر کرتے ہیں۔

طریقہ حاضری

جو حضرات حضرت بابا صاحبؒ کی زیارت کے لئے تاج آباد شریف جاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ شکردرہ جا کر چلّہ شریف پر حاضر ہو کر وہاں سلام پیش کر کے پھر سرکار کے روضہ مبارک پر حاضری دیں۔ سرکار کے فیض یافتہ حضرات کا اس پر عمل رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکار بابا صاحبؒ نے وصال سے قبل راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا "میرا بستر تیرے گھر سے لاکھوں برس نہیں اٹھ سکتا۔ (یعنی) سرکار کی روح پاک چلّہ شریف پر بھی موجود ہوتی ہے۔ حضور بابا صاحبؒ کے عرس مبارک کا جشن ۲۶ محرم کی شام کو راجہ صاحب کے محل سے صندل مبارک نکل کر چلّہ شریف پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں آپ کا پلنگ مبارک اور دیگر تبرکات موجود ہیں۔

عرس شریف بابا صاحبؒ

حضورؒ کا عرس مبارک ہر سال ۲۲ محرم الحرام سے شروع ہو کر ۲۹ محرم الحرام پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ آج بھی صندل شریف ناگپور کے ان ہی راستوں سے گزر کر دربار پہنچتا ہے۔ جدھر جدھر سے سرکارؒ کا جنازہ مبارک گزرا تھا۔ عرس مبارک میں لاکھوں زائرین

Marfat.com

بلا لحاظ مذہب و ملت شریک ہوتے ہیں۔ حضور کا عرس مبارک تاج آباد شریف کے علاوہ ہندوستان، پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں سینکڑوں جگہ منایا جاتا ہے۔ کراچی میں بابا صاحبؒ کے دو فیض یافتہ حضرات بابا یوسف شاہ صاحب تاجیؒ و حضرت قاضی بابا تاجیؒ (میوہ شاہ قبرستان) و C-1 ایریا لیاقت آباد میں آرام فرما ہیں۔ یہاں ان ہی تاریخوں میں ۳ روز تک عرس مبارک شایان شان طریقہ سے منایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کراچی کے بیشتر علاقوں میں عقیدت مند و مریدین عرس مناتے ہیں۔

فاروق حسین کاشمیری تاجی درمیان میں
سیدھی جانب شمس الدین تاجی بائیں جانب
محمد عبداللہ صدیقی تاجی نذر پیش کر رہے ہیں

Marfat.com

عرس بدعت نہیں

قرآن کریم دستور اسلامی ہے اور حدیث شریف اس کی عملی تعبیرات پر مشتمل ہے۔ یہی دو اسلام کے حقیقی ماخذ ہیں لیکن زمانہ سے جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان میں بے شمار معاملات جزئیات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ کسی احاطہ میں نہیں آتے۔ اس کے لئے سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے استخراج کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں اجتہاد کا حکم دیا ہے۔ نئے علوم اور اچھی بات کو پسند کرتے ہوئے ان سے استفادہ کی ترغیب دی اور فرمایا "حکمت مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے تمہیں جہاں کہیں ملے حاصل کرلو۔" ان واضح احکامات کے باوجود اپنی انانیت کے بت بنا کر ایک دوسرے پر کفر اور بدعت کے فتوے عام ہوتے جارہے ہیں۔ ان حضرات کو غور کرنا چاہئے کہ بہت سے ایسے مسائل اور نئی نئی ایجادات جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں نہ تھیں' بعد میں امت کی بھلائی' آسانی اور راہ مستقیم کے لئے اجتہاد سے عمل میں لائی گئیں اور آج بھی ان پر عمل ہو رہا ہے۔ مخلوق خدا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ کیا یہ سب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہر میں تھا۔ جواب یہی ہے کہ نہیں' پھر یہ سب بھی بدعت ہے لیکن اس کو بدعت نہیں کہا جاتا مثلاً" زمانہ قدیم میں حج کی سعادت پیدل سفر کر کے حاصل کی جاتی تھی اب ہوائی جہاز کے ذریعہ۔ ذکر انگلیوں پر کیا جاتا تھا اب تسبیح کے دانوں بلکہ خود کار (Automatic) مشین کے ذریعہ بھی۔ تقریر و عظ منبر اور مسجد میں بیٹھ کر حضورؐ' صحابہ کرام سب ہی خود کرتے تھے۔ اب لاؤڈ اسپیکر' ریڈیو' ٹی وی' براہ راست یا ریکارڈ شدہ کے ذریعہ بھی ہو رہا ہے۔ نوافل پنجگانہ' تراویح رمضان المبارک موجودہ شکل میں رائج نہ تھیں' ملٹی اسٹوری مکانات و مساجد کی تعمیرات کو سرکار نے خود ناپسند فرمایا۔ آج مدینہ منورہ عالیہ اور تمام مسلم ممالک میں فلک بوس عمارات تعمیر ہو رہی ہیں۔ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور دور صحابہ رضی اللہ عنہم میں قرآن مجید میں اعراب کا رواج نہ تھا' بعد میں عجمیوں کے صحت ادائیگی الفاظ کی خاطر

Marfat.com

اعراب لگائے گئے' پہلے نسخہ جات قلمی ہوتے تھے۔ اب لاکھوں' کروڑوں کی تعداد میں کلام پاک اور احادیث مبارکہ اور تمام دینی کتابیں پریس میں چھپتی ہیں۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں یہ سب کچھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں نہ ہوتا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان تمام بدعات کو اپنا لیا گیا' اسلام تمام وکمال آج بھی وہی ہے جو قرآن و سنّت میں موجود ہے' واضح یہ ہوا کہ بدعت و کفر کے فتوے انا ذاتی اختلافات' یا جاہ و اقتدار کی وجہ سے ہیں' دور صحابہ تبع تابعین اور مومنین' صالحین نے سرکار دوعالم سے جو کچھ سنا ہے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ مخلوق ان کی ہدایت اور رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ کرتی تھی' ان کی جماعتیں تبلیغ کے لئے نکلتیں' مخلوق کو اسلام کی دعوت دیتیں' ان کی پر خلوص دعوت پر کروڑوں غیر مسلم حضرات نے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد بزرگان دین اور عالم باعمل حضرات نے اس فرض منصبی کو انجام دینا شروع کیا (ایک مرکز پر رہتے ہوئے) اور مخلوق خدا کو اسلام کی دولت سے مالا مال کرتے رہے' باری تعالیٰ نے انہی حضرات کے بارے میں حکم دیا کہ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت رہنی چاہئے جو لوگوں کو دین کی طرف بلاتی رہے اور مسلمان اس جماعت سے وابستہ رہیں' مسلمانوں کے یہ مراکز جب تک ان خصائص کے خوگر رہے کوئی فروعی اختلاف پیدا نہ ہوا جوں جوں یہ مراکز ٹکڑیوں میں بٹ کر بصیرت سے محروم ہوئے ابتری اور انتشار کی نظر ہو گئے۔ تبع تابعین کے بعد اولیاء اللہ کا دور آیا' ان ہی اولیاء کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (پ۶ سورۃ مائدہ)

ترجمہ: اے لوگوں جو ایمان لائے ہو' اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف سے وسیلہ ڈھونڈو اور مجاہدہ کرو' اس کی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ایک اور آیت مبارکہ میں ارشاد ہوا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ

Marfat.com

اَقْرَبُ۔

مقربین بارگاہ رب العزت ہی وہ وسیلہ ہیں جن سے تعلق کے لئے حکم دیا جا رہا ہے اور یہ مقربین اہل ذکر ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورہ نحل)

اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو جو راسخین فی العلم ہیں کہ علوم ظاہری و باطنی پر انہیں دسترس حاصل ہے اور وہ اہل بصیرت ہیں اس تجدید تاکید کو سرسری نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ دین کی نعمت قرآن خوانی پر منحصر نہیں۔ اس کے لئے صاحب قرآن کی رہنمائی حاصل کر کے عمل کیا جائے۔ (وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ)

قرآن کریم بلاشبہ شفاء ہے اور ہم بیمار لیکن جس طرح یہ ہر بیمار طب کی کتاب سے نسخہ نکال کر صحت یاب نہیں ہو سکتا اس کو تو ایک ماہر طبیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح امراض روحانی کے لئے بھی ایسے ہی ایک روحانی طبیب حاذق کی ضرورت لازمی ہے۔ ایسا طبیب جو قرآن کے نسخہ شفاء سے ان کا علاج کر سکے' یہ منصب و مقام بزرگان دین اولیاء اللہ' عالم باعمل کا ہے' ہمارا فرض ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ کی روشنی میں ان رہنماؤں کی پیروی کریں۔ اس واضح ارشاد کے باوجود جو اس پر عمل نہیں کرتے ان کے لئے ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝

(یعنی اور جو رسولؐ کے خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راہ اس پر کھل چکی ہو اور مومنوں کی راہ سے یہ علیحدہ راستہ اختیار کرے تو ہم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

اس ارشاد کے بعد بھی صرف اپنی انا کی خاطر فرقوں میں بٹتے جا رہے ہیں' ہر فرقہ خود کو برحق سمجھتا ہے۔ یہ امت مسلمہ کے انحطاط کا ہی سبب نہیں' خود ان کے اعمال کو بھی

Marfat.com

اکارت کر رہا ہے۔ غور کیا جائے تو اس تمام گمراہی کا حقیقی سبب یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے صرف و نحو اور لغات دانی ہی کو کافی سمجھ لیا گیا ہے۔ تاویلات کے لئے اپنی ذہانت پر بھروسہ حالانکہ یہ ظاہری علم والے قرآن کے اس دعویٰ کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا
(سورۃ بقرہ) کہ اسی قرآن کے ذریعہ بہت سے لوگ گمراہ ہوجاتے ہیں اور اسی بہتوں کو ہدایت ملتی ہے۔

ایک اور جگہ واضح ارشاد ہے۔ وَهُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔
صاحبان تقویٰ کے لئے ہے اور سنت اللہ یہی ہے کہ ہدایت کے لئے ہادی ضروری ہے۔ ، لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

یہ ہادی امت مسلمہ کے لئے اصالتاً" نبی اکرم ؐ اور نیابتاً "خلفاءؓ صدیقینؓ راشدینؓ صالحینؒ، اولیاء امت ہیں جو واسطہ ہیں اسلام کے ہم تک پہنچنے کا للہذا یہ امر مسلمہ ہے کہ دین محض کتاب خوانی سے حاصل نہیں ہوتا۔

نہ کتابوں سے نہ کالج کے اثر سے پیدا = دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء = صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں تکمیل علوم متداولہ کے باوجود میں جس کمی کو شدت سے محسوس کرتا تھا وہ علم احوال قلب تھا۔ جس کے حصول کے بعد ہی میں نے جانا کہ مجلّہ علوم ناقلہ و تقلیدی کی حقیقت ہے اور اگر میں انہی علوم پر اکتفا کرلیتا تو مجھے زندیقی سے کبھی نجات نہ مل سکتی۔ غور فرمائیں قرآن و حدیث مبارکہ سے واضح ہوگیا کہ اہل اللہ کی صحبت اور ان کی رہبری ضروری ہے۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضاء لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

Marfat.com

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتی یہ دولت بادشاہوں کے خزینوں میں

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ بہت سے ایسے معاملات نئی نئی ایجادات جن کا واضح ذکر قرآن و حدیث میں نہیں ملتا ان میں بے شمار ایسے معاملات ہیں، جن سے مخلوق کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور دین کی تبلیغ میں بھی مدد و معاون ثابت ہو رہے ہیں لیکن انا کے پجاری بغیر اجتہاد اپنی ہوس اقتدار کی خاطر دوسروں پر کفر اور بدعت کے فتوے عائد کرتے ہیں انہی مسائل میں ایک اہم مسئلہ اولیاء اللہ کی عرس مبارک کا بھی ہے لہٰذا عرس کی مختصر تشریح کے ساتھ قرآن و سنت اور بزرگوں کے اقوال کہ عرس بدعت نہیں، قارئین کی خدمت میں پیش ہیں

تمام ممالک اسلامیہ، برصغیر پاک و ہند (سوائے سعودی عرب) عوام کی اکثریت محافل میلاد سلام و قیام اور عرس و فاتحہ کو مستحسن سمجھتی ہے اور صدیوں سے اس پر عمل پیرا ہے۔ عرب میں بھی شاہ سعود سے قبل یہ سب مروج رہا لیکن منافقین جن میں کرنل لارنس، قادیانی، بہائی خصوصی طور پر عبدالوہاب نجدی وغیرہ نے ایسی تحریکیں چلائیں جن کا ساتھ ان کے غیر مسلم آقاؤں نے دل کھول کر دیا اور دے رہے ہیں ان میں ہمارے ہی بھائی جو خود کو اہل سنت کہتے ہیں، بھی شامل ہیں ایسی سب تحریکوں کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح امت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دلوں سے عشق رسولؐ اور نسبت اولیاء کے جواہر کو نکال دیں۔ اللہ کے کرم سے ان بدبختوں کو اپنے اس فعل شنیع میں خاطر خواہ کامیابی تو نہ ہوئی البتہ مسلمانوں کے دلوں میں فتنہ و تذبذب کا بیج ڈال دیا۔ اس تذبذب کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے اعتقادات کا برملا اظہار کرنے سے احتراز کرنے لگے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اہل سنت اپنے ایمان، دین اور اپنے اعتقادات کے تحفظ کے لئے دین سے واقفیت حاصل کریں اور سختی سے اپنے ایمان، دین اور اعتقادات پر قائم رہیں۔

Marfat.com

ان ہی اعتقادات میں ایک اہم مسئلہ عرس مبارک کا ہے اس پر بھی مندرجہ بالا فرقے معترض رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آج حضرت قبلہ و کعبہ قاضی بابا صاحب تاجی کے عرس کے موقعہ پر اس عرس مبارک کی تعریف میں چند الفاظ آپ حضرات کے گوش گزار کردوں۔

عرس

لفظ عرس۔ تمام علماء اہل تصوف اس امر پر متفق ہیں کہ لفظ عرس کا انبساط مشہور حدیث نبوی نمکوتمہ العرس سے کیا گیا ہے نیز دنیاوی رسوم میں شادی کے روز زن و شوہر کی یکجائی کو عرس ہی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اولیاء و مرشدان طریقت کے محبوب حقیقی و رفیق اعلیٰ سے وصال کے دن کو کہ جب انہیں

نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوس

کا مژدہ جانفزا سنایا جاتا ہے جو زندگی کا حاصل سب سے بڑی اور حقیقی مسرت نیز فوز عظیم کا دن ہوتا ہے اسے یوم العرس سے تعبیر کیا جاتا ہے ایک اور وضاحت کرتا چلوں۔ ارشاد نبوی ہے کہ:۔

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔ اب سمجھ لیں کہ جس دن مومن کو قید سے رہائی 'ایمان پر خاتمہ 'ابدی نجات کا پروانہ جانفزا ہاتھ آئے اس دن سے بڑھ کر کون سا خوشی کا دن ہوگا لہذا ان کے لئے یہی شادی کا دن قرار پاتا ہے۔ مشیت الٰہی یوں ہے کہ ہر سال جب وہی ساعت وصال آتی ہے تو صاحب مزار کی روح پُر انوار و کیفیات عود کر آتی ہیں جو باعث یاد مسرت ہوتی ہیں۔ اس ذرح پر موقع پر ملاالاعلیٰ کی تمام ارواح بھی روح مومن کے ساتھ اس خوشی میں مشارکت کرتی ہیں۔ اب خود ہی غور فرمائیں کہ ملاالاعلیٰ کی ارواحیں جب یک جا ہو جائیں تو اس جگہ فیضان کی عظیم بارش ہوگی اور وہ تمام ارباب نسبت معتقدین متوسلین و حاضرین کی توجہ صاحب مزار کی جانب ہوگی تو فیضان کی بارش سے سب ہی مستفیض ہوں گے۔ اسی

Marfat.com

طرح عرس کے موقع پر جہاں عروس ذات سے نسبت ہوتی ہے وہاں عروس امم کی شان بھی اسی نسبت سے تابانی کے مطابق درخشاں ہوتی ہے اب عروس ذات کا روپ عروس امم کی رخسار سے چھب دکھلاتا ہے۔ یہی سہاگ رات ہوتی ہے۔ اسی عروسی کا رنگ برات پر بھی کچھ اس طرح چڑھتا ہے کہ باراتی اس نشہ میں مست ہو کر پکار اٹھتے ہیں اور کی شان زمانہ پر چھاجاتی ہے۔

پھر سے برات امم دھوم سے اٹھے گی ولی
قسمت ملت بیضاء کی سحر دیکھیں گے

تعین یوم

قوم بنی اسرائیل کو جس دن فرعون سے نجات ملی وہ یوم عاشورہ تھا۔ یہ دن ان کے لئے خوشی کا دن قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن کو ایام اللہ میں شمار فرمایا۔ اس دن کو یاد رکھنے کا خصوصی حکم دیا۔ خصوصی بات یہ ہے کہ برگزیدگان خدا کے لئے تین دنوں کو اہم قرار دیا گیا اور ان دنوں پر سلام بھیجنے کی واضح ترغیب دی گئی۔ ایک دن ولادت کا دوسرا دن وفات کا اور تیسرا دن دوبارہ زندگی کا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

(سورہ مریم) (حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام ہو۔ ان کی ولادت کے دن بھی ان کی ظاہری وفات کے دن بھی اور ان کے دوبارہ جی اٹھنے پر اولیاء اللہ کے یوم وصال کو جو اہمیت حاصل ہے اسے یاد رکھنے اور ان کی حیات دنیوی کی طرح بعد از وصال استفادہ کے بعنوان "عرس" جو دن مقرر ہے اس میں کئی دیگر مصلحتیں ہیں۔ اسی موضوع پر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کلیات امدادیہ میں فرماتے ہیں "مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ جب سلسلہ کے لوگ ایک تاریخ میں ایک جگہ جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچا جاوے' یہ مصلحت

Marfat.com

تعین یوم میں ہے۔ اب رہا سوال کہ وفات کے دن کا تعین کیوں تو اس میں اسرار مخفیہ ہیں ان کا اظہار ضروری نہیں۔ یہ تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی نے فرمایا اب برادران طریقت کیا فرماتے ہیں۔ کسی شیخ کے عرس مبارک پر مشائخ طریقت علماء کرام برادران دین اعزہ و اقربا، محبّین و متوسلین، مریدین و معتقدین جمع ہوتے ہیں۔ زیارت مزار کے ساتھ تلاوت کلام پاک، ذکر، صدقات، خیرات غرباء و تقسیم لنگر عام وغیرہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اس اجتماع میں اولیاء و مشائخ، علماء کرام مبتدی و منتہی سب ہی طالبان حق موجود ہوتے ہیں ان سب کی موجودگی کا روحانی اور دنیاوی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مبتدی پر منتہی کا عکس اور مختلف رنگ اور فیوض کے یکجا ہونے سے روحانی منازل طے کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان تمام امور میں کہیں بھی سنت کی مخالفت نہیں ہوتی بلکہ تمام امور مباح ہیں۔ عرس کی رسوم میں گل پوشی، چادر پوشی، فاتحہ لنگر، روشنی مقابر محفل سماع بھی شامل ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان بموقع زیارات قبور پر پھول ڈالتے ہیں، بموقع عرس اس کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے اس پر بھی اعتراض ہے جو بالکل مہمل ہے۔ حضورؐ سے بالاتفاق یہ ثابت ہے کہ حضورؐ نے بیری کے تر و تازہ پتے دار شاخ کو قبر پر رکھا اور چونکہ تر پھول میں زندگی ہوتی ہے جب تک پھول یا پتی تری میں رہتی ہے اس وقت تک وہ اللہ کی تسبیح و تہلیل کرتا ہے جس کا ثواب صاحب قبر کو ملتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا تو آپ نے فرمایا ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ آپ نے کھجور کی تر شاخ لی اور بیچ سے چیر کر علیحدہ علیحدہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيدَةً رطبةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غرز في كل قبر واحدة قالوا يا رسول الله بما صنعت هٰذا فقال لعلّه ان يخفف عنهم ما لم ييبسا

(یعنی آپ نے کھجور کی تر شاخ لی اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک گاڑ دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ نے کیوں کیا؟ تو آپؐ نے فرمایا جب تک یہ خشک نہ ہوگی تب تک قبر والوں پر عذاب میں کمی رہے گی۔ غرائب افد کنز

Marfat.com

العباد میں مذکور ہے کہ گلاب اور خوشبودار پتوں کا قبروں پر ڈالنا اچھا ہے کیونکہ جب تک وہ تر و تازہ رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کو ان کی تسبیح سے انس حاصل ہو گا۔
اس طرح عالمگیری کتاب الکراہتہ میں لکھا ہے۔

وَضعُ الورد والریاحین علی القبور حسنٌ۔

(یعنی قبروں پر پھول ڈالنا اور خوشبو رکھنا اچھا ہے)

مذکورہ ارشاد نبویؐ کی شرح فرماتے ہوئے مولانا عبد الحق محدث دہلویؒ اشعتہ المعات جلد اول صفحہ ۱۶۱ پر فرماتے ہیں۔ ی حدیث سے قبور پر سبزہ و گل پاشی کے لئے تمسک کیا گیا ہے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۲۶۴ پر مذکورہ ہے۔ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بعض ائمہ نے فتویٰ دیا ہے کہ "ہمارے زمانہ میں قبور پر پھول اور ترشاخین ڈالنے کا دستور رہا ہے۔ یہ سنت ہے اور حدیث سے ثابت ہے۔

چادر پوشی

مزارات اولیاء پر چادر پوشی ہوتی ہے بلکہ روضہ نبویؐ اور ہر دو صحابہ کے مزارات پر غلاف ہے۔ اس کے علاوہ تمام بلاد اسلامیہ میں سلف صالحین کے مزارات پر اس کا عام رواج ہے۔ مقابر اولیاء پر چادر پوشی کو غلاف کعبہ سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس طرح دوسری عبادت گاہوں پر خانہ کعبہ کو فضیلت دی گئی ہے۔ اسی طرح قبور اولیاء کو عام قبروں پر فضیلت حاصل ہے تاکہ اولیاء کے ان مزارات کی تعظیم کی جائے ان کی بے حرمتی نہ کی جائے اور زائرین ان کی زیارت سے مستفیض ہوں کعبہ اطہر کو اپنے پروردگار سے صرف بیتی کی نسبت شرف حاصل ہے جب کہ انسان مظہر اسماء صفات باری تعالیٰ ہے۔ کعبہ مظہر صفات ہے مگر عبد مومن مظہر ذات ہے۔ قرآن بھی صفت کلام کا مظہر ہے یا کعبہ مظہر ہے۔ اس لحاظ سے حقیقت مومن حقیقت کعبہ اور حقیقت قرآن سے فائق ہے۔ فرمان الٰہی ہے کہ قسم مکہ اس لئے نہیں کھائی گئی کہ اس میں خانہ کعبہ ہے بلکہ اس لئے کھائی گئی ہے کہ اس میں آنحضرتؐ تشریف فرماتے جو اس امر کی دلیل ہے

Marfat.com

کہ حقیقت عبد حقیقت کعبہ سے بڑھ کر ہے۔ ہر دور میں فقہائے امت نے مقابر اولیاء پر چادر پوشی کو جائز رکھا۔ چنانچہ حضرت علامہ محمد ابن عابدین شامیؒ تنقیح الفتاویٰ الحامدیہ میں لکھتے ہیں اس سے مقصود عوام کی نگاہ میں مزارات اولیاء اللہ کی تعظیم پیدا کرنا ہے کہ جس مزار پر کپڑے عمامے رکھے دیکھیں مزار ولی اللہ جان کر اس کی تحقیر سے باز رہیں اور خشوع و ادب سے حاضری دیں اس لئے اولیاء کرام کی روحیں وہاں حاضر ہوتی ہیں اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

تفسیر روح البیان جلد اول صفحہ ۴۸۷ میں شیخ عبد الغنی نابلیسی کی کتاب کشف النور عن اصحاب القبور سے اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھا ہے جو بدعت حسنہ مقصود شرع کے مطابق ہو اس کا نام بھی سنت ہے لہذا اعلماء اولیاء اور صلحاء کی قبروں پر چادریں عمامے یا دوسرے کپڑے رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس کا مقصد لوگوں کی نگاہوں میں ان کی تعظیم پیدا کرنا ہو۔ حضرت عبید اللہ درانیؒ اپنی کتاب عرس کی معنویت میں فرماتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بدعت کا اطلاق صرف ان امور پر ہوتا ہے کہ جب کسی نئی بات کو داخل دین کر لیا یا پھر بدعت وہ امور ہیں جو رافع سنت ہوں جب کہ عرس سے کوئی سنت ترک نہیں ہوتی بلکہ طالبان حق کو بے شمار فوائد اور فیوض عرائس کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں اور عالم اسلام کا ایک بڑا طبقہ ان سے استفادہ کا قائل ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ عرس چادر پوشی مزارات کی غایت تعظیم ہے اور مومنوں اور ان کے مقابر کی تعظیم کا حکم سنت نبویہؐ سے ثابت ہے استنباط کلام یہ ہے کہ مقابر اولیاء بھی شعائر اللہ میں داخل ہے جن کی حرمت و تعظیم مسلمانوں پر واجب ہے۔

مزارات کی زیارت

قارئین کرام! امام شافعیؒ اور ایک بزرگ کا قول پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

امام صاحب فرماتے ہیں قَبْرُ مُوسَى الْكَاظِمِ تِرْيَاقٌ مُجَرَّبٌ لِإِجَابَةِ الدُّعَاءِ

Marfat.com

(یعنی امام موسیٰ کاظمؒ کی قبر شریف مقبولیت دعا کے لئے آزمایا ہوا تریاق ہے' بجتہ الاسرار میں حضرت علی قریشی فرماتے ہیں "میں نے اولیاء امت میں حضرت معروف کرخیؒ حضرت غوث اعظمؒ' حضرت شیخ عقیلؒ اور حضرت شیخ حیواۃ بن قیس حرانیؒ ان چاروں بزرگوں کو دیکھا کہ اپنے زمانہ حیات کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنے قبور میں تصرف کررہے ہیں۔

قارئین کرام! یہ بھی واضح ہوگیا کہ وصال کے بعد ولی کامل اپنی حیات ظاہری سے بھی زیادہ قبور میں تصرف کررہے ہیں۔

(میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

سرکار تاج الاولیاء کے فیض یافتہ حضرات و خواتین

جن میں بعض حضرات نے مرید بنائے اور بعض نے ویسے ہی مخلوق کو فیض پہنچایا

میرے آقا و مولا کے فرمان کے مطابق "سوا لاکھ ولی بناؤں گا" یقیناً" آپ نے سوا لاکھ ولی بنائے ہوں گے۔ لیکن سب کا علم تو میرے سرکار ہی کو ہوگا۔ ویسے سرکار کے ہر بچے کو بہت سے فیض یافتہ بچوں کا علم ہوگا۔ یوں تو سرکار کا ہر نظر پروردہ ایک فیض رساں شخصیت ہے چونکہ حضرت بابا صاحبؒ پر اویسی نسبت غالب تھی۔ یہ اسی نسبت کا اثر ہے۔ میں (ناشر) جو کچھ سمجھ سکا (یہ سرکار ہی کا کرم ہے) وہ یہ ہے کہ سرکار نے جس پر بھی نظر ڈالی کندن بنا دیا۔ ویسے ہر حاضر ہونے والے کا اپنا معاملہ تھا۔ اس نے اگر دنیا چاہی اسے بھرپور دنیا ملی۔ جس نے اللہ کو چاہا' میرے بابا نے اسے ولی بنا دیا۔ ان میں بعض نے مرید بنائے۔ خلافتیں دیں اور بعض نے بغیر مرید بنائے لاکھوں کو فیض پہنچایا۔ پیر اور مرید کے تعلق سے میرے آقا کا ایک فرمان پہلے بھی عرض کرچکا ہوں۔ "مرید بیعت ہونے کے تین دن کے اندر سرکار رسالت ماب میں حاضر نہ ہو تو سمجھ لے کہ مرید' مرید نہیں۔ اسی سے پیر کا حال بھی سمجھ میں آجائے گا۔

Marfat.com

سرکار باباؒ صاحب کے فیض یافتہ حضرات، خواتین اور دیگر مذاہب کے افراد کے اسماء گرامی مختلف حصوں میں پیش کر رہا ہوں۔ ان میں جن کے حالات زندگی حاصل ہو سکے وہ بھی مختصراً لکھے ہیں۔ یہ واضح کردوں کہ حصوں سے مراد مراتب کا تعین نہیں ہے۔ مراتب تو سرکار باباصاحب ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہماری نظریں تو یہ دیکھ رہی ہیں کہ میرے مولا کا ہر بچہ اپنی جگہ آفتاب ہے۔ ہمیں تو صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ میرے مولا کی خدمت میں مادر زاد ولی بھی تھے، دیگر سلاسل کے خلفاء بھی، خواتین بھی اور دیگر مذاہب کے افراد بھی فیض سے نوازے گئے۔

یہ سرکار کے اس قول کے مطابق ہے "طالب کو اس کی طلب کے مطابق تعلیم دیتا ہوں"

(قاضی محمد علی تاجی)

اسماء گرامی

نمبر۱۔ یہ حضرات مادر زاد ولی ہوئے اور حضرت باباصاحب کی خدمت میں رہ کر مخلوق کو فیض پہنچاتے رہے۔

(۱) حضرت خواجہ علی امیرالدین المعروف خواجہ باباصاحب تاجیؒ (۲) حضرت خواجہ قادر محی الدین المعروف بمبئی والے بابا تاجی (۳) رسول باباصاحب تاجیؒ (۴) بچو بابا صاحب تاجی (۵) عبدالغنی بابا صاحب تاجیؒ (۶) موزلیس بابا صاحب تاجیؒ (۷) قدوس باباصاحب تاجیؒ (۸) مریم بی اماں صاحب تاجیؒ جن کو سرکار باباصاحب نے عبدالرحیم کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ حضرت، قاضی باباصاحب تاجیؒ نے آپ کا شمار بھی اس زمرے میں کیا ہے۔

نمبر۲ وہ حضرات جو براہ راست باباصاحبؒ سے بیعت ہوئے (بچے کہلائے) اور سرکار کے فیض سے مالا مال ہوئے ان کے اسماء گرامی

(۱) انسان علی شاہ صاحب تاجی (۲) کملی شاہ صاحب تاجی (۳) کلے بابا

Marfat.com

صاحب تاجی جن کی شہرت واکی شریف میں خوب ہوئی۔ وہیں آپ کا وصال ہوا (۴) شمشیر خان صاحب تاجی (۵) مدراسی نانا صاحب تاجی (۶) اللہ کریم بابا صاحب تاجی (۷) سید شوکت علی شاہ صاحب تاجی (۸) لیاقت علی شاہ صاحب تاجی (۹) وڈا باوا صاحب تاجی (۱۰) حکیم نعیم الدین شاہ صاحب تاجی (۱۱) دوا باوا (ہوشنگ آبادی) تاجی (۱۲) عبدالرحمن چیف صاحب تاجی (۱۳) ٹی عبدالجبار صاحب تاجی (۱۴) بابا خدا رحم صاحب تاجی (۱۵) حکیم سخاوت علی شاہ صاحب تاجی (۱۶) قاضی احمد علی شاہ تاجی (۱۷) بابا محمد حسین شاہ صاحب تاجی (۱۸) گارڈ سید محمد سبحان شاہ صاحب تاجی (۱۹) خلیفہ عبدالرشید صاحب تاجی (۲۰) غلام رسول صاحب تاجی (۲۱) خورشید علی صاحب تاجی (۲۲) دیوانے شاہ صاحب تاجی (۲۳) ٹائیگر مستان صاحب تاجی (۲۴) عبدالکریم شاہ صاحب تاجی (پل گاؤں) (۲۵) عبدالعزیز شاہ صاحب تاجی (۲۶) مسکین شاہ صاحب تاجی خادم خواجہ بابا صاحب تاجی (۲۷) فتح محمد شاہ صاحب تاجی (۲۸) فرید الدین شاہ صاحب تاجی المعروف چھوٹے بابا صاحب تاجی (۲۹) حافظ عبدالغفور شاہ صاحب تاجی (۳۰) رشید پٹیل صاحب تاجی (۳۱) اسمٰعیل خان صاحب تاجی (کانپوری) (۳۲) ننگے بابا صاحب تاجی (۳۳) چھجو خان صاحب تاجی (۳۴) سید احمد پٹیل صاحب تاجی (آپ کے متعلق سرکار بابا صاحب تاجی نے فرمایا تھا کہ اس پٹیل مین بائیس ولیوں کی طاقت ہے) (۳۵) سید حسین صاحب تاجی (۳۶) قادر اولیاء (وجیانگر) (۳۷) فرید الدین شاہ صاحب تاجی المعروف کریم بابا تاجی آپ کا قیام تاج آباد شریف رہا (۳۸) سرور شاہ صاحب تاجی (۳۹) قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحب تاجی (۴۰) سید سیدو شاہ صاحب تاجی (۴۱) سید عبدالرب شاہ صاحب تاجی (۴۲) چاند بابا صاحب تاجی (۴۳) سید عبدالرحمن صاحب تاجی (منصور کے ماموں) (۴۴) منو میاں صاحب تاجی

Marfat.com

(۴۵) تاج محمد صاحب تاجی (۴۶) گیادین بھائی صاحب تاجی (۴۷) حسن بھائی صاحب تاجی (۴۸) بابا عبدالرحمن خان صاحب تاجی (۴۹) حکیم ظفر حسین شاہ صاحب تاجی (۵۰) امدو پہلوان صاحب تاجی (۵۱) بابا عبدالصمد صاحب تاجی (جائیس والے) (۵۲) منصور بابا صاحب تاجی (۵۳) محمد عبدالشکور گیلانی تاجی (۵۴) باشو بابا صاحب تاجی سرکار کے حکم سے ولی ہی پیدا ہوئے (۵۵) داروغہ عزیز الحق صاحب تاجی (۵۶) عارف اللہ شاہ صاحب عرف بنڈل شاہ تاجی (۵۷) میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی (۵۸) پونے والے بابا جان تاجی' ان کے علاوہ اور جن حضرات کے علم میں سرکار کے فیض یافتہ حضرات کے نام ہوں لکھ کر روانہ کریں تو آئندہ اشاعت میں شامل کر لئے جائیں گے۔

نمبر ۳ مندرجہ ذیل اسماء گرامی ان حضرات کے ہیں جو دیگر سلسلوں میں بیعت تھے ان میں ایسے حضرات بھی ہیں۔ جو اپنے سلسلہ کے خلیفہ مجاز بھی تھے سرکار میں اپنے بزرگوں کی اجازت سے تشریف لائے سرکار نے ایسا نوازا کے پھر سرکار ہی کے ہو گئے۔ اور تاجی سلسلہ کے فروغ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ سلسلہ تاجیہ ہی میں لوگوں سے بیعت لی۔ خلافتیں عطا کیں میرے مولا کے کرم سے ان کے سلسلہ کے لوگ بھی فیض پا رہے ہیں۔ ان حضرات کی جو خصوصی بات سنی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے مرید کو اپنا مرید نہ سمجھا بلکہ سرکار ہی کا سمجھا۔ اور مریدوں کے دل میں بھی یہ بات ڈال دی کہ فیض تم لوگوں کو سرکار بابا صاحبؒ ہی سے حاصل ہو گا۔ ہماری ڈیوٹی تو اتنی ہے کہ سرکار بابا صاحب کے رجسٹر میں تمہارا نام لکھوا دیں۔ (۱) حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب المعروف بابا یوسف شاہ صاحب تاجی صابری سلسلہ کے خلیفہ مجاز (۲) مسکین شاہ صاحب تاجی (سلسلہ شطاریہ) (۳) محمد غوث صاحب تاجی بھی کسی سلسلہ سے بیعت تھے (۴) مخدوم عبدالشکور صاحب تاجی (کے مرشد پنکھے شاہ صاحب) (۵) اخون صاحب تاجی (۶) سید جان شاہ صاحب تاجی (۷)

Marfat.com

حافظ جی بابا صاحب تاجی (سیالکوٹ) (۸) مولانا نجم الدین شاہ صاحب قادری تاجی (۹) سید ملنگ صاحب تاجی (۱۰) قاضی علیم الدین صاحب (چشتی) تاجی (۱۱) عبدالخالق صاحب تحصیلدار تاجی (۱۲) مائی ملے شاہ صاحب تاجی (۱۳) مدینہ علی شاہ صاحب (بہاری بابا) تاجی (۱۴) صوفی محبت شاہ صاحب فضل حسینی تاجی (۱۵) منصور شاہ صاحب تاجی (۱۶) سید قاسم علی شاہ تاجی (خاندیش) (۱۷) حکیم ابراہیم خان صاحب تاجی (برہانپور) (۱۸) دلبر شاہ صاحب تاجی (پوسد)

فیض یافتہ مستورات

نمبر۴

(۱) مریم بی اماں صاحب تاجی آپ کا اسم گرامی اوپر بھی آچکا ہے (۲) بی اماں صاحبہ تاجی (۳) شیرا اماں صاحبہ تاجی (۴) پیدڑے والی اماں صاحبہ تاجی (۵) جنگلی اماں صاحبہ تاجی (۶) الطاف کی اماں صاحبہ تاجی (۷) تاج بی اماں صاحبہ تاجی (۸) شہزادی اماں صاحبہ تاجی (۹) خیر النساء بیگم (پاکستانی اماں صاحبہ تاجی) (۱۰) نانی صاحبہ تاجی (عیفہ بی اماں صاحبہ تاجی) (۱۱) سکوبائی صاحبہ تاجی (۱۲) خالہ اماں صاحبہ تاجی (۱۳) پونے والے بابا جان تاجی (۱۴) رحمانی اماں صاحبہ تاجی

آپ اماں تھیں لیکن آپ بابا جان ہی کے نام سے مشہور ہوئیں کوئی بھی آپ کو اماں کے نام سے مخاطب نہیں کر سکتا تھا۔ آپ کو جلال آجاتا تھا۔ بلکہ ایک مرتبہ آپ نے بالکل واضح کر دیا کہ میں بابا ہی ہوں۔

نمبر۵

رہ عشق میں تیرے ہندو ہیں مومن = ہیں مومن تیرے اولیاء میرے بابا

دیگر مذاہب کے افراد نے بھی سرکار سے فیض حاصل کیا ان کے اسماء گرامی۔

Marfat.com

(۱) شنکر سائیں صاحب تاجی (۲) ٹیل کنٹھ راؤ صاحب تاجی (۳) شنکر پٹیل صاحب تاجی (۴) راجہ رگھوجی راؤ بھونسلے تاجی (۵) کاشی ناتھ راؤ پٹیل (وائی) تاجی (۶) واداجی دھونی والے تاجی (۷) بابو ہنمنت راؤ صاحب تاجی۔ ایک انگریز جسے سرکار نے بھاگناری قبرستان میں بٹھادیا تھا۔

آج بھی دربار ناگپور شریف، چلّہ شریف، شکردرہ ناگپور، پاگل خانہ ناگپور جہاں کے لئے خود سرکار نے فرمایا تھا۔ یہ ولی سے خالی نہیں رہے گا اس کے علاوہ بھی نمبرا سے نمبر۵ سے فیض یافتہ حضرات نے اپنے خلفاء بنائے۔ اس طرح یہ سلسلہ در سلسلہ ہندوستان، پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں سرکار تاج الاولیا کے نمائندے تبلیغ کا کام انجام دے رہے ہیں۔ اور مخلوق کو فیض پہنچا رہے ہیں میرا ایمان ہے کہ میرے آقا و مولا کا فیض تا قیام قیامت اسی طرح جاری رہے گا میری نظر میں بابا صاحب کے ایسے عقیدت مند بھی گزرے ہیں جنہوں نے نہ سرکار کی بظاہر زیارت کی نہ فیض یافتہ حضرات کی صحبت میں رہے بلکہ سرکار کا نام نامی اور حالات سن کر یا پڑھ کر خود سرکار کا ادنیٰ غلام سمجھنے لگے سرکار کے فیض سے مستفیض ہوئے ہیں لیکن وہ آگے سلسلہ چلانے کے مجاز نہیں ہوتے۔

اپنے تمام بھائیوں اور بزرگوں سے میری مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ سرکار بابا صاحبؒ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ دنیا تو فانی ہے اس میں مبتلا ہو کر بابا صاحب کے اصل مشن سے دور ہونا ہے میرے بابا کا مشن تو صرف یہ تھا تو چاہئے (اللہ) تیرے جلوہ کے علاوہ جنت دوزخ سے مجھے کوئی غرض نہیں۔ سرکار اپنے کرم سے ہمیں اپنے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

ادب کی تعلیم

میرے بابا نے اپنے بچوں میں ادب کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی فیض یافتہ بچوں کا حال لکھنے سے قبل سرکار کے بچوں کے ایک دو واقعات ادب کی تعلیم میں پیش کر رہا

Marfat.com

ہوں۔

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی المعروف بابا یوسف شاہ صاحب تاجی ایک روز دربار میں سرکار کے روضہ مبارک کے باہر بیٹھے ہوئے تھے مولانا صاحبؒ کے ایک مرید نے مولانا صاحب کے گلے میں ایک پھولوں کا ہار ڈالنا چاہا تو حضرت مولانا صاحب نے ایک چانٹا مار کر مرید سے کہا (سرکار کے مزار مبارک کی طرف اشارہ کرکے) سرکار کے سامنے مجھے ہار پیش کر رہا ہے مولانا صاحب کی اسی قسم کی تعلیم کا نتیجہ یہ تھا کہ ان کے تمام مریدوں کو باادب پایا گیا۔

ایک روز میں (مولف تاج مراری) جناب خواجہ قادری محی الدین شاہ صاحب عبدالرحمن صاحب کابلی اور افضل خان صاحب' حضرت فتح محمد شاہ صاحب کی زیارت کے لئے پاگل خانہ گئے۔ پاگل خانہ کے متعلق سرکار نے فرمایا تھا کہ کبھی خالی نہیں رہے گا۔ چنانچہ آج بھی ایک نہ ایک اللہ کا ولی اس پاگل خانہ میں موجود رہتا ہے۔

میں نے آگے بڑھ کر حضرت فتح محمد شاہ صاحب تاجی کی دست بوسی کی اور حضرت کا دست مبارک اپنے سر پر رکھوانا چاہا تو آپ نے ہاتھ کھینچ کر فرمایا "کس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھواتا ہے یعنی تیرے سر پر تو سرکار بابا صاحب کا ہاتھ ہے اس پر میرا ہاتھ رکھنا بے ادبی ہے۔

اصل میں پیر کامل کی خدمت میں حاضری ہی ادب کی ساری منزلیں طے کر دیتی ہیں۔ آج بھی سلسلہ کے حضرات میرے آقا کا صرف صحیح تصور ہی قائم کرلیں تو ہمارے بزرگوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ کرم ہم پر بھی سرکار بابا صاحبؒ کا یقینی ہو گا۔

فیض یافتہ حضرات

حضرت انسان علی شاہ تاجی

آپ حضرت بابا صاحبؒ کے خلیفہ اکبر ہیں۔ آپ کی عمر جب ایک ماہ کی ہوئی تو آپکے والد بزرگوار اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ آپکی پرورش آپکے نانا نے کی

Marfat.com

حضرت انسان علی شاہ تاجی لترا ضلع بلاسپور

Marfat.com

اور اپنے ایک عزیز جو کہ قاری، عالم فاضل تھے ان سے ظاہری تعلیم دلوائی۔ آپ بچپن ہی سے بزرگوں کی صحبت میں رہتے۔ آپ چھوٹی عمر ہی سے پابند صوم و صلواۃ بلکہ تہجد گزار ہو گئے تھے۔ ویسے دنیاوی اعتبار سے آپ کئی گاؤں کے مالگزار تھے۔ جب آپ جوان ہوئے تو رشتہ داروں میں آپکی شادی کر دی گئی۔ ویسے آپ بہت ہی نفاست پسند تھے قیمتی لباس پہنتے اور ذاتی سواری کے لئے بہت ہی قیمتی گھوڑا بھی رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے گاؤں لترا میں ایک مسجد تعمیر کروائی تھی اور خود وہاں امامت کرتے تھے آپکی مہمان نوازی بھی مشہور تھی۔ مسافروں کی خود خدمت کرتے تھے۔ بائیس سال کی عمر میں آپ پر جذب طاری ہو گیا۔ اور لوگوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔

جنوں کی دست کاری دیکھ کر جامہ سے باہر ہوں
کہ پیراہن کے بدلے زخم دامن دار ہیں تن پر

ایک دن آپ بندوق لے کر گھر سے باہر نکل کر گلیوں میں گھومنے لگے جنونی کیفیت میں بندوق لے کر گھومتے ہوئے جب لوگوں نے دیکھا تو سب خوف زدہ ہو گئے اور اپنے گھروں میں چھپ کر دروازے بند کر لئے۔ کسی نے یہ خبر آپکے استاد کو پہنچادی ان دنوں استاد صاحب کا قیام پڑوس کے کسی گاؤں میں تھا وہ یہ خبر سن کر لترا تشریف لائے۔ جونہی انسان علی شاہ صاحب نے اپنے استاد کو دیکھا استاد کے قریب پہنچ کر اپنا سر انکے سامنے جھکا دیا استاد محترم نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا "انسان علی یہ سب کیا ہے لاؤ بندوق ہمیں دے دو" استاد کا حکم پاتے ہی آپ نے بندوق استاد کے قدموں میں رکھ دی۔ آپ کے استاد کی آمد کی خبر جیسے ہی آپ کے گھر پہنچی آپ کی والدہ اور نانی صاحبہ وہیں پہنچ گئیں اور صاحبزادے کے استاد محترم سے درخواست کی کہ یہ بے قابو ہو کر سب لوگوں کو بے حد پریشان کر رہے ہیں۔ خطرہ ہے کہ کسی کی جان ہی نہ لے لیں اس لئے آپ ان کو پابہ زنجیر کر دیں۔ چنانچہ ایسا کر کے آپ کو ایک کمرہ میں بند کر دیا گیا۔ چند دن کے بعد نواسے کی یہ حالت دیکھ کر نانی صاحبہ پریشان ہو گئیں اور طے یہ کیا کہ

Marfat.com

ہندوستان کے مشہور بزرگوں کی درگاہوں پر ان کو لے جائیں ممکن ہے ان بزرگوں کی نظر کرم سے یہ ٹھیک ہو جائیں۔ چنانچہ چار چھ عزیزوں کے ساتھ ان کو مختلف درگاہوں پر حاضری کے لئے روانہ کیا گیا۔ جب آپ کسی بزرگ کے مزار پر حاضری دیتے تو وہاں باادب کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے اور مودب درگارہ سے باہر آجاتے باہر آتے ہی آپ پر جذبی کیفیت طاری ہو جاتی۔ اکثر اسی جذبی کیفیت میں بابا تاج الدینؒ کا نام لے کر کبھی ہنستے کبھی روتے۔ آپکی والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ کے حکم کے مطابق کئی ہندوستان کی مشہور درگاہوں کی حاضری کرا کے لترا واپس لے آئے لیکن آپکے جذب میں کوئی کمی نہیں ہوئی تو تمام عزیزوں نے مشورہ دیا کہ اب بابا تاج الدینؒ کی خدمت میں انکو چند روز چھوڑ دیا جائے چنانچہ ان کو شکردرہ (ناگپور شریف) حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں تالاب کے کنارے پیش کیا گیا حضور بابا صاحبؒ نے آپکی طرف دیکھ کر فرمایا "ارے یہ بڑے صاحب ہیں' روشن چراغ ہیں۔ میرے بعد سی۔ پی کے شہنشاہ ہونگے۔ انکی بیڑیاں اور ہتھکڑیاں کھول دو۔ اب یہ تکلیف نہیں دیں گے یہ فرما کر انسان علی شاہ صاحب تاجی کی طرف مخاطب ہو کر کچھ فرمایا ان کے ہمراہ جو لوگ آئے تھے سرکار کا حکم سنتے ہی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھول دیں۔ آپ اور آپکے ساتھی چار روز سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں رہے چار روز بعد سرکار کی اجازت سے لترا روانہ ہو گئے۔ لترا میں سرکار بابا صاحب کی توجہ اور نظر کرم سے آپ کے گرد مخلوق جمع ہو کر فیض پانے لگی۔ بے شمار کرامتیں آپ سے ظہور میں آئیں لاکھوں حضرات و خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بامراد لوٹنے لگے مصنف تاج مراری فرماتے ہیں کہ ۱۹۴۹ء میں تاج مراری شائع کرنے کی تیاری کر رہا تھا انہی دنوں سیٹھ عبدالرزاق فروٹ مرچنٹ ناگپور نے حضرت انسان علی شاہ صاحب کا ایک خصوصی واقعہ قلم بند کروایا

راوی سیٹھ عبدالرزاق

بابا صاحب کے وصال کے بعد مجھے یہ خیال آیا کہ سرکار بابا صاحبؒ نے اپنے جانشین کا

Marfat.com

ظاہری کا اعلان نہیں فرمایا۔ ویسے تو سرکار کے فیض یافتہ بہت سے بچے دربار میں موجود تھے اور سرکار ہی کے کرم سے مخلوق کی خدمت بھی کر رہے تھے۔ لیکن میں بابا صاحبؒ کے خاص جانشین سے بیعت ہونا چاہتا تھا۔ اپنی خواہش جب بھی دربار میں حاضر ہوتا، عرض کرتا۔ ایک روز رات کو خواب میں دیکھا ایک دبلے پتلے بزرگ مجھ سے فرما رہے ہیں "چلو" یہ خواب کا سلسلہ کئی روز تک اسی طرح چلتا رہا۔ ان بزرگ کو روزانہ اسی جگہ "چلو" فرماتے دیکھ رہا تھا ان ہی دنوں رائے پور سے میرے ایک عزیز تشریف لائے انکو میں نے لگا تار نظر آنے والے خواب سنائے اس میں تفصیل سے وہ راستہ جگہ اور ان بزرگ کا حلیہ بھی بتایا جسے سن کر میرے عزیز نے فرمایا خواب میں جو راستہ اور جگہ تم نے دیکھی ہے یہ نشاندہی لترا کی ہے لترا میں سرکار بابا صاحبؒ کے فیض یافتہ خلیفہ انسان علی شاہ صاحب تاجی کا قیام ہے' بے شمار مخلوق فیض حاصل کر رہی ہے ان سے یہ تفصیل سن کر میں سمجھ گیا کہ مجھے بابا صاحبؒ نے اپنے جانشین کو خواب میں دکھا دیا ہے۔ چنانچہ میں انہی عزیز کے ہمراہ لترا روانہ ہو گیا ہم لوگ رات میں حضرت کی قیام گاہ کے قریب پہنچ کر ایک جگہ بستر لگا کر لیٹ گئے۔ لیٹنے کی وجہ یہ تھی کہ کافی تھک گئے تھے اور رات بھی کافی ہو گئی تھی۔ ہمارے لیٹنے کے تھوڑی دیر بعد ایک بزرگ بہت ہی میلے کپڑوں میں تشریف لائے اور میرے بستر کو ٹھوکر مار کر فرمایا "یہ بستر حاجی کا ہے" میرا ارادہ حج کو جانے کا تھا۔ آپ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر میں نے ایک صاحب جو اس وقت وہاں موجود تھے دریافت کیا تو پتہ چلا کہ آپ ہی انسان علی شاہ صاحب ہیں۔ چنانچہ ہم لوگ قدمبوس ہوئے اور مٹھائی و فروٹ جو ساتھ لے کر گئے تھے آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ نے فاتحہ دی اور تقسیم کرا دیا اس وقت ہم سے مخاطب ہو کر جو کچھ فرمایا اس کا مطلب یہی تھا کہ آپ ہی جانشین تاج الاولیاء ہیں چنانچہ میں بیعت ہوا۔ حضرت کی کیفیت بھی سرکار بابا صاحب کی طرح ہی کبھی جذب اور کبھی سلوک میں رہتی بے شمار مخلوق آپ کو بھی ہر وقت گھیرے رہتی آپ بھی سرکار ہی کی سنت ادا کرتے ہوئے حکم

Marfat.com

فرماتے سب کی مرادیں پوری ہوتیں گھر جاؤ مجھے بھی آپ نے حاجی کہا تھا چنانچہ اسی سال میں نے حج کیا۔ آپکا مزار مبارک لترا میں مرجع خلائق ہے اور آج بھی بے شمار مخلوق فیض پا رہی ہے۔ کیونہ ہو سرکار نے خود ارشاد فرمادیا تھا۔ "میرے بعد سی۔پی کے شہنشاہ ہوں گے۔

حضرت خواجہ علی امیرالدین تاجیؒ

خواجہ علی امیرالدین صاحب تاجی بمقام ہینگنا ضلع ناگپور بنجارے کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ مادر زاد ولی تھے۔ چھ سال کی عمر تک نہ آپ کسی سے بات چیت کرتے اور نہ کھانے پینے کی پرواہ کرتے۔ والدین نے جب یہ حال دیکھا تو واکی شریف حضرت بابا صاحب قبلہ کی خدمت میں لے گئے اور خواجہ صاحب کو حضور کی خدمت میں پیش کرکے آپ کے حالات بیان کئے۔ جس کے جواب میں حضور بابا صاحب قبلہ نے فرمایا۔ "ان کو نہ ستایا کرو کہ یہ بڑی شان والے ہیں تم نہیں جانتے کہ ان کا نام خواجہ علی امیر الدین ہے"۔ اس دن سے آپ کا نام خواجہ علی امیرالدین مشہور ہوا۔ اور ہر شخص آپ کا ادب اور احترام کرنے لگا۔ چند دن کے بعد آپ کے والدین اپنے گھر واپس چلے گئے اور خواجہ صاحب اور ان کے دادا صاحب حضور بابا صاحب کی خدمت میں واکی رہنے لگے۔ خواجہ صاحب اکثر راتوں کو اٹھ کر جنگل کی طرف جاتے اور صبح جب واپس ہوتے تو ایک دو سانپ اپنے گلے میں لٹکائے ہوئے ڈیرے میں آتے جس کو ان کے دادا اور دیگر لوگ دیکھ کر بہت گھبراتے۔ یہ عمل بہت دنوں تک جاری رہا۔ لیکن کبھی کسی سانپ نے نہ آپ کو کاٹا اور نہ کسی شخص کو ستایا۔ آپ اپنے مقام پر آتے تو ان کے دادا خفا ہوتے کہ یہ کیا حرکت ہے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ کسی دن یہ سانپ کسی کو کاٹ نہ کھائے اور میرے سر آفت آئے۔ جب آپ کے دادا بگڑتے تو آپ سانپوں کو چھوڑ کر اشاروں سے بھگا دیتے اور سانپ اسی جگہ غائب ہو جاتے۔

حضرت بابا صاحبؒ قبلہ اکثر واکی شریف کی ندی اور جنگل کی طرف گھومتے

Marfat.com

جاتے اور زائرین آپ کے ہمراہ ہوتے۔ خواجہ صاحب کو ان کے دادا کاندھے پر اٹھائے حضور کے ہمراہ جنگل جنگل گھوما کرتے تھے۔

کرامات۔

کرامات :۔ آپ جس آدمی کے کاندھے پر سوار ہوتے یا جس کو کاٹتے اس کی مراد پوری ہو جاتی یہ بات مشہور ہو چکی تھی۔ اس لئے جس قدر لوگ حضور کی خدمت میں آتے وہ خواجہ بابا کے پاس ضرور جاتے اور آپ کو اپنے کاندھے پر اٹھانے کی خواہش کرتے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ کرامت دراصل حضور بابا صاحب" قبلہ کی تھی۔ کیونکہ خواجہ صاحب کے دادا ضعیف تھے اور خواجہ بابا صاحب" کو کاندھے پر اٹھاتے اٹھاتے تھک چکے تھے اس لئے حضرت بابا صاحب" قبلہ نے یہ انتظام کیا ہو گا کہ ہر آنے والا ان کو اپنے کاندھے پر اٹھائے اور اپنی مراد پائے۔ واکی کے بعد حضور شکردرہ تشریف لائے۔ تب مہاراجہ رگھوجی راؤ صاحب بھونسلے نے حضرت خواجہ صاحب" کے رہنے کا انتظام بھی فرمایا۔ چونکہ خواجہ بابا صاحب" کی عظمت کا سکہ مہاراجہ کے دل پر بھی جم چکا تھا۔ آپ کا قیام مہاراجہ کے باورچی خانہ کی طرف تھا۔ خواجہ صاحب شکردرہ میں آنے کے بعد اکثر جلال میں رہا کرتے تھے اور توتلی زبان سے کچھ کچھ الفاظ بھی کہہ دیتے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ آپ جلال کی حالت میں حضرت بابا صاحب" قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توتلی زبان سے فرمانے لگے "محل تو الٹ دوں" دوبارہ یہ جملہ اپنی زبان سے ادا کر چکے تھے کہ حضور بابا صاحب" قبلہ اپنی جگہ سے اٹھ کر خواجہ صاحب" کے پاس آئے اور ان کے منھ کو تین بار کلمہ کی انگلی سے مار کر فرمایا۔ حضرت یہ دعا کا دربار ہے۔ حضور کی زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی خواجہ صاحب گھبرائے ہوئے اپنی قیام گاہ پر روانہ ہو گئے اور اس دن سے آپ کا جلال، جمال سے بدل گیا۔

دیکھنا حیرت افزا اعجاز عکس حسن کا ـــــ پردہ بن جاتا ہے آئینہ تری تصویر پر

آپ کے دل پر حضور کا خوف اس قدر طاری ہوا کہ کبھی حضور کے قریب نہ

Marfat.com

گئے۔ آخر دم تک دور ہی سے قدم بوسی کرتے رہے۔

کیفی! محل شکوہ ہے یہ یا مقام تاثیر   مئے خانہ سے قریب ہوں ساقی کے گھر سے دور

خواجہ صاحبؒ کے دادا ضعیف ہو چکے تھے۔ اس لئے مہاراجہ نے مسکین شاہ نامی ایک صاحب کو ان کی خدمت میں مقرر کیا۔ یہ حضرت پیر ابراہیم شاہ صاحبؒ بغدادی کے مرید تھے اور ان ہی کی اجازت سے شکردرہ آئے ہوئے تھے۔ مسکین شاہ صاحب خواجہ بابا صاحبؒ کی خدمت دل و جان سے انجام دیتے تھے۔ چند دن بعد کسی وجہ سے مہاراجہ نے مسکین شاہ صاحب کو خواجہ بابا کی خدمت سے الگ کردیا اور ان کی جگہ غلام رسول میلاد خواں کو مقرر کردیا۔ ادھر مسکین شاہ صاحب کلکتہ روانہ ہوگئے۔ غلام رسول صاحب اکثر دورہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن میرے پاس آئے اور فرمانے لگے میں اس مہینے میں پندرہ دن کے لئے دورہ پر جارہا ہوں۔ آپ میرے آنے تک خواجہ صاحب کی خدمت انجام دیں۔ چنانچہ مہاراجہ کی اجازت سے خواجہ بابا صاحب کی خدمت میرے سپرد کی گئی چند دن بعد مسکین شاہ صاحب اور غلام رسول صاحبؒ کلکتہ سے واپس آئے۔ چونکہ راجہ صاحب ایسے خادم سے خدمت نہیں لینا چاہتے تھے جو اپنے آقا کو چھوڑ کر جائے اس لئے ان کے واپس آنے کے بعد دوبارہ راجہ صاحب وہ خدمت ان کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن غلام رسول صاحب کی سفارش پر مسکین شاہ کو دوبارہ اس خدمت پر مقرر کیا۔ اس کے بعد (مولف) اسی ٹین کے کارخانے میں واپس چلا گیا۔ حضور کے بچوں میں حضرت خواجہ بابا صاحب کا بہت اعلیٰ مقام تھا۔ آپ کے متعلق ایک روز کملی شاہ صاحبؒ نے فرمایا تھا۔

"علی امیر الدین داند عین جمال تاج الدین"

حضرت قاضی باباؒ فرماتے ہیں بمبئی والے بابا اور خواجہ بابا سرکار کی خدمت میں بحیثیت باڈی گارڈ نظر آتے تھے۔ خواجہ بابا صاحبؒ سے بے شمار کرامات سرزد ہوئیں۔

حضرت قاضی باباؒ فرماتے ہیں مجھ سے بے حد محبت فرماتے اور اکثر مجھے حکم دیتے بھیا وہ

Marfat.com

کیا ہے۔ امجد یہ شان ہے۔ یہ اشارہ خادم کے کلام کی طرف ہوتا اور میں وہ نعت سناتا۔

جس کو ہوئی نصیب غلامی حضور کی قسمت ہے بیچ اس کے مقابل میں حور کی
شان حضور شان غفور الرحیم ہے بگڑی بناتی ہے یہ ہر ایک پر قصور کی
موسیٰ کو اس نے دکھا کے اپنا جمال پاک بگڑی بنادی آن میں تا حشر طور کی
کندن بنادیا ہوئی جس پر نگاہ پاک نظر کرم ہے کیمیا میرے حضور کی
لا یمکن الثنا کما کان حقہ امجد یہ شان ہے شاہ بطحیٰ کے نور کی

بابا صاحب کے حالات کوئی کیا لکھ سکتا ہے۔ بابا کے بچوں میں وہ روحانی طاقت تھی جو بیان نہیں کی جاسکتی۔ خواجہ بابا صاحبؒ کے واقعہ سے اندازہ کیجئے ایک روز حضور شہر تشریف لے جا رہے تھے۔ خواجہ بابا صاحبؒ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور تانگہ میں سوار تھے۔ تانگہ چل رہا تھا۔ حضور سر مبارک کو خم کئے آنکھیں بند تشریف فرما تھے۔ خواجہ بابا صاحبؒ نے ایک کنکر اٹھا کر پھینکا۔ وہ کنکر حضور کے تانگہ کو جا کر لگا۔ تانگہ یک لخت رک گیا۔ تانگہ رکنے پر حضور نے آنکھ کھول کر دیکھا اور فرمایا "ہو بچے شرارت کرتے ہیں" اور گھوڑے سے کہا چل وہ چلنے لگا۔ لیکن خواجہ بابا صاحب کی حالت خراب ہو گئی تڑپنے لگے۔ تین روز تک تڑپ تڑپ کر حضور سے عرض کرتے۔ معاف فرمادیں اور میری چابی عطا کردیں۔

تین دن کے بعد ان کی تڑپ پر حضور نے معاف فرمادیا اور کرم فرمادیا۔ تب جا کر ان کی حالت درست ہوئی۔

بمبئی والے بابا صاحب جب علیل ہوئے تو ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ قریب آدھ گھنٹہ دونوں میں راز و نیاز کی باتیں ہوتی رہیں۔ اٹھتے وقت خواجہ بابا صاحب نے فرمایا آج آپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں بھی آپ کے پیچھے ایک دن بعد آتا ہوں۔ چنانچہ ایک سال بعد ۲۶ ربیع الثانی سن ۱۳۴۹ھ کو آپ نے یہ رٹ شروع کی کہ ہم بابا صاحب کی ۲۶ویں شریف میں جا رہے ہیں۔ اب واپس نہیں آئیں گے۔ اس روز جو آپ کی خدمت میں آتا اس سے یہی فرماتے فاتحہ شروع ہونے سے قبل آپ

Marfat.com

کے خادم مسکین شاہ صاحب نے گھوڑا گاڑی تیار ہی کی تھی کہ آپ کی دادی صاحبہ اصطبل کی طرف روتی ہوئی دوڑیں اور چیخ چیخ کر کہا دیکھو خواجہ بابا صاحبؒ کو کیا ہو گیا۔ آپ کے خادم اور دیگر حضرات دوڑ کر پہنچے دیکھا تو آپ سجدہ میں تھے اور روح پرواز کر چکی تھی۔ قالو انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی دادی صاحبہ کا بیان ہے کہ جب خادم تانگہ تیار کرنے باہر گیا۔ خواجہ بابا صاحبؒ پر اس زور کی کیفیت طاری ہوئی کہ تمام بدن کانپنے لگا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ اس عالم میں حضور بابا صاحب کو زور سے پکارا اور میں گھبرا کر باہر آ گئی۔

غرض خواجہ صاحبؒ کا وصال آپ کے فرمان کے مطابق ایک سال بعد ہوا۔

تاریخ وصال ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ بروز ہفتہ بوقت مغرب

حضرت قاضی بابا فرماتے ہیں کہ حضرت کریم بابا صاحبؒ نے بمبئی والے بابا صاحب اور خواجہ بابا صاحب دونوں کے مقبرے اپنی ذاتی کمائی سے تعمیر کروائے۔ خصوصی بات یہ ہے کہ ان پر اپنا نام وغیرہ بھی کندہ نہیں کروایا اور نہ وہاں مجاوری کرتے ہیں۔

شیخ صنعانی کے انجام کی ایک مثال

حضور سیدنا محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم نے جب اپنے وعظ کی مجلس میں یہ اعلان فرمایا کہ

یعنی سنو میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے تو تین سو تیرہ صاحبان حال اور اولیاء کرام نے اپنا اپنا سر جھکا کر ادب سے عرض کیا کہ

یعنی اے محبوب سبحانی آپ کا قدم ہماری گردنوں پر ہی نہیں بلکہ آپ کا قدم تو ہمارے سروں اور آنکھوں پر ہے (بہجتہ الاسرار) مگر ایک بزرگ حضرت شیخ صنعانی علیہ الرحمتہ جو سینکڑوں میل دور تھے انہوں نے اپنی ناراضگی کا اظہار کر دیا اور اکڑ کر فرمایا اے عبد القادر جیلانی تمہارا قدم میری گردن پر نہیں ہے۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ

Marfat.com

عنہ نے سینکڑوں میل کی دوری سے شیخ صنعانی کی آواز کو سن لیا اور ان کو دیکھ کر پہچان بھی لیا۔ پھر آپ پر غوثیت کا جلال طاری ہوا اور آپ نے فرمایا کہ

یعنی شیخ صنعانی کی گردن پر خنزیر کا قدم ہوگا۔

اللہ اکبر! حضرت غوثیت مآب کے فرمان کا یہ اثر ہوا کہ شیخ صنعانی اپنے چار سو مریدوں کو لئے حج پر جا رہے تھے مگر راستے میں ایک عیسائی کی لڑکی پر عاشق ہو گئے اور نکاح کا پیغام دیا۔ عیسائیوں نے کہا کہ ہماری قوم کا رواج ہے کہ ہونے والا دولہا چند دنوں اپنے سسرال کی خنزیریں چرایا کرتا ہے۔

مسلمانو! خدا کی پناہ صنعانی خنزیر چرانے لگے اور خنزیر کا چھوٹا بچہ جو چل نہیں سکتا تھا شیخ نے اس کو اپنے کندھے پر اٹھایا۔ تمام مریدین برگشتہ ہو کر چلے گئے مگر دو مخلص مریدوں نے ساتھ نہیں چھوڑا اور کہا ہمارا شیخ اس وقت عتاب میں پڑ گیا ہے جب اچھی حالت میں ہم نے شیخ کا ساتھ نہیں چھوڑا تو اس حالت میں بھی ہم شیخ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ شیخ صنعانی کو عیسائیوں نے گرجا گھر میں نکاح کے لئے بلایا اور شیخ صنعانی کے ایک ہاتھ میں شراب کا پیالہ اور دوسرے میں خنزیر کے گوشت کا برتن دیا جسے لے کر وہ چلے۔ یہ حالت دیکھ کر دونوں مریدوں نے بغداد شریف کی طرف منہ کر کے حضرت غوث اعظم کی درگاہ میں استغاثہ و فریاد کی۔ حضرت غوث اعظم کو رحم آگیا اور آپ نے شیخ صنعانی کے قلب پر ایسا تصرف فرمایا کہ ناگہاں ان کا دل بدل گیا اور انہوں نے خنزیر کے گوشت کا برتن اور شراب کا پیالہ پھینک دیا اور توبہ استغفار کر کے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے لوٹ آئے اور دونوں مریدوں کو حکم دیا کہ مجھے فوراً بغداد شریف لے چلو چنانچہ پاپیادہ بغداد شریف روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر فرمایا میں بارگاہ غوثیت کا مجرم ہوں۔ تم لوگ میرا چہرہ سیاہ کر کے اور میرے ہاتھ پاؤں میں رسی باندھ کر بارگاہ غوثیت میں پیش کرو۔ تاکہ وہ میرے حال پر رحم فرما کر مجھے معاف کر دیں۔ چنانچہ مریدوں نے حکم کی تعمیل کی مگر سرکار غوث اعظم نے شیخ صنعانی کو جب اس حال میں دیکھا تو آپ پر یہ کرم فرمایا کہ آگے بڑھ

Marfat.com

کر سینے سے لگالیا اور ان کی سلب شدہ ولایت دوبارہ عطا کردی۔ پھر حضرت غوث پاک نے فرمایا۔ میں نے جو اعلان کیا کہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے یہ اپنی طرف سے نہیں کیا تھا بلکہ خدا کی طرف سے یہ کہنے پر مامور کیا گیا تھا تم نے اس کا انکار کیا اس لئے تم خدا کی طرف سے ایسے عتاب میں مبتلا ہوگئے۔ اس کے بعد سرکار غوث اعظم نے انہیں حمام بھیج کر غسل کا حکم دیا۔ اور پھر اپنا لباس خاص عطا فرما کر اپنی مسند پر بٹھا کر اپنی نوازشوں سے سرفراز فرمایا۔

حضرت غوث اعظم نے سینکڑوں میل کی دوری پر شیخ صنعانی کے انکار کو سن لیا انہیں دیکھ لیا پھر ان کو عتاب میں مبتلا کردیا پھر مریدوں کی فریاد سن کر انہیں عتاب سے نکال دیا یہ ہے اولیاء کی قدرت وطاقت کے آفتاب کی تجلیاں۔

حضرت بابا صاحب کے واقعات میں بھی معمولی گستاخی پر ولایت کے سلب کرنے کے واقعات آپ کو اس کتاب میں ملیں گے۔ بزرگان دین نے مخلوق خدا کی دل آزاری اور ذرا سا بھی تکبر برداشت نہ کیا۔ آپ حضرات نے اپنی تعلیم میں خصوصی طور پر مذکورہ بالا دو باتوں پر بہت زور دیا ہے۔

بمبئی والے بابا تاجی

آپ کا اصل نام قادر محی الدین المعروف بمبئی والے بابا ہے۔ لیکن عام طور پر لوگ مست بابا مستان بابا کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ آپ بمبئی سے شکردرہ تشریف لائے جیسے ہی مجھے (مولف) علم ہوا ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ راجہ کے محل کے صدر دروازے میں تشریف فرما تھے اور چند عقید تمند آپ کو گھیرے ہوئے تھے جیسے ہی میں (مولف) قریب گیا مجھے دیکھ کر ہنسنے لگے اور کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلنے کا اشارہ کیا میں آپ کو اپنی قیام گاہ پر لے آیا تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ راجہ صاحب نے جناب عیسیٰ خان کو میرے پاس بھیجا جنہوں نے مجھ سے کہ مہاراجہ کا حکم ہے کہ مستان بابا کے لئے ہمارے باورچی خانے سے دو وقت کھانا لے جایا کرو۔ چنانچہ میں

Marfat.com

دونوں وقت کھانا لانے لگا۔ مستان بابا معصوم صفت مادرزادولی بشکل خواجہ علی امیرالدین صاحبؒ تھے اور آپ بھی توتلی زبان سے بات کرتے تھے۔ ایک دن دریافت کیا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں تو ارشاد ہوا۔ کوٹہ بوندی کا ۰ بھشی (بہشتی) ہوں۔ آپ برہنہ رہا کرتے کئی بار میں نے انہیں جبہ (کرتا) پہنایا کہ یہ اپنا تن ڈھانکیں لیکن آپ پھاڑ کر پھینک دیتے اور برہنہ رہنا پسند کرتے۔ آپ شکرورہ تو آگئے لیکن حضور بابا کے قریب نہ جاتے اور جب میں اصرار کرتا انکار کردیتے۔ ایک دن میں بگڑ گیا تو مجبوراً میرے ہمراہ ہوئے اور جب ہم حضور کی خدمت میں پہنچے تو حضور آرام فرمارہے تھے ہم دونوں کو دیکھ کر اٹھ بیٹھے اور مستان بابا کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "حضرت دھوپ میں نہیں رہتے ہم بھی چھاؤں میں رہتے ہیں اور تم بھی چھاؤں میں رہا کرو" یہ کہہ کر حضور نے اپنا جبہ مبارک ان کو دے کر فرمایا "جبہ پہنا کرو" اس دن سے آپ جبہ پہننے لگے۔ ایک مرتبہ ہم حاضری کے لئے گئے حضرت بابا صاحب قبلہ نے ان کو دیکھ کر لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "دیکھو حضرت یہ مست آرہے ہیں تم لوگوں نے سرمست کا نام سنا ہے ان کا نام قادر محی الدین ہے یہ مست ہیں۔ ان سے ڈرا کرو کہ ہم بھی ڈرتے ہیں یہ کالے ناگ ہیں دیکھو ان کے سر کو۔ دیکھا گیا کہ جب آپ حجامت بنواتے تو کنڈلی مارا ہوا سانپ کا پھن آپ کی پیشانی پر دکھائی دیتا۔ آپ کی پیشانی پر چاند کا نشان تھا اور اس پر سانپ کا منہ دکھائی دیتا تھا اور آپ کی تھوڑی پر تارے کا نشان بھی تھا آپ وجیہہ انسان تھے جہاں بیٹھ جاتے ہزاروں آدمی آپ کے زیارت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۲۷ محرم الحرام ۱۳۴۸ھ کے شام کے پانچ بجے حضرت بابا صاحبؒ قبلہ کی درگاہ شریف سے قدم بوس ہو کر جب واپس ہوئے تو بوندا باندی شروع ہوگئی اور خطرناک طوفان دیکھ کر راہ میں عبداللہ کچھی کے ہوٹل میں قیام کرلیا۔ یہ عرس کا زمانہ تھا ہزارہا آدمیوں کا مجمع تھا۔ ہر آدمی اپنی اپنی جان بچانے کے لئے تاج آباد شریف کے ہوٹلوں اور مکانوں میں پناہ لے رہا تھا۔ چنانچہ اس ہوٹل میں بھی سو پچاس آدمی موجود تھے۔ میرے اور مستان

Marfat.com

بابا صاحب کے ہوٹل میں داخل ہونے کے چند لمحے کے بعد زوردار طوفان شروع ہوا جس میں کئی جانیں تلف ہوئیں اور ہر چہار جانب سے الامان والحفیظ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ طوفان کی یہ حالت دیکھ کر چند لوگوں نے مستان بابا صاحبؒ سے درخواست کی کہ آپ حضرات کے ہوتے سینکڑوں جانوں کی تباہی! آپ دعا فرمایئے کہ طوفان اور پانی بند ہو جائے۔ سائل کے یہ الفاظ سنتے ہی آپ میری طرف مخاطب ہوئے اور توتلی زبان سے فرمایا کلیم (کریم) پانی بند کرڈوں (کردوں) میں گھبرایا ہوا تھا بے ساختہ کہہ دیا کہ بند کردیجئے۔ میری زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی ان کی تیوری بدل گئی میں ان کے جلال کو دیکھ کر ڈرا اور کہا کہ حضرت میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ آپ مناسب جیسا سمجھیں ویسا کریں۔ لیکن لوگوں کی آہ و زاری سن کر یہ بیتاب ہو چکے تھے یک بارگی رو بہ قبلہ ہو کر آسمان کی طرف دیکھا اور با آواز بلند فرمایا "اللہ میاں پانی بند کرڈو" دوسری بار فرمایا "اللہ میاں پانی بند کردو لیکن پانی بند نہ ہوا۔ تیسری بار آپ اسی جوش میں کھڑے ہو گئے اور چھاتی ٹھونک کر فرمایا "امارا ہوکم (ہمارا حکم) پانی بند ہو جا" یہ آپ کی زبان سے نکلنا تھا کہ پانی ایسا بند ہوا جیسا کوئی تالا لگا دیتا ہے۔ اس طرح امن ہوا ادھر آپ کا تمام بدن رعشہ سے کانپنے لگا۔ ہم دونوں بمشکل تمام رات کے دس بجے اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔

وصال

میں نے دیکھا کہ آپ پر ہر وقت استغراق طاری رہتا ہے اور جب آپ ہوش میں آتے ہیں تو اشاروں میں اپنے وصال کی خبر دیتے ہیں وصال کے چھ ماہ قبل ہی سے آپ کی خدمت میں جو قوال یا طوائف گانے کے لئے حاضر ہوتے تو آپ فرماتے گاؤ "سیاں گیو بڑے لمبے سفر" اور کبھی کبھی خوش ہو کر توتلی زبان سے آپ بھی گاتے اور ان ہی سے سارنگی لے کر بجاتے اور خوب خوش ہو ہو کر گاتے۔ آج آپ کے رعشہ کا دوسرا دن تھا۔ تاج آباد شریف کے چند لوگ میرے پاس آئے۔ خصوصاً حضرت حسین باباؒ نے

Marfat.com

آپ کے علاج کے متعلق مجھ سے فرمایا اور میں نے لوگوں کے اصرار پر ایک بنگالی ڈاکٹر کو لایا ڈاکٹر صاحب نے حضرت کا معائنہ کر کے مجھ سے فرمایا میری تشخیص میں کوئی مرض ثابت نہیں ہوتا آپ مجھے کیوں لائے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ کے چلے جانے کے بعد حضرت مستان بابا صاحب جب آنکھیں کھولتے فرماتے میری دوا لاؤ اور پھر خاموش ہو جاتے۔

تیسرا دن جمعرات کا نکلا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا "ہم کو نہلاؤ دھلاؤ اور دولہا بناؤ" چنانچہ ان کے بار بار اصرار پر میں نے پانی گرم کیا اور آپ کی نشست گاہ پر آپ کے کہنے کے مطابق نہلایا۔ آپ کے حسب ارشاد کپڑے پہنائے۔ آپ بہت خوش ہوئے مجھ سے فرمایا " رسی لاؤ "۔ میں نے پانی بھرنے کی رسی لا کر پیش کی۔ آپ نے ایک سرا مجھے دیا اور فرمایا دور جا۔ جہاں تک رسی جا سکتی تھی میں وہاں تک گیا اور کھڑا ہو گیا آپ نے فرمایا "تو جہاں کھڑا ہے یہ درگاہ ہے" حالانکہ وہاں کوئی درگاہ نہ تھی۔ اس لئے میں خاموش رہا آپ نے مکرر فرمایا "یہ درگاہ ہے" تب میں نے کہا یہاں کوئی درگاہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا "ڈیکھ (دیکھ) یہ میری درگاہ ہے۔ میں نے ان کی خوشنودی کے لئے کہہ دیا ٹھیک ہے آپ ہی کی درگاہ ہے۔ اسی جدوجہد میں رات ہوئی اور آپ کو جھونپڑی کے اندر بستر پر لا کر بٹھایا " آپ نے اپنی بڑمیں وصال کی خبر اور حضور بابا صاحبؒ کی یاد شروع کی۔ درمیان گفتگو فرمادیتے ڈیکھ (دیکھ) چار بج گیا ہماری دوا لاؤ۔ جوں توں جمعہ کا دن نکلا۔ ہر آدمی آپ کی ملاقات کے لئے آتا۔ آپ دعائیں دیتے اور چار بجے آؤ فرماتے جوں جوں وقت قریب آتا گیا آپ بہت ہی بیقراری سے فرماتے ہماری دوا لاؤ۔ آپ کو بے تاب پا کر میں نے اپنے بھائی نور محمد سے کہا فوراً" شربت بنا کر لاؤ بھائی صاحب شربت بنا کر لائے۔ آپ اللہ اکبر کہہ کر اٹھ بیٹھے اور برہنہ ہو گئے اور کمبل اپنے نصف بدن پر لے لیا اور شربت کا گلاس ہاتھ میں لیا۔ اللہ اکبر کہا اور شربت کو نوش فرمایا پینے کے بعد گلاس میرے ہاتھ میں دیا پھر اللہ اکبر کی صدا بلند کی اور آواز کے اختتام پر آپ کی روح پرواز کر گئی۔

Marfat.com

(قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون) تاریخ وصال ۴ صفرالمظفر ۱۳۰۰ھ بروز جمعہ بوقت چار بجے شام

حضرت رسول بابا صاحب تاجی

آپ کے والد ذات کے کومٹی (بنیا) تھے اور ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضور کے پاس اکثر آتے اور عرض کرتے دو چار بار عرض کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ پہلا بچہ ہمارا ہوگا۔ جالے آ"۔ چنانچہ نو ماہ بعد آپ کے ہاں اولاد ہوئی اور حضور کے ارشاد کے مطابق بچے کو لاکر حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے آپ کا نام رسول رکھا اور پرورش کے لئے اپنے ماموں عبدالرحمٰن شاہ صاحبؒ کے حوالے کیا۔ رسول بابا تاجیؒ پیدائشی مست اور مادرزاد ولی تھے۔ حضور کے پاس جب آتے تو اکثر حضور کے اردگرد گھوما کرتے جس طرح کہ طواف کیا جاتا ہے آپ جب بڑے ہوئے ماموں صاحب نے آپ کی خدمت کے لئے ایک آدمی کو مقرر کردیا۔ آپ اکثر مستانہ وار گھومتے اور با آواز بلند "یا تراب یا تراب" کا نعرہ لگاتے۔ حضور سے آپ کو یہ خدمت دی گئی تھی کہ آپ آسیب زدگان کا علاج فرماتے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کی عورت یا مرد حضور کے پاس آکر جہاں کہیں بھی قیام کرتے آپ وہاں اسی وقت پہنچتے اور ایک ہی دن میں ان کا علاج فرماتے۔ حضور کے وصال کے بعد آپ کا وصال ۱۸ سال کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار حضور بابا صاحبؒ کے مزار کے قریب تاج آباد شریف میں واقع ہے۔

حضرت بابا عبدالکریم صاحب
المعروف بابا محمد حسین تاجی

آپ کے والد حضرت حسن احمد صاحب انعامدار نرمول ضلع مچھلی بندر تھے۔ یہاں آپ کے پانچ بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ آپ پلٹن نمبر ۴۳ میں ملازم ہو کر ناگپور تشریف لائے۔ آپ سرکس کے جمناسٹک ماسٹر بھی تھے کسی معاملے میں آپ نے اپنے والد کو سخت سست لکھا جس کی وجہ سے حسن احمد صاحب خفا ہوگئے۔ آپ اپنی ملازمت

Marfat.com

سے مستعفی ہو کر ایک بزرگ کے مزار پر جو کامٹی کی ندی کے کنارے ہے بیٹھ گئے۔ ان بزرگ نے بشارت دی کہ زمانہ حال میں حکومت حضرت بابا تاج الدینؒ کی ہے۔ وہاں جاؤ آپ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے حکم دیا کہ تم اپنے والد کی زیارت کر کے واپس آؤ۔ آپ روانہ ہو گئے اور حیدر آباد دکن میں اپنے بہنوئی محمد عبد الرحیم صاحب گتہ دار و کارٹنگ ایجنٹ مشیر آباد کے پاس مقیم رہے۔ آپ خاموش رہتے اور کھانے کی بھی پروا نہ کرتے۔ یہاں سے نرمول جا کر والد کی زیارت سے مشرف ہو کر معافی تلافی کے بعد واپس حضور بابا صاحب قبلہ کی خدمت میں واکی شریف آ گئے۔ آپ اکثر زمین کے اندر گھر (قبر) بنا کر اس میں یادِ خدا کرتے حضور نے آپ کا نام محمد حسین رکھا تھا۔ ایک وقت ناگپور میں پلیگ کا زور ہوا جس میں ہزاروں آدمی مرنے لگے۔ تب حضور بابا صاحب نے محمد حسین بابا کو ناگپور جانے کا حکم دیا اور کہا اونٹ پر بیٹھ کر ناگپور کی گلی گلی گھومو بلا کو بھگاؤ۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں ناگپور کے ہر گلی کوچہ میں اونٹ پر سوار ہو کر گھومنے لگے۔ ہر آدمی آپ کی خدمت میں اپنے مریض کو پیش کرتا۔ آپ حضور کا نام لے کر گلٹی پر لب لگاتے مرض کافور ہو جاتا۔ غرض جس مریض کو بھی آپ کا دست مبارک لگتا وہ صحتیاب ہو جاتا۔

خدا نے دی ہے جسے آنکھ وہ تجھے دیکھے
خدا کے بندوں میں ہوتی ہے ایسی صورت بھی

چند ہی دنوں میں پلیگ کی وبا ختم ہو گئی اس کے بعد آج تک ناگپور میں یہ بیماری دوبارہ نہیں آئی۔ شہر کے بہت سے حضرات نے جلوس کی شکل میں بابا صاحب کی خدمت میں حاضری دینے کا ارادہ بابا محمد حسین شاہ صاحب سے ظاہر کیا جسے آپ نے بخوشی قبول فرما لیا چنانچہ ایک شاندار جلوس میں جس میں تمام ہندو مسلم سکھ عیسائی پارسی شریک تھے۔ سرکار کی خدمت میں واکی شریف پہنچا اور سرکار کی خدمت میں عقیدت کے پھول پیش کئے۔ جلوس کے شرکاء میں بعض نے جبہ مبارک بعض نے پھول بعض نے مٹھائی پیش کی۔

Marfat.com

حضور بابا صاحب" قبلہ نے تمام کی سوغات قبول فرمائیں اور آنے والوں کو دعائیں دیں۔ اس کے بعد جب حضور بابا صاحب" قبلہ شکرورہ تشریف لائے تو حضرت محمد حسین صاحب نے پاڑدی کے بارہ دری میں قیام فرمایا جو کہ مہاراجہ لچھمن راؤ صاحب کا باغ ہے۔ مہاراجہ لچھمن راؤ آپ کے قیام سے ناخوش تھے اور آئے دن ان کے ملازم ایک مسلمان فقیر کو اس بارہ دری میں پاکر مہاراجہ سے شکایت کرتے۔ اتفاق کی بات ہے کہ مہاراجہ کے گھر لڑکا پیدا ہوا لیکن دودھ نہ پیتا تھا جس کی وجہ سے مہاراجہ بہت پریشان تھے اور بچے کے علاج کے لئے کئی ڈاکٹروں کو مقرر کیا تھا۔ لیکن یہ تمام بچے کی زندگی سے مایوس ہوگئے۔ ایک صاحب نے مہاراجہ کو مشورہ دیا کہ حضرت محمد حسین بابا صاحبؒ کو بلایا جائے۔ جو آپ کے باغ میں قیام پذیر ہیں یہ وہی حضرت ہیں جنہوں نے ہزارہا بلیک زدگان کو موت کے منہ سے بچایا ہے۔ حضور بابا صاحب" قبلہ کی ان پر نظر خاص ہے بہت ممکن ہے کہ ان کی دعا سے بچہ صحتیاب ہو جائے۔ یہ سن کر مہاراجہ لچھمن راؤ صاحب نے فوراً ایک آدمی آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپ نے اس آدمی کو جواب دیا۔ راجہ خود آئے تو چلیں گے۔ چنانچہ مہاراجہ آپ کو خود لینے آئے اور عرض کی کہ یہ میرا پہلا بچہ ہے اور ہم تمام مایوس ہو چکے ہیں اب آپ کی نظر کرم کی ضرورت ہے۔ آپ نے تبسم فرمایا یکبارگی جلال میں کھڑے ہو کر نور محمد خادم کو ہمراہ لے کر راجہ صاحب کے محل میں پہنچے۔ محل میں پہنچتے ہی زنان خانے میں گھسے اور رانی صاحبہ کی گود سے بچہ کو لے کر اپنی چھاتی سے لگایا اور لڑکے کو لے کر باہر برآمدے میں تشریف لائے۔ اس وقت ڈاکٹروں نے منع فرمایا کہ بچہ کو باہر لے جانا خطرے سے خالی نہیں لیکن ہر آدمی دم بخود تھا راجہ صاحب کی بھی مجال نہ ہوئی کہ وہ کچھ عرض کرتے۔

محمد حسین بابا نے برآمدے میں آتے ہی بچے کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر حضور بابا صاحب قبلہ کی جانب رخ کر کے تین جھولے دیئے اور تیزی کے ساتھ زنان خانے میں جا کر بچہ کو رانی صاحبہ کی گود میں دے کر حکم دیا "لو مائی بچے کو دودھ پلاؤ" رانی صا...

Marfat.com

نے بچے کے منہ میں دودھ لگایا اور بچے نے دودھ پینا شروع کردیا۔ یہ ہے حضور بابا صاحب قبلہ کے غلاموں کی شان بچہ کی صحت کے بعد راجہ لچھمن راؤ صاحب کے زیر اہتمام ایک زبردست جلوس کے ساتھ حضور بابا صاحب قبلہ کی خدمت میں ہار پھول اور جبہ پیش کیا گیا۔

آپ کا وصال ۱۶ رجب ۱۳۵۰ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ آپ کا مزار مبارک راجہ کی زمین تاج آباد شریف کے قریب ہے۔ جہاں آج بھی بابا صاحب اور بابا محمد حسینؒ کا عرس مبارک ہوتا ہے۔

حضرت دوّا بابا صاحب تاجیؒ

آپ گورکھپور کے باشندہ تھے۔ حضور بابا صاحب کے وصال کے تین دن بعد ناگپور تشریف لائے۔ بعض لوگوں کی روایت ہے کہ اسی دن تشریف لائے ہیں۔ لیکن مجھ سے آپ کی ملاقات حضور کے وصال کے پانچویں دن ہوئی اور وہ اس طرح کہ میرے گاڑی خانہ میں جہاں میرا اصطبل بھی تھا رات کے دو بجے میری خوشدامن صاحبہ گھوڑے کو چارہ ڈالنے کی غرض سے اصطبل میں گئیں دیکھا تو آپ لنگوٹی لگائے تشریف فرما ہیں۔ خوشدامن صاحبہ چور سمجھ کر شور مچاتی ہوئی میرے پاس آئیں۔ میں بیدار ہوا جاکر دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ جواب دیا۔ "ارے دادا کا بتائی ہم کون ہیں" اور حضور بابا صاحب قبلہ کی طرف اشارہ کرکے درد بھرے لہجے میں پوربی زبان میں کچھ باتیں کیں جس کو میں سمجھ نہ سکا۔ لیکن ان کو حضور کا عاشق زار جان کر اپنے جھونپڑے میں لے گیا اور دوسرے دن صبح چٹنولیس مہاراج کے کنویں پر جاکر نہلایا۔ آپ کے بدن پر خارش تھی۔ میں چنبیلی کا تیل لگا رہا تھا کہ خلیفہ عبد الستار صاحب و جناب مولانا نجم الدین شاہ صاحب تشریف لائے اور آپ سے ملے۔ بہت دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ غرضیکہ آپ تاج آباد شریف ہی میں مقیم رہے اور رفتہ رفتہ ہزاروں لوگ آپ کے معتقد ہوئے ایک وقت ایسا آیا کہ

Marfat.com

جب تاج آباد شریف کا کل انتظام جناب نواب نیاز الدین خان صاحب و منہاج الدین خان صاحب مرحوم نے میرے سپرد کیا تھا۔ اس زمانے میں آپ پر جذب کی کیفیت طاری تھی اور اس جلال میں آپ لوگوں کو پتھر مارتے۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں بڑا ہیجان تھا۔

جناب چھکا پٹیل صاحب جن کو میں نے درباری اسٹور پر منشی مقرر کیا تھا اور جناب خلیفہ عبد الستار صاحب جن کو مین نے خادموں کا سردار مقرر کیا تھا مجھ سے فرمانے لگے دوا بابا صاحبؒ کی یہ حالت دیکھ کر ہم لوگ گھبرا رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی آدمی ان کے ہاتھ سے مارا جائے اور مصیبت ہم لوگوں پر آئے۔ یہ سن کر میں حضور بابا صاحب قبلہ کی طرف رجوع ہوا اور حضور ہی کی پائیں میں سو گیا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ دوا بابا کو زنجیر سے باندھ دیا جائے میں اٹھا اور زنجیر ہاتھ میں لے کر ان کی طرف بڑھا۔ آپ ایک کھیت میں تشریف رکھتے تھے۔ مین بلا خوف زنجیروں کو کھڑکاتا ہوا آپ کے قریب پہنچا۔ آپ نے مجھے قریب آتا دیکھ کر دونوں ہاتھ میری طرف بڑھائے میں نے زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھا اور تاج آباد شریف لاکر حضور کے نشان سے باندھ دیا۔ رات میں آپ نہ معلوم کس وقت زنجیروں سے کھل کر چلے گئے اور پندرہ روز تک تاج آباد شریف نہیں آئے۔ سولہویں روز جب آپ تاج آباد تشریف لائے تو میں مولانا نجم الدین شاہ صاحب کے ہمراہ بغرض معافی ان کے پاس گیا ابھی میں کچھ عرض کرنا ہی چاہتا تھا کہ آپ نے فرمایا تیری خطا نہیں حضور بابا صاحب قبلہ کا حکم سب مانتے ہیں۔

کئی روز اسی عالم میں تاج آباد شریف میں گزارنے کے بعد آپ نے قلعہ میں راجہ اعظم شاہ کے مکان پر رہنا اختیار کیا راجہ اعظم شاہ لاولد تھے۔ آپ کی دعا کی برکت سے انکے گھر لڑکا بھی ہوا اور لڑکیاں بھی ہوئیں۔ حضرت مولانا عبد الکریم شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے (دوا بابا صاحب) تاج آباد شریف میں ایک زمین پر لات ماری وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ حضرت مولانا صاحبؒ نے اس چشمہ کو دہ دردہ حوض کی

Marfat.com

صورت میں تبدیل فرمادیا۔ وصال سے قبل آپ کی شکل و صورت اور گفتگو ہو بہو بابا صاحبؒ سے ملنے لگی تھی۔

آپ کی فدائیت کا ایک واقعہ حضرت قاضی بابا کے قلمی نسخہ سے ملا ہے۔ اس کے راوی بھائی غلام نبی صاحب پہلوان تاجی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ سرکار نے سلطان العارفین کے خطاب سے دوا بابا کو نوازا تھا۔

ایک روز آپ شیر کے پنجرے کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ شیر نے بازو پکڑ لیا۔ تو آپ نے ہاتھ نہ کھینچتے ہوئے بڑے مزے سے پوربی زبان میں ایک گالی دے کر فرمایا۔ "کھالے کھا" شیر نے گوشت کا قتلہ لے کر بازو چھوڑ دیا۔ گڑھا پڑ گیا گہرا زخم دکھائی دیتا تھا۔ لیکن خون کا ایک قطرہ بھی نظر نہیں آیا۔ دوا بابا اس اعلیٰ مرتبہ کے بزرگ تھے۔

آپ کا وصال راجہ اعظم شاہ کے مکان پر ہوا۔ آپ کی نعش مبارک قلعہ راجہ اعظم شاہ کے یہاں سے لائی گئی اور تاج آباد شریف میں دفن کی گئی۔ جس طرح حضرت بابا صاحب قبلہ کا چلہ شکردرہ مہاراجہ رگھو راؤ جی صاحب کی یہاں ہے اسی طرح حضور کے مرید خاص دوا بابا کا چلہ راجہ اعظم شاہ کے قلعہ میں ہے۔

حضرت سید جان شاہ صاحب تاجی

آپ سوات بُنیر کے اولیاء کے خانوادے سے تھے افغانستان کی پہاڑیوں میں ریاضت کیا کرتے تھے۔ ایک دن دیکھتے ہیں کہ ایک درویش پہاڑوں میں سید جان صاحب کے پاس آئے۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ درویش نے شاہ صاحب سے کہا ان پہاڑوں میں کیا بھٹک رہا ہے چل واکی تاج الدینؒ کے پاس وہاں سب کچھ ملے گا۔ چنانچہ شاہ صاحب اس درویش سے بابا تاج الدینؒ کے متعلق دریافت کرتے ہوئے چلنے لگے۔ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ وہ درویش غائب ہو گئے۔ شاہ صاحب نے ادھر ادھر دیکھا جب پتہ نہ لگا تو سمجھ گئے کہ یا تو یہ وہی درویش تاج الدین تھے یا میرے بزرگوں میں سے

Marfat.com

کسی نے مجھے وہاں جانے کی ہدایت کی اور غائب ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ بتائے ہوئے پتہ پر ناگپور اور وہاں سے واکی شریف پہنچے اور حضور کو دیکھا تو پہچانا کہ یہ وہی حصرت ہیں جو مجھے پہاڑوں سے یہاں کھینچ کر لائے۔ چند روز سید صاحب، واکی شریف رہ کر کلیئر شریف چلے گئے۔ شکر درہ میں بھی تشریف لائے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ اردو بہت کم جانتے تھے اور جب کبھی حضور بابا صاحب کسی کو گالی دیتے تو آپ فرماتے۔ بابا صاحب تم گالی کاہے کو دیتی ہے تو حضور پیار سے کہتے "نہیں رے میں گالی نہیں دیتا ہوں دعا دیتا ہوں" اسی طرح پھر کبھی حضور کی زبان سے گالی نکلتی تو فرماتے بابا تو ابھی بولی تھی گالی نہیں دیتی پھر گالی دیتی ہے چنانچہ اس طرح حضور کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں ہوتیں۔ اس طرح سرکار نے اپنے پاس بلا کر نوازا۔

حضرت محمد غوث بابا صاحب تاجی

آپ بھی مدراسی تھے شکر درہ اکھاڑے کے پیچھے آپ کا جھونپڑا تھا اور آپ عابد و سالک درویش تھے دن رات ذکر میں رہتے آپ کو منزل فقراء سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستے پر لانے کی خدمت حضور بابا صاحب قبلہ سے عطا ہوئی تھی۔ جب کبھی آپ کے دل میں کوئی خطرہ گزرتا تو آپ حضور بابا صاحب سے رجوع ہوتے اور تشفی بخش جواب حاصل کر لیتے۔

آپ نے حضور بابا صاحب" قبلہ کی روحانی مشن کو ہر چہار جانب پھیلایا خصوصاً ویجانگر اور کٹک وغیرہ میں۔ چنانچہ ویجانگر کے راجاؤں اور کئی ساہوکاروں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی ہے آپ نے اس علاقے میں سینکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو سلسلہ تاجیہ میں داخل فرمایا ہے اور آج بھی ویجانگر اور مچھلی پٹن میں آپ کے کئی مرید اور خلیفہ ہیں جن سے سینکڑوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو فیض پہنچ رہا ہے۔

آپ کے یہاں چھوٹا سا لنگر خانہ تھا جس میں درویشوں کی خدمت کی جاتی تھی آپ کا وصال مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ویجانگر سے واپسی پر آتے ہوئے راستہ میں

Marfat.com

ہوا۔ اور حضرت کی لاش شکردرہ لائی گئی اور حضور بابا صاحب قبلہ کے حکم سے راجہ باگ سوار کی طرف سرگروہ کے تکیہ میں مدفون کئے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

کرامات

آپ کرامتوں کے اظہار سے بچتے تھے۔ لیکن میں ان کے فرزند کی ایک کرامت درج کرتا ہوں۔ جب حضور بابا صاحب قبلہ وصال فرماگئے اور تاج آباد میں مدفون ہوئے تو آپ اور شکردرہ کے رہنے والے تاج آباد شریف آگئے۔ یہاں آکر لڑکی کو ٹاٹا نگر بیاہ دیا اور خود اپنے لڑکے کے ساتھ تاج آباد رہنے لگے۔ آپ کا لڑکا مرض کالرہ (ہیضہ) میں مبتلا ہوا۔ انتہائی کوشش کرنے کے باوجود جانبر نہ ہوسکا۔ جس کا بے حد صدمہ اس کی والدہ کو ہوا۔ روتی ہوئی اپنے لڑکے سے مخاطب ہوئی کہ تیرا باپ اکمل ولی تھا اور تو ان کی اولاد ہے تجھ میں اگر اپنے باپ کا کچھ اثر ہے تو تیری فاتحہ سوئم میرے دفن کے بعد ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت اللہ کریم تاجی :-

حضور بابا صاحب قبلہ کے زمانہ حیات میں حضرت اللہ کریم شکردرہ میں مقیم تھے اور اکثر شکردرہ کے صدر دروازہ پر آپ دربانی فرماتے تھے۔ آپ روشن ضمیر درویش تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ہمیشہ ایک ٹین کا ڈبہ اور ایک رکابی رہتی تھی آپ لوگوں سے اکثر باسی کھانا طلب فرمایا کرتے تھے اس طرح کہ "اللہ کریم آیا ہے باسی کھانا مانگتا ہے" جب آپ کو کوئی کھانا پیش کرتا تو آپ اس رکابی میں کھانا اور ٹین کے ڈبہ میں پانی لیتے۔ جب کوئی آپ کو کمبل یا از قسم پارچہ نذر کرتا تو آپ چندی بازار میں جاکر اس کو نیلام کرتے اور جو پیسہ ملتا آپ اسکو غربا میں تقسیم کردیتے۔ آپ حضور بابا صاحب قبلہ کو لال بنگلہ کہہ کر مخاطب کرتے۔

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب المعروف بابا یوسف شاہ تاجیؒ

Marfat.com

آپ کی خدمت یہ تھی کہ حضور قبلہ کی تشریف آوری کی اطلاع پندرہ منٹ پیشتر عوام کو کردیتے تاکہ خبردار ہو جائیں۔ ان الفاظ میں کہ "لال بنگلہ آتا ہے خبردار ہو جاؤ" جب حضور کی سواری نکلتی تو آپ ملٹری سلام کرتے اور واپسی تک نگہبانی فرماتے

آپ کا وصال حضور کے وصال کے چند دن بعد ہوا اور تاج آباد کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؒ:۔

المعروف بابا یوسف شاہ تاجیؒ :۔ آپ جے پور کے باشندہ تھے حضرت صوفی عبدالحکیم صاحبؒ صابری چشتی کے مرید تھے۔ آپ کو ان سے خلافت بھی ملی آپ عالم باعمل تھے۔ اپنے پیر کے حکم سے حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں واکی حاضر ہوئے۔ حضور بابا صاحبؒ کو مجذوبانہ حالت میں دیکھکر آپ کو خیال ہوا کہ میرے پیر نے مجھے ایک ایسے دیوانہ کے پاس روانہ کیا جہاں کوئی تعلیم حاصل نہیں ہو سکتی یہ خیال دل میں گزراہی تھا کہ بابا صاحبؒ نے حکم دیا "اس مولوی کو یہاں سے نکال دو" خدام نے تعمیل حکم میں سامنے سے الگ کردیا لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ تو شیخ کا حکم ہے۔ اسکے خلاف تو نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ دوسری بار حاضر ہوئے۔ سرکار نے آپ پر اپنی ایک نظر فیض اثر ڈالی تو آپ پر کیفیت طاری ہو گئی آپ نے اپنا عالمانہ لباس اسی وقت اتار ڈالا کئی دن رات آپ کی یہی حالت رہی اس کے بعد آپ کو کاٹھیاواڑ جانے کا حکم ملا چنانچہ آپ مستانہ وار کاٹھیاواڑ میں حضور بابا صاحبؒ کے مشن کی تبلیغ کرتے رہے آپ نے حضور کا روحانی مشن بڑھانے میں کافی حصہ لیا ہے تا ایں کہ کاٹھیاواڑ سے واپس ہونے پر حضور نے آپکو یو۔پی جانے کا حکم دیا۔ جب آپ کاٹھیاواڑ سے واپس ہو کر حضور میں حاضر ہوئے تو حضور نے ان کو اپنے نعلین مبارک دیکر فرمایا "لو ان کو پھیلاؤ" جس کا مطلب سفر کرنا تھا چنانچہ آپ نے یو۔پی میں بڑے بڑے علماء کو حضور کے دائرہ عقیدت میں داخل فرمایا۔ اور ہزاروں علماء و امرائے نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی جن میں عالیجناب

Marfat.com

نواب صاحب" چھتاری سابق وزیر اعظم حیدر آباد دکن اور آپ کے خاندان والے اور جناب نواب سمیع خان صاحب" طالب نگری اور آپ کے گھر والے مولانا کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضور بابا صاحب" قبلہ کے سلسلہ میں داخل ہوئے میں نے مولانا عبدالکریم شاہ صاحب" قبلہ کو دربار کے ادنیٰ آدمی کی بھی بے حد عزت اور خدمت کرتے دیکھا یہی آداب ان کے مریدوں میں بھی پائے یہ لوگ بھی دربار تاج الاولیاء کے ادنیٰ آدمی کی عزت و احترام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ان کے مریدوں کا یہ رویہ دیکھتے ہوئے مولانا کے عرفان کا پتہ چلتا ہے کہ حضور بابا صاحب" قبلہ نے ایک ہی نظر میں مولانا کو کیا سے کیا کر دیا تھا جب حضور بابا صاحب" قبلہ واکی سے شکردرہ تشریف لائے تو شکردرہ میں اپنے دست مبارک سے ایک کاغذ پر شیخ شیخ شیخ چرایا شیخ لکھ کر عنایت فرمایا۔ جن دنوں بابا صاحب" کا قیام رگھوجی راؤ بھونسلے کے محل میں تھا۔ بابا یوسف شاہ صاحب" فرماتے ہیں کہ محل کے قریب ہی ایک تالاب تھا اور اس تالاب کے قریب ایک باؤلی تھی۔ اس باؤلی میں بابا صاحب" نے ہم کو بٹھا دیا۔ باؤلی کے مجاہدہ کی تکمیل کے بعد ہمارا نام محمد یوسف رکھا۔

سرکار تاج الاولیاء کے طریقہ میں اسی کو خلافت نامہ کہا جاتا ہے۔

حضرت مولانا کا وصال ۲۹ ذیقعد ۱۳۶۷ھ کو کراچی پاکستان میں ہوا۔ آپ کا مزار میوہ شاہ قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔

ناظرین اکثر لوگوں نے بابا صاحب" کو مجذوب سمجھ کر فتویٰ دیا ہے۔ کہ حضور بابا صاحب" نے کسی کو مرید ہی نہیں کیا اور نہ خلافت دی پیران طریقت اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ جب کوئی پیر کسی کو مرید کرتا ہے تو اس کو اپنا نام بھی بخشتا ہے چنانچہ اس سوانح میں مختلف حضرات کے ذکر میں ہوگا۔ کہ بابا صاحب" نے ان کو اپنا نام بخشا۔

حضرت مولانا بابا یوسف شاہ تاجی" سے بھی بے شمار کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔ چند ایک اذکار میں بھی موجود ہیں اور آج بھی مخلوق فیض حاصل کر رہی ہے۔

Marfat.com

حضرت سید سبحان الدین صاحب گارڈ تاجی:۔

آپ ناسک کی قدیم درگاہ صادق شاہ حسینی کے پیرزادہ ہیں بسلسلہ ملازمت بھوساول میں آپ کا قیام رہا جب آپ کو حضورؒ سے عشق ہوا تو آپ نے نوکری ترک کردی اور حضور کی خدمت میں توکلانہ زندگی بسر کرنے لگے۔ اکثر اپنی جاگیر کی آمدنی سے ساکنان شکردرہ اور تاج آباد شریف کے خدام کی عام دعوت کردیتے تھے۔ حضور کے وصال کے بعد آپ نے کئی صندل نکالے ہیں جس کی سج دھج اور سجاوٹ کی تعریف اس قدر کافی ہے۔ کہ آج تک ایسا صندل دیکھنے میں نہیں آیا۔

یادگار تعویز:۔

آپ نے درگاہ شریف کا تعویز سنگ مرمر کا اٹلی سے بنوا کر منگوایا جب وہ تعویز ناگپور اسٹیشن آیا تو ایک جلوس ترتیب دیا گیا تھا۔ جس میں ناگپور کے تمام بینڈ و باجے جملہ اکھاڑے گانے والوں کو شرکت جلوس کی دعوت دی نہایت شاندار طریقہ سے تعویز لیکر یہ جلوس ناگپور اسٹیشن سے تاج آباد شریف لایا گیا اور رات بھر جشن رہا نماز فجر کے بعد تعویز مزار شریف پر رکھا گیا۔ دوسرے ہی دن سے چند حاسدوں نے آپ کی مخالفت شروع کی۔

تا آنکہ آپ پر مخالفین حملہ آور ہوئے آپ نے اپنی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے تاج آباد شریف کو خیرباد کہا اور آگرہ کیمپ میں مقیم رہے اور جب حضور یاد فرماتے تو آپ ایک دو دن کے لئے آتے اور پھر چلے جاتے۔ آپ پر سرکار کا بے حد کرم تھا دودھ کے پیسے نہ دے سکتے تو سرکار دودھ والی سے فرماتے اس کو دودھ دو ہم پیسے دیں گے اس کا ذکر کرامات میں ہو چکا ہے آپ سے بھی بہت سے حضرات فیض یاب ہوئے قاضی بابا صاحبؒ نے لکھا ہے۔

گارڈ صاحبؒ بابا کے تو عاشق تھے ہی بابا کے عشق کا معاملہ اس حد تک تھا کہ بابا کے ادنی خادم کی بے حد عزت' احترام اور خدمت کرتے ایک روز شکردرہ میں آگ لگی

Marfat.com

گارڈ صاحب" سرکار کی خدمت میں حاضر تھے آگ سے آپ کا تمام دنیاوی اثاثہ جل رہا تھا بچوں کو بھی دوسرے لوگوں نے گھر سے نکالا گارڈ صاحب" کو اس آگ کی اطلاع دی گئی تو آپ نے سرکار کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "جب یہ جلا رہے ہیں تو میں وہاں جا کر کیا کروں گا"

تم ہی نے آگ لگائی تم ہی بجھا دینا

آخر حضور نے ایک لوٹا پانی منگوا کر اپنے پیروں پر ڈالا تب وہ آگ ٹھنڈی ہوئی۔

آپ کی دوسری اہلیہ کو سرکار نے بے حد نوازا ان سے بھی فیض جاری ہو گیا اور سرکار نے مزید کرم یہ کیا کہ ان کو اپنے قدموں میں ہی رکھا۔ وہیں آرام فرما ہیں۔

حضرت بابا عبدالرحمٰن صاحب" تاجی

آپ پلٹن کے وظیفہ یاب مدراسی تھے آپ کا یہ نام حضور بابا صاحب" قبلہ کا رکھا ہوا ہے آپ جہاز کی ملازمت کیا کرتے تھے جہاز میں سفر کرتے ہوئے پیر پھسلنے کی وجہ سے دریا میں گر گئے آپ کے دل میں حضور کی یاد باقی تھی۔ آپ نے حضور کو پکارا حضور نے ایسی مدد کی کہ نامعلوم طریقہ سے کنارے پر آ گئے اور ویسے ہی پاپیادہ حضور بابا صاحب" قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے آپ پر توجہ کی اور آپ کا نام عبدالرحمن رکھا حضور کی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آپ پر جذب ہو گیا اور آپ برہنہ ہو کر کامٹی میں عیسائیوں کے قبرستان میں رہنے لگے۔ عیسائیوں نے اپنے قبرستان میں ایک برہنہ شخص کو دیکھا اور طرح طرح کے ظلم کرنے لگے تاکہ یہ قبرستان چھوڑ کر چلے جائیں کئی دن اسی عالم میں گذرنے کے بعد ایک دن آپ حضور بابا صاحب" قبلہ کی خدمت میں برہنہ حاضر ہوئے۔ حضور نے آپ کو ایک کپڑا دے کر احرام باندھنے کا حکم دیا۔ احرام باندھتے ہی آپ کا جذب سلوک میں تبدیل ہو گیا اور آپ کو ہریجن مندر "گاڑھا گھاٹ کامٹی جا کر تبلیغ کرنے کا حکم ملا۔ آپ حکم کی تعمیل میں کامٹی پہنچ کر مندر گئے۔ اس مندر کی خدمت ایک ہریجن مائی کرتی تھی۔ آپ بھی اس کے ساتھ پجاری بن کر تبلیغ کرتے۔ آپ کی تبلیغ

Marfat.com

کے نتیجے میں سینکڑوں ہریجن راہ حق پر آگئے اور آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔

ایک عرصے تک آپ نے یہ خدمت انجام دی پھر یکایک آپ بیمار ہو گئے۔ دوران علالت سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے آپ کو دیکھ کر فرمایا "آپ پہلے جائیں میں بھی آتا ہوں"

سرکار کے حکم فرمانے کے چند روز بعد مورخہ ۲۳ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ کو وصال فرمایا اور تین دن بعد ہی سرکار کا وصال ہوا۔

آپ بھی غوث بابا کے قریب سرگردہ کے تکیہ میں آرام فرما ہیں۔

وہ مندر جس کی خدمت وہ مائی کرتی تھی وہ بھی مسلمان ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی تھی۔ اس مائی کے انتقال کے بعد مندر کے قریب ہی دفن کیا گیا ہے۔

حضرت فتح محمد شاہ صاحبؒ تاجی

آپ افغانستان سے تشریف لا کر واردھا ضلع ایوت محل میں مقیم رہے۔ واردھا کی ایک مسجد مین آپ عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ چند ہی روز میں آپ پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ سنا گیا ہے کہ آپ کو واردھا میں حضرت بابا صاحبؒ قبلہ ہی نے بھیجا تھا اور جذب سے پہلے آپ کبھی کبھی پاگل خانہ حضور بابا صاحبؒ قبلہ کی ملاقات کو آتے جب حضور کو مہاراجہ رگھوجی راؤ صاحبؒ پاگل خانہ سے اپنے محل لا رہے تھے تو اسی دن فتح محمد شاہ صاحبؒ کو واردھا سے پاگل خانہ لایا گیا تھا۔

اس پاگل خانہ کے متعلق حضور بابا صاحبؒ قبلہ کا فرمان تھا کہ یہ جگہ خالی نہ رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چند روز میں حضرت فتح محمد شاہ صاحبؒ کے فیض و کرامات کی شہرت ہونے لگی۔ حضور بابا صاحبؒ قبلہ کے وصال کے بعد مہاراجہ رگھوجی راؤ یہ سوچ کر کہ بابا صاحبؒ نے ان کو اپنا قائم مقام بنایا ہے ان کو پاگل خانہ سے رہا کرانے کے لئے گئے اور آپ سے عرض کی کہ آپ شکردرہ میں قیام فرمائیں۔ جس کے جواب

Marfat.com

میں حضرت فتح محمد شاہ صاحب نے فرمایا وہ جگہ سر کے بل چلنے کی ہے اور تو مجھے آج ہی لے جانا چاہتا ہے

چنانچہ آپ تادم زیست پاگل خانے ہی میں رہے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کا جنازہ تاج آباد شریف لایا گیا۔ گویا یہ تھا آپ کا سر کے بل حاضری دینا۔

حضرت نظام الدین عرف نظام بابو تاجی

خواجہ قادر محی الدین عرف بمبئی والے بابا جن کے ہمراہ میں (مولف) بھی تھا اجمیر شریف سے ہوتے ہوئے جیت پور گئے جہاں حضرت خواجہ قادر محی الدین صاحب نے بے شمار کرامتیں دکھائیں وہاں ایک کم عمر ہندو ان کا معتقد ہوگیا تھا۔ جن کا نام آپ نے حقہ رکھا تھا۔

حقہ۔ یہ شخص ۲۳ اپریل ۱۹۴۹ء کو تاج آباد شریف میں حاضر ہوا تھا جس نے حسب ذیل واقعہ کا اظہار کیا۔

جب خواجہ قادر اولیاء بمبئی والے کاٹھیاواڑ سے دربار حضور بابا صاحب" قبلہ میں تشریف لائے تو کاٹھیاواڑ کی اولوالعزم ہستی نظام الدین بابا صاحب" عرف نظام بابو پوربندر سے جیت پور تشریف لائے تھے۔ میں نے ان سے مل کر حضرت قادر الاولیاء کے کاٹھیاواڑ (جیت پور) آنے کا واقعہ اور ان کی کرامتوں کا تذکرہ کیا۔ اس تذکرہ کو چند دن گذرے ہوں گے کہ ایک درویش نظام بابو کے پاس تشریف لائے جن کو دیکھ کر آپ تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ کو بٹھایا اور خدمت میں کھانا وغیرہ پیش کرنے لگے۔ جس پر آپ نے فرمایا "میں ابھی ناگپور سے آرہا ہوں تھکا ہوا ہوں تھوڑی دیر آرام کروں گا اور چلا جاؤں گا" آپ نے فوراً" آرام کا انتظام کیا اور دودھ وغیرہ بھی پیش کیا اور یہ تمام لوگ اپنی اپنی جگہ سو رہے تھے اور میں بھی سو رہا۔ کچھ دیر بعد میں نے درویش کے کمرے کی طرف جہاں وہ آرام کر رہے تھے جھانک کر دیکھا تو مجھے نظر نہ آئے درویش کو نہ پاکر میں نے حضرت نظام بابو سے عرض کی کہ کمرہ میں درویش صاحب" نہیں ہیں جس

Marfat.com

کا جواب نظام باپو نے دیا کہ وہ درویش حضرت بابا صاحب" قبلہ تھے اور کاٹھیاواڑ کے دورے پر آئے تھے۔ مجھ غلام کو بھی نوازا۔ سرکار کا عرس قریب ہے اب میں ہر سال حاضری دیا کروں گا چنانچہ آپ نے گیارہ سال برابر حاضری دی۔ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۵۵ھ آپ کا وصال جوناگڑھ میں ہوا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

پہلے عرس میں جب ہم لوگ یہاں آئے ہوئے تھے واپس جاتے ہوئے حضرت بابا صاحب" قبلہ کے کئی فوٹو میں نے خریدے تھے۔ میں جب جیت پور پہنچ گیا تو بمقام گھیلہ شاہ کا بروڑا دھندو کا اسٹیشن سے ایک خوجہ بنام کھیما جو کہ میرا دوست تھا میری ملاقات کو جیت پور آیا۔ میرے مکان میں حضور بابا صاحب" قبلہ کے فوٹو ہیں اور میں نے حضور کے اوصاف کا اظہار کیا جس کو سن کر میرے دوست کھیما کے دل میں حضور بابا صاحب" قبلہ کا عشق پیدا ہوا اور اٹھ کر فوٹو کے سامنے سر جھکایا مجھ سے کہا ایک فوٹو مجھے دے دیا جائے تاکہ میں اپنے گھر میں رکھ کر لوبان بتی کیا کروں۔ میں نے ایک فوٹو ان کو دیدیا جس کو لے کر یہ اپنے گاؤں بروڑا گئے اور روزانہ صبح و شام حضور بابا صاحب" قبلہ کی یاد میں فوٹو کے سامنے لوبان بتی کرنے لگے۔ ایک دن ان کے پڑوس میں ایک گجراتی کومٹی شدید بیمار ہو گیا تو کھیما خوجہ نے لوبان کی خاک جو حضرت بابا صاحب" کے فوٹو کے سامنے جلایا کرتے تھے ان کے رشتہ دار کو دے کر کہا یہ بابا صاحب" قبلہ کے یہاں کی خاک ہے مریض کو کھلا دو ابھی شفا ہو گی۔ چنانچہ وہ خاک مریض کو کھلائی گئی۔ خاک کا حلق کے اندر جانا ہی تھا کہ مرض کافور ہو گیا۔ اب ہزاروں آدمی ان کے پاس اس خاک شفا کے لئے جاتے ہیں اور اپنے من کی مراد پاتے ہیں۔

ناظرین: حقہ کا بیان ہے کہ آج بھی وہی منظر ہے جس کا جی چاہے جائے اور دیکھے۔

حضرت حکیم نعیم الدین صاحب" تاجی

آپ کے آبا و اجداد کا وطن مدراس تھا آپ کے خاندان کے اکثر بزرگوں نے

Marfat.com

فوج میں ملازمت کی آپ کے ایک چچا جولاولد تھے نعیم الدین صاحبؒ کو بھائی سے لے کر حیدر آباد دکن آگئے آپ مستند حکیم تھے یہاں آکر شاہی طبیب مقرر ہوئے نعیم الدین صاحبؒ کی تعلیم و تربیت چچا نے کی اور طب کی تعلیم دے کر مستند حکیم بنا دیا۔ نعیم الدین صاحبؒ نے یہاں حکمت شروع کی شطرنج کے بہترین کھلاڑی تھے آپ کو بزرگوں سے بھی بے حد عقیدت تھی سرکار تاج الاولیاء کی شہرت سن کر آپ سرکار کی خدمت میں ناگپور شریف حاضر ہوئے چند روز کے بعد سرکار بابا صاحبؒ نے حکیم صاحبؒ کو حکم دیا " دنیا کا چند روزہ تماشہ دیکھ کر آؤ" چنانچہ حکم کی تعمیل میں حکیم صاحبؒ گلبرگہ شریف (دکن) واپس آگئے یہاں حضرت شاہ بندہ نواز گیسو دراز کے سجادہ نشین آپ کے خاص دوستوں میں تھے حکیم صاحبؒ ہر سال شاہ صاحبؒ کے عرس میں شرکت کرتے تھے دوران قیام سجادہ نشین صاحبؒ کے ساتھ شطرنج کی بازی لگتی تھی آپ کی شطرنج کی شہرت سن کر ایک روز نواب کلیانی جو گلبرگہ شریف آئے ہوئے تھے اپنے ایک نمائندے کو حکیم صاحبؒ کی خدمت میں روانہ کرکے شطرنج کھیلنے کی درخواست کی جسے آپ نے قبول کر لیا اور نمائندے کے ہمراہ نواب صاحبؒ کے گھر پہنچے نواب صاحبؒ نے آپ سے آپ کا نام اور قیام کی جگہ دریافت کی حکیم صاحبؒ نے جواباً" فرمایا میں ایک سپاہی کا لڑکا ہوں اور یہاں مسافر ہوں چنانچہ شطرنج کی بازی شروع ہوئے دو چار چال کے بعد ہی نواب صاحبؒ کو مات ہوتی دیکھ کر حکیم صاحبؒ نے چال بدل کر خود مات لے لی۔ نواب صاحبؒ بھی پرانے کھیلنے والوں میں تھے فوراً" سمجھ گئے کہ حکیم صاحبؒ نے خود مات لی ہے حکیم صاحبؒ کی قابلیت دیکھ کر نواب صاحبؒ نے حکیم صاحبؒ سے فرمایا اگر آپ کی کوئی مصروفیت نہ ہو تو میرے ہمراہ کلیانی چلیں تو نوازش ہوگی حکیم صاحبؒ نے ان کی پیشکش قبول فرمائی اور نواب صاحبؒ کے ہمراہ کلیانی روانہ ہوگئے یہاں نواب صاحبؒ نے آپ کو اپنا معتمد علیہ اور جائداد کا مختار کل بنا دیا لیکن یہ کھیل جلد ختم ہو گیا یعنی نواب صاحبؒ اللہ کو پیارے ہوگئے اور حکیم صاحبؒ حیدر آباد واپس

Marfat.com

آگئے یہاں والدہ صاحبہؒ بیمار تھیں صاحبؒ زادہ کو دیکھ کر خوش ہوگئیں (اور جلدی آپ کی ایک اعلیٰ خاندان میں منگنی کردی حکم صاحبؒ کچھ اور چاہتے تھے لیکن والدہ صاحبہؒ کے حکم کی تعمیل کی یہاں آکر آپ بالکل گوشہ نشین ہوکر والدہ صاحبہؒ کی خدمت کرتے رہے لیکن والدہ صاحبہؒ کی طبیعت دن بدن خراب ہوتی گئی اور ایک روز وہ اللہ کو پیاری ہوگئیں والدہ صاحبہؒ کے انتقال کے بعد آپ بے حد پریشان رہنے لگے ایک روز خیال آیا کہ سرکار بابا صاحبؒ نے دنیا کا تماشہ دیکھنے کے لئے روانہ کیا تھا وہ تو دیکھ لیا اب سرکار کی خدمت میں پہنچنا چاہیئے چنانچہ اپنی جائیداد اور تمام اثاثہ عزیزوں میں تقسیم کرکے اپنے گرم سوٹ وغیرہ کو پھاڑ کر ایک گدڑی بنائی اور ایک جھولی میں مجرب ادویات رکھکر اپنے ایک ضعیف ساتھی کو لے کر آپ حیدر آباد دکن سے پیدل ناگپور شریف کے لئے روانہ ہوئے دوڈھائی ماہ میں شکردرہ شریف (ناگپور) پہنچے آپ کے اور آپ کے ساتھی کے پاس جو رقم تھی وہ یہاں پہنچنے تک ختم ہوگئی۔ آپ نے سرکار کی خدمت میں حاضری دی اور ایک آم کے پیڑ کے سائے میں قیام کیا۔ دوسرے روز جب بھوک نے پریشان کیا تو ایک مٹی کا برتن لے کر لنگر خانے پہنچے۔ یہاں سعدی خان افغانی لنگر تقسیم کررہے تھے لیکن لنگر لینے والے جو بدنظمی کررہے تھے اس پر افغانی صاحبؒ ان لوگوں کو ڈانٹ رہے تھے آپ یہ برداشت نہ کرسکے اور خالی برتن لے کر واپس آگئے۔ وہ دن بھی گذر گیا۔ تیسرے دن آپ کے ضعیف ساتھی جب بھوک سے بے قرار ہوگئے۔ ان کی بے قراری دیکھ کر آپ نے ایک فقیر کا عطا کردہ نسخہ اکسیر نکالا اور ٹھیکری کو تین پتھروں پر رکھ کر نیچے آم کی لکڑی جلائی اور ایک تولہ سونا تیار کرکے اپنے ساتھی کو دیا کہ اسے فروخت کرکے آؤ تاکہ کھانے پینے کی چیزیں منگوالی جائیں۔ چنانچہ وہ سونا لے کر روانہ ہوئے ادھر سرکار بابا صاحبؒ آم کے پیڑ کے پاس پہنچے اور حکیم صاحبؒ سے مخاطب ہوکر فرمایا "عقبیٰ کا متلاشی دنیا لے کر آیا ہے" یہ کہہ کر ٹھیکری کو الٹ دیا اور روانہ ہوگئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کے ساتھی سونا فروخت کرکے کھانے کا کچھ

Marfat.com

ان لے کر آئے۔ کھانا کھانے کے بعد حکیم صاحب" نے ان کو بابا صاحب" کی آمد اور یکری الٹنے کا واقعہ سنا کر ان کو واپس دکن روانہ کردیا اور اکسیر کی جھولی زمین میں دفن کردی اور دو روز تک درخت کی پتیوں پر گزارہ کیا تیسرے روز ایک صاحب" تشریف ئے ان کا نام وزیر تھا یہ تالے چابی کا کام کرتے تھے بعد میں وزیر بابا جھنڈے والے کے نام سے مشہور ہوئے وہ مجھے اپنے ساتھ اپنی جھونپڑی میں لے آئے یہاں جو روکھی سوکھی ملتی رہی اسی پر گزارہ کرتا رہا یہ تمام ماجرا مجھ (مولف تاج مراری کو حکیم صاحب" قبلہ نے سنایا اس کے بعد میں نے دیکھا کہ سرکار کا کرم ہونے لگا اور شہر کے لوگ آپ کی خدمت میں آنے لگے 'اور فیض پانے لگے۔ آپ کے لئے ایک علیحدہ جھونپڑا بھی بنادیا گیا اس میں آپ اکثر بند رہتے۔ سرکار کا خصوصی کرم یہ ہوا کہ لوگ سرکار کے حکم کی تشریح کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ جو تشریح فرماتے لفظ بہ لفظ صحیح ہوتی مجھ (مولف) کو ایک روز سرکار نے حکم دیا کہ تم حکیم صاحب" سے سبق لیا کرو چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا سرکار نے ان کو پہلے ہی حکم دے دیا تھا کہ مجھے کیا پڑھانا ہے چنانچہ انہوں نے مجھے تصوف اور حکمت کی تعلیم دی اور خصوصی طور پر درود شریف کی تاکید کی اور اس کی تعریف میں ایک خاص واقعہ بھی سنایا اور مجھے حکیم تاج محمد خان صاحب" جو حکیم اجمل خاں صاحب" کے ہم مکتب تھے جن کا مطب گانجہ کھیت ناگپور میں تھا مجھے ان کے مطب میں بغرض مجربات ادویہ اور تشخیص امراض کی تعلیم کے لئے بھیجا حکیم تاج محمد خان صاحب" نعیم الدین صاحب" تاجی سے استفادہ کرتے تھے چنانچہ میں نے جو سند حاصل کی اس میں حکیم تاج محمد خان صاحب" کو اپنا استاد بنایا۔

ایک روز میں نے حکیم صاحب" سے ان کے خاندانی شجرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ایک شعر پڑھ کر مجھے خاموش کردیا۔

بے نام و نشاں رہنے دو بس نام یہی ہے
چھوڑو مجھے بے خود میرا آرام یہی ہے

Marfat.com

بابا صاحبؒ کے بعض فیض یافتہ بچوں کی طرح حکیم صاحبؒ نے بھی خود کو پوشیدہ رکھا اکثر خود کو چھپانے کے لئے لوگوں سے فرماتے ارے بھائی تمہاری طرح میں بھی اپنی مراد لے کر بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں لیکن میری منگیتر کو سرکار نے یہاں بلا کر دفن کر دیا اس لئے یہاں پڑا ہوں۔ آپ کی والدہ نے اپنی زندگی میں آپ کی منگنی کر دی تھی لیکن آپ واپس حیدر آباد نہیں گئے تو ایک عرصہ کے بعد آپ کی منگیتر جن کو دق کا عارضہ ہو گیا تھا اپنی والدہ سے ضد کر کے والدہ اور بہن کے ہمراہ شکردرہ ناگپور آئیں یہاں ان کا انتقال ہو گیا ان کی والدہ لاش کو لے کر حیدر آباد کے شاہی قبرستان میں تدفین کو لے جانا چاہتی تھیں لیکن حکیم صاحبؒ کے کہنے پر گورنر ناگپور کی اجازت سے یہاں راجہ اعظم شاہ کے شاہی قبرستان میں تدفین کی گئی آپ کی منگیتر کی والدہ نے حکیم صاحبؒ سے واپس حیدر آباد چلنے کے لئے بہت اصرار کیا لیکن آپ نے انکار کیا اور وہ واپس چلی گئیں۔

جب میں (مولف) سند حاصل کر چکا تو مجھے ناندورہ (ضلع بلڈانہ)، حکیم صاحبؒ نے روانہ کیا یہاں حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحبؒ تاجی کا قیام تھا ان کے ساتھ رہ کر میں نے حکمت شروع کی چند روز بعد ہی حکیم صاحبؒ کی علالت کی خبر ملی چنانچہ میں اور قاضی بابا ناگپور روانہ ہو گئے میں چند روز وہاں ان کی خدمت میں رہا اور قاضی بابا کو ان کی خدمت میں چھوڑ کر ناندورہ آ گیا ایک ماہ بعد ہی مجھے حکیم صاحبؒ کی آواز سنائی دی کہ بادشاہ جلد آؤ (حکیم صاحبؒ مجھے بادشاہ کہا کرتے تھے) مجھے ناندورہ کا حکم ہو گیا ہے وقت قریب ہے مجھے لے چلو میری روانگی کا فوری انتظام پوسٹ ماسٹر بابو محمد اسحٰق صاحبؒ نے کر دیا ہے چنانچہ میں پہلی ٹرین سے ناگپور پہنچا اور ان کو لے کر ناندورہ روانہ ہونے کے لئے ناگپور (اسٹیشن کے لئے روانہ ہو رہے تھے کہ آپ نے حکیم تاج محمد خاں صاحبؒ کو یاد کیا میں ان کو لے کر اسٹیشن ناگپور پہنچا اس وقت حکیم صاحبؒ پر استغراق کا عالم تھا ہم نے ان کو حکیم صاحبؒ کے پاس چھوڑا اور ٹکٹ کے لئے چلے گئے

Marfat.com

واپسی پر حکیم تاج محمد خان صاحبؒ نے بتایا کہ تمہارے جانے کے بعد حکیم صاحبؒ نے مجھ سے ٹائم دریافت کیا میں نے جو گھڑی کی طرف دیکھا تو ایک عجیب منظر سامنے آیا جو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا لیکن اتنا بتائے دیتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے بعد آج ہی کے دن اسی ٹائم پر حکیم صاحبؒ ہم سے رخصت ہو جائیں گے چنانچہ ٹرین میں سوار ہو کر ناندورہ پہنچے کہ ٹھیک ایک ہفتہ کے بعد اسی دن صبح سے آپ نے ٹائم دریافت کرنا شروع کیا بار بار ٹائم دریافت کرتے اور سرکار بابا صاحبؒ کا ذکر سنانے کے لئے کہتے عصر کے وقت آپ نے ٹائم دریافت کیا تو ان کو بتایا کہ عصر کی نماز ہو چکی ہے چنانچہ آپ نے وضو کیا اور یہ پڑھنا شروع کیا لاالہ الااللہ پیر نبی جی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری بار جب آپ نے یہ کلمہ پڑھا اور روح پرواز کر گئی۔ آپ کی تاریخ وصال ۲۱ رجب ہے اناللہ وانا الیہ راجعون چنانچہ آپ کی تدفین چھوٹا ناندورہ میں ہوئی جہاں ہر سال انہی تاریخوں میں آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

حکیم تاج محمد خان صاحبؒ نے آپ کے وصال کے بعد تفصیل بتائی۔ میں اس وقت مولانا عبدالکریم شاہ صاحبؒ تاجی کے ہمراہ دربار میں حاضر تھا فاتحہ کے لئے جیسے ہی ہاتھ اٹھائے ایک ہفتہ قبل والی کیفیت پیدا ہوئی۔ جو ناگپور اسٹیشن پر گھڑی دیکھنے سے پیدا ہوئی تھی دیکھتا ہوں کہ حکیم صاحبؒ قبلہ سمندر میں ایک کشتی پر سوار دوسرے کنارے کی طرف جا رہے ہیں۔ دوسرے کنارے پر سرکار بابا صاحبؒ کھڑے ہیں اور بہ آواز بلند حکیم صاحبؒ کو بلا رہے ہیں چلے آؤ چلے آؤ جیسے ہی کشتی کنارے پر پہنچی مغرب کی آذان نے منظر بدل دیا حکیم صاحبؒ قبلہ کی ایک اور خصوصی بات عرض کرتا چلوں حکیم صاحبؒ قبلہ کے پاس ایک کمنڈل جو سادھوؤں کے پاس ہوتا ہے تھا اس کے اندر آپ نے ۴۰۴ کے ہندسے کھدا رکھے تھی ۴۰۴ ابجد کے حساب سے "تاج" کے ہوتے ہیں اس میں آپ رات کو پانی بھر دیتے۔ اور صبح لاعلاج مریضوں کو دیتے اس پانی سے جلد شفا ہو جاتی۔

Marfat.com

حضرت عبدالخالق صاحبؒ تاجی

آپ بھی مدراسی تھے۔ اور حیدر آباد اسٹیٹ میں آپ پیشکار رہے آپ ہمیشہ فقیروں کی صحبت کو پسند فرماتے حضرت بابا صاحبؒ قبلہ کی شہرت آپ نے نارائن داس صاحبؒ وکیل (جو حضور کے معتقد خاص تھے) کی زبانی سنی اس وقت صاحبؒ موصوف منصرم تحصیل دار ہو کر عادل آباد آئے ہوئے تھے۔ اسی روز آپ نے قصد کیا کہ حضور کی خدمت میں جانا چاہئیے۔ چند روز گزرے کہ ایک فقیر آپ کے یہاں تشریف لائے جن کو دیکھ کر آپ نے سلام کیا اور نام دریافت کرنے پر انھوں نے کہا کہ میرا نام دیوانہ حاجی ہے میں شکر درہ میں رہتا ہوں تم ناگپور آکر پہلے مجھ سے ملنا تاکہ تم کو بابا صاحبؒ قبلہ سے ملوا دوں پھر فقیر نے کہا تجھے اولاد ہو گی اور تو ضرور تاج دین کے پاس آوے گا یہ کہ کر فقیر صاحبؒ روانہ ہو گئے۔ نو ماہ بعد آپ کو لڑکی ہوئی اور اس کے چند دن بعد شکر درہ تشریف لائے اور حضور سے ملے ملنا تھا کہ تیر نشانہ پر لگا۔ رخصت ہوتے وقت حضور نے دعائیں دیں ساتھ ہی فرمایا "خوب کھاتے پیتے مزے کرتے" صاحبؒ موصوف شراب کی عادی تھے حضور کا فرمانا کہ خوب کھاتے پیتے اس کے معنی آپ نے یہ سمجھا کہ حضور نے مجھے پینے کی اجازت دے دی تھی لہٰذا وہ پیتے اور حضور کے عشق میں چور رہتے۔

خاص کیفیت

حضور کے وصال کے بعد آپ نے ایک وقت یعنی رات کا کھانا ترک کر دیا تھا۔ آپؒ صرف ایک ہی جوڑا رکھتے تھے جب وہ پھٹ جاتا تو دوسرا بناتے تمام دن ملازمت میں مصروف رہتے اور شام ہوتے ہی آپ شراب عشق پیتے یعنی صرف حضور کا ذکر کرتے۔

رفتہ رفتہ آپ کی یہ حالت ہوئی کہ

ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست

دوران شغل آپ کے پاس سینکڑوں مراد مند جمع ہو جاتے اور آپ کی دعا سے

Marfat.com

ہر ایک کی مراد پوری ہوتی۔ بعض اوقات عالم جذب میں آپ لوگوں سے فرماتے میرا ہر رگ و ریشہ ذکر کرتا ہے چنانچہ کسی کے کان پر اپنا ہاتھ رکھتے اور وہ اقرار کرتا کہ اللہ ہو کی صدا آرہی ہے کسی کو کہتے میرے پیٹھ پر کان رکھو اور جب وہ الگ ہوتا تو دریافت فرماتے وہ اقرار کرتا کہ الا اللہ کی صدا میں نے سنی اور کبھی عالم جذب میں فرماتے۔ ماہ رمضان میں ۲۶ کو دینا سے سفر کروں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کا وصال ۲۶ رمضان المبارک کو آگرہ میں ہوا۔ اور آپ وہیں مدفون ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت محمد عبدالعزیز عرف نانامیاں تاجیؒ

حضرت کی کہانی خود ان کی زبانی آپ کا نام باباصاحبؒ قبلہ نے ناصرالدین رکھا تھا آپ معمولی علم کے انسان تھے آپ مدراسی تھے آپ کے والد فوجی تھے آپ اپنے بزرگوں کے ساتھ گھومتے ہوئے رائے پور پہنچے اور وہیں سکونت اختیار کرلی۔ رائے پور میں اکثر مشائخین آیا کرتے تھے ہر ایک پیران کو اپنا مرید بنانا چاہتا اور یہ انکار کرتے ان کا بیان یہ ہے کہ ایک شب میں آپ نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ کھڑے ہیں جن کے ایک طرف روشنی ہے اور ایک طرف پانی دیکھ رہا ہوں کہ یکایک ایک آدمی قریب سے نمودار ہوا اور اس درویش کی طرف انگلی اٹھا کر کہا کہ تمہارا راستہ یہ ہے۔

دل خوگر فراق نہو جائے اس لیے
ملتے ہیں گاہے گاہے وہ آ آ کے خواب میں

یہ دیکھ کر بیدار ہوگیا اس دن صبح میں بشاش تھا سمجھ رہا تھا کہ دین اور دینا کی تمام دولت میرے پاس ہے اسی خوشی میں میں ان درویشوں کے غول میں گیا جو مجھے مرید کرنا چاہتے تھے اور خواب کا واقعہ کہہ سنایا تو انھوں نے جواب دیا کہ عنقریب تمہاری کسی کامل بزرگ سے ملاقات ہوگی اور وہ تمہیں مرید کریں گے۔ اب میں رات دن اسی

Marfat.com

فکر میں رہا کرتا کہ دیکھیں وہ نورانی شکل والے جن کو میں خواب میں دیکھا ہے کب ملتے ہیں۔ رائے پور سے میرے کئی دوست پاگل خانے گئے اور دیکھتے دیکھتے ان کی حالت حضور میں حاضری کے بعد بدل گئی۔ حضور بابا صاحبؒ کی کرامتوں کی دھوم سن کر میں نے بھی قدم بوسی کا ارادہ کیا اس وقت حضور واکی شریف جا چکے تھے۔ میں دسمبر ۱۹۰۸ میں حضور کے پاس واکی یہ التجا لے کر حاضر ہوا کہ مجھے غلام بنالیں یعنی مرید کرلیں۔ میری وضع اس وقت یہ تھی کہ میں ایک جنٹلمین شخص کی حالت میں تھا اور انجینئرنگ کے محکمے میں ۲۵ روپیہ ماہوار کا ملازم تھا۔ واکی جاکر میں نے حضور کی قدم بوسی کی تو حضور نے میرا نام بمعہ ولدیت کے اپنی ران پر ایک تنکے سے تحریر فرمایا جیسا کہ پہلے ہی معلوم تھا کہ تحریر شدہ نام میں برابر پڑھ سکتا تھا یہ دیکھ کر مجھے اپنا خواب یاد آگیا اور حضور کو پہچانا کہ وہی حضرت ہیں جنھوں نے مجھے اپنی غلامی میں لینے کے لیے شہادت دی تھی میں اکثر حضور کے پاس میلاد شریف پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن حضور نے فرمایا "کتاب لاو" جب میں کتاب لیکر حضور کے پاس گیا تو حضور نے کتاب کا ورق الٹ کر اس کے درمیان میں تیلی رکھ دی اور فرمایا کہ یہ تمھارا ترک ہے۔ یہ الفاظ حضور مبارک کی زبان سے سنتا تھا کہ میری کایا پلٹ گئی اور دُنیا میری نظر میں ہیچ دکھائی دینے لگی اور اب ترک دنیا کی سوجھی اور یہ خیال ہوا کہ سب کو چھوڑ کر اللہ اللہ کروں جورو بچوں کو چھوڑ کر یہیں پڑا رہوں۔ اب یہ خیال ہر دم رہنے لگا چند دن بعد پھر موقع آیا کہ حضور نے پھر کتاب طلب کی اور اس پر تحریر فرمایا اول چالیس پھر پچاس، ساٹھ، ستر اور کتاب دیتے ہوئے فرمایا ترک کو سمجھو۔ چنانچہ دوسرے دن حضور نے اپنے روحانی کمالات سے مجھ کو سمجھا دیا کہ ترک ان خیالات کا کرنا ہے جو اللہ کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ چنانچہ میرا خیال جورو بچوں کو چھوڑنے کا تھا ایک دم دور ہو گیا۔ اور حضور کی اجازت سے رائے پور روانہ ہو گیا۔ رائے پور جانے کے بعد میری تنخواہ مزید بڑھنے لگی جیسا کہ حضور نے میری کتاب میں تحریر فرمایا تھا رائے پور چند دن رہنے کے بعد اپنی اہلیہ کو لے کر حضور کی خدمت میں

Marfat.com

واں حاضر ہو گیا دستور تھا کہ ہر آدمی حضور کی خدمت میں کھانا پکا کر پیش کرتا۔ چنانچہ ایک دن میں نے بھی کھانا تیار کروایا اور حضور بابا صاحب" قبلہ کے ڈیرے کی طرف کھانا لے کر چلا ڈیرے پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضور ندی کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ میں حضور کی خدمت میں ندی پر پہنچا دیکھا تو چاروں طرف سے پردے کیئے ہوئے ہیں اور خدام ہر ایک آدمی کا لایا ہوا کھانا حضور کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں میں نے بھی اپنا توشہ دان گیا دین نامی خادم کو دیا وہ بھی پیش کیا گیا لیکن حضور نے کسی بھی توشہ دان کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا تھوڑی دیر بعد ایک ہندو کسان جو قریب ہی کھانا پکا رہا تھا ایک تھالی میں کھانا نکالا جو زرد رنگ کا تھا اور ایک طرف گنوار کی پھلی رکھ کر حضور کی خدمت میں پیش کیا حضور نے اس کھانے کو بڑی محبت کے ساتھ کھایا اور پردے کو اٹھا کر میری طرف دیکھا اور آواز دی کہ آؤ یہ کھانا کھالو تمہارے کام کی چیز ہے میں دوڑا اور تھالی کو اپنے ہاتھ میں لیا دیکھا کھانے کے ساتھ بہت سی چیزیں شامل ہیں یعنی کیلے کے چھلکے' بیڑی کے ٹکڑے اور کچھ کنکر پتھر بھی میں نے اس کھانے کو بڑے شوق سے کھایا اور تبرک کے خاطر اور لوگ بھی شریک ہو گئے۔ حضور کی کرامات تھیں کہ کھانے میں بظاہر کنکر پتھر دکھائی دیتے لیکن منہ میں جانے کے بعد وہ کوئی اور چیز ہوتی تھی جس کا ذائقہ بیان سے باہر ہے۔

حضور ندی کی طرف جا چکے تھے اور میں کھانے سے فارغ ہو کر پانی کے لیے ندی کی طرف بڑھا دیکھا تو حضور پانی کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور مجھ کو آواز دیکر فرمایا کہ لو پیو یہ تمہارے کام کی چیز ہے میں نے پی لیا۔ ایک دن میں اپنی قیام گاہ سے حضور کی خدمت میں جانے کے لیے نکلا معلوم ہوا کہ حضور قبرستان میں ہیں راستے میں حضور کی مریدہ مریم بی اماں صاحبہ" نے مجھے بلایا اور میری جانب اپنا ہاتھ بڑھا کر فرمایا سونگھ میں نے جب سونگھا تو فرمایا کہ خاک شفا کی بو آتی ہے کیا میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور رخصت ہو کر حضور کی جانب قبرستان گیا دیکھا تو حضور بہت ہی جلال میں ہیں۔ لوگوں کو

Marfat.com

معلوم تھا کہ حضرت بابا اماں صاحبہ ؒ کی بات کو قبول فرمایا کرتے ہیں۔ ان کو لایا جائے تو حضور کا جلال کم ہو۔ چنانچہ جب اماں صاحبہ ؒ کو لایا گیا اور اماں صاحبہ ؒ قریب پہنچیں تو حضور نے جلال کے عالم میں اماں صاحبہ ؒ کو بھی مارا اور اسی جلال میں میرے قریب آ کر ہاتھ بڑھایا میں نے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تو یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ
اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ

اور یہ آیت جب پوری ختم ہوئی تو حضور نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور اپنے ڈیرے کی جانب چل دیئے۔ ایک دن میں حضور کے ہمراہ جا رہا تھا۔ حضور بہت ہی دور جنگل میں نکل گئے تھے۔ مئی کا مہینہ تھا لوگ سایہ کے غرض سے حضور پر چھتری پکڑے ہوئے جا رہے تھے مجھ سے یعقوب نامی خادم نے کہا آپ بھی خدمت کریں چنانچہ میں نے ڈرتے ہوئے حضور پر چھتری پکڑی اور ہمراہ چلنے لگا۔ چلتے ہوئے حضور کی طرف دیکھا تو حضور اسی طرح مستغرق تھے جس کا بیان لفظوں میں نہیں کیا جا سکتا۔ معلوم نہیں اس وقت کون چل رہا تھا۔ اس لیے کہ انسان کانٹے اور پتھر بچا کر چلتا ہے اور چلتے ہوئے زمین کی طرف ضرور دیکھتا ہے تا کہ ٹھوکر نہ لگے لیکن یہاں اللہ ہی اللہ تھا جو سمیع و بصیر ہے۔

حضور زمین پر نہیں بلکہ معلق چل رہے ہیں چلتے چلتے راستے میں ایک پتھر آیا جو زمین میں گڑا ہوا تھا۔ وہاں حضور کھڑے ہو گئے۔ اور میری طرف اشارہ کر کے فرمایا" ایسے رہتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں"

ایک دن حضور جبکہ شکرورہ آ چکے تھے میں اپنی بیوی کے ساتھ حضور میں پہنچا ایک جگہ ہم تمام بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے خیالات دنیاوی مجھے بہت پریشان کر رہے تھے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضور یکایک میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا "حضرت پنجرے سے کبوتروں کو اڑا دو" یہ فرما کر حضور کا واپس ہونا تھا کہ مجھے خیال آیا دل • بمعنی پنجرے

Marfat.com

کے ہے۔ خیالات کبوتروں کی طرف قلابازیاں کھا رہے ہیں حضور کا ارشاد ہے کہ ان کو اڑادو اور یکسو ہو جاؤ۔ سچ ہے کوئی بھی کام دین کا ہو یا دنیا کا یکسوئی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب میں بقول حضور کے اسی روپیہ ماہوار کا ملازم ہو چکا تھا کہ میرے رشتہ داروں نے مجھے مجبور کیا کہ آپ اگر آگے کا امتحان دیں تو آپ کی تنخوا چار سو سے زائد ہو سکتی ہے۔ میں ۱۹۲۲ کو امتحان کے غرض سے ناگپور آیا تو خیال ہوا کہ حضور میں حاضری دوں اور جوں ہی میں شکردرہ آیا تو معلوم ہوا کہ حضور بیر پیٹھ کی طرف ہیں وہاں گیا اور قدم بوس ہوا تو حضور نے فرمایا کہ صوبہ دار کی لال کتاب پڑھتے ہیں گھر جاتے ہیں میں بہت خوشی خوشی حضور سے واپس ہوا کہ ضرور امتحان میں کامیابی ہو گی لیکن مجھے دوسرے ہی دن پیچش ہو گئی اور اس شدت کی تکلیف ہوئی کہ میں امتحان میں شریک نہ ہو سکا اور ناگپور سے رائے پور روانہ ہو گیا رائے پور آتے ہی میرے پیچش دور ہو گئی اور میں صحتیاب تھا۔ ایک ہفتہ گزرا ہو گا کہ وہاں ایک بزرگ حضرت عبدالطیف صاحب"

نے فرمایا "عبدالعزیز تم قرآن شریف پڑھ لو اور نماز پڑھا کرو میری تمام عمر جنٹلمینی میں گزری تھی میں نے کبھی مسجد کا منہ بھی نہ دیکھا تھا بہ اصرار میں جناب عبدالطیف صاحب" کے ساتھ مسجد میں گیا۔ میں نماز پڑھنا بھی نہ جانتا تھا لوگوں کی نقل کرنے لگا۔ نماز سے فارغ ہونے پر وہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور قرآن شریف میرے ہاتھ میں دیکر مجھے حکم دیا کہ پڑھو۔ چنانچہ میں از خود قرآن شریف پڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ بارہ اوراق پڑھ گیا اور جب میں چپ ہوا تو انھوں نے کہا کہ تم چور ہو۔ قرآن جان کر مجھ سے کہا کہ میں نہیں جانتا تب میں نے حضور کی وہ بات کہہ سنائی جو مجھ پر گزری تھی یعنی حضور نے مجھے صوبیدار کی لال کتاب پڑھنے کو فرمایا تھا میری زبان سے یہ الفاظ سنتے ہی ان پر کیفیت طاری ہو گئی اور فرمایا یہ حضور بابا صاحب" قبلہ کی کرامت ہے۔ چنانچہ ان کی حیات تک حضور کا یہ فیض جاری تھا۔ عبدالعزیز عرف ناصرالدین نانا میاں حضور بابا صاحب" کی برکت سے کند ذہن والے کو بھی پندرہ دن میں قرآن ختم کرا دیتے آپ کے

Marfat.com

پاس دور دور سے چھوٹی بڑی عمر کے لوگ آتے تھے اور ہفتہ دس روز میں قرآن ختم کر کے چلے جاتے تھے۔ یہ حضور کی کرامت ان کی حیات تک جاری رہی۔

حضرت مسکین شاہ تاجی

آپ کا پہلا نام غلام مصطفیٰ ہے۔ آپ شطاری ہیں اور قادریہ سلسلے میں آپ کو خلافت حاصل ہوئی۔ آپ بھی اپنے پیر کی اجازت سے حضرت بابا صاحب" قبلہ کی خدمت میں تشریف لائے اور ایک عرصہ تک بحکم حضور بابا صاحب" قبلہ ناگپور پولیس لائین ناکلی کی مسجد میں بحیثیت پیش امام رہکر ظاہری و باطنی فوائد حاصل کرتے رہے ہیں۔ چند دن بعد حضور نے آپ کو اپنے طریقہ خلافت پر دیکر قصبہ سکندرہ آباد ضلع بلند شہر روانہ فرمایا آپ نے خلق خدا کی خدمت میں کوئی وقیقہ اٹھا نہیں رکھا بلکہ تاحیات خلق خدا کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہیں کی صاحب موصوف نے حضور کا روحانی مشن بڑھانے میں کافی حصہ لیا پوری زندگی ان کا یہی عمل جاری رہا آپ بڑے خاکسار درویش تھے حضور کے سالانہ عرس میں تشریف لاتے اور چار دن تک غریبوں کو کھانا کھلاتے اور ایک صندل اپنے ڈیرے سے بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے نکالا کرتے تھے۔ تاج آباد کے بھیک مانگنے والوں نے آپ کو کئی بار صدمہ پہنچایا لیکن آپ نے ہمیشہ صبر کیا کبھی شکوہ نہیں کیا اور اپنی وہی رفتار جاری رکھی حضرت مسکین شاہ صاحب کا اب وصال ہو گیا ہے اور آپ کے سجادہ نشین جو آپ کے صاحب" زادہ بھی ہیں آپ ہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

پونے والے بابا تاجی

یہ طبقہ اناث سے تھیں ان کا قیام پونہ تھا انہوں نے اپنے آپ کو ہمیشہ مرد ثابت کیا ہے۔ آپ کو بھی حضرت بابا صاحب" سے فیض حاصل ہوا۔ عوام ان کو بابا جان کے نام سے مخاطب کرتے یہ اکثر حاجت مندوں کو حضرت بابا صاحب" کے دربار میں روانہ فرماتی تھیں ان کا مزار اس وقت لب سڑک چار باولی پونہ میں واقع ہے۔ آپ کے

Marfat.com

متعلق یہ مشہور ہے کہ آپ اماں کسی کو نہ کہنے دیتی تھیں۔ ایک روز اماں کہنے پر آپ نے اپنا ستر کھول کر دکھایا کہ میں اماں نہیں بابا ہوں۔

افسوس کہ بابا جان کا اسم گرامی اور پورے حالات معلوم نہ ہو سکے آپ سے بھی مخلوق خدا کو بہت فیض پہنچا۔

حضرت فریدالدین شاہ تاجی المعروف کریم بابا صاحب" خلیفہ تاج اولیاء

از الحاج سید فتح علی صاحب" حیدری' قادری' رزاقی' اشرفی' تاجی

حضرت کریم بابا تاجی دام اقبالہ' سے آخری ہفتہ فروری ۱۹۸۱ میں نیاز حاصل ہوا۔ غائبانہ تعارف تو غالباً" اعیان ثابتہ روز ازل اور دنیاوی اعتبار سے تقریباً تیس سال سے ہے خط و کتابت جاری رہی۔ یہ غائبانہ تعارف محب مخلص بلکہ کرم فرما بزرگ حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحب" تاجی خلیفہ طریقت حضور تاج اولیا کی وساطت سے تھا۔ اب نیاز حاصل ہونے کے بعد آپ کی ذات ستودہ صفات پر قلبی تاثرات اور حالات زندگی پیش کر رہا ہوں۔

گرچہ ہمارے گراں قدر بزرگ کی ہستی پورے برصغیر پاک و ہند کے تاجی برادران کے لیے ہرگز محتاج تعارف نہیں تاہم جذبات محبت کے اظہار کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

حضرت کریم بابا صاحب" تاجی کے قبلہ گاہی جناب محمد عثمان ابن عربی مرحوم و مغفور کاٹھیاوار کے باشندے تھے۔ تجارت سے سلسلے میں ہندوستان سے افریقہ تشریف لے گئے اور یہاں آپ نے کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالی نے ایسا کرم فرمایا کہ افریقہ کے مختلف شہروں پر دو سو دکانوں پر موتی ربر۔ ہاتھی دانت پارچہ جات و غلہ کا کاروبار چلتا تھا یہاں آپ نے ایک عرب خاتون سے شادی کر لی۔ انہی عرب خاتون سے ۱۹۰۲ میں بمقام دیوبندر کریم بابا صاحب" تولد ہوئے۔ کریم بابا صاحب" قبلہ کی نانی صاحبہ" ایک ولیہ تھیں حضرت کو پیدائش کے بعد نانی صاحبہ" نے دیکھ فرمایا یہ بچہ تو دنیاوی کیلئے پیدا

Marfat.com

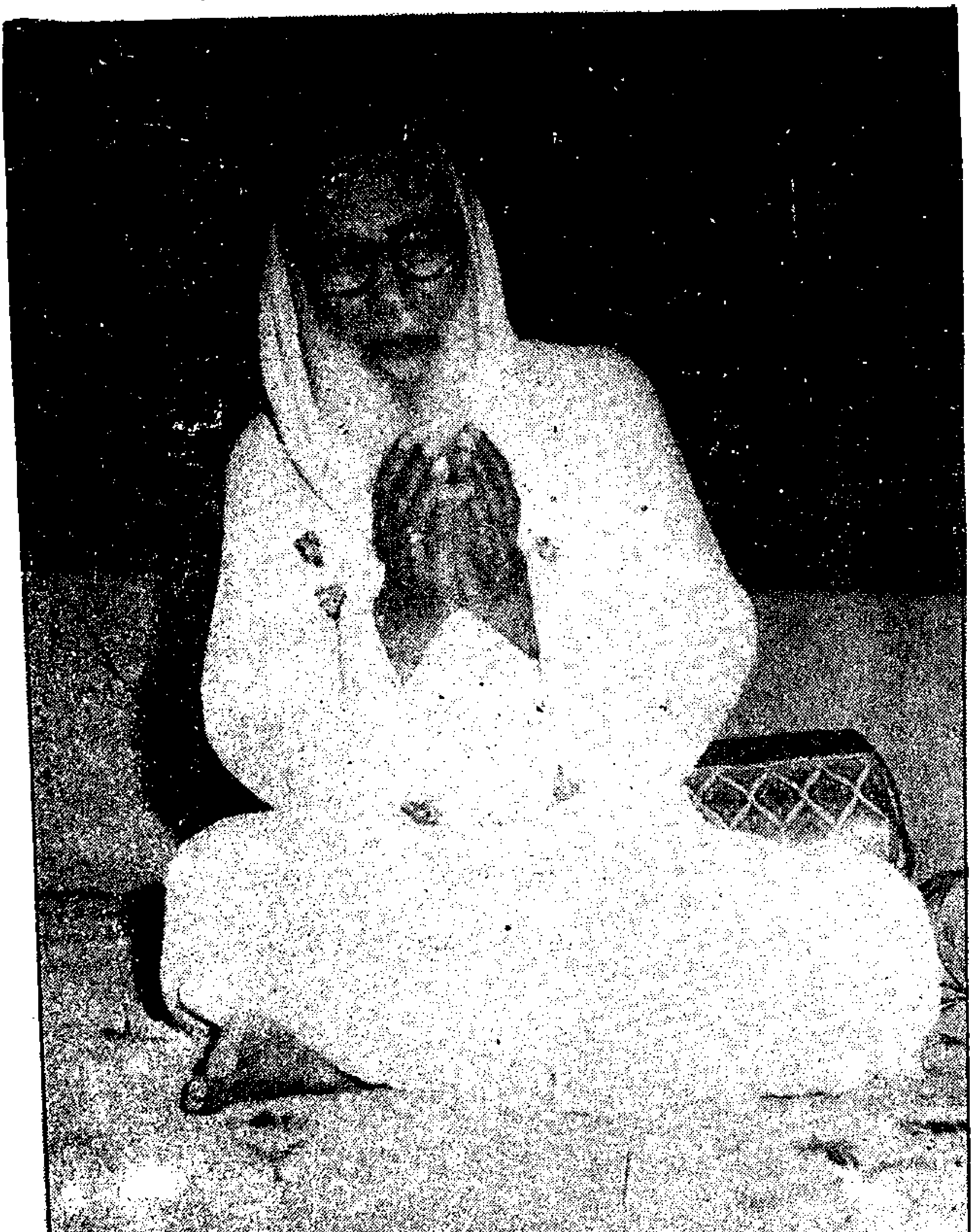

حضرت فرید الدین شاہ تاجی المعروف
کریم بابا صاحب تاجیؒ

Marfat.com

نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے ذمہ دینی معاملات معلوم ہوتے ہیں۔ تمہارے پاس یہ ایک ولی کامل کی امانت ہے اس کی دیکھ بھال خصوصی توجہ سے کرو تم لوگ اس بچے کو جلد ہی ہندوستان لے جاؤ گے۔ حضرت کریم بابا صاحبؒ تاجی نے بچپن ہی سی ایک خواب دیکھا۔ کہ سمندر میں ایک نورانی گاڑی چل رہی ہے جسے نورانی لوگ کھینچ کر چلا رہے ہیں گاڑی سمندر سے نکل کر جب خشکی پر آئی تو آپ نے دیکھا کہ گاڑی پر ایک نور موجود ہے جس پر نظر نہیں ٹھہرتی آپ نے گاڑی کھینچ کرلانے والوں سے دریافت کیا؟ یہ روشنی یہ نور کن بزرگ کا ہے؟ ان میں سے ایک نورانی بزرگ نے فرمایا تجھے نہیں معلوم یہ اللہ ہے اس کے فوراً بعد ایک ہاتھ نمودار ہوا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھالیا۔ گاڑی چند قدم ہی چلی ہو گی کہ اس نور کی تجلی سے آپ بیدار ہو گئے۔ بچپن کا خواب تھا بات آئی گئی ہو گئی۔ اس خواب کے چند دن بعد حضرت اپنے والد بزرگوار' بڑے بھائی نور محمد صاحبؒ و ہمشیرہ آمنہ بی صاحبہؒ کے ہمراہ بغرض تعلیم ہندوستان تشریف لائے۔ یہ قافلہ سرکار تاج اولیا کی خدمت میں ناگپور حاضر ہوا۔ والد صاحبؒ قبلہ نے جس وقت کریم بابا صاحبؒ کو سرکار کی خدمت میں پیش کیا تو آپ کی خوشدامن صاحبہؒ کی پیشن گوئی یاد آئی اور خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ جن کی پیشن گوئی خوش دامن صاحبہؒ نے کی تھی یہ وہی بزرگ ہوں جن کے سپرد اس بچے کو کرنا ہے یہ خیال آتے ہی سرکار کی نظر فیض اثر نے اپنا کام کیا اور آپ کے حکم پر ایک خادم نے بابا کریم صاحبؒ کے والد بزرگوار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سرکار کا یہ فرمان ہے کہ بچہ ابھی کمسن ہے ہم خود اسے بلالیں گے۔ چنانچہ والد صاحبؒ آپ کو واپس لے کر چلے گئے جب بابا کریم صاحبؒ کی عمر گیارہ سال ہوئی تو آپ خود ہی بے تابانہ گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور گھومتے گھامتے اٹارسی (سی۔پی) پہنچے۔ یہاں آپ کی ملاقات ایک فقیر سے ہوئی اس فقیر نے آپ کو اپنے پاس چھ ماہ تک رکھا۔ اٹارسی ہی میں ایک اور فقیر سے ملاقات ہوئی۔ جو دھونی رمائے موج میں گنگنا رہے تھے۔

Marfat.com

میں اپنے بابا کی جوگن بنوں گی

آپ نے اسکا مندرجہ بالا مصرعہ سن کر دریافت کیا کہ باباجی ہم نے خواجہ جی کی جوگن بنوں گی تو سنا ہے آپ اپنے باپ کی جوگن بن رہے ہیں اسکا کیا مطلب ہے وہ یہ سن کر مسکرائے بچہ تجھے نہیں معلوم ناگپور میں بابا تاج الدین زندہ ولی ہیں اور پوری دنیا میں ان کا ڈنکا بج رہا ہے ان کی یاد میں یہ گیت پڑھ رہا ہوں جوں ہی حضرت نے بابا صاحب ؒ کا نام سنا آپ کو اپنی پہلی حاضری یاد آگئی آپ بے قرار ہو کر بے سروسامانی کی حالت میں ریل پر سوار ہو کر اجمیر شریف پہنچے اور دربار حضرت خواجہ غریب نواز میں حاضری دی یہاں بھی بیقراری بدستور رہی چنانچہ آپ یہاں سے بھی روانہ ہو کر بمبئی اپنے برادر بزرگ کی خدمت میں پہنچے برادر بزرگ نے آپ کو والد صاحب ؒ کی علالت کی خبر دی والد صاحب ؒ کی علالت کا سن کر آپ آبدیدہ ہو گئے اسی پریشانی پر جب بستر پر لیٹے تو والد صاحب ؒ کا بار بار خیال آیا اور آپ روتے روتے سو گئے خواب میں آپ نے دیکھا کہ ایک سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں اور ڈوبنے والے ہی ہیں کہ کنارہ نظر آگیا اور کنارے پر والد صاحب ؒ کھڑے ہو کر آواز دے رہے ہیں کہ جلد آؤ تاکہ سہارا دوں۔ والد صاحب ؒ کو دیکھ کر اور ان کی آواز سن کر آپ کی ڈھارس بندھی اور تیزی سے کنارے کے قریب آگئے والد صاحب ؒ نے ہاتھ بڑھا کر خشکی پر لے لیا۔ جب آپ خشکی پر آگئے تو دیکھا کہ وہ ہاتھ بجائے والد صاحب کے بابا ؒ کا ہے اور بابا تاج الدین صاحب ؒ خود موجود ہیں یہ دیکھ کر آپ بیدار ہو گئے اور یہ خیال آیا کہ والد صاحب ؒ نے مجھے بابا صاحب ؒ کے سپرد کر دیا اور خود دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ خواب آپ نے بھائی صاحب ؒ کو سنایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ خواب کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری جان لیوا نہ ثابت ہو۔ لیکن بڑے بھائی صاحب ؒ نے آپ کو تسلی دی اور کاروباری سلسلہ کے لیے روانہ ہو گئے شام میں جب گھر لوٹے تو والد صاحب ؒ قبلہ کے انتقال کی خبر دی۔ دونوں بھائی ملکر روتے رہے بلکہ آپ کی حالت کو دیوانوں جیسی ہو گئی اسی دوران آپ کی

Marfat.com

ملاقات شمس الدین تاجی صاحبؒ سے ہوئی وہ اسی شب ایکسپریس ٹرین سے ناگپور جارہے تھے چنانچہ آپ بڑے بھائی صاحبؒ کو اطلاع دیئے بغیر شمس الدین تاجی صاحبؒ کے ہمراہ ناگپور شریف روانہ ہو گئے۔ ناگپور پہنچ کر شکر درہ شریف میں سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت سرکار ایک بگھی میں سوار تھے جسے چند خدام کھینچ رہے تھے جیسے ہی بگھی قریب آئی آپ قدم بوس ہوئے سرکار نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ کی نظریں سرکار کے چہرہ مبارک کی جانب جیسے ہی اٹھیں۔ چار سال پہلے کا نورانی منظر یاد آگیا۔ سرکار مجسم نور نظر آئے سرکار نے اسی گاڑی میں آپ کو بیٹھا لیا تھوڑی دور چلنے کے بعد سرکار بگھی سے اتر کر اپنی قیام گاہ کی جانب روانہ ہو گئے اس طرح نانی صاحبہؒ کی پیش گوئی پوری ہو گئی اور حضرت کریم بابا تاج والے کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ کی تعلیم و تربیت شروع ہو گئی سرکار نے آپ کو مختلف طریقوں سے نوازا۔ کئی مقامات پر روانہ فرما کر مجاہدات کروائے اکثر آپ کو دور دراز مقامات پر بھجواتے تھے جس کی وجہ سے آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سرکار مجھے اپنے سے دور کیوں بھجواتے ہیں جبکہ میری خواہش تو صرف قدموں میں زندگی گزارنے کی ہے یہ خیال آتے ہی سرکار نے حکم دیا کہ "کرتہ پھیلاؤ" تعمیل حکم میں حضرت نے کرتہ پھیلا دیا سرکار نے اس میں ایک قرآن کریم رکھ دیا قرآن کریم کے اندر ایک جگہ چند چھوارے رکھے تھے جس صفحہ پر چھوارے تھے اس صفحہ پر یہ آیت مبارکہ تھی۔

یعنی جس طرف بھی رخ کرو اسی طرف اللہ ہے

اس طرح سرکار نے حضرت کریم بابا تاجی کو معرفت الٰہی سے آگاہی عطا فرمائی کہ یہ کہیں سے منزلیں دور ہیں اور نہ کوئی قریب کی بات ہر مقام پر اسی ذات کا قرب حاصل کرنا مقصد حیات ہے اس تعلیم کے بعد حضرت کا یہ حال ہے کہ جہاں بھی تشریف لے جاتے ہیں بابا حضور کا تصور قائم رہتا ہے بلکہ اہل نظر حضرات تو حضرت کو بابا صاحب

Marfat.com

"کی جہت میں پاتے ہیں سرکار تاج الاولیاء نے آپ کو باقاعدہ خلافت اجازت بھی عطا کی اور فرید الدین کے لقب سے نوازا سرکار نے اپنے کرم سے روحانی معالج کے ساتھ ساتھ جسمانی معالج کی سند دلوا کر مستند حکیم بنا دیا اور خصوصی طور پر سرکار کے حالات زندگی پر تصانیف کی ڈیوٹی بھی لگا رکھی جسے حضرت قبلہ بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ سرکار تاج الاولیاء کی کئی مختصر اور جامع سوانح اردو اور ہندی میں بھی آپ شائع کرا چکے ہیں۔ اور یہ تبلیغ کا سلسلہ آپ کی حیات ظاہری تک جاری رہا۔ سینکڑوں حضرات آپ کے دست حق پرست پر سلسلہ تاجیہ میں داخل ہوئے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے اس پیرانہ سالی میں بھی آپ دور دراز مقامات کا سفر کرتے رہتے تھے۔ آپ کی خدمت میں لاعلاج مریض بھی لائے جاتے تھے۔ ایسے مریض جو حاضر نہیں ہو سکتے ان کے گھر حضرت خود پہنچتے تھے اور ان کا علاج کرتے تھے سرکار کے صدقہ میں مخلوق خدا روحانی و جسمانی فیض اٹھا رہی تھی۔

سرکار تاج اولیا نے حضرت کریم بابا صاحب" کو اپنے ایسے بچوں کی خدمت میں رکھ کر بھی تربیت فرمائی جو مادرزاد ولی تھے اور خصوصی طور پر بمبئی والے بابا صاحب" خواجہ بابا صاحب" اور نانی اماں صاحبہ" قابل ذکر ہیں۔

آپ نے خواجہ بابا صاحب" اور بمبئی والے بابا صاحب" کے شاندار مقبرے بھی خود تعمیر کروائے بقول قاضی بابا صاحب" ان مقبروں پر اپنا نام تک نہیں لکھوایا۔

سرکار کے روضہ مبارک کی تعمیر میں بھی آپ نے تن من دھن کی بازی لگا رکھی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کو تاج آباد کمیٹی کا صدر منتخب کیا گیا جسے آپ بحسن و خوبی انجام دے رہے تھے لیکن چند خود غرض عناصر نے گڑبڑ پھیلائی جس کے نتیجہ میں گورنمنٹ نے رسیور مقرر کیا پھر یہی لوگ پریشان ہوئے اور اس کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا جو تقریباً بیس بائیس سال سے چل رہا تھا اللہ کا شکر ہے کہ اب پچھلے سال گورنمنٹ آف انڈیا نے پبلک ٹرسٹ قائم کر دیا اور سرکار کے کرم سے سلسلہ کے

Marfat.com

ک صاحبؒ کو ٹرسٹ کا چیئرمین مقرر کیا۔ حضرت قبلہ نے خدام کی بہبودی کے لئے ان کی بھی ایک کمیٹی رجسٹر کرادی ہے۔

یہ بات تو سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ پیغمبروں اور ولیوں کی بھی دنیاداروں نے مخالفت کی لیکن سورج کو چراغ دکھانے سے اس کی روشنی پر کیا فرق پڑتا ہے۔ ظاہر ان حضرات کی مخالفت کے باوجود آج بھی آپ جملہ تقاریب میں مسند نشین ہوتے ہیں۔ کراچی میں جناب شوکت علی خان صاحبؒ یوسفی تاجی جن کے کراچی اور بیرون ملک سلسلہ یوسفیہ تاجیہ میں سینکڑوں مرید ہیں۔ حضرت بابا یوسف شاہ تاجی پر ایک ضخیم کتاب لکھی اس میں ایک تبصرہ حضرت کی جانب سے لکھ کرلائے تھے جس پر سجادہ نشین تاج اولیاء کی حیثیت سے حضرت قبلہ کے دستخط کروائے جو کتاب یوسف اولیاء کے ساتھ شائع ہوچکا ہے۔

آپ ۱۹۸۱ فروری میں پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے آپ کا چار ماہ کا قیام آپکے برادر طریقت خلیفہ تاج الاولیاء کے گھر دربار تاج اولیاء قصبہ کالونی میں رہا۔ کراچی میں آپ کی حقیقی ہمشیرہ اور کئی عزیزوں کا قیام ہے جو اعلی درجہ کے بنگلوں اور کاروں کے مالک ہیں ان لوگوں نے بے حد اصرار کیا کہ ان کے بنگلوں میں حضرت قبلہ قیام فرمائیں لیکن حضرت قبلہ نے قبول نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ میں تقریبا ستر سال سے سرکار کے قدموں میں ایک جھونپڑے میں رہتا ہوں یہ جھونپڑا بھی سرکار ہی کا ہے لہٰذا میں یہیں رہوں گا۔ حضرت قبلہ پر سرکار تاج الاولیاء کا بے حد کرم ہے کہ آپ ۱۲ سال سرکار کی حیات ظاہری میں خدمت میں رہے اور اس کے بعد تقریبا" ۶۲ سال سے تادم تحریر حضرت بابا صاحبؒ کے مزار مبارک سے متعلق ہی ہیں۔

بقول جگر مراد آبادی مرحوم

جدھر سے میں گزرتا ہوں نگاہیں اٹھتی جاتی ہیں
میری ہستی بھی کیا تیرا ہی عالم ہوتی جاتی ہے

Marfat.com

راقم الحروف کا عجیب معاملہ ہے جب حضرت کو سنا اور پڑھا تھا ذہن نے ایک تصویر قائم کی تھی مگر نیاز حاصل ہوتے ہی بمصداق ضرب المثل معاملہ ہے۔

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ! شنیدہ کے بود مانند دیدہ!

کراچی میں آپ کی مصروفیات دیکھ کر اللہ کی قدرت نظر آتی تھی۔ کوئی انسان اتنا مصروف دن نہیں گزار سکتا۔ اور ہفتوں تک نہیں مہینوں تک شب و روز کی مصاحبت کے دوران حضرت کی خوش خلقی۔ خوش مزاجی اور عالمگیر ہردلعزیزی نے خوب خوب متاثر کیا اور ہمیں ایسے مقام پر لے پہنچا جہاں قلب حزیں کی آوازیں سنی جارہی ہیں

حسن روز افزوں نے کتنا فرق پیدا کر دیا یہ آپ ہیں یا آپ کی تصویر ہے

غرض ہمارے کریم بابا صاحب "تاج الاولیاء کی نظر فیض اثر کے صدقے اور طفیل میں وہ اعلیٰ مقام حاصل کر چکے ہیں کہ یہ ہیچمدار اپنے دل کی گہرائی سے صرف اس قدر کہہ سکا۔ ایسا کہاں سے لاؤں تجھ سا کہیں جسے

غرض آپ ہمہ صفت موصوف تھے۔ حضرت بابا صاحب" کا بے پایاں کرم شامل حال تھا میں بے چارہ تو اپنے اسی حال میں مگن ہوں کہ

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

حضرت بابا صاحب" کے تعلق میں آپ کا مقام بلند ہے کہ ہمہ وقت حضرت بابا صاحب" کا تصور رہتا ہے بقول ایک غیر شاعر بزرگ۔

تصور شیخ کا ہٹنے نہ پایا نظر کی اس نگہبانی کے صدقے

کراچی میں سینکڑوں افراد نے بیعت کی خواہش ظاہر کی لیکن آپ نے صرف ان حضرات کو بیعت کیا جو طلب حق کے متلاشی تھے۔ آپ کی یہ خصوصیت سب نے دیکھی کہ کسی مرید یا عقیدتمند کو دنیاوی یا روحانی فیض حاصل ہوا تو آپ فوراً" ہی فرما دیتے۔ یہ سب میرے تاج والے کا کرم ہے ہم لوگوں کو تو ایک بہانہ بنا رکھا ہے کرتے سب کچھ وہی ہیں۔

Marfat.com

تقریباً چالیس سال آپ نے مجرد زندگی گزار ی۔ آپ کی ایک تمنا یہ تھی کہ یتیموں کی خدمت کا کچھ اسطرح کا انتظام ہو جائے کہ ان کے لیے دینی مدرسہ قائم کرلوں۔ چنانچہ ستّر سال کی عمر میں سرکار نے یہ خواہش اسطرح پوری کی کہ ایک پانچ بچوں کی ماں سے آپ کا عقد کروایا۔ آپ نے ان یتیم بچوں کی پرورش، تعلیم و تربیت کرکے ان کی شادیاں کروادیں۔

حضرت قبلہ کے فیض یافتہ حضرات ہندوستان میں بے شمار ہوں گے۔ کراچی میں بھی آپ کے مختصر قیام میں بھی سینکڑوں حضرات نے فیض حاصل کیا لیکن حضرت کے بقول جو کچھ وجود میں آتا ہے وہ سب سرکار کی طرف سے ہی ہوتا ہے یہ فنافی الشیخ ہونے کی دلیل ہے۔

قارئین کو اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ جس شہنشاہ کا یہ فرمان ہو کہ جو مجھ سے زندگی میں حاصل نہ کرسکے اس کی قبر میں ٹھونس ٹھونس کر بھر دوں گا اس شہنشاہ کی خدمت میں جس شخص کی ساری زندگی گزری ہو سرکار نے ان کو کیا کچھ نہ نوازا ہو گا بقول حضرت خواجہ شمس الدین صاحب "عظیمی کے کریم بابا صاحب" حضرت تاج بابا کے پرتو تھے۔

دست پیر۔ حضرت قبلہ اس قطب مدار عالم۔ شہنشاہ ہفت اقلیم کے مستند خلیفہ اور روحانی بچے تھے۔ جو نہایت ہی مہربان اور بے انتہا شفیق ہیں آپ کی مہربانی اور شفقت کا اندازہ قارئین اس ارشاد گرامی سے کرلیں۔ اگر کوئی ہمارے بچے کو بری نظر سے دیکھتا ہے تو ہم بڑھ کر اس کی آنکھیں نکال دیتے ہیں اس ارشاد میں آپ نے دو انگلیوں سے اشارہ کرکے دکھایا ک اسطرح آنکھیں نکال دیتے ہیں۔

حقیقت یہ کہ سرکار کے پرانے دیکھنے والوں اور مستند خلفائیں صرف حضرف قبلہ کی ہستی موجود تھی ہماری دعا ہے کہ پروردگار عالم اپنے حبیب کے صدقہ میں حضرت قبلہ کا روحانی فیض جاری رکھے۔ آمین ثم آمین۔

Marfat.com

حضرت کملی شاہ صاحب "تاجی

سرکار بابا صاحب" آپ کو گوودڑ شاہ کے نام سے مخاطب کرتے تھے آپ عالم باعمل تھے۔ آپ نے بابا صاحب" کی خدمت میں حاضر ہونے سے پہلے ایک مزار پر چالیس روز کا چلہ کیا۔ یہ چلہ آپ نے سمندر میں کھڑے ہو کر کیا تھا۔ اس کے بعد شکردرہ بابا صاحب" کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کملی شاہ صاحب" کا شمار بابا صاحب" کے سچے عاشقوں میں ہوتا ہے آپ نے شکردرہ میں لب سڑک ایک ایسی جھونپڑی بنوائی تھی جس میں ایک آدمی جھک کر جا سکتا تھا اس جھوپڑی میں سرکار بابا صاحب" کے حکم سے ایسے بیٹھے کہ پھر کسی نے آپ کو باہر نکلتے نہیں دیکھا۔ اس جھونپڑی کے بالکل سامنے بابا صاحب" کے ایک اور بچے چاند خان صاحب کی جھونپڑی تھی۔ چاند خان صاحب کملی شاہ صاحب کی جھونپڑی کے دروازہ میں بیٹھ کر بابا صاحب کے ذکر اذکار کرتے رہتے تھے۔ یہ حضرت کبھی کبھی کملی شاہ صاحب" کو دال وغیرہ بھی پلایا کرتے اور جھونپڑی کی صفائی وغیرہ بھی کر دیا کرتے سرکار تاج الاولیاء جب کبھی کملی شاہ صاحب" کی جھونپڑی کے سامنے سے گزرتے ایک لمحہ کے لیے رک کر فرماتے حضرت اس جھونپڑی میں بڑا ناگ رہتا ہے اس سے ہم بھی ڈرتے ہیں آپ ایسے فنافی الشیخ ہو گئے تھے کہ دنیا کی ہر چیز حتی کہ اپنے جسم تک سے بے نیاز ہو گئے تھے۔ چاند خان صاحب" آپ سے بہت محبت کرتے تھے چاند خاں صاحب" کی کئی بار آپ کے زخموں پر نظر پڑی۔ لیکن دریافت کرنے کے ہمت نہ ہوئی ایک روز آپ کے سامنے ایک چوہا نکل کر آیا اور حضرت کملی شاہ صاحب" کے جسم کو کاٹنے لگا۔ ان حضرات سے برداشت نہ ہوا چوہے کو بھگانے کے لیے شی کیا۔ چاند خان صاحب" کی آواز سنتے ہی کملی شاہ صاحب" جلال میں آگئے۔ ڈانٹ کر فرمایا آج سے تو میری جھونپڑی پر مت آنا۔ میرے مولا نے اس کی غذا میرے جسم میں رکھی ہے تو پھر تو کون ہوتا ہے اس کو اپنی غذا سے محروم کرنے والا چاند صاحب لرز گئے اور بہت زیادہ منت سماجت کی رو رو کے معافی چاہی تب آپ نے معاف کیا۔

Marfat.com

ابراہیم بھائی میمن بھی آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک روز ابراہیم بھائی کو حکم دیا "ابراہیم کل چار بجے ہمارے لئے کفن لے آنا۔ ابراہیم بھائی نے روتے ہوئے عرض کیا۔ باوا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کملی شاہ صاحب نے فرمایا "جتنا کہتے ہیں وہی کر"۔ دوسرے روز چار بجے ابراہیم بھائی تمام سامان لے کر پہنچ گئے۔ اس روز اسی وقت نذیر بائی آپ کی جھونپڑی کے سامنے بیٹھ کر آپ کو کلام سنا رہی تھیں۔ کلام کے بول تھے۔

عجیب عشق کا دونوں طرف اثر پھیلا　　ادھر تو جان چلی اور ادھر چلی لیلیٰ

اسی وقت سرکار بابا صاحب تانگہ میں بیٹھ کر جھونپڑی کے سامنے آئے ایک سیکنڈ کے لئے تانگہ رکا آپ نے خود مندرجہ بالا شعر پڑھا اور قفس عنصری جھونپڑی میں چھوڑ دیا۔

میں بن ٹھن کے جاتی ہوں پیو کے دوار　　مجھے لے کے ڈولی میں جائیں کہار

اس صبر ایوبی کے حامل کشتہ تاج الاولیاء کو جب غسل دینے جھونپڑی سے باہر لایا گیا تو جسم بالکل نرم و ملائم تھا۔ جگہ جگہ سے کٹا ہوا ضرور تھا۔ لیکن آنکھوں میں نور محمدی کی جھلک بتا رہی تھی کہ آج تاج والے کے لعل کی زبان پر یہی شعر ہے۔

میں بن ٹھن کے جاتی ہوں پیو کے دوار　　مجھے لے کے ڈولی میں جائیں کہار

حضرت مولانا نجم الدین شاہ صاحب نے غسل دیا۔ جب آنکھوں میں سرمہ لگایا گیا اس وقت خود بخود آنکھیں بند ہو گئیں۔ قاضی بابا فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے میں بھی غسل اور تجہیز و تکفین میں شریک تھا۔ آپ نے خواہش کی تھی کہ بے نام و نشان رہنے دینا۔ آپ کی خواہش پوری ہوئی اور آپ کا مزار بے نام و نشان ہی ہے۔

آپ کے کلام کا ایک شعر لکھ رہا ہوں۔ جس سے آپ کے عشق کی صحیح جھلک قارئین کے سامنے آجائے گی۔

اسم اعظم تاج الدین ہے غافلو ہوشیار ہو　　روز و شب ورد زباں ہے کملی والا کمتریں

Marfat.com

مولانا نجم الدین شاہ تاجی ــــ و ــــ حکیم سید ظفر حسین شاہ تاجی

ان دونوں بزرگوں کے تفصیلی حالات تو نہ مل سکے۔ ویسے بابا صاحب کا ہر بچہ ان دونوں کا بے حد احترام کرتا تھا اور سرکار تاج الاؤلیاء سے ان دونوں کو بہت زیادہ قرب حاصل تھا۔ حضرت مولانا کو سرکار کے بہت سے مقرب بچوں کو غسل دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایک مرتبہ حکیم سید ظفر حسین صاحب سرکار کی خدمت میں موجود تھے۔ حضور کے سامنے سے ایک شخص تاڑی کا مٹکہ لے کر گذر رہا تھا۔ حضور نے تاڑی والے کو روکا اور اس کی پوری تاڑی حکیم صاحب کو اپنے دست مبارک سے پلادی۔

ساقی یہ عجب دیکھا ہم نے ترا میخانہ　　　لغزش میں نہیں آتا خم پی کے بھی مستانہ

حکیم ظفر حسین صاحب کا دوسرا خصوصی واقعہ بھی پیش کر رہا ہوں ایک اور حکیم صاحب سرکار بابا صاحب کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ اتفاق سے ان کی نظر سرکار کے چہرہ انور پر پڑی تو ریش مبارک میں چند سفید بال نظر آئے۔ حکیم صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب بابا صاحبؒ ہم میں زیادہ دن نہیں رہیں گے۔ یہ خیال جیسے ہی ان کے دل میں آیا۔ سرکار نے فرمایا "تاج الدین قیامتؒ تک نہیں مرے گا"۔ آپ کے اس فرمان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اس دور کے امام وقت اور ولیٔ آخر آپ ہی ہیں۔ ایک عرصہ بعد جب سرکار نے وصال فرمایا تو آپ کو لحد میں لٹانے والے حکیم ظفر حسین صاحب ہی تھے۔ حکیم صاحب جب قبر مبارک کو ڈھکنے کے انتظامات کرنے لگے تو حکیم صاحب کو خیال آیا کہ سرکار نے تو فرمایا تھا میں قیامت تک نہیں مروں گا۔ اس وقت تو صورتحال یہ ہے کہ ہم قبر مبارک کو ڈھکنے والے ہیں۔ میرے سرکار نے قبر مبارک میں آنکھیں کھول دیں اور حکیم صاحب کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ "میں مرا نہیں پردہ کر رہا ہوں"۔ تمہارے ہی ساتھ رہوں گا۔ قربان اس ذات کے جس نے قبر میں بھی اپنے بچے کی دل شکنی برداشت نہیں کی۔

Marfat.com

مولانا حاجی عبدالوہاب صاحب سرحدی تاجی

آپ مولانا نجم الدین صاحب کے ہم پلہ تھے۔ آپ کے سپرد سرکار کا لنگر خانہ تھا۔ ۳ بجے رات میں بھی چائے اس لنگر خانہ سے حضور میں پیش ہوتی تھی۔ حاجی صاحب فرماتے تھے کہ ہم نے اونٹ بھر کتابیں پڑھیں لیکن ایسے نادر حالات کسی کے پڑھے نہ سنے اور نہ ہماری سیاحی میں کوئی ایسا جادوگر ملا۔ یہ بھی جید عالم دین تھے۔ سرکار نے ان کو بھی بے حد نوازا۔ آپ کا عجیب معاملہ دیکھنے میں آیا کہ سرکار کے وصال کے بعد شکردرہ سے تشریف لاتے۔ تاج آباد کی حدود سے باہر بیٹھ کر سلام پیش کر کے واپس چلے جاتے۔ وصال کے بعد حدود میں داخل نہیں ہوئے۔

بسی من میں ایسی صورتیا تمہار　　اسی کو میں دیکھوں گا روز شمار

آپ کا وصال شکردرہ شریف میں ہوا اور تاج آباد شریف میں آرام فرما ہیں۔

سٹی عبدالجبار صاحب

راوی حاجی محمد اصغر صاحب ملیر کراچی

آپ بابا صاحب کے فیض یافتہ مقرب بچوں میں سے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی خان بہادر شیر خان صاحب تھا۔ یہ کابل سے تشریف لائے تھے آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ ایک عبداللطیف اور دوسرے عبدالجبار۔ خان بہادر صاحب کا پورا خاندان بابا صاحب کا بے حد عقیدت مند تھا۔ خان بہادر صاحب کے دونوں صاحبزادوں کو گورنمنٹ نے تعلیم کی غرض سے انگلینڈ بھجوادیا تھا۔ عبدالجبار صاحب نے وہاں ICS کیا اور ڈائرکٹ DSP مقرر ہو کر آئے۔ سرکار میں برابر حاضری دیتے تھے۔ ایک روز سرکار نے پان کھایا تھا۔ عبدالجبار صاحب بھی سرکار کی خدمت میں موجود تھے۔ سرکار نے پان تھوکا اسے عبدالجبار صاحب نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فوراً منھ میں رکھا۔ سرکار نے فرمایا۔ "ابھی نہیں رہے"۔ اس وقت تک وہ کھا چکے تھے۔ پان کھانے کے بعد ظاہری رنگ تبدیل ہو گیا۔ گھر جا کر تمام سوٹ اور ٹائیاں جلادیں۔

Marfat.com

ایک جبہ پہن لیا۔ اسی میں ڈیوٹی دیتے۔ سپاہیوں کو ساتھ لے کر ہر محلہ کی مسجد میں جاتے وہاں جو کمی ہوتی اسے پورا کرتے اور محلے کے لوگوں کو نماز کی تاکید کرتے۔ آپ کی اس ڈیوٹی سے ناگپور شریف کی مسجدیں بھر گئیں۔ اس طرح وہ اپنے روحانی مدارج بڑھاتے رہے اور جسم فانی کو بتدریج بھولتے گئے۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ وہ اپنے دستخط بھی بھول گئے۔ چنانچہ آپ کی دستخط کا اسٹامپ بنا کر کچھ دن کام چلا۔ آخر ان کے والد صاحب نے جب صاحبزادہ کی یہ حالت دیکھی تو ڈپٹی کمشنر سے کہہ کر پنشن کرادی۔ اب وہ آزاد تھے اور دنیا کو فیض پہنچا رہے تھے۔ اس طرح وہ بابا صاحب کے رنگ میں رنگ دیئے گئے تھے۔

عبد الرحمٰن المعروف ننگے بابا تاجی

آپ کو سرکار نے نوازا اور حکم دیا "جاؤ گوروں کے قبرستان میں بیٹھو۔ حکم کے مطابق جب یہ انگریزوں کے قبرستان میں پہنچے اور اپنا ڈیرہ ڈالا تو انگریزوں نے بہت مخالفت کی چونکہ یہ تو سرکار بابا صاحبؒ کے حکم سے بیٹھے تھے۔ اس لئے آہستہ آہستہ انگریز بھی مطیع ہوگئے۔ آپ نے قبرستان میں بیٹھ کر مخلوق خدا کو فیض پہنچایا۔

حضرت سید احمد صاحب پٹیل تاجی

آپ سرکار تاج الاولیاء کے فدائی کئی گاؤں کے مال گذار تھے۔ سرکار کی نظر عنایت سے دنیا سے بے نیاز ہوگئے۔ سرکار کے غلاموں کی خدمت 'مدد ہمیشہ خفیہ طریقہ پر کرتے رہے۔ جو اپنا راز دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کا خصوصی خیال فرماتے۔ علاوہ اس کے مسجد سے تعلق رکھنے والوں کے بھی کفیل رہے۔ اماں صاحبہ کے وصال کے بعد درباری غلاموں پر آپ کا بے حد اثر تھا۔ حضور کے راز و نیاز خاص لوگوں پر بطور تعلیم ظاہر کرتے۔

خود کو طشت از بام کبھی ہونے نہیں دیا
لیکن مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

Marfat.com

آپ کا اکلوتا جوان خوبصورت صاحبزادہ تالاب میں ڈوب کر والدین کو داغ مفارقت دے گیا اس کی خبر جب پٹیل صاحب کو دی گئی۔ اس وقت موصوف سرکار کی خدمت میں تھے۔ فرمایا کہ "مجھے کیا خبر دیتے ہو" لے جاؤ گاڑ دو میں اس کی خدمت میں بیٹھا ہوں۔ جس کو سب کی خبر ہے۔ میں جا کر کیا کروں گا"۔

سرکار نے ایک مرتبہ آپ ہی کے متعلق فرمایا ہے "ہم نے سید احمد پٹیل کو بائیس ولیوں کی طاقت دی ہے"۔

نواب نیاز الدین خان مرحوم نے حضور کے نام سے اسی ایکڑ زمین بیس ہزار روپے کے عوض وقف کرنے کا اعلان کیا اور پھر اپنے وعدے سے پھر گئے۔ وہ زمین جھگڑے میں تھی پٹیل صاحب نے تنگ آکر ایک روز تہیہ کر لیا کہ میں اپنے تمام گاؤں آج ہی اس زمین کے عوض نواب صاحب کو دیتا ہوں اور زمین وقف کرواتا ہوں۔ اگر نواب صاحب نے انکار کیا تو آج ان کا خاتمہ کردوں گا۔ گھر سے بندوق اور دو کارتوس منگوائے اور اس راستے پر جا بیٹھے جہاں سے نواب صاحب گزر کر تاج آباد شریف آتے تھے۔ اور دل میں طے کیا کہ نواب صاحب کے انکار پر ایک گولی ان کو اور ایک گولی خود چلا کر فیصلہ کرلوں گا۔ نواب صاحب کی قسمت میں شہادت نہیں لکھی تھی اس لئے اس روز وہ تاج آباد نہیں آئے اس لئے بجائے ان کے اس جانباز عاشق کو اپنی حسرت کی گولی کا شہید ہونا پڑا۔ اس طرح ایک ہی گولی بغیر استعمال کام کر گئی اور فردوس تاج آباد شریف میں حضور کے ماموں و مومانی صاحبہ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ اس مرد مجاہد کی تاکید اور عمل یہ تھا

"بے نام و نشان رہنے دو بس....."

پٹیل بابا صاحب نے حضور کی تعمیل حکم میں پانچ ابرو کا صفایا بھی کر لیا تھا۔ اس زمانہ میں ان پر جذبی کیفیت طاری رہتی تھی۔

سرکار نے آپ ہی کو حکم دیا تھا کہ ہماری فاتحہ طریقہ شاذلی پر ہوگی۔ یہی طریقہ

Marfat.com

آج تک دربار میں اور سرکار کے تمام عقیدت مندوں میں جاری ہے۔

عبد الغنی بابا تاجی

آپ ضلع امراوتی (برار) میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا قیام بھوساول 'ناسک' خاندیش کے علاقہ میں رہا۔ گارڈ سید محمد سبحان صاحب اور مولانا عبد العزیز صاحب نے ان کی بہت خدمت کی۔ آپ جوانی ہی میں باکمال گزرے ہیں۔ آپ کے مزار کا علم نہیں۔

قدوس بابا تاجی

مدراس کے باشندہ تھے۔ والدہ آپ کی خدمت کرتی تھیں۔ آپ بھی صاحب فیض ہو گزرے ہیں۔ جوانی ہی میں انتقال ہوا۔ تاج آباد شریف قبرستان میں آرام فرما ہیں۔

حکیم سخاوت علی صاحب تاجی

آپ آگرہ سے تشریف لائے تھے۔ آپ کو بھی سرکار نے نوازا اور ایک دیہات مہانگ جو ضلع اکوالہ (برار) میں ہے روانہ کیا۔ جہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ آپ نے وہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا آپ ایک روز کسی جگہ دعوت میں جا رہے تھے۔ راستے میں ہندو ایک مردہ کو مسان لے جا رہے تھے۔ حکیم صاحب نے ان لوگوں کو روکا اور دریافت کیا اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ ان لوگوں نے کہا جلانے لے جا رہے ہیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا زندہ کو جلاؤ گے۔ اسے نیچے اتارو اور کھولدو۔ ہندو مسلمان بزرگ سے بھی بے حد عقیدت رکھتے ہیں۔ حکم کی فوراً تعمیل کی اور کھول دیا۔ مردہ میں جان آگئی اٹھ بیٹھا اور اپنے گھر چلا گیا۔ اس کرامت کے نتیجے میں بے شمار ہندوؤں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ آپ کے ہمراہ جو لوگ تھے انہوں نے حکیم صاحب سے پوچھا کہ آپ نے یہ مردہ زندہ کیا بہت تعجب خیز بات ہے۔ اس پر حکیم صاحب نے فرمایا۔ ارے بھائی ہم کچھ نہیں یہ تو باوا صاحب کی طاقت نے کام کیا۔ ہمارا تو

Marfat.com

صرف بہانہ ہے۔ سب کھیل وہی کرتے ہیں۔ اتنا ضرور ہوتا ہے کہ ہم لوگ جب دربار سے باہر دورہ پر روانہ کئے جاتے ہیں تو پانچوں ہتھیار سے مسلح کردیئے جاتے ہیں اور دربار واپس جب بلائے جاتے ہیں تو پھر ویسے کے ویسے ہوجاتے ہیں۔ دربار میں ہم خالی ہوتے ہیں۔ میرے سرکار نے تو مردے جلائے ہی ہیں۔ آپ نے سرکار کے غلام کی طاقت دیکھ لی ان کے علاوہ اور غلاموں سے بھی ایسی کرامات ظاہر ہوئی ہیں۔

حضرت فرید الدین المعروف چھوٹے بابا صاحب تاجی

آپ جنابہ مریم بی اماں صاحبہ تاجی کے بھائی قطب الدین صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ قطب الدین صاحب نے تاج قطبی لکھی تھی۔ حضرت چھوٹے بابا صاحب تاجی ۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ مارچ ۱۹۱۱ء کو تولد ہوئے۔ جب آپ کی عمر ۵ ماہ ہوئی تو سرکار بابا نے اپنا جبہ مبارک عنایت فرمایا۔ پونے دو سال کی عمر میں آپ کی والدہ صاحبہ صاحبزادے کو واکی شریف لے کر گئیں۔ وہاں سرکار کے قدموں میں ڈالا۔ اسی وقت سرکار نے حکم دیا۔ شربت میوے ڈال کر بناؤ۔ شربت بنا کر سرکار کی خدمت میں پیش کیا۔ سرکار نے ایک گھونٹ پی کر فرید الدین تاجی کو پلا کر اس میں اپنا دست مبارک ڈالا اور حاضرین کو عطا کردیا۔ حاضرین نے اس میں چینی اور پانی ملا کر سب میں تقسیم کیا۔ آپ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ جوانی میں بھی سرکار نے آپ کو پانی عطا کیا۔ اس کے بعد آپ ایک صاحب کشف بزرگ ہوگئے۔ آپ کی خصوی بات یہ تھی کہ آپ مراد مندوں کے لئے مراقبہ کرتے اور جو کچھ دیکھتے ان کو بتا دیتے۔ وہ لفظ بہ لفظ صحیح ہوتا۔ اس طرح آپ سے ہزاروں بندگان خدا نے فیض حاصل کیا۔ آپ چھوٹے بابا کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا وصال ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ تاج آباد کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

شوکت بابا تاجیؒ

سید شوکت علی صاحب آئی سی ایس تھے۔ یوپی میں سیشن جج کے عہدہ پر فائز رہے۔ سرکار تاج الاولیاء میں حاضر ہوئے۔ تو سرکار کی ایک ہی نظر نے آپ کی کایا پلٹ

Marfat.com

دی۔ جس وقت شوکت بابا سرکار میں حاضر ہوئے سوٹ پہنے ہوئے تھے۔ سرکار نے اپنے دست مبارک سے ان کی ٹائی کھولدی اور تمام کپڑے اتار دیئے اور فرمایا "یہیں رہتے اللہ اللہ کرتے"۔ اسی دن سے آپ دربار میں مقیم رہے۔ آپ پر ایک خاص جذبی کیفیت طاری رہی۔ آپ سے بھی بہت لوگوں نے فیض حاصل کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کا وصال ہوا تاج آباد شریف میں آرام فرما ہیں۔

سرکار کے بہت سے فیض یافتہ حضرات کا مختصر تذکرہ تو پہلے بھی کئی مصنفین نے پیش کیا ہے ان میں سے اکثر نے مرید بنائے سرکار کے خلیفہ کہلائے اور ایسے بھی خلیفہ گزرے جنہوں نے مرید تو نہیں بنائے لیکن ہزاروں افراد نے ان سے فیض اٹھایا اور آج بھی فیض اٹھا رہے ہیں۔ لیکن اب میں ایک ایسے بزرگ کا واقعہ پیش کر رہا ہوں جن کا ذکر اس سے پیشتر نہیں آیا۔ یہ نہ خلیفہ کہلائے اور نہ لوگوں میں مشہور ہوئے لیکن ہزاروں کو فیض پہنچایا۔

عبدالرحمٰن تاجیؒ ولد تاج الدین:۔

آپ کا تعلق ایک ہندو خاندان سے تھا۔ اسوقت آپ کا نام رام چندر راؤ تھا۔ اپنے دادا صاحب کے ہمراہ چھ سال کی عمر میں حضور کی خدمت میں پاگل خانہ حاضر ہوئے۔ سرکار نے دادا سے فرمایا "اس لڑکے کو ہم کو دیتا ہے کیا۔؟ ان کے دادا فقیروں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اور حضور بابا صاحب کو بہت مانتے تھے۔ اس لئے سرکار کے حکم پر انہوں نے عرض کی "لے لیجئے" تب حضور نے فرمایا "اچھا ابھی نہیں پھر لیں گے ۔ "ابھی جا کر آؤ"۔ چنانچہ دادا کے ہمراہ واپس چلے گئے اور تعلیم حاصل کی۔ جوانی میں یہ اپنے مذہب کے سادھوؤں کے بھی مخالف رہے۔ تو مسلمان فقیروں کو کیا منہ لگاتے وہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ سب فریب ہے لیکن میرے آقا و مولا نے ایسے ہی لوگوں کو بلا کر زیادہ فیض پہنچایا۔ عبدالرحمٰن صاحب تعلیم کے بعد ریلوے میں بحیثیت تار بابو ملازم ہوگئے۔ چونکہ آپ پر چھ سال کی عمر میں ہی سرکار کا کرم ہوگیا تھا۔ اس لئے بابا صاحب کی لگن

Marfat.com

پیدا ہوئی اور کٹنی سے ناگپور پہنچ کر دربار میں حاضر ہوئے اور کافی دور بیٹھ گئے۔ دل میں طے کیا کہ بابا صاحب "خود بلائیں گے تو جاؤں گا۔ اس طرح صبح سے ۳ بجے دن تک بیٹھے رہے لیکن کسی نے بھی نہیں پوچھا۔ تھوڑی دیر کے لئے کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر پھر وہیں بیٹھ گئے۔ اب رات کے دس بج گئے۔ بھلا سرکار کو اس طرح کون آزما سکتا تھا۔ آخر سرکار کو رحم آیا اور اپنے اس ضدی کی خواہش پوری کی اور ایک خادم کو حکم دیا کٹنی والے بابو کو بلاؤ۔ خادم نے باہر آکر آواز دی "کٹنی والا بابو کون ہے؟ اسے سرکار بلا رہے ہیں" لیکن یہ حضرت پھر بھی اس خیال سے جواب نہیں دیتے کہ میرے نام سے طلبی نہیں ہوئی کٹنی والا اور بھی ہو سکتا ہے تھوڑی دیر بعد سرکار نے خادم کو ان کے نام سے آواز دینے کو فرمایا تب یہ حضرت خدمت میں پہنچے سرکار نے کلمہ حق سے نوازا اور فرمایا "آزمانے والا بھی آزمایا جاتا ہے۔ امتحان دینا ہوگا۔ اور امتحان اس طرح لیا گیا۔ فرمایا "مانگ کیا مانگتا ہے" فقیری چاہئے یا امیری عبدالرحمٰن صاحب نے سوچ کر بتایا۔ فقیری، امیری کے نفع نقصان سے میں واقف نہیں جو آپ میرے لئے مناسب سمجھیں عطا کریں۔ ایک اور نو مسلم جن کا نام سرکار نے غلام مصطفےٰ ولد تاج الدین (اور ان کا نام عبدالرحمن ولد تاج الدین رکھا تھا) جو ان کے برادر طریقت، پہلے ہم مذہب اور ہم نام بھی تھے۔ یہ بھی حضور کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے غلام مصطفےٰ صاحب سے فرمایا "یہ بہت ہوشیار ہے اس نے سب کچھ مانگ لیا۔ پھر حضور نے اپنی دین کا فیصلہ (عطا کرنے کا فیصلہ) عبدالرحمٰن صاحب کے ایک سالہ لڑکے پر رکھا۔ فرمایا "اچھا اس کا فیصلہ یہ بچہ کرے گا" لڑکا ان کی اہلیہ کی گود میں تھا۔ حضور نے ایک کاغذ پر ایک پیسہ، دوسرے پر مٹی۔ اور تیسرے پر گلاب کا پھول بچے کے سامنے یکے بعد دیگرے رکھے۔ کہ بچہ جس چیز پر ہاتھ رکھے گا۔ وہی اس کے باپ کو عطا کر دی جائے گی بچہ نے کسی ایک چیز پر ہاتھ نہیں رکھا۔ بلکہ تینوں چیزوں کے مجموعہ کو پکڑ لیا تب حضور نے فرمایا "دیکھو حضرت باپ سے زیادہ بیٹا ہوشیار ہے۔ اس کے بعد دیوار کی طرف اشارہ کرکے فرمایا"

Marfat.com

اس دیوار پر چڑھے گا" انہوں نے کہا "جی ہاں" حضور نے فرمایا "بڑے بڑے جنگل بڑے بڑے دریا' شیر چیتے وغیرہ ملیں گے بہت مشکل ہے" انہوں نے کہا کچھ حرج نہیں ہے۔ یہ فرما کر ان کو واپسی کا حکم دیا۔ اور فرمایا جاؤ ہم خود بلالیں گے۔ یہ اپنی ملازمت پر چلے گئے۔ وقتاً" فوقتاً" حاضری دیتے رہے ایک مرتبہ ایک پھول کا ہار سرکار کو پیش کیا تو حضور نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آئندہ مت لانا۔ اب تو کیا لائے گا۔ ہم نے تو پہلے روز تجھ سے سب کچھ لے لیا اب تیرے پاس کیا ہے۔ اب تو ہم تجھے دیں گے ۔ ساڑھے بارہ برس جب ان کی ملازمت کو ہو گئے۔ تو آپ نے اپنی ملازمت میں بلوا لیا۔ یہاں آنے کے چھ ماہ بعد ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا اور امتحان شروع ہو گیا۔ بابوجی کو ایک چھونپڑی میں بٹھا دیا گیا۔ اس جھونپڑی میں سرکار ایک پیسہ روز کے چنے ان کو بھجواتے تھے ایک مدت تک ان چنوں پر گزارہ ہوتا رہا پھر دورہ پر چھندواڑہ روانہ کیا گیا۔ جب یہ چھندواڑہ پہنچے اسی زمانہ میں وہاں کے ایک پولیس انسپکٹر کی اہلیہ قریب المرگ تھی۔ انسپکٹر اہلیہ کی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر' حکیم سب جواب دے چکے تھے۔ ان کے احباب کے علم میں عبدالرحمن صاحب کی آمد آچکی تھی۔ ان لوگوں نے مشورہ دیا کہ ان کو بلوا کر دکھا دیں۔ چنانچہ انسپکٹر نے بلوایا۔ اور مریضہ کے پاس لے گئے یہ مریضہ کو دیکھ کر گھبرائے کہ میں یہاں کیا کروں گا۔ میں نہ حکیم ہوں اور نہ ڈاکٹر لیکن اچانک خیال ہوا کہ۔

تم ہی نے درد دیا ہے تم ہی دوا دینا

سرکار آپ ہی نے بھیجا ہے اب آپ جانو مریضہ جانے یہ مریضہ کے پاس بیٹھ کر عرض کی۔ مریضہ اٹھ بیٹھی۔ اور وہ محسوس کرنے لگی کہ میری بیماری جا رہی ہے۔ دوسرے روز معمول کے مطابق ڈاکٹر نے آکر نبض دیکھی تو نبض تندرستوں کی طرح چل رہی تھی۔ ڈاکٹر نے دریافت کیا کسی اور کا علاج کیا ہے۔؟ صاحب خانہ نے کہا یہ حضرت جو باہر بیٹھے ہیں ان کا ۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے قریب آیا اور دریافت

Marfat.com

کیا۔ آپ نے کیا دوادی بتایئے۔ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس دوا دارو سب کے لئے صرف ایک نام بابا تاج الدینؒ ہے وہی سب کچھ کرتے ہیں تیسرے روز مریضہ نے سو سوا سو آدمیوں کے ساتھ عبدالرحمٰن صاحب کی دعوت کی جب آپ کی بہت شہرت ہو گئی تو آپ کو وہاں سے روانہ ہو کر مدراس پہنچنے کا حکم ہو گیا۔ تو سرکار سے عرض کی میرے زاد راہ کے انتظامات اور ریل کا ٹکٹ میرے پاس آجایا کرے تو میں جاؤں گا۔ اور کسی سے اپنی ضرورت کا سوال نہیں کروں گا۔ اس منظوری کے بعد سرکار نے انہیں ایک ٹھیکیدار ڈی بچھی نارائن سے پانچ سو روپیہ دلوائے اس طرح ان کا سفر شروع ہوا۔ ایک نئی جگہ کا سفر تھا نئے لوگوں سے واسطہ راستے میں دو تین جگہ لوگوں نے ان سے کہا بہت دن بعد آئے ہو ہمارے یہاں پہلے آپ چھ ماہ رہ گئے۔ اس وقت آپ ہماری زبان اچھی طرح بول لیتے تھے۔ انہیں سن کر تعجب ہوا تھا۔ کہ یہ کیا بول رہے ہیں لیکن فوراً سمجھ جاتے تھے۔ کہ یہ سرکار ہی کا معاملہ ہے۔ جب یہ مدراس پہنچے تو ایک باغیچہ میں ٹھرے۔ وہاں ایک سنار جھونپڑی پر آکر آپ کی خدمت کرتا تھا۔ اس کا پورا گھر آپ کا عقیدت مند ہو گیا تھا۔ تھوڑے دن بعد ہی سنار بیمار ہو کر قریب المرگ ہو گیا اس کا لڑکا عبدالرحمن صاحب کی خدمت میں آیا اور ان کو ساتھ لے کر گھر پہنچا تو وہ سنار ختم ہو گیا۔ لڑکا رونے لگا اور عبدلرحمن صاحب سے مخاطب ہوا کہ مرنا تو سب کو ہی ہے لیکن اسوقت میرے پاس موت مٹی کے لئے کچھ نہیں ہے ہمارے رسم و رواج کے مطابق چار پانچ سو روپے کھانا کھلانے میں خرچ ہوتے ہیں وہ میں کہاں سے لاؤں گا عبدالرحمن صاحب بے حد پریشان ہوئے سرکار سے عرض کی۔ اللہ کی قدرت مردہ میں جان پڑ گئی اور وہ اٹھ بیٹھا لیکن رات ہی میں سرکار کی جانب سے عبدالرحمٰن صاحب کو ڈانٹ پڑ گئی کہ ایسی دعا نہیں کرتے۔ مجھے اس کی عمر ۶ ماہ بڑھانی پڑی۔

سنار سے لوگوں نے دریافت کیا کہ تیرے ساتھ کیا بیتی تو اس نے بتایا مجھے چار آدمی پکڑ کر لے جا رہے تھے۔ باباجی اور ان کے ہمراہ ایک بزرگ آرہے تھے باباجی نے

Marfat.com

ان چار آدمیوں سے کہا اس کو کہاں لے جارہے ہو۔ چھوڑ دو یہ سن کر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا یعنی میری روح واپس آگئی۔

دکھلائے جن کے خادم اعجاز ابن مریم
دادا علی ہیں ان کے نانا رسول اکرمؐ

مدراس سے عبد الرحمٰن صاحب لنکا پہنچے اور حضرت آدم علیہ السلام کے قدم مبارک کی زیارت کے بعد دو سال وہاں قیام کیا۔ جہاں بڑے سے بڑا فقیر ۳ دن سے زیادہ نہیں قیام کرسکتا تھا کسی نے اگر ضد کی تو اس کو اوپر سے نیچے پھینک دیا جاتا تھا۔ یہ ہے ان کے ادنیٰ غلاموں کی شان اور ان کے مختصر حالات۔

قادر محی الدین قادر اولیاء' تاجی وجیا نگرم

حضرت قادر اولیاء کے والد بزرگوار نواب محمد علی خان صاحب فوج فرنٹیئر کی آٹھویں رجمنٹ میں پیش امام کے فرائض انجام دیتے تھے ریٹائر ہونے کے بعد وجیا نگرم آگئے اور یہاں ایک پٹھان خاندان میں شادی کرلی۔ ان کے بطن سے حضرت قادر اولیاء ۳ ربیع الثانی ۱۳۲۰ء بروز جمرات کو بعد نماز فجر تولد ہوئے۔

جب آپ نے ہوش سنبھالا تو ایک روز آپ کے والد صاحب آپ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ تمہارا نام تمہارے دادا کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ہمارا خاندان درویشوں کا خاندان ہے تم فقیری کو ہرگز مت چھوڑنا میرے نصیب میں تو نہ تھا مگر تم ناگپور جاکر حضرت بابا تاج الدین" ناگپوری کی خدمت میں حاضر ہونا چنانچہ آپ والد صاحب کی وصیت کے بموجب شکر درہ ناگپور پہنچے سرکار بابا صاحب کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو بابا صاحب نے فرمایا "شیر کا بچہ شیر ہے"۔ اور پاس رکھے ہوئے کیلوں میں سے ایک کیلا عنایت کیا۔ جو زیادہ گل گیا تھا۔ آپ کی طبیعت نے گوارا نہ کیا اور کیلے والا ہاتھ پیچھے کرلیا بابا صاحب نے فرمایا "تم کھاؤ یا نہ کھاؤ جو تمہیں پہنچنا تھا پہنچ گیا"

یہاں حضرت غوث بابا صاحب کی جھونپڑی میں آپ کا قیام تھا۔ غوث بابا کے

Marfat.com

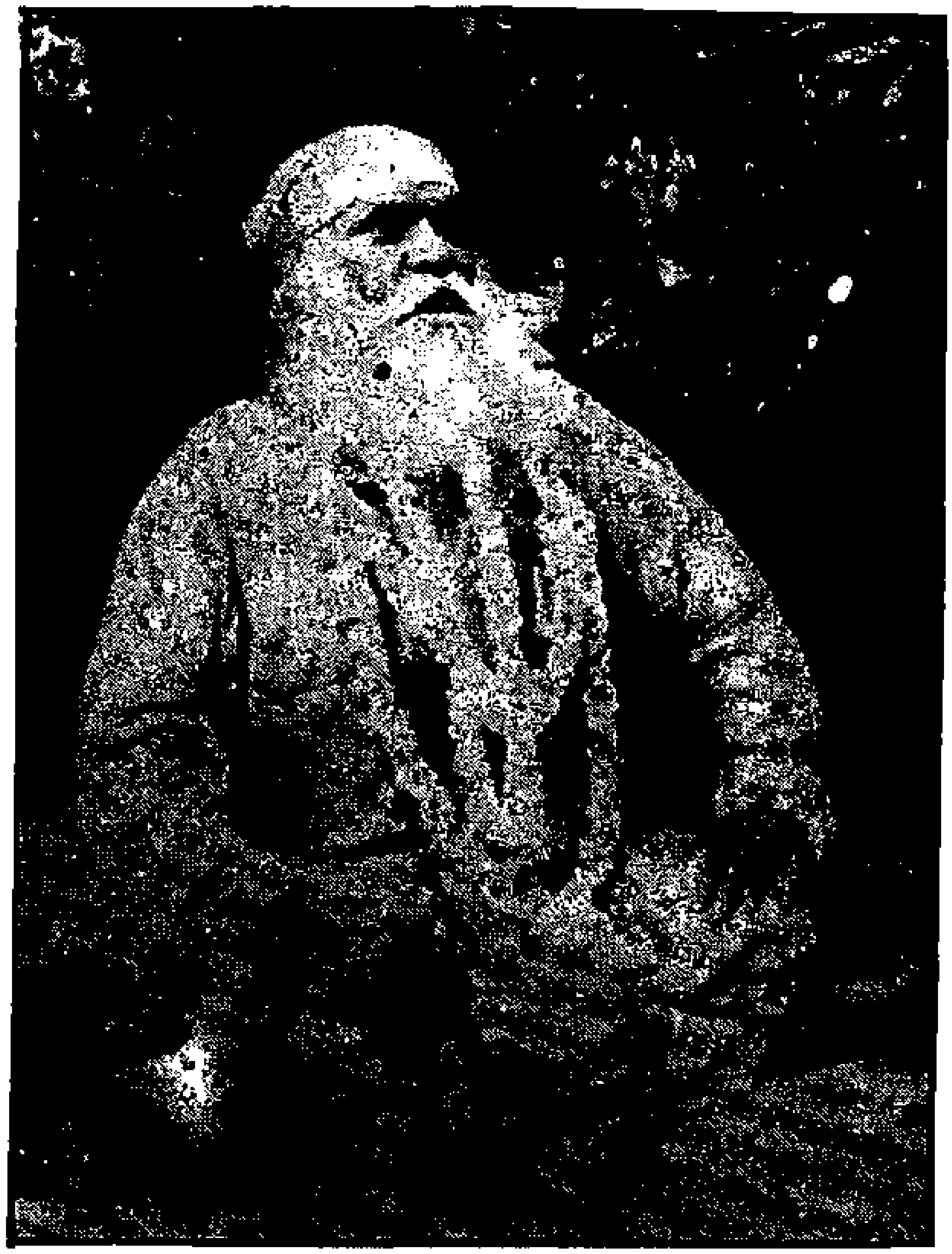

حضرت بابا قادر اولیاء
وجیانگرم

Marfat.com

لنگر خانہ کے مہتمم حیات خان تھے۔ ان کے ذمہ سرکار بابا صاحب کی خدمت میں چائے پیش کرنے کی ڈیوٹی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ وجیا نگرم کا یہ لڑکا آرام سے پڑا رہتا ہے۔ اور کچھ کرتا کراتا نہیں۔ چنانچہ ایک روز انہوں نے لنگر خانہ کے لئے لکڑیاں پھڑوائیں جس سے قادر اولیاء کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے۔ حیات خان صاحب جب حضور میں چائے پیش کرنے گئے۔ تو حضور نے فرمایا چائے نکو یہ حیات خان ہم سے لکڑیاں پھڑواتا ہے۔ یہ دیکھو ہمارے ہاتھ کے چھالے اس وقت حضور بابا صاحب کی خدمت میں غوث بابا بھی موجود تھے بابا صاحب کا ارشاد سن کر سہم گئے۔ اور دل میں خیال کیا سبحان اللہ بابا اور بچے کا روحانی اور جسمانی کیا تعلق ہوتا ہے۔ ایسے ہی کو پیر کامل کہتے ہیں اس کے علاوہ قادر اولیاء کو سرکار نے ان کے قیام شکردرہ کے دوران مختلف طریقہ سے نوازا۔

ایک خاص واقعہ:۔

غوث بابا کی جھونپڑی کے سامنے املی کا درخت تھا۔ اس درخت کے نیچے آپ اور آپ کے ساتھی رحمن خان صاحب لیٹے ہوئے تھے رات کے چار بجے بابا قادر کچھ غنودگی اور کچھ بیداری کی حالت میں دیکھتے ہیں کہ دو بڑی بڑی الماریاں ہیں۔ ان کی دو چاندی کی کنجیاں کسی نے آپ کے حوالہ کیں اور حکم دیا انہیں کھولو۔ آپنے کھولا۔ تو دیکھا ایک الماری کتابوں سے بھری ہوئی ہے اور دوسری میں صرف ایک خانہ خالی ہے اس وقت انہوں نے محسوس کیا کوئی کہہ رہا ہے اس خالی خانہ کو تمہیں بھرنا ہے۔ اسی وقت ایک بڑھیا صفائی کی غرض سے اٹھیں تو دیکھا بابا صاحب درخت کے نیچے کھڑے ہیں۔ اس نے شور مچایا اٹھو، اٹھو بابا صاحبؒ آگئے جب یہ لوگ اٹھے تو وہاں کوئی بھی نہ تھا سرکار نے قادر بابا سے نہ کوئی چلہ کشی کروائی۔ اور نہ کوئی وظیفہ پڑھوایا اس کے علاوہ خصوصی بات یہ ہے کہ قادر بابا کی کوئی ظاہری تعلیم بھی نہ تھی۔ نوازا اور اس طرح نوازا کہ صاحب تصرف بزرگ بنایا آپ وجیا نگر کے ایک جنگل میں مخلوق خدا کو فیض پہنچاتے رہے اس جگہ کا نام اب قادر نگر ہے آپ نے اپنا آخری سفر دربار تاج الاولیاء ناگپور

Marfat.com

حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجیؒ

Marfat.com

شریف ۱۹۵۹ء میں کیا جب مزار شریف پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے تو یہ شعر پڑھا۔

جنت کا در کھلا ہے تیرے در کے سامنے　　بیشک خدا کا گھر ہے تیرے گھر کے سامنے

آپ کا وصال ۲۷ جنوری ۱۹۶۱ء مطابق ۹ شعبان ۱۳۸۰ھ سوا بجے دوپہر کے وقت ہوا۔ قادر نگر میں آپ آرام فرما ہیں۔ پاکستان میں حضر عبید اللہ شاہ صاحب درانی آپ کے سلسلہ کی تبلیغ کر رہے تھے اور آپ کی سوانح "حیات قادر" لکھی ہے۔ درانی صاحب کی کئی اور تصانیف بھی ہیں درانی صاحب کی ہستی کو دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ قادر اولیاء کو میرے سرکار تاج الاولیاء نے کتنا نوازا ہوگا۔ درانی صاحب نے سوات میں خوبصورت قادر نگر آباد کیا ہے۔ آپ بھی خدمت خلق میں مصروف رہے۔ آپ نے اپنی حیات ظاہری میں پشاور انجینئرنگ یونیورسٹی میں فیض جاریہ کے لئے ہومیو پیتھک شفاخانہ قائم کیا جو آج بھی شفاء کا مرکز بنا ہوا ہے۔ حضرت درانی بابا نے 10 جون 1990ء مطابق ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ کو وصال فرمایا۔ قادر نگر سوات میں آرام فرما ہیں۔

قارئین میرے آقا و مولا کی تربیت اور نوازنے کے انداز دیکھے کوئی بابا صاحب کے ادنی سے ادنی بچے کے مقام کا بھی اندازہ نہیں کر سکتا۔

(قاضی محمد علی تاجی)

حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ صاحب تاجی:۔

من تو شدم تو من شدی　　من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں　　من دیگرم تو دیگری

آپ کلیتاً" سرکار بابا سید محمد تاج الدین کے نور ذات میں فنا ہو کر مندرجہ بالاء شعر کی زندہ جاوید تصویر تھے۔ آپ کے بزرگ شہنشاہ اورنگ زیب کے زمانہ میں عرب سے تشریف لا کر پاتور شاہ بابو" ضلع اکولہ (برار) میں آباد ہو گئے تھے یہاں آپ کے بزرگ قضائیت کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت قاضی بابا صاحب" کی پیدائش ۱۸۹۲ء میں ہوئی آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ محترمہ نے ایک خواب دیکھا۔ خواب

Marfat.com

میں ایک نورانی بزرگ تشریف لائے اور آپ کی والدہ محترمہ کو مخاطب کر کے فرمایا "تجھے لڑکا ہوگا اس کی نگہداشت ہمارے ذمہ ہوگی۔ اس خواب کے چند دن بعد ہی حضرت قاضی بابا دنیا میں تشریف لائے آپ کے والد بزرگوار نے ایک بزرگ کے ایما پر آپ کا نام امجد علی رکھا۔ حضرت کی عمر جب پونے دو سال ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ پھوپھی صاحبہ کے زیر سایہ پرورش پائی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد بجائے خاندانی جائداد کی طرف رجوع ہونے کے ریلوے میں ملازمت اختیار کی بچپن ہی سے بزرگوں کی صحبت میں رہے۔ دوران ملازمت آپ کے ایک بزرگ دوست اور ریلوے کے ساتھی۔ گارڈ سید محمد سبحان صاحب کے ہمراہ سرکار تاج الاولیاء میں ناگپور حاضر ہوئے پہلی ہی حاضری میں سرکار تاج الاولیاء نے حضرت قاضی بابا کو گیارہ دن رکنے کا حکم فرمایا حضرت قاضی بابا صاحب" فرماتے تھے کہ ان گیارہ دنوں میں دنیاوی تمام امور سے بے نیاز رہا۔ حقیقت میں یہ حاضری کیا تھی ایک طالب نے اپنے مطلوب کو پالیا تھا گیارھویں دن فجر کی نماز کے بعد خادم نے آواز لگائی ریل پر جانے والے کو سرکار یاد فرما رہے ہیں۔ قاضی بابا ہی ریل پر جانے والے تھے۔ حاضر ہوئے قدم بوسی کی سرکار نے اپنا دست مبارک سر اور پشت پر پھیر کر حکم دیا "حضرت جاکو آؤ"

چنانچہ آپ ناگپور سے روانہ ہو کر بھساول پہنچے۔ اسی رات سرکار نے خواب میں فرمایا "حضرت واپس آتے جی" چنانچہ تعمیل حکم میں پھر حاضری کے لئے پہلی ٹرین سے روانہ ہو گئے ناگپور اسٹیشن سے پہلے پاٹن ساونگی اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر سرکار تاج الاولیاء کو ٹہلتے ہوئے دیکھکر قاضی بابا" یہیں اتر گئے اور قدم بوس ہوئے سرکار نے ایک لکڑی کی چابی یہ فرما کر عنایت کی "لو حضرت ہمارے خزانہ کی چابی" اور واپس جانے کا حکم بھی دیا چنانچہ وہیں سے قاضی بابا صاحب" روانہ ہو کر پھر بھوساول پہنچے۔ اور اپنی ڈیوٹی انجام دیتے رہے جب سرکار طلب فرماتے حاضر ہو جاتے جب سرکار یہ فرماتے "حضرت یہیں رہتے" ملازمت سے استعفیٰ دے دیتے جب سرکار حکم فرماتے "نوکری

کرتے اچھے رہتے پھر درخواست دے کر اسی عہدہ پر بحال ہو جاتے سرکار کے کرم سے آپ کی ملازمت بھی ایک مثالی ملازمت ہوگئی تھی آپ کے ساتھی فرماتے بھیا آپ کی ملازمت تو گھر کی نونڈی کی طرح ہوگئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے کے حکام آپ کے تابع ہوگئے ہیں۔ اصل چیز تو شیخ کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ حاجی سید وارث علی شاہ صاحب کے ایک حکم کا واقعہ پیش کر رہا ہوں۔ حاجی وارث پاک" نے ایک مرید کو حکم دیا حضرت آنکھ بند رکھتے برسوں انہوں نے آنکھ بند رکھی اسی طرح ایک مرید کو حکم دیا۔ آنکھیں کھلی رکھتے ان حضرت نے تازیست آنکھیں بند نہ کیں اور نوازے گئے اسی طرح حضرت قاضی بابا" کو ہر طرح نوازا کبھی آپکو جبہ مبارک کبھی نعلین مبارک کبھی چھتری کبھی گلاس کبھی لحاف کبھی بیڑی کبھی میٹھا کھانا ایک مرتبہ آپ کو ایک کاغذ پر ہر چہار جانب پھول بنا کر درمیان میں قاضی بابا" کا نام لکھکر بھی عطا کیا یہ سرکار کا خلافت نامہ کہلاتا ہے ایک مرتبہ قاضی بابا سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سرکار کی انگشت شہادت میں پھولوں کا ایک ہار تھا سرکار نے یہ فرما کر وہ ہار ان کے گلے میں ڈالا "لو امجد علی تمہارا ہار" قاضی بابا یہ فرماتے تھے کہ اس طوق غلامی پر مجھے بے حد ناز ہے۔ ہار پہن کر میری زبان پر یہ دو شعر آئے جسے میں گنگناتا رہا۔

امجد سگ تو بندۂ تو عاشق تو — گر بر سر کوئے تو نہ میرد چہ کند
عشق تو در دل نہ پزیرد چہ کند — دامانِ تر گر نہ بگیرد چہ کند

قاضی بابا فرماتے تھے کہ میں ادباً" سرکار سے کچھ فاصلہ پر ہی رہتا تھا ایک روز میں کھڑا تھا سرکار نے کھانس کر لعاب دہن میری جانب پھینکا میری یہ خوش قسمتی تھی کہ اسکو میں نے اپنے ہاتھ پر لیکر چاٹ لیا۔ اس پر سرکار نے ارشاد فرمایا "پہنچ گیا جی کیسا ہے جی"

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ نے بھی حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے منہ میں اپنا لعاب دہن عطا کیا تھا۔ قاضی بابا فرماتے ہیں۔

ایک روز سرکار تاج آباد شریف (جو پہلے بیر پیٹھ کہلاتا تھا) جاتے ہوئے

Marfat.com

راستے میں ایک مکان پر رک گئے اس مکان سے بھری ہوئی چائے کی کیتلی لیکر اپنے غلاموں کو چائے پلانے لگے میں ادبا" دور ہی کھڑا تھا۔ سرکار نے فرمایا "تو کیوں کھڑا ہے رے لے پی" چنانچہ سرکار ٹوٹی سے چائے ڈالتے رہے اور میں دونوں ہاتھوں سے پیتا رہا سرکار نے ایک خصوصی کرم یہ بھی فرمایا کہ وصال سے قبل آخری زیارت کے لئے بھائی منشی یوسف خان صاحب کو حکم دیکر مجھے زبردستی اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ اپنی خدمت میں بمبئی سے ناگپور بلالیا۔ میں جمعرات کو خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اسوقت سرکار لیٹے ہوئے تھے طبیعت علیل تھی رات کا وقت تھا سرکار اٹھ بیٹھے اور ایماجی سے پانی طلب کیا ایماجی راجہ بہادر کی طرف سے سرکار کی خدمت میں تھے راجہ بہادر نے حکم دے رکھا تھا کہ سرکار جب پانی طلب فرمائیں تو دودھ کا شربت دینا چنانچہ ایماجی نے شربت کا گلاس پیش کیا سرکار نے حکم دیا "حضرت کو دے دو" میں نے وہ گلاس لیکر حضور کو پیش کیا حضور نے فرمایا "آپ پیو" دوسری طرف سے ایماجی نے اشارہ کیا جسے میں سمجھ گیا کہ مجھے پینے سے منع کر رہا ہے۔ یہ بھی خیال ہوا کہ دودھ کم ہوگا رات کا وقت ہے سرکار پھر طلب فرمائیں گے تو پریشانی ہوگی چنانچہ گلاس ایماجی کو واپس کردیا۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تیسری مرتبہ سرکار نے ایماجی سے گلاس خود لے لیا اور ایک گھونٹ پی کر وہ گلاس اپنے دست مبارک سے مجھے عطا کیا وہ میں نے کھڑے ہو کر پی لیا۔ اسوقت حضرت پٹیل صاحب اور حضرت مولانا نجم الدین صاحب بھی موجود تھے۔ یہ حضرات پہلے دو گلاسوں کے لئے بھی مجھے سختی سے اشارہ فرما رہے تھے کہ پی لے اس طرح سرکار نے بمبئی سے طلب کرکے آخری پیالہ پلایا۔ دوسرے روز ایک بیڑی عطا فرمائی دو روز اپنی خدمت میں رکھکر واپسی کا حکم دیا چنانچہ میں ہفتہ کو روانہ ہو کر بیوی بچوں کو نانددورہ چھوڑا اور خود بمبئی پہنچ گیا منگل کو بذریعہ تار سرکار کے وصال کی اطلاع ملی سرکار نے مجھے مختلف ناموں سے بھی نوازا کبھی گڈریا کبھی منصب دار کا پوتا کبھی کچھ اور کبھی کچھ ایک مرتبہ سرکار نے مجھے بے وقوف بھی فرمایا۔ میں نے یہی بن کر زندگی گزاردی سرکار نے

Marfat.com

یہ کرم مجھ پر ہی نہیں میرے پورے خاندان پر فرمایا۔ ۲۷ سال کی عمر میں ایک ضرور المسلمین (نماز کے مسائل کی کتاب) اور ایک روپیہ عطا کر کے شادی کا حکم دیا شادی کے ۳ سال بعد میرے اہلیہ کو ایک گلاب کا پھول عطا کیا نو دس ماہ بعد ۱۰ ذالحجہ کو فجر کی نماز کے بعد لڑکا تولد ہوا۔ اہلیہ کو کئی روز سے شدید تکلیف تھی۔ دس ذالحجہ کو نماز سے قبل میری پھوپھی میری شکایت لے کر قاضی امین الدین صاحب کی خدمت میں پہنچ کر ان سے کہا امجد علی تو بابا صاحبؒ سے عرض کرنے نہیں جاتے آپ ہی عرض کر دیں دلہن کو بہت تکلیف ہے چنانچہ یہ گئے اور عرض کی۔ اس پر سرکار نے فرمایا "امجد علی تو ہمارے ہی فلاں سے ہے امین الدین صاحب لوٹ کر آئے تو قاضی باباؒ نے ان سے دریافت کیا سرکار نے کیا فرمایا اس پر وہ ناراض ہوئے اور بتایا کہ یہ کہا ہے۔ اس پر قاضی باباؒ نے سجدہ شکر ادا کیا کہ سرکار نے اپنے نطفہ سے مجھ خطا کار کو قرار دیا ہے چنانچہ دوڑ کر خدمت میں حاضر ہوئے اور قدمبوس ہوئے۔ سرکار نے سر اور پشت پر ہاتھ پھیرا اور حکم دیا حضرت آگے پیچھے گھوم کر آؤ اور خزانہ کی چابی لیتے آؤ۔ قاضی باباؒ فرماتے ہیں میں نے واپس آکر جھگی کے چاروں طرف چکر لگائے اور چابیاں لیکر پھر خدمت میں حاضر ہوا سرکار نے پھر اسی طرح کرم فرمایا اور حکم دیا "حضرت جاکو آؤ" چنانچہ میں جھگی کے دروازہ ہی تک پہنچا تھا کہ سرکار تانگہ میں تشریف لائے ایک منٹ تانگہ دروازہ کے سامنے رکا اور لڑکا کا تولد ہو گیا لڑکے کی والدہ کو تکلیف کی وجہ سے غنودگی طاری تھی اس غنودگی میں سرکار نے کرم فرمایا ایک شربت کا گلاس عطا کر کے فرمایا مت گھبرا لڑکا ہوگا۔ اور وہ ہمارا ہوگا۔

ہاتھوں سے تیرے پی کر میکش نے یہ ٹھانی ہے لیگا انہیں ہاتھوں سے کوثر کا بھی پیمانہ

شکم مادر ہی میں لڑکے کا نام حضرت خواجہ بابا صاحبؒ نے یہ کہہ کر رکھا کہ تمہارے پیٹ میں ہمارا بھائی حیدر آباد سے آگیا ہے بڑی ڈاڑھی والا ہوگا۔ اس کا نام میر محمد رکھنا۔ اور پیدا ہونے کے فوراً بعد اپنی دادی صاحبہ کو میری جھگی میں سرکار بابا صاحبؒ کا عطا کردہ

Marfat.com

ایک جبہ مبارک اور ایک پھولوں کا ہار دیکر یہ فرمایا میرا بھائی آگیا ہے اسے پہنادو۔

اس طرح سرکار نے قاضی بابا کو نواز کر کندن بنادیا تھا سرکار نے قاضی بابا کو گڈریا بھی فرمایا تھا۔ اس کی تعبیر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی کہ آپ جہاں بھی رہے ہزاروں افراد کو جمع کیا اور سرکار کا نام وکلام ان تک پہنچایا۔ آپ کے گرد ہمیشہ عقیدت مندوں کا مجمع رہتا تھا۔ آپ کا مشن یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہاں بھی رہے وہاں کے بچہ بچہ کی زبان پر "بابا" "بابا" کا ورد کرادیا۔ پاکستان آکر بھی اسی مشن پر چلے۔

کراچی میں بھی آپ سے ہزاروں افراد نے فیض حاصل کیا۔ کوئی سائل آپکے در سے کبھی خالی نہ گیا ہر مراد مند سے فرماتے بھائی تو جو کچھ کہہ رہا ہے میرے سرکار سن رہے ہیں وہی تیری مراد بھی پوری کردیں گے آپ کے دست حق پرست پر ہندوستان اور بعد میں پاکستان میں بھی کئی افراد نے اسلام قبول کیا۔ یہ سرکار کے فرمان کے مطابق تھا۔ یعنی کل نفس ذائقتہ الاسلام (ہر نفس کو اسلام کا مزہ چکھاؤنگا)۔

سرکار بابا صاحبؒ سے آپ کے عشق کے بارے میں کراچی کے ایک چشتی صابری سلسلہ کے بزرگ نے ایک صاحب سے فرمایا تھا "قاضی بابا اللہ میاں کو بھی بابا صاحب کی شکل میں دیکھتے ہیں" دوسری خاص بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ حاجت مند کو آپنے اپنے کپڑے تک اتار کر دے دیئے کوئی جھوٹ ہی آکر کہہ دیتا کہ رات خواب میں بابا صاحبؒ نے فرمایا ہے کہ قاضی صاحب کے پاس جاؤ وہ تمہاری ضرورت پوری کردیں گے چنانچہ آپ نے اس کی ضرورت پوری کی حضرت حیدری صاحب نے ایک مرتبہ ایک واقعہ بیان کر کے یہ بتایا کہ اس میں دو طرفہ انتظام ہوتا ہے اگر سامنے والے کو یہ حکم ہو کہ جا فلاں سے لے لے تو دینے والے کو بھی حکم ہوتا ہے کہ فلاں آرہا ہے اسے دے دو۔ اس کے باوجود بھی آپنے اپنا عمل جاری رکھا حضرت مولانا روم کے واقعات میں ایک واقعہ نظر سے گزرا اس سلسلہ میں وہ واقعہ پیش کر رہا ہوں۔

حضرت مولانا روم سے کوئی شخص آکر جھوٹوں بھی کہہ دیتا کہ میں نے حضرت

Marfat.com

شمس تبریز کو فلاں جگہ دیکھا تو آپ اپنا لباس تک اسے اتار کر دے دیتے ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر حضرت مولانا سے کہا کہ میں نے حضرت شمس تبریز کو دمشق میں دیکھا ہے حضرت مولانا اس درجہ مسرور ہوئے کہ جو کچھ پہنے ہوئے تھے سب اس شخص کو بخش دیا موزے تک اتار کر دے دیئے بعد میں کسی نے کہا یہ غلط خبر دے گیا اس پر آپ نے فرمایا اگر خبر صحیح ہوتی تو لباس کی بجائے جان دے دیتا اس پر فدا ہو جاتا۔ عاشق کا یہی معاملہ ہوتا ہے۔

دوران علالت آپ نے حضرت فرید خان صاحب فضا کو لکھ کر دیا کہ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے ۲۴ گھنٹہ سے سرکار میں شرف باریابی نہیں ہوئی یہی میری تکلیف کی وجہ ہے آپ توجہ فرمائیں فرید خان صاحب نے سرکار بابا صاحب کی خدمت میں عرض کیا اور پانچ منٹ بعد ہی قاضی بابا نے شکریہ لکھا ان دنوں آپ نے زبان سے بات بند کر رکھی تھی۔ فرید صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہر لمحہ شرف باریابی حاصل تھی۔

اسی علالت میں جب آپ کا وقت قریب آیا تو آپ مندرجہ دو اشعار سنتے رہے۔

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی　　برگزیدہ ذوالجلال و پاک و بے ہمتا توئی
شہنشاہ جو دوسخا میرے بابا　　ہیں ولیوں کے حاجت روا میرے بابا

یہ دو اشعار جناب سید فتح علی حیدری قادری تاجی صاحب سناتے رہے حیدری صاحب قبلہ نے آخری سانس تک سنا کر حق ادا کیا انہی اشعار پر ۱۴ ربیع الثانی کو عین عشاء کی اذان کے وقت آپ کا وصال ہوا پوری رات جناب شمشاد علی صاحب چشتی صابری اور دیگر حضرات نے تلاوت کلام پاک فرمائی رات ہی میں خانقاہ شریف کے لئے حیدری صاحب قبلہ نے زمین تلاش کی ۱۵ ربیع الثانی ظہر کی اذان کے وقت آپ کی تدفین عمل میں آئی یہ خانقاہ امجدیہ تاجیہ C-1 ایریا لیاقت آباد کے نام سے موسوم ہے۔ اسی خانقاہ

Marfat.com

مزار مبارک حضرت قاضی بابا سید امجد علی شاہ تاجی۔

خانقاہ امجدیہ تاجیہ لیاقت آباد

مضطریہ خدا والے مرکر بھی جلاتے ہیں
مرقد سے ہویدا ہے آثار مسیحائی

Marfat.com

شریف میں سرکار تاج الاولیاء کا عرس بھی منایا جاتا ہے۔

فنا اپنے بابا میں امجد پیا ہے اسی واسطے اس کو حاصل بقا ہے

آپ کی تاریخ وصال ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء ہے آپ کے وصال پر قبلہ حیدری صاحب نے قطعات تاریخ وصال کہے ہیں۔ ان میں سے ایک قطعہ پیش کر رہا ہوں۔

ہے مولا تو مولا ہے بندہ تو بندہ مگر میں نے سید یہ منظر بھی دیکھا
نہ تھی موت وہ رخصت زندگی تھی کہ جیسے ہو قطرہ بہ دامان دریا
ہوئی فکر رحلت تو ہاتف
پکارا کہ ہے امجد آغوش بابا

آپ نے اپنا مختصر کلام بھی چھوڑا ہے اس کے چند اشعار پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں اس سے بھی آپ کی فنائیت کا پتہ چلتا ہے۔

فنا اپنے بابا میں ہو کے امجد نماز محبت ادا کیجئے گا
سرحشر دامن وہ لیگا امجد تمہیں جس نے دنیا میں اپنا لیا ہے
پیا میری مسجد ترا نقش پا ہے سمجھ سوچ کر میں نے سجدہ کیا ہے

آپ ہر سال سرکار بابا صاحب کے ششماہی عرس مبارک پر ناگپور شریف قیمتی چادریں لے کر جاتے جس کا خاص اہتمام یہاں بھی ہوتا اور دربار شریف میں بھی چادروں پر کچی زری کا کام جناب شفیق حسین صاحب قاتلی بہت ہی عقیدت سے کیا کرتے تھے۔

چادر مبارک کے قطعہ کا ایک شعر اور پیش کر دوں۔

مزہ جب ہے امجد جو ایک اور کرلو رگ جاں و مژگاں سے تیار چادر

حضرت الحاج سید حسین علی صاحب ادیب رائے پوری نے حضرت قاضی باباؒ کے سالانہ عرس کے موقعہ پر بہت ہی خصوصی انداز میں اپنی منقبت پیش کی اس میں حضرت قاضی بابا کی فنائیت اور سرکار بابا صاحب کا ان پر خصوصی کرم کا منظر نظر آتا ہے۔

Marfat.com

منقبت

اولیاء کا تاج ہیں سرکار تاج الاولیاء　　حضرت امجد علیؒ مختار تاج الاولیاءؒ
آپ ہی تھے واقف اسرار تاج الاولیاء　　آپ ہی کی تھی زباں اظہار تاج الاولیاء
ہائے محرومی ترستے ہیں ہم ان کی دید کو　　دیکھ کر ہوتا جنہیں دیدار تاج الاولیاء
حضرت امجد کا یہ لطف و کرم تو دیکھنا　　آج ہے پیش نظر دربار تاج الاولیاء
شان بابا حضرت امجد بیاں کیسے کروں　　بے بصر کے سامنے ' انوار تاج الاولیاء
آئینہ ' اہل یقین اور اہل دل کیواسطے　　جس میں آتے ہیں نظر سرکار تاج الاولیاء
انکے نقش پاپہ سجدہ ریز ہوں میں اس لئے　　اس سے ہوتا ہے مجھے دیدار تاج الاولیاء
آستان امجدی پر محو حیرت ہوں ادیب　　یہ در امجد ہے یا دربار تاج الاولیاء

حضرتؒ سید محمد سرور شاہ تاجیؒ:۔ آپ کس مقام کے باشندہ تھے۔ اس کا علم کسی کو نہیں آپ کی یہ خوبی تھی کہ جہاں آپ پہنچ جاتے وہاں کے باشندہ آپ کو اپنا ہی ملکی سمجھتے تھے ویسے آپ پوربی زبان میں زیادہ گفتگو کرتے آپ کی صحیح عمر کا بھی کسی کو اندازہ نہیں۔ ضلع بارہ بنکی اور بمبئی وغیرہ کے ضعیف العمر حضرات کا کہنا ہے کہ ہم ان کی گود کے کھیلے ہوئے ہیں۔ آپ نے سرکار تاج الاولیاء کے سلسلہ میں ہزاروں افراد کو سلسلہ میں داخل کیا ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آپ کے مریدین موجود ہیں دربار شریف میں آپ نے ہمیشہ باہر کھڑے ہو کر حاضری دی۔ یہ آپ کے ادب کی خاص بات تھی۔ آپ نے بہت سادہ زندگی بسر کی۔ آپ جب گفتگو فرماتے تو سامعین وحدانیت اور رسالت کے نشے میں جھوم اٹھتے۔ آپ عاشق بابا اور عاشق رسولؐ تھے آپ نے جو بھی کلام لکھا عشق میں ڈوب کر لکھا آپ کی میلاد سرور بہت مقبول ہوئی۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے مریدین اور عقیدت مندوں نے نگاہ سرور کے نام سے آپ کا کلام بمبئی سے شائع کیا ہے حاجی محمد عثمان صاحب (میخانہ تاج الاولیاء کراچی) سرور بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند ہیں بمبئی میں جن حضرات نے نگاہ سرور شائع کروائی ہے۔ یہ حضرات حاجی

Marfat.com

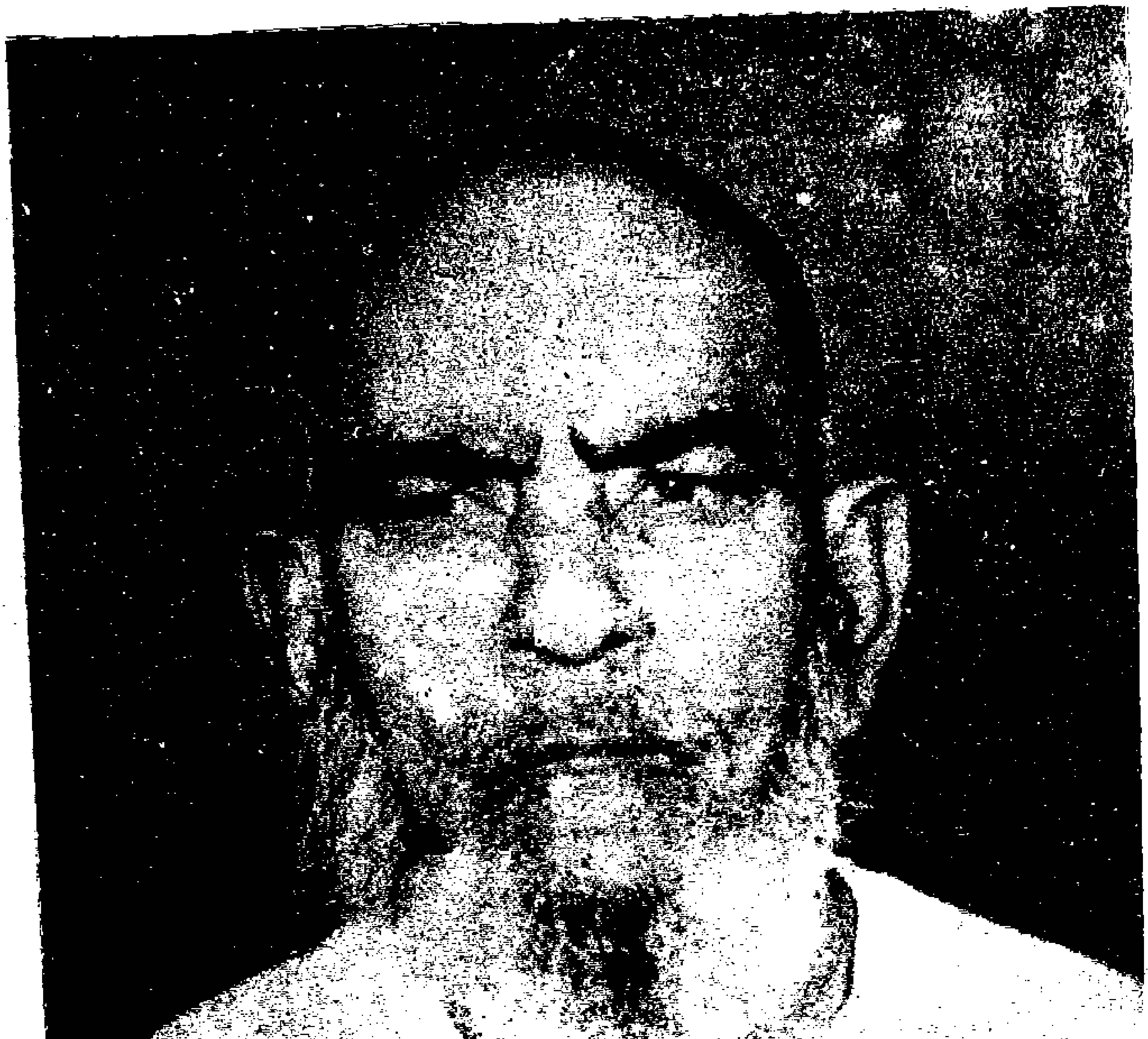

حضرت بابا سید محمد سرور شاہ تاجیؒ

Marfat.com

صاحب کے احباب میں سے ہیں حاجی صاحب نے نگاہ سرور مجھے بھی عنایت کی ہے۔ آپ کے مفصل حالات تو نہ مل سکے لیکن حضرت قاضی بابا نے ہمیشہ سرور بابا صاحب کی بہت تعریف کی حضرت قاضی بابا صاحب سے سرور شاہ صاحب کا ذکر سنتے سنتے مجھ خادم کو (قاضی محمد علی تاجی) یہ شوق پیدا ہوا کہ ان کی زیارت کرنا چاہئے۔ چنانچہ سرکار تاج الاولیاء نے اپنے کرم سے ۱۹۵۶ء میں جبکہ میں معہ بچوں کے ناگپور شریف دربار میں حاضری کے لئے گیا تھا سرور بابا صاحب کی زیارت کا موقعہ ملا اسوقت بھی آپ بالکل سیاہ ریش تھے بہت ہی کرم فرمایا جہاں بھی تشریف لے گئے مجھے ساتھ رکھا مجھ کو ایک دعائیہ شعر لکھکر بھیجا وہ میں نے فریم میں لگا رکھا ہے۔

دعا ہے سرور کی یارب بروز قیامت نگہبان محمد علی کے محمد علیؐ ہوں

حاجی مقبول احمد صاحب تاجی (تاج بابا مارکیٹ کراچی) نے آپ کے فیض کا ایک واقعہ سنایا وہ پیش کر رہا ہوں۔ اسی ہستی نے مقبول احمد کا نام بابا صاحب کے رجسٹر میں لکھوا دیا۔

مقبول صاحب فرماتے ہیں کہ بارہ بنکی ضلع کے ہندو مسلم فساد میں مجھ پر سترہ کیس قائم ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے میں بے حد پریشان تھا۔ اور چھپتا پھر رہا تھا۔ میں نے اپنے ایک دوست سے حکام بالاء سے سفارش کی درخواست کی جس پر انہوں نے فرمایا کہ میں پہلے تمہیں ایک جگہ لے جاتا ہوں۔ اس کے بعد جیسا ہو گا دیکھا جائے گا۔ چنانچہ وہ مجھے اپنے ہمراہ لے کر چلے راستہ میں ایک حلوائی کی دوکان سے لڈو کی ایک ہانڈی خریدوائی اس علاقہ میں لڈو ہانڈی میں ملا کرتے تھے۔ لڈو لے کر ہم لوگ سرور صاحب تاجی کی خدمت میں پہنچے میرے دوست نے سرور شاہ صاحب کو میری پوری تفصیل سنائی شاہ صاحب نے ساری گفتگو سننے کے بعد فرمایا ”جانا تو پڑے گا لیکن کچھ نہیں ہو گا“ ان بزرگ کے الفاظ سن کر میں نے دل میں سوچا یہ بھی عجیب بزرگ ہیں فرماتے ہیں جانا تو پڑے گا اور ہو گا کچھ نہیں جب چلا ہی جاؤں گا تو سب کچھ ہو گا کانگریس

Marfat.com

گورنمنٹ ہے سخت سے سخت سزا دے گی دوست نے بھی کہا بابا کی بات پر عمل کرنا پڑے گا مجبور ہو گیا خود کو پولیس کے حوالہ کر دیا پولیس نے جیل بھجوا دیا۔ کیس چلا یہ بتاتا چلوں کہ جیل میں شاہی مہمان کی طرح رہا کیس میں پولیس میرے خلاف کوئی ثبوت پیش نہ کر سکی لہٰذا عدم ثبوت کی بناء پر باعزت بری ہو گیا۔

سرور بابا صاحب کی ہستی فنا فی الشیخ کی ہستی تھی۔ سرکار بابا صاحب کے کرم سے آپ نے ۱۹ حج و زیارت کا شرف حاصل کیا قارئین آپ کے کلام سے آپ کے فنا فی الشیخ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ چند اشعار پیش ہیں۔

شاد باش اے خیال تاج الدینؒ رو بسوئے نہال تاج الدینؒ
ہم شبیہہ رسولؐ شان علیؓ ہم خیال بلالؓ تاج الدینؒ
صد ہزاراں سلام باد صباء بہ رساں بر جمال تاج الدینؒ
گفت سرور بشوق در مجلس ما بندہ ذوالجلال تاج الدینؒ

ہر بلائے ناگہانی سر سے سرور ٹل گئی جب کہا میں نے کہ یا سرکار تاج الاولیاءؒ

اس بابا صاحب کے عاشق کا وصال ۲۹ ذالحجہ ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۵ جنوری بروز جمعرات ہوا دوسرے روز بعد نماز جمعہ تاج آباد شریف ہی میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے مریدین نے آپ کا بہت شاندار مقبرہ بنایا ہے اور ساتھ ہی زائرین کے ٹھہرنے کا انتظام بھی ہے۔ مزار مبارک پر سرکار باباؒ کے کرم سے فوجدار صاحب نے آپ کی بہت خدمت کی۔ اب بتایا جاتا ہے کہ سرور بابا صاحبؒ نے ۱۵۰ سال کی عمر پائی تھی۔

سید حامد حسین شاہ صاحب تاجی (بھیلسہ گوالیار بھارت)

———— از ————

الحاج سید فتح علی صاحب حیدری قادری تاجی

آپ سیتا کیٹری. بھیلسہ گوالیار کے بہت بڑے زمیندار تھے۔ سرکار تاج

Marfat.com

الدین الاولیاء نے آپ کو تین سال اپنی خدمت میں رکھکر بے حد نوازا۔ آپ سے بھی سینکڑوں افراد نے فیض پایا آپ نے اپنی سرکار تاج الاولیاء میں حاضری اور نوازشات کے جو واقعات سنائے تھے۔ پیش کر رہا ہوں۔

سید حامد حسین صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک ملازم نے مجھے آکر بتایا کہ ہمارے پڑوسی زمیندار کے آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے یہ سن کر میں نے بے حد غصہ میں اس سے دریافت کیا کہ تو نے سرکارؐ کی شان میں اس شخص کی گستاخی کس طرح برداشت کی اور ایک چانٹا رسید کر کے کہا تو وہیں مر نہیں گیا مجھے یہاں آکر بتا رہا ہے اسی غصہ میں 'میں نے اپنی بندوق لی اور اس جگہ جا کر بیٹھ گیا جس راستہ سے وہ شخص گزر کر جایا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے میری مراد پوری ہوئی۔

وہ شخص میرے سامنے آگیا وہ بات جو اس شخص نے میرے ملازم کے سامنے کی تھی اس کی تصدیق کی۔ اور بندوق کی گولی اس کے سینہ کے آرپار کر دی اور وہاں سے گھر آگیا چونکہ گولی چلاتے وقت وہاں کوئی اور موجود نہیں تھا کسی طرح میرے قریبی عزیزوں کو اس کا پتہ چل گیا۔ ان لوگوں نے میری دشمنی میں خفیہ طور پر اس کی اطلاع پولیس کو دے دی جب مجھے علم ہوا تو میں گھر سے نکل کر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گیا سفر کرتے کرتے میں ناگپور پہنچا یہاں معلوم ہوا کہ ایک کامل بزرگ حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ کا شکردرہ میں قیام ہے۔ چنانچہ ان کا نام سن کر دل میں ایک تڑپ پیدا ہوئی۔ جس وقت میں بابا صاحب کی خدمت میں پہنچا تو آپنے مجھے دیکھ کر فرمایا "ارے ہمارا گدھا آیا ہے اس کو باندھ دو چنانچہ مجھے باندھ دیا گیا تیسرے دن خادم حضرات کی درخواست پر مجھے کھول دیا گیا۔ حکم ہوا "یہیں رہتے" چنانچہ میں مستقل تین سال تک بابا صاحب کی خدمت میں رہا میرے گھر کے کسی فرد کو میرا کچھ پتہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ عرض کروں کہ مجھے بھی کبھی یہ محسوس نہیں ہوا۔ کہ میرے بیوی بچے اور عزیز بھی ہیں سرکار بابا صاحب نواز رہے تھے میرے دن عید اور راتیں شب برات کی طرح گزر رہی تھیں

کہ ایک روز سرکار بابا صاحب نے ایک درخت سے گرا ہوا سوکھا پتہ عنایت فرما کر حکم دیا "حضرت جا کو آؤ" دنیا کی سزا دنیا میں بھگتے' اور عبدالرحیم' عبدالکریم بھی آتے۔ یہ حکم ملتے ہی بیوی بچے گھر دوار سب یاد آگئے لیکن جنت سے نکلنے کا افسوس بھی تھا حکم کی تعمیل میں روانگی کی تیاری کی سرکار نے تمام انتظامات فرمادیئے ناگپور شریف سے روانہ ہوتے وقت ہی دل میں یہ طے کیا کہ بجائے اپنے گھر جانے کے پہلے سسرال جاکر حالات معلوم کرلوں چنانچہ میں سسرال میں پہنچا۔ اتفاق سے جس کمرہ میں داخل ہوا۔ اس کمرہ میں میرے بچے اپنی ماں کے پاس موجود تھے۔ اور میری بیوی بستر مرگ پر ان سے دریافت کر رہی تھی کیا تمہارے ابا آگئے میں دوڑ کر سرہانے پہنچا اور پلنگ پر دونوں ہاتھ رکھ کر جھک گیا بیوی نے مجھے غور سے دیکھا اور دریافت کیا آگئے اس جملہ کے ساتھ ہی ان کی روح پرواز کر گئی بچوں سے معلوم ہوا کئی روز سے یہی کہہ رہی تھیں تمہارے ابا آگئے کب آئیں گے چنانچہ میرے ہاتھوں اہلیہ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ سرکار نے جو کچھ فرمایا تھا۔ اس میں سوکھا پتہ جو عنایت کیا تھا وہ تو پورا ہوگیا۔

ان کو ہوتی ہے خبر آہ رسا سے پہلے

ناگپور شریف سے فوراً" واپسی کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ میری اہلیہ کی آخری تمنا (مجھے دیکھنے کی) پوری کرنی تھی۔

بیوی کی تدفین کے بعد یہ خیال ہوا کہ اب تو بیوی ہی نہ رہی تو عبدالرحیم' عبدالکریم کسی طرح آئیں گے ادھر جو معلومات کی تو پتہ چلا کہ تمام جائداد مکان وغیرہ پر ان عزیزوں نے قبضہ کرلیا ہے جنھوں نے میرے خلاف پولیس کو اطلاع دی تھی یہ سن کر بہت افسوس ہوا۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے میں نے سرکار کے اس حکم کی تعمیل میں کہ دنیا کی سزا دنیا میں بھگتے پولیس تھانہ جاکر پیش ہوگیا کہ جس ملزم کی آپ لوگوں کو تلاش تھی وہ میں ہی ہوں چنانچہ پولیس نے حراست میں لے لیا مقدمہ چلا سزا ہوگئی جیل میں سرکار کی بتائی ہوئی نذر خضری پیش کرتا رہا سرکار بابا صاحب کا ایک

Marfat.com

کرم رہا کہ جیل کے قیدی، جیل کے ملازمین سب بابا صاحب کے عقیدت مند ہو گئے ہر شخص کی زبان پر "بابا" "بابا" ہو گیا اتفاق سے ایک روز چند قیدیوں کے ہمراہ بیگم صاحب بھوپال کے محل میں کسی کام سے بھیجا گیا انہوں نے مجھے دیکھا میری شکل شباہت دیکھ کر مجھ سے میرا پتہ دریافت کیا بعد میں ولیعہد کو حکم دیا کہ ان کی ضمانت کا انتظام کر کے ان کو بری کرادو۔ چنانچہ ولیعہد نے انتظام کیا اور میں بری ہو گیا بری ہونے کے بعد سرکار بابا صاحب کی خدمت میں پوری تفصیل لکھ کر ایک عریضہ روانہ کیا جواب میں سرکار نے اس عریضہ پر گول دائرہ (حصار) بنا کر مجھے روانہ کروا دیا وہ مجھے جیسے ہی ملا میں سمجھ گیا کہ سرکار کا حکم ہے کہ ابھی جیل میں رہو چنانچہ واپس جیل پہنچا اور اندر داخل ہو گیا مجھے دیکھ کر جیل کے تمام افسران میرے پاس آ گئے ان کو میں نے بتایا کہ میں اپنی سزا یہیں پوری کروں گا۔ اس پر ان سب نے مجھے سمجھایا کہ آپ کی ضمانت ہو گئی ہے اب آپ جیل میں نہیں رہ سکتے لیکن میں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اس کی اطلاع وزیر اعظم گوالیار کو دی گئی وہ خود تشریف لائے اور مجھے سمجھایا کہ قانونی طور پر اب آپ جیل میں نہیں رہ سکتے اس پر میں نے ان کو بہت سخت الفاظ میں کہا کہ تم میں جتنی طاقت ہو لگا کر مجھے جیل سے نکال لو تم لوگوں نے مجھے تباہ و برباد کر دیا ہے میرے عزیزوں نے میری تمام جائداد مکان وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے ایسی مفلوک الحالی میں میں باہر رہ کر کیا کروں گا دوسری بات یہ بھی ہے کہ تمام عزیز جائداد کی وجہ سے میرے دشمن ہو گئے ہیں چنانچہ ان حضرات نے طے کیا کہ میرے حفاظت کے لئے میرے مکان پر فوج کا پہرہ لگایا جائے اور جو جائداد دوسرے لوگوں نے لے لی ہے وہ واپس دلوادی جائے چنانچہ ان سب انتظامات کے بعد مجھے گھر پہنچایا گیا میرے سزا پوری ہونے سے قبل مجھے ضمانت پر رہا کیا گیا تھا سرکار نے فوج کا گھر پر پہرہ لگوا کر سزا اس طرح پوری کرادی اب تیسرا معاملہ عبدالرحیم عبدالکریم آتے چنانچہ پہرہ ہٹنے کے بعد دوسری شادی کی ان سے عبدالرحیم اور عبدالکریم پیدا ہوئے سرکار نے مجھے نذر خضری اور اولاد نرینہ کے لئے گنڈہ کا عمل

Marfat.com

عنایت فرمایا تھا یہ دونوں عمل کی اجازت میں آپکو (حیدری صاحب کو) دیتا ہوں حضرت سید حامد حسین صاحب کے جیل کے واقعات جو معتبر حضرات سے معلوم ہوئے وہ یہ ہیں کہ جن دنوں آپ جیل میں تھے تمام قیدی جیل کے ملازمین جن میں افسران بھی شامل تھے آپ کے بے حد عقیدت مند ہو گئے تھے۔ اور ہر شخص کی زبان پر "بابا" "بابا" ہو گیا تھا۔ آپ نے بابا صاحب کے سلسلہ کے فروغ میں پوری زندگی گزار دی اور مخلوق کو فیض پہنچایا۔

حضرت محمد شفیع صاحب تاجی

آپ روہتک کے قریب ایک قصبہ کانور نگاڑو کے رہنے والے تھے۔ آپ نے بھی فوج کی ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت جب آپ بغداد شریف حاضر ہوئے تو وہاں ایک بزرگ سے شرف بیعت حاصل کی۔ اور بعد میں اپنے پیرو مرشد کے حکم پر کہ ناگپور جاؤ اور بڑے بابا صاحبؒ کی خدمت کرو۔ چنانچہ یہ حضرت ۱۹۲۳ میں سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت سرکار کا قیام شکردرہ شریف میں تھا۔ حضور بابا صاحبؒ نے شفیع بابا صاحب کو حکم دیا۔ محنت سے روزی کماتے اور اللہ اللہ کرتے۔"

آپ اس حکم کی تعمیل میں لوگوں کے گھروں کا پانی بھرتے۔ اور بسکٹ وغیرہ بیچ کر گزارہ کرتے تھے۔ حضور نے اپنے وصال کے بعد شفیع بابا کو ساؤنیر جانے کا حکم دیا یہاں بھی آپ نے حلال روزی کی خاطر ملازمت اختیار کرلی۔ اور اللہ اللہ میں لگے رہے۔

سرکار تاج الاولیاء کے کرم سے محمد شفیع صاحب شفیع بابا بنا دیئے گئے اور مخلوق کو فیض پہنچانے لگے۔ حضور بابا صاحب کے کرم سے سکھدیو مہاراج بدہیلہ ساؤنگی۔ تحصیل ساؤنیر آپ کے ایسے عقیدت مند ہوئے کہ ساری زندگی شفیع بابا صاحب کی خدمت کی۔ حضرت شفیع بابا صاحب دربار تاج الاولیاءؒ میں حاضر ہونے والوں

Marfat.com

کی بے حد خدمت کرتے تھے آپ کی قیام گاہ سے سرکار بابا صاحب کا لنگر بھی جاری تھا۔ سرکار بابا صاحب کے واکی شریف کے ششماہی عرس مبارک پر آپ خصوصی خدمات انجام دیتے تھے۔ غرض بابا صاحبؒ کی تقریبات میں اور بابا صاحبؒ کے بچوں کی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔

۱۷ شوال کو آپ کا وصال ہوا۔ تاج آباد شریف میں تدفین ہوئی۔ ہر سال ۱۷ شوال کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے جس میں خدام دربار تاج الاولیاء سے چادر مبارک صندل شریف اور پھول وغیرہ لے جا کر بہت اہتمام سے آپ کے مزار پر پیش کرتے ہیں۔

حضرت منصور بابا صاحب تاجیؒ

بابا صاحبؒ کے بچوں میں موجودہ دور میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ لیکن مخلوق بے خبر تھی ایک صاحب پریشان حال سرکار بابا میں حاضر ہوئے روضہ مبارک پر اپنی پریشانی بیان کی اس کے بعد صدر بازار کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے۔ آواز آئی کہ ہمارے قطب وقت منصور بابا سے ملو۔ یہ حضرت منصور بابا سے ملے اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا ان کا کام ہو گیا اس کے بعد منصور بابا مخلوق کو فیض پہنچاتے رہے۔ ۶ رجب ۱۴۰۱ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ سرکار کے پائین میں تدفین ہوئی عقیدت مندوں نے آپ کا شاندار مقبرہ بنوایا جو مرجع الخلائق ہے سرکار کے پائین میں جن فیض یافتہ بچوں اور بچیوں کی تدفین ہوئی ہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت عبدالقادر عرف بمبئی والے بابا صاحب تاجیؒ (۲) حضرت خواجہ علی امیرالدین صاحب عرف خواجہ بابا صاحب تاجیؒ (۳) حضرت فتح محمد شاہ صاحب تاجیؒ (۴) شہزادی اماں صاحبہ تاجیؒ (۵) پاکستانی اماں صاحبہ تاجی (۶) پٹیل بابا صاحب تاجیؒ (۷) چاند بابا صاحب تاجیؒ (۸) حضرت مولانا نجم الدین صاحب تاجیؒ (۹) حضرت بابا جلیل صاحب تاجیؒ (۱۰) پاشا صاحب تاجیؒ (۱۱)

Marfat.com

.... (۱۲) حضرت سرور بابا صاحب تاجیؒ (۱۳) حضرت فرید الدین چھوٹے بابا صاحب تاجی سجادہ نشین امان صاحب تاجیؒ (۱۴) رسول بابا صاحب تاجیؒ، بچو بابا صاحب تاجیؒ، فرید الدین عرف کریم بابا صاحب تاجیؒ وغیرہ۔ ان تمام مزارات پر عیدین کے موقع پر دربار کی جانب سے چادریں اور پھول پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت بابا سید شاہ عبد الشکور گیلانی تاجیؒ

آپ گیلانی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز تھے۔ سرکار تاج الاولیاء کی خدمت میں حاضر ہوئے سرکار کی نظر فیض اثر نے دنیا بدل ڈالی۔ حلقہ ادارت میں داخل ہونے کے بعد سب کچھ ترک کر کے نثار ہو گئے۔ سرکار کے حکم پر دشت و صحرا میں چلہ کشی کی پھر مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ اس کے بعد حیدر آباد دکن میں مخلوق خدا کو فیض پہنچاتے رہے آپ کے متعلق آزاد کشمیر سے سید نظام الدین صاحب ازہری قادری تاجی نے لکھا ہے کہ غوثیت کے مرتبہ پر فائز تھے اور جمال و جلال کا مجموعہ تھے۔ چار مرتبہ ضلع مظفر آباد حسب الحکم سرکار تاج الاولیاء تشریف لے گئے جہاں حضرت غوث وقت الحاج مولانا محمد برکت اللہ صاحب (سرکار جھاگوی) کو تیسرے دورہ میں سلسلہ عالیہ تاجیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ تشریف لائے اور پھر حیدر آباد دکن پہنچنے کے ۴ ماہ بعد آپ کا ۱۹۴۷ء میں وصال ہوا۔ آپ کا مزار مبارک دکن میں مرجع خلائق ہے۔

عارف اللہ صاحب تاجی المعروف بنڈل شاہ صاحبؒ

راوی: میوزک ڈائریکٹر نوشاد نے فلمی دنیا میں ایک نام پیدا کیا۔ ان کی اتنی زیادہ مقبولیت کا راز رسالہ شمع دہلی میں بنڈل شاہ صاحب کا واقعہ شائع ہونے پر پتہ چلا کہ بنڈل شاہ صاحب تاجی کی دعاؤں نے انہیں اس مقام تک پہنچایا۔ اس واقعہ کے شائع ہونے سے تاجی برادران کی معلومات مین بھی اضافہ ہوا کہ حضرت بابا تاج الدین کے مرید اور فیض یافتہ بچے تھے۔ ان کا پورا واقعہ جو رسالہ میں شائع ہوا ہے پیش قارئین

Marfat.com

عارف اللہ عرف بنڈل شاہ تاجی

ہے

حضرت عارف اللہ شاہ صاحب تاجی مدارس کی سیشن عدالت کے جج تھے بمبئی میں آپ سائیں بنڈل شاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ انگریزی زبان کے ماہر تھے۔ جو کچھ بھی لکھتے۔ انگریزی کے رومن حروف میں لکھتے۔ آپ جذبی کیفیت میں ایک روشن ضمیر بزرگ تھے۔ اکثر مریضوں کو آپ سنگترہ کھانے کی ہدایت فرماتے۔ ایک روز میں نے ان کے ایک مرید سے دریافت کیا کہ بابا مریضوں کو صرف سنگترہ کھانے کا حکم

کیوں دیتے ہیں۔ تو اس نے بتایا کہ بابا کا یہ حکم اس لئے ہوتا ہے کہ مریض بابا تاج الدین کے دربار ناگپور شریف جا کر حاضری دے ہم مریض کو سمجھا دیتے ہیں۔ بابا بنڈل شاہ حضرت تاج الدین باباؒ کے مرید ہیں۔

بنڈل شاہ صاحب تاجی سے کوئی مالی پریشانی کا ذکر کرتا تو آپ اسے ایک سادے کاغذ پر اس کی ضرورت کے مطابق چیک کی طرح رقم لکھ کر دیتے تھے اور وہ رقم اسے کسی نہ کسی طرح اللہ کے کرم سے مل جاتی تھی۔ ایک روز بابا کو مین ڈائرکٹر کاردار سے ملانے کاردار اسٹوڈیو لے کر گیا۔ ان دنوں کاردار فلم دل لگی کی ایڈیٹنگ میں مصروف تھے۔ بابا صاحب ایڈیٹنگ روم میں داخل ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا۔ یہاں کیا کام ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ بابا یہاں فوٹو کھینچے جاتے ہیں۔ بابا نے حکم دیا میرا فوٹو کھینچو۔ چنانچہ فوٹو گرافر کو بلا کر بابا کی تصویر لی۔ اب بابا نے کہنا شروع کیا کہ میرا فوٹو دکھاؤ۔ بابا کو سمجھایا کہ تصویر بننے میں دیر لگتی ہے لیکن وہ ضد کرنے لگے تو فوٹو گرافر نے تصویر بنا کر بابا کو پیش کی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا "ان کو کچھ دینا چاہیے۔ ایک مرید جو انکے ساتھ آیا تھا اس نے بابا سے عرض کیا بابا ان کو چیک دے دیجئے" میں نے کاردار کی طرف اشارہ کر کے بابا سے عرض کیا یہ دوکان انکی ہے۔ حالانکہ کاردار ان چیزوں پر یقین نہیں کرتے تھے لیکن میں نے ان کو سمجھایا کہ بابا آپکو جو کچھ بھی دیں احترام کے ساتھ لے کر محفوظ رکھیں۔ بابا نے ایک کاغذ منگوا کر اس پر لکھا۔

"Pay Him Rupees 25 Lacks"

(انہیں پچیس لاکھ روپیئے دیئے جائیں)

اس کے نیچے دستخط کر کے میاں کاردار کو عطا کیا۔ انہوں نے رکھ لیا۔ کاردار کو میں نے بتایا کہ بابا نے جسے بھی یہ چیک دیا وہ کسی نہ کسی طرح کیش ضرور ہوا۔

میرے سمجھانے کے باوجود کاردار نے کہا۔ اس بوڑھے نے ایک کاغذ کا ٹکڑا تھما دیا ہے۔ آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ لیکن میرے اصرار پر اس نے اسے

Marfat.com

رکھ لیا۔ اس کے بعد انکی فلم دل لگی بہت کم لاگت سے تیار ہوئی اور سپرہٹ ثابت ہوئی۔ میاں کاردار پر دولت کی بارش شروع ہوئی اسکے بعد دو فلمیں اور بنائیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا میاں کاردار اپنے آفس کی تجوری میں پیسے پیروں سے دبا دبا کر رکھتے تھے۔ ہاتھوں کی طاقت سے وہ اتنے نہیں دبتے تھے ایک روز کاردار نے مجھ سے کہا واقعی نوشاد بابا نے مجھے جو چیک دیا تھا وہ کیش ہو گیا اور اپنا ایک خواب سنایا میں نے دیکھا کہ بابا اسٹوڈیو میں شوٹنگ دیکھنے آئے ہیں اور کرسی پر بیٹھ کر شوٹنگ دیکھ رہے ہیں تھوڑے دیر کے بعد یونٹ کے لوگوں نے شور مچایا کہ بابا کا انتقال ہو گیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو بابا کا سر کرسی پر لڑھک گیا تھا۔ ذرا بابا کی خیریت معلوم کرو میں انکی خدمت میں حاضر ہو کر نذر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں ناگپاڑے (بمبئی) گیا تو معلوم ہوا کہ اسی رات بابا کا انتقال ہو گیا۔ بابا نے جن جن حضرات کو چیک دیا وہ کسی نہ کسی طرح کیش ہوا۔ بمبئی کی ایک مشہور شخصیت ایس۔ یو۔ سنی کو بھی بابا نے چیک اور ایک سائن بورڈ پر نیوی آرمی اور کمانڈر کے لفظ بھی لکھ کر دیئے تھے اس کے متعلق ان کے مرید نے بتایا تھا کہ آپ کوئی کام شروع کریں گے اس میں آپ کی کمانڈر کی پوزیشن ہو گی۔ چنانچہ انہوں نے ایک ادارہ قائم کیا اور اس کی کمانڈ انہی کے پاس تھی اب چیک کی رقم بھی (اتنی ہی) ایک فائننسر نے سنی صاحب کو خود لا کر پیش کی۔ ایک اور بابا کی کرامت میرے دیکھنے میں آئی ہوا یہ کہ ایک روز بابا نے مجھ کو کہا کہ ٹیکسی منگواؤ۔ ٹیکسی آئی اور بابا اور میں ٹیکسی میں بیٹھ کر چوپاٹی گئے۔ پھر بابا نے کہیں اور چلنے کو کہا۔ وہاں گئے وہاں سے پھر اور جگہ اس طرح شام ہو گئی۔ شام میں ناگپاڑے پہنچے (بابا کی قیام کی جگہ) میں نے عرض کیا بابا اتریں گھر آگیا۔ بابا نے کہا "میں نہیں اترتا مجھے ابھی اندھیری جانا ہے۔ اندھیری میں ایک ضعیف محترمہ رہتی تھی بابا اکثر ان سے ملنے جایا کرتے تھے ٹیکسی ڈرائیور نے مجھ سے کہا گاڑی میں اب پٹرول ختم ہو گیا ہے آپ دیکھ لیں دوسری بات یہ تھی کہ وہ خود بھی تھک گیا تھا۔ میں نے دیکھا پٹرول کی سوئی زیرو سے بھی نیچے آگئی تھی

میں نے پھر عرض کیا کہ آپ نیچے آجائیں اس ٹیکسی والے کو چھوڑ کر دوسری ٹیکسی کر لینگے اس میں پٹرول بالکل نہیں ہے بابا نے فرمایا "پٹرول بن جائیگا" گاڑی چلے گی" گاڑی چلے گی یہ تکرار کے بعد فرمایا "پٹرول بن گیا ڈرائیور سے کہو گاڑی چلائے میں نے ڈرائیور سے کہا بھائی تم گاڑی اسٹارٹ کرو کسی قریب کے پمپ سے پٹرول لے لینا ڈرائیور نے مجھے قہر آلود نظروں سے دیکھا اور گاڑی اسٹارٹ کی وہ چلنے لگی اس نے کہا ہو سکتا ہے دو چار پٹرول کے قطرے سے گاڑی اسٹارٹ ہو گئی ہو ابھی یہ تھوڑی دور بھی نہیں جائیگی لیکن ہم بغیر پٹرول کے ۲۰۔ ۲۲ میل اندھیری پہنچے بابا ان جن خاتون سے ملے پھر واپس بابا کی قیام گاہ ناگپاڑہ آئے یہ کرامت دیکھ کر ڈرائیور تو بابا کے نیچے اترتے ہی انکے قدموں میں گر گیا اور رو رو کر معافی کے ساتھ اپنی پریشانی بیان کی بابا نے مجھ سے پوچھا یہ کیا کہتا ہے میں نے عرض کیا یہ ۱۰ ہزار کا مقروض ہے اور جن لوگوں سے قرض لیا ہے وہ بہت پریشان کر رہے ہیں بابا نے اس سے کہا "کاغذ لا" ڈرائیور نے زمین سے ایک کاغذ اٹھا کر دیا بابا نے اس پر لکھا دس ہزار روپے حامل رقعہ کو ادا کر دیئے جائیں۔ یہ ڈرائیور غیر مسلم تھا بہت عقیدت سے وہ چیک لے کر روانہ ہو گیا دوسرے روز میری موجودگی میں وہ مٹھائی پھول اور ناریل لے کر حاضر ہوا۔ بابا کی قدم بوسی کی اور ہار پہنا کر مٹھائی اور ناریل پیش کیا اور بتایا کہ مجھے ۱۰ ہزار مل گئے۔ میں ہمیشہ سٹہ کھیلتا رہا ہوں لیکن کبھی اتنے پیسے نہیں ملے کل جو سٹہ لگایا تھا تو پورے ۱۰ ہزار مل گئے اب میں کچھ اپنے بارے میں بھی عرض کروں کہ میری بابا سے کیسے ملاقات ہوئی اور مجھ پر کیا کرم کیا ایک میرے ملنے والے جن کا تعلق دہلی سے تھا۔ بابا کے پاس اکثر حاضری دیتے تھے۔ ایک روز میرے داود کے مکان پر آئے ان کا انکی بیوی سے جھگڑا چل رہا تھا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مجھ سے کہا کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے آپ کچھ مشورہ دیں۔ میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے بابا سے جا کر عرض کرو۔ وہ بابا کے پاس گئے بابا کے کے مریدوں نے کہا کہ یہ بابا کی عبادت کا وقت ہے اس وقت تم نہیں مل سکتے یہ پریشان تھے رونے لگے تو ان

Marfat.com

لوگوں نے کہا ابھی آپ بابا کی پشت کی طرف بیٹھ جاؤ ابھی کچھ نہ کہنا بابا کی ریاضت نرالی تھی ان کے پاس رسّی کے بہت بڑے بڑے بنڈل رکھے رہتے تھے وہ اسے کھولتے اور پھر لپیٹتے اس لئے عام لوگوں نے انہیں بنڈل شاہ بابا کے نام سے مشہور کر دیا تھا یہ اصل میں ان کی تسبیح تھی اور اس سے وہ مخلوق کی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھاتے تھے بابا نے ان صاحب کو پلٹ کر بھی نہیں دیکھا خود ہی خود بولنے لگے اسکی ماں طوائف' اسکی نانی طوائف' وہ تیری کب ہو سکتی ہے طلاق دے دے طلاق دے دے۔ بابا کے یہ الفاظ سن کر وہ وہاں سے بھاگ کر میرے پاس آئے اور بتایا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہتا ہوں لیکن بابا نے اسکا خاندان بتایا کہ وہ طوائف زادی اور طوائف ہے اسے طلاق دے دے یہ راز صرف مجھے معلوم تھا جو بابا نے خود بتایا۔ میں نے انکو سمجھایا کہ جب بابا نے حکم دیا ہے تو تم طلاق دے دو۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے دوسرے روز وہ عورت خود ہی چلی گئی۔ اس واقعہ کے بعد میں سوچتا رہا کہ میں بابا سے آج تک کیوں نہیں ملا۔ مجھے بزرگوں سے ملنے کا ہمیشہ شوق رہا ہے اسی رات میں ارادہ کر لیا صبح بابا سے ضرور ملونگا۔ صبح میں کاردار اسٹوڈیو گیا اور اپنے اسٹنٹ غلام محمد کو ہدایت دی کہ تم گلوکاروں سے ریہل سل کراتے رہو۔ میں کچھ دیر بعد آؤنگا یہ کہہ کر میں میوزک روم میں داخل ہوا تو سامنے دیکھا کہ ایک کرسی پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے ہیں انکے ہمراہ ایک اور صاحب بھی ہیں ان صاحب نے مجھ سے دریافت کیا؟ کیا آپکا نام نوشاد ہے میں نے کہا جی ہاں انہوں نے بتایا کہ رات ۹ بجے سے بابا نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ پریل میں ایک میوزک والا رہتا ہے اس سے ملنا ہے تھوڑی دیر بعد یہی ضد تھی چنانچہ میں بابا کو یہاں لیکر آیا۔ میں نے بابا کو سلام کیا۔ بابا نے ہنسنا شروع کیا بابا کے مرید نے بابا سے عرض کیا بابا جس میوزک والے سے آپ ملنا چاہتے تھے۔ وہ یہی نوشاد صاحب ہیں۔ بابا نے فرمایا "گنی ہے گنی ہے" بس کئی بار یہی کہتے رہے انکے مرید نے پھر عرض کیا اگر یہ لڑکا اچھا ہے تو اسے کچھ عطا کیجئے بابا نے کاغذ طلب کیا اسپر لکھا اسے ۲۵ لاکھ روپے ادا کر دیئے جائیں۔

Marfat.com

اس وقت تک میں بابا کے کشف و کرامات سے اتنا واقف نہ تھا۔ انکے مرید نے کہا آپ بہت خوش قسمت ہیں بابا نے خود آکر اتنی بڑی رقم کا چیک دیا ہے وہ چیک لے کر میں نے دیکھا اور بابا کو واپس کر کے عرض کیا بابا مجھے اتنی بڑی رقم نہیں چاہیئے مجھے پانچ سو روپے تنخواہ ملتی ہے جس سے میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے مجھے تو صرف آپ کی دعا کی ضرورت ہے اتنی بڑی رقم سے تو میں دنیا میں زیادہ الجھ جاؤنگا بابا نے مرید سے پوچھا یہ کیا چاہتا ہے مرید نے عرض کیا آپکی دعا چاہتا ہے بابا سے پھر میں نے دعا کے لیے عرض کیا بابا نے غور سے سن کر میری پیٹھ پر ہاتھ مارا اور کہا تو پہلا آدمی ہے جو پیسے نہیں مانگتا خوش ہو کر آپنے اس چیک کی پشت پر ایک دعا لکھ کر دی اور فرمایا "اسے بعد عشاء پڑھا کرو اسے میں نے پڑھنا شروع کیا اسکے بعد بڑے بڑے ڈائریکٹر' پروڈیوسر آکر بڑی بڑی آفر دینے لگے مگر میں ایک دو فلموں کی موسیقی سے زیادہ کبھی کام نہیں لیتا تھا اسی دوران فلمستان کے مالک میرے پاس آئے اور بیس پچیس ہزار ماہانہ کی آفر کی غرض سال ڈیڑھ سال بعد جب میں نے حساب لگایا تو آپکو حیرت ہوگی کہ اگر میں تمام فلمیں سائن کر دیتا تو کب کے ۲۵ لاکھ مل چکے ہوتے بابا کی دعا میں برابر پڑھتا ہوں ایک اور واقعہ احمد ڈار تاجی نے سنایا ایک روز بابا نے اپنے مرید کو حکم دیا ہندوستان کے حکمران آنے والے ہیں ان کے لئے چائے بناؤ تھوڑی دیر بعد جواہرلال نہرو اور مرارجی ڈیسائی حاضر ہوئے۔ بابا کی چائے پی ہندوستان کی تقسیم کے بعد یکے بعد دیگرے یہ دونوں ہندوستان کے وزیر اعظم ہوئے یہ سرکار تاج والے کے فیض یافتہ بچہ کی کرامات تھیں تو آقا کی کرامت کا کیا کہنا"

فیض یافتہ مستورات

جن کے حالات معلوم ہوئے ہیں تحریر کر رہا ہوں

مریم بی اماں صاحبہ تاجیؒ

آپ کی پیدائش قصبہ کا جلیشور تعلقہ مرتضیٰ پور ضلع اکولہ میں ہوئی۔ آپ شادی کے بعد بہت تھوڑی دن اپنے سسرال رہنے پائی تھیں کہ ان کے بھائی جناب

Marfat.com

مریم بی اماں صاحبہ تاجی (کامٹی، ناگپور)

Marfat.com

قطب الدین صاحب نے اپنے گھر لا رکھا۔ اماں صاحبہ ہر دم یاد الٰہی میں مصروف رہتیں صوم و صلوٰۃ کی بے حد پابند تھیں۔ دنیا کی طرف آپ کی توجہ مطلق نہ تھی۔ کامٹی میں ایک درویش تشریف لائے اور انہوں نے اماں صاحبہ کو دیکھ کر فرمایا کہ ان کے حصہ کی دولت حضرت بابا صاحب قبلہؒ کے پاس ہے۔ جو عنقریب ملے گی۔ آپکو فوری حضرت بابا صاحبؒ کی خدمت میں پہنچ جانا چاہیئے۔

خضر صفت درویش کا اشارہ پاتے ہی اماں صاحبہ پاگل خانہ حاضری ہوئیں حضور نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا "میں تیرا مدت سے انتظار کر رہا تھا یہ کہہ کر اماں صاحبہ کے دونوں ہاتھوں کی چوڑیاں توڑ دیں اور فرمایا روزانہ آیا کرو" حکم کی تعمیل میں روزانہ پاگل خانہ جانے لگیں اور پھاٹک کے باہر ایک مقام پر پوری توجہ کے ساتھ حضور کی طرف رجوع ہو کر شام تک کھڑی رہتیں اس کے نتیجہ میں خوراک سے بے نیاز ہوتی گئیں۔ یہاں تک کہ بدن کے کپڑوں کا ہوش بھی نہ رہا۔ جب حضور پاگل خانہ سے شکردرہ اور شکردرہ سے واکی شریف گئے تو اماں صاحبہ آپ کے ہمراہ ہی رہیں مستقل ڈیڑھ سال کی ریاضت کے بعد ایک روز حضور نے کہناں ندی کی طرف چلتے ہوئے ایک خطرناک جنگل میں اماں صاحبہ کو قیام کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم دے کر حضور اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے ایک ہفتہ بعد اپنے ڈیرے پر کھڑے ہو کر واکوڑیا واکوڑیا پکارنا شروع کیا آپ کی آواز پر ایک کسان واکوڑیا نامی حاضر ہوا حضور نے اسے حکم دیا تیرے کھیت کے قریب ایک اماں رہتی ہیں انہیں روٹی لے جا کر دے اور ان کی خدمت کیا کر' مجاہدہ پر غور فرمایئے خطرناک جنگل میں بٹھایا اور پھر ایک ہفتہ کے بعد خبر لی کسان حکم کی تعمیل میں کھانا لے کر اماں صاحب کو ڈھونڈنے لگا کھیت کے قریب ایک کانٹے دار جھاڑی تھی جو کافی دور تک چلی گئی تھی اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا ایک جگہ پہنچا تو اماں صاحبہ کو آرام کرتے ہوئے پایا قریب جا کر واکوڑیا نے آواز دی۔ کوئی جواب نہ ملا تیسری بار اس نے کہا کہ مجھے بابا جی نے بھیجا ہے ان کے حکم سے کھانا لایا ہوں یہ سن کر اماں صاحبہ فوراً"

Marfat.com

اٹھیں اور اس کے ہاتھ سے کھانا لے لیا۔ واکوڑیا فوراً قریبی نالے سے پانی لے کر آیا۔ اماں صاحبہ جب کھانے سے فارغ ہوئیں تو واکوڑیا نے اماں صاحبہ سے دست بستہ عرض کی حضور کا حکم ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں لہٰذا یہ مقام خطرناک ہے آپ میری باڑی میں چلیں وہاں آپ کے لئے جھونپڑا بنا دیتا ہوں بہ اصرار شدید اماں صاحبہ نے قبول فرمایا اور واکوڑیا کے کھیت میں تشریف لے گئیں یہاں کبھی کبھی حضور بابا صاحبؒ قبلہ بھی تشریف لے آتے تھے اور اماں صاحب کو اپنے ہمراہ لے کر گھومنے جایا کرتے تھے گھوم کر جب آپ اپنے ڈیرے کی طرف واپس ہوتے تو اماں صاحبہ اپنے مقام پر ٹھہر جاتیں غرض کہ چند ہی دنوں میں برسوں کی ریاضت کو ختم کروا کر حضور نے اماں صاحبہ کو دولت دارین سے سرفراز فرما دیا۔ اماں صاحبہ اس قدر روشن ضمیر ہو گئیں تھیں کہ جو بابا صاحب قبلہ اپنے ڈیرے میں فرماتے اماں صاحبہ اس بات کا اظہار اپنے ڈیرے میں فرماتیں رفتہ رفتہ یہ نوبت پہنچی کہ ہزارہا حاجت مندوں کو حضور بابا صاحبؒ قبلہ اماں صاحبہ کی خدمت میں روانہ فرماتے۔ ان کی نظر فیض اثر مراد مندوں کو بامراد کر دیتی۔ حضور جب واکی شریف سے شکردرہ تشریف لائے تو اماں صاحبہ کو بھی ساتھ لے آئے۔ آپ سے بھی بے شمار کرامات ظہور میں آئیں۔

وصال

ایک روز سرکار بابا صاحبؒ اماں صاحبہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "یہ لو سنبھالو کنگھی اور یہ تمہاری کنجی" حضور یہ فرما کر لوٹے ہی تھے کہ آپ اپنی حقیقت کی طرف رجوع ہو گئی اور ۲۷ شوال ۱۳۳۷ھ کو شکردرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ سرکار بابا صاحب کے حکم سے آپ کا جنازہ مبارک کامٹی روانہ ہوا یہاں گاڑھے گھاٹ پر آپ کی تدفین ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپکی بھی کیفیت کا یہ عالم تھا کہ آپ کی فاتحہ چہلم کے موقعہ پر قبر مبارک وجد میں دیکھی گئی۔

Marfat.com

ایک مرتبہ آپ کے سالانہ عرس کے موقعہ پر محفل سماع گرم تھی مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی اور دیگر فیض یافتہ حضرات کے علاوہ بے شمار مخلوق موجود تھی قوال نے یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

پھر کیوں نہ میں اتراؤں سکھی ری
موری چندریا بابا نے رنگ رہی

دفعتاً" اماں صاحبہ کا مزار مبارک وجد میں آگیا۔ مجمع میں خوف و ہراس طاری ہونے لگا کہ کہیں مزار مبارک شق نہ ہو جائے اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالکریم شاہ صاحب تاجی نے چادر مبارک سے پردہ کر کے سرکار تاج الاولیاء کا جبہ مبارک اماں صاحبہ کے مزار پر ڈالا تب کیفیت رفع ہوئی اور بابا صاحبؒ نے ان کو مندرجہ ذیل خطابات سے بھی نوازا۔

میرا آفتاب عبدالرحیم میرا ماہتاب عبدالرحیم بھی فرمایا "دیکھو جی میرے عبدالرحیم کو سارا میخانہ پی کر بھی ھل من مزید۔ ھل من مزید کہتا ہے اور باہوش ہے"۔

عرس

اماں صاحبہ کے عرس مبارک کے انتظامات سرکار تاج الاولیاء کے خلفاء مریدین و خدام ہی کرتے ہیں اور چادر مبارک و صندل شریف تاج آباد شریف ہی سے روانہ ہوتا ہے۔ اماں صاحبہ کے سجادہ نشین جناب فرید الدین صاحب کا بھی وصال ہو گیا ہے آپ کی تدفین تاج آباد شریف میں ہوئی۔ سیٹھ عبدالکریم صاحب میمن نے بھی اماں صاحبہ کی درگاہ کی بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اماں صاحبہ کی ایک بہن بسم اللہ بی اماں کا کراچی میں قیام تھا۔ ان کی تدفین خانقاہ امجدیہ تاجیہ کے قریب ہوئی آپ کے دو صاجزادے (سید عزیز الدین صاحب اور سید مسماج الدین صاحب) کراچی میں مقیم ہیں۔ آج کل اماں صاحبہ کی درگاہ کے

Marfat.com

خدمت بابو بھائی کر رہے ہیں۔ زائرین کا بہت خیال کرتے ہیں۔

بی اماں صاحبہ تاجی راجورہ

آپ کا وطن چاندہ تھا۔ آپ کے والد پیش امام تھے ان کی پیدائش کے وقت ان کی والدہ صاحبہ نے منت مانی تھی کہ اولاد ہو گئی تو حضور کی خدمت میں نذر کردی جائے گی اس لئے کہ ان کی کوئی اولاد جیتی نہ تھی منت کے بعد بی اماں صاحبہ تولد ہوئیں اور کمسنی میں حضور کی نذر کردی گئیں جن کی پرورش حضور نے اپنے ماموں عبدالرحمن صاحب کے سپرد فرمائی۔ جب یہ سن بلوغ کو پہنچیں تو ان کے رشتے دار کسی طرح ان کو لے کر چاندہ چلے گئے۔ اور اپنے رشتے میں بیاہ دیا چند یوم بعد آپ کی حالت بدل گئی جس کو دیکھ کر سب پریشان ہوئے اور حضور کی خدمت میں لاکر حاضر کردیا۔ یہاں چند روز بعد آپ کا جذب سلوک سے بدل گیا آپ ہر وقت یاد الٰہی میں مصروف رہتیں حضور نے ان سے بھی بڑی بڑی مشقتیں اور ریاضتیں کرائی ہیں اور آپ کو عبدالرحمن کہہ کر یاد فرماتے تھے۔ مجھے (مولف) ان سے راجورہ میں شرف تکلم حاصل ہوا ہے آپ پابند صوم و صلواۃ اور صاحب کشف تھیں۔

محترمہ جن رحمانی اماں عرف نانی صاحبہ تاجی:

آپ فقیر خاندان سے تھیں اور مجرد درویشہ تھیں۔ ہمیشہ لنگوٹ باندھے لمبا کرتا پہنا کرتی تھی آپ اکثر مستانہ وار جھوم جھوم کر حضور کی شان میں گایا کرتیں۔ ایک بار آپ صبح میرے (مولف) پاس تشریف لائیں اور فرمایا حضور بابا قبلہ کا حکم ہے کہ تو (مولف) میرے ساتھ گھومنے چلے جہاں میں جاوٴں ہیں حضور کا نام سن کر ان کے ہمراہ ہو لیا انہوں نے اک پوٹلی میرے سر پر رکھ دی اور ہم دونوں اسٹیشن کی راہ چل پڑے کچھ دور گئے ہوں گے مجھے خیال ہوا کہ میں تو صرف ان ہی کے کہنے سے ان کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گیا حضور سے اجازت حاصل کر لیتا تو اچھا ہوتا۔ یہ خیال گزرا ہی تھا کہ حضور ٹانگے پر سوار شکر درہ کی طرف تیری کے ساتھ جا رہے ہیں میں کھڑا ہو گیا اجازت چاہی

Marfat.com

حضور نے ٹانگہ ہی میں بیٹھے بیٹھے میری طرف دیکھا اور کلمہ کی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھا کر جانے کے لئے اشارہ کیا۔ غرض کہ ہم دونوں ناگپور سے چاندور، چاندور سے بھساول اور بھساول سے بمبئی گئے۔ جب ہم بمبئی سے اجمیر کے لئے روانہ ہوئے راستہ میں آبو اسٹیشن پر ٹی ٹی آئی (ٹکٹ چیکر) نے ہم دونوں کو بلا ٹکٹ ہونے کی وجہ گاڑی سے اتار دیا اور آبو سے بحکم حضور میں نے ڈھائی گھر کی بھیک شروع کی۔ اور چند دن بعد جبکہ میں پالڈی سے قدم بوسی کے لئے واکر روڈ پر آیا جیسا کہ روزانہ یہاں آیا کرتا تھا اس دن حضور نے مجھے دیکھ کر گاڑی آگے بڑھائی میں بہت کمزور تھا تاہم قدم بوسی کے لئے دوڑا اور میری وہ جھولی جس میں ڈھائی گھر کی بھیک تھی گر پڑی اور کتے لپکے حضور نے ٹانگہ ہی میں بیٹھے بیٹھے کتوں کی طرف "نکو نکو مت کھاؤ یہ بڑی محنت کی روٹی ہے اور مجھے فرمایا چلے آؤ اب ادھر ادھر نہیں جاتے" بحکم حضور میں اور نانی صاحبہ شکردرہ حاضر ہو گئے نانی اماں آخر دم تک تاج آباد شریف ہی میں رہیں آپ کی کوئی بھی بات اسرار رموز سے خالی نہ تھی۔ آپ کا وصال تاج آباد شریف میں ہوا وہیں آرام فرما رہی ہیں۔

حنیفہ بی اماں تاجی

آپ حضور بابا صاحب قبلہ کی مریدہ خاص اور منشی سراج الملک کی اہلیہ تھیں۔ آپ کا قیام تاج آباد شریف میں تھا۔ ان کے پاس تبرکات حضور از قسم دندان مبارک۔ موئے مبارک اور ناخن وغیرہ تھے جو حضور نے زمانہ حیات میں حنیفہ بی اماں صاحبہ کو دے کر سرفراز فرمایا تھا جس کو آپ بزمانہ عرس غسل دیتی تھیں اور تمام زائرین کے دیدار کے بعد ایک جلوس مہندی کے نام سے نکالتی تھیں جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوتے تھے یہ جلوس ۲۴ محرم الحرام کو نکلتا تھا۔

سکو بائی سکینہ تاجی

آپ بمقام پلس گاؤں اسٹیشن سندھی ضلع وردھا میں ستی ماں کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ کنبی خاندان سے تھیں (مست مادر زاد ولیہ) حضور کے زمانہ حیات میں

Marfat.com

ایک بنجارہ (روئی دھنکنے والا) بنام گلاب حضور کی خدمت میں شکر ورہ حاضر ہوا عرض کی کہ میں دونوں آنکھوں سے معذور ہوں۔ سنتے ہی حضور نے فرمایا "اپنے گاؤں میں چراغ رکھ کر یہاں کیوں آیا ہے۔ جا اور مجھے وہاں دیکھ۔" چنانچہ یہ صاحب اپنے گاؤں واپس آئے اس وقت سکو بائی کا بچپن تھا۔ جوں ہی یہ بنجارہ واپس گھر آیا۔ سکو بائی اس کے گھر پہنچیں اور بنجارہ کے آنکھوں پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔ یہ حالت دیکھ کر بنجارہ کا خیال ہونے لگا کہ حضور نے ان ہی کے متعلق اشارہ کیا ہے۔ اس لئے کہ بنا میرے بلائے اور کہے یہ میرے گھر آئیں اور آتے ہی میری آنکھوں پر ہاتھ پھیر کر فوراً ہی روانہ ہو گئیں۔ اس کی آنکھوں کی روشنی بڑھنے لگی۔ غرضیکہ رفتہ رفتہ اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور اس دن سے سکو بائی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں لوگ آنے لگے اور آج بھی وہی حال ہے۔ یہاں کے انتظام کے لئے آپ نے صاحب دیش پانڈے وناراین بانگڑے نے ایک کمیٹی بھی قائم کی ہے۔ اس طرح سکو بائی سے بھی ہزاروں افراد نے فیض حاصل کیا ہے۔

خالہ اماں صاحبہ تاجی

آپ کا قیام بھوسادل جو بمبئی سے ناگپور لائن پر بہت بڑا جنکشن ہے یہیں تھا آپ سے بے شمار حضرات نے فیض حاصل کیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتیں۔ "میں تو سرکار تاج الاولیاء ناگپوری کی کنیز ہوں۔ فیض تو سب میرے بابا سرکار کا ہے۔ آپ کے متعلق یہ علم نہ ہو سکا کہ کس زمانے میں آپ سرکار میں حاضر ہوئی تھیں۔ ہو سکتا ہے سرکار نے وہیں کرم فرمادیا ہو۔ آپ کا اسم مبارک بھی کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ خالہ اماں ہی کے نام سے آپ مشہور ہوئیں۔ غالباً بھوسادل ہی میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔

شیر اماں صاحبہ تاجی

کامٹی کے ایک انگریز ڈاکٹر کی ہندو بیوی تھیں۔ ڈاکٹر شرابی تھا۔ شراب کے نشہ میں ان کو بہت مارتا تھا۔ بابا صاحب کا شہرہ سن کر ایک روز پاگل خانہ میں حاضر ہوئیں

Marfat.com

اور اپنے دل میں ساری تکالیف حضور سے بیان کیں۔ تب حضور نے ایک جگہ پیشاب کیا اور پیشاب سے تر تین کنکر اٹھا کر شیرا اماں کے منہ میں ڈال دیئے۔ شیرا اماں اسی وقت بے ہوش ہو گئیں۔ انگریز کو خبر ہوئی تو وہ آکر اماں کو ساتھ لے گیا۔ بہت علاج کیا اور کرایا مگر شیرا اماں تین دن تک بے ہوش رہیں۔ چوتھے روز جب ہوش میں آئیں تو وہ تینوں کنکر ان کے منہ سے نکلیں جس کو دیکھ کر وہ فرمانے لگیں "یہ وہ چیز ہی نہیں مجھ کو تو بابا نے مشک و عنبر کی گولیاں کھلائی تھیں۔ جس کی خوشبو سے میں بے ہوش ہو گئی تھی" انگریز نے ان کنکروں کا معائنہ کروایا جب وہ تراشے گئے تو ہیرے تھے۔ یہ کرامت دیکھ کر انگریز جو بابا صاحب کا بہت مخالف تھا مداح ہو گیا۔ لیکن شیرا اماں پر اسی طرح سختی کرتا رہا۔ حضور نے اس کو شراب پینے سے منع کیا۔ لیکن وہ نہ مانا تب سرکار نے شیرا اماں سے کہا یہ مرجائیگا۔ چنانچہ ایک روز اس کا پیٹ پھولا اسی میں وہ مرگیا شیرا اماں سے (ڈاکٹر کے مرنے سے پہلے) حضور نے فرمادیا تھا تم ہمارے ساتھ رہنا چنانچہ شیرا اماں مریم بی اماں صاحبہ کے ہمراہ جایا کرتی تھیں۔ حضور اماں صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ڈیرے پر لے جاتے یہ بھی ساتھ ہوتیں حضور کے پیر دباتیں کچھ دیر بعد حضور مقام استراحت پر نہ ہوتے۔ اور یہ دونوں تعجب میں رہتیں واپسی پر دونوں پوچھتیں کہ آپ کہاں تھے تو حضور بتلا دیتے یہ بتاتا چلوں کہ شیرا اماں سرکار کے دست حق پرست پر اسلام کا مزہ چکھ چکی تھیں ایک روز سرکار سے عرض کیا "آپ کا میرا ساتھ نہ چھوٹے" تو سرکار نے ان کو اپنی ریش مبارک کا ایک موئے مبارک عطا فرمایا اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ فرمایا "تاج الدین سب ولیوں کا سردار ہے" "یہ رکھ ہم تیرے ساتھ ہیں" "ایک پارسی نوجوان مسٹر جمشید کو سرکار نے حکم دیا (جمشید صاحب کا ذکر کرامات میں ہے) شکردرہ میں شیرا اماں کے پاس جاؤ اور شیرا اماں کو بھی ہدایت کردی تھی۔ چنانچہ جب جمشید پہنچا تو وہ اس کے انتظار میں ایک درخت کے پاس کھڑی تھیں جمشید کو دیکھتے ہی فرمایا میں تمہارے انتظار میں کھڑی تھی بابا صاحب نے تمہاری آمد کی خبر دے دی تھی شیرا اماں کی دعاؤں سے

Marfat.com

جمشید پر بڑا کرم رہا شیرا اماں نے سرکار بابا صاحب کا موئے مبارک جوان کے پاس تھا۔ جمشید ہی کو عطا کیا۔

شیرا اماں فرماتی تھیں کہ بابا صاحب نے مجھے صرف بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھنے کو بتایا تھا میں تمام عمر اس کی عامل رہی ہوں یہ بھی فرماتی تھیں کہ اس کے ۱۹ موکل ہیں۔

فیض یافتہ غیر مسلم حضرات

"راوی: مصنف تاج مراری"

<u>نیتا آنند نیل کنٹھ راؤ</u>:۔ آپ کا تعلق مرہٹہ قوم کے اعلی خاندان سے تھا اور وطن مدراس آپ جبلپور کے ایک سرکاری آفس میں کلرک تھے سرکار بابا صاحب کے فوٹو کو سامنے رکھ کر پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک روز دوران پوجا کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ سرکار بابا صاحب ایک نرالی شان میں خود جلوہ افروز ہیں یہ دیکھ کر راؤ صاحب بے ہوش ہو گئے ان کی اہلیہ نے شوہر کو بے ہوش دیکھ کر شور مچادیا جس کی وجہ سے محلہ کے لوگ جمع ہو گئے ڈاکٹر کو بلایا گیا لیکن اس کی دوا سے بھی آپ ہوش میں نہ آئے آپ پر جذبی کیفیت طاری تھی اسی حالت میں آپ ناگپور شریف (شکردرہ) حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے یہاں آپ نے سرکار کے حکم سے ناگ پھنی کی باڑ (ایک کانٹے دار پیڑ) پر اپنا بستر لگالیا آپ حضور کی شان میں گیت گاتے رہتے تھے اور مخلوق آپ کو گھیرے رہتی تھی ایک روز میرے سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کر فرمایا "جبلپور چلو" میں نے کہا اگر حضور حکم دیں تو ضرور چلوں گا اسی وقت حضور تشریف لائے اور فرمایا "ہاں چلو چلو ہم بھی آتے" چنانچہ حضور کا حکم ملنے کے بعد میں ان کے ہمراہ جبلپور چلا گیا ان کی خوراک پھل اور دودھ تھی لہٰذا میں بھی پھل اور دودھ پر ہی گزارہ کرتا تھا راؤ صاحب کے عقیدت مندوں میں ہندوؤں کے علاوہ منیر نامی ایک صاحب مسلمان بھی تھے جو ان کو قوالی سنایا کرتے تھے جبلپور میں راؤ صاحب ایک دن کمرے میں جاکر کنڈی اندر سے بند

Marfat.com

کر کے بیٹھ گئے دو روز تک باہر نہ نکلے اس دوران ان کے ایک عقیدت مند نے واداجی دھونی والوں کی بڑی تعریف شروع کی جس پر مجھے غصہ آگیا اور میں نے ان سے کہا کہ ہمارے بابا صاحب سے کوئی بڑا نہیں ہے اس پر کافی حجت ہونے لگی تلخی جب بڑھی تو راؤ صاحب باہر آگئے اور فرمایا کہ ہم سب سائیں کھیڑا واداجی دھونی والوں کی خدمت میں چلتے ہیں چنانچہ سب ریل میں سوار ہو کر سائیں کھیڑا پہنچے۔

واداجی دھونی والے:۔ یہ درویش دھونی جلائے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے حضور کے دربار سے آنیوالوں کا بے حد احترام کرتے تھے آپ کا اخلاص اور بزرگی دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ عوام کا یہ کہنا غلط ہے کہ صرف مسلمان درویش ہی اللہ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہی ہوا تھا کہ واداجی نے فرمایا کہ "ہم سب محمدیؐ ہیں کون ہے جو دائرہ اسلام سے باہر ہے" واداجی کی اجازت سے ہم لوگ ناگپور شریف (شکردرہ) سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے یہاں چند حضرات مذہب اور موت سے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ سرکار تشریف لے آئے اور فرمایا "کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الاسلام" کا مزہ نہ چکھایا تو میرا نام تاج الاولیاء نہیں" آج بھی دربار میں یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ غیر مذہب کے افراد کی تعداد سرکار کے عقیدت مندوں میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

سائیں بابا:۔ ان کا قیام بمبئی میں تھا آپ کا طریقہ تعلیم بھی نرالا تھا آپ نے ایک مسجد بنائی تھی مسجد کے ممبر کی دوسری جانب آگ جلتی تھی یہاں پارسی عبادت کرتے ہیں تیسری طرف تلسی آون بنا رکھا ہے جہاں برہمن عبادت کرتے ہیں غرض وہاں ہر مذہب کا آدمی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر رہا ہے سائیں بابا اکثر حضرات کو سرکار کی خدمت میں یہ کہہ کر روانہ فرماتے کہ اس دور کے حاکم صرف بابا صاحب ہیں اس کے علاوہ سری اپاشی مہاراج نے بھی سرکار میں حاضری دیکر فیض حاصل کیا اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

Marfat.com

قارئین کرام:۔ مصنف تاج مراری نے مندرجہ بالا سادھوؤں کے واقعات لکھ کر یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کو تو میرے آقا حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ سے فیض حاصل ہوا اور آج بھی وہ فیض جاری ہے۔ لیکن تمام اولیاء اللہ رحمت اللعالمین کا پرتو ہوتے ہیں۔ یعنی یہ اولیاء اللہ انسانیت کی تعلیم۔ انسانیت کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں اسلئے سرکار بابا صاحب نے بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت کی چنانچہ ہندوؤں کو بھی آپ نے تعلیم دی ان میں لاکھوں اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے اور سلسلہ تاجیہ میں داخل بھی ہوئے۔ بعض نے اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے انسانیت کی خدمت کی۔ ان واقعات سے بھی آپ کے اس قول کا ثبوت ملتا ہے کہ طالب کو اسکی طلب کے مطابق دیتا ہے۔

رحمت اللعالمین کے پرتو کا انسانیت پر کرم

راوی: احمد ڈاما تاجی

احمد ڈاما تاجی جن کے دو مضامین اذکار کے اس ایڈیشن میں موجود ہیں۔ احمد ڈاما تاجی صاحب پر سرکار تاج الاولیاء کا بے حد کرم ہے اور یہ غلام غلامان تاج الاولیاء (میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی) تو احمد ڈاما تاجی کو سید احمد پٹیل تاجی کا ثانی سمجھتا ہے۔

Marfat.com

وہ فرماتے ہیں ۱۹۶۰ عیسوی میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ ویسے تو وہ بے شمار بار ناگپور شریف حاضری دے چکے ہیں۔ اس حاضری میں واکی شریف میں ایک ہندو سادھو سے ملاقات ہوئی۔ اس سے یہ بات کرنا چاہتے تھے تو اس نے بتایا (اشارہ سے) باباجیؒ نے مجھے ۹۰ دن زبان سے بات کرنے کے لئے منع فرمایا ہے' زبان کا روزہ رکھوایا ہے۔ یہ وہاں سے روانہ ہو کر دربار پہنچے تو وہ سادھو مہاراج ان سے پہلے تاج آباد میں موجود تھے۔ اس طرح سرکار کل نفس ذائقتہ الاسلام کا مزہ غیر مسلموں کو چکھا رہے ہیں۔ شنی صاحب نے ان کا فوٹو دیا ہے جس میں ڈاما صاحب بھی موجود ہیں۔
بابا صاحبؒ کی تعلیم و تربیت کا اثر ہے کہ ہندو سادھو کا چہرہ بھی نورانی نظر آرہا ہے۔

کرشن روپ میں درشن

29 اپریل 1949ء راوی سیٹھ عبد الرزاق فروٹ مرچنٹ ایک ہندو بابو راؤجن کی پان کی دوکان سنیچر اسپتال کے سامنے ہے ان سے ذکر کیا کہ کریم بابا صاحبؒ سرکار تاج الاولیاء کی سوانح لکھ رہے ہیں اس پر بابو راؤ نے اپنا واقعہ بیان کیا بابا صاحبؒ جب موجود تھے اور ہزاروں افراد آپ کے درشن کو جاتے تھے مجھے بھی میرے دوستوں نے مجبور کیا تم بھی چلو۔ اس کے جواب میں' میں نے ان لوگوں سے کہا کہ بابا صاحبؒ انتریامی سنت گرو ہیں تو مجھے کرشن جی کے روپ میں درشن دے دیں تو میں جا کر باباجی کے چرن پکڑوں گا چنانچہ اسی رات میں نے دیکھا شری کرشن جی گوپیوں کے درمیان بانسری بجا رہے ہیں یہ لیلا دیکھ کر میں نے ان کے چرنوں پر سر رکھ دیا اور جب سر اٹھا کر دیکھا تو شری کرشن کی بجائے باباجیؒ تھے یہ لیلا دیکھ کر میرے آنند کی کوئی انتہا باقی نہ رہی تب ہی سے میں باباجی کا پجاری ہوں جب چاہتا ہوں میرے من موہن بانسری والے باباجی کا ساکشات درشن کر لیتا ہوں۔
سیٹھ عبد الرزاق بابا صاحبؒ کے بے حد عقیدت مند ہیں درگاہ شریف کے تعمیری کام میں بھی آپ نے حصہ لیا اور چاند کی 26 کو تاج آباد شریف میں جو انہوں نے زائرین

Marfat.com

کے لئے ایک پختہ کمرہ بنایا ہے اس میں قوالی کراتے ہیں۔

بہادر پرشاد۔ راوی کریم بابا تاجی

بہادر پرشاد پٹواری ہندوؤں میں اعلیٰ خاندان کے فرد تھے آپ کے ایک بھائی ناگپور میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے تھے۔ 2 نومبر 1948ء کو تاج آباد شریف حاضر ہوئے ان دنوں سرکار کا عرس مبارک ہو رہا تھا۔ سرکار میں قدم بوسی کر کے درگاہ شریف کے دفتر میں مجھ سے ملنے آئے سرکار بابا صاحبؒ کی حیات ظاہری میں جب کہ ان کا بچپن تھا مجھ سے ملاقات ہوتی تھی لیکن سرکار کے کرم سے میں نے انہیں پہچان کر اُن سے ملنے کھڑا ہو گیا بہادر پرشاد صاحب مجھ سے لپٹ کر سرکار کی یاد میں خوب روئے اور ہم سب کو بھی رلایا۔ چونکہ عرس کا زمانہ تھا اس لئے دفتر میں بھی سرکار کے دیکھنے والے کافی لوگ موجود تھے ان سب کی موجودگی میں بہادر پرشاد نے سرکار بابا صاحبؒ کی خدمت میں حاضری کے واقعات کچھ اس طرح بیان کئے۔

جب میں سرکار بابا صاحبؒ کے چرنوں میں سر ٹیک چکا تھا تو کئی یوگی اور پنڈت مجھے بہکانے لگے۔

سادھوؤں کی ملاقات

چونکہ مجھے فقیروں اور سادھوؤں کی خدمت کا شوق تھا ایک مرتبہ ساگر میں تین سادھو تشریف لائے۔ ان کی آمد کا جب مجھے معلوم ہوا تو میں ان سے ملنے گیا وہاں میں نے مہاراج بابا صاحبؒ کا ذکر کیا تو وہ سادھو بہت ناراض ہوئے اور کہنے لگے ہمارے مذہب میں کس بات کی کمی ہے۔ تم ایک مسلمان فقیر کے چیلے ہو کر ان کا دم بھر رہے ہو ان سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو۔

دیوتاؤں کا درشن

ان کی یہ گفتگو سن کر میں نے ان کو بتایا کہ آپ ہی کی طرح کے ایک سادھو نے سرکار بابا صاحبؒ کے خلاف کچھ باتیں کہی تھیں اسکی باتیں سن کر میں اس کو شکر درہ لے

گیا جہاں باباجی کا قیام تھا۔ معلوم ہوا کہ باباجیؒ محل کے اندر ہیں میں محل کی طرف ٹکٹکی باندھے سرکار کے درشن کا انتظار کر رہا تھا۔ سادھو بھی میرے ساتھ ہی کھڑا محل کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ یکایک ہم دونوں نے دیکھا کہ ہمارے سامنے سے محل تو غائب ہو گیا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ایک جنگل میں ندی کے کنارے کھڑے ہیں اور شنکر جی کا درشن کر رہے ہیں کبھی رام چندر جی کا اور کبھی کرشن جی کا درشن ہو رہا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم دونوں نے ان تمام دیوتاؤں کے درشن کر لئے۔ اتنی دیر میں لوگوں کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں کہ حضور باباصاحب" آ رہے ہیں ان آوازوں پر ہم دونوں نے آنکھیں کھولیں تو باباجی" ہمارے سامنے کھڑے تھے۔ سرکار کو دیکھتے ہی ہم دونوں ان کے چرنوں میں گر گئے۔ چرنوں میں سر رکھنے سے ہم پر جو گزری وہ پربھو ہی جانتے ہیں میں یہ واقعہ ان سادھوؤں کو سنا کر گھر چلا گیا اسی روز رات میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور باباجیؒ میرے گھر تشریف لائے ہیں میں نے اپنی بیوی کو اٹھایا کہ اٹھو باباجیؒ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں آج ہمارے نصیب جاگ گئے ہیں جلدی سے چائے تیار کرو چنانچہ میری بیوی فوراً" ہی چائے تیار کر کے لائی حضور نے چائے پی اور مجھے حکم دیا "چل رے تجھے تیرتھ کرا کر لاؤں" جب میں حضور کے ہمراہ گھر سے باہر نکلا تو حضور" نے فرمایا "ان تینوں سادھوؤں کو بھی ساتھ لے لو۔ دیکھا کہ آگے حضور باباجی درمیان میں تینوں سادھو ان کے پیچھے میں چل رہا ہوں۔ ہم بنارس اور گیا جی پہنچ گئے وہاں کے درشن سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ باباجیؒ نے فرمایا "جگ ناتھ جی کا بھی درسن کر لو چنانچہ ہم وہاں بھی پہنچ گئے وہاں کے درشن سے فارغ ہو کر بازار کی طرف نکلے بازار میں ایک سادھو نے مجھ سے کہا جگ ناتھ جی کی نشانی ایک لوٹا مجھے یہاں سے دلا۔ میں نے دوکاندار سے لوٹے کی قیمت دریافت کی تو دوکاندار نے تین یا چار روپے قیمت بتائی۔ میں نے اس سے کہا کہ مناسب دام بتاؤ۔ اس نے کہا یہی دام ہوں گے۔ چنانچہ میں نے دوکاندار کو پیسے دیئے اور لوٹا لے کر سادھو جی کے حوالہ کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور میں خواب سے بیدار ہو گیا جب میں اٹھا تو

Marfat.com

بے حد خوش تھا گھر میں عجیب نور تھا اور ایسی رونق معلوم ہو رہی تھی جو بیان نہیں کی جاسکتی بلکہ تمام گھر بھی خوشبو سے مہک رہا تھا دوسرے دن شام کو میں کاروبار سے فارغ ہو کر سادھوؤں کے ڈیرے کی طرف چلا گیا لیکن وہ لوگ ڈیرے پر نہیں ملے گھر واپس آگیا اور باباجی کی قدم بوسی کے لئے ساگر روانہ ہو گیا جب میں راجہ جی کے محل شکر درہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ صدر دروازہ کے قریب جو املی کا درخت تھا اس درخت کے نیچے کپڑے کا چھوٹا سا پال ڈالے ہوئے ان تینوں سادھوؤں میں سے ایک سادھو جی اندر بیٹھے ہوئے ہیں مجھے اس سادھو کو دیکھ کر تعجب ہوا جیسے ہی میں پال کے اندر گیا تو میری نظر اس لوٹے پر پڑی جو میں نے خواب میں جگن ناتھ جی سے خرید کر سادھو کو دیا تھا۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میں نے تو خواب دیکھا تھا۔ لیکن یہ تو حقیقت معلوم ہوتی ہے چنانچہ میں نے سادھو کو نمسکار کیا اور ان سے دریافت کیا۔ مہاراج یہ لوٹا کہاں سے خریدا تو سادھو جی نے مسکرا کر کہا۔ تم بہت جلد بھول گئے یہی وہ لوٹا ہے جو تم نے جگن ناتھ جی سے خرید کر دیا ہے حضور باباجی کی یہ لیلا چمتکار دیکھ کر (یعنی انہوں نے ہم سب کو سب جگہ کی یاترا کرائی) یہاں حاضر ہوا ہوں کہ باباجی سرکار سے مکتی کا مارک حاصل کروں۔ سادھو جی کے یہ الفاظ سن کر میں دیوانہ وار حضور باباجی کی قدم بوسی کے لئے محل کے دروازہ کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور باباجیؒ میری ہی طرف آرہے ہیں میرے قریب آکر فرمایا ”بڑے ساہوکار کے بیٹے ہو۔ ڈھائی روپے کے لوٹے کے زیادہ پیسے دیئے“ سرکار کے یہ الفاظ سن کر میں ان کے قدموں میں گر گیا اور سرکار کی دعائیں لے کر گھر لوٹ آیا۔

سوکھا پھول

راوی ہمت راؤ کی اہلیہ مکان نمبر 53 سکندر آباد 13 جولائی 1949ء

میرے والد سارنگ پتی مدلیار شیگاؤں جھاڑے وغیرہ کے جاگیردار بھی ہیں میری بہن کے لئے کوئی رشتہ نہیں آرہا تھا اس کی وجہ سے بے حد پریشان تھے میری پھوپھی جو ناگپور

Marfat.com

سے آئی تھیں میرے والد سے کہا کہ تم جمعرات کو بابا تاج الدینؒ کے نام کا روزہ رکھنا شروع کیا۔ میرے والد منگل کو فقیروں میں خیرات تقسیم کیا کرتے تھے تین جمعرات کے بعد ایک روز منگل کو جب خیرات تقسیم کرنے بیٹھے تمام فقیروں کو خیرات تقسیم کر چکے لیکن ایک فقیر کھڑی رہے میرے والد نے ایک سوکھا گلاب ہاتھ میں لے کر ان سے سوال کیا میں نے سنا ہے کہ فقیر لوگ مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں کیا آپ اس سوکھے پھول کو ہرا کر سکتے ہیں؟ فقیر نے جواب دیا "یہ تو ہرا ہے" میرے والد دیکھ کر حیران ہوئے اور ان کو بٹھا کر اندر گئے کہ بہن کو لا کر ان سے دعا لیں۔ بہن کے رشتہ نہ آنے کی وجہ یہ تھی کہ آگ سے اس کا ہاتھ جل گیا تھا اور تین انگلیاں جھڑ گئی تھیں بہن کو لے کر جب باہر آئے تو دیکھا وہ فقیر غائب ہیں ادھر ادھر تلاش کیا مگر کہیں نہ ملے۔ ان فقیر صاحب کا چہرہ مبارک بالکل بابا تاج الدین اولیاءؒ جیسا نورانی تھا ان کے نہ ملنے پر میرے والد نے دل میں کہا کہ بابا سرکارؒ تھے اور اب میری لڑکی کا رشتہ 3 دن کے اندر ہو جائے گا اللہ کی قدرت تیسرے روز گاؤں سے لوگ رشتہ کے لئے آئے اور میری بہن کی شادی ہو گئی۔ شیگاؤں میں سوکھے پھول کا واقعہ مشہور ہو گیا کہ بابا صاحبؒ آئے تھے اور پھول ہرا کر گئے اور لڑکی کی شادی ہو گئی میرے والد نے ناگپور تار دیکر تصدیق کرائی تھی کہ حضور فلاں وقت کہاں تھے تو معلوم ہوا اس وقت بابا صاحبؒ ناگپور میں ہی تھے اور شیگاؤں بھی پہنچے تھے۔

مریضہ و خیرات

ضلع کچہری کے کلرک رام رادھا شکلہ جن کی بیوی کو بوجہ کثرت اولاد بہت ہی نقاہت اور کمزوری تھی اسی کمزوری کے عالم میں ایک حمل قرار پا گیا جب زچگی کا وقت قریب آیا تو ڈاکٹروں نے انہیں ناگپور ہاسپٹل (شفاخانہ) لے جانیکا مشورہ دیا۔ تشخیص کے بعد ڈاکٹروں نے کہا کہ اب کے ان کا جانبر ہونا مشکل ہے یہ سن کر تمام گھر والے پریشان ہو گئے شوہر نے ناگپور جانے کے متعلق بیوی سے مشورہ کیا۔ بیوی نے

Marfat.com

جواب دیا کہ میں ایسی صورت میں جبکہ میں بالکل حرکت نہیں کر سکتی ریل کا سفر مجھ سے کیسے ہوگا۔ تمام گھر کے لوگ سوچنے لگے کہ ناگپور کس طرح چلیں۔ اسی اثناء میں بیوی نے اپنے شوہر سے کہا کہ ناگپور جانے سے پہلے میں اپنے ہاتھوں سے کچھ خیرات دوں گی چنانچہ خاوند نے کچھ اناج اور روپیہ بیوی کو دیا جس کو روزانہ شام کے وقت بیوی مساکین میں خیرات کرنے لگی۔ طے ہوا کہ تین چار ہفتہ بعد ناگپور جائینگے۔ اسی دوران شام کو ایک بڑھیا ان کے پاس آئی۔ اور محبت کے لہجے میں دریافت فرمایا بٹی تو غمگین کیوں ہے ؟ بیمار عورت نے سب ماجرا کہہ سنایا بڑھیا نے دلاسا دیا اور کہا ناگپور جانے کی ضرورت نہیں تجھے بلا آپریشن بچہ ہو گا۔ تو اور تیرا بچہ صحیح سلامت رہیں گے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا میں روزانہ تیرے پاس آیا کروں گی۔ یہ کہکر بڑھیا چلی گئی۔ یہ بائی دروازہ سے اٹھکر گھر میں داخل ہوئی اندر آتے ہوئے محسوس کیا کہ نہ وہ نقاہت ہے اور نہ پریشانی یہ حالت دیکھ کر اس نے اپنے خاوند اور گھر کے لوگوں سے بڑھیا کی آمد کا قصہ کہہ سنایا۔ غرضیکہ بڑھیا روزانہ آتی رہی۔ ایک دن شام کو بڑھیا نے اس مریضہ سے کہا میں تجھے کل اپنے گھر کو ہلدی کے لئے لے جاؤں گی۔ (یہ ایک تہوار ہے) لیکن شرط یہ ہے کہ تو کسی سے یہ بات ظاہر نہ کرنا۔ اس نے اقرار کیا اور بڑھیا وعدہ کے مطابق شام کو آکر مریضہ کو یعنی اس عورت کو اپنے ساتھ لیکر چلی۔ کچھ دور جانے کے بعد ایک مکان کے دروازے پر بڑھیا نے مریضہ کو کھڑا کر دیا اور خود غائب ہو گئی۔ اس مکان میں بھی بھجن اور کیرتن ہو رہا تھا۔ مریضہ کو خیال ہوا کہ بڑھیا بھجن میں شریک ہو گئی ہو دیکھوں کہ شاید یہاں مل جائے جوں ہی یہ گھسی بڑھیا کو نا پا کر گر گئی اور بے ہوش ہو گئی تب بھگت راج پرشوتم بابو نے بائی کو سنبھالا اور ان عورتوں سے جو بھجن میں شریک تھیں خدمت کے لیے کہا۔ عورتوں نے فوراً پانی پلایا اور پنکھا جھلنا شروع کیا جب یہ ہوش میں آئی تو دریافت کیا کہ تم کون ہو اور یہاں کیسے آئیں تب مریضہ نے اس بڑھیا کا سارا قصہ کہہ سنایا۔ پرشوتم بابو سمجھ گئے اور دلاسہ دے کر فرمایا تم یہاں آتی رہو اس بڑھیا کا یہی گھر ہے اس کے بعد

Marfat.com

اس بائی کو کچھ پرشاد (تبرک) دیا اور یہ پرشاد لیکر اپنے گھر چلی گئی مریضہ اس مقام کو پہلے ہی جانتی تھی کہ یہاں باباجی کا بھجن ہوتا ہے لیکن وہ بڑھیا کون تھی۔ اسی فکر میں اپنے بستر پر گئی۔ کبھی سوچتی کہ میں اپنے خاوند سے کہوں اور کبھی خیال ہوتا کہ بڑھیا نے منع کر دیا ہے غرض اسی سوچ میں اسے نیند آ گئی۔ دیکھتی کیا ہے کہ حضور بابا صاحب قبلہ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں وہی بڑھیا ہوں۔ اور وہ میرا ہی گھر ہے جہاں میں تجھ کو لے گیا تھا تم وہاں جاتی رہو۔ کچھ دن کی حاضری کے بعد زچگی ہوئی اور لڑکا صحیح سلامت پیدا ہوا۔ جو آج بھی موجود ہے۔ بچے میں حضور کے کرم کے اوصاف نظر آتے ہیں۔

ایک واقعہ اسی بچہ سے متعلق ہے کہ ان کے والد کسی امتحان کے لئے پریشان تھے لڑکے نے اپنے والد کو پریشان دیکھ کر کہا آپ پریشان کیوں ہیں کیا اس لئے کہ آپ امتحان میں کامیاب نہیں ہوں گے آپ کو حضور بابا صاحب پر بھروسہ رکھ کر امتحان میں شریک ہونا چاہیئے۔ باتیں کرتے ہوئے لڑکے کو ایک جوش پیدا ہوا اور کہا جاؤ آپ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ باپ امتحان میں شریک ہو کر کامیاب ہو گیا اس وقت اس بچے کی یہ حالت ہے کہ بابا بابا کہا کرتا ہے۔ اور ہر آدمی اس ننھے بچے سے فیض حاصل کر رہا ہے۔

حاجی محمد عمر فاروق کا سفرنامہ ناگپور

حاجی محمد عمر فاروق حاجی پرنٹنگ پریس اورنگی کو سرکار نے ناگپور شریف اپنے قدموں میں بلا کر خوب نوازا۔ دوبارہ بھی عرس شریف میں ہی بلایا اور دربار تاج الاولیاء قصبہ کالونی کی طرف بھی رجوع کیا۔ آپ اس دربار کی بھی بے حد خدمت کرتے ہیں اور اذکار کی تیسری اشاعت میں پورا پورا تعاون کیا ہے۔ سرکار اپنے خصوصی کرم سے نوازیں (آمین)

وہ میرے محبوب ہیں مطلوب ہیں مقصود ہیں
کیوں نہ لوں تعظیم سے میں نام تاج الدینؒ کا

Marfat.com

تاج الملت شہنشاہ ہفت اقلیم 'سیدنا سندنا' غوثنا و غیاثنا' حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ کے عرس مبارک کی شایان شان تقریب میں مسلسل دو مرتبہ ناگپور حاضری میرے لئے ایک سعادت اور کامیابی و کامرانی کی مزین دلیل ہے۔

سب ہی عرفان حقیقت میں رہے ہیں کامیاب — کوئی دیوانہ نہیں ناکام تاج الدینؒ کا
مجھ پہ دنیا کی حقیقت ہو گئی ہے آشکار — پی لیا ہے جب سے میں نے جام تاج الدینؒ کا

جام پیتے ہی لبوں پر ہر وقت بابا صاحبؒ کے ترانے اور چہرے پر مسرتوں کے خزانے ہوتے ہیں۔ سرکار تاج الاولیاء کا روضہ مبارک مرجع خلائق ہے۔ طول و عرض کے مختلف مذہب و ملت سے وابستہ افراد حاضری کا شرف حاصل کر کے نور عرفان کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ میں بھی ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء میں اپنے مشفق بھائی جناب حسین الدین صدیقی قادری تاجی صاحب کے ہمراہ عرس پاک کی شاندار' پر وقار تقریب میں موجود تھا۔ میں نے دربار کو ہر بار میں پلکوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی دیکھی اور باہر ابر کرم کی جھڑی تھی۔ غرض یہ کہ رنگ و نور کی برسات تھی' عجب کیف و سرور تھا۔ میرا بلکہ سب کا دل مسرور تھا۔ اس طرح ۱۴ ایام دربار نگاہوں کے اور بابا صاحبؒ کے سامنے رہا۔ کبھی رات کے اندھیرے میں اور کبھی دن کے اجالے میں کبھی ابر رحمت برستے ہوئے پانی میں حاضری کی سعادت سے خوش ہو کر جھومتا رہا۔ قلب و جان کو عجیب کیف و سرور حاصل ہوتا رہا۔ آسمان ولایت کی درخشندہ مہتاب کی ضوفشانی سے ہر پیر و جواں کی تاریکیٔ دل کافور ہو رہی تھی۔ طلوع شمس تا غروب شمس اور پھر جھلملاتی جگمگاتی شب میں بھی دور دراز سے آئے ہوئے عقیدت مندوں کا ایک جم غفیر ہوتا ہے کہ ہر ایک بابا حضورؒ کی محبت میں سمندر کی تلاطم خیز موجوں کی طرح امنڈ آیا ہوا اور بابا حضورؒ کا میں ادنیٰ غلام فرط عقیدت و مسرت سے اپنی آنکھوں کو آنسوؤں سے وضو کرانے میں مصروف تھا۔

روضہ مبارک عجیب و غریب منظر پیش کر رہا تھا۔ لیل و نہار 'نور و نکہت میں ڈوبے ہوئے

Marfat.com

تھے۔ دل افزا ساعتیں، معتبر و معطر تھیں۔ باد صبا وجد میں تھی۔ پر رونق فضائیں رقص کناں تھیں اس سے بڑھ کر حضرت بابا سید محمد تاج الدینؒ کا سحاب جود و کرم تمام حاضرین کو بلاامتیاز فیض یاب کر رہا تھا۔ کہیں پر درود و سلام کے زمزمے گونج رہے تھے۔ کہیں ذکر اللہ اور ذکر رسولؐ کی محفلیں آراستہ تھیں اور کہیں عقیدت مند شعروں کی صورت میں اپنے جذبات کی ترجمانی کر رہے تھے۔ کہیں پر عشاق حضرات قوالیوں پر سر دھن رہے تھے۔ مجھ پر ایسے حقائق منکشف ہوئے کہ جنہیں بیان کرنے کے لئے وہ ادبی الفاظ نہیں مل رہے ہیں کہ جس کا حق ہے لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ سرکار تاج الاولیاءؒ صرف ولیوں کے ہی تاج الاولیاء نہیں بلکہ مصیبت زدہ لوگوں کی زنگ آلودگی کو دور کر کے ان پر نور و عرفان کا تاج بھی سجاتے ہیں۔ دربار گوہربار سے جو بھی وابستہ ہوا بس انہی کا ہو گیا اور بابا صاحبؒ کے بچوں میں شامل ہو گیا۔ میں بھی ایسا ہی ایک غلام ہوں اور ایک بار پھر ملتمس ہوں کہ جلد دیدار نصیب ہو۔

(از قلم حاجی محمد عمر فاروق تاجی)

حاجی عمر فاروق تاجی۔ ظفر علی تاجی۔ نظیر حسن حیدری۔ شہاب الدین یو پی ایل محمد وسیم

Marfat.com

Marfat.com

درمیان میں سجادہ نشین دعا مانگ رہے ہیں۔ سیدھی طرف سید انعام الحق تاجی۔ برابر ظفر علی
تاجی۔ ان کی پشت پر شاہد نعت خواں۔ رمضان تاجی۔ بائیں طرف نیاز محمد خان۔ مسعود شاہ
تاجی۔ جمن تاجی۔ انعام تاجی

الحاج مولانا سید فتح علی حیدری تاجی

بسائے دیدہ و دل میں محبت تاج باباؒ کی
تو پھر دیکھے کوئی چشم عنایت تاج باباؒ کی

زمانہ ہوگیا مجبور اس جانب توجہ پر
بہت ممنون ہے شان ولایت تاج باباؒ کی

انہیں پھر گردش افلاک سے کھٹکا نہیں رہتا
جنہیں مل جائے دنیا میں قیادت تاج باباؒ کی

یہاں تو ہر دم پرنور کے جلوے ہی جلوے ہیں
کہاں پر کھینچ لائی ہے عقیدت تاج باباؒ کی

خیال ماسوا کی فکر ان کو ہو نہیں سکتی
بسی ہو ذہن میں جن کے محبت تاج باباؒ کی

تیرے در پر جو آئے کامیاب و کامراں لوٹے
کہ یہ بھی ہے اک ادنیٰ سی کرامت تاج باباؒ کی

جب ہی تو حلقہ خاصان حق میں ہوگئے شامل
خدا کو بھی پسند آئی عبادت تاج باباؒ کی

ملے جو عظمت کونین بھی اس پہ تصدق ہے
بہت سادہ بڑی سچی طریقت تاج باباؒ کی

بفیض تاج باباؒ آگئی اشعار خوشتر میں
فصاحت تاج باباؒ کی بلاغت تاج باباؒ کی

Marfat.com

سالانہ عرس مبارک۔ قاضی محمد علی تاجی۔ سید فتح علی حیدری قادری تاجی۔ میجر سید منظور حسین خادم (سیفیؔ ٹوپی)۔ حاجی تقی بیگ صاحب۔ مظفر نعت خواں۔ انسپکٹر امانت علی خان تاجی ۔پیچھے محمد سلیمان شمس تاجی۔

حاجی غلام فرید صابری۔ حاجی مقبول صابری اور ہمنوا اپنا کلام پیش کررہے ہیں۔ ان کے سامنے کنارے۔ پر اسلم تاجی رومال باندھے۔

Marfat.com

منقبت
از
نفیس القادری

حضور حسن کا ! ہے شاہکار تاج الدینؒ
کہ تاجداروں کے ہیں تاجدار تاج الدینؒ

ہزار بار ہوا ، اس پر فیض تاجیت
وہ جس نے دل سے کہا ایک بار تاج الدینؒ

فضائے خلد نہ کیوں مست ہو کے جھوم اٹھے
دل بہار کو ہیں ، خوشگوار تاج الدینؒ

اصول حسن عمل کیسے ساز گار نہ ہو؟
خدا کی یاد کے ہیں یادگار تاج الدینؒ

خیال آتے ہی ، کلیاں تڑپ کے پھول بنیں
رہ طریق میں ہیں وہ بہار تاج الدینؒ

بہار عرس میں اور تاجیوں کی آنکھوں سے
عیاں ہے آپ کا عز و وقار تاج الدینؒ

جو تھک کے بیٹھا ، بلاؤں سے ہوگیا محفوظ
عجیب ہیں ، شجر سایہ دار تاج الدینؒ

جدھر بھی دیکھیں ترا حسن داد دے بڑھ کر
نگاہ شاہ کے ہیں شاہکار تاج الدینؒ

وہ حب آل نبیؐ ہو کہ حب اہل اللہ
ہر آئینہ کے ہیں ، آئینہ دار تاج الدینؒ

نفیس کیسے نہ میں باادب جھکاؤں سر
کہ تخت قلب کے ہیں تاجدار تاج الدینؒ

Marfat.com

یوم ولادت سرکار تاج الاولیاء: درمیان میں سید فتح علی قادری تاجیؒ۔ ان کی داہنی جانب حاجی تقی بیگ صاحب۔ دیگر شرکاء محفل کنارے پر چشمہ پہنے قدوسی صاحب۔ ان کی پشت پر اسلم بیگ تاجی۔ بائیں جانب فیاض ہاشمی یوسفی تاجی۔ دیگر شرکاء ٹوپی پہنے حاجی احمد ڈاما تاجی۔ ان کی پشت پر تقی بیگ صاحب کے صاحبزادے۔ کنارے پر نظیر حسن حیدری۔ نیچے معین نیازی قوال اور ہمنوا اپنا کلام سنا رہے ہیں۔

Marfat.com

درشانِ قطبِ مدارِ عالم

نذرانۂ کلام

غلامِ باباسرکار۔ سیّد فیاض ہاشمی تاجی اویسی

دنیا میرے باباؒ کی۔ عقبیٰ میرے باباؒ کا — بٹتا ہے دو عالم میں صدقہ میرے باباؒ کا
کعبہ میں نظر آیا جلوہ میرے باباؒ کا — اُٹھتا ہے مدینہ میں پردہ میرے باباؒ کا
اللہ نظر دے دے تم کو بھی نظر آئے — اللہ کا جلوہ ہے جلوہ میرے باباؒ کا
یہ نورِ نبیؐ بھی ہیں یہ شانِ علیؑ بھی ہیں — زہرہؓ کا گھرانہ ہے آنا میرے باباؒ کا
نبیوں میں رسولوں میں ولیوں میں اماموں میں — کس پیار سے ہوتا ہے چرچا میرے باباؒ کا
ہم منگتوں کی جھولی میں پھر کیسے کمی آئے — ہے دستِ محمدؐ سے دیتا میرے باباؒ کا
جس سوکھی زمین پر ہم پل بھر کیلئے ٹھہرے — لہرا کے وہیں بادل برسا میرے باباؒ کا
ہیں تاج بہ سر جتنے دیوانے ہیں باباؒ کے — اچھا ہے رہے سر میں سودا میرے باباؒ کا
فیاضؔ وہ جب آئے صلوٰۃ کی گونج اٹھی — تصویرِ محمدؐ ہے نقشہ میرے باباؒ کا

فیاضؔ مجھے جس نے دیوانہ بنا ڈالا
وہ "جذب" ہے لاثانی پیارا میرے باباؒ کا

Marfat.com

درمیان میں سجادہ نشین محمد علی تاجی۔ ان کی داہنی طرف مقبول احمد تاجی۔ دیگر شرکاء آخر میں محمد اسٰعیل ناگپوری۔ بائیں جانب انصاری صاحب مرحوم۔ نقوی صاحب نیشنل بینک۔ سرور رانا۔ ہمایوں تاجی۔ ایستادہ حاجی عثمان صاحب۔ ان کے قریب بیٹھے ہوئے شمس الحسن تاجی۔

حاجی غلام فرید صابری۔ حاجی مقبول صابری۔ اور ہمنوا اپنا کلام سنا رہے ہیں۔ ان کے سامنے دائیں جانب قاضی خورشید رجسٹرار ہومیو کونسل۔ ان کے سامنے حاجی وقار احمد جعفری و ڈاکٹر غلام سرور منگی۔

Marfat.com

خورشید آرا بیگم نواب صدیق علی خان مرحوم

مرحبا اے تاج والے مرحبا
آپ ہیں لاریب تاج الاولیا
آپ نے اے آفتاب اصفیا
خطہ سی پی منور کر دیا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

آپ کے اوج ولایت کی قسم
آپ کی شان کرامت کی قسم
آپ کے حسن صداقت کی قسم
آپ سے عرفان کا رتبہ بڑھا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

اے فنائے حب رب العالمین
محرم الیقین ، عین الیقین
عاشق بے تاب ختم المرسلین
خود کو کھو کر معرفت کو پا لیا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

فیض کے دریا کا دھارا آپ ہیں
امن و راحت کا کنارا آپ ہیں
بے سہاروں کا سہارا آپ ہیں
خاک در تاثیر میں خاک شفا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

آپ کے قدموں سے واکی رشک طور
مرکز برکات و رحمت ناگپور
اس کی صبح و شام میں کیف و سرور
اک سکون خاص میں ڈوبی فضا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

وقت نے گرچہ کیا ہم کو جدا
آپ کے دربار سے واحسرتا
آپ کا لیکن تصور ہے سدا
ہم نشین صدیق اور خورشید آرا
مرحبا اے تاج والے مرحبا

Marfat.com

کنارے پر سجادہ نشین۔ پشت پر سید نبی میاں صاحب ' ان کے برابر سمیع اللہ صاحب۔ حضرت شاہ انصار الہ آبادی۔ پروفیسر احمد علی سید تاجی کو اجازت خلافت عطا کی گئی ' دستار باندھے بیٹھے ہیں۔ برابر میں سید عبد الجبار صاحب ' غفور احمد صاحب اپنا کلام سنا رہے ہیں۔

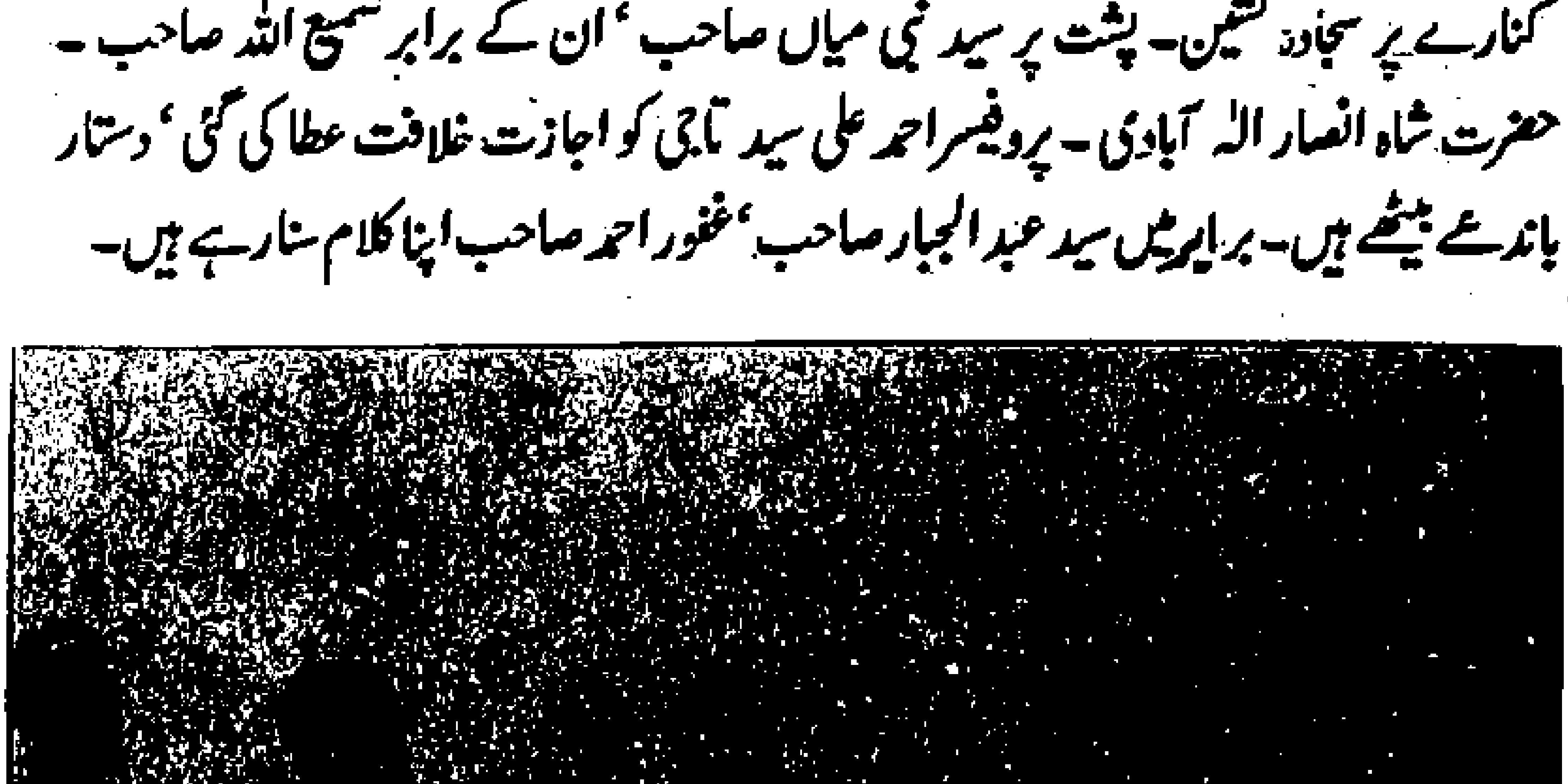

سید نظیر حسن حیدری۔ سید مختار احمد جعفری۔ حاجی محمد صادق فاروقی تاجی کو اجازت خلافت عطا کی گئی۔ درمیان میں سجادہ نشین ' عبد المجید تاجی عطا الرحیم کے ڈی اے۔ عبد الجبار نئی کراچی قاضی بابا کے عرس مبارک کے موقع پر

Marfat.com

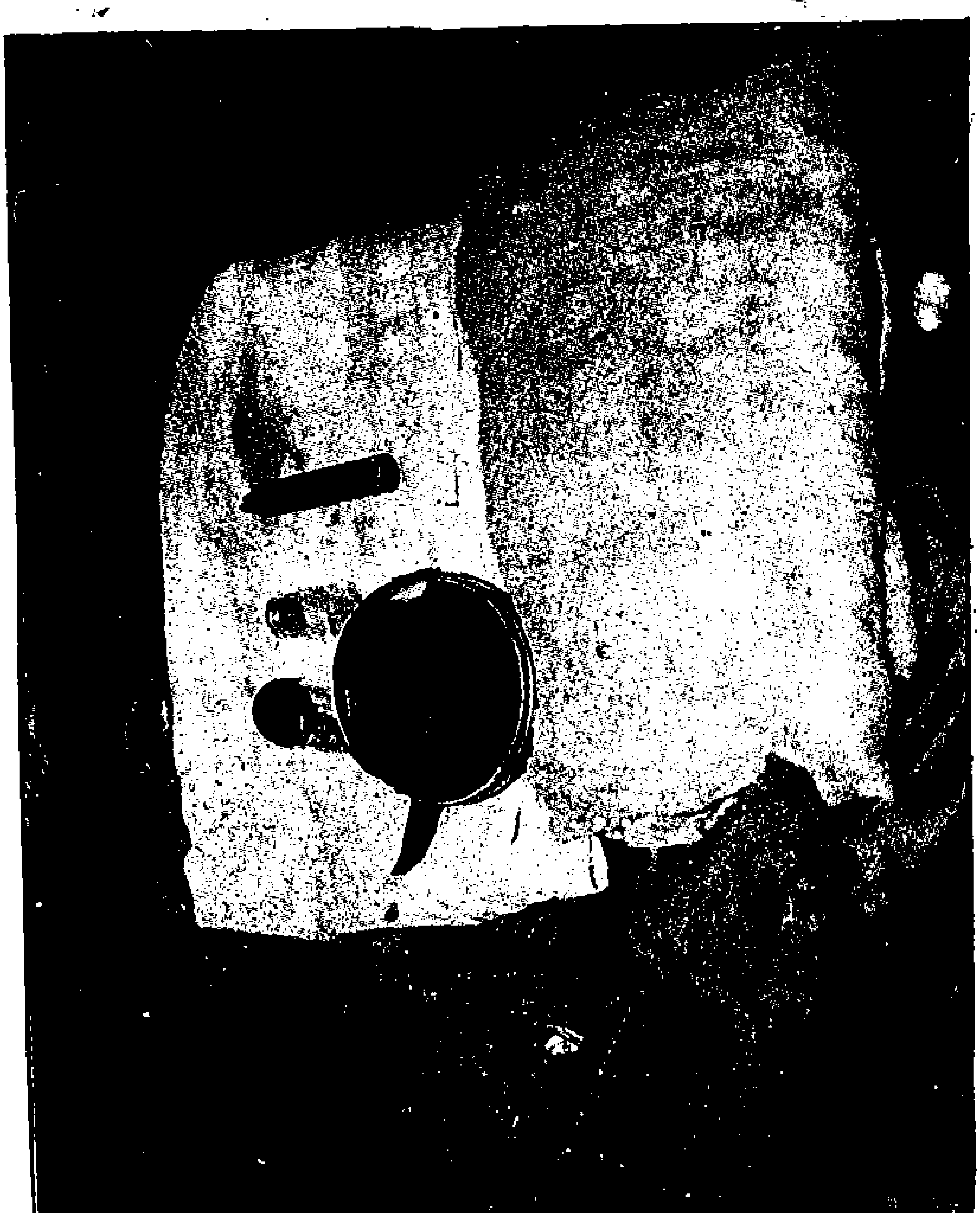

تبرکات سرکار تاج الاولیاء
ناخن مبارک — دو جبہ مبارک — چولی — دندان مبارک — اور ریش مبارک کے چند بال۔

سجدوں کے لئے کیوں میری بے تاب جبیں ہے
ایسا تو نہیں کہ منزلِ مقصود یہیں ہے

Marfat.com

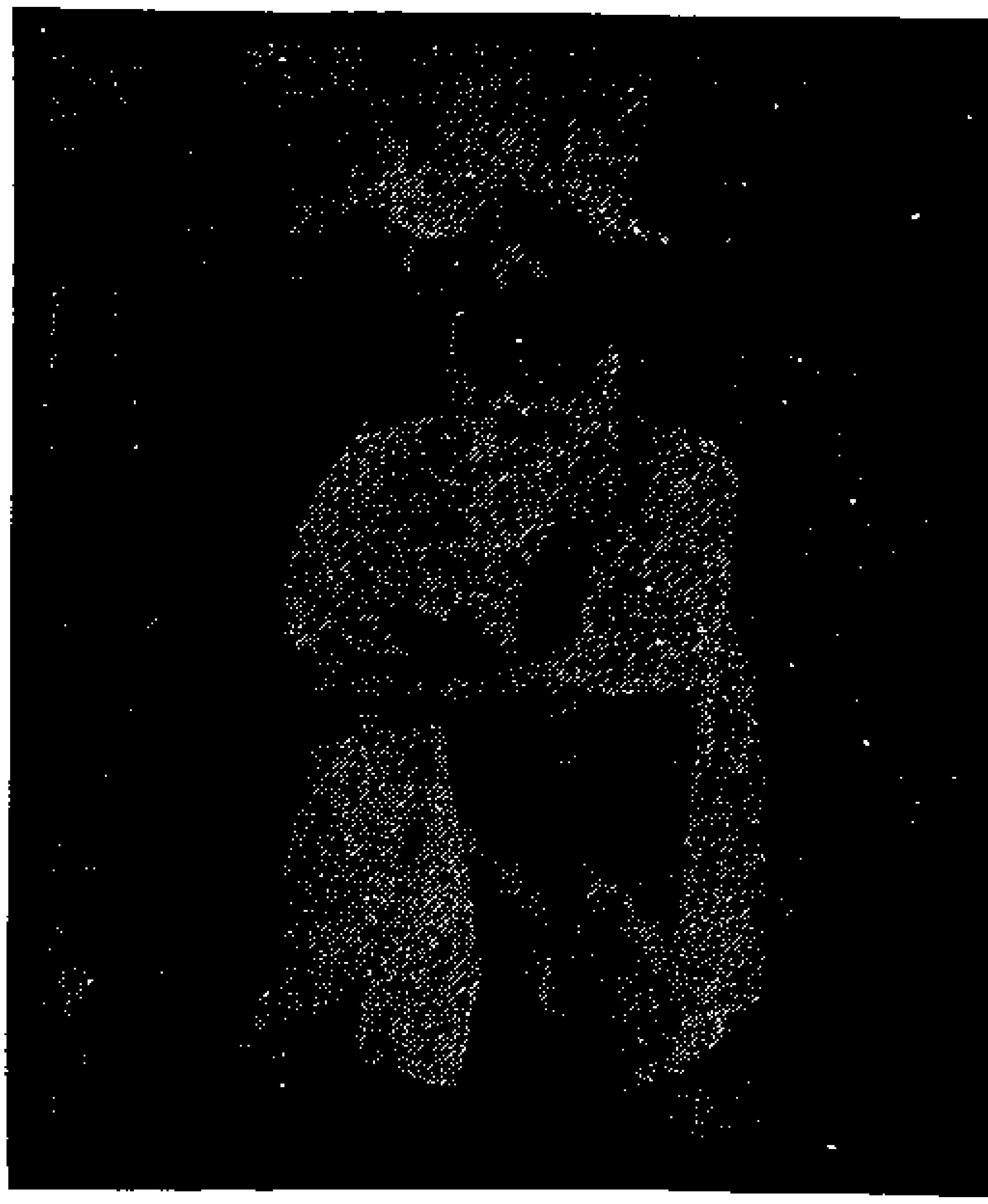

راج محل
شکردرہ
ناگپور میں
باباصاحبؒ

چادر مبارک دربار تاج الاولیاء سے ناگپور شریف حضرت قاضی باباصاحبؒ لیکر جا رہے ہیں
اس کی زیارت کی تقریب میں مائی لوریؒ چادر کو بوسہ دینے جا رہی ہیں سیدھے ہاتھ پہ
صوفی رفیع الدین تاجی، حضرت احمد خان صاحب نیازیؒ، دولت خان صاحب ناگپوری
اور عبداللہ خان ناگپوری نظر آرہے ہیں۔ اور سجادہ نشین کے نیچے۔ ١٩٥٧ء

ماہانہ محفل میں سلام پیش کیا جارہا ہے درمیان میں سید فتح علی حیدری انکی سیدھی جانب پیچھے
قمر احمد تاجی ان کے سامنے اطہر علی تاجی مظفر نعت خواں بائیں جانب سجادہ نشین وحید اللہ میاں ناگپوری

نوری علی شاہ صاحب شہید (نوری شاہ صاحب) محمد بن قاسمؒ کے ساتھی کے مزار پر تین ہٹی پر
حسب معمول چادر شریف باباصاحبؒ کے عرس پر پیش کرکے ایصالِ ثواب کیا جارہا ہے کنارے
پر حکیم محمد نسیم اصلاحی تاجی لاہور، درمیان میں سجادہ نشین پشت پر سید مختار احمد جعفری
(سیاہ داڑھی) سید فتح علی صاحب حیدری و دیگر شرکاء

Marfat.com

اظہار تشکر

(از میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی)

میرے آقا و مولا حضرت بابا سید محمد تاج الدین کا مجھ عاجز غلام پر بے حد کرم ہے کہ اذکار کا چوتھا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔ اذکار کے ہر ایڈیشن کے مطالعہ کرنے والے عقیدت مندوں پر سرکار تاج الاولیاء نے اپنے قول کے مطابق "تاج الدین" اپنے نام کے ساتھ رہتا ہے" کرم فرمایا۔ کسی پر ایسا کرم فرمایا کہ اپنے کندھوں پر کھڑا کر کے نانا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے روضہ اطہر پر جھالریں لگوائیں تو کسی کے سر پر ہاتھ رکھ کر (بے وارثی میں) داتا دربار میں دعاؤں سے نوازا۔ اذکار کا تیسرا ایڈیشن دسمبر ۹۳ء میں شائع ہوا۔ جس کی رونمائی الحاج شاہ انصار الہ آبادی نے اپنی خصوصی دعاؤں سے کیا۔ جب انہیں چوتھے ایڈیشن کے شائع کرنے کی نوید سنائی تو ان کو بے حد مسرت ہوئی اور انہوں نے مزید دعاؤں سے نوازا۔ سرکار تاج الاولیاء کی مقبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ ہر ایڈیشن ۶ ماہ کے اندر مخلوق نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ چنانچہ ۹۴ء رجب میں ہی چوتھا ایڈیشن شائع کرنے کی تیاری کر لی تھی۔ جس میں عزیزم ہمایوں مجید تاجی نے مجھ عاجز سے تعاون کر کے ایک کمپیوٹر والے سے کچھ ایڈوانس دے کر کاغذات دلوائے تھے مگر اس کی بدقسمتی کہ اس نے چار ماہ عزیزم ہمایوں مجید تاجی، عزیزم مسعود شاہ تاجی کو پریشان کیا اور کام کر کے نہیں دیا۔ بڑی مشکل سے ان بچوں نے اس سے کاغذات (کچھ) واپس لیئے بعد میں عزیزم حاجی محمد صادق فاروقی تاجی نے اپنے شاگرد امانت اللہ انصاری صاحب کو مارچ 95ء میں یہ کام دیا۔ چونکہ کراچی کے حالات کی وجہ سے انصاری صاحب کی دوکان جو الکرم اسکوائر لیاقت آباد میں ہے اکثر بند رہی ورنہ یہ ایڈیشن سرکار کے عرس مبارک پر مخلوق تک پہنچ جاتا۔ اس ایڈیشن میں بھی ہمایوں مجید تاجی نے ۲۵ کتابیں عقید تمندوں میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے علاوہ پروف ریڈنگ اور دیگر لکھا پڑھی کے سلسلے میں سید مختار احمد جعفری، ظفر علی تاجی، اطہر علی تاجی، صومعہ ظفر، محسن علی تاجی نے

Marfat.com

میرا ساتھ دیا۔ اس سے قبل کی اشاعت میں الحاج سید فتح علی حیدری تاجی' الحاج احمد ڈاما تاجی' الحاج سردار مرزا صاحب' عبدالمجید صاحب تاجی' الحاج عبدالواجد خان صاحب' ڈاکٹر حاجی عبداللطیف مرحوم' عبدالحق صدیقی' حاجی مقبول احمد صاحب تاجی' حاجی محمد عثمان صاحب اور جن حضرات نے بھی کتاب کے سلسلے میں تعاون کیا ہے میری دعا ہے کہ سرکار تاج الاولیاء ان سب کو اپنے خصوصی کرم سے نوازیں۔ اس ایڈیشن میں خصوصی طور پر چودھری محمد یٰسین تاجی صاحب نے ایک ہزار اذکار اپنے ذاتی خرچ پر شائع کروائی ہیں اور وہ اسے بابا صاحبؒ کے عقید تمندوں میں اور بزرگان دین کے ماننے والوں میں تقسیم کریں گے۔ ان پر سرکار کا خصوصی کرم ہے میری دعا ہے کہ سرکار مزید کرم در کرم سے نوازیں۔ آمین۔ آپ کا تفصیلی تعارف آپ کے مضمون تاج نگر کے ساتھ اس کتاب میں موجود ہے۔

اس ایڈیشن میں سرکار تاج الاولیاء کے بے شمار نئے واقعات کے ساتھ 'نایاب شبیہہ مبارکہ' تبرکات کے فوٹوز' خصوصی منقبتیں شامل کی گئی ہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ سرکار اپنے کرم سے بزم تاج الاولیاء ٹرسٹ قائم کروادیں تاکہ سرکار کی ماہانہ نذر و نیاز' سالانہ عرس اور سرکار کے مشن کی تبلیغ اسی طرح جاری رہے۔ یہ سرکار کا کرم ہے کہ میرے بچے سرکار کی تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ سرکار ان سب کو بھی اپنے خصوصی کرم سے نوازیں۔ آمین۔ ڈاکٹر عطا الرحیم صاحب نے جو واقعات لکھ کر روانہ کئے تھے وہ ھادی منزل ناگپور' کے نام سے اس کتاب میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ پروفیسر امان اللہ رند تاجی کا نام سرکار کے خصوصی کرم سے سرکار کی پلٹن کے بچوں میں درج ہوگیا ہے۔ گلہائے عقیدت کے نام سے ان کا مضمون بھی شائع ہوا ہے۔ واقعہ یہی ہے کہ انہوں نے اپنی عقیدت کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ سرکار نے ان کو اپنا بنایا ہے۔ وہی ان کو اپنے خصوصی کرم سے خوب خوب نوازیں اور جیسا کہ میں نے دیکھا ہے ان سے بلوچستان کے عوام بلکہ پاکستان کے عوام کی خدمت لیں۔ آمین۔

Marfat.com

آزاد کشمیر میں سید نظام الدین قادری تاجی کو سب سے پہلے خلافت اجازت سے نوازا گیا۔ سرکار اپنے بچوں کی تعداد ان کے ذریعہ بڑھائیں۔ آمین

ان کے علاوہ فاروق حسین کاشمیری تاجی جن کو سرکار نے نوازا ہے۔ میری دعا ہے کہ ہماری بٹیا فریدہ کاشمیری کو جلد بامراد کریں۔ آمین۔

سندھ میں گل محمد منگی تاجی' لاہور میں حکیم محمد نسیم تاجی۔ حکیم عابد حسین عابد تاجی۔ حاجی شمس الدین تاجی۔ پشاور میں بٹیا اختر گل تاجی اور دیگر بچوں اور بچیوں کو سرکار اپنے خصوصی کرم سے نوازیں۔ آمین۔

تاج الدینؒ جسے دے اس سے کوئی واپس نہیں لے سکتا۔ سرکار تاج الاولیاء اپنے اس پیدائشی غلام (میر محمد المعروف میاں قاضی محمد علی تاجی) سے تالیف و تصنیف کے علاوہ یہ کرم بھی فرمارہے ہیں کہ اپنے مشن کی تبلیغ کے لیئے کراچی سے آزاد کشمیر تک بے شمار حضرات و خواتین کو اپنے دامن سے وابستہ بھی کررہے ہیں۔ انہی کے کرم سے مندرجہ حضرات کو اجازت خلافت سے نوازا ہے۔ یہ تمام حضرات بھی سرکار کے مشن کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔

۱۔ محمد حسن خان تاجی ۲۔ پروفیسر احمد علی ... تاجیؒ ۳۔ سید شمس الحسن تاجی
۴۔ مقبول احمد تاجی حاجی محمد صادق فاروقی تاجی یہ سب کراچی میں مقیم ہیں۔
۶۔ گل محمد منگی تاجی پھولجی اسٹیشن ضلع دادو سندھ ۷۔ حاجی شمس الدین تاجی شیخوپورہ پنجاب حبیب سرحدی تاجیؒ پشاور سید نظام الدین قادری تاجی آزاد کشمیر۔

میری دعا ہے کہ سرکار ان سب کو خوب خوب نوازیں اور ان کے ذریعے سرکار اپنی پلٹن کے بچوں کی تعداد بڑھائیں۔ آمین۔

اس ناچیز غلام تاج الولیاء نے فروری میں عزیزم فاروقی تاجی سے کہا تھا "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلد سرکار آپ سے کچھ خاص کام لینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ سرکار نے جلد ہی کرم

Marfat.com

فرمایا اور جولائی کے سالانہ عرس مبارک پر فاروقی تاجی صاحب کو اجازت خلافت تاجیہ سے نواز دیا گیا۔ میری دعا ہے کہ سرکار انہیں بامراد کریں اور اپنی پلٹن کے بچوں کی تعداد ان کے ذریعے خوب بڑھائیں اور وہ سب فیض تاجیہ سے مستفیض ہوں۔ آمین۔

قلم بشکن، سیاہی ریز، کاغذ سوز، دم درکش
ایں قصۂ حسن و عشق است در دفتر نمی گنجد

جتنا ممکن ہو کھٹ کھٹائے جاؤ
بیوست دعا خدا کا دروازہ ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف
غلام غلامانِ تاج الاولیاء
میر محمد المعروف میاں تاجی محمد علی تاجی عفی عنہ

Marfat.com

اذکارِ تاج الاولیاء

Marfat.com